The Intertretation of Dreams

خوابوں کی تعبیر
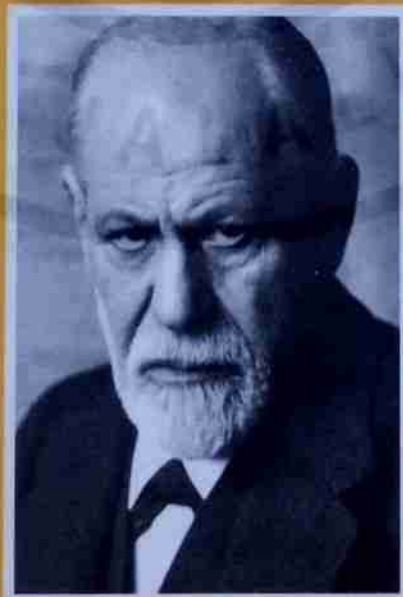
مصنف: سگمنڈ فرائڈ

ترجمہ: امیر خان حکمت

خوابوں کی تعبیر

مصنف: سگمنڈ فرائیڈ

مترجم: امیر خان حکمت

CITY BOOK POINT Naveed Square.Urdu Bazzar, Karachi
Ph # 021-32762483
E-Mail: citybookurdubazaar@gmail.com

باذوق لوگوں کے لئے خوبصورت اور معیاری کتاب

بیاد
HASSAN DEEN

ہماری لاکھ کوشش کے باوجود اگر کتاب میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ہم معذرت خواہ ہیں برائے مہربانی نشاندہی ضرور کروائیں تاکہ ہم اگلے ایڈیشن میں اسے درست کرلیں۔ ناشر

نام کتاب: خوابوں کی تعبیر
مصنف: سگمنڈ فرائیڈ
مترجم: امیر خان حکمت
ناشر: سٹی بک پوائنٹ
حروف ساز: سید عدنان عادل شاہ بخاری
تعداد: 500
اشاعت سن: 2016ء
قیمت: =/750 روپے

انتساب

کتابوں کے دیوانے، فروغ علم کی علامت
پاکستان کے پسماندہ علاقے میر پور خاص میں
سب سے بڑے نجی کتب خانے کے
بانی اور تا حیات مہتمم

ڈاکٹر (عربی ادب) محمد یوسف میمن مرحوم

کے نام
جن کے ذخیرۂ کتب سے ہر علم کے متلاشی نے
فیض حاصل کرکے اپنے علم کی پیاس بجھائی۔

ذکر تیرا خیر سے اب ہے زبانِ خَلق پر
ہے یہ حکمت کی دعا، تجھ کو ملے خُلدِ بریں

فہرست

عرضِ مترجم

خوابوں کے بارے میں سگمنڈ فرائڈ نے اپنی کتاب 'The Interpretation of Dreams' 1900ء میں شائع کر کے اُس وقت کی جدید سائنسی دنیا میں ہلچل مچا دی تھی، کیوں کہ اس سے پہلے سائنسی تحقیقات کرنے والے ماہرین خوابوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ نفسیات دان بھی خوابوں کو کسی جسمانی خلل کا سبب گردانتے تھے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آج بھی لوگوں کی کثیر تعداد فرائڈ کے نظریات سے اتفاق نہیں کرتی۔ اس کتاب میں فرائڈ دعوا کرتا ہے کہ خوابوں کا منبع انسانی ذہن میں موجود ماضی قریب کے شعوری واقعات اور ماضی بعید کی لاشعور میں دبی ہوئی یادداشتیں ہوتی ہیں۔ اس لیے، اگر ذہن کے سبزہ زار کی قاری کی سہولت کے لیے ذرا سے سُبک خرامی کر لی جائے تو ناموزوں نہیں ہوگا۔

خالق کائنات نے انسان کے اندر دماغ سے زیادہ پیچیدہ کوئی اور شے نہیں بنائی۔ وہ اس قدر مخفی اور محفوظ ہے کہ اس کا مطالعہ کرنا آسان نہیں۔ صدیوں سے انسان دل اور دماغ کی مبارزت کا ذکر کرتا چلا آرہا ہے لیکن وہ ان میں سے کسی ایک سے بھی مکمل آگاہی حاصل نہیں کر سکا۔ کاروبارِ ہستی کو چلانے کے لیے دماغ کا استعمال ناگزیر ہوتا ہے۔ یہ عصبی نظام میں عضوِ رئیس کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کھوپڑی کے جوف (cavity) میں ہوتا ہے۔ عام طور پر بڑا دماغ بڑے ذہن، اور چھوٹا دماغ چھوٹے ذہن یا پاگل پن کی نشانی ہوتا ہے۔ ایک جوان آدمی میں دماغ کا اوسط وزن 46.5اونس اور ایک عورت میں دماغ کا اوسط وزن 44اونس تک ہوتا ہے، لیکن بعض عالی دماغ اشخاص کے دماغ کا وزن 64اونس تک بھی پایا گیا ہے۔

دماغ کے تین حصّے، بڑا دماغ یا مخِ کبیر (cerebrum)، چھوٹا دماغ یا مخیخ (cerebellum) اور سرِ حرام مغز یا نخاعِ مستطیل (medeulla oblongata) ہوتے ہیں۔

مخِ کبیر دماغ کا سب سے بڑا اور اہم حصّہ ہوتا ہے۔ انسان کے ذہنی قواء کا انحصار زیادہ تر اسی پر ہوتا ہے۔ مخِ کبیر کا دایاں نصف کُرّہ جسم کے بائیں حصّے کو اور بایاں نصف جسم کے دائیں حصّے کو کنٹرول کرتا ہے۔ مخیخ جسم کے پٹھوں یا عضلات پر قابو رکھتا ہے تاکہ ان کی نقل و حرکت میں نظم قائم رہ سکے۔ سرِ حرام مغز در اصل حرام مغز یا نخاع (spinal cord) کا سر ہے۔ یہ کھوپڑی کے جوف کے اندر مخیخ کے بلکل پیچھے ہوتا ہے۔ یہ دورانِ خون اور تنفس جیسے اہم افعال سے تعلق رکھتا ہے۔

دماغ اور حواسِ خمسہ کے اشتراکِ عمل کو ذہن سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ذہن کو بھی روح کی طرح ایک پُر اسرار شے سمجھا جاتا ہے۔ یہ اتنا ہی بعید از مشاہدہ ہے جتنی انسانی روح۔ اِس کو سر میں موجود ایک غیر مرئی شے گردانا جاتا ہے، جس سے انسان کے خیالات، احساسات، تصورات، ارادے پیدا ہوتے، اور اُن پر عمل ہوتا ہے۔ اسی لیے چند نفسیات دانوں نے ذہن کو ذہنی عمل (mental process) کا نام دیا۔ انھوں نے ذہن کو ایک وحدت، غیر مادی، فعال، اور پیہم رواں بھی تسلیم کیا ہے۔

یہ جسمِ انسانی کا جزو لاینفک ہوتا ہے، اس لیے جسم اور ذہنی اعمال کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اس کے اعمال

کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ولہلم لیب نیز (1646-1716) نے کہا کہ ذہن جوہر کے بجائے فعلیت کا نام ہے۔ اس نے ذہن کی تین حالتیں شعور، لا شعور، اور مکمل شعور بیان کیں۔ کافی عرصے بعد سگمنڈ فرائڈ (1856-1929) نے ذہن کے نظاموں کو شعور، تحت الشعور، اور لاشعور کی اصطلاحات میں بیان کیا۔ اسی نے کچھ عرصے بعد ذہن کے ان تین حصّوں کو لا ذات (Id)، انا (ego)، اور فوق الانا (super ego) کے نئے نام دیے لیکن مقبولیت شعور، تحت الشعور اور لاشعور کو حاصل ہوئی۔

شعور ذہن دماغ، حواس خمسہ۔ عضلات اور اعصاب پر حالتِ بیداری میں مکمل اختیار رکھتا، اور شعور انسانی کے ذریعے اپنے عمل اور ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔ تحت الشعوری اعمال شعور سے ذرا نیچے جاری رہتے ہیں لیکن وہ شعوری بھی ہو سکتے ہیں۔ ان میں عارضی طور پر شعور نہیں پایا جاتا۔ تحت الشعور کے برعکس لاشعوری اعمال وہ اعمال ہیں جن سے ہمیں کوئی آگہی نہیں ہوتی اور جو تحلیل نفسی کے بغیر شعور کے دائرے میں نہیں لائے جا سکتے۔ فرائڈ لاشعوری نظام کو ایک بہت بڑے پیش دالان (ante-room) سے تشبیہ دیتا ہے جہاں سائلین کا ایک ہجوم ایک دوسرے کو دھکا دے کر ایک دوسرے کمرے میں جو چھوٹا ہوتا ہے داخل ہونا چاہتے ہیں، جہاں شعور کی عدالت لگتی ہے۔ دہلیز پر موجود ایک محتسب (censor) احتساب کے بعد انھیں اندر جانے کی اجازت دیتا ہے۔ جس کا داخلہ شعور میں ممنوع بنا دیا جاتا ہے نفسیات کی زبان میں اس عمل کو ابطان (repression)، اور جس کا داخلہ بند کیا جاتا ہے اسے مُبطنہ (repressed) کہتے ہیں۔

اب سگمنڈ کی ذہن کی دوسری تقسیم لا ذات، اَنا اور فوقُ الانا پر مختصراً روشنی ڈالتے ہیں۔ لا ذات ذہن کی انتہا گہرائیوں کا نام ہے۔ یہ کم و بیش لاشعور سے منطبق ہوتی ہے۔ یہ طفلانہ، غیر اخلاقی، غیر معقول اور لاشعوری ہوتی ہے۔ اس کا کچھ حصّہ بیرونی حقیقت سے متعلق ہونے کی وجہ سے اِس کے باقی حصّے سے الگ ہو جاتا ہے۔ اس حصّے کا نام اَنا ہے اور اس کا کام بیرونی حقیقت کے ساتھ تعلق و تطابق پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ شعوری ذہن ہوتا، اور ذہن کا مہذب اور معقول حصّہ ہوتا ہے۔ اور ہم اس کی زیادہ سے زیادہ آگاہی رکھتے ہیں۔

جس طرح نشو و نما کے دوران لا ذات کا ایک حصّہ بہ طور اَنا علیحدہ ہو جاتا ہے اسی طرح اَنا کا ایک حصّہ بہ طور فُوق الانا علیحدہ ہو جاتا ہے۔ فوق الانا کو ہی فرائڈ نے شروع میں محتسب کہا تھا۔ اَنا کے مقابلے میں فوق الانا لا ذات سے زیادہ گہرا تعلق رکھتی ہے۔ فوق الانا کا کام لا ذات سے اٹھنے والی ناپسندیدہ خواہشات کو قبول کرنے کے نظرے سے آگاہ کرنا ہوتا ہے۔ اس کو احتساب کہتے ہیں اور یہ ابطان کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ لیکن ابطان کا کام فوق الاَنا کے بجائے خود اَنا کرتی ہے۔ البتہ اَنا یہ کام فوق الاَنا کے حکم کے مطابق کرتی ہے۔ اس لیے ابطان کے لیے فوق الاَنا ہی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ابطان کا کام مہذب اخلاقی اصولوں کے مطابق نہیں بل کہ اُن غیر معقول اور نام نہاد اخلاقی اصولوں کی روشنی میں کیا جاتا ہے جو بچپن کے زمانے سے چلے آتے ہیں۔ فوق الاَنا ماقبلِ عقل (pre-rational) باقیات میں سے ہوتا ہے۔ انتہائی نکتہ چین اور تکلیف دہ فوق الاَنا عام طور پر اس بچے میں پایا جاتا ہے جس کا بچپن بہت زیادہ اخلاقی دباؤ کے تحت گذرا ہو۔ اَنا کو متصادم مطالبات اور تقاضوں کے مابین ثالث بالخیر کی حیثیت سے مصالحت کرنا پڑتی ہے۔ اَنا بیک وقت تین جابر آقاؤں؛ بیرونی حقیقت، لا ذات اور فوق الاَنا کو (جن کے مطالبات متصادم ہوتے ہیں) خوش رکھنا پڑتا ہے۔ اس کا نتیجہ فرد میں عصباتی مرض کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اور یہی اعصابی افتراق جو دن کے دوران کامیاب نہیں ہوتا کسی نہ کسی طرح خواب میں جگہ بنا لیتا ہے۔

سگمنڈ فرائڈ ماہر علم نفسیات اور تحلیل نفسی کے ذریعے اعصابی امراض کا علاج کرنے کا بانی ہے۔ اس کتاب میں بھی اس کا یہ نظریہ چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ اسی لیے اس کا نظریہ، دیگر نفسیات دانوں اور خوابوں کے قدیم نظریات سے

بلکل مختلف ہے۔

خوابوں کے بارے میں قدیم ترین زمانے سے لوگوں کی رائے یہ رہی ہے کہ سچے خواب مستقبل کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہیں۔ ہمیں جس قدیم ترین مستند سچے خواب کا معلوم ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا، اور پھر آپ کے پڑ پوتے حضرت یوسفؑ آپ کے جیل کے دو ندیموں اور شاہ مصر کا خواب ہے جس کا ذکر قران مجید میں ہے۔ آقائے کونین آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔ یعنی یہ بلکل واضح ہے ہر فرد کا خواب سچے خوابوں کے زُمرے میں نہیں آتا۔

دنیائے اسلام میں خوابوں کے بارے میں بہت کام ہوا ہے۔ ان سب میں امام محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کا درجہ بہت اعلا و ارفع ہے۔ آپ کی نظیر تابعین اور ان کے زمانہِ ما بعد میں بھی کہیں نہیں ملتی۔ آپ کی تحریر کردہ کتاب 'تعبیر الرویا' خوابوں کی تعبیر میں سند کا درجہ رکھتی ہے۔ آپ اس کتاب کے صفحہ شمار 31 پر میں خوابوں کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو حدیث نفس (دلی خیالات کا انعکاس)، دوسرے، تخویفِ شیطان، اور تیسرے، مبشرات خدا وندی۔ علامہ صاحب نے تیسری قسم کے خوابوں کی تعبیر کی ہے۔ جب کہ سگمنڈ فرائڈ نے پہلی اور دوسری اقسام کو اپنی کتاب کا موضوع بنایا ہے۔ اس لیے اس کتاب کا ان کی کتاب سے کوئی تقابل نہیں ہے۔

اسی وجہ سے فرائڈ تشویشی، پراگندہ، بے سروپا، اوٹ پٹانگ، جنسی، عریاں، ڈراؤنے، تعزیری، نفسیاتی اور ہر قسم کے خوابوں کو زیر بحث لاتا اور ان کی تشریح کرتا ہے۔ اس کا کام اپنے دور اور اپنے علاقے کے لحاظ سے سائنسی انداز رکھنے کی وجہ سے اہم ہے، اور ہم اسلامی اقدار سے دور ہو کر حد سے زیادہ دنیا دار ہو چکے ہیں اس لیے ہم بھی اسی قسم کے خواب زیادہ تر دیکھتے ہیں، اور یوں ان کا اطلاق ہم پر بھی ہو سکتا ہے۔ فرائڈ پر اس کتاب میں جنس کو بہت زیادہ زیر بحث لانے پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ فرائڈ نے اس کا ذکر اسبابِ امراض اور خوابوں کی حیثیت سے کیا ہے۔ اگر وہ اس کا تنا واضح ذکر نہ کرتا تو بہتر ہوتا اور اس کے پیغام کا بھی ابلاغ ہو جاتا۔

یہ کتاب، اصل میں جرمن زبان میں لکھی گئی تھی، اور 1913ء میں ڈاکٹر اے۔اے۔ بریل نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا۔ اس لیے اردو کا ترجمہ افلاطون کی زبان میں اصل سے دُگنا دور ہے۔ لیکن اس کے با وجود کتاب کی اپنی اہمیت ہے، جس کی وجہ سے وہ دنیائے نفسیات میں سو سال سے زیادہ پرانی ہونے کے باوجود خوابوں کی نفسیاتی تحقیقات کے ضمن میں آج بھی تر و تازہ اور زندہ ہے۔ یہ فیصلہ قاری ہی کرے گا کہ یہ ترجمہ کہاں تک اصل کی ترجمانی کرتا ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ سٹی بک پوائنٹ کے روح رواں جناب آصف حسن کی ایما پر کیا۔ گو کہ وہ ناشر ہیں لیکن ان کی ادبی مطالعاتی بصیرت نہایت ہی اعلا ہے۔ میں ماہر نفسیات پروفیسر نعیمہ شمشاد صدیقی، پروفیسر پیر نثار احمد جان سر ہندی، پروفیسر محمد یعقوب خاور، ڈاکٹر ذوالفقار دانش، اور سید عدنان عادل شاہ بخاری کے تعاون اور عمدہ مشوروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنھوں نے کتاب کے ترجمے کو بہتر سے بہترین بنانے میں میری مدد کی۔ لیکن پھر بھی آپ اس میں آپ جو خامیاں پائیں گے اس کا ذمہ دار میں ہوں گا۔ آپ سے التماس ہے مجھے ان سے مطلع فرما کر شکریے کا موقع عطا فرمائیں گے۔

امیر خان حکمت

نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ 423-

&&&&&

تعارف

مارچ 1900ء میں اس کتاب کی اشاعت کے فوراً بعد فرائڈ نے اپنے دوست ولہم فلیس کو لکھا، ''......ایک بھی تبصرے نے یہ منکشف نہیں کیا کہ خوابوں کی تعبیر نے کسی ایک پر بھی کوئی اثر مرتب کیا۔'' وہ اس بات کا قائل ہو چکا تھا کہ دوسروں نے اس کے نظریات کو بکواس اور لایعنی پایا تھا۔ اس کی فوری شناخت کی آرزو نے عمومی پیدا ہونے والی دل چسپیف کا غلط اندازہ لگایا۔ اگر وہ اپنے قریبی لوگ؛ طبی اور سائنسی ہم کاروں کی اچھی آراء رکھتا، وہ بھی کتاب کو یکسر مسترد نہیں کرتے۔ ان کا فیصلہ غور وفکر کے علاوہ کسی اور شے کی غمازی کرتا ہے۔

رومانی نفسیات، ذہن کی پراسراریت کی مشاہدہ نفس کے ارتکاز پر مبنی تحقیقات کے ساتھ مصنفین اور شعراء کا میدان جستجو رہا تھا، لیکن انیسویں صدی کے اختتام پر اس نے سائنس کے لیے جگہ چھوڑ دی جس نے قابلِ اعتماد علمی مشاہدے کو فروغ دیا اور ہر قیاسی شے کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا۔ ہیلموز مکتبہ فکر؛ جوغریزیّت (vitalism) کے ردِ عمل میں وجود میں آیا، نے دعوا کیا کہ تمام عضویاتی کیمیائی مظاہر حتمی طور پر عضویاتی کیمیائی واقعات میں تخفیف کیے جانے کے قابل ہیں۔ فرائڈ اس مکتبہ فکر کے مثبت نقطہ نظر سے اچھی طرح آگاہ تھا۔ بلاشبہ اس نے اس میں اضافہ کیا: لیکن اس نے نفسیات کو ایک عارضی سطح کی وضاحت کی حیثیت سے دیکھا جس پر منظم انداز میں مشاہدے کے ذریعے غور وخوض کیا جاسکتا تھا۔ اس کا خوابوں کی تعبیر کو سائنس کے لیے تسخیر کرنے کے دعوے کو احتیاط سے دیکھنا چاہیے، لیکن اس کی معاملے پر دلائل دینے کی مہارت بہت سے مبصرین کو ایک غیر اطمینان بخش قائل کیے گئے شعور میں لے جاتی ہے۔ اس کتاب کی خصوصیات بیان کرنے والوں نے ''صاف دل'' اور ''خیال آفرین'' دو الفاظ کا مشترکہ طور پر اطلاق کیا۔

'خوابوں کی تعبیر' اپنے عنوان کے مقابلے میں بہت کچھ زیادہ ہے۔ یہ ذہن (فرائڈ کی دماغ کی خصوصیات کا پہلا اعلان جس میں ذہن کو شعور، تحت الشعور اور لاشعور کی سلطنتوں میں منقسم کرکے ذہن کے کام کرنے کے مختلف اصولوں کو بیان کیا گیا تھا)، کے تصوراتی عمل اور ذاتی اعتراف کے اظہار کی عمدہ مثال ہے۔ فرائڈ نے تحریر کو اپنے والد کی وفات پر ردِ عمل کے طور پر لیا، جو انسان کی زندگی کا سب سے بڑا اہم دل دوز واقعہ تھا۔ اِس سے اُس نے 'مادری خِلط' (Oedipus complex) کے نظریے کو دریافت کیا، جو آج بھی متنازع دعوا ہے کہ تمام انسانوں کے لاشعور میں (نوزائیدگی سے) پدر اور مدر سے مباشرت کا جذبہ وجود رکھتا ہے۔

جب کہ ساتویں باب میں بیان کردہ نظریاتی مظاہر کی تفہیم مشکل ہے اور وہ سائنسی نفسیات کے میکانیکی منصوبے (ذہن جسم کے مسئلے کو حل کرنے کی ایک دلیرانہ لیکن ناگزیر مقسوم کوشش) کی بازگشت دکھائی دیتا ہے، جو سابقہ باب میں 'خواب کار' (dream work) کے جبری مطالعہ پر مشتمل ہے۔ مفروضی یادداشتوں کے نظاموں اور کچھ اقسام کے قیاسی جوشیلے اعصابی عضویات کی ترسیل پر ارتکاز کرنے کے بجائے وہ ایک قسم سے معنوں کی کایا بدل (metabolism) بیان کرتا اور ان ذرائع پر ارتکاز کرتا ہے جہاں نظریات تزئین کرتے اور ذہن کی نمائندگی کرتے ہوئے مصنف کی اعصابی امراض دان سے نفسیات دان تک کی غیر معمولی تبدیلی کو مکمل طور پر ڈھانپ لیتی

ہیں۔

فرائڈ کا 'ذہنی پراگندگی' کے بجائے خوابوں کی اہمیت کے نکتے سے انحراف روایتی رویے کا دفاع تھا۔خوابوں میں بے ربطی کو ہنگامہ برپا کرنے والے اعصاب؛ایک قسم کی مرگی کو بے مقصد نشانہ بنانے کی بنیاد پر خارج نہیں کیا جا سکتا۔یہ نا ہی مستقبل سے متعلق ایک پراسرار پیغام تھا۔اسے نا ہی جسمانی انحراف اور نہ ہی صوفیانہ دورہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ فرائڈ کے نزدیک ایک نا آسودہ خواہش کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔

یہ دعوا کرنا کہ اکثر لوگ وہی خواب دیکھتے ہیں جو وہ خواہش رکھتے ہیں یقیناً ایک حد تک غیر متنازع ہے۔لیکن فرائڈ نے خواہش کردہ تسکین اور بہت ہی زیادہ مخصوص بچے کی نفسیات کے بے باک نمائندے کی حیثیت سے اسے غیر دل چسپ پایا، جہاں تضاد ابھی تک واضح شہادت نہیں تھا۔یہ واقعی خوابوں کی نا قابلِ تفہیم خصوصیت ہے یعنی منطقی ناممکنات اور عجیب وقوع پذیریاں جن کی اس نے وضاحت کی، اور اس کے نتیجے میں خواہش اور پابندی کے درمیان غیر مستحکم اتفاق کو دیکھا۔افلاطون کی طرح اُس نے ذہنی زندگی کے 'درندوں' کے درمیان جدوجہد کی اور کسی حد تک کچھ اعلا جدید اثرات کی حیثیت سے اُسے انسانوں میں دیکھا، جب کہ افلاطون کا 'شبینہ درندہ' قابو سے باہر تھا جو خیالی پلاؤ میں 'ماں یا کسی اور مرد، دیوتا یا درندے سے مباشرت تک' محدود نہ تھا۔فرائڈ 'تقریباً' ہمیشہ بہروپ دھارے، حیلہ ساز بنا ،ایک بھیڑیا بھیڑ کی کھال میں چھپا ہوتا ہے۔جیسا کہ فلسفی لڈوگ وٹجن اسٹین نے تبصرہ کیا' فرائڈ عام طور پر وہ بہت زیادہ دیتا ہے جسے جنسی تشریح کہا جا سکتا ہے۔لیکن یہ امر باعث دل چسپی ہے کہ خوابوں کی تمام اطلاعات کے درمیان جو وہ ہمیں دیتا ہے اُن میں سے کسی ایک میں بھی براہ راست جنسی خواب کا حوالہ نہیں ہے۔تاہم وہ تمام خواب اتنے ہی عام ہیں جتنی بارش ہے۔اُس وقت کے سماجی اخلاقیات کے اصولوں کو دیکھتے ہوئے شاید وٹجن اسٹین کچھ زیادہ ہی توقع کر رہا تھا، لیکن یہ بلکل واضح ہے کہ سماجی نا شائستگی کی بہت زیادہ تشویش کو فرائڈ تسلیم نہیں کرتا۔وہ اپنے نظریات کو کو ٹھوس بنیادوں پر بل واسطہ اظہار کرنے کو ترجیح دینے کے بارے میں زبردست نظریاتی دلائل رکھتا ہے، جن کو اس نے خوابوں کے سلسلے میں استعمال کیا۔

جیسا کہ وہ ہسٹیریا کی علامتوں کو جسمانی بولی یا مفہومیاتی استعارہ میں، جو دبائے گئے جذبات اور جائز یں تمناؤں کے پنہاں تضاد کے عکاس ہوتے ہیں، کو پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔فرائڈ نے اب خوابوں کی علامتوں کو مساوات کی حیثیت سے، جو اُسی رجحان کے اثر پذیر مظاہر کی عکاس ہوتی ہیں دیکھا۔اس نے 'آزاد شراکت' کے طریقے کو ہسٹریائی مریضوں میں اُن کے اپنے خوابوں کے مضمون کے تجزیے کے ذریعے بڑھانے کا عمل کیا۔

اِس طریقے کا اصل نکتہ اُس کی ذات میں خیالات کی تدوین اور شعوری انتظام کو چھڑوا کر تنویمی نیند کی مشابہت والی حالت پیدا کرنا ہوتا ہے۔اگر خیالات کا منتشر اژدھام جو کھلے ذہن کی حالت میں سطح پر شعوری طور پر منظم نہیں تھا، فرائڈ نے دلیل دیتے ہوئے کہا، پھر کوئی بھی طریقہ جو وہ منکشف کرے لازماً لاشعور ذہن کا عکاس ہونا چاہیے۔اور وہ 'مسرت انگیز اصول' کے مطابق یہ جانتے ہوئے کام کرتا ہے کہ صرف خواہشات جن کی تسکین کسی بھی قسم کے تضاد کو اجازت نہیں دیتی اور وہ منطق اور وقت سے آزاد ہوتا ہے۔

اگر وہ خواب کے ایک مخصوص واقعہ سے دوسرے کی طرف اچانک جاتا ہے وہ خیالات کے اِس تسلسل کو دریافت کر سکتا ہے جو ابھی تک نا معلوم خواہشات کا انکشاف کر سکتی ہیں۔ایک مخفی بیانیہ یا 'پوشیدہ موضوع' (latent content) پھر ان خیالات سے اخذ کیا جا سکتا ہے جو خواب کے 'نمایاں موضوع' (manifest content) میں پنہاں ہوتے ہیں۔'پوشیدہ موضوع' چھپا ہوتا ہے کیوں کہ وہ کسی بھی حالت میں ذہن کے لیے قابلِ قبول نہیں ہوتا جو (اپنی عام خود تنقیدی حالت میں) حقیقی اصول کے مطابق کام کرتا ہے۔دوسری طرف 'نمایاں موضوع' ہارڈ

غلیفیّات(hieroglyphics) کی حیثیت سے ظاہر ہوسکتا تھا، لیکن یہ پوشیدہ خواب کے خیال کے لیے صرف بہروپ تھا۔ تاہم اِس کو ثانوی نظر ثانی کے ذریعے دبا کر یکجا کرنے کی کچھ کوششیں ایک شخص کی حیثیت پر کی گئیں جو شاید یادداشت گنوا کر اثر آفرین کہانیاں گھڑ کر خلا کو پُر کرتا ہے۔

فرائڈ کا سچائی سے اپنے خوابوں میں وابستہ تعلق کو تلاش کرنا اس کی مہارت اور صاحب ذوق ہونے کی دلیل کے ساتھ اطمینان بخش بھی ہے۔ خواب؛ جیسا کہ وہ کہتا ہے، خواب کے خیالات کی وسعت اور اِفراط کے تقابل میں ضعیف، بے حقیقت اور بلیغ ہوتے ہیں۔ مثلاً، اس نے اپنے 'نباتیاتی تحقیقاتی مقالے' والے مختصر خواب میں جسے اس نے اپنے طبی ہم کار ڈاکٹر کوننگ اسٹین سے شام کی گفتگو میں مداخلت کے بعد دیکھا اور اس گٹھڑی میں سے واحد لفظ نباتیاتی کھولا:

نباتاتی ہونا پروفیسر گارٹنر،(German:Gartner=Gardner) جیسے شخص کے ذخیرے، اس کی شاندار بیوی، میری مریضہ، جس کا نام فلورا تھا اور ایک خاتون جس کو میں نے فراموش کردہ پھولوں کی کہانی سنائی تھی سے متعلق ہے۔ گارٹنر نے ایک مرتبہ پھر میری لیبارٹری اور کوننگ اسٹین سے گفتگو کی طرف رہنمائی کی۔ ان دونوں خاتون مریضاؤں کا وہم ایک جیسی گفت گو سے متعلق تھا۔ پھولوں والی خاتون سے خیالات کا اژدھام میری زوجہ کے پسندیدہ پھولوں کی شاخوں تک پھیلا ہوا تھا، جس کی دوسری شاخ جلد ہی دیکھے گئے تحقیقاتی مقالے کے عنوان تک لے گئی۔ مزید یہ کہ نباتیاتی جمنازیم کی ایک کہانی اور یونیورسٹی امتحان، اور ایک تازہ موضوع-- جو میرے مشغلوں-- کی یاد دلاتی ہیں جس کا ذکر مذکورہ بالا گفت گو میں تھا، اُسے اس سے منسلک کیا گیا جسے مذاقاً میرا پسندیدہ پھول 'خرشف' (artichoke) کہا جاتا ہے۔ بھولے ہوئے پھولوں کے ساتھ خیالات کا اژدھام، جس کی پشت پر ایک جانب اٹلی کا مجموعہ اور دوسری جانب میرے بچپن کے نظاروں کی یادیں ہیں۔ اسی دور میں نباتیاتی کتابوں کے ساتھ میری پہلی واقفیت ہوئی جو بعد میں گہری قربت میں بدل گئی،، پھر اصلی مرکزہ، اور خوابوں کے لیے خیالات کے بہت سے سلسلے، جن کی میں تصدیق کرسکتا ہوں ان میں سے اکثر مذکورہ بالا گفت گو میں حوالہ دیے گئے تھے۔

صاف طور پر وہاں 'آزادانہ شراکت' کے بنائے گئے جال کے معنی کی کوئی حد نہ تھی، یا فرائڈ کی زبان میں اس میں دوسرے طریقے سے 'ادغام کا درجہ تاکیداً غیر معین' ہے۔ لیکن فرائڈ نے دریافت کیا کہ نمایاں خواب کا ہر عنصر نہ صرف کچھ پوشیدہ مشترک خصوصیات کی جانب رہنمائی کرتا، بل کہ ایک واحد پوشیدہ خیال بھی متعدد نمایاں عناصر کی نمائندگی کرتا ہے جس کا وہ باہمی تعلق سے 'غلوی تعین' کی حیثیت سے حوالہ دینے کی طرف مائل ہوتا ہے۔

فرائڈ نے اصولوں یا قوائد کی پیچیدگیوں کو کھولنے کی کوشش کی جو تہہ میں موجود خیالات کو یادداشتی خواب میں تبدیل کرتے ہیں۔ یہ ایک عمل ہے جسے اس نے 'خواب کار' کے ساتھ 'ادغام' اور غلوی تعین (indeterminable)' بھی کہا۔ اس نے 'استبدال'(Displacement) کو جگایا جس سے اس کی مراد قدر میں تبدیلی ہے جو عناصر کو نمایاں خوابوں کو اہم دیکھنے کے قابل بناتی ہے جب وہ تہہ میں موجود موضوع کو گھیرے میں لے کر نمودار ہوتے ہیں؛ اور 'علامت نگاری'(symbolisation) وہ عمل ہے جہاں ایک شکل کسی دوسری شے کا متبادل ہوتی ہے۔

شاید 'خوابوں کی تعبیر' کے بارے میں سب سے زیادہ گندا تصور یہ ہے کہ اس میں فرائڈ نے جنسی علامتوں کو ایجاد کیا-- یعنی مردانہ عضو کو سگار، چھتری یا جنگلی درندے سے، اور زنانہ عضو کو گول یا کھوکھلے ڈبے، پھولوں، پھل وغیرہ سے مشابہت دی۔ لیکن مثال کے طور پر 'گیتوں کے گیت' کا مشاہدہ کریں:

دلہن: پیاری فاختہ، تم پہلے ہی میری چٹان کی درز میں ہو، میری غار کے نزدیک۔ اوپر دیکھو، مجھے اپنا جاذب نظر

چہرہ دیکھنے دو۔ مجھ سے بات کرو، مجھے اپنی پیاری آواز سننے دو۔

دولہا: ہمیں چھوٹی لومڑیاں لانی چاہیے۔ چھوٹی لومڑیاں تاکستان(vineyard) کو تاراج کرتی ہیں، ہمارے تاکستان انگوروں سے لدے ہوئے ہیں۔

دلہن: میرا محبوب میرا ہے، جیسے میں اس کی ہوں۔ وہ میرے سوسنوں(lilies) کی گھاس چرتا ہے۔ یہاں تک کہ سحر ہو جاتی اور سائے غائب ہو جاتے ہیں، میری طرف واپس پلٹو، میرے محبوب! بوٹر(boter) کی پہاڑیوں کے جنگلی بکرے یا بارہ سنگھے کی طرح چرنے والے ہو جاؤ۔

ایسی علامت نگاری، جیسی فرائڈ نے بیان کی، مقامی ثقافتی گیتوں، اساطیر، کہانیوں، محاروں، عبارتی ٹکڑوں، کہاوتوں، پھبتیوں اور لطیفوں میں زمانہء قدیم سے رائج تھیں۔ فرائڈ نے صرف خوابوں کو شامل کرنے کے لیے فہرست میں اضافہ کیا۔ حقیقت میں، جنسی علامت نگاری کا رائج سکہ کتاب کے اصل موضوع کے لیے ایک مسئلہ پیدا کرتا ہے، چونکہ فرائڈ نے دریافت کیا کہ علامت کے معنی خواب دیکھنے والے کی احمقانہ وابستگیوں (جیسا اس کے طریقہ کار کا تقاضا تھا) سے اخذ نہیں کیے جا سکتے تھے۔ اس کی خوابوں میں علامت نگاری کے کردار کو شناخت کرنے نے اس پر دباؤ ڈالا کہ وہ طریقہ کار میں تبدیلی کر کے عام استعمال کے تجزیہ کار علم کو براہ راست نمائندگی کے لیے شامل کرے۔

تمام ادبی دنیا میں مشہور مجازی اور دور از کار تشبیہات کو فرائڈ نے خوابوں کو زبان دینے کے لیے استعمال کیا۔ لیکن وہ اپنی نسل کے لوگوں میں ایسا کرنے والا منفرد فرد نہیں تھا۔ اسکاٹ مصنف رابرٹ لوئیس اسٹیونسن نے بھی خوابوں کی مسحوری سے متاثر ہو کر کئی سال پیشتر اپنے دوست اوون وسٹر کو ایک خط میں تحریر کیا: ...خواب صرف ناول ہوتے ہیں، ان میں ہر قسم کا ادبی گُر، ایک لفظ ایک سال کے لیے؛ اگر وہ صحیح لفظ ہے، قاری یا خواب دیکھنے والے کے لیے بنایا جا سکتا ہے۔'

وہ بات جو فرائڈ کی سوچ کو اسٹیونسن سے ممتاز کرتی ہے وہ خواب کو غلط معلومات کے نمائندے کی حیثیت سے تاکیداً بیان کرنا ہوتا ہے، جب کہ ناول نگار تخیلاتی آلات کو استعمال کرتا ہے تا کہ داستانی دنیا میں زندگی کا نفوذ کر کے ایک 'بیانیہ صداقت' کو تخلیق اور اس کا ابلاغ کرے۔ فرائڈ کا پوشیدہ مصنف (تا کہ اپنے کام کو وکٹورین دور کے محتسب کے ذہن کے لیے قابل قبول بنائے) جھوٹ بولنے پر تیار ہے۔

کیوں کہ فرائڈ نمایاں خواب سے پوشیدہ موضوع تک کے ماضی میں کام کرتا ہے اور پھر اس کے نقشِ قدم پر ایک اتفاقی تیر داخل کر کے دیکھتا ہے جو پوشیدہ موضوع سے نمایاں خواب تک نشانہ ہی کرتا ہے۔ اس کی منطق تحفظات کے لیے کھلی ہوئی ہے۔ فلسفی فرینک سیوفی نے دلیل دی کہ ادغام، استبدال اور علامت نگاری خواب کے وجود کے قطعی اوصاف نہیں ہیں، بل کہ جعلی معنی کے بوجھ ڈالنے کے آلات ہیں،' نہ کہ میکانیت کے، جس کے عمل کے ذریعے نا صرف علامت، خواب وغیرہ' تشکیل دیے جاتے ہیں، بل کہ اس میں تخیل کے جزو کے کام کرنے کے قوانین بھی ہوتے ہیں۔ اب یہ قاری پر ہے وہ اس متشکک چیلنج کی قوت کا خود فیصلہ کرے۔

فرائڈ کی فصاحت کی دو خصوصیات منفرد ہیں۔ وہ دونوں اس کی دلیل، اور نا قابل شکست فلسفیانہ تنقید کے لیے دل فریب استدعا ہیں۔ پہلا، حد سے زیادہ عمومیت کی طرف رینگنے والا رجحان، اور دوسرا، خود تضادی کی طرف خوش باش لا پرواہی ہے۔ اگر ہم خواہش کی تسکین کے مفروضے کے ارتقا کو دیکھیں، ہم اسے اعتدال پسندی سے سرکتے ہوئے، تقریباً خود مظہری حیثیت سے اس قضایا کو انتہائی شرمناک عمومیت میں دیکھ سکتے ہیں جو ان سب اختراعوں کا ٹھیک سے دفاع کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

جب وہ سائنسی ادب کا جائزہ لیتا ہے وہ بلکل مدلل انداز میں بیان کرتا ہے کہ خواب کی زندگی کے تجزیے میں؛

ہم کو ہر قدم پر یہ یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ یہ عام قوانین کے ڈھانچے میں بغیر اہلیت کی بہم رسانی کے ایسی اصطلاحوں کو، جیسے ''اکثر''، '' قانون کی حیثیت سے''، '' متعدد معاملات میں''، اور مستثنیات کے جواز کو تسلیم کرنے کیے تیار ہوئے بغیر متعارف کر کے قابل قبول بناتا ہے۔ تاہم وہ جلد ہی خواب میں خواہش کی تکمیلیت کی وقوع پذیری کے مظاہرے سے ہٹ کر اس دعوے کی طرف آیا کہ پنہاں خواہش کی تکمیلیت ہر خواب کا مقصود ہوتی ہے۔

فطری طور پر مریضوں، قارئین اور نقادوں نے ایک طرح سے اس فطری دستانے کو اٹھایا جو فرائڈ کو جوابی مثالوں کے ذریعے تکلیف دہ خوابوں اور خوف زدہ کرنے والے تجربات جن کی ممکنہ طور پر کبھی آرزو نہیں کی جاتی، پیش کرنے پر مجبور کردیا، اور فرائڈ ان کے یکے بعد دیگرے جوابات دیتا ہے۔ خواہش نمایاں نہیں بل کہ پوشیدہ ہوتی ہے۔ ایک عورت جو خواب دیکھتی ہے کہ وہ کھانا دینا چاہتی ہے لیکن غذائی سامان نہیں پاتی۔ وہ اپنے خوابوں کے دوست کو مدعو کرنے سے باز رہ کر اپنی آرزو کی تسکین کرتی ہے جس کا اس شوہر گرویدہ اور وہ حاسد ہے۔ ایک عورت خواب دیکھتی ہے کہ اس کی پندرہ سالہ لڑکی صندوق میں مردہ پڑی ہوئی ہے یہ اس کی ماضی میں حمل ساقط کرانے کی خواہش کی تسکین ہے جب وہ حاملہ تھی۔ بے چینی کا تجربہ جنسی خواہش کی عدم تسکین ہے۔ یہ فرائڈ کا جذباتی مخصوص دعوا ہے کہ اس کے آخری بیان کی صداقت نے ' بڑھتی ہوئی یقینیت کے ساتھ ہمیشہ مظاہرہ کیا'۔ یہ مساوی طور پر امتیازی نظریہ ہے جسے وہ خود بعد میں بودا ہونے کے وجہ سے مسترد کرتا ہے۔ وہ جب خوابوں کے مقابل ہوتا ہے س کا موضوع کسی بھی تشریحاتی عسکری چال کے آگے سرنگوں نہیں ہوتا۔ فرائڈ کا اپنا ٹرپ کا پتّا-- خواب دیکھنے والے کی پوشیدہ خواہش، اس کو غلط قرار دیتی ہے۔

اگر فرائڈ کا دوررس قائدہ کلیہ پائیدار نہیں، وہ اس امر کا غماز نہیں کہ اس کا نظریہ محدود حالات میں نا قابلِ اطلاق ہے۔ دوسرا بڑا مفروضہ لیں-- کہ خواب کا کام خوابیدہ کو جاگنے سے تحفظ دینا ہے۔ ہم اس تحقیق کی نشاندہی کی تردید نہیں کرتے کہ خواب کے دوسرے اعمال (معلومات کا عمل، جذباتی تغیر، تخلیقی سوچ) بھی ہیں جو 'نیند کے محافظ' کی حیثیت سے اس کے روبرو جواز کو سند دیتی ہے۔ میں جب اپنی نیم خوابیدگی کی حالت میں گھڑی کا بٹن دباتا ہوں، الارم عارضی طور پر رک جاتا ہے تاکہ میں نیند پوری کر کے بیدار ہوں۔ حال ہی میں، تاہم، میں نے دیکھا میں نے اس نظام کو بٹن دبائے بغیر بہتر کیا۔ جب تاکید کرنے والی گھنٹی بجنا شروع ہوئی، میں نے خود اسے خواب میں دباتے دیکھا، اور نتیجتاً آنے والی خاموشی فریب نظر تھی۔

خوابوں کی تعبیر کی پہلی اشاعت کو تقریباً سو سال گزر چکے ہیں، اور یہ متواتر استفسار کیا جاتا ہے آیا فرائڈ کے خیالات آج بھی تازہ ہیں۔ 1950 کی دہائی کے دوران محققین نے دریافت کیا کہ تیزی سے آنکھ کی حرکت (REM) کے ادوار ؛ جو تقریباً 100 منٹوں کے بعد وقوع پذیر ہوتے ہیں، میں نیند کا وصف ہوتا ہے۔ جب رضا کاروں کو ان ادوار کے دوران بیدار کیا گیا انھوں نے خواب کی اطلاع دی، اور جب بار بار ایسے موقعوں پر بیدار کیا گیا اور آنکھ کی حرکت والی نیند سے محروم کیا گیا، آنکھ کی حرکت والی نیند میں تلافی کا اضافہ ہوا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ایک شخص جو آنکھ کی حرکت والی نیند سے محروم ہے وہ پاگل ہو جائے گا۔ اس لیے خواب نہ صرف نیند بلکہ وقوفیت کی حفاظت کے لیے بھی ضروری ہیں۔ اس رائے کی حمایت میں بہت کم شواہد موجود ہیں اور ان رضا کاروں نے جنھیں آنکھ کی حرکت والی نیند سے جگایا گیا خواب دیکھنے کی اطلاع دی گو کہ وہ مجموعی طور پر معمولی واضح تھے۔ کسی بھی واقعہ میں، چاہے خواب کا جسمیاتی لازم و ملزوم کچھ بھی ہو، وہ فرائڈ کے مرکزی نظریے-- خوابوں کی ارادیت کے حوالے سے تفہیم-- کو ہمارے انسانی علم الاعضاء کے دن کے اوقات میں ہونے والے تجربات کے مقابلے میں بے اعتبار ہونے کے زیادہ نزدیک آجاتے ہیں۔

'خوابوں کی تعبیر' میں دو فرائڈ بذات خود پیش کیے جاتے ہیں۔ ایک فرائڈ وہ جو اپنے زمانے کی سائنس اور تکنیک کے مروّج نظریات سے ذہن کی مثالوں کو پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ آج زندہ ہوتا وہ یقیناً ذہنی آلات کے لیے کیمرے کے بجائے کمپیوٹر پسند کرتا اور سلیکون (cilicon) پر مبنی ذہانت کی اصطلاحوں میں بات کرتا۔ لیکن دوسرے فرائڈ کو معنی کے بجائے میکانیت اور خواہش کی جھولنے والی توانائی کے جذبات کی استعاری تبدیلیوں پر تشویش تھی۔ آج کے تناظر میں، یہ فرائڈ حد سے زیادہ نظریاتی ہو کر بہت زیادہ غلط نہیں ہے۔ کچھ خواب یقیناً دھوکہ دینے کے لیے بہروپ میں ہوتے ہیں، لیکن دوسرے صداقت بیان کرتے ہیں۔ قابلِ فہم خوابوں کا پھیلاؤ، تخلیقی عمل، ذہنی کامیابیاں اور جذباتی تجربہ یکجا موجود ہو کر نشاندہی کرتے ہیں کہ خواب اتنے ہی متنوع ہوتے ہیں جتنی تمام ذہنی زندگی ہوتی ہے۔ ان کی غیر تباہ کن صورتیں اتنی ہی شاعرانہ ہوتی ہیں جتنا پروپیگنڈا ہوتا ہے۔ فرائڈ کا ذہنی عمل پر "مضمون" جب ہم محو خواب ہوتے ہیں" منطقی بے قائدگی اور قائدہ کلیہ کی رو سے غلط تھا، لیکن اسے تسلیم کیا گیا۔ یہ عالمی کلید نہیں جسے اُس نے سر بلند کیا، اِس کے باوجود اُس کی مُعنی خیز عظیم ذہانت کسی بھی شک سے ماورا ہے۔

اسٹیفن ولس
آکسفورڈ

&&&&&

پیش لفظ

1909 میں جی. اسٹینلے ہال نے مجھے کلارک یونیورسٹی، ورسیسٹر میں تحلیل نفسی پر پہلا خطاب کرنے کے لیے مدعو کیا۔ اسی سال ڈاکٹر بریل نے میری تحریروں کے ترجمے کی پہلی اشاعت کی، جس کے بعد جلد ہی اس نے دوسری تحریروں کا ترجمہ کیا۔ اگر تحلیلِ نفسی اب امریکہ میں ذہنی زندگی میں اہم کردار ادا کر رہی، یا وہ ایسا مستقبل میں کرے گی، اس کا بڑا سبب ڈاکٹر بریل کی کاوشوں کا ثمر ہوگا۔

اس کا 'خوابوں کی تعبیر' کا اوّلین ترجمہ 1913 میں شائع ہوا۔ اُس وقت سے، دنیا میں پلوں کے نیچے سے بہت پانی گزر چکا ہے اور ذہنی اعصاب کے بارے میں ہماری آراء میں بھی بڑی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ یہ کتاب، نفسیات میں ایک نیا اضافہ ہے جس نے دنیا کو اس وقت متحیر کر دیا جب وہ (1900 میں) شائع ہوئی، اور ابھی تک بلا کسی تغیر و تبدل کے موجود ہے۔ یہ میری موجودہ رائے کے مطابق، تمام دریافتوں میں سے بہترین ہے جو میری خوش قسمتی ہے۔ یہ فرد کی قسمت میں زندگی بھر کے لیے بصیرت مہیا کرتی ہے۔

فرائڈ
وینس
۱۵، مارچ ۱۹۳۱ء

پہلا باب

خوابوں کے مسائل پر سائنسی ادب

(1900ء تک)

میں آئندہ صفحات میں یہ بیان کروں گا کہ ایک نفسیاتی تکنیک موجود ہے جس نے خوابوں کی تعبیر کو ممکن بنا دیا ہے۔ اس تکنیک کے اطلاق سے ہر خواب خود اہمیت سے بھرپور نفسیاتی ساخت کو منکشف کر سکے گا جس پر بیداری کی حالت میں نفسیاتی سرگرمی کا مخصوص مقام متعین کیا جا سکتا ہے۔ مزید، میں اس عمل کو مفصل بیان کرنے کی کوشش کروں گا جو خوابوں کی اجنبیت اور دھندلے پن کی تہہ میں ہوتا، اور اِن اعمال سے اُس نفسیاتی فطرت کی طاقت کو اخذ کرتا ہے جس کا ٹکراؤ یا تعاون ہمارے خوابوں کا سبب بنتا ہے۔ یہ کام کر کے میری تحقیق ختم ہو جائے گی، کیوں کہ یہ اُس مقام پر پہنچ جائے گی جہاں خواب کا مسئلہ جامع مسائل میں مدغم ہو جاتا ہے۔ اُن کو حل کرنے کے لیے ہمیں لازماً مختلف قسم کے لوازمات سے رجوع کرنا ہوگا۔

میں اوّل اس موضوع پر اپنے پیشرو مصنفین کی آراء کو مختصر بیان کروں گا اور پھر خواب کے مسئلے کی حیثیت کا عصرِ رواں کی سائنس کی روشنی میں تعین کروں گا۔ ہزاروں سالوں کی کوششوں کے باوجود خوابوں کی تفہیم میں نہایت قلیل ارتقا ہوا ہے۔ اس حقیقت کو اس موضوع پر لکھنے والے ماضی کے مصنفین نے عالمی سطح پر بھی تسلیم کیا اس لیے انفرادی آراء کا حوالہ دینا نہایت دشوار ہے۔ قاری مہیجاتی (stimulating) مشاہدات، اور ہمارے موضوع سے منسلک دل چسپ لوازمے سے بہت کچھ دریافت کر سکے گا، لیکن وہ خوابوں کی اصل فطرت کے بارے میں، یا وہ جو یقیناً اس چیستان کو حل کرے، نہایت قلیل یا کچھ نہیں پائے گا۔ تعلیم یافتہ عام آدمی، بلاشبہ، اِس ضمن میں بہت ہی تھوڑا جانتا ہے۔

خواب کا تصور جو قبلِ از تاریخ میں کائنات اور روح کی تشکیل کے تصورات پر رکھا جاتا تھا وہ موضوع واقعی بہت دل چسپی کا باعث ہے لیکن میں اس کا ذکر ان صفحات میں کرنے سے مجبوراً اجتناب کر رہا ہوں۔ میں قاری کو صرف سر جان لُبوک (لارڈ آبری)، ہربرٹ سپنسر، ای. بی. ٹیلر اور دوسرے مشہور زمانہ مصنفین کا حوالہ دوں گا۔ میں صرف یہ اضافہ کروں گا کہ ہم نے ان مسائل اور قیاسات کا احساس نہیں کیا جو ہمارے سامنے ہیں۔

خواب کے تصور کا تذکرہ جو ابتدائی معاشرے میں مُرَوِّج تھا وہ خواب کی قدر کو کم کرتا تھا۔ انھوں نے اُسے حتمی طور پر سمجھ لیا تھا کہ خواب اُن مافوق الفطرت وجودوں سے تعلق رکھتے ہیں جن پر وہ ایمان رکھتے ہیں، اور وہ اُن کے لیے دیوی اور دیوتاؤں سے ولولہ اور جوش لے کر آتے تھے۔ مزید وہ خواب سے یہ سمجھتے تھے کہ وہ خوابینا (dreamer) کے لیے مستقبل کی پیش گوئی کر کے خصوصی مقصد سرانجام دیتا ہے۔ خوابوں کے موضوع کا غیر معمولی تنوّع، اور تاثرات جو وہ خوابینا پر مرتب کرتے، اُس نے، بلاشبہ اُن کا مُدَلّل تصور تشکیل دینا مشکل بنا دیا تھا۔

اُس کی قدر اور اعتبار کے لحاظ سے متعدد گروہ بندیاں وجود میں آ گئیں تھیں۔ زمانہء قدیم کے فلسفیوں کی جانب سے خواب کی قدر کا انحصار اس بات پر ہوتا تھا جس لحاظ سے خوابیناعام طور پر نذرانہ دینے کو تیار رہتے تھے۔

ارسطو کے دو کام، جن میں خواب دیکھنے کا حوالہ ہے، ان کے بارے میں سمجھا جاتا ہے وہ نفسیاتی مسئلے کو تشکیل دیتے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ خواب خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہوتے۔ وہ الہامی نہیں بل کہ فرد کی ذات سے ابتدا رکھتے ہیں۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ خواب مافوق الفطرت انکشاف نہیں، بل کہ انسانی جذبے کے قوانین کے تحت وقوع پذیر ہوتے ہیں، لیکن بلا شبہ الہام سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواب کی تعریف خوابینا کی اس نفسیاتی سرگرمی کی حیثیت سے کی جاتی ہے، جس کے تحت وہ سوتا رہتا ہے۔ ارسطو خوابوں کی زندگی کی کچھ خصوصیات سے آگاہ تھا، مثلاً، وہ جانتا تھا کہ معمولی حساسیت کو جو وہ خواب میں ادراک کرتا ہے وہ شدید حساسیت میں تبدیل ہو جاتی ہے (ایک تصور کرتا ہے کہ وہ آگ میں چل رہا ہے، اور خود کو گرم محسوس کرتا ہے، اگر جسم کا یہ یا وہ حصّہ صرف تھوڑا گرم ہوتا ہے)، جس سے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ خواب آسانی سے ڈاکٹر کو جسمانی تغیر کی نشانیوں میں دھوکہ دے سکتا ہے جو دن کے دوران مشاہدے سے فرار چاہتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے، ارسطو کے بعد والے زمانہء قدیم کے مصنفین نے خوابوں کو سپنائی نفسیات کی پیداوار نہیں سمجھا، بل کہ الہامی نقطہء آغاز قرار دیا۔ قدیم زمانے میں دو متضاد رجحانات مشہور تھے جن کا ہم تمام ادوار میں خواب زندگی کی قدر کے اندازے میں پہلے ہی ادراک کر چکے ہیں۔ قدما صحیح اور قابلِ قدر خوابوں میں امتیاز کرتے تھے جو خوابینا کو تنبیہ یا مستقبل کے واقعات کے بارے میں بھیجے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ لا یعنی، پُر فریب اور خالی خولی خواب ہوتے تھے جن کا مقصد اسے دھوکہ دے کر تباہ کرنا ہوتا تھا۔

خواب کا قبل از سائنس کا تصور جو قدما سے لیا گیا، بے شک وہ ان کے کائنات کے تصور سے ہم آہنگ تھا۔ اس کے مطابق وہ بیرونی حقیقت کو بڑھاوا دینے کے عادی تھے جو صرف نفسیاتی زندگی میں حقیقت رکھتی تھی۔ مزید، وہ صبح جاگنے کے بعد خواب کی رہنے والی یادداشت کے خاص تاثر کی بھی ذمہ دار تھی۔ اس خواب کی یادداشت جس کا تقابل بقیہ نفسیاتی موضوع سے کیا جاتا وہ کسی اور دنیا سے آنے والی کچھ اجنبی شے محسوس کی جاتی تھی۔ یہ سمجھنا غلط ہوگا کہ خوابوں کے آغاز کے ماورائی نظریہ کے حمایتیوں کی ہمارے دور میں کمی ہوگئی ہے۔ زاہدانہ اور صوفیانہ مصنفین سے ذرا ہٹ کر-- جو اس سے سختی سے چمٹے رہنے کا جامع جواز رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ مسخّر کرنے والے ماورائی سلطنت کی باقیات اس وقت تک قائم رہتی ہیں جب تک سائنسی تشریحات ان باقیات کا قلع قمع نہیں کر دیتیں-- ہم ذہین اور فطین انسانوں کو بھی کبھی کبھار اس سے دور نہیں پاتے جو دوسرے حوالوں سے کسی بھی قسم کی رومانی فطرت کے خلاف ہوتے ہیں، وہ اپنے مذہبی جذبات اور احساسات میں خوابوں کے مظاہر کی فطرت کے سلسلے میں ماورائی انسانی روحانی طاقت کے تعاون اور وجود کو تسلیم کرنے میں بہت آگے جاتے ہیں (ھوف نر)۔ خوابوں کی زندگی کے بارے میں کئی فلسفیانہ مکتبہ فکر نے جواز دیا ہے-- مثلاً، شیلنگ مکتبہء فکر، نمایاں غیر متنازع خوابوں کے روحانی ہونے پر یقین رکھتا تھا جو زمانہ قدیم میں رائج تھے۔ کچھ مفکرین کے لیے خوابوں کی پیش گوئی کرنے کی طاقت آج تک قابل مباحثہ ہے۔ یہ اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ نفسیات کی گئی تشریحات بہت ہی زیادہ ناقص اور لوازمے کی مکمل گرفت نہیں کرتیں۔ تاہم سائنسی مفکرین یہ محسوس کرتے ہیں کہ توہم پرستانہ نظریات کی تنسیخ کی جانی چاہیے۔

خواب کے مسئلے کے بارے میں ہمارے سائنسی تاریخ کے علم کو قرطاس پر بکھیرنا بہت مشکل ہے، کیوں کہ، یہ علم مختلف حوالوں سے چاہے کتنی ہی اہمیت کا حامل ہو، متعین سمت میں اس کی وجہ سے ابھی تک کوئی بھی حقیقی ترقی وقوع پذیر نہیں ہوئی، اور نہ ہی اس کی حقیقی بنیاد کے لیے ابھی تک ایسے مصدقہ نتائج تشکیل پا سکے، جن پر محققین مستقبل میں

اپنی تحقیقات کو جاری رکھ سکیں۔ ہر نیا مصنف یکساں مسئلے پر نئی شروعات کرتا ہے۔ اگر میں ایسے مصنفین کا سنین کے لحاظ سے جائزہ لیتے ہوئے ذکر کروں، جنھوں نے خواب کے مسئلے پر غور وفکر کیا، میں اپنے موجودہ موضوع کی واضح اور مکمل تصویر کشی کرنے سے یکسر قاصر رہوں گا۔ اس لیے میں نے اپنے مضمون کی بنیاد مصنفین کے بجائے موضوع کو بنانے پر ترجیح دی، اور خواب کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے اس مضمون پر دستیاب ادب سے حوالے دیے ہیں۔

لیکن جیسے میں خواب کے موضوع پر تمام ادب کو کھنگالنے میں کامیاب نہیں ہوا-- اس لیے کہ وہ بہت زیادہ بکھرا ہوا اور دوسرے مضامین کے ادب میں پیوسط ہے--میں اپنے قارئین سے ضرور استدعا کروں گا وہ میرے موضوع کے اس جائزے کا جیسا یہ موجود ہے بغور مطالعہ کریں۔ میں نے اس میں کسی بھی بنیادی حقیقت یا اہم نظریاتی نکتے کو نظرانداز نہیں کیا ہے۔

دوسرے جرمن ایڈیشن کی اشاعت پر مصنف نے درج ذیل عبارت کا اضافہ کیا:

میں اس کتاب کی پہلی اشاعت اور دوسری اشاعت کے درمیانی دور کے خواب کے مسائل کے ادب کا خلاصہ پیش نہ کرنے پر خود کو حق بجانب قرار دیتا ہوں۔ میرا یہ اطمینان قاری کو مطمئن نہیں کرے گا، اور تاہم، یہ میرے لیے بھی حتمی نہیں ہے۔ وہ مقاصد جنھوں نے مجھے اس مضمون کے ادب میں خوابوں کے بارے میں خلاصہ پیش کرنے پر اکسایا وہ بیان کردہ تعارف سے مفقود ہو چکا ہے، کیوں کہ اس کو جاری رکھنے میں بہت محنت درکار تھی اور وہ قارئین کے لیے عملی طور پر مفید اور معلومات افزا بھی نہیں ہے۔ زیر بحث دور--جو نو سالوں پر محیط ہے اس میں خوابوں کے تصور کے بارے میں کچھ بھی نیا یا اہمیت والا، نہ ہی حقیقتاً یا ناول کے نقطہ نظر سے پیش ہوا۔ ادب کے بیشتر حصے میں جو میرے اپنے کاموں کی اشاعت کے بعد شائع ہوا، اس میں مذکورہ موضوع کا نہ ہی کوئی ذکر تھا اور نہ ہی اس پر بحث کی گئی ہے، اس لیے؛ بلاشبہ، اس کتاب نے خوابوں کے نام نہاد تحقیقی کارکنوں کی توجہ حاصل نہیں کی جنھوں نے سائنس دانوں کے برخلاف کسی بھی نئی شے کو سیکھنے سے احتراز کرنے کی شاندار مثال قائم کر رکھی ہے۔ اگر سائنس میں انتقام کے حق جیسی کوئی شے ہوتی، میں، اپنی باری میں اس کتاب کی اشاعت کے بعد شائع ہونے والے ادب کو نظرانداز کرنے کا ضرور جواز رکھتا ہوں۔ میری کتاب پر چند تبصرے جو سائنسی رسائل میں شائع ہوئے وہ غلط ادراک اور تفہیم سے اس قدر بھرے ہوئے تھے کہ میں اپنے نقادوں کو ممکنہ جواب میں درخواست کرتا ہوں وہ اِس کتاب کا از سر نو مطالعہ کریں--یا صرف کم از کم اِسے پڑھ ہی لیں!

چوتھے جرمن ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر 1914 میں، اس کتاب کے انگریزی ترجمے کی اشاعت کے ایک سال بعد، وہ لکھتا ہے:

چونکہ معاملہ یقیناً تبدیلی سے گزرا ہے؛ میرے 'خوابوں کی تعبیر' والے مضمون کی خدمت کو مزید نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن نئی حالت نے پیشتر بیان کردہ خلاصے کو جاری رکھنا ناممکن بنا دیا ہے۔ خوابوں کی تعبیر نے نئے مسائل اور موضوعات کے سلسلے کو جنم دیا ہے جن کو مصنفین نے بہت زیادہ تنوع کے ساتھ بڑھایا۔ لیکن میں ان کاموں پر اس وقت تک گفت گو نہیں کر سکتا جب تک میں ان نظریات کو فروغ نہ دے لوں جن کا مصنفین نے حوالہ دیا ہے۔ جو کچھ بھی موجودہ ادب میں شائع ہوا ہے میرے لیے باعث قدر ہے۔ میں نے پیش آئندہ تشریح میں اُس کے مطابق جائزہ لیا ہے۔

&&&&&

دوسرا باب

خوابوں کی تعبیر کا طریقہ

ایک مخصوص خواب کا تجزیہ

اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا قول زرین (وہ صرف پہلے ایڈیشن میں تھا) اُس روایت کی نشاندہی کرتا ہے جس سے میں خود کو خواب کے تصور سے وابستہ کرتا ہوں۔ میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ خواب تشریح کے قابل ہیں؛ اور اس مسئلے کے حل کے لیے میرا کام جس پر پہلے ہی گفت گو ہو چکی ہے وہ میرے خصوصی کام کی تکمیل کے لیے صرف ذیلی تخلیقات کی حیثیت سے وجود رکھتے ہیں۔ اس مفروضے پر کہ خوابوں کی تعبیر اثر پذیر ہوتی ہیں، میں بلا کسی تردُّد کے خود کو خوابوں کے بارے میں مُرَوّج نظریات سے ہم آہنگ نہیں پاتا۔۔ حقیقت میں، خوابوں کے نظریات، سوائے شارنر کے، جو خوابوں کی تشریح کو اس کے معنی سے مختص کر کے کچھ اُس شے سے بدلتا ہے جو ہماری نفسیاتی سرگرمیوں کی اہمیت اور قدر میں علت و معلول کا سلسلہ قائم کرتی ہیں۔ لیکن، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، خوابوں کے سائنسی نظریات خوابوں کی تعبیر کے مسئلے کے لیے کوئی جگہ نہیں رکھتے۔ ان نظریات کے مطابق خواب بینی (dreaming) نفسیاتی سرگرمی نہیں، بل کہ عضویاتی عمل ہے جو خود کو علامتوں کے نفسیاتی آلات کے ذریعے متعارف کراتا ہے۔ عام رائے اِن نظریات کی مخالف ہے۔ وہ غیر منطقی انداز سے آگے بڑھنے کے اپنے استحقاق کا دعوا کرتا، اور تاہم یہ بھی تسلیم کرتا ہے خواب نا قابلِ تفہیم اور لا یعنی ہوتے ہیں، لیکن وہ خوابوں کی اہمیت کی تردید کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ مدھم وجدان کی رہنمائی میں فرض کیا جاتا ہے کہ خواب معنی رکھتے ہیں، حالاں کہ وہ پنہاں ہوتے اور کچھ دوسرے خیال کے عمل کا نعم البدل ہوتے ہیں۔ ہمیں صرف اس متبادل کو درست طریقے سے افشا کرنا ہے تا کہ خواب کے خفیہ پیغام کو دریافت کر سکیں۔

اس لیے، غیر سائنسی دنیا خوابوں کی 'تعبیر' کی ایک یا دوسرے ضروری طریقے کا اطلاق کر کے خوابوں کی 'تعبیر' پانے کی ہمیشہ کوششیں کرتی رہتی ہے۔ ان میں سے پہلا طریقہ خواب کے مکمل مضمون کا خیال کرتا، اور اسے دوسرے مضمون سے بدلتا ہے جو قابل فہم اور کئی طریقوں سے مماثل ہوتا ہے۔ یہ خواب کی علامتی تشریح ہے، اور ان خوابوں کے سلسلے میں جو نہ صرف نا قابل فہم بل کہ منتشر بھی ہوتے ہیں یہ ان کو بلا شبہ ٹکڑوں میں بتاتا ہے۔ انجیل میں یوسف؛ فرعون کو خوابوں کی جو تعبیر بتاتے ہیں وہ اسی قسم پر مشتمل تھی۔ بادشاہ خواب میں سات فربہ گائیں دیکھتا ہے اس کے بعد سات دبلی گائیں آتی ہیں اور موخر الذکر پہلی گائیں کھا جاتی ہے۔ یہ مصر کی سرزمین میں سات سالہ قحط کی علامتی پیش گوئی تھی۔ اس کے مطابق سات سالہ قحط ماضی کے سات سال کی تمام فاضل پیداوار کھا جائے گا۔ اکثر مصنوعی خواب جن کی شعراء اختراع کرتے ہیں ان کی ایسی ہی علامتی تعبیر مطلوب ہوتی ہے۔ وہ اُس خیال کا دوبارہ اظہار کرتے ہیں جسے شعراء بھیس میں، نہ کہ بہروپ میں اخذ کرتے ہیں جو ہم اپنے خوابوں میں نہیں پاتے۔

یہ نظریہ کہ خواب خاص طور پر مستقبل سے متعلق ہوتے ہیں، جس کی پیشگی اطلاع وہ خلاصے میں پیش کرتے ہیں--یہ ایک پیغمبرانہ اہمیت پر مبنی تبرّک ہے، جس کے ساتھ خواب ایک زمانے میں پیش کیے جاتے تھے--اب خواب کے معنی مستقبل میں ترجمہ کرنا ہوتا ہے جنھیں علامتی تشریح کے معنوں میں دریافت کیا جاتا ہے۔

مظاہرہ کرنے کا وہ طریقہ جس سے فرد اُس علامتی تعبیر پر پہنچتا ہے، ہرگز دی نہیں جا سکتی۔ کامیابی، اختراع پسند قیاس، براہ راست وجدان کا معاملہ باقی رہتا ہے، اور اسی وجہ سے خوابوں کی تعبیر کو قدرتی طور پر فن کے درجے پر رفعت دی گئی جو غیر معمولی نعمت پر منحصر نظر آتا ہے۔ خوابوں کی تشریح کرنے کے دونوں مشہور طریقے اِن کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ اس کو 'خفیہ رسم الخط کا طریقہ' کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ خواب کو ایک خفیہ تحریر یا اشارہ گردانتا ہے، جس کی ہر علامت کو معلوم معنی کی علامت میں طے شدہ کلید کے مطابق بدلا جاتا ہے۔ مثلاً، میں نے خواب میں ایک خط، اور ساتھ میں تکفین یا ایسی کوئی شے دیکھی۔ میں نے 'خوابوں کی کتاب' سے رجوع کیا، میں نے اس میں 'خط' کو 'پریشان کُن بات' اور 'تکفین' کو 'لڑائی' کی علامت میں پایا۔ اب ان میں ربط پیدا کرنا باقی تھا۔ میں نے اسے مستقبل کے بارے میں فرض کیا اور بے سروپا ذریعے سے اس خفیہ پیغام کو کھولا۔ اس خفیہ پیغام کو کھولنے کے مختلف دل چسپ طریقے ہیں۔ ایک طریقہ ہے جس میں اس کے کردار کو خالصتاً میکانیکی انداز میں مخصوص حد تک تصحیح کیا جاتی ہے۔ خواب کی تعبیر کے اس طریقے کو ڈالڈِس کے آر. ٹی مائیڈورس نے پیش کیا۔ یہاں نہ صرف خواب کا موضوع بل کہ خوابینا کی شخصیت اور سماجی حالت کو بھی زیرِ غور لایا جاتا ہے، اس لیے ویسے ہی خواب کا موضوع امیر آدمی، شادی شدہ فرد، یا خطیب کے لیے اہمیت رکھتا ہے، جو اس سے مختلف ہوتا ہے جس کا اطلاق غریب آدمی، کنوارے، یا تاجر پر کیا جاتا ہے۔ پھر، اس طریقے میں ضروری نکتہ یہ ہے کہ تعبیر کے عمل کا اطلاق تمام خواب پر نہیں ہوتا، بل کہ خواب کے موضوع کے ہر حصے پر الگ الگ ہوتا ہے، چونکہ خواب زُمرہ (متعدد اشیاء کا ایک ساتھ بندھا ہونا) ہوتے ہیں اس لیے اس کا ہر جز مخصوص برتاؤ کا مطالبہ کرتا ہے۔ بے ربط اور منتشر خواب یقیناً وہ ہوتے ہیں جو خفیہ پیغام کھولنے کے طریقے ایجاد کرنے کے ذمہ دار بنتے ہیں۔

تعبیر کرنے کے ان دونوں مشہور طریقوں کی بے وُقعتی بحث میں شامل نہیں۔ جہاں تک مضمون کے سائنسی برتاؤ کا تعلق ہے، علامتی طریقہ اپنے اطلاق میں محدود اور اظہار میں عمومی اثر پذیری نہیں رکھتا۔ خفیہ پیغام کھولنے کے طریقے میں ہر شے کا انحصار اس بات پر ہے آیا خواب کی 'کلید' کتاب قابلِ اعتماد ہے، اور اس ضمن میں تمام ضمانتیں مفقود ہوتی ہیں۔ اس لیے فرد فلسفیوں اور نفسیات دانوں کی دلیل سے جلد متاثر ہوتا اور خواب کی تعبیر کا مسئلہ خیالی پلاؤ کی حیثیت سے یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

میں، تاہم، ذرا مختلف سوچتا ہوں۔ مجھ پر یہاں یہ ادراک کرنے کے لیے ایک مرتبہ پھر دباؤ ڈالا گیا، ہم ان معاملات میں سے کسی ایک کو کبھی کبھار ضرور مدِ نظر رکھیں جسے قدیم اور ضد ہونے کی وجہ سے آج تک برقرار رکھا گیا ہے۔ اس طرح یہ مشہور یقین جدید سائنسی رائے کے مقابلے میں اس لوازمے کی صداقت کے نزدیک آ جاتا ہے۔ میں اس پر ضرور زور دوں گا کہ خواب مفہوم رکھتے ہیں، اور خواب کی تعبیر کا ایک سائنسی طریقہ ممکن ہے۔ میں اپنے اس طریقے کے علم پر درج ذیل بیان کے مطابق پہنچا۔

کئی سالوں سے میں نفسیاتی شرح اسبابِ امراض کی ساختوں --اِختناقِ دہشت (Hysterical phobias)، آسیبی آزار وغیرہ-- کے امراض کے خاتمے کی کوششوں میں مصروف رہا ہوں۔ درحقیقت جب سے میں نے جوزف بریور کا ساختوں کے اثر کے بارے میں اہم بیان سنا کہ غیر صحت مندانہ علامتیں، حل اور علاج ساتھ ساتھ چلتے ہیں، میں اس سے کافی متاثر رہا۔ اس کے مطابق امراض کے اسباب کو مریض کی نفسیاتی زندگی کے ماضی کے

عناصر میں ڈھونڈنا ممکن ہے جہاں سے اس نے اُسے لیا تھا۔ جب وہ نظریہ مٹا دیا جاتا ہے مریض کو آرام وسکون میسر آجاتا ہے۔ ہماری اسباب امراض کے سد باب کی دوسری کوششوں میں ناکامی، اور ان اسباب امراض کی پُر اسرار حالتوں کا کردار، اور بریور کے طریقے کار کی پیروی کرنے میں حائل تمام مشکلات کے باوجود مجھے وہ ترغیب دیتا ہے کہ میں اس موضوع پر مکمل وضاحت حاصل کرنے تک کام کروں۔ میں نے اس قسم کے تکنیکی عمل کی حتمی شکل اور اپنے نتائج کو کسی اور مقام پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ تحلیل نفسی کے مطالعے کے دوران میں نے خوابوں کی تعبیر کے بارے میں سوچا۔ میرے مریضوں نے، جب میں نے ان سے تمام خیالات اور نظریات جو ان کے ساتھ ان کے خوابوں کے متعین موضوع کے سلسلے میں وقوع پذیر ہوئے، بتانے کو کہا۔ اِس عمل نے مجھے سمجھایا کہ خواب کو نفسیاتی علّت و معلول میں بڑھایا جاسکتا ہے، جو ماضی میں اسباب امراض کے نظریے سے مریض کی یادداشت تک نگرانی کرتا ہے۔ دوسرا قدم خواب سے علامت کی حیثیت سے خود برتاؤ کرنا، اور اس پر تعبیر کے اُس طریقے کا اطلاق کرنا ہے جسے ایسی علامتوں کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اس کے لیے مریض کی جانب سے مخصوص نفسیاتی تیاری ضروری ہے۔ اس کے نفسیاتی ادراک کے سلسلے میں تنقیدی رجحان ختم کرنے کے لیے دگنی کوششیں کی جانی چاہئیں جس میں عام طور پر عادتاً وہ ان خیالات کو سوچتا ہے جو سطح پر نمودار ہوتے ہیں۔ ارتکاز کے ساتھ ذاتی مشاہدے کے مقصد کے لیے یہ مفید ہے کہ مریض خود آرام دہ حالت اختیار کر کے اپنی آنکھیں بند کر لے۔ اُس کو یہ ہدایات ضرور دی جائیں کہ وہ تمام تنقیدی خیالات کی تشکیل کو رد کرے جو وہ ادراک کرتا ہے۔ اسے یہ بھی بتایا جائے، اُس کی تحلیل نفسی کی کامیابی کا دارومدار اِس امر پر ہے کہ وہ ہر اس شے کو جو اس کے ذہن میں گزرتی ہے یاد کر کے ابلاغ کرے۔ اُسے خود کو کبھی بھی کسی نظریے کو دبانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے کیوں کہ جو اسے موضوع کے لحاظ سے غیر اہم یا غیر متعلقہ، یا غیر منطقی نظر آتا ہے، ہوسکتا ہے وہی بہت اہم ہو۔ وہ نظریات کے سلسلے میں ضرور قطعی غیر جانبداری کا مظاہرہ کرے۔ اگر وہ خواب کی مطلوبہ تعبیر دریافت کرنے میں ناکامیاب ہوتا ہے۔ وہی یا اس سے ملتے جلتے نظریات اس لیے ہوتے ہیں کیوں کہ وہ خود انھیں تنقیدی ہونے کی اجازت دیتا ہے۔

میں نے اپنے تحلیل نفسی کے کام کے دوران یہ دیکھا کہ عام انسان کی نفسیاتی حالت اُس انسان سے قطعی مختلف ہوتی ہے جو اپنی تحلیل نفسی کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ اکثر ذاتی مشاہدے کے مقابلے میں نفسیاتی سرگرمی میں تاثرات بہت زیادہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کا اظہار انسان کے چہرے پر پیدا ہونے والے کھچاؤ یا ماتھے پر پڑی شکنوں سے ہوتا ہے۔ یہ خود کا مشاہدہ کرنے والے انسان کی سوانگ بھرنے والی خاموشی سے متضاد ہوتا ہے۔ دونوں حالتوں میں توجہ مرتکز ہوتی ہے، لیکن غور و فکر کا عادی شخص اپنے احتسابی شعبوں کا خوب استعمال کرتا ہے، اس کے نتیجے میں وہ کچھ خیالات کو مسترد کرتا اور کچھ خیالات شعور میں چلے جاتے ہیں جن سے وہ بعد میں آشنا ہوتا ہے۔ یہ اچانک دوسرے خیالات میں مداخلت کرتے ہیں، اس وجہ سے وہ ان راہوں کو اختیار نہیں کر پاتا جو بصورت دیگر اس پر کھلتیں۔ جب کہ دوسرے خیالات کے سلسلے میں وہ اس رویے کو اس انداز میں رکھنے کے لائق ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھی سنجیدہ نہ بنیں--یوں کہتے ہیں، انھیں ادراک کرنے سے پہلے ہی دبا دیا جاتا ہے۔ دوسری طرف ذاتی مشاہدے میں وہ صرف ایک عمل رکھتا ہے--جو تنقید کو دبانے کا ہے۔ اگر وہ یہ کرنے میں کامیاب ہوتا ہے، لامحدود خیالات اس کے شعور میں پیدا ہوتے ہیں جو بصورت دیگر اُس کی گرفت کو طرح دے جاتے ہیں۔ حاصل شدہ لوازمے کی مدد سے--اسباب امراض اور خوابوں کی تشکیل کا پتا لگانا ممکن ہے۔ جیسا کہ دیکھا جائے گا، وہ نکتہ جو نفسیاتی حالت کا باعث بنتا ہے وہ کچھ حد تک اس سے مشابہ ہوتا ہے۔ جہاں تک نیند یا تنویمی حالت میں جانے سے پہلے ذہن کی حالت میں نفسیاتی توانائی

کی تقسیم کا سوال ہے، وہ کچھ درجے تک یکساں ہوتی ہے۔ نیند میں جانے کے بعد' ناپسندیدہ خیالات' مخصوص خود مختارانہ (اور تنقیدی) عمل کے سست ہوجانے کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ ان کو ہمارے خیالات کے رجحان پر اثر انداز ہونے کی اجازت دیتے ہیں۔ ہم اس سستی کے باعث تھکاوٹ کے بارے میں گفت گو کرنے کے عادی ہیں۔ ناپسندیدہ خیالات بصری اور سمعی تخیلات میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ وہ حالت جو خوابوں کے تجزیے اور اسباب امراض دریافت کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، اس سرگرمی سے جان بوجھ کر دست بردار ہوجاتی ہے، اور وہ اس طرح نفسیاتی توانائی یا اس کے کچھ حصے کو بچا کر ناپسندیدہ خیالات کے نقش قدم پر ہوشیاری سے ان پر اطلاق کرتی ہے جو اب سطح پر آچکے ہوتے ہیں۔ خیالات جو اپنی شناخت نظریات کی حیثیت سے برقرار رکھتے ہیں (اس میں نیند میں جانے کی مختلف کیفیتوں کی وجہ سے حالت مختلف ہوتی ہیں)۔'ناپسندیدہ نظریات' اس طرح' پسندیدہ' میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ بظاہر' آزادانہ ابھرنے' والے نظریات کی جانب مطلوبہ رویے کو اختیار کرنا، اور تنقید سے قطع تعلق کرنا آسان نہیں پاتے جو بصورت دیگر ان پر اطلاق کیے جاتے ہیں۔'ناپسندیدہ نظریات' عادتاً بہت ہی زیادہ جارحانہ مزاحمت کو فروغ دیتے ہیں جو انھیں سطح پر آنے سے روکتی ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے عظیم فلسفی شاعر فریڈرک شلر کو خراج تحسین پیش کرسکتے، جس نے بتایا کہ شاعرانہ تخلیقی حالت ایسے ہی رویے کی متقاضی ہوتی ہے۔ کورنر کے ساتھ کی گئی اپنی خط و کتابت کی کچھ مخصوص عبارتوں میں شلر درج ذیل الفاظ میں اپنے دوست کو جواب دیتا ہے جس نے اس کی تخلیقی قوت کے فقدان کی شکایت کی تھی۔'تمھاری شکایت کا باعث، جو مجھے نظر آتا ہے، وہ تمھارے تخیل پر تمھاری ذہانت کی جانب سے لگائی ہوئی قدغن ہے۔ یہاں میں ایک مشاہدے کا ذکر کرتا ہوں، اور اس کو تمثیل کے ذریعے بیان کروں گا۔ بظاہر یہ اچھا نہیں ہے--اگر ذہانت ان نظریات کا جائزہ جو اس میں داخل کیے جاتے ہیں نہایت باریک بینی سے؛ جیسے کے وہ تھے، دروازے پر لیتی، پھر ایسا کچھ تاثر پیدا نہیں ہوتا۔ ایک نظریے کو تنہا شاندار، اور انتہا پر جان جوکھوں جیسا سمجھا جاتا ہے، لیکن وہ اس نظریے سے اہمیت اختیار کرسکتا ہے جو اس کے بعد آتا ہے۔ شاید، دوسرے مخصوص مُرکب ناقص نظریات، جو مساوی طور پر بے معنی اور بھدے نظر آتے ہیں، وہ بہت ہی قابل ذکر خدمت کے لائق تعلق مہیا کرسکتے ہیں۔ ذہانت ان تمام نظریات کا جائزہ نہیں لے سکتی جب تک وہ انھیں برقرار رکھ کر ان کا دوسرے نظریات سے تعلق پر غور نہ کرلے۔ تخلیقی ذہن کے معاملے میں، مجھے ایسا لگتا ہے، ذہانت نے نگہبانوں کو دروازے سے ہٹالیا ہے، اور نظریات نہایت تیز افراتفری میں نفوذ کررہے ہیں، اور کیا پھر وہ ایسی صورت میں لاتعداد کا مکمل جائزہ لے سکتے ہیں۔ تمھارے محترم نقاد، یا جو کچھ بھی وہ اپنے آپ کو کہتے ہیں، اس لمحاتی پاگل پن سے شرمندہ یا خوف زدہ ہیں جو تمام حقیقی خالقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا طویل تر یا قلیل تر دورانیہ پُر فکر فنکار کو خوابیدہ سے ممتاز کرتا ہے۔ اس طرح تم اپنی بے ثمری کی شکایت کو بہت جلد مسترد کردوگے اور آئندہ سختی سے امتیاز نہیں کروگے۔' (خط یکم دسمبر 1788)

اور تاہم، نگہبانوں کی ذہانت کے دروازوں سے ایسی واپسی، جیسی شلر بیان کرتا ہے، ذاتی مشاہدے کی غیر تنقیدی حالت کا ایسا ترجمہ ہے جو کسی بھی لحاظ سے مشکل نہیں ہے۔

میرے مریضوں میں سے اکثر نے اسے میری پہلی ہدایات کے بعد کامیابی سے سرانجام دیا۔ میں بذات خود اسے نہایت کاملیت سے کرسکتا ہوں، اگر میں نظریات لکھنے کے عمل کی مدد کروں جو میرے ذہن میں اچانک شعلہ فشاں ہوتے ہیں۔ نفسیاتی توانائی کی مقدار کے ذریعے تنقیدی سرگرمی تخفیف ہوجاتی ہے، اور اس سے ذاتی مشاہدے کی شدت موضوع کی نوعیت کے مطابق بڑھ جاتی ہے جس پر ارتکاز مرتکز کیا جاتا ہے۔

اس طریقے کے اطلاق کا پہلا قدم ہمیں بتاتا ہے کہ فردِ خواب کو مجموعی حیثیت سے کسی فرد کی توجہ کا مرکز نہیں بنا سکتا، لیکن اس موضوع کے جزو ترکیبی کو انفرادی سے بنا سکتا ہے۔ اگر میں ایک مریض سے استفسار کروں جس نے ابھی تک مشق نہیں کی: 'تمھارے ساتھ خواب کے تعلق سے کیا وقوع پذیر ہوا؟' وہ قانون کے مطابق اپنے نفسیاتی میدان کے تصور میں کسی بھی شے کو متعین کرنے سے قاصر ہوگا۔ میں اوّل خواب کو اس کے لیے دو حصوں میں ضرور تقسیم کرتا ہوں، پھر ہر جزو سے تعلق کے ساتھ وہ مجھے متعدد نظریات دیتا ہے جنھیں میں اس حصّے کے 'پشتبانی خیالات' (thouhgts behind) کی حیثیت سے بیان کرتا ہوں۔ اس اوّل اور اہم حالت میں، پھر خواب کی تعبیر کا طریقہ کار ہے جس کا میں اطلاق کرتا ہوں۔ یہ مشہور، عام، تاریخی اور کہانی والی تعبیر کے طریقہ کار اور علامتوں سے مختلف، اور دوسرے یا خفیہ پیغام کے طریقے کار سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ اس طرح، یہ ایک مفصّل تعبیر ہوتی ہے۔ اس طرح یہ خواب کا شروع ہی میں ادراک کرتا ہے، جیسے وہ کچھ تعمیر شدہ، نفسیاتی تشکیلات کا کرشمہ ہے۔

میں نے اعصابی بدنظمی کی تحلیل نفسی کے دوران شاید ہزار سے زائد خوابوں کو تعبیر کا موضوع بنایا، لیکن میں ان معلومات کو نظریے کے تعارف اور خوابوں کی تعبیر کی تکنیک کی حیثیت سے استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ اس حقیقت سے احتراز کرتے ہوئے کہ میں خود کو خوابوں کے اعصابی راستے کے بجائے معلومات کے لیے عیاں کرتا ہوں، تاکہ اُن سے اخذ کردہ نتیجے کا صحت مند اشخاص پر اطلاق نہ ہو۔ ان کو مسترد کرنے کے لیے مجھ پر دباؤ کا ایک سبب اور بھی ہے۔ موضوع جن کی جانب یہ خواب اشارہ کرتے ہیں، بلا شبہ، ہمیشہ مرض کی تاریخ ہوتی ہے جو اعصابی بدنظمی کی ذمہ دار ہے۔ اس لیے ہر خواب نفسیاتی اعصابی بدنظمی کے لوازمے کے ساتھ اس کی فطرت اور علم الاسباب کی حالتوں کے طویل تعارف کا مطالبہ کرتا ہے جو بذاتِ خود نئے اور عجیب ہوتے ہیں۔ یہ اکثر خواب کے اصل مسئلے سے توجہ ہٹا دیتے ہیں۔ میرا مقصد خواب کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے راستہ تیار کرنے کے بجائے اعصابی بدنظمی کی نفسیات کے مشکل مسئلے کو حل کرنا ہے۔ لیکن اگر میں اعصابی بدنظمی کے خوابوں کو خارج کرتا ہوں، جو میرے خاص لوازمے کو تشکیل دیتے ہیں، میں بقیہ سے نمٹنے کے لیے بہت زیادہ جلدی میں نہیں ہوں۔ میں نے صرف وہ خواب چھوڑے ہیں جو حادثاتی طور پر مجھ سے اور میرے صحت مند شناساؤں سے متعلق ہیں، یا جنھیں میں نے خواب-زندگی کے ادب میں مثال کے طور پر بیان کیا۔ بدقسمتی سے، ان تمام خوابوں میں مَیں تجزیے سے محروم رہا، جن کے بغیر میں خوابوں کے معنی دریافت نہیں کر سکتا تھا۔ میرا طریقہ کار، بلا شبہ دوسرے مشہور خفیہ پیغام کھولنے کے طریقے سے آسان ہے، جو موجود کلید کے ذریعے خوابوں کے معنی بتاتے ہیں۔ میں اِس کے برخلاف یہ رائے رکھتا ہوں، ایک ہی موضوع پر خواب مختلف لوگوں یا سلسلوں کی صورت میں مختلف معنی رکھتا ہے۔ میں اس لیے لازماً اپنے خوابوں کی طرف کثیر ذرائع اور مناسب لوازمے کی وجہ سے رجوع کرتا ہوں، جنھیں کم و بیش ایک ٹھیک ٹھاک صحت مند انسان نے پیش کیا اور جو میری روز مرہ زندگی کے واقعات کے حوالوں پر مشتمل ہے۔ میں ان 'ذاتی تجزیوں' کی صداقت کے بارے میں یقیناً شکوک میں مبتلا ہوا، اور یہ کہا جائے گا کہ ان تجزیوں میں خود مختارانہ ذاتی رائے کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔ میری ذاتی رائے میں حالات دوسروں کے مشاہدے کے مقابلے میں ذاتی مشاہدے کے لیے زیادہ سازگار ہیں۔ کسی بھی معاملے میں یہ تحقیق کرنے کی اجازت ہونی چاہیے کہ خوابوں کی تعبیر کے سلسلے میں وہ ذاتی تجزیے میں بھی پورا اتریں۔ اس میں دوسری بھی مشکلات ہیں جو میرے اپنے ضمیر پر حاوی ہوگئیں۔ فرد اپنی نفسیاتی زندگی کی کئی دل پسند تفصیلات کا اظہار کرنے سے پہلوتہی اختیار کرنے کا قابلِ ادراک جواز رکھتا ہے، اور وہ اجنبیوں کی غلط تشریحات سے اپنا تحفظ محسوس نہیں کرتا۔ لیکن فرد کو ایسے خیالات سے بلند رہنا چاہیے۔ میں قاری کے لیے یہ فرض کرتا ہوں کہ اس کی مَصلحت ناکوشی میں ابتدائی دلچسپی، جس کو میں بھی کر رہا ہوں وہ بہت جلد بلا شرکت غیرے نفسیاتی مسائل کے مجموعے کی توضیح کرے گی۔

اس لیے میں نے اپنے خوابوں میں سے ایک کو تعبیر کے طریقے کی وضاحت کرنے کے لیے منتخب کیا۔ایسا ہر خواب مُبادی بیان کی ضرورت اُجاگر کرتا ہے، اس لیے میں اب قاری سے التماس کرتا ہوں وہ میری دل چسپی کو وقتی طور اپنی بنالیں، اور میری زندگی کی بہت ہی زیادہ معمولی تفصیلات میں میرے ساتھ منہمک ہو جائیں، کیوں کہ خوابوں کی پنہاں اہمیت میں دل چسپی ایسی تبدیلی کے لیے حکمیہ مطالبہ کرتی ہے۔

مُبادی بیان-- 1895 کے موسم گرما میں مَیں نے ایک نو جوان خاتون کا علاج تحلیل نفسی سے کیا جو میری اور میرے خاندان کی قریبی دوست تھی۔ یہ سمجھا جائے گا کہ ایسے پیچیدہ تعلقات معالج ، اور خاص طور پر ماہر امراض نفسیات میں کثیر النوع احساسات پیدا کرتے ہیں۔ معالج کی ذاتی دل چسپی عظیم تر، لیکن اس کا اختیار کم تر ہوتا ہے۔ اگر وہ ناکام ہوتا ہے۔اس کی مریضہ کے رشتہ داروں سے دوستی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔اس معاملے میں، تاہم، علاج جزوی کامیابی پر منتج ہوا۔ مریض کو ہسٹریائی بے چینی سے چھٹکارا ملا، لیکن اس کو تمام جسمانی علامتوں سے نجات نہیں ملی ۔اس وقت مجھے خود بھی ہسٹریائی مریض کے حتمی علاج کے معیار کا پکا یقین نہ تھا، اور میں اس کے لیے ایک حل سوچ رہا تھا جو شاید اس کے لیے بھی قابلِ قبول نہ تھا۔ اس عدم اتفاق کے وسط میں، ہم نے علاج گرمیوں کی تعطیلات کی وجہ سے معطل کر دیا۔ ایک دن ایک نوجوان ہم کار؛ میرے بہت ہی گہرے دوستوں میں سے ایک، جس نے مریضہ --ارما--اور اس کے خاندان سے ان کی رہائش گاہ میں ملاقات کی تھی مجھ سے ملنے آیا۔ میں نے ارما کی صحت کے بارے میں پوچھا اور اس نے جواب دیا: 'وہ بہتر ہے، لیکن بلکل ٹھیک نہیں ہے۔' میں نے محسوس کیا کہ اوٹو کے الفاظ، یا وہ لہجہ جس میں وہ ادا کیے گئے اس نے مجھے پریشان کر دیا۔ میں نے سمجھا، میں نے اس کے الفاظ میں اس اثر کے بارے میں ملامت سنی جس کا میں نے مریضہ سے (صحیح یا غلط طور پر) بہت زیادہ وعدہ کیا تھا۔اوٹو کا رویہ مریضہ کے رشتے داروں کے زیر اثر میرے خلاف تھا جنھوں نے کبھی بھی؛ میں نے فرض کیا، میرے علاج کی تائید نہیں کی تھی۔ یہ نا اتفاقی کا تاثر، تاہم، مجھ پر واضح نہیں تھا اور نہ ہی میں نے کبھی اس کے بارے میں بات کی تھی۔ اسی شام کو میں نے ارما کے مرض اور علاج کی پوری تفصیل درج کی تا کہ اسے اپنے باہمی دوست ڈاکٹر ایم.کو دے کر اپنے لیے جواز پیدا کروں۔ اُس وقت ہمارے حلقے میں اس سے بڑا مستند ڈاکٹر کوئی اور نہ تھا۔ رات کے دوران (یا دوسرے دن علی الصبح) میں نے درج ذیل خواب دیکھا، جسے میں نے بیدار ہونے کے بعد فوراً قلم بند کر لیا:

23-24 جولائی 1895 کا خواب

ایک عظیم ہال-- متعدد مہمان، جن کا ہم استقبال کر رہے ہیں-- ان میں ارما بھی ہے جسے میں فوراً ایک طرف لے جاتا ہوں، تا کہ اس کے خط کا جواب دوں، اور میرا 'حل' نہ قبول کرنے پر ملامت کروں۔ میں اس سے کہتا ہوں: 'اگر تمھیں ابھی تک درد ہے، یہ صرف تمھاری خطا کی وجہ سے ہے۔' وہ جواب دیتی ہے 'اگر تم جانتے میں کتنا درد اپنے گلے، معدے، اور بطن میں رکھتی ہوں -- میں اُن سے بھری ہوئی ہوں۔' میں حیران ہوتا اور اس کی طرف دیکھتا ہوں۔ وہ زرد ہے اور اس کا سانس پھولا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں آخر کار میں ضرور کچھ عضوی مرض کو نظر انداز کر رہا ہوں۔ میں اسے ایک کھڑکی جانب لے جاتا ہوں اور اس کے اندرونی گلے کو دیکھتا۔ وہ اس کی کچھ مزاحمت ایسی خاتون کی طرح کرتی ہے جس کے مصنوعی دانت ہوتے ہیں۔ میں سوچتا ہوں،، اسے یقیناً ان کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اس کا منہ بھرپور کھلتا ہے، آخر کار میں اس کے گلے کے اندر دائیں جانب ایک بڑا سفید داغ دیکھتا، اور دوسری جگہ وسیع خاکستری سفید کھرنڈوں کو عجیب انداز سے گھنگریالی شکلوں میں چسپاں دیکھتا ہوں، جو بظاہر ناک کی حَلَزونی ہڈیوں کی شکل کی طرح ہیں-- میں فوراً ڈاکٹر ایم. کو بلاتا ہوں، وہ بھی معائنے کو دہراتا اور تصدیق کرتا ہے.... ڈاکٹر ایم. اپنی عام حالت سے بلکل مختلف نظر آتا ہے؛ وہ بہت زرد ہے، وہ لنگڑاتا ہے، اور اس کی ٹھوڑی ڈاڑھی سے صاف ہے....اب

میرا دوست اوٹو، بھی جو اس کے پاس کھڑا ہے، اور میرا دوست لیو پولڈ اس کے ڈھکے سینے کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے،' وہ بائیں طرف نیچے کی جانب خشکی ہے،' اور بائیں کندھے کی جلد کے متاثر حصے کی طرف توجہ دلاتا ہے (جسے میں لباس کی موجودگی کے باوجود محسوس کر لیتا ہوں)....ایم.کہتا ہے: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ زخم ہے، لیکن اس کی کوئی اہمیت نہیں؛ بعد میں پیچش ہوگی اور زہر خارج ہو جائے گا'...ہم ٹھیک ٹھیک جانتے ہیں، زخم کیسے پیدا ہوا۔ میرے دوست اوٹو نے تھوڑی دیر پہلے، جب وہ خود کو بے چین محسوس کر رہی تھی، اسے پروپل (دوا)(propyl) کی تیاری کے لیے propianic acid ..... Trimethylamin (جس کی ترکیب میں نے اپنے سامنے بڑی تختی پر چھپی دیکھی) کا انجکشن لگایا تھا....کوئی بھی ایسا انجکشن جلد بازی میں نہیں دیتا.....ممکنہ طور پر جب سرنج بھی صاف نہ ہو۔

یہ خواب دوسرے کئی خوابوں پر برتری رکھتا ہے۔ یہ فوراً گزشتہ روز ہونے والے متعلقہ واقعات، اور ایک خاص موضوع کا ذکر کرتا ہے۔ مُبادی بیان اُن معاملات کی تشریح کرتا ہے، جو میں ارما کی صحت کے بارے میں اوٹو سے حاصل کر چکا تھا، اور پھر مریضہ کی طبی روداد رات کو دیر تک لکھتا رہا تھا، اس لیے اس نے میری نفسیاتی سرگرمیوں کو نیند کے دوران گرفت میں لے لیا۔ اس کے باوجود، کوئی ایک بھی جو ابتدائی رپورٹ پڑھ چکا تھا، اور خواب کے موضوع کا علم رکھتا تھا، اندازہ لگا سکتا تھا خواب کیا اہمیت بتا رہا تھا۔ نہ ہی میں خود جانتا تھا۔ میں ان غیر صحت مندانہ علامتوں سے پریشان ہوگیا، جن کی ارما نے خواب میں شکایت کی تھی، اس لیے کہ یہ وہ علامتیں نہیں تھیں جن کا میں نے علاج کیا تھا۔ میں پروپیانک ایسڈ کے انجکشن کے غیر منطقی خیال، اور ڈاکٹر ایم. کی تسلی پر مسکرایا۔ خواب اختتام پر شروع کے مقابلے میں زیادہ دھندلا اور تیز تر تھا۔ ان تمام تفصیلات کی اہمیت سے آگاہ ہونے کے لیے میں نے اس خواب کا جامع تجزیہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

تجزیہ

ہال --متعدد مہمان، جن کا ہم استقبال کر رہے ہیں۔ ان گرمیوں میں ہم بلی وُو میں، ایک تنہا گھر میں جو ملحق کیہلن برگ کی پہاڑیوں پر واقع تھا، رہ رہے تھے۔ مکان اصل میں تفریح کے لیے تعمیر کیا گیا تھا، اور اس لیے اس میں ہال کی طرح غیر معمولی وسیع کمرے تھے۔ خواب بلی وُو میں میرے بیوی کی سالگرہ سے چند دن پہلے دیکھا گیا۔ دن کے دوران میری بیوی نے نشاندہی کی تھی کہ وہ کئی دوستوں کی آمد کی توقع کر رہی تھی، اور ان میں ارما بھی تھی جسے یوم پیدائش پر مہمان کی حیثیت سے آنا تھا۔ میرا خواب، پھر، اس حالت کا پیشگی اندازہ لگاتا ہے۔ یہ میری بیوی کی سالگرہ کا دن ہے، اور ہم بلی وُو کے ہال میں متعدد مہمانوں کا استقبال کر رہے ہیں جن کے درمیان ارما بھی ہے۔

میں ارما کو اپنا 'حل' قبول نہ کرنے پر ملامت کرتا ہوں، میں کہتا ہوں،' اگر تمھیں ابھی تک درد ہے، یہ تمھاری خطا کی وجہ سے ہے۔' میں نے یہ شاید بیدار ہونے کے بعد بھی کہا تھا؛ میں نے واقعی اسے ایسا کہا تھا۔ اس وقت میں یہ رائے (بعد میں غلط ہوئی) رکھتا تھا کہ مریضوں کو ان کی علامتوں کے پنہاں معنی کی اطلاع دینے میں میرا کام محدود تھا۔ آیا وہ حل تسلیم کرتے یا نہیں کرتے جس پر کامیابی کا انحصار ہے--اس کے لیے میں ذمہ دار نہیں تھا۔ میں اس غلطی کا احسان مند ہوں، جو خوش قسمتی سے مجھ پر چھا گئی، اور اس وقت زندگی میرے لیے زیادہ آسان بنا دی جب میں، اپنی تمام ناگزیر لاعلمی کے باوجود کامیاب علاج کرنے کی امید کرتا تھا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ اُس گفت گو میں جو میں نے ارما سے خواب میں کی، میں سب سے زیادہ پُر جوش تھا کہ میں دردوں کے لیے مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا جس میں وہ ابھی تک مبتلا ہے۔ اگر وہ ارما کی اپنی خطا تھی، وہ میری خطا نہیں ہوسکتی۔ کیا خواب کو اس زاویے سے دیکھا جا سکتا

ہے؟

ارما شکایت کرتی ہے۔بطن، گلے اور معدے میں درد ہے؛ وہ ان سے بھری ہوئی ہے۔ معدے میں درد میری مریضہ کی پیچیدہ علامت سے متعلق تھا، لیکن وہ بہت زیادہ واضح نہ تھا۔ وہ الٹی اور متلی کے احساس کی شکایت کرتی تھی۔بطن، گردن اور گلے کا کھچاؤ اس کے مرض سے کوئی بھی تعلق نہیں رکھتے تھے۔ مجھے حیرت تھی میں نے کیسے ان علامتوں کا خواب میں انتخاب کیا؛ لمحے کے لیے میں اس کا سبب تلاش نہ کر سکا۔

وہ زرد تھی اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ میری مریضہ ہمیشہ گلابی ہوتی تھی۔ مجھے شک ہوا، اسے کسی اور کا متبادل بنایا گیا ہے۔

میں اس خیال پر حیران تھا کہ میں شاید کچھ عضوی مرض کو نظر انداز کر رہا ہوں۔ یہ، جسے قاری واقعی جلدی سے یقین کر لے گا، ماہر کے لیے مستقل خوف ہوتا ہے جو بلا شرکت غیرے اعصابی بد نظمی کا علاج کرتا، اور وہ ہسٹریا کو کئی اظہارات میں بیان کرنے کا عادی ہوتا ہے، جسے دوسرے معالج عضویاتی قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف، میں ایک نحیف شک سے لرزیدہ تھا۔۔ مجھے نہیں معلوم وہ کہاں سے آتا ہے۔۔ آیا میری خطرے کی گھنٹی درست ہے۔ اگر ارما کا درد عضوی ہے، یہ میری ذمہ داری نہیں کہ میں اس کو صحت مند کروں۔ میرا علاج، بلا شبہ صرف ہسٹریائی درد کو رفع کرتا ہے۔ مجھے محسوس ہوا، حقیقت میں، کہ میں اپنی تشخیص میں غلطی چاہتا ہوں، پھر میں علاج میں ناکامی پر قابلِ ملامت نہیں بنوں گا۔

میں اسے کھڑکی کی طرف لے گیا تاکہ اس کے گلے کو دیکھ سکوں۔اس نے تھوڑی سی مزاحمت اس خاتون کی طرح کی جس کے مصنوعی دانت ہوتے ہیں۔ میں خود سوچتا ہوں، اسے اُن کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کبھی بھی ارما کے منہ کے جوف کا معائنہ کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔خواب میں ہونے والا واقع مجھے ایک معائنے کی یاد دلاتا ہے جو میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک آیا کا کیا تھا جس نے اوّل خوب صورت خاتون ہونے کا تاثر دیا، لیکن اپنا منہ کھولنے پر کچھ ہچکچائی تاکہ اپنے مصنوعی دانتوں کو چھپا سکے۔ طبی معائنوں کی دوسری یادیں، اور زیادہ خفیہ معلومات وہ معالج اور مریض دونوں پر منکشف کرتی ہیں۔' اسے یقیناً، ان کی ضرورت نہیں ہے'، اوّل ارما کو تحسین ہے: لیکن میں اس کے دوسرے معنی کی بھی توقع کرتا ہوں۔ وہ طریقہ جس کے مطابق ارما کھڑکی پر کھڑی تھی اس نے اچانک مجھے ایک دوسرے تجربے کے بارے میں یاد دلایا۔ ارما کی ایک خاتون دوست تھی جس کا میں بہت احترام کرتا ہوں۔ ایک شام، اُس سے ملاقات میں مَیں نے اس کو کھڑکی کے پاس اس حالت میں کھڑے دیکھا جو خواب میں آیا تھا، اور اس کے معالج، ڈاکٹر ایم. نے اعلان کیا کہ وہ خناقی جھلّی کے مرض میں مبتلا ہے۔ وہ شخص؛ ڈاکٹر ایم. اور جھلّی، بلا شبہ، خواب کے دوران واپس آ گئے تھے۔ اب یہ مجھے لگا کہ گزشتہ چند ماہ میں میرے پاس یہ فرض کرنے کے لیے معقول دلیل تھی کہ وہ خاتون بھی ہسٹریائی ہے۔ ہاں، ارما نے خود مجھے حقیقت سے دھوکہ دیا۔ لیکن میں اس کی حالت کے بارے میں کیا جانتا ہوں؟ صرف ایک شے، ارما کی طرح وہ بھی خواب میں ہسٹریا میں مبتلا تھی اس لیے، میں نے خواب میں اپنی مریضہ کے بجائے اس کی سہیلی کو دیکھا۔ اب میں یاد کرتا ہوں میں اکثر اس مفروضے پر چلا، یہ خاتون، بھی شاید مجھے اپنے مرض کی علامتوں کو رفع کرنے کے لیے کہے۔ لیکن، تاہم، اس وقت میں اسے ناممکن سمجھا تھا، چوں کہ وہ خاتون بہت جھجک والی تھی۔ اس نے مزاحمت کی، جیسا کہ خواب بتاتا ہے۔ اس کی ایک دوسری تشریح یہ بھی ہو سکتی ہے اسے اس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ حقیقت میں، اب تک اس نے بیرونی مدد کے بغیر اپنی حالت پر کافی عبور پا کر خود کو نہایت مضبوط ثابت کیا تھا۔ اب صرف چند خصوصیات؛ زردگی، سانس پھولنا، اور مصنوعی دانت باقی رہ گئے ہیں جنھیں میں، نہ ہی ارما اور نہ ہی اس کی سہیلی کی طرف منسوب کرتا ہوں۔ مصنوعی دانت مجھے آیا کی طرف لے گئے؛ میں اب خراب

دانتوں سے مطمئن ہونے کا جھکاؤ رکھتا ہوں۔ مجھے محسوس ہوا یہاں ایک دوسری شخصیت ہے، جس پر یہ خصوصیات منطبق ہو سکتی ہیں۔ وہ میری مریضہ نہیں، اور نہ ہی میں چاہتا ہوں وہ میری مریضہ بنے، اس لیے کہ میں نے دیکھا وہ میرے ساتھ آرام میں نہیں ہوتی، اور میں اسے اطاعت شعار مریضہ نہیں گردانتا۔ وہ عام طور پر زرد رہتی، اور ایک مرتبہ، جب وہ اچھا محسوس نہیں کر رہی تھی، اس کی سانس بہت پھولی ہوئی تھی۔ اس لیے میں نے اپنی مریضہ ارما کا دو دوسری مریضوں سے تقابل کیا جو اس کی طرح علاج کی مزاحمت کرتیں تھیں۔ اس حقیقت کے کیا معنی ہیں کہ میں نے اسے خواب میں اُس کی سہیلی کے بدلے دیکھا؟ شاید میں اسے تبدیل کرنا چاہتا تھا؛ یا اس کی سہیلی نے مجھ میں زبردست ہمدردیاں پیدا کیں یا میں اس کی ذہانت کے لیے بہت زیادہ احترام رکھتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں ارما بے وقوف ہے کیوں کہ وہ میرا حل قبول نہیں کرتی۔ دوسری خاتون اور زیادہ باشعور تھی، اور اس لیے اس کے تسلیم کرنے کا زیادہ امکان تھا۔ پھر اس کا منہ پورا کھلتا ہے؛ وہ ارما سے زیادہ بتائے گی۔

جو میں نے گلے میں دیکھا: ایک سفید داغ اور ناک کی حلزونی ہڈی کی طرح کھرنڈوں کو دیکھا۔ سفید داغ خناق کی یاد دلاتے ہیں، اس لیے ارما کی سہیلی، لیکن اس کے ساتھ دو سال پیشتر میری بڑی لڑکی کی شدید بیماری، اور ہر قسم کے ناخوشگوار وقتوں کی یاد دلاتے ہیں۔ حلزونی ہڈیوں پر کھرنڈ مجھے اپنی بے چینی اور صحت کی یاد دلاتے ہیں۔ اس وقت میں ناک کی سوجن کو دبانے کے لیے زیادہ تر کوکین استعمال کرتا تھا، اور میں نے چند دن پہلے ہی سنا تھا کہ ایک خاتون مریضہ جو ایسا ہی کرتی تھی اس نے ناک کے شدید تُخَیُّرہ (necrosis) کی لُعَابی جھلّی کی بیماری والا عارضہ لے لیا تھا۔ 1885 میں یہ میں تھا جس نے اسے کوکین کے استعمال کا مشورہ دیا، اور اس کے نتیجے میں مجھے کافی سننا پڑا تھا۔ میرا قریبی دوست جو اس خواب سے پہلے وفات پا چکا تھا، اس نے اس دوا کے غلط استعمال سے اپنا خاتمہ جلد کر لیا تھا۔

میں نے تیزی سے ڈاکٹر ایم. کو بلایا، جس نے از سر نو معائنہ کیا۔ یہ اس حالت کی یکسانیت میں تھا جو ایم نے ہمارے درمیان حاصل کر رکھی تھی۔ لیکن لفظ 'تیزی' خصوصی تجزیے کا متقاضی ہے۔ اس نے مجھے ایک بدطبی تجربہ یاد دلایا، جب میں نے مسلسل نشہ آور ادویہ (sulphonal) نسخے میں تجویز کی جسے اُس وقت بے ضرر گردانا جاتا تھا۔ میں ایک مرتبہ ایک خاتون مریضہ کے معاملے میں اسے شدید زہریلا کرنے کا ذمہ دار تھا، اور تیزی سے اپنے قدیم اور تجربہ کار ہم کاروں کی طرف مدد کے لیے متوجہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں واقعی وہ معاملہ اپنے ذہن میں ذیلی حالات کی وجہ سے تصدیق شدہ رکھتا تھا۔ مریضہ، جو نشہ آور ادویہ کے اثر سے متاثر ہو کر وفات پا گئی، اس کا وہی نام تھا جو میری بڑی بیٹی کا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں ابھی تک کبھی نہیں سوچا تھا، لیکن اب یہ مجھے تقدیر کی طرف سے گناہوں کا بدلہ لگتا ہے۔۔ جیسے اشخاص کا ایک لحاظ سے متبادل ہونا جاری رہتا ہے: یہ، متیلدا کی آنکھ، آنکھ کے بدلے، اور دانت، دانت کے بدلے میں ہے۔ یہ ایسا تھا جس کی میں ہمیشہ ہر موقع پر خود کو طبی شعور کے فقدان کی وجہ سے ملامت کرتا رہتا تھا۔

ڈاکٹر ایم. زرد؛ اس کی ٹھوڑی ڈاڑھی سے صاف، اور وہ لنگڑاتا ہے۔ اس کا بہت کچھ درست ہے، اس کی یہ غیر صحت مندانہ حالت اس کے دوستوں میں تشویش پیدا کرتی ہے۔ دوسری دو خصوصیات ضرور ایک دوسرے شخص سے متعلق ہیں۔ مجھے محسوس ہوا وہ میرا سگا بڑا بھائی ہے جو دساور میں رہتا ہے، وہ بھی اپنی ڈاڑھی صاف کرتا، اور اگر میں اس کا حلیہ صحیح یاد رکھتا ہوں، خواب والا جناب ایم. اس سے متعدد مشابہتیں رکھتا ہے۔ مجھے کچھ دن پیشتر یہ خبر ملی کہ وہ اپنے کولھے کی ہڈی میں مَفَاصِل (arthritic) کی وجہ سے لنگڑا رہا ہے۔ اس کا ضرور کوئی سبب ہونا چاہیے جو میں نے خواب میں دو مختلف آدمیوں کو ایک تصور کیا۔

مجھے یاد ہے، حقیقت میں، میرے ان دونوں سے ایک ہی وجہ سے تعلقات ناخوشگوار تھے۔ دونوں نے میری کئی

تجاویز، جو میں نے انھیں گذشتہ دنوں دیں مسترد کر دیا تھا۔

میرا دوست اوٹو مریضہ کے پاس کھڑا تھا، اور میرا دوست لیو پولڈ اس کا معائنہ کرتا اور بائیں جانب نیچے کی طرف خشکی بتاتا ہے۔ میرا دوست لیو پولڈ بھی معالج ہے، اور اوٹو کا رشتے دار ہے۔ چونکہ دونوں ایک ہی امتیازی خصوصیت پر علاج معالجہ کرتے ہیں قسمت نے انھیں حریف بنا دیا، اس لیے وہ ہمیشہ ایک دوسرے سے خود کو تقابل کرتے رہتے ہیں۔ دونوں نے ہی سابقہ سالوں میں کئی مرتبہ میری مدد کی، جب کہ میں اعصابی بچوں کے علاج کا سرکاری اسپتال چلا رہا تھا۔ وہاں، نظارے جیسے خواب میں پیدا ہوئے اکثر وقوع پذیر ہوتے تھے۔ جب میں ایک مریض کی تشخیص پر اوٹو سے گفت گو کر رہا تھا، لیو پولڈ نے بچے کا از سرِ نو معائنہ کیا اور معاملے کے بارے میں ایک غیر متوقع رائے دی۔ دونوں یکساں انسانوں کے کردار میں ویسا ہی فرق تھا جیسا انسپکٹر براسگ اور اس کے دوست کارل میں تھا۔ اوٹو مستعد اور چوکس تھا؛ لیو پولڈ سست اور زیادہ زیرک اور پوری چھان بین کرنے والا تھا۔ اگر میں خواب کے اوٹو اور پُر احتیاط لیو پولڈ کا موازنہ کروں وہ ایسا ہی ہوگا جیسا نافرمان ارما اور اس کی سہیلی کے درمیان تھا، جس پر زیادہ باشعور رویے کا مظاہرہ کرنے کا یقین کیا جاتا تھا۔ اب میں ان راستوں میں سے ایک سے آگاہ ہوا جس پر خواب کے خیالات بڑھتے ہیں: علیل بچے سے بچوں کی اسپتال تک۔ جہاں تک بائیں طرف نچلے حصے میں خشکی کا تعلق ہے میرا یہ تاثر ہے کہ ان کا ان مریضوں سے تعلق ہے جن کی تمام تفصیلات یکساں ہیں۔ ایک مرض جس میں لیو پولڈ نے مجھے اپنی چھان بین کرنے والی عادت سے متاثر کیا۔ میں نے بھی مبہم انداز میں انتقال مرض سے بیماری کا سوچا، لیکن یہ اس مریض سے بھی حوالہ ہوسکتا ہے جسے میں نے ارما کی جگہ دیکھنا پسند کیا تھا۔ اس خاتون کے لیے، جہاں تک میں نے نتیجہ اخذ کیا، عیاں علامتیں تپ دق کی نقل تھیں۔

بائیں شانے کی جلد پر متاثر حصہ۔ میں فوراً جان لیتا ہوں یہ میرے خود کے شانے کے جوڑوں کا درد ہے، جسے میں ہمیشہ محسوس کرتا اگر میں رات کو دیر تک بیدار رہوں۔ خواب کی اصل عبارت مبہم: 'کچھ ایسی ہے جو میں محسوس کر سکتا ہوں، جیسے وہ لباس کے باوجود کر لیتا ہے۔' میں اسے 'اپنے جسم پر محسوس کرنا' چاہتا تھا۔ مزید، مجھے یہ بھی القا ہوا کہ عبارتی ٹکڑا 'جلد کا متاثر حصہ' کتنا غیر معمولی دکھائی دیتا ہے۔ ہم' بالائی بُعد کے بائیں کے متاثر' ہونے کا سننے کے عادی تھے؛ یہ پھیپھڑوں، اور اس طرح ایک دفعہ پھر تپ دق کی جانب حوالہ تھا۔

لباس کے باوجود۔ یہ بھی صرف تشریح میں یقینی ہے۔ اسپتال میں بچے، بلا شبہ، بغیر لباس کے معائنہ کیے جاتے ہیں۔ یہ اس سے متضاد ہے جس میں بالغ خواتین مریضاؤں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مشہور معالج کی کہانی بیان کرتا ہے جو اپنے مریضوں کا معائنہ انھیں بے لباس کر کے کیا کرتا تھا۔ بقیہ مجھ سے چھپا ہوا تھا۔ میں مزید اس پر گفت گو کا ارادہ نہیں رکھتا۔

ڈاکٹر ایم کہتا ہے: یہ زخم ہے، لیکن اس کی کوئی اہمیت نہیں؛ بعد میں پیچش ہوگی، اور زہر خارج ہو جائے گا۔ اول یہ مجھے مضحکہ خیز لگتا ہے، اس کے باوجود، ہر دوسری شے کی طرح، اس کا احتیاط سے تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ بغور جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ یہ بھی بامعنی ہے۔ جو مرض میں نے مریضہ میں دریافت کیا وہ مقامی خناق تھا۔ لیو پولڈ ایسے زخم کی خشکی بیان کرتا ہے جو منتقلی پر ارتکاز کرتی ہے۔ میں یقین کرتا ہوں، تاہم، خناق کے معاملے میں منتقلی وقوع پذیر نہیں ہوتی۔ یہ مجھے اس کے بجائے پیپ دار خون کی یاد دلاتا ہے۔

اس کی کوئی اہمیت نہیں، یہ تسلی ہے۔ میں یقین کرتا ہے وہ درج ذیل میں موزوں ہوتی ہے۔ خواب کا آخری حصہ اس اثر کو پیدا کرتا ہے کہ مریضہ کی پریشانی سنجیدہ عضوی زخم کا نتیجہ ہے۔ میں اس سے اندازہ لگانا شروع کرتا ہوں، میں اپنے اوپر سے الزام منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ تحلیل نفسی کا علاج خناق کی مسلسل موجودگی کا کبھی بھی

پریشان ہوتا ہوں جس کا واحد باعث نہیں ہوتا۔ اب، بلا شبہ، میں ارما میں ایسی شدید بیماری پیدا کرنے کے خیال سے مقصد خود کو بَرِیُّ الذمہ قرار دینا تھا۔ وہ بظاہر ظالمانہ نظر آتا ہے۔ اس کے مطابق، مجھے یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ نتیجہ بہت جلد نکلے گا اور مجھے محسوس ہوا کہ میں نے ڈاکٹر ایم. کے منہ میں تسلی کے الفاظ ڈال کر اچھا کیا۔ لیکن یہاں میں خواب میں خود کو برتری کی حالت پر فائز کرتا ہوں؛ ایک حقیقت جو تشریح کی متقاضی ہے۔

لیکن یہ تسلی کیوں غیر منطقی ہے؟

پیچش۔ یہ ایک بعید نظریاتی رائے۔ ہے کہ بیماری کے زہریلے پن کا آنتوں کے ذریعے اخراج کیا جا سکتا ہے۔ کیا میں ڈاکٹر ایم. کی بعید طبی تشریحات میں سے لی گئی رائے کا مذاق اڑاؤں، جس میں وہ شرح اسباب امراض کا عجیب تعلق اخذ کرتا ہے؟ پیچش کچھ دوسرے شے تجویز کرتی ہے۔ چند مہینے پہلے میرے زیر علاج ایک نوجوان آدمی تھا جو آنتوں کی مخصوص تکلیف میں مبتلا تھا۔ اس مرض کو دوسرے ہم کاروں نے 'ناقص تغذیہ سے خون میں کمی' تشخیص کیا تھا۔ میں نے احساس کیا کہ وہ ہسٹیریا کا مرض ہے۔ میں اس پر اپنی تحلیل نفسی کو استعمال کرنا نہیں چاہتا تھا، اور اسے سمندری سفر پر بھیج دیا۔ اب چند دن پہلے میں نے اس کا مصر سے ارسال کردہ مایوس کن خط وصول کیا، جس میں اس نے لکھا تھا کہ اس پر پھر نیا حملہ ہوا، جس کو وہاں کے ڈاکٹر نے پیچش بتایا ہے۔ مجھے شک ہے تشخیص ہم پیشہ کی لاعلمی پر مبنی ہے، جو خود کو ہسٹیریا سے بے وقوف بناتا ہے؛ تاہم میں خود کو موردِ الزام ٹھہرانے سے روک نہیں سکتا جس نے مریض کو ہسٹیریا کے ساتھ کچھ عضوی بیماری لگنے کے لیے چھوڑ دیا۔ مزید، پیچش خناق کی طرح نہیں ہوتی۔ یہ وہ ایک لفظ ہے جو خواب میں وقوع پذیر نہیں ہوا۔

ہاں۔ لیکن یہ تسلی کا معاملہ 'پیچش ہوگی، زہر خارج ہو جائے گا' پیشگی صحت یابی کا اشارہ ہے۔ میں ڈاکٹر ایم. کا مذاق بنا رہا ہوں، مجھے یاد ہے سالوں پہلے اس نے مزاحیہ انداز میں ایسی ہی کہانی اپنے ایک ہم پیشہ کی مجھے سنائی تھی۔ اس نے اُسے ایک عورت کے مرض کے بارے میں گفت گو کرنے کے لیے بلایا، جو شدید بیمار تھی، لیکن وہ اس کی تشخیص قبول نہیں کر سکا، کیوں کہ اُس نے کہا، اس نے مریضہ کے پیشاب میں چربی پائی ہے۔ اس کے ہم پیشہ نے، تاہم، کہا میرے دوست، تشویش کی کوئی بات نہیں، چربی جلد ہی خارج ہو جائے گی۔ اس طرح مجھے مزید کوئی شک نہیں رہا کہ خواب کا یہ حصہ میرے ہم پیشہ وروں کی تضحیک کا اظہار ہے جو ہسٹیریا سے لاعلم ہیں۔ اور اس کی تصدیق کرنے پر، یہ خیال میرے ذہن میں پیدا ہوا: 'کیا ڈاکٹر ایم. جانتا ہے ارما کی سہیلی کے ظہور میں، اس کی مریضہ ہے، جس کی علامتوں نے اس میں تپِ دق کا خوف پیدا کیا، جو ہسٹیریا سے مماثل ہے؟ کیا وہ ہسٹیریا کو شناخت کر سکتا ہے، یا وہ خود کو بے وقوف بناتا ہے؟

لیکن میرا اُس کی سہیلی سے برے انداز میں برتاؤ کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ یہ بلکل سادہ ہے: ڈاکٹر ایم. میرے علاج سے اتنا ہی متفق ہے جتنا ارما خود ہے۔ اس طرح میں خواب میں دو اشخاص سے اپنا انتقام لیتا ہوں: ارما سے ان الفاظ میں، 'اگر تم اب بھی درد محسوس کرتی ہو، یہ تمھاری اپنی خطا ہے'، اور ڈاکٹر ایم. سے غیر منطقی تسلی کے الفاظ میں جو اس کے منہ میں رکھے گئے ہیں۔

ہم ٹھیک ٹھیک جانتے ہیں زخم کیسے پیدا ہوا۔ یہ ٹھیک ٹھیک علم خواب میں قابلِ ذکر ہے۔ اس بات سے لمحے پیشتر ہم زخم کے بارے میں نہیں جانتے تھے، اس کا اظہار پہلی مرتبہ لیوپولڈ نے کیا تھا۔

میرے دوست اوٹو نے تھوڑی دیر پہلے اسے انجکشن لگایا تھا جب وہ بے چینی محسوس کر رہی تھی۔ اوٹو نے ارما کے خاندان سے مختصر ملاقات کے موقع پر واقعی بیان کیا تھا وہ قریبی ہوٹل میں کسی مسافر کو انجکشن لگانے آیا تھا جو اچانک بیمار ہو گیا تھا۔ انجکشن نے ایک مرتبہ پھر مجھے اس بدقسمت دوست کی یاد دلائی جس نے کوکین کے استعمال سے خود کو زہر

آلود کرلیا تھا۔ میں نے افیون سے بچنے کے لیے یہ بچاؤ تجویز کیا تھا؛ لیکن اس نے خود کو کوکین کا انجکشن لگالیا۔

پروپل.... پرو پیانک ایسڈ کی تیاری کے ساتھ۔ اوہ خدایا یہ کیوں مجھ پر القا ہوا؟ مریض کی روداد لکھنے اور مریضہ کے بارے میں خواب دیکھنے کے بعد شام کو میری بیوی نے 'اناناس' چیٹ والی بوتل کو کھولا، جو میرے دوست اوٹو کی طرف سے تحفہ تھا۔ اس کی ہر ممکنہ موقع پر تحفہ دینے کی عادت تھی۔ مجھے امید ہے کسی دن وہ اپنی بیوی کی وجہ سے اس عادت سے چھٹکارا پالے گا۔ اس شربت کی بو دار روتیل (fusel oil) سے مشابہ تھی اس لیے میں نے پینے سے انکار کردیا۔ میری بیوی نے اسے ملازمین کو دینے کا مشورہ دیا۔ میں نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا انھیں بھی زہر نہیں دیا جائے گا۔ داروتیل کی بو نے اب میری یادداشت کے پورے سلسلے کو از سر نو تازہ کردیا: پروپل، میتھائل، وغیرہ جو پروپل کی تیاری میں استعمال ہوتی ہیں اور جن کا ذکر خواب میں آیا۔ یہاں، بلا شبہ، میں ایک متبادل سے متاثر ہوا: میں نے ایمل (amyl) کو سونگھ کر پروپل کو خواب میں دیکھا؛ لیکن اس قسم کے متبادلات کی شاید نامیاتی کیمیا میں اجازت ہوتی ہے۔

ٹرائی میتھائلامن۔ خواب میں، میں نے اس شے کی کیمیائی ترکیب دیکھی-- جو تمام مواقع پر میری یادداشت کے جزو کے لیے زبردست کوشش کی شہادت ہے--اور ترکیب حالاں کہ بڑی تختی میں تحریر تھی، تا کہ اسے سیاق وسباق سے الگ کر کے خصوصی اہمیت دی جائے۔ اور ٹرائی میتھائلامن میری توجہ پر دباؤ ڈال کر رہ نمائی کر کے کہاں لے جانا چاہتا ہے؟ ایک دوسرے دوست سے گفت گو میں، جو سالوں سے میرے اور میں اس کے تمام خیالات سے آگاہ تھا۔ ایک دفعہ اُس نے مجھے جنسی کیمیا کے بارے میں متعدد خیالات سے مطلع کیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے ٹرائی میتھائلامن میں جنسی کا یا بدل کے لیے شے دریافت کی ہے۔ اس شے نے مجھے جنسیت کی طرف راغب کیا، یہ وہ شے ہے جس کو میں اُن اعصابی تکالیف کے سلسلے میں نہایت اہمیت دیتا ہوں جن کا علاج کرنے کی میں کوشش کر رہا ہوں۔ میری مریضہ ارما ایک نوجوان بیوہ ہے، اگر میں اس کے علاج میں ناکامی کا اقرار کرتا ہوں، میرے لیے اِس حالت کی طرف رجوع کرنا ہی بہترین ہے، جس کو اس کے ممدوح ختم کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن کس منفرد انداز میں یہ خواب ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے! میری دوست میرے خواب میں ارما کی جگہ میری مریضہ بنتی ہے جو اسی طرح بیوہ ہے۔

میں قیاس کرتا ہوں ایسا کیوں ہے کہ ٹرائی میتھائلامن کی ترکیب خواب میں اس قدر واضح تھی۔ بہت سی اہم باتیں اس کے ارد گرد مرتکز ہو گئیں تھیں اور ایک لفظ ٹرائی میتھائلامن نہ صرف جنسیت کے تمام عناصر کے لیے ایک فریب ہے، بل کہ اس دوست کے لیے بھی؛ جب میں اپنے نظریات کے بارے میں خود کو تنہا محسوس کرتا ہوں اس کی ہمدردی میں ہمیشہ شکریے کے ساتھ یاد کرتا ہوں۔ اس دوست نے میری زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کیا: کیا وہ خواب میں نظریات کی علت ومعلول کے لیے ظہور پذیر نہیں ہوگا؟ بلا شبہ؛ وہ ناک اور لمبے پھوڑے کے زخموں کے نتائج کے بارے میں خصوصی علم کا حامل ہے، اور اس نے طبی سائنس میں حلزوئی ناک کی ہڈی اور زنانہ عضو کے درمیان تعلقات کے متعدد اعلا درجے کے اہم انکشافات کیے ہیں۔ (ارما کے گلے میں تین گھنگھریالی بناوٹیں) میں نے اس سے ارما کا معائنہ کروایا تا کہ معلوم کرسکوں آیا اس کے گیس کے درد کی ابتدا ناک سے ہے۔ لیکن وہ خود ناک کی پیپ دار سوزش میں مبتلا تھا، جس نے مجھے تشویش میں ڈال دیا، اور شاید اسی وجہ سے ہی پیپ دار خون کا دھوکہ ہوا، جو خواب میں مجھ پر انتقال مرض کی صورت چھایا ہوا تھا۔

کوئی بھی ایسا انجکشن جلد بازی میں نہیں دیتا۔ اس میں میرے دوست اوٹو کی براہ راست ملامت ہے۔ میں یقین کرتا ہوں میں کچھ ایسے خیالات بعد از دوپہر رکھتا تھا، جب اس نے لفظ ونظر سے ایسا اشارہ دیا، وہ میرے خلاف

جائے گا۔ وہ شاید اس لیے تھا، 'کتنی آسانی سے وہ متاثر ہوا؛ کتنی غیر ذمہ داری سے فیصلے کا اعلان کیا۔' مزید، مذکورہ جملہ ایک مرتبہ پھر میرے مرحوم دوست کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس نے غیر ذمہ دارانہ طریقے سے کوکین کے انجکشن استعمال کیے۔ جیسا میں کہہ چکا ہوں، میں نہیں چاہتا تھا نشے کے انجکشن لیے جائیں۔ میں نے دیکھا کہ اوٹو کی ملامت میں، میں ایک مرتبہ پھر بدقسمت متیلدا کی کہانی دہرا رہا ہوں، جو میرے خلاف ویسی ہی ملامت کا عذر رکھتی ہے۔ یہاں، بظاہر، میں اپنی فرض شناسی، اور اس کے اُلٹ کی تمثیلات یکجا کرتا ہوں۔

ممکنہ طور پر جب سرنج بھی صاف نہ ہو۔ یہ دوسری ملامت بھی براہ راست اوٹو کی طرف ہے، لیکن اس کی ابتدا کہیں اور ہے۔ گذشتہ روز میری ملاقات ایک بیاسی سالہ خاتون کے صاحب زادے سے ہوئی، جس کو میں افیون کے دو انجکشن روزانہ لگاتا تھا۔ اس وقت وہ ملک میں ہے اور میں نے سنا وہ وَرمِ وَرِیدْ (phlebitis) سے متاثر ہے۔ میں نے فوراً سوچا کہ یہ گندی سرنج ہونے کی وجہ سے مرض سرائیت کرگیا ہے۔ یہ میرا فخر تھا کہ دو سالوں میں کوئی بھی مرض مریضہ میں سرائیت نہیں کرسکا۔ میں، بلاشبہ، سرنج کو ہمیشہ صاف دیکھنے میں بہت زیادہ احتیاط کرتا ہوں۔ میں فرض شناس ہوں۔ ورم ورید سے میں اپنی بیوی کی طرف پلٹا، جو ایک مرتبہ حمل کے دوران خون بستگی (thrombosis) میں مبتلا ہوئی تھی۔ اب تین واقعات جو میری بیوی، ارما اور متوفی متیلدا سے متعلق تھے میری یاداشت کے پردے پر نمودار ہو چکے تھے۔ ان کی یکسانیت کا جواز ان تین اشخاص کو ایک دوسرے کی جگہ رکھ کر کیا جا سکتا ہے۔

میں نے اب خواب کی تشریح کا کام مکمل کرلیا۔ اس تشریح کے دوران میں نے ان تمام آراء کو نظر انداز کرنے میں نہایت دقت محسوس کی جو خواب کے تقابل سے لازماً تجویز کی جاتیں۔۔ خواب کا موضوع اس کے مضمون کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔ اسی دوران خواب کے اور 'معنی' ہم پر افشا ہوئے۔ میں نے ایک ارادے کو دیکھا جو خواب کے ذریعے ابھارا گیا، اور جو ضرور میرا خواب دیکھنے کا مقصد ہونا چاہیے۔ خواب میری کئی خواہشات کو پورا کرتا ہے، جو گذشتہ شام کے واقعے کے بعد میرے اندر ابھری تھیں (اوٹو کی خبر، اور طبی روداد کو لکھنا)۔ خواب کا نتیجہ یہ ہے کہ ارما کے مبتلا درد کے لیے مجھے موردِ الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا، لیکن اوٹو کو اس کے لیے الزام دیا جانا چاہیے۔ اوٹو نے مجھے ارما کی نامکمل صحت یابی پر اپنے تبصرے سے اذیت دی۔ خواب ملامت اِس کو اُس کی طرف منتقل کرکے اُس سے میرا انتقام لیتا ہے۔ خواب مجھے ارما کی حالت کی ذمہ داری سے بری الذمہ کرتا ہے، جب وہ اس کی حالت کو دوسرے اسباب (جو بے شک متعدد توجیہات رکھتے ہیں) کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ خواب مخصوص حالات کو پیش کرتا ہے، جن کا وجود رکھنا میری تمنا ہے؛ اس لیے خواب کا موضوع تکمیل تمنا، اور اس کا مقصد خواہش ہے۔

یہ سب کچھ پہلی نظر میں ظاہر ہے۔ لیکن خواب کی بہت سی دوسری تفصیلات ناقابل ادراک ہیں، جب انھیں تکمیل تمنا کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ میں نے اوٹو سے انتقام صرف میرے خلاف جانے کی وجہ سے نہیں لیا، جس میں مَیں اسے لاپرواہی سے طبی علاج کرنے (انجکشن لگانے) پر مطعون کرتا ہوں۔ لیکن میں اس سے اس خراب شربت کا بھی انتقام لیتا ہوں جو دارو تیل کی بو دیتا ہے اور میں نے خواب میں ایک اظہار پایا جو ان دونوں ملامتوں کو یکجا کرتا ہے: پروپل کا انجکشن تیار کرنا۔ ابھی تک میں مطمئن نہیں ہوں، اس لیے اس کا تقابل دوسرے قابلِ اعتبار ہم پیشہ وروں سے کرتا ہوں ۔ میں یہ کہتا نظر آتا ہوں: 'میں اسے تم سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔' لیکن اوٹو صرف وہ واحد آدمی نہیں جس کو میری ناراضی کا بوجھ اٹھانا ہے۔ میں اپنا انتقام نافرمان مریضہ کو زیادہ باشعور اور مطیع بننے کی نصیحت کرکے لیتا ہوں۔ میں نہ ہی ڈاکٹر ایم۔ کے تردید کرنے کی طرف جاتا ہوں؛ اس لیے کہ میں نے ایک ظاہر فریب میں اپنی رائے کا اظہار کیا تھا: یعنی اُس کا اس معاملے میں جاہل مطلق کا رویہ تھا (پیچش ہوگی، وغیرہ)۔ بلاشبہ، یہ ایسے

نظر آیا جیسے میں اس کے ذریعے کسی اور زیادہ باخبر سے استدعا کر رہا ہوں (میرا دوست جس نے مجھے ٹرائی میتھ ائلامن کے بارے میں بتایا)، جیسے ہی میں ارما سے اس کی دوست، اور اوٹو سے لیوپولڈ کی طرف مڑا، اور ایسا لگا جیسے میں نے اس سے کہا: مجھے ان تین اشخاص سے چھٹکارا دلاؤ، اور ان کی جگہ دوسرے تین میری پسند کے رکھو، اور میں ان ملامتوں سے چھٹکارا پاؤں جن کو میں جائز تسلیم کرنے کو تیار نہیں! میرے خواب میں ان ملامتوں کا میرے لیے بہت ہی زیادہ مفصّل طریقے سے غیر منطقی ہونے کا اظہار ہے۔ ارما کے دردوں کو مجھ سے منسوب نہیں کیا جا سکتا، اس کے لیے اسے ہی مورد الزام ٹھہرایا جائے گا کیوں کہ اس نے میرے علاج کو قبول کرنے سے احتراز کیا ہے۔ وہ میرے لیے تشویش کا باعث نہیں ہیں، اس لیے کہ وہ عضوی فطرت والے ہیں۔ وہ کسی بھی صورت میں تحلیل نفسی سے ٹھیک نہیں کیے جا سکتے -- ارما کی پریشانیاں اس کی بیوگی (ٹرائی میتھائلامن!) سے آسانی سے تشریح کی جا سکتی ہیں؛ یہ وہ حالت ہے جسے میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ ارما کی بیماری ایک غیر محتاط انجکشن کی وجہ سے ہے جسے اوٹو نے لگایا تھا، نا مناسب نشے کا ایک انجکشن، ایسا جسے میں کبھی نہیں لگاتا۔ ارما کی شکایت اس انجکشن کا نتیجہ ہے جو ناصاف سرنج سے لگایا گیا۔ جہاں تک میرے انجکشن لگانے کا سوال ہے اس نے میری ورمِ ورید کی پرانی مریضہ پر کبھی بھی کوئی برا اثر مرتب نہیں کیا۔ میں باخبر ہوں کہ مجھے ارما کی بیماری کے سبب سے بری الذمہ قرار دینے والی یہ متحدہ توضیحات ایک دوسرے سے اتفاق نہیں کرتیں، بل کہ ایک دوسرے کو خارج کرتی ہیں۔ پوری استدعا -- اس خواب کے بارے میں کچھ اور نہیں -- اس بہانے کو یاد دلاتی ہے جو آدمی نے اپنے پڑوسی کو شکستہ حالت میں کیتلی واپس کرتے ہوئے کیا تھا۔ اوّل اس نے کہا، اس نے کیتلی غیر شکستہ حالت میں واپس کی تھی، پھر بولا، اس میں سوراخ تھے جب وہ اسے لے کر گیا تھا، اور پھر کہا، اس نے کبھی کیتلی مانگی ہی نہیں تھی۔ ایک پیچیدہ دفاع، لیکن کافی بہتر ہے؛ اگر مذکورہ تین سطروں کے دفاع کو جواز دیا جائے، اس آدمی کو بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔

اس کے باوجود دوسرے موضوعات خواب میں کردار ادا کرتے ہیں، اور ان کا ارما اور میری بیٹی کی بیماری میں میرا بری الذمہ کرنے سے تعلق واضح نہیں ہے: اسی نام کی ایک دوسری مریضہ جو کوکین کے ضرر رساں استعمال کی شکار ہوئی؛ میری مریضہ کے زخم جو مصر میں سفر کر رہی تھی، میری بیوی، میرا بھائی، ڈاکٹر ایم. اور میرے اپنے جسمانی صحت کے مسائل پر فکر مندی کے ساتھ میرے غیر حاضر دوست کی صحت کے بارے میں تشویش تھی جو جوڑوں کے درد میں مبتلا تھا۔ لیکن اگر میں ان سب کو زیرِ غور لاؤں، وہ ایک خیال کے گروہ میں مجتمع ہو جائیں گے جسے 'میری اپنی اور دوسروں کی صحت اور پیشہ ورانہ فرض شناسی کے بارے میں فکر مندی' کہا جا سکتا ہے۔ میں ایک مبہم ناا تفاقی کے احساس کو یاد کرتا ہوں جب اوٹو نے مجھے ارما کی خراب صحت کی خبر دی تھی۔ آخری، میں واقعہ کے بعد خیال کے اس گروہ کی طرف جھکا جو خواب کا حصہ ہے۔ یہ ویسا ہی ہے جیسا اوٹو نے مجھ سے کہا تھا: 'تم اپنی طبی ذمہ داریوں کو حسن اور خوبی سے سرانجام نہیں دیتے ہو؛ تم فرض شناس نہیں ہو؛ تم وہ نہیں کرتے جس کا وعدہ کرتے ہو۔' خیال کا یہ سلسلہ میری خدمات پر سوالیہ نشان لگاتا ہے، تاکہ میں اپنے دوستوں، رشتے داروں اور مریضوں کی صحت کے بارے میں اپنی انتہائی فرض شناسی کا ثبوت پیش کروں۔ اس میں شک نہیں کہ کچھ دل شکن یادیں ضرور ہیں جو مجھے بری الذمہ کرنے کے بجائے اوٹو کے الزام کی تصدیق کرتی ہیں۔ لوازمہ بظاہر غیر جانبدار ہے، لیکن اس وسیع تر لوازمے سے، جس پر خواب کا انحصار ہے، اور زیادہ محدود موضوع جس سے ارما کے مرض سے مجھے بری الذمہ کرنے کی خواہش ظہور پذیر ہوئی، اس کے باوجود معصوم ہے۔

میں اس امر کا کوئی دعوا کرنا نہیں چاہتا کہ میں نے خواب کے تمام مفاہیم کو بیان کر دیا، یا میری تعبیر خطا سے مبرّا

میں اس پر مزید وقت صرف کر سکتا تھا۔ میں اس سے مزید معنی اخذ کر سکتا تھا، اور مزید مسائل زیر بحث لا سکتا تھا جو وہ پہیلی میں پیش کرتا ہے۔ میں اس سے ان نکات کا بھی ادراک کر سکتا تھا جس سے مزید ذہنی وابستگی کا پتا چلتا: لیکن ایسا غور وفکر جو ہر فرد کے خواب سے منسلک ہوتا ہے اس نے مجھے اس کی مزید وضاحت سے روک دیا۔ وہ جو اس احتیاط کو مطعون کرنے کے لیے تیار ہیں انھیں دیانت دارانہ انداز میں یہ تجربہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فی الحال میرا مطمئہ نظر ایک تازہ دریافت سے ہے جو حال ہی میں کی گئی ہے۔ اگر یہاں بیان کردہ خواب کی تعبیر کے طریقے پر عمل کیا جائے، یہ جان لیا جائے گا کہ خواب کے معنی ہوتے ہیں۔ اور یہ کسی بھی مفہوم میں بے ترتیب منتشر دماغی سرگرمی نہیں ہے، جیسا اس موضوع پر لکھنے والے ہم پر یقین کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ جب تعبیر کرنے کا کام مکمل ہوتا ہے خواب تکمیلِ تمنا کی حیثیت سے شناخت کر لیا جاتا ہے۔

&&&&&
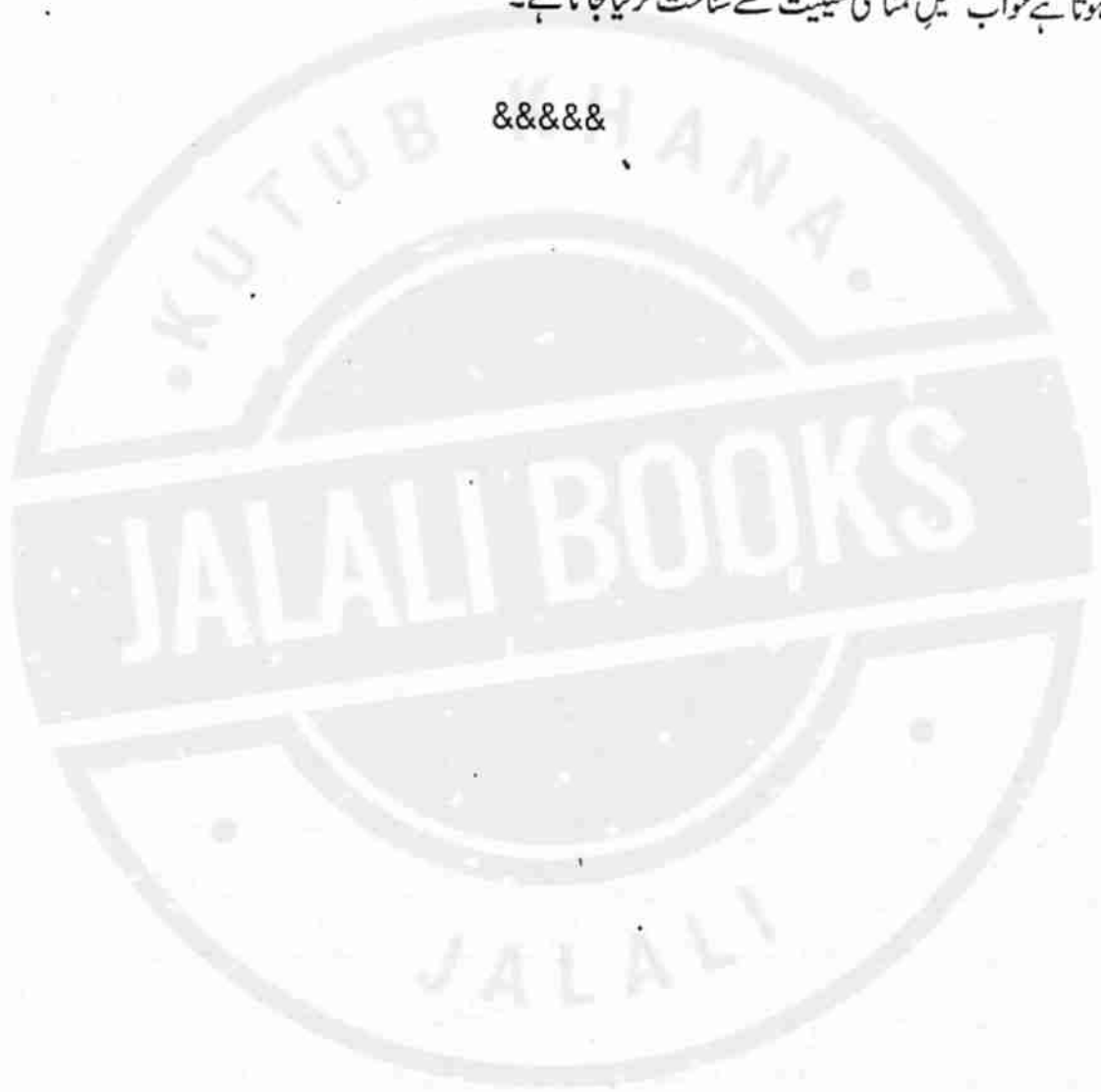
تیسرا باب

خواب تکمیل تمنا کی حیثیت سے

جب کوئی تنگ گھاٹی سے گزرنے کے بعد اچانک بلندی پر پہنچتا ہے جس کے آگے مختلف سمتوں میں راستے نکلتے ہوں اور شاندار امکانات پھیلے ہوئے نظر آتے ہوں، اس کے لیے بہتر ہے وہ لمحے کے لیے وہاں توقف کر کے غور کر لے، اسے آگے کس جانب جانا چاہیے۔ ہم بھی خواب کی پہلی تعبیر پر عبور حاصل کرنے کے بعد کم از کم اسی کیفیت سے دو چار ہیں۔ ہم خود کو اچانک ایک دریافت کی روشنی میں ایستادہ پاتے ہیں۔ خواب، موسیقی کے سازوں کی بے آہنگ آوازوں سے تقابل کے لائق نہیں، جو ایک موسیقار کے دست ہنر کا شاہکار ہونے کے باوجود، کسی بیرونی قوت سے بجایا جاتا ہے۔ خواب نہ بے معنی اور نہ ہی فضول ہوتے ہیں۔ یہ بھی پیشگی فرض نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارے خیالات کے ذخیرے کا ایک حصہ خوابیدہ، جب کہ دوسرا حصہ جاگنا شروع کرتا ہے۔ یہ کامل حقیقی نفسیاتی مظہر واقعی تکمیل تمنا ہے۔ اس کو بیداری کی حالت کی قابل فہم نفسیاتی سرگرمیوں کے تسلسل میں رکھا جا سکتا ہے۔ اسے بہت ہی زیادہ پیچیدہ ذہنی سرگرمی تشکیل دیتی ہے۔ لیکن اُسی لمحے جب ہم اس دریافت پر خوشی مناتے ہیں مسائل کا انبار ہمارے سامنے لگ جاتا ہے۔ اگر خواب، جیسا یہ نظریہ تعریف کرتا ہے، تکمیل تمنا کو پیش کرتا ہے، پھر اس غیر معمولی اور نامانوس رویے کا سبب کیا ہے جس میں تکمیل کا اظہار کیا جاتا ہے؟ خواب دکھانے سے پہلے ہمارے خواب کے خیالات میں کیا تغیرات وقوع پذیر ہوتے ہیں، جسے ہم بیدار ہونے پر یاد رکھتے ہیں جو خود کو اس سے باہر تشکیل دیتے ہیں؟ یہ تغیرات کیسے وقوع پذیر ہوتے ہیں؟ وہ لوازمہ کہاں سے آتا ہے جو خواب کو بناتا ہے؟ متعدد خصوصیات کے اسباب کیا ہیں جنھیں ہمارے خواب کے خیالات میں مشاہدہ کیا جاتا ہے؛ مثلاً، وہ کیسے ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں؟ (کیتلی کی کہانی دیکھیں) کیا خواب ہمیں ہمارے باطنی نفسیاتی عمل کے بارے میں کچھ نیا بتانے کا اہل ہے، اور کیا ان کا موضوع ان آراء کو درست کرتا ہے جنھیں ہم دن کے دوران رکھتے ہیں؟ میری تجویز ہے کہ ان تمام مسائل کو وقتی طور پر ایک طرف رکھ دیا جائے۔ ہم نے دریافت کیا کہ خواب تکمیل شدہ تمنا کو پیش کرتے ہیں۔ ہمارا اگلا مقصد یہ تصدیق کرنا ہے آیا یہ خوابوں کی عام خصوصیت ہے، یا یہ صرف مخصوص خواب کا حادثاتی موضوع ہوتا ہے۔ ارما کے انجکشن والا خواب جس سے ہم نے اپنا تجزیہ شروع کیا، اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ہر خواب کے معنی ہوتے اور وہ نفسیاتی قدر رکھتا ہے۔ ہمیں اس امکان کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیے کہ یہ معنی ہر خواب میں ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ پہلا خواب جس پر ہم نے غور کیا وہ تکمیل تمنا پر مبنی تھا؛ کوئی دوسرا خوف کے احساس کی طرف مڑ سکتا ہے، تیسرا اس کے موضوع پر تاثرات دے سکتا، اور چوتھا اسے صرف ماضی کی یادداشتوں کا تذکرہ کہہ سکتا ہے۔ کیا پھر خواب، تمنا خواب کے علاوہ کچھ اور ہوتا ہے؛ یا وہ صرف تمنائی خواب کے سوا کچھ نہیں ہوتا؟

یہ کہنا آسان ہے کہ خوابوں میں تکمیل تمنا اکثر غیر مبہم اور قابلِ شناخت ہوتی ہے، اس لیے کوئی متعجب ہو سکتا ہے خوابوں کی بولی ابھی تک کیوں سمجھی نہیں جا سکی۔ مثلاً، یہاں ایک خواب ہے جسے میں جب چاہوں تجرباتی طور پر پیدا کر

سکتا ہوں۔ اگر میں شام کو سمور (بحر الکاہل کی ایک مچھلی)، زیتون، یا دوسرا نمکین کھانا کھاؤں، مجھے رات کو پیاس لگتی ہے، اور میں جاگ جاتا ہوں۔ جاگنے کے بعد، تاہم، ایک خواب آتا ہے، جو ہمیشہ وہی موضوع رکھتا ہے، یعنی، کہ میں پانی پی رہا ہوں۔ میں پانی کی بڑے گھونٹوں کو لے رہا ہوتا ہوں، اس کا ذائقہ اتنا ہی لذیذ ہوتا ہے جتنا یخ شربت کا ذائقہ ہوتا ہے جب فرد کے حلق میں کانٹے پڑ رہے ہوں۔ اور جب میں اٹھتا ہوں مجھے واقعی پیاس کی اشتہا محسوس ہوتی ہے۔ اس خواب کا سبب پیاس ہے جس کا ادراک میں بیدار ہونے پر کرتا ہوں۔ یہ سنسنی خیزی پیاس کی خواہش کو ابھارتی ہے، اور خواب مجھے اُس خواہش کو تکمیل شدہ بتاتا ہے۔ وہ اس طرح ایک عمل کرتا ہے جس کی نوعیت کا میں جلد قیاس کر لیتا ہوں۔ میں خُوب سوتا ہوں، اور میں جسمانی ضرورت کی وجہ سے اٹھنے کا عادی نہیں ہوں۔ اگر میں اپنی پیاس کو خواب کے ذریعے تسکین پہنچانے میں کامیاب ہوتا کہ میں پانی پی رہا ہوں، مجھے اپنی پیاس بجھانے کے لیے جاگنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ سہولت کا خواب ہے۔ خواب زندگی میں کسی دوسری جگہ کے عمل کی جگہ لیتا ہے۔ بد قسمتی سے. پیاس بجھانے کے لیے پانی کی طلب خواب سے مطمئن نہیں کی جاسکتی، جیسے میری اوٹو اور ڈاکٹر ایم. سے بدلہ لینے کی پیاس، لیکن منشا یکساں ہے۔ اس موقع پر مجھے سونے سے پہلے پیاس لگتی تھی، اور میں ایک گلاس پانی خالی کر دیتا تھا جو میرے بستر کے نزدیک چھوٹی تپائی پر رکھا ہوتا تھا۔ کچھ گھنٹے بعد، رات کے دوران، میری پیاس بے چینی کے نتیجے میں عود کر آتی۔ پانی حاصل کرنے کے لیے، مجھے جاگنا پڑتا اور میں اپنی بیوی کے سرہانے میز پر رکھا گلاس اٹھا لیتا ہوں۔ میں پھر بلکل واضح خواب دیکھتا ہوں کہ میری بیوی مجھے صراحی میں سے پانی دے رہی تھی، یہ صراحی ایٹروسکن نقش والی تھی، جسے میں نے اٹلی سے خریدا تھا، اور جب سے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے پانی کا ذائقہ نمکین تھا، اور مجھ پر جاگنے کے لیے دباؤ پڑا۔ اس سے یہ بھی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے خواب لوازموں کو ترتیب دینے کی کتنی اہلیت رکھتے ہیں۔ چونکہ تکمیلِ تمنا اس کا واحد مقصد ہوتا ہے، یہ کامل انانیت پرست ہو سکتے ہیں۔ آسائش کی محبت حقیقت میں دوسروں کے تقابلِ غور کرنے کے لیے نہیں ہوتی۔ نقشی صراحی ممکنہ طور پر ایک مرتبہ پھر تکمیل تمنا تھی۔ مجھے افسوس ہے میں اُسے زیادہ عرصے اپنی تحویل میں نہیں رکھ سکا۔ یہ نقشی صراحی سنسنی خیز بڑھتے ہوئے نمکین ذائقے کے تعلق سے بھی مناسب تھی، جو میں جانتا ہوں مجھے بیدار ہونے پر مجبور کرے گی۔

ایسے پُر آسائش خواب میری جوانی میں بار بار آتے تھے۔ رات کو دیر تک کام کرنے کی عادت کی وجہ سے میرے لیے علی الصبح بیدار ہونا مشکل ہوتا تھا۔ میں یہ خواب دیکھتا تھا کہ میں بستر سے باہر نکل کر رفع حاجت کے لیے کھڑا تھا۔ کچھ دیر بعد میں اِس علم سے زیادہ دیر غافل نہیں رہتا کہ میں اُس وقت تک پورا بیدار نہیں ہوا تھا، لیکن اِس دوران میں سو نہیں سکتا تھا۔ اسی قسم کا سُستی والا خواب میرے ایک ہم کار نے دیکھا، جو میری نیند کے میلان میں شراکت کرتا نظر آتا ہے۔ اس کے ساتھ اس مخصوص مسرت انگیز شکل کو فرض کیا جاتا ہے۔ مالکہ جس کے ساتھ وہ اسپتال کے پڑوس میں رہتا تھا اس کا سخت فرمان تھا کہ ہر روز صبح سات بجے بیدار ہو جاؤ، لیکن اس خاتون نے دیکھا اس کے فرمان کی بجا آوری نہیں ہو رہی۔ ایک صبح، جب نیند خاص طور پر عزیز ہوتی ہے وہ خاتون کمرے میں آئی اور کہا، 'پپی، اٹھو، تمھیں اسپتال جانا ہے۔' جب کہ اُس آدمی نے خواب میں خود کو اسپتال کے کمرے میں ایک بستر پر دیکھا، ایک چارٹ اس کے سر پر لٹکا ہوا تھا، جس پر لکھا ہوا تھا: پپی ایم. میڈیکل طالب علم، عمر بائیس سال۔' اس نے خواب میں خود کو کہا: 'اگر میں پہلے ہی اسپتال میں ہوں، مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے،' کروٹ بدلی اور پھر لمبی تان کر سو گیا۔ اس نے بلا تردُّد خواب دیکھنے کے مقصد کو تسلیم کر لیا۔

یہاں ایک اور خواب ہے جس کا مہیج سونے کے دوران سرگرم تھا: میری ایک مریضہ نے، جو جبڑے کے ایک ناکامیاب آپریشن سے گزری تھی، اس کو اس کے معالج نے ہدایت دی کہ وہ متاثرہ گال پر دن رات ایک یخ کرنے والا

طبی آلہ پہنے رہے؛ لیکن وہ جیسے ہی نیند میں جاتی اسے پھینکنے کی عادی تھی۔ ایک دن مجھے اس کو ایسا کرنے پر تنبیہ کرنے کے لیے کہا گیا، لیکن اس نے اُس آلے کو پھر فرش پر پھینک دیا۔ مریضہ نے اپنا دفاع ذیل کے الفاظ میں کیا: 'اس مرتبہ میں واقعی مجبور ہو گئی تھی؛ یہ خواب کا نتیجہ تھا جسے میں نے رات میں دیکھا۔' میں خواب میں آپیرا میں بیٹھی فنکاروں کی کارکردگی میں دل چسپی لے رہی تھی۔ لیکن ہرٹ کارل میئر سینی ٹوریم میں پڑا ہوا جبڑے کے قابل رحم درد کی شکایت کر رہا تھا۔ میں نے خود سے کہا، ''چونکہ مجھے درد نہیں، مجھے آلے کی ضرورت نہیں''؛ اس لیے میں نے اُسے پھینکا تھا'۔
اس بے چاری مریضہ کے خواب نے مجھے وہ اظہار یاد دلایا جو ہمارے لبوں پر عدم اتفاق کی صورت میں آتا ہے: 'اچھا، میں مزید دل چسپ چیزیں تصور کر سکتا ہوں!' خواب ان مزید دل چسپ چیزوں کو پیش کرتا ہے!' یہاں کارل میئر جس کو خواب بینا اپنے دردوں کو منسوب کرتی ہے سب سے زیادہ اتفاقی واقف کار تھا جس کے بارے میں وہ سوچ سکتی تھی۔

دوسرے خوابوں میں تکمیل تمنا کو دریافت کرنے کا یہ بلکل آسان معاملہ ہے جسے میں نے صحت مند اشخاص سے جمع کیا ہے۔ ایک دوست جو میرے خوابوں کے نظریے سے واقف تھا، اور اس کی اپنی بیوی کو تشریح کر چکا تھا، ایک دن مجھ سے کہا: 'میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ تمھیں بتاؤں اس نے گزشتہ رات خواب دیکھا کہ اس کو ماہانہ ایام آرہے تھے۔ تم جانتے ہو اس سے کیا مراد ہے۔' بلا شبہ میں جانتا ہوں: اگر جوان بیوی خواب دیکھتی ہے اسے ایام آرہے ہیں، ایام بند ہو چکے ہیں، میں تصور کر سکتا ہوں کہ وہ ماں بننے کی پیچیدگی شروع ہونے سے پہلے اپنی آزادی سے ذرا زیادہ لمبے عرصے لطف اندوز ہونا چاہتی ہے۔ یہ اس کے پہلے حمل کی اطلاع دینے کا نہایت زیرک انداز ہے۔ ایک دوسرا دوست لکھتا ہے کہ اس کی بیوی نے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اپنے بلاؤز کے سامنے دودھ کے داغ دیکھے۔ یہ بھی حمل کا اعلان ہے، لیکن پہلے کا نہیں؛ وہ امید کرتی ہے وہ اپنے نئے بچے کو پہلے سے زیادہ غذا مہیا کرے گی۔

ایک جوان خاتون جو پورے سماج سے کئی ہفتوں سے الگ تھلگ رہی تھی کیوں کہ وہ ایک بچے کی دیکھ بھال کر رہی تھی جو ایک مُتعَدِی بیماری میں مبتلا تھا۔ بچے کی صحت یابی کے بعد خواب میں اس نے لوگوں کا اجتماع دیکھا جس میں الفانسو ڈاؤڈت، پال بورگٹ، مارسل پری ووَسٹ اور دوسرے موجود تھے، وہ سب اس سے بہت خوش تھے اور خوشی کا خوب اظہار کر رہے تھے۔ اس کے خواب میں یہ مختلف مصنفین وہ خصوصیات رکھتے تھے جو ان کی تصاویر انھیں دیتی ہیں۔ ایم. پری ووَسٹ، جس کی تصویر سے وہ آشنا نہیں تھی، اُس بیمار آدمی کی طرح نظر آیا جس کے کمرے سے گذشتہ روز چھوت کے جراثیم کو صاف کیا گیا تھا، اور کافی عرصے بعد وہ پہلا بیرونی آدمی تھا جو اُس میں داخل ہوا۔ بظاہر خواب کی اس طرح تشریح کی جا سکتی ہے: 'یہ وقت کے بارے میں ہے، اب دیکھ بھال کے بجائے کچھ اور زیادہ تفریح ہے۔'

شاید یہ مجموعہ اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ اکثر، اور سب سے زیادہ پیچیدہ صورت حال میں، خوابوں پر توجہ دی جا سکتی ہے جنھیں صرف تکمیل تمنا کی حیثیت سے سمجھا جا سکتا ہے، اور وہ اپنا موضوع بغیر چھپائے پیش کرتے ہیں۔ بہت سے معاملات میں یہ مختصر اور آسان خواب ہوتے ہیں، اور یہ منتشر اور بھاری بھرکم خواب کی تشکیلات سے خوش گوار تضاد کا عکاس ہوتے ہیں جو بلا شرکت غیرے موضوع پر مصنفین کی توجہ مبذول کر لیتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ان آسان خوابوں کے جائزے میں تھوڑا وقت صرف کریں ہمیں یہ ضرور ادا کرے گا۔ خوابوں میں سب سے آسان ترین خواب؛ میں سمجھتا ہوں، بچوں کے معاملے میں ہوتے ہیں جن کی نفسیاتی سرگرمیاں بالغوں کے مقابلے میں کم پیچیدہ ہوتی ہیں۔

بچوں کی نفسیات، میری رائے میں، بالغوں کی نفسیات کے لیے وہی خدمت سرانجام دیتی ہے جیسا ان کی ساخت کا مطالعہ بڑوں کی، یا کم تر درجے کے حیوانات کا مطالعہ اعلا درجے کے حیوانات کی ساخت کے مطالعہ میں سر

انجام دیتا ہے۔ لیکن بچوں کی نفسیات کے فائدہ مند استعمال کے لیے چند ارادی کوششیں کرنا ضروری ہوتی ہیں۔

چھوٹے بچوں کے خواب اکثر آسان تکمیل تمنا ہوتے ہیں، اور اسی سبب سے ان کا بالغوں کے خوابوں سے تقابل کیا جاتا ہے، جو کسی بھی لحاظ سے کم دل چسپ نہیں ہوتے، گو کہ وہ کوئی مسئلہ حل کرنے کے لیے پیش نہیں کرتے، لیکن وہ یہ ثبوت مہیا کرنے کے لیے انمول ہیں، خواب اپنے جوہر میں تکمیل تمنا ہوتے ہیں۔ میں اس قابل ہوں کہ ایسے خوابوں کی کئی مثالیں جمع کرسکتا ہوں جن کا لوازمہ میرے اپنے بچوں نے پیش کیا ہے۔

دو خوابوں کا ذکر پیش خدمت ہے، جن میں سے ایک میری بیٹی نے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں، اور دوسرا ایک لڑکے نے سوا پانچ سال کی عمر میں دیکھا۔ میں 1896 کے موسم گرما میں ہال سٹیٹ تفریح کے لیے گیا۔ میں وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں ان گرمیوں میں ہم آوسی کی پہاڑیوں میں رہ رہے تھے، جہاں سے، جب موسم اچھا ہوتا ہم ڈاچ سٹین کے شاندار نظارے سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ دور بین سے ہم سمونی جھونپڑے (Hut) کو آسانی سے پہچان لیتے تھے۔ بچے دوربین سے اُسے دیکھنے کی کوشش کرتے تھے۔۔ میں ان کی کامیابی کے بارے میں نہیں جانتا۔ تفریح پر جانے سے پہلے میں نے بچوں کو بتا دیا تھا کی ہال سٹیٹ داچ سٹین کے دامن میں ہے۔ وہ سیرو تفریح بڑے جوش و جذبے کے ساتھ کرنا چاہتے تھے۔ ہال سٹیٹ سے ہم ایشرن کی وادی میں داخل ہوئے، اس مسلسل تبدیل ہوتے ہوئے نظاروں نے بچوں کو مسحور کردیا۔ ان میں سے، تاہم، ایک پانچ سالہ لڑکا بتدریج بے سکون ہو تا گیا۔ جیسے ہی کوئی پہاڑ آتا وہ پوچھتا: 'کیا وہ ڈاچ سٹین ہے؟' جب کہ میں جواب دیتا: 'نہیں، صرف دامن کوہ ہے'۔ اس سوال کو متعدد بار دہرانے کے بعد وہ خاموش ہو جاتا، اور آبشار کی جانب چلنے کے لیے ہمارے ہم قدم نہیں ہوتا۔ میں نے سوچا وہ تھکا ہوا تھا۔ لیکن دوسری صبح وہ میرے پاس بہت خوش خوش آیا اور کہا: 'پچھلی رات اس نے خواب دیکھا کہ ہم سمونی جھونپڑے میں گئے تھے۔' اب میں اُس کو سمجھا؛ جب میں نے ڈاچ سٹین کا بتایا، وہ امید کر چکا تھا کہ وہ ہماری ہال سٹیٹ کی تفریح کے دوران چوٹی سر کرے گا، اور جھونپڑے کو بلکل نزدیک سے دیکھے گا جس کا بار ہا حوالہ دیا گیا جب دور بین استعمال کی گئی۔ جب اسے معلوم ہوا اسے خود کو پہاڑیوں کے دامن اور آبشار تک محدود رہنا ہے، وہ مایوس ہوکر بے چین ہوگیا۔ لیکن خواب نے ان تمام کا ازالہ کردیا۔ میں نے خواب کی کچھ مزید تفصیلات معلوم کیں جو ناکافی تھیں۔ 'تم اوپر چھ گھنٹے چڑھو' جیسا اسے بتایا گیا تھا۔

اس تفریح میں ایک ساڑھے آٹھ سال کی لڑکی ایسی ہی مسرت سے لطف اندوز ہوئی جس کو خواب نے اطمینان بخشا تھا۔ ہم اپنے ساتھ ہال سٹیٹ پڑوس کے بارہ سالہ لڑکے کو بھی لے کر گئے تھے جو نہایت نفیس چھوٹا انسان تھا۔ جیسا مجھے نظر آیا وہ پہلے ہی چھوٹی خاتون کی ہمدردیاں حاصل کر چکا تھا۔ اگلی صبح اُس نے درج ذیل خواب بیان کیا: 'ذرا سوچو، میں نے خواب دیکھا کہ ایمل خاندان کا ایک فرد، جو آپ کو 'پاپا' اور 'ماما' کہتا، اور ہمارے گھر کے بڑے کمرے میں دوسرے لڑکوں کی طرح سویا تھا۔ پھر ماما کمرے میں آئیں اور مٹھی بھر چاکلیٹ کی بڑی سلاخیں ہمارے بستروں کے نیچے پھینکیں جو نیلے اور سبز کاغذوں میں لپٹی ہوئی تھیں۔' لڑکی کے بھائیوں نے، جنھیں ابھی خواب کی تعبیر کی سمجھ بوجھ ورثے میں نہیں ملی تھی اعلان کیا، جیسا ان مصنفین نے جن کا ہم نے حوالہ دیا کہہ چکے ہیں: 'خواب بیہودہ ہوتے ہیں'۔ لڑکی نے خواب کے ایک جزو کا دفاع کیا، اور نظامِ عصبی کے نظریے کے نقطہء نظر سے یہ جاننا دل چسپ ہے وہ کون سا جزو تھا جس کا اس نے دفاع کیا: 'کیا ایمل خاندان کا فرد بننا بیہودہ ہے، لیکن وہ حصہ چاکلیٹ کی سلاخوں والا نہیں تھا۔' یہ موخرالذکر حصہ مجھ سے اوجھل تھا، یہاں تک کہ میری بیوی نے تشریح کی۔ ریلوے اسٹیشن سے گھر واپس جاتے ہوئے بچے ایک سکہ ڈال کر شے لینے والی مشین (slot machine) کے پاس رک گئے، اور ویسی ہی چاکلیٹ کی سلاخوں کا مطالبہ کیا، جو کاغذوں میں فلزاتی چمک دمک کے ساتھ لپٹی ہوئی تھیں۔ لیکن ماں نے سوچا، اور

درست سوچا، کہ دن میں ان کی کافی تمناؤں کی تکمیل کی گئی، اور اس لیے اس خواہش کو خواب میں اطمینان بخش تکمیل کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ خواب کا وہ حصہ جس کو میری بیٹی نے برا کہا تھا میں کسی وضاحت کے بغیر سمجھ گیا تھا۔ میں نے نفیس اور شائستہ چھوٹے مہمان کو بچوں کے ساتھ لطف اندوز ہوتے ہوئے خود سنا۔ جب وہ ہمارے آگے جا رہا تھا، چھوٹی لڑکی کے لیے اس خواب نے عارضی تعلق کو دائمی انتخاب میں تبدیل کر دیا۔ اس کا جذبہ، اُس کے دوست کی مستقل رفاقت سے لطف اندوز ہونے کی تصویر ہے جو اس نے خواب میں دیکھی تھی۔ ابھی تک وہ کسی اور راستے کا ادراک نہیں کر سکی تھی۔ چاکلیٹ کی سلائیں بستر کے پیچھے کیوں پھینکیں گئیں، اس کی تشریح بچی سے استفسار کے بغیر نہیں کی جا سکتی۔

ایک دوست سے مجھے ایک خواب معلوم ہوا جو میرے لڑکے کے خواب سے مماثل تھا، جو اس کی آٹھ سالہ لڑکی نے دیکھا تھا۔ اس کا باپ کئی بچوں کے ساتھ ڈورن بچ کی سیر کو رودھر جھونپڑا (hut) گھومنے کے ارادے سے گیا، لیکن بہت دیر ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا، اور بچوں سے وعدہ کیا وہ انھیں کسی اور دن لے جائے گا۔ واپسی میں وہ ایک رہنما کھمبے سے گزرے جو ہیمیو کے راستے کا اشارہ کر رہا تھا۔ بچوں نے اس سے کہا وہ انھیں ہیمیو لے جائے، لیکن ایک دفعہ پھر، اُسی سبب سے نہ جا سکے، اور اُن سے وعدہ کیا گیا وہ انھیں کسی اور دن لے جائے گا۔ اگلی صبح چھوٹی لڑکی اپنے والد کے پاس گئی اور اسے مطمئن انداز میں بتایا: پاپا، میں نے گذشتہ رات خواب دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ رودھر جھونپڑے، اور ہیمیو گئے تھے۔ اس طرح، خواب میں اس کی بے صبری کو باپ کی جانب سے وعدے کی ادائی سے اطمینان میں ڈھال دیا گیا تھا۔

ایک دوسرا خواب، جس میں آوسی کی تصویری خوب صورتی نے میری بیٹی کو بہت متاثر کیا۔ اُس وقت اس کی عمر سوا تین سال اور وہ صاف گو تھی۔ چھوٹی لڑکی نے جھیل کی سیر پہلی مرتبہ کی اور اس کے نزدیک سفر جلد ختم ہو گیا۔ وہ کنارے پر پہنچ کر کشتی چھوڑنا نہیں چاہتی تھی، اور بہت چیخی اور چلائی۔ اگلی صبح اس نے ہمیں بتایا: "گذشتہ رات اس نے جھیل کی خوب سیر کی۔" ہم امید کرتے ہیں جھیل کی سیر کے خواب کا دورانیہ اس کے لیے مزید اطمینان کا باعث ہو۔

میرے سب سے بڑے لڑکے کی عمر اُس وقت آٹھ سال تھی، اپنے تخیلاتی ادراک کی خواب بنی پہلے ہی سے کر رہا تھا۔ وہ اکلیز کے ساتھ رتھ میں، ڈائیومیڈس رتھ بان کے ساتھ سفر کر چکا تھا۔ کیوں کہ گذشتہ دن اس نے یونانی اساطیروں کی کتاب میں اپنی زبردست دل چسپی ظاہر کی جسے اس کی بڑی بہن نے دیا تھا۔

اگر اسے تسلیم کیا جائے کہ بچوں کا اپنی نیند میں باتیں کرنا خوابوں کے دائرے سے تعلق رکھتا ہے، میں ذیل میں ایک خواب بیان کرتا ہوں جو میرے سب سے پہلے خوابوں کے مجموعے میں شامل ہے: میری سب سے چھوٹی بیٹی نے جب وہ انیس ماہ کی تھی، ایک صبح الٹیاں کیں، اس لیے اسے سارا دن بھوکا رکھا گیا۔ رات کے دوران اپنی نیند میں اسے جذباتی طور پر صاف صاف یہ کہتے ہوئے سنا گیا: "اناف (ر) انڈ، سٹابے وی، جنگلی سٹا۔ بے وی، اوملیٹ، پاپ!" اس نے اپنا نام اس طرح استعمال کیا تاکہ تصرف کے عمل کا اظہار کر سکے۔ طعام نامے میں ہر وہ شے شامل تھی جو اس کا پسندیدہ کھانا تھا۔ حقیقت میں اسٹابری کی دو اقسام جن کا ذکر اس میں تھا وہ گھر کے صحت وصفائی کے قوانین کی مخالف تھیں، جو حالات پر مبنی تھے۔ وہ کسی بھی طریقے سے انھیں نظر انداز نہیں کر سکتی تھی جسے نرس نے اس کی ناسازی طبع کی وجہ سے اسٹابری کے کثیر استعمال پر لگایا تھا، اس لیے اس نے اپنے خواب میں اس رائے پر اپنی نارضامندی کے اظہار سے کیا۔

ہم بچپن کو مسرت انگیز کہتے ہیں کیوں کہ وہ اس وقت جنسی خواہش کو نہیں جانتا۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ مایوسی اور مسترد کرنے کا مفید ذریعہ کیا ہے، اور وہ بچے کے خواب کے مہیج کا دوسرا اہم جذبہ ہو سکتا ہے۔ یہاں ایک دوسری مثال ہے۔ میرا بھتیجا، عمر، بائیس ماہ، اسے ہدایت دی گئی کہ میرے یوم پیدائش پر مجھے مبارکباد دے، اور چھوٹی

ٹوکری میں شاہ دانوں (cherries) کا تحفہ پیش کرے۔ عام طور پر سال کے اس موسم میں وہ شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔اس نے کام کو مشکل سمجھا، اس لیے اس نے بار بار دہرایا'شاہ دانے اس میں ہیں'، اور اپنی چھوٹی ٹوکری کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔لیکن وہ جانتا تھا وہ اس کی تلافی خود کیسے کرے۔ وہ اُس وقت تک ہر صبح اپنی ماں کو یہ بتانے کی عادت میں مبتلا تھا کہ اس نے سفید سپاہی ؛ایک محافظ افسر کو سفید چغے میں خواب میں دیکھا تھا جس کی ایک مرتبہ اس نے گلی میں تعریف کی تھی۔ میرے یوم پیدائش کے دوسرے روز وہ یہ اعلان کرتا ہوا خوشی سے بیدار ہوا، جو صرف خواب کا حوالہ ہیں:' وہ سارے شاہ دانے کھا گیا!'

حیوانات کیا خواب دیکھتے ہیں میں نہیں جانتا۔ ایک محاورہ جس کے لیے میں اپنے شاگرد کا ممنون ہوں۔ اس نے پوچھا:'ہنس کیا خواب دیکھتا ہے؟' اور جواب دیا:'مکئی'۔خواب تکمیل تمنا ہے کا پورا نظریہ ان دو جملوں میں پنہاں ہے۔

اب ہم ادراک کرتے ہیں کہ ہم مختصر ترین راستے سے خوابوں کے خفیہ معنوں تک پہنچ جائیں گے یا صرف خانہ زاد نقطہء نظر سے مشاورت کریں گے۔محاوراتی ذہانت-- یہ بظاہر سائنس دانوں کو یہ کہہ کر جواز عطا کرتی ہے کہ'خواب بلبلے ہیں'؛لیکن بے تکلفانہ بولی میں خواب برتری کے ساتھ شاندار تکمیل تمنا ہیں۔'میں نے کبھی تصور نہیں کیا کہ میرے وحشی ترین خوابوں میں'ہم خوشی سے استعجاب کرتے ہیں اگر ہم دریافت کرتے ، حقیقت ہماری توقعات سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

&&&&&

چوتھا باب

خوابوں میں تحریف

اگر میں اب یہ اعلان کروں، تکمیل تمنا ہر خواب کے معنی ہوتے ہیں، پھر کوئی بھی خواب تکمیل تمنا کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ میں پہلے ہی اس سے آگاہ تھا کہ مجھے بہت زیادہ شدید مخالفت کا سامنا کرنے پڑے گا۔ میرے نقاد اعتراض کریں گے: "حقیقت یہ ہے کہ یہاں ایسے بھی خواب ہیں جنھیں تمناؤں کی تکمیل سمجھنا کوئی نئی بات نہیں، اسے راڈے سٹوک، وؤلکیٹ، پرکن جی، گریز نگر اور دوسرے مصنفین نے کافی عرصہ پہلے تسلیم کیا۔ یہ کہنا کہ تکمیل تمنا کے علاوہ کسی اور قسم کے خواب نہیں ہوتے صحیح نہیں ہے جس کو آسانی سے مسترد کیا جا سکتا ہے۔ وہ خواب جن کا موضوع بہت ہی تکلیف دہ، اور اس میں تکمیل تمنا کا ذرا بھی شائبہ نہیں ہوتا، جو اکثر نظر آتے ہیں۔ قنوطیت پسند فلسفی ایڈورڈ وؤن ہارٹمن شاید تکمیل تمنا کے نظریے کا سب سے بڑا مخالف ہے۔ وہ اپنی کتاب 'لاشعور کا فلسفہ' حصہ دوم میں لکھتا ہے: "جہاں تک خواب کا تعلق ہے، بیداری کی زندگی کی تمام تکالیف نیند والی حالت میں منتقل ہو جاتی ہیں؛ سب ایک شے کو تحفظ دیتے ہیں جو کچھ درجے میں مہذب شخص کی سائنسی اور فنکارانہ زندگی سے مطابقت رکھتی ہیں..." لیکن کم قنوطیت پسند مشاہدین اس امر پر زور دیتے ہیں کہ ہمارے خوابوں میں خوشی اور مسرت کے مقابلے میں دکھ اور تنفر زیادہ ہوتے ہیں۔" (شولز اور وؤلکیت) دو خواتین، سارا ویڈ اور فلورینس ہیلم نے بھی اپنے خوابوں کی بنیاد پر خوابوں میں پریشانی اور مایوسی کے زیادہ وقوع ہونے کی عددی قدر پر کام کیا۔ انھوں نے دریافت کیا کہ 58 فی صد خواب اتفاق کرنے کے قابل نہیں ہوتے، اور 28.6 فی صد مثبت طور پر خوش گوار ہوتے ہیں۔ ان خوابوں کے ساتھ جو ہماری نیند میں زندگی کے کئی تکلیف دہ جذبات پیش کرنے والے تشویشی خواب بھی ہوتے ہیں، جس میں ہونے والے تکلیف دہ پُردرد جذبات ہمیں اُس وقت تک اذیت دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ہم بیدار نہ ہو جائیں۔ ان تشویشی خوابوں سے بچے اکثر ڈر جاتے ہیں، اور تاہم، یہ بچوں میں ہی ہوتا ہے کہ آپ ان کے خوابوں میں تکمیل تمنا واضح شکل میں دیکھ سکتے ہیں۔

پریشان کن/پراگندہ خواب؛ گذشتہ باب میں دی گئی مثالوں سے، اس مقالے کی عام رائے کو اخذ کرنے سے باز رکھتے ہیں کہ خواب تکمیل تمنا ہیں اور ان کی لغو/بے سروپا کی حیثیت سے ملامت کرنا بھی غلط ہے۔

تاہم، بظاہر ان غیر مرئی اعتراضات کو ٹال دینا مشکل نہیں۔ ہمارا صرف یہ مشاہدہ کرنا ضروری ہے کہ ہمارا نظریہ ظاہر خواب کے موضوع کی قدر پر مبنی نہیں، بل کہ خیال کے موضوع پر ہے، جو تشریح کے دوران خواب کی پشت پر پایا جاتا ہے۔ اب ہم پوشیدہ موضوع اور نمایاں موضوع والے خواب کا تقابل کر کے تضاد اور مماثل پر بحث کریں گے۔ یہ صحیح ہے کہ کچھ خوابوں کی نوعیت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ لیکن کیا کسی نے آج تک ان خوابوں کی تشریح کرنے کی کوشش کی تاکہ ان کے پوشیدہ موضوع سے آگاہی ہو سکے؟ اگر نہیں، پھر ہمارے نظریے پر لگائے گئے دو اعتراض بلا جواز ہو جاتے ہیں۔ اس بات کا ہمیشہ امکان رہتا ہے ہمارے تکلیف دہ اور دہشت ناک خواب تشریح کے بعد تکمیل تمنا

ثابت ہوں۔

سائنسی تحقیق میں یہ ہمیشہ فائدہ مند ہوتا ہے، اگر ایک مسئلے کا حل مشکلات پیدا کرتا ہے، اس میں دوسرے مسئلے کا اضافہ کیا جائے؛ یعنی دو اخروٹ؛ الگ الگ توڑنے کے بجائے، ایک ساتھ توڑنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اس طرح ہم نہ صرف اس مسئلے کا سامنا کرتے: تکمیل تمنا کے خواب کتنے تکلیف دہ اور دہشتاک ہوتے ہیں؟ بل کہ ہم اس میں دوسرا مسئلہ شامل کرتے ہیں جو خواب کی عام حالت پر سابقہ بحث سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ خواب جو لاتفرقی موضوع دکھاتے، اور تکمیل تمنا کی طرف میلان رکھتے ہیں، وہ اپنے مفاہم بغیر ابہام کے کیوں نہیں دیتے؟ ارما کے انجکشن کے خواب والے معاملے کو لیں جس کا تفصیلی جائزہ لیا گیا: یہ کسی بھی لحاظ سے تکلیف دہ کردار نہیں، اور اس کو تشریح کے بعد تکمیل تمنا کی حیثیت سے پہچانا جا سکتا ہے۔ لیکن تشریح ہی کیوں ضروری ہے؟ خواب براہ راست وہ کیوں نہیں کہتا جو اُس کی منشا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ارما کے انجکشن والا خواب اوّل یہ تاثر پیدا نہیں کرتا وہ خوابینا کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ قاری بھی اس تاثر کو نہیں لیتا، اور میں خود بھی اس حقیقت سے تجزیے سے پہلے تک آگاہ نہیں تھا۔ اگر ہم اس کو خوابوں کی خصوصیت کہیں۔۔ یعنی، ان کو وضاحت کی کیا ضرورت ہے۔۔ خوابوں میں تحریف کا مظہر دوسرا سوال ہے جو پیدا ہوتا ہے: خوابوں میں اس تحریف کا آغاز کہاں ہوتا ہے؟

فرد کے اس موضوع پر اوّل خیالات کے کئی ممکنہ حلوں پر خود مشاورت کی جا سکتی ہے: مثلاً، کہ نیند کے دوران فرد اپنے خواب کے خیالات کا مناسب اظہار کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ مخصوص خوابوں کا تجزیہ، تاہم، ہمیں ایک دوسری تعبیر کے لیے مجبور کرتا ہے۔ میں اس کا اظہار اپنے دوسرے ذاتی خواب سے کروں گا، جو متعدد ہیر پھیروں کو شامل کرتا ہے، لیکن جو مسئلے کو مفصّل پیش کر کے ذاتی ایثار کی تلافی کرتا ہے۔

ابتدائی بیان۔۔ 1897 کے موسم بہار میں مجھے معلوم ہوا کہ ہماری یونیورسٹی کے دو پروفیسروں نے مجھے اسسٹنٹ پروفیسر کے خطاب کے لیے نامزد کیا ہے۔ خبر مجھ تک حیران کن انداز میں پہنچی، اور مجھے بہت مسرت بخشی؛ جو دو مشہور آدمیوں کی جانب سے میری تحسین تھی، جس کا لفظوں میں اظہار نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن میں نے خود سے فوراً کہا مجھے امید نہیں اُن کی تجویز کا کوئی نتیجہ نکلے۔ کچھ سال پہلے وزارت نے ایسی تجویز کو تسلیم نہیں کیا تھا، اور میرے کئی ہم پیشہ ور، جو مجھ سے مُتقدّم یا کم از کم میرے مساوی تھے وہ اس تقرر کا لا حاصل انتظار کرتے رہے تھے۔ میرے پاس اچھے برتاؤ کی کوئی دلیل نہیں تھی۔ میں نے اس مایوسی سے خود الگ ہونے کا طے کیا۔ میں کسی عہدے کا متلاشی نہیں، جہاں تک میں جانتا ہوں، اور میں اپنے کام کو؛ کوئی خطاب رکھے بغیر، نہایت کامیابی سے چلا رہا ہوں۔ انگور چاہے میٹھے ہوں یا کھٹے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں، چونکہ وہ بہت اونچی شاخوں پر لدے ہوئے ہیں۔

ایک شام میرا ایک دوست مجھ سے ملنے آیا؛ وہ ان میں سے ایک تھا جن کی قسمت کو میں نے اپنے لیے تنبیہ گردانا تھا۔ وہ پیشے میں ترقی کے لیے (جو ڈاکٹر کو مریضوں کے لیے نیم دیوتا کا درجہ دے دیتا ہے) کافی عرصے سے امیدوار تھا۔ وہ میرے مقابلے میں کم راضی بہ رضا تھا۔ وہ وقتاً نوقتاً ذمہ داران کو ان کے دعوے کی یاد دہانی اس امید سے کراتا رہتا تھا شاید اُسے اس کا کچھ فائدہ ہو جائے۔ یہ مجھ سے ملاقاتوں میں سے بعد کی ایک ملاقات تھی۔ اس نے کہا کہ اس وقت اس نے حکومت کی اہم سربر آرا شخصیت کو کونے میں دھکیل دیا، جب اُس نے اس سے صاف صاف استفسار کیا آیا واقعی مذہبی حلقوں کا دباؤ اُس کے تقرر میں مانع تو نہیں تھا۔ اس نے جواب تھا: فضیلت مآب اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ لوگوں کی موجودہ رائے کی صورت میں وہ اس حالت میں نہیں، وغیرہ۔' اب میں کم از کم یہ جان گیا ہوں میں کہاں کھڑا ہوں'، میرے دوست نے اپنا بیان ختم کیا، جس نے مجھے کچھ نیا نہیں بتایا، لیکن اس نے مجھے اپنی قناعت پسندی پر مستحکم کر دیا۔ ویسا ہی اثر میرے معاملے پر بھی اطلاق کیا جائے گا۔

میرے دوست سے ملاقات کے بعد کی صبح میں نے ذیل والا خواب دیکھا، جو اپنی شکل کی وجہ سے بھی قابل ذکر ہے۔ وہ دو خیالات اور دو تصورات پر مشتمل ہے جو یکے بہ دیگرے آئے۔ لیکن یہاں میں اپنے خواب کا صرف نصف درج کرتا ہوں، چونکہ بقیہ نصف خواب کے مقصد سے غیر متعلق ہے۔

1۔ میرا دوست آر. میرا چچا ہے -- ان کے لیے میرے دل میں بہت جذبات ہیں۔

2۔ میں نے اپنے سامنے اس کا چہرہ، کسی حد تک تبدیل دیکھا۔ وہ لمبوترا نظر آیا؛ زرد ڈاڑھی، جو اس کے ارد گرد تھی، خصوصی امتیاز کے ساتھ دیکھی جا سکتی تھی۔ پھر خواب کے دو دوسرے حصے، دوبارہ ایک خیال اور پھر تصور جسے میں چھوڑتا ہوں۔

جب میں نے صبح خواب کو یاد کیا، میں بے ساختہ ہنسا اور کہا، 'خواب بے ہودہ ہے۔' لیکن میں اُسے اپنے ذہن سے محو نہیں کر سکا، اور سارا دن اس نے میرا پیچھا کیا، کم از کم شام تک۔ میں نے خود کی ان الفاظ میں ملامت کی: 'اگر خواب کی تشریح کے دوران تمھارا کوئی مریض یہ کہے، ''وہ بے ہودہ ہے''، تم اس کو جھاڑ دو گے، اور تم امید رکھو گے کہ خواب کی پشت پر پنہاں کچھ اختلافی معاملہ ضرور ہے، جس کا افشا ہونا وہ خود چھوڑنا چاہتا ہے۔ اسی شے کا اطلاق تم اپنے معاملے میں بھی کرو۔ تمھاری رائے ہے کہ خواب بے ہودہ ہے وہ صرف اس کی تشریح کی ایک باطنی مزاحمت کا عکاس ہے۔

آر. میرا چچا ہے۔ اس سے کیا مراد ہو سکتی ہے؟ میرا صرف ایک چچا تھا، چچا جوزف۔ اس کی کہانی، یقیناً غم ناک ہے۔ ایک مرتبہ، تیس سال سے بھی پہلے، پیسہ بنانے کی خاطر، اس نے خود کو کالے دھندے میں ملوث کر لیا، اور سزا پائی۔ میرے والد، جس کے بال غم سے چند دنوں میں سفید ہو گئے، ہمیشہ کہا کرتے تھے جوزف کبھی بھی برا انسان نہیں تھا، لیکن وہ بھولا بھالا تھا۔ اگر، میرا دوست آر. میرا چچا جوزف ہے، پھر یہ کہنا مساوی ہے آر. بھولا بھالا تھا۔ یہ بمشکل قابل اعتبار، اور بہت ہی زیادہ اختلافی ہے! لیکن وہ چہرہ جو میں نے خواب میں دیکھا، وہ لمبوترے نقوش اور زرد ڈاڑھی کے ساتھ تھا۔ میرا چچا واقعی ایسا چہرہ رکھتا تھا -- وہ بہت زیادہ کالا کلوٹا تھا، لیکن جب کالے بال سفید ہونا شروع کرتے ہیں وہ اپنی جوانی کی شان کی قیمت چکاتے ہیں۔ اس کی کالی داڑھی ناخوش گوار رنگ میں تبدیل ہوئی، بال بہ بال؛ پہلے وہ سرخی مائل بھورے ہوئے، پھر زردی مائل بھورے، اور بعد میں یقیناً سفید ہو گئے۔ میرے دوست آر. کی ڈاڑھی اسی مقام پر تھی۔ جہاں تک اس لوازمے کا تعلق ہے میں ایک حقیقت کا افسوس کے ساتھ ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ چہرہ جو میں نے اپنے خواب میں دیکھا، فوراً میرے دوست آر. اور میرے چچا کا لگا۔ وہ گالٹن کے ان جامع تصاویر میں سے ایک کی طرح تھا، جو خاندانی مشابہتوں پر زور دیتی ہیں۔ بلا شک و شبہ اب یہ واقعی میری رائے ہے کہ میرا دوست آر. میرے چچا جوزف کی طرح بھولا بھالا ہے۔

مجھے ابھی تک یہ خیال نہیں آیا میں نے کس مقصد سے اس تعلق کو تلاش کیا۔ یہ واقعی ایک ہے جس پر میں بلا تحفظ اعتراض کرتا ہوں۔ تاہم وہ بہت پُر خلوص نہ تھا، اس لیے کہ میرا چچا مجرم تھا، اور میرا دوست آر. مجرم نہیں تھا، سوائے اس کے ایک مرتبہ اس پر ایک مبتدی کاریگر کو اپنی سائیکل سے ٹکر مارنے پر جرمانہ ہوا تھا۔ کیا میں اس جرم کے بارے میں سوچ سکتا ہوں؟ یہ تقابل کو مضحکہ خیز بنا دے گا۔ یہاں میں ایک دوسری گفت گو یاد کرتا ہوں جو میں نے چند دن پہلے اپنے دوسرے ہم پیشہ این. سے اسی موضوع پر کی تھی۔ میں این. سے گلی میں ملا، اسے بھی مذکورہ عہدے کے لیے نامزد کیا جا چکا تھا، اور یہ جان کر کے مجھے بھی نامزد کیا گیا ہے اس نے مجھے مبارک باد دی۔ میں نے اس کی مبارک باد یہ کہہ کر قبول نہیں کی: 'تم آخری شخص ہو جو اس پر مذاق کرتے ہو، اس لیے کہ تم اپنے تجربے سے جانتے ہو نامزدگی کی کیا قدر ہے۔' اس پر اس نے کہا، جو جلدی میں نہیں تھا: 'تم اس کا یقین نہیں کرتے۔ میرے معاملے میں ایک خصوصی

اعتراض کیا گیا۔ کیا تم نہیں جانتے ایک مرتبہ ایک خاتون نے مجھ پر مجرمانہ دست درازی کا الزام لگایا تھا؟ وہ بلیک میل کی ایک گھٹیا اور کمینی کوشش تھی، اور میں نے بڑی کوشش سے خود کو سزا پانے سے بچایا۔ لیکن افسوس، واقعہ میرے خلاف وزارت کی سطح پر یاد رکھا گیا۔ تم، اس قسم کے اعتراض یا ملامت سے مبرّا ہو۔ یہاں، پھر، میں مجرم رکھتا، اور اسی وقت اپنے خواب کا رجحان اور تشریح کرنے والا ہوں۔ میرے چچا جوزف میرے دونوں ہم پیشہ وروں کی نمائندگی کر رہے تھے جن کا پروفیسر کی حیثیت سے تقرر نہیں ہوا۔۔ ایک بھولا بھالا، اور دوسرا مجرم۔ اب میں جان گیا مجھے کس مقصد کے لیے اس نمائندگی کی ضرورت ہے۔ اگر میرے دو دوستوں کے تقرر کے التوا میں نیک نامی، شہرت، اور گروہ بندی متعین کرنے والے عناصر ہیں، میرا اپنا تقرر بھی خطرے میں ہے۔ لیکن اگر میں اپنے دو دوستوں کے مسترد کیے جانے کو دوسرے اسباب کا شاخسانہ قرار دوں، جن کا مجھ پر اطلاق نہیں ہوتا، میری امیدیں بے اثر رہتی ہیں۔ اس طریقے کو میرے خواب نے اپنایا۔ اس نے میرے ایک دوست آر. کو بھولا بھالا، اور دوسرے این. کو مجرم بنایا۔ چوں کہ میں نہ ہی پہلا اور نہ ہی دوسرا تھا؛ ہمارے مابین کچھ مشترک نہ تھا۔ مجھے پروفیسر کے خطاب پانے کی امید پر خوش ہونا چاہیے تھا، اور مجھے اپنے معاملے میں خواب کے مایوس کن اطلاق سے پہلوتہی اختیار کرنی چاہیے تھی۔

میں اس خواب کی مزید آگے تشریح ضرور کروں گا؛ اس لیے کہ میں احساس رکھتا ہوں اس کو ابھی تک اطمینان بخش طریقے سے بیان نہیں کیا گیا۔ میں اس سکون سے بھی بے چین ہوتا ہوں جس کے ساتھ میں نے دو عزت مآب ہم پیشہ وروں کی تذلیل کی تاکہ میرا پروفیسری کا راستہ صاف ہو۔ میرا اس عمل کے ساتھ عدم اطمینان، بلا شبہ، کم ہو چکا ہے چونکہ میں خوابوں کی تصدیق کے ساتھ ان کی صحیح قدر کا تخمینہ لگانا سیکھ چکا ہوں۔ میں ہر اُس کی تردید کروں گا جو کہتا ہے میں نے آر. کو بھولا بھالا گردانا، یا کہ میں این. کے بلیک میل کے واقعے پر یقین نہیں کرتا۔ میں اس پر بھی یقین نہیں کرتا کہ ارما کو شدید بیمار کرنے والا پروپل کا انجکشن اوٹو نے لگایا تھا۔ یہاں، پہلے کی طرح، خواب جو اظہار کرتا ہے وہ صرف میری خواہش تھی کہ چیزیں ویسی ہوں جیسی میں چاہتا ہوں۔ وہ بیان جس سے میری خواہش پہلے حصے کے مقابلے میں دوسرے میں کم بے معنی جانی گئی، اسے یہاں اثر آفرین تہمت تشکیل دینے کے لیے حمایت کرنے والے اصلی نکات کو استعمال کر کے مہارت سے بنایا گیا، جس کا کوئی ایک کسی ایک کے بارے میں کہہ سکتا تھا، کہ اس میں کچھ ہے۔ اس وقت میرا دوست آر. اس کے خود کے شعبے کے یونیورسٹی پروفیسروں کے مخالفانہ ووٹ پر اور میرا دوست این. خود بھی بغیر کسی شک و شبے کے مطمئن ہو چکے تھے، بشرطیکہ اہتمام کے لیے لوازمہ مہیا کیا جائے۔ تاہم، میں دہراتا ہوں، مجھے ابھی بھی یہ محسوس ہوتا ہے خواب آگے مزید تشریحات کا متقاضی ہے۔

میں اب یاد کرتا ہوں کہ خواب کا ایک اور حصّہ تھا جسے ابھی تک تعبیر میں نظرانداز کیا گیا۔ یہ جاننے کے بعد کہ آر. میرا چچا تھا، میرے اس کے لیے خواب میں محبت بھرے گہرے جذبات اُمڈ پڑے۔ یہ احساس کس کی جانب مبذول تھا؟ بلا شبہ، میں اپنے چچا جوزف کے لیے کبھی بھی محبت بھرے جذبات نہیں رکھتا تھا۔ آر. کئی سالوں سے میرا بہت ہی پیارا دوست تھا، لیکن اگر میں اس سے اپنی اس محبت کا اظہار کرتا جسے میں نے خواب میں محسوس کیا تھا، وہ بلا شک و شبہ حیران ہو جاتا۔ میرے جذبات، اگر وہ اس کے لیے تھے وہ جھوٹے اور غلو کا پیکر نظر آتے، جیسی میری اس کے ذہنی قابلیت کے بارے میں رائے تھی، جسے میں نے اپنے چچا کی شخصیت میں مدغم کر دیا، اور مخالف سمت میں غلو کیا۔ تاہم، اب مجھ پر نئے معاملات کی حالت افشا ہوئی۔

خواب کے محبت بھرے جذبات پوشیدہ موضوع، خواب کے پیچھے پنہاں خیالات سے متعلق نہیں تھے۔ وہ اس کے برخلاف تھے، اور تعبیر کے ذریعے جو علم دیا جاتا ہے اسے چھپانے کی کوشش تھی۔ ممکنہ طور پر اس کا یہی درست عمل ہے۔ مجھے یاد ہے، میں نے کس ہچکچاہٹ کے ساتھ تعبیر کا بیڑا اٹھایا، کتنی مرتبہ میں نے اسے ملتوی کیا، اور کیسے میں نے

اعلان کیا خواب بے ہودہ ہے۔میں اپنی تحلیل نفسی کے علاج سے جانتا ہوں ایسی مطعونیت کی کیسے تشریح کی جاتی ہے۔اس کی کوئی ابلاغی قدر نہیں، بس صرف ایک اثر کا اظہار ہے۔اگر میری چھوٹی بیٹی سیب پسند نہیں کرتی جو اسے پیش کیا جاتا، وہ اسے بغیر چکھے دعوا کرتی، سیب کڑوا ہے۔اگر میرے مریض ایسا رویہ اپنائیں، میں جانتا ہوں ہم ایک خیال سے نمٹ رہے ہیں جسے وہ دبانے کی سعی کررہے ہیں۔اسی شے کا اطلاق میرے خواب پر بھی ہوتا ہے۔میں اس کی تعبیر کرنا نہیں چاہتا کیوں کہ تعبیر میں کچھ ایسا ہے جس پر مجھے تحفظات ہیں۔خواب کی تعبیر مکمل ہونے کے بعد مجھے معلوم ہوا وہ کیا تھا جس پر مجھے اعتراض تھا؛ یہ وہ دعوا ہے کہ آر. بھولا ہے۔وہ محبت بھرے جذبات جن کو میں نے آر کے حوالے سے محسوس کیا، پوشیدہ معنی کے خیالات کے لیے نہیں، بل کہ اس کے بجائے میری ناراضامندی تھے۔اگر، میرا خواب، جیسا اس کے پوشیدہ موضوع سے تقابل کیا جاتا ہے، وہ اس مقام پر خفیہ ہے، اور واقعی ان کے مخالفین کو غلط انداز میں پیش کرتا ہے؛ پھر خواب کا عیاں جذبہ تحریف کا مقصد سرانجام دیتا ہے؛ بالفاظ دیگر، یہ تحریف یہاں عالمی دکھائی دیتی ہے-- یہ بہروپ کے معنی رکھتی ہے۔میرے آر. کے بارے میں خواب خیالات اہانت آمیز تھے، اس لیے میں اس مخالفانہ ہتک عزت سے آگاہ نہ ہوسکا اور ایک ہمدردانہ جذبہ خواب میں داخل ہوا۔

یہ دریافت عمومی طور پر معقول سمجھی جائے گی، جیسی باب سوم کی مثالوں نے واضح کی، بلا شبہ، کچھ خواب بغیر کے تکمیل تمنا ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی تکمیل تمنا نا قابلِ شناخت اور بہروپ بھری ہوتی ہے وہاں اس بہروپ کے خلاف دفاع کے لیے ایک رجحان ضرور موجود ہوتا ہے، اور اس دفاع کے نتیجے میں خواہش خود کو تحریفی شکل کے علاوہ اظہار کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔ میں باطنی نفسیاتی زندگی کی اِس وقوع پذیری کا سماجی زندگی میں متوازی دریافت کرنے کی کوشش کروں گا۔ سماجی زندگی میں اس سے مماثل غلط پیش کاری کہاں پائی جاتی ہے؟صرف وہاں جہاں دو اشخاص متعلقہ ہوں، جس میں ایک طاقت رکھتا ہو، جب کہ دوسرے کو اس کی طاقت دیکھ کر غور وفکر سے عمل کرنا ہوتا ہے۔دوسرا شخص پھر اپنے نفسیاتی اعمال میں تحریف کرتا، یا ہم جو کہتے ہیں وہ شائستگی اور نفاست کی نقاب پہن لیتا ہے، جس کا مظاہرہ ہم ہر روز کرتے ہیں وہ اس طرز کا بڑے پیمانے پر بہروپ ہے۔اگر میں اپنے قارئین کے فائدے کے لیے اپنے خوابوں کی تشریح کروں، مجھ پر اس قسم کی تشریح کے لیے دباؤ ہوگا۔شاعر بھی ایسی غلط نمائندگی کی تشریح کی ضرورت کی شکایت کرتے ہیں: 'بہترین جو تم نہیں جانتے تم وہ لڑکوں کو مت بتاؤ'۔

سیاسی وقائع نگار جو ناخوش گوار سچائیاں مسند اقتدار پر فائز لوگوں کو بتاتے ہیں وہ اِسی کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں۔اگر وہ بغیر کسی تحفظ کے سب سچ بیان کریں، حکومت وقت ان کو کچل دے گی۔ایسا، آزادانہ رائے کے زبانی اظہار یا چھپنے کی صورت میں بھی ہوتا ہے۔ مصنف ہمیشہ محتسب کے خوف میں مبتلا رہتا ہے؛ وہ اسے مناسب حد تک نرم بناتا اور اور اپنی رائے کا اظہار ڈھکے لفظوں میں کرتا ہے۔وہ محتسب کی حساسیت کی وجہ سے خود کو دباؤ میں پاتا ہے۔ اس لیے یا تو وہ مخصوص قسم کے حملے کرنے سے رک جاتا، یا وہ براہ راست دعووں کے بجائے کنایوں میں اپنی رائے کا اظہار کرتا، یا معصومانہ بہروپ میں بیان کردہ اپنی قابل اعتراض تحریر کو قلم زد کردیتا ہے۔وہ، مثلاً، دو چینی دقیانوسی رہ نماؤں کے اختلاف یا ناخوش گوار واقعہ، یا رشوت خوری کا ذکر کرتا ہے جب کہ اس کی مراد اپنے ملک کے اکابرین سے ہوتی ہے۔جتنی سخت پابندیاں ہوتی ہیں بہروپ اتنے ہی زیادہ ہوجاتے ہیں، اور قاری کو اصل بات پڑھنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

محتسب کی پابندیاں اور خوابوں کی تحریف کا مظاہرہ ہمیں دونوں میں پیشگی ایک جیسے حالت فرض کرنے کا جواز دیتے ہیں۔ہم پھر فرض کرسکتے ہیں کہ ہر انسان میں خواب کی تشکیل کا بنیادی سبب دو نفسیاتی قوتوں (رجحانات اور نظاموں) کی وجہ سے وجود رکھتا ہے؛ پہلی خواب میں دکھائی گئی خواہش کا اظہار کرتی، جب کہ دوسری خواب کی تمنا پر

قدغن عائد کر کے تحریف نافذ کرتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ، دوسرے ادارے کا اختیار کیا ہے جس کی وجہ سے وہ پابندی لگاتی ہے؟ اگر ہم یاد کریں کہ پوشیدہ خواب کے خیالات تجزیے سے پہلے قابل تفہیم نہیں ہوتے، لیکن نمایاں خواب کا موضوع جوان سے ظہور پذیر ہوتا ہے شعوری طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔ یہ کوئی بعید از قیاس مفروضہ نہیں کہ شعور کا داخلہ دوسرے ادارے کا خصوصی استحقاق ہے۔ پہلے نظام سے کچھ بھی شعور تک نہیں پہنچ سکتا، جو پہلے دوسری نظیر سے نہ گزر چکا ہو؛ اور دوسری نظیر اسے اپنا اختیار استعمال کیے بغیر گزرنے نہیں دیتی، اور ان تبدیلیوں کے لیے دباؤ ڈالتی ہے جو اس کو خوش کر کے شعور میں جانے کی امیدوار ہوتی ہیں۔ یہاں ہم شعور کے 'جوہر' کے ایک بہت ہی واضح تصور پر پہنچتے ہیں۔ ہمارے لیے شعور حاصل کرنا ایک خصوصی نفسیاتی عمل ہے۔ یہ متعین اور نمائندگی کرنے کے عمل سے آزاد اور مختلف ہوتا ہے؛ اور شعور ہمارے سامنے احساسی عضو کی حیثیت سے آتا ہے جو اُس موضوع کا ادراک کرتا ہے جو دوسرے ذریعے سے آتے ہیں۔ یہ بھی دکھایا جا سکتا ہے کہ نفسیاتی اسباب امراض ان سادہ بنیادی مفروضات سے ختم نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہم موضوع پر زیادہ جامع گفت گو کو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

اگر میں ذہن میں دو نفسیاتی واقعات کی رائے اور ان کے شعور سے تعلق کو رکھوں، میں نے سیاست کے دائرے میں کامل موزوں کہانی دریافت کی جو اس غیر معمولی جذبے سے مماثل تھی جسے میں نے اپنے دوست آر. کے لیے محسوس کیا، جسے خواب کی تشریح میں تحقیر کیا گیا۔ میں نے ریاست کی سیاسی زندگی کا حوالہ دیا جس میں حکمران اپنے حقوق کے لیے حاسد ہوتا ہے، اور سرگرم عوامی رائے باہمی ٹکراؤ کی ہوتی ہے۔ لوگ، بدشہرت سرکاری افسر کے خلاف احتجاج کرتے اور اس کی برخواستی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ آمر دوسری طرف، لوگوں کی رائے پر اپنی ناراضی ظاہر کرنے کے لیے، اُس افسر کو کچھ غیر معمولی امتیاز سے نوازتا ہے جو بصورت دیگر اسے نہیں دیے جاتے۔ اسی طرح سے، میری دوسری مثال، میرے شعور تک کی پہنچ کو کنٹرول کرتی، اور میرے دوست آر. کے لیے محبت بھرے جذبات کے اژدہام سے نمایاں کرتی ہے، کیوں کہ پہلے نظام کے خواہش۔ رجحانات، اُس مخصوص مفاد کے تناظر میں جس پر وہ پھر بھروسہ کرتا ہے، اُسی کی وہ بھولے کی حیثیت سے تحقیر کرتا ہے۔

ہم اب یہ اندازہ لگانا شروع کرتے ہیں کہ خواب۔ تعبیر ہماری نفسیاتی آلات کی ساخت کے بارے میں وہ معلومات دینے کی اہلیت رکھتا ہے، جس کی ہم بے کار فلسفے سے امید کرتے ہیں۔ ہم، تاہم، اس لکیر کی پیروی نہیں کریں گے، بل کہ خوابوں کی تحریف کے مسئلے کو مفصل بیان کرنے کے بعد جلد سے جلد اصل مسئلے کی طرف واپس لوٹیں گے۔ سوال پیدا ہوتا ہے، خواب اختلافی موضوع کے ساتھ تکمیل تمنا کی حیثیت سے کیسے تجزیہ کیے جا سکتے ہیں؟ ہم اب دیکھتے ہیں، یہ وہاں ممکن ہے جہاں خواب۔ تحریف اُس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے، جب اختلافی موضوع صرف اُس شے کو بہروپ دیتا ہے جس کی تمنا کی گئی ہو۔ ہم مفروضوں کے لحاظ سے دو نفسیاتی مثالوں کا احترام کرتے ہوئے اب یہ کہہ سکتے ہیں، اختلافی خواب، درحقیقت اس پر مشتمل ہوتے ہیں جو دوسری مثال کے لیے اختلافی ہوتے ہیں، لیکن وہ اُسی وقت پہلی مثال کی خواہش کی تکمیل بھی کرتے ہیں۔ وہ تمنائی خواب ہیں، اس لیے کہ ہر خواب کا صدور پہلی مثال سے ہوتا ہے ، جب کہ، دوسری مثال، خواب سے صرف دفاعی لحاظ سے نہ کہ مثبت طور پر برتاؤ کرتی ہے۔ کیا ہم خود کو دوسری مثال پر غور تک محدود کر لیں جو خواب کی ایسی خدمت کرتی ہے جس سے ہم خواب کو کبھی بھی نہیں سمجھ سکتے، اور تمام مسائل جن کو اس موضوع کے لکھاریوں نے خواب کے سلسلے میں دریافت کیا وہ غیر حل شدہ باقی رہتے ہیں۔

خواب کے واقعی خفیہ معنی ہوتے ہیں جو تکمیل تمنا ثابت ہوتے ہیں، لازماً انھیں ہر معاملے میں تجزیے سے نئے طور پر ثابت کرنا چاہیے۔ اس لیے میں نے چند خوابوں کو منتخب کیا، جن کے موضوعات تکلیف دہ ہیں۔ میں ان کا تجزیہ

کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ان میں سے کچھ اختناقی (hysterical) موضوعات سے متعلق ہیں، اس لیے طویل ابتدائی بیان کے متقاضی ہوتے ہیں۔ کچھ عبارتوں میں ان نفسیاتی طریقے کار کا جائزہ ہے جو ہسٹیر یا میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اس سے پیش کش گنجلک ہوگئی، مگر ناگزیر ہے۔

جب میں کسی مریض کی تجزیاتی طور پر تحلیل نفسی کرتا ہوں اس کے دیکھے گئے تمام خواب گفت گو کا محور بنتے ہیں۔ میں پھر اس کو سب کی نفسیاتی تشریح دیتا ہوں جس کی مدد سے میں اس کی علامتوں کو سمجھ کر تشخیص کر لیتا ہوں۔ اور یہاں میں اس بلا لحاظ تنقید کا جواب دیتا ہوں، جو کسی بھی طرح اُس سے مکاری میں کم نہیں جس کی میں اپنے ہم پیشہ وروں سے توقع کرتا ہوں۔ میرے مریض خوابوں کی تکمیل تمنا کے نظریے کی متفقہ کامل تردید کرتے ہیں۔ یہاں اس قسم کے خواب لوازموں کی کئی مثالیں ہیں جو میرے نظریے کے استرداد کے لیے پیش کی جاتی ہیں۔

'تم ہمیشہ کہتے ہو خواب تکمیل تمنا کرتے ہیں،' ایک ذہین مریضہ نے شروعات کی۔ 'اب میں تمھیں ایک خواب سناتی ہوں جس میں موضوع بل کہ اُلٹ ہے، جس میں میری آرزو پوری نہیں ہوئی۔ تم کیسے اسے اپنے نظریے سے ہم آہنگ کرتے ہو؟ خواب ذیل میں درج ہے: میں عشائیہ دینا چاہتی ہوں، لیکن میرے پاس دھوئیں والی سامن مچھلی کے سوا کچھ نہیں۔ میں سوچتی ہوں کچھ خریداری کرلوں، لیکن مجھے یاد آیا وہ اتوار کی دوپہر ہے، جب تمام دکانیں بند ہوتی ہیں۔ میں، پھر چند ہوٹلوں کو فون کرنے کی کوشش کرتی ہوں، لیکن فون خراب ہے۔ پھر اس وجہ سے میں عشائیہ دینے کی اپنی خواہش کی تنسیخ کر دیتی ہوں۔'

میں نے جواب دیا، بلا شبہ، صرف تجزیہ ہی اس خواب کے معنی متعین کر سکتا ہے، حالاں کہ میں تسلیم کرتا ہوں بدیہی النظر میں یہ معقول اور آسان، اور تکمیل تمنا کے مخالف نظر آتا ہے۔ 'لیکن خواب کو کس شے نے ظہور پذیر کیا؟' میں نے پوچھا۔ 'تم جانتی ہو خواب کا مہیج ہمیشہ سابقہ دن کے تجربے پر منحصر ہوتا ہے۔'

تجزیہ --مریضہ کا شوہر، ایک ایماندار اور ماہر قصاب تھا، اس نے ایک دن پہلے اس سے کہا وہ موٹا ہوتا جارہا تھا، اس لیے وہ موٹاپے کے خاتمے کے لیے علاج کرائے گا۔ وہ جلدی اٹھے گا، جسمانی ورزش کرے گا، مرغن غذا سے پرہیز کرے گا، اور سب سے بڑھ کر کسی بھی عشائیے کی دعوت قبول نہیں کرے گا۔ اس نے مذاق اڑاتے ہوئے بتایا اس کے شوہر نے ایک فنکار سے واقفیت پیدا کی، جس نے اس کی قلمی تصویر بنانے پر زور دیا، کیوں کہ، اس مصور نے کبھی بھی اتنا اظہاری چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ لیکن اس کے شوہر نے اپنے صاف گو انداز میں کہا، کہ جب وہ زیادہ مجبور ہوگا تب بھی قلمی تصویر بنوانا نہیں چاہیے گا، اور وہ اس کا قائل ہے کہ خوب صورت جوان لڑکی کی ذرا سی جھلک مصور کو اس کے پورے چہرے سے زیادہ مسرت بخشے گی۔ وہ اپنے شوہر سے بہت پیار کرتی، اور کافی تنگ بھی کرتی تھی۔ اس نے اس سے کہا، وہ اسے کبھی بھی سٹرجن مچھلی نا دے۔ اِس سے کیا مراد ہے؟

درحقیقت، وہ کافی عرصے سے سٹرجن مچھلی کے سینڈوچ ہر روز ناشتے میں کھانا چاہتی تھی، لیکن اخراجات سے رک جاتی تھی۔ بلا شبہ، وہ اپنے شوہر سے سٹرجن مچھلی فوراً لے لیتی اگر اس کو یہ پیش کش کی جاتی۔ لیکن اس کے بر خلاف، اُس نے اُس سے درخواست کی کہ وہ اسے کبھی بھی سٹرجن مچھلی نا دے۔ اس طرح وہ اس کو تھوڑی دیر اور اذیت دینا چاہتی تھی۔

(میرے نزدیک یہ وضاحت ہلکی ہے۔ بغیر بیان کیے وہ مقاصد خود کو اس غیر اطمینان بخش وضاحت کے عقب میں چھپا نہیں سکیں گے۔ ہم کو برن ہیم نے تنویم کیے گئے موضوعات کی یاد دلائی ہے، جو تنویم کے بعد والے حکم پر عمل کرتا ہے، اور وہ اپنے مقاصد کے بارے میں سوال کرنے پر بجائے اس کہ یہ کہے 'میں نہیں جانتا میں نے یہ کیوں کیا'، جواز تخلیق کرتا ہے جو بلکل ہی غیر مناسب ہوتا ہے۔ ویسا ہی معاملہ میری مریضہ کی سٹرجن مچھلی کے سلسلے میں بھی

تھا۔ میں دیکھتا ہوں بیدار زندگی میں اس پر نا تکمیل شدہ خواہش اختراع کرنے کا دباؤ تھا۔ اس کا خواب بھی اس کی نا تکمیل شدہ تمنا کا اظہار ہے۔ لیکن اس نے نامکمل خواہش کیوں کی؟)

اگلوائے گئے خیالات خواب کی تعبیر کے لیے ناکافی ہیں۔ میں مزید کے لیے دباؤ ڈالتا ہوں۔ تھوڑے وقفے کے بعد، جو مزاحمت پر قابو پانے کے لیے تھا، اس نے بتایا اس نے اپنی سہیلی سے ایک دن پہلے ملاقات کی، جس سے وہ واقعی حسد کرتی تھی کیوں کہ اس کا شوہر ہمیشہ اس خاتون کی ہمیشہ بہت توصیف و تحسین کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے وہ سہیلی بہت دبلی اور بدنما اور لاغر تھی، اور اس کا شوہر بھرپور چہرہ چاہتا تھا۔ اب یہ لاغر سہیلی کیا کہتی ہے؟ بلاشبہ۔ اس کی خواہش گول مٹول بننے کی تھی۔ اس نے میری مریضہ سے پوچھا: 'تم کب ہمیں دوبارہ مدعو کررہی ہو؟ تمھارا کھانا ہمیشہ شاندار ہوتا ہے۔'

اب خواب کے معنی صاف تھے۔ میں مریضہ کو بتانے کے قابل تھا: 'یہ وہی ہے جیسا تم نے اس کے پوچھنے والے لمحے سوچا: ''بلاشبہ، میں تمھیں مدعو کرتی ہوں تاکہ تم میرے گھر کھانا نوش فرماؤ اور فربہ ہو جاؤ اور شوہر کے لیے مزید جاذب نظر بن جاؤ! میں اب کوئی مزید عشائیہ نہیں دوں گی!'' خواب پھر یہ بتاتا ہے کہ تم عشائیہ نہیں دو گی، اس طرح تمھاری خواہش، تم اپنی سہیلی کے چہرے کو گول مٹول کرنے میں کسی قسم کا تعاون نہیں کروگی۔ تمھارے شوہر کا یہ عہد کہ وہ مزید کسی بھی عشائیہ کی دعوت قبول نہیں کرے گا تاکہ وہ دبلا ہو جائے تمھیں یہ باور کراتا ہے کہ دوسرے لوگوں کی میز پر کھانا کھانے سے فرد موٹا ہوتا ہے۔ اب کچھ بھی عنقا نہیں، سوائے کچھ اقسام کے اتفاقات جو حل کو مستند کریں گے۔ خواب کی دھوئیں والی سامن مچھلی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔ تم نے کیسے سامن مچھلی کا خواب میں سوچا؟' دھوئیں والی سامن مچھلی میری سہیلی کی پسندیدہ غذا ہے'، اس نے جواب دیا۔ مجھے لگا میں اس خاتون کو جانتا ہوں، اور تصدیق کرسکتا ہوں وہ سامن مچھلی کی دیوانی ہے جیسے میری مریضہ سٹرجن مچھلی کی۔

یہ خواب ایک دوسری اور زیادہ معتبر تعبیر کو بھی تسلیم کرتا ہے۔۔ جو صرف ذیلی حالات کی وجہ سے حقیقت میں ضرورت بنتی ہے۔ دونوں تعبیریں ایک دوسرے سے متصادم نہیں، بل کہ اس کے بجائے چول سے چول بیٹھتی ہے، اور خوابوں کے عام ابہام کی شاندار مثال پیش کرتی ہے، جیسی دوسرے تمام نفسیاتی اسباب امراض کی تشکیل پیش کرتے ہیں۔ ہم نے سنا تھا کہ اس کے انکاری خواہش والے خواب کے وقت مریضہ اصل خواہش (سٹرجن مچھلی کے سینڈوچ) کے انکار پر خود کو آمادہ کرتی ہے۔ اس کی سہیلی بھی اور زیادہ فربہ ہونے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے، اور یہ ہمیں متعجب نہیں کرے گا اگر ہماری مریضہ اپنی سہیلی کی تمنا کو خواب میں دیکھے۔۔ وزن بڑھانے کی خواہش۔۔ پوری نہیں ہوتی۔ اس کے بجائے، تاہم، وہ یہ دیکھتی ہے کہ اس کی خواہشات میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ خواب نئی تعبیر کے لائق ہے اگر خواب میں اس کی خود سے نہیں، بل کہ سہیلی سے مراد ہے؛ اگر وہ خود کو اپنی سہیلی کی جگہ رکھتی، یا جیسا ہم کہتے ہیں وہ خود کو اپنی سہیلی کی جگہ شناخت کرتی ہے۔

میں سمجھتا ہوں اس نے واقعی یہ کیا تھا، اور اس شناخت کی علامت کے طور پر اس نے اپنی اصلی زندگی میں ایک نا آسودہ خواہش کو جنم دیا۔ لیکن اس ہسٹیریائی شناخت کے کیا معنی ہیں؟ اس کی وضاحت کرنے کے لیے جامع تشریح درکار ہے۔ شناخت ہسٹیریائی علامتوں کے میکانیت میں ایک بہت ہی اہم مقصد ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے مریض اس لائق ہوجاتا ہے کہ ان میں نہ صرف اپنے تجربات بیان کرے، بل کہ دوسرے متعدد اشخاص کے تجربات بھی بیان کرتا ہے جو متاثر ہو سکتے ہیں، جیسے کہ یہ تمام انسانوں کے لیے ہے اور ان کی زندگی سے وابستہ تمام ڈرامے کے سارے اجزا کو بھی ابھرتا ہے۔ یہاں یہ اعتراض کیا جائے گا کہ یہ مشہور ہسٹیریائی نقل ہے۔ یہ ہسٹیریائی موضوعات کی اہلیت ہوتی ہے کہ تمام علامتوں کی نقل کرلے جو انھیں متاثر کرتی ہیں۔ جب یہ دوسروں میں نمودار ہوتی ہیں، دوسروں

کے لیے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ یہ، تاہم، صرف اس راستے کی نشاندہی کرتا ہے جسے ہسٹیر یائی نقل میں نفسیاتی عمل کے طور پر اپنایا جاتا ہے۔ لیکن راستا بذات خود نفسیاتی عمل، اور جو اس راستے کی پیروی کرتے ہیں یہ دو مختلف معاملات ہیں۔ عمل بذات خود اس سے ذرا زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے، جس سے ہسٹیر یائی عمل کا یقین کیا جاتا ہے؛ یہ لاشعوری اختتام عمل سے مماثلت رکھتا ہے، جیسی ایک مثال ظاہر کرے گی۔ ایک معالج اسی وارڈ میں دوسرے مریضوں کے ساتھ ایک خاتون مریضہ کو رکھتا ہے جو مخصوص قسم کے جھٹکوں کا شکار تھی، اسے ہرگز تعجب نہیں ہوگا اگر ایک صبح اسے معلوم ہو اس مریضہ نے نقال پال لیے ہیں۔ وہ صرف خود سے یہ کہتا ہے: دوسروں نے اسے دیکھا، اور اس کی نقالی کی، یہ نفسیاتی زخم ہے۔ ہاں، لیکن نفسیاتی زخم ذیل کے انداز میں نمودار ہوتے ہیں: اصول کے مطابق، مریض ایک دوسرے کے بارے میں اُس سے زیادہ جانتے ہیں جتنا معالج ان کے بارے میں جانتا ہے، اور وہ ایک دوسرے سے اس کے بارے میں استفسار کرتے ہیں جب ڈاکٹر کا دورہ مکمل ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک پر آج حملہ ہوا: فوراً ہی یہ اطلاع بقیہ تک پہنچ جاتی ہے کہ گھر سے آنے والا خط، دوبارہ مریض محبت بننا، یا ایسا ہی کوئی اور واقعہ اُس کا سبب ہے۔ ان کی ہمدردی ابھرتی ہے، گوکہ وہ شعور میں ظہور پذیر نہیں ہوتی وہ درج ذیل نتیجہ تشکیل دے دیتی ہے: 'اگر ایسا حملہ ایسے سبب سے ممکن ہے، میں خود بھی اس قسم کے حملے کا شکار ہو سکتا ہوں، اس لیے کہ میرے پاس بھی اس کے لیے ویسا ہی موقع ہے۔' اگر یہ نتیجہ باشعور بنانے کا اہل ہے، یہ شاید خود کو ویسے ہی خوف ناک حملے سے اظہار کرے؛ لیکن یہ ایک دوسرا نفسیاتی خطہ تشکیل دیتا ہے، اور اس کے نتیجے میں خوف ناک علامتوں کے احساس کو ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح شناخت صرف نقل نہیں، بل کہ رچ بس جانے والے علم اسبابِ امراض کے دعوے پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ بلکل ویسی ہی اور کچھ مشترک حالت کا حوالہ دیتی ہے جو لاشعور میں باقی رہتی ہے۔

ہسٹیریا کی شناخت میں اکثر جنسی سماج کو استعمال کیا جاتا ہے۔ ہسٹیر یائی خاتون خود کو آسانی سے شناخت کر سکتی ہے۔۔ گوکہ بلاشرکت غیرے نہیں۔۔ اُس شخص کے ساتھ جس سے وہ جسمانی تعلقات رکھتی ہے۔ زبان اس رجحان کو قابل دست اندازی سمجھتی ہے: دو پیار کرنے والے 'ایک' کہے جاتے ہیں۔ ہسٹیر یائی خیالی پلاؤ میں، ساتھ ساتھ خوابوں میں، شناخت سامنے آجاتی ہے اگر کوئی آسانی سے جسمانی تعلق کا سوچے؛ ان کو واقعی ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مریضہ صرف ہسٹیر یائی عمل کے خیالات کے اصولوں کی پابندی کرتی ہے جب وہ اپنے سہیلی سے حسد کا ذکر کرتی (جسے وہ خود بھی بلا جواز تسلیم کرتی ہے)؛ اور خواب میں اُس کی جگہ خود کو رکھتی، اور خود کو اس کی جگہ علامتوں (نا آسودہ خواہش) کو ملفوف کر کے شناخت کرتی ہے۔ اس عمل کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے: خواب میں وہ خود کو اپنی سہیلی کی جگہ رکھتی ہے، کیوں کہ اس کی سہیلی نے اس کے شوہر پاس اس کی جگہ لے لی ہے، اور اس لیے وہ اس کی جگہ لے کر اپنے شوہر کی توجہ چاہتی ہے۔

میرے خوابوں کے نظریے کی تردید ایک دوسری مریضہ نے کی جو میرے تمام مریضوں میں سب سے زیادہ ذہین خوابینا تھی۔ اس نے زیادہ سادہ طریقے سے حل کیا، حالاں کہ اصول کے مطابق فرد کی ایک نا آسودہ خواہش ایک دوسری خواہش کی تکمیل کا مظہر ہوتی ہے میں نے ایک دن اس کو وضاحت کی کہ خواب تکمیل تمنا ہے۔ دوسرے دن اس نے مجھے ایک خواب سنایا کہ وہ اپنی ساس کے ساتھ اس جگہ سفر کر رہی تھی جہاں ان دونوں کو موسم گرما گزارنا تھا۔ میں یہ جانتا تھا کہ اس نے جارحانہ انداز میں موسم گرما اپنی ساس کے پڑوس میں گزارنے پر سخت احتجاج کیا تھا۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ وہ خوش قسمتی سے اس کو نظرانداز کرنے کے قابل تھی، چونکہ وہ حال ہی میں ایک مکان کرائے پر دینے میں کامیاب ہوئی تھی جو اس مکان سے دور واقع تھا جہاں اس کی ساس جا رہی تھی۔ اور اب خواب نے منشائی حل کو اُلٹا کر دیا تھا۔ کیا یہ میرے تکمیل تمنا کے نظریے کی صراحت کے ساتھ تردید نہیں ہے؟ کوئی اس خواب سے نتائج لے کر اس

کی تعبیر پر پہنچ سکتا ہے۔ اس خواب کے مطابق، میں غلط تھا؛ لیکن یہ اُس کی خواہش تھی کہ میں غلط ثابت ہوں، اور اس خواب نے اس کی خواہش کو تکمیل شدہ ثابت کیا۔ لیکن یہ خواہش کہ میں غلط ہوں گا، جو دیہی مکان کے موضوع سے مکمل ہوئی، حقیقت میں ایک دوسرے اور زیادہ سنجیدہ معاملے کا حوالہ دیا۔ اس وقت میں نے اس لوازمے کے تجزیے سے جو اس نے پیش کیا یہ اخذ کیا کہ اس کی بیماری کے حوالے سے کچھ اہمیت والی شے ضرور اس کی زندگی میں کسی وقت وقوع پذیر ہوئی ہوگی۔ اُس نے اِس کا انکار کیا، کیوں کہ یہ ایسی کوئی بات اس کی یادداشت میں موجود نہ تھی۔ ہم نے جلد ہی دیکھ لیا کہ میں صحیح تھا۔ اس طرح اس کی خواہش کہ مجھے غلط ثابت کرے، جو خواب میں تبدیل ہوئی کہ وہ دیہات کی طرف اپنی ساس کے ساتھ جا رہی تھی، اس کی قابل جواز خواہش سے مطابقت رکھتی ہے کہ وہ چیزیں جو اُس وقت صرف توقع کی جا رہی تھیں کبھی بھی وقوع پذیر نہیں ہوئیں۔

بغیر تجزیے کے، اور صرف مفروضے کی بنیاد پر، میں نے اپنے دوست؛ جو اسکول میں آٹھویں سے میرا ہم جماعت تھا، کی زندگی کے ایک معمولی حادثے کی تعبیر کرنے کی آزادی حاصل کی۔ اس نے ایک مرتبہ میرا چند سامعین کو نئے خیال کہ خواب تکمیل تمنا ہوتے ہیں پر دیا گیا خطاب سنا۔ وہ گھر گیا، اور اس نے خواب دیکھا کہ وہ تمام قانونی مقدمات ہار چکا ہے--وہ وکیل تھا--اور پھر مجھ سے اس کے بارے میں شکایت کی۔ میں نے ٹالنے میں پناہ ڈھونڈی: 'کوئی بھی زندگی میں تمام مقدمات نہیں جیت سکتا'؛ لیکن میں نے خود سوچا: 'اگر میں آٹھ سال پہلی بینچ پر مبتدی کی حیثیت سے بیٹھا، جب کہ وہ درمیان میں کہیں چلا گیا، شاید وہ یہ تمنا اپنے بچپن سے نہیں رکھتا ہو، کہ ایک وقت میں خود کو بے وقوف بناؤں گا؟

ایک اور بھی زیادہ غمگین کردار والا خواب ایک مریضہ نے میرے تکمیل تمنا کے نظریے کی تردید کے لیے دیکھا۔ یہ مریضہ، ایک جوان لڑکی ہے، وہ اسے یوں بیان کرتی ہے: 'تم جانتے ہو میری بہن کا اب صرف ایک لڑکا، چارلس ہے۔ وہ بڑے بیٹے اوٹو کو گنوا چکی تھی، جب کہ میں اس کے ساتھ ابھی بھی رہتی ہوں۔ اوٹو مجھے بہت پیارا تھا۔ یہ میں ہی تھی جس نے اُس کی پرورش کی تھی۔ میں دوسرے چھوٹے کو بھی پسند کرتی تھی، لیکن، بلاشبہ، اتنا نہیں جتنا اُس کے مردہ بھائی کو چاہتی تھی۔ اب میں نے گذشتہ رات خواب دیکھا کہ چارلس میرے سامنے چھوٹے تابوت میں مردہ پڑا ہوا تھا، اور اس کے ہاتھ مڑے ہوئے تھے، ہر طرف موم بتیاں روشن تھیں، اور مختصراً، یہ ویسا ہی نظارہ تھا جیسا چھوٹے اوٹو کی موت کے وقت تھا جس نے مجھے دھچکا پہنچایا تھا۔ اب مجھے بتاؤ۔ اس سے کیا مراد ہے؟ تم مجھے جانتے ہو-- کیا میں اتنی بری ہوں جو چاہتی ہے کہ اس کی بہن کا بچا ہوا واحد بیٹا ختم ہو جائے؟ یا خواب سے یہ مراد ہے کہ میں چاہتی ہوں اوٹو کے بجائے چارلس کی موت ہوتی، جس سے میں بہت زیادہ پیار کرتی تھی؟'

میں نے اسے یقین دلایا کہ یہ بعد والی تعبیر ناممکن ہے۔ کچھ توقف کے بعد، میں اسے خواب کی تعبیر بتانے کے قابل ہوا، جس کی بعد میں اس نے بھی تصدیق کی۔ میں اس تعبیر کو بتانے کے اس لیے قابل ہوا کہ خوابینا کی سابقہ تمام زندگی میرے علم میں تھی۔

بچپن میں یتیم ہونے کی وجہ سے لڑکی بڑی بہن کے گھر لائی گئی، اور وہاں آنے والے احباب اور ملاقاتیوں کے درمیان ایک آدمی سے ملی جس نے اس کے جذبات اور احساسات پر دائمی اثر ڈالا۔ ایک وقت ایسا نظر آ رہا تھا کہ یہ تعلقات شادی پر منتج ہوں گے، لیکن یہ خوش گوار اختتام ہمشیرہ نے ختم کر دیا جس کا مقصد ہنوز عنقا ہے۔ اس افتراق کے بعد اُس آدمی نے جس سے میری مریضہ محبت کرتی تھی گھر آنا بند کر دیا۔ اس لڑکی نے بھی چھوٹے اوٹو کی موت کے کچھ عرصے بعد اس آدمی سے بے نیازی حاصل کر لی جس کے اس کے لیے جذبات تبدیل ہو چکے تھے۔ لیکن وہ بہن کے دوست کے لیے اچھے جذبات رکھنے کی وجہ سے خود کو اس سہارے سے آزاد کرانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ اس کی

انا نے اس سے احتراز کرنے کو کہا، لیکن وہ اپنے محبت کو دوسرے دعوے داروں کی جانب منتقل کرنے سے قاصر تھی۔ اس آدمی سے جس سے وہ محبت کرتی تھی مشہور پروفیسر تھا۔ اس پروفیسر کے خطاب کا کہیں بھی اعلان ہوتا، وہ سامعین میں ہونا یقینی بناتی، اور اس کو بغیر دکھے دیکھنے کی ہمیشہ پوری کوشش کرتی۔ مجھے یاد ہے گذشتہ دن اس نے مجھے بتایا کہ پروفیسر کنسرٹ کرنے کے لیے جارہا تھا اور وہ بھی اس کی دید سے لطف اندوز ہونے کے لیے وہاں جارہی تھی۔ یہ خواب دیکھنے سے ایک دن پہلے کی بات ہے؛ اور کنسرٹ اس دن دیا جانا تھا جس دن اس نے مجھے خواب سنایا۔ اب میں صحیح تعبیر آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا آیا وہ کسی خاص واقعہ کے بارے میں سوچ رہی تھی جو اوٹو کی موت کے بعد وقوع پذیر ہوا تھا۔ اس نے فوراً جواب دیا: 'یقیناً، پروفیسر کافی طویل غیر حاضری کے بعد واپس آیا، اور میں نے ایک مرتبہ پھر اسے چھوٹے اوٹو کے کفن کے سرہانے دیکھا تھا۔' یہ بلکل ویسا ہی تھا جیسا میں نے توقع کی تھی۔ میں نے خواب کی درج ذیل تعبیر کی: 'اگر دوسرے لڑکے کو مرنا ہوتا، وہی شے دوبارہ ہوتی۔ تم اپنا دن اپنی بہن کے ساتھ گزارتی ہو؛ پروفیسر ضرور تعزیت کے لیے آتا، تم اسے ایک مرتبہ پھر پہلے کی طرح اسی حالت میں دیکھتیں۔ خواب تمھاری اسے دوبارہ دیکھنے کی آرزو کے سوا کچھ اور نہیں -- ایک خواہش جس کے خلاف تم باطنی طور پر نبرد آزما ہو۔ میں جانتا ہوں تم اپنے پرس میں آج کے کنسرٹ کے لیے ٹکٹ رکھتی ہو۔ تمھارا خواب بے صبری کا خواب ہے؛ یہ اس ملاقات سے کئی گھنٹے پیشتر تھا جو آج ہونے جارہی ہے۔'

اپنی خواہش کو بہروپ دینے کے لیے وہ بظاہر ایسی حالت منتخب کرتی ہے جس میں اس قسم کی خواہشات دبادی جاتی ہیں -- ایسی غمگین حالت جس کو محبت نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ تاہم یہ مکمل طور پر ممکن تھا کہ بہت ہی زیادہ پیارے بڑے لڑکے کی میت کے علاوہ حقیقی حالت میں، اس کے محبت بھرے جذبات اس ملاقاتی کے لیے ابھرے ہوں جس کی کافی عرصے اس نے کمی محسوس کی تھی۔

ایک مختلف تشریح اسی جیسے خواب کے معاملے میں دوسری مریضہ کے بارے میں دریافت ہوئی، جو اپنی ابتدائی زندگی میں تیز ذہانت اور اپنی خندہ پیشانی کی وجہ سے نمایاں تھی، اور ابھی تک اس میں وہ خوبیاں بدرجہ اُتم موجود تھیں، اور جن کا اظہار وہ لوگوں سے ملاقاتوں اور علاج کے دوران کرتی رہتی تھی۔ طویل خواب کے دوران، اس خاتون کو ایسا محسوس ہوا کہ اس نے اپنی پندرہ سالہ لڑکی کو صندوق میں مردہ لیٹا ہوا دیکھا۔ وہ بہت شدت سے اس خواب کو استعمال کرکے تکمیل تمنا کے نظریے کو رد کرنے کی خواہش مند تھی، گو کہ وہ خود شک میں تھی کہ صندوق کی تفصیل خواب کی مختلف ترجمانی کرے گی۔ تجزیے کے دوران اس پر یہ ظہور پذیر ہوا کہ سابقہ دن لوگوں سے گفت گو میں جن کی رفاقت میں اس کی توجہ انگریزی کے لفظ باکس کی طرف مبذول ہوئی تھی، اور اس کے جرمن زبان میں متعدد ترجمے ایسے ہیں جیسے Schachtel، loge (تھیٹر میں باکس)، Kasten (سینہ)، Ohrfeige (کان پر صندوق)، وغیرہ کیے تھے۔ اسی خواب کے دوسرے اجزا سے اب اس حقیقت کا اضافہ کرنا ممکن ہوگیا تھا کہ خاتون نے انگریزی لفظ box اور جرمن لفظ Buchse کے درمیان تعلق کا اندازہ لگایا، اور پھر اس یادداشت سے پریشان ہوگئی کہ Buchse گندی زبان میں خاتون کے زنانہ عضو سے مراد ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ممکن تھا، اس نے اپنے تشریح البدن کے جغرافیائی خصوصیات کے علم کو برتتے ہوئے فرض کیا، صندوق میں بچہ شکم مادر میں بچے کی نشاندہی کررہا ہے۔ تشریح کے اس مقام پر وہ مزید انکار نہ کرسکی کہ خواب کا منظر واقعی اس کی خواہش سے مطابقت رکھتا ہے۔ دوسری تمام جوان خواتین کی طرح، وہ اس بات کی دریافت سے کسی بھی طرح خوش نہیں تھی کہ وہ حاملہ ہے، اور اس نے مجھ سے ایک سے زائد مرتبہ اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کا بچہ پیدائش سے پہلے مرجائے۔ اس نے غصے میں اپنے شوہر کے ساتھ جارحانہ رویے کا منظر دکھایا، اس نے اپنے مکے سے اپنے پیٹ پر ضربیں لگائیں تاکہ بچہ اندر فوت ہوجائے۔

مردہ بچہ، اس طرح، حقیقت میں اس کی تمنا کی تکمیل تھا، لیکن ایک خواہش جو پندرہ سال تک التوا میں پڑی رہی۔ یہ حیران کن نہیں کہ اتنے طویل عرصے کے بعد خواہش کی تکمیل کو شناخت کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس دوران بہت سی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہوتی ہیں۔

خوابوں کا گروہ (پیارے رشتہ داروں کی موت کا موضوع رکھنے والے) جن میں سے آخر میں حوالہ دیے گئے دو پر 'مخصوص خوابوں' کے عنوان کے زیر اثر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ میں پھر نئی مثالوں کے ذریعے یہ ظاہر کرنے کے قابل ہوں گا کہ غیر تمنائی موضوع ہونے کے باوجود تمام خوابوں کی تعبیر تکمیل تمنا کی حیثیت سے کی جا سکتی ہے۔ درج خواب کے لیے، جو مجھے دوبارہ میرے نظریے کو جلدی میں عمومی بنانے سے دور کرنے کے لیے سنایا گیا، میں اس کے لیے مریض کا نہیں، بل کہ اپنے ایک شناسا ذہین قانون دان کا مرہون احسان ہوں۔ 'میں خواب دیکھتا ہوں'، میرے مخبر نے مجھے بتایا، 'کہ میں اپنے گھر کے سامنے ایک خاتون کو بازوؤں میں لیے سیر کر رہا ہوں۔ یہاں ایک بند بگھی انتظار کر رہی ہے؛ ایک آدمی میری طرف آتا ہے اور اپنی شناخت پولیس افسر کی حیثیت سے کراتا ہے، اور مجھ سے درخواست کرتا ہے میں اس کے ساتھ چلوں۔ میں صرف وقت چاہتا ہوں تاکہ اپنے معاملات کا بندوبست کرلوں۔' قانون داں پھر مجھ سے پوچھتا ہے: 'کیا تم ممکنہ طور پر فرض کر سکتے ہو کہ گرفتار کیا جانا میری خواہش ہے؟'-- 'بلا شبہ نہیں؛ میں تسلیم کرتا ہوں۔' 'کیا تم جاننا چاہتے ہو کس جرم میں تمھیں گرفتار کیا گیا؟'-- 'ہاں۔' 'مجھے یقین ہے بچہ کشی میں۔'-- 'بچہ کشی میں؟ لیکن تم جانتے ہو کہ صرف ایک ماں اس جرم کو اپنے نئے پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ کر سکتی ہے؟'-- 'یہ صحیح ہے۔'-- 'کن حالات کے تحت تم نے یہ خواب دیکھا؟ اس سے پہلی شام کو کیا ہوا تھا؟'-- 'میں آپ کو نہیں بتاؤں گا-- یہ ایک حساس معاملہ ہے۔'-- 'لیکن مجھے ضرورت ہے، بصورت دیگر ہمیں خواب کی تعبیر کا خیال دل سے نکالنا ہوگا۔-- 'اچھا، پھر، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ میں نے گذشتہ رات گھر پر نہیں بل کہ ایک خاتون کے مکان پر گزاری جو میرے ساتھ خاص تعلق رکھتی ہے۔ جب ہم صبح بیدار ہوئے، کچھ ہمارے درمیان دوبارہ ہوا۔ پھر میں دوبارہ سونے کے لیے چلا گیا، اور خواب دیکھا جو میں نے آپ کو سنایا ہے۔'-- 'خاتون شادی شدہ ہے؟'-- 'نہیں؛ یہ ہمیں دھوکہ دے سکتا ہے۔'-- 'پھر تم نے عام گھڑ سواری نہیں کی ہوگی؟'-- 'میں نے احتیاط برتی تھی۔'-- لیکن تمھارے دل میں وسوسہ تھا شاید تم کامیاب ہوئے یا نہیں۔'-- 'ہاں ایسا تھا۔' پھر تمھارا خواب تمھاری خواہش کی تکمیل تھا۔ خواب کے ذریعے تمھیں یقین دلایا گیا تم بچہ نہیں رکھو گے۔ لیکن بچے کا پیدائش سے قبل قتل کرنے والا معاملہ ابھی حل نہیں ہوا۔ یہ عورتوں کا مخصوص جرم تم سے کیسے سرزد ہوا؟-- میں تمھارے سامنے اعتراف کرتا ہوں میں ایسے معاملے میں سالوں سے ملوث تھا۔ ایک لڑکی نے خود کو محفوظ کرنے کے لیے اپنا حمل ساقط کرایا جس کا میں ذمہ دار تھا۔ میں اس معاملے کی دریافت ہونے پر تشویش میں مبتلا تھا۔' خواب کا یہ حصہ بھی تکمیل تمنا کی حیثیت سے واضح ہو گیا۔

ایک جوان معالج، جس نے اس خواب کے بیان کو میرے ایک لیکچر میں سنا اس نے محسوس کیا یہ اس پر بھی اطلاق کرتا ہے، وہ اپنے خواب کے ذریعے اس کی نقل ایک دوسرے موضوع کی سوچ کے مطابق کرنا چاہتا تھا۔ گذشتہ روز اس نے اپنی آمدنی کا گوشوارہ پیش کیا، ایک بلکل صاف گوشوارہ، کیوں کہ اس کے پاس پیش کرنے کے لیے تھوڑا تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ اس کا ایک واقف کار ٹیکس کمشنر کے اجلاس سے اس کے پاس آیا اور اسے مطلع کیا دوسرے تمام گوشوارے بلا اعتراض قبول کر لیے گئے، لیکن اس کے گوشوارے نے عام شکوک و شبہات پیدا کیے، جس کے نتیجے میں اس پر بھاری جرمانہ کیا جائے گا۔ یہ خواب معالج کی بڑی آمدنی کی چھپی ہوئی خواہش کی تکمیل تھا۔ یہ اس

کہانی کی بھی یاد دلاتی ہے،جس میں جوان لڑکی کو اپنے دعوے دار کو نہ قبول کرنے کی نصیحت کی جاتی ہے، کیوں کہ وہ تیز مزاج کا تھا، وہ یقیناً شادی کے بعد اس کو زدوکوب کرے گا۔اس کا جواب تھا:'میری آرزو ہے وہ مجھے مضروب کرے!' اس کی شادی کی خواہش اتنی شدید تھی کہ اس نے شادی کے بعد کی پیشگی مطلع کردہ پریشانی کو قبول کرلیا؛اور اسے اپنی خواہش کا طیارہ بنالیا۔

اگر میں ان اقسام کے خوابوں کو یکجا کروں، جو سیدھے میرے نظریے کی تردید کرتے نظر آتے ہیں، اس میں وہ خواہش کے انکار یا بظاہر کسی ناپسندیدہ واقعے 'جوابی خواہش کے خوابوں' کے عنوان تلے ٹھوس شکل دیے جاتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ تمام دو اصولوں سے حوالہ دیے جا سکتے ہیں، جس میں سے ایک کا ابھی تک ذکر نہیں ہوا، گوکہ وہ بیداری اور خوابیدہ حالت میں بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ان خوابوں کو تشکیل دینے والے مقاصد میں سے ایک خواہش ہے جو غلط نمودار ہوتی ہے۔ان خوابوں کی، علاج کے دوران، جب بھی مریض مزاحمت کی حالت میں ہوتا ہے، وقوع پذیری ہوتی ہے۔؛ بلاشبہ، میں ؛بہت زیادہ یقین کے ساتھ، اپنے مریض کو اپنے خواب کے نظریے' خواب تکمیل تمنا ہیں' کی تشریح کرکے ان میں ایسا خواب دیکھنے کی خواہش پیدا کردیتا ہوں جس سے وہ میرے نظریے کی تردید کرسکیں۔بلاشبہ، میرے پاس یہ توقع کرنے کا سبب ہے کہ میرے متعدد قاری ایسا خواب دیکھیں جس سے میں غلط ثابت ہو جاؤں۔میرے زیرِ علاج رہنے کے دوران مریضوں میں وقوع پذیر ہونے والے خوابوں میں سے آخری خواب ایک مرتبہ پھر اسی شے کو بتاتا ہے۔ایک جوان لڑکی اپنے رشتہ داروں اور بااختیار لوگوں کی، جن سے اس نے مشاورت کی، ان کی مخالفت کے باوجود وہ میرا علاج جاری رکھنے کے لیے سخت جدوجہد کرچکی تھی، اس نے ذیل میں درج خواب دیکھا: گھر پر اس کو میرے پاس اور مزید آنے سے منع کردیا گیا۔وہ پھر مجھے وہ وعدہ یاد دلاتی ہے جو میں نے اس کا علاج اگر ضروری ہوا نہ شے کے بدلے کرنے کا وعدہ کیا تھا، اور میں بتاتا ہوں:' میں مالی معاملات پر کوئی غور نہیں کرسکتا۔'

اس میں تکمیل تمنا کا اظہار بتانا بلکل بھی آسان نہیں تھا، لیکن اس قسم کے تمام معاملات میں ایک دوسرا مسئلہ ہوتا ہے، جس کا حل ہی پہلے کے حل میں مددگار ہوتا ہے۔اس نے وہ الفاظ کہاں سے لیے جو اس نے میرے منہ میں رکھ دیے؟ بلاشبہ، میں نے اُس سے اس قسم کی کوئی شے نہیں کہی تھی؛ لیکن اس کے بھائیوں میں سے ایک، جو اس پر بہت زیادہ اثر رکھتا تھا، وہ یہ ہمدردانہ الفاظ میرے لیے کہتا تھا۔اس لیے خواب کا مقصد یہ ظاہر کرتا تھا کہ اس کا بھائی صحیح ہے؛ اور صرف اپنے بھائی کا جواز دینے کی صرف خواب میں کوشش نہیں کرتی، بل کہ یہ اس کی زندگی کا مقصد اور اس کی بیماری کا سبب بھی تھا۔

ایک خواب جو بدیہی نظر میں تکمیل تمنا کے نظریے کے لیے مخصوص قسم کی مشکلات پیدا کرتا ہے ایک معالج (سٹارک) نے دیکھا اور اس کی تعبیر بھی اس نے کی:' میں نے دیکھا میرے بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت کی آخری پور پر ابتدائی آتشک کا زخم ہے۔'

کوئی اس خواب کے تجزیے سے اجتناب کرنے کا رجحان رکھ سکتا ہے، چونکہ یہ اپنے ناپسندیدہ موضوع کے علاوہ واضح اور مربوط نظر آتا ہے۔تاہم، اگر کوئی تجزیے کی تکلیف اٹھائے، وہ جان جائے گا کہ'ابتدائی زخم' بذات خود'پہلی محبت' میں تخفیف ہو جاتا ہے، اور یہ تکلیف دہ پھوڑا ہے، سٹارک کے الفاظ میں، یہ تکمیل تمنا کی نمائندگی کرتا ہے جو شدید جذبے سے بھری ہوئی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ بالا مثالیں کافی ہیں--تا کہ کچھ مزید اعتراض ظاہر ہوں-- جو اسے قابلِ اعتبار بنائیں کہ تکلیف دہ موضوع والے خواب بھی تکمیل تمنا کی حیثیت سے تجزیہ کیے جا سکتے ہیں۔ یہاں اس پر اتفاقی معاملے کی حیثیت سے غور ہونا چاہیے کہ تشریح کے دوران فرد کو ان موضوعات سے گزرنا ہوگا جس پر وہ بات کرنا یا سوچنا بھی پسند نہیں کرتا۔ ناپسندیدہ سنسنی خیزی والے ایسے خواب پیدا کرتے ہیں وہ ٹھیک ٹھیک جبلّی نفرت سے مطابقت رکھتے ہیں جو ایسے موضوعات پر بحث کرنے سے روکے گے اور عام طور پر روکتے ہیں--جبلّی نفرت پر ہم سب کو قابو پانا ہے اگر ہمیں ایسے خوابوں کے مسئلے پر حملہ کرنے کے لیے تیار رہنا ہے۔ لیکن یہ ناپسندیدہ احساس جو ہمارے خوابوں میں وقوع پذیر ہوتا ہے وہ خواہش کے وجود کو خارج نہیں کرتا۔ ہر ایک خواہشات رکھتا ہے جنھیں وہ دوسرے کے سامنے اعتراف کرنا پسند نہیں کرتا، بل کہ وہ خود بھی انھیں تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ دوسری طرف ہم ان خوابوں کے تمام ناپسندیدہ کردار وں کو خوابوں کی تحریف کی حقیقت سے منسلک کرنے میں حق بجانب ہیں، اور اس کا اختتام کرتے ہوئے کہ ان خوابوں میں تحریف کی گئی، اور ان کی تکمیل تمنا بہروپ میں شناخت سے دور کرنے کے لیے واقعی چھپائی گئی، کیوں خواب کے موضوع یا اس کے ذریعے تخلیق کی گئی خواہش کے خلاف مضبوط برگشتگی ہے۔ تحریفِ خواب حقیقت میں پھر احتساب کے اس عمل کو صحیح ثابت کرتا ہے۔ ہم نے ہر اس شے کو اس میں شامل کیا جو ناپسندیدہ خواب روشنی میں لاتے ہیں اگر ہم اپنی ترکیب کو از سر نو نئے الفاظ میں اس طرح بیان کریں: خواب (دبائی گئی، کچلی گئی) خواہش کی (چھپی ہوئی) تکمیل ہوتا ہے۔

ابھی بھی یہاں تکلیف دہ موضوع کے ذیلی ترتیب والے مخصوص خوابوں؛ تشویشی خوابوں پر غور کرنا باقی رہتا ہے، جن کی خواہش والے خوابوں کے درمیان شمولیت مُعارف سے نا آشنا کے لیے ابھی تک کم قابل قبول ہے۔ لیکن یہاں میں تشویشی خوابوں کے مسئلے کا بہت ہی سرسری طور پر ذکر کروں گا؛ جو وہ افشا کرنا چاہتے ہیں وہ خواب مسئلے کا کوئی نیا زاویہ نہیں ہوتا۔ یہاں اصل مسئلہ عمومی طور پر اعصابی تفہیم کا ہے۔ تشویش جسے ہم خوابوں میں تجربہ کرتے ہیں اس کی بظاہر صرف خواب کے موضوع سے تشریح کی جاتی ہے۔ اگر ہم اس موضوع کو تجزیے کے لیے مضمون بنائیں، ہم جان لیتے ہیں کہ تشویشی خواب، خواب کے موضوع کے لحاظ سے، خوف سے منسلک تشویش کو جواز بنانے کے خیال سے جس سے خوف وابستہ ہوتا ہے اس کے مقابلے میں زیادہ قابلِ جواز نہیں ہوتے۔ مثلاً، یہ سچ ہے کہ کھڑکی سے باہر گرنا ممکن ہے، اور مخصوص احتیاط کی مشق کی جا سکتی ہے جب کوئی کھڑکی پر ہو، لیکن یہ واضح نہیں مطابقت والا خوف کیوں اس قدر بڑا ہوتا ہے، اور وہ کیوں اپنے شکار کو، جتنا اس کا سبب کرتا اس سے زیادہ اذیت کیوں دیتا ہے؟ وہی تشریح جس کا خو ف پر اطلاق ہوتا ہے اس کا تشویشی خواب پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ ہر ایک میں تشویش صرف اس خیال سے بندھی ہوتی ہے جو وہ رکھتا ہے، اور واقعی اسے اخذ کسی اور ذریعے سے کیا جاتا ہے۔

تشویشی / پراگندہ خواب کا اعصابی بے چینی سے اس گہرے تعلق کے جائزے کی بنیاد پر، اوّل الذکر نے مجھے موخر الذکر کا حوالہ دینے پر مجبور کیا۔ میں نے 1895 میں اعصابی تشویش پر لکھے گئے اپنے مختصر مضمون میں واضح کیا تھا کہ اعصابی تشویش اپنی بنیاد جنسی زندگی میں رکھتی ہے، اور شہوت کے مطابق ہوتی ہے جو اپنی شے سے واپس پلٹتی اور کوئی جگہ نہیں پاتی۔ اس ترکیب کی صداقت کا مظاہرہ اس وقت سے اب تک بتدریج بڑھتے ہوئے یقین کے ساتھ کیا۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نظریہ اخذ کر سکتے ہیں کہ تشویشی خواب جنسی موضوع رکھتے ہیں، اور شہوت جو اس موضوع سے متعلق ہوتی ہے تشویش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بعد میں مجھے متعدد اعصابی خوابوں کے تجزیے سے اس امر کی تصدیق

کرنے کا موقع ملا۔ مجھے خوابوں کے نظریے پر پہنچنے کی مزید کوششوں سے دوبارہ یہ موقع ملا کہ تشویشی خواب کے حالات، اور ان کا تکمیل تمنا کے نظریے سے تقابل کرنے کی طرف رجوع کروں۔

&&&&&

پانچواں باب

خوابوں کے لوازمے اور منابع

ارما کے انجکشن کے تجزیے کے نتیجے میں یہ احساس ہوا، کہ خواب تکمیل تمنا تھا،اس لیے ہم فوری طور پر یہ تصدیق کرنے میں دل چسپی رکھتے ہیں آیا ہم خوابوں کی عمومی خصوصیات کو دریافت کر چکے ہیں، اس لیے وقتی طور پر ہر دوسرے سائنسی مسئلے کو ایک طرف رکھ دیں جو خواب کی تشریح کے دوران خود کسی بھی وقت پیدا ہوا ہو۔ ہم اب اس ایک راستے سے ہدف تک پہنچ گئے ہیں، جہاں سے ہم خوابوں کے مسائل کو کھنگالنے کے لیے واپس ہو سکتے اور نئے مقامِ روانگی کا انتخاب کر سکتے ہیں، اس مقام پر ہم؛ کچھ وقت کے لیے، تکمیل تمنا کے موضوع سے انحراف کر سکتے ہیں، جسے بعد میں زیر بحث لایا جائے گا۔

اب ہم اپنے تعبیر کے طریقے کار کا اطلاق کر کے پوشیدہ خواب کے موضوع کا پتا لگانے کے لائق ہیں، جس کی اہمیت نمایاں خواب موضوع سے بہت زیادہ سبقت لے جاتی ہے۔ ہم پر فطری طور پر دباؤ ہوتا ہے کہ ہم انفرادی خواب کے مسائل کی طرف یہ دیکھنے کے لیے رجوع کریں آیا پہیلی اور تضادات جو ہمیں اُس وقت طرح دیتے ہیں جب ہمارے پاس غور کرنے کے لیے صرف نمایاں خواب ہوتے اور وہ اطمینان بخش طریقے سے حل نہیں ہوتے۔

ماضی کے لکھاریوں کی بیدار زندگی کے خوابوں سے متعلق، اور خوابوں کے لوازمہ کے آغاز کے بارے میں یہاں آراء نہیں دی جا رہی، لیکن تاہم، ہم خوابوں کی یادداشت کی تین خصوصیات، جنھیں اکثر خوابوں میں پایا گیا، اور جن کی کبھی بھی تشریح نہیں کی گئی، ان کا ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

1- کہ خواب صاف طور پر گذشتہ چند دنوں کے تاثرات کو ترجیح دیتے ہیں (رابرٹ، سٹرم پل، ہلڈی برانڈت؛ ویڈ ہیلم بھی یہ رائے رکھتے ہیں)؛

2- کہ وہ ہماری بیداری کی یادداشت کو ضابطے میں رکھنے والے اصولوں کا انتخاب کرتے ہیں جو ہماری یادداشت کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اس میں وہ نہ صرف ضروری اور اہم بل کہ ذیلی اور نظر انداز کردہ اشیاء کو بھی دوبارہ یاد کرتے ہیں؛

3- کہ اس کے اختیار میں ہمارے بچپن کے قدیم ترین تاثرات ہوتے ہیں، اور وہ زندگی کے دورانیے سے تفصیلات بھی لاتے ہیں، جو ہمیں معمولی لگتی، اور جو بیدار زندگی میں ماضی بعید کی بھولی بسری یادیں تصور کی جاتیں ہیں۔

خوابوں کے لوازمے کے انتخاب کی یہ خصوصیات کا، بلاشبہ، ماضی کے قلم کاروں نے نمایاں خواب کے موضوع میں مشاہدہ کیا ہے۔

1 ۔خوابوں میں حالیہ اور لاتفرقی (indifferent) نقوش

اگر میں اب خواب۔ موضوع میں ظاہر ہونے والے عناصر کے آغاز کے بارے میں خود اپنے تجربے سے

مشاورت کروں، میں اوّل مقام پر یہ رائے ضرور پیش کروں گا کہ گذشتہ دن کے تجربات کا کچھ حوالہ ہم ضرور دریافت کر سکتے ہیں۔ چاہے جیسا بھی خواب ہو، میں اپنے ذاتی یا کسی دوسرے کے تجربے سے رجوع کرتا ہوں۔ یہ تجربہ ہمیشہ مستند ہوتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے، میں شاید تشریح کا کام گذشتہ دن کے تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع کرتا ہوں، جس نے خواب کو مہیج بخشی؛ بہت سے معاملات میں یہ بلا شبہ تیز ترین طریقہ ہے۔ دو خوابوں (ارما کا انجکشن، اور زرد ڈاڑھی والا چچا) کے ساتھ جن کا میں نے سابقہ باب میں عمیق تجزیہ کیا، اس میں گذشتہ دن کا حوالہ اتنا واضح ہے کہ اسے کسی اور تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ دکھانے کے لیے کس تسلسل سے اس حوالے کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے، میں اپنے وقائع نویسی والے خواب کے ایک جزو کا جائزہ لوں گا۔ میں خوابوں کا صرف اُتنا حصّہ بیان کروں گا جتنا زیر بحث خواب کے سر چشمہ کو تلاش کرنے کے لیے ضروری ہے۔

1. میں ایک گھر بلانے پر گیا جہاں میں نے داخلہ بڑی مشکل سے پایا، وغیرہ، اور اسی دوران ایک خاتون کو اپنے انتظار میں رکھا۔

منبع: شام کو ایک رشتے دار خاتون سے اس بارے میں گفت گو کہ اس کو اس رقم کی وصولی کے لیے انتظار کرنا ہوگا جس کے لیے اس نے کہا تھا، جب تک.....وغیرہ۔

2. میں نے یک موضوع تحقیقی مقالہ پودے کی (غیر یقینی) اقسام کے بارے میں لکھا۔

منبع: صبح میں نے کتب فروش کی الماری میں بخُورِ مَریم (Cyclamen) کی اقسام پر تحقیقی مقالہ دیکھا تھا۔

3. میں نے دو خواتین؛ ماں بیٹی، کو گلی میں دیکھا، موخر الذکر مریضہ لگتی تھی۔

منبع: ایک مریضہ جو زیرِ علاج تھی اس نے مجھے شام کو ان رکاوٹوں کے بارے میں بتایا جو اس کی ماں نے اس کے مسلسل علاج میں حائل کی ہوئی تھیں۔

4. ایس اور آر کی کتابوں کی دکان پر میں ایک رسالے کا خریدار بنا جس کی سالانہ قیمت بیس فلورنس ہے۔

منبع: دن کے دوران میری بیوی نے مجھے یاد دہانی کرائی کہ میں ابھی تک اس کے ہفتہ واری جیب خرچ کی مد میں بیس فلورنس کا نا دہندہ ہوں۔

5. میں نے سوشل ڈیموکریٹک کمیٹی کی جانب سے ایک پیغام وصول کیا جس میں مجھے ادارے کے رکن کی حیثیت سے مخاطب کیا گیا تھا۔

منبع: میں نے ویسا ہی پیغام لبرل کمیٹی اور انسانیت نواز کمیٹی کی جانب سے ان اداروں میں مجوزہ انتخابات کے بارے میں وصول کیا جن کا میں واقعی پہلے سے رکن ہوں۔

6. ایک آدمی سمندر میں کھڑی چٹان پر چڑھ رہا ہے۔

منبع: انگلینڈ سے میرے رشتے داروں کی خبر، وغیرہ۔

یہ سوال بلند کیا جا سکتا ہے، آیا خواب بلا تغیر صرف سابقہ دن کے واقعہ کا حوالہ دیتا ہے، یا آیا حوالے میں ماضی قریب کے طویل وقت تک کے تاثرات کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ یہ سوال ممکنہ طور پر کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتا، لیکن میں؛ بلا شرکت غیرے، خواب دیکھنے سے پہلے والے دن کو ترجیح دینے کا رجحان رکھتا ہوں۔ جب کبھی بھی میں نے غور کیا، میں نے وہ معاملہ دریافت کیا جہاں خواب کے تاثر کا منبع دو یا تین دن پرانا تھا۔ میں خود کو پُر احتیاط تفتیش کے بعد اس بات پر قائل کرنے کے لائق ہوا کہ اس نقش کو سابقہ دن یاد کیا گیا تھا۔ سابقہ دن کے واقعے اور خواب کے وقت کے درمیان تعلق کا از سرِ نو قابلِ مظاہرہ ہونا ضروری ہے۔ اور پھر میں مزید اس لائق ہوا کہ حالیہ موقع کی نشاندہی کر

سکوں جو قدیم ترین نقش کو یاد کرنے پر اُبھارتی ہے۔ دوسری طرف، میں خود کو قائل کرنے میں ناکام رہا کہ خواب کو اکسانے والے دن کے وقت کا تاثر اور خواب میں اس کے دوبارہ جلوہ گر ہونے کا درمیان حیاتیاتی اہمیت کے معمول کا (ایچ سوابوڈا نے اس قسم کے پہلے وقفے کو اٹھارہ گھنٹے کا بتایا) وقفہ کتنا طویل ہوتا ہے۔

میں اس لیے یقین کرتا ہوں کہ ہر خواب کے لیے ایک خواب کا مہیج ان تجربات کے درمیان دریافت کیا جاسکتا ہے، جس پر فرد نے ابھی تک نہیں سوچا'۔

ہیولاک ایلس، جس نے اس مسئلے پر توجہ دی، وہ بیان کرتا ہے کہ وہ اپنے خوابوں میں اُسے از سرنو پیدا کرنے میں کسی بھی مدت کا تعین دریافت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ وہ ایک خواب بیان کرتا ہے جس میں اس نے خود کو اسپین میں پایا؛ وہ ایک جگہ ڈاراؤس، وراؤس، یا ژاراؤس کی طرف سفر کرنا چاہتا تھا۔ جاگنے پر وہ اس نام کی کسی جگہ کو یاد نہیں کرسکا، اور اس مسئلے پر مزید نہیں سوچا۔ چند ماہ بعد اس نے واقعی ژاراؤس نام کی جگہ دریافت کرلی۔ یہ سین سباسٹین اور بلباؤ کے درمیان ایک ریلوے اسٹیشن تھا، جہاں سے وہ خواب دیکھنے سے دوسو پچاس دن قبل گزرا تھا۔

اس طرح ماضی قریب کا نقش (خواب دیکھنے والی رات سے ایک دن پہلے کے استثنا کے ساتھ) اسی تعلق کے ساتھ خواب موضوع کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے جب کہ ان مدتوں کی دوری غیر محدود وقت تک جاتی ہے۔ خواب اپنا لوازمہ زندگی کے کسی بھی دور سے لے سکتا ہے، بشرطیکہ خیالات کی زنجیر خواب نظر آنے سے پہلے دن کے تجربے (حالیہ نقش) کی طرف رہ نمائی کرے جو جلد تر مدت ہوتی ہے۔

لیکن حالیہ نقوش کے حوالے کو ترجیح کیوں؟ ہم اس نکتے پر کچھ قیاسات سے پہنچ جائیں گے، اگر پہلے بیان کردہ خوابوں میں سے کسی ایک کو ٹھیک تجزیے کے لیے موضوع بنایا جائے۔ میں نباتیاتی یک موضوعی مقالے کے خواب کو منتخب کرتا ہوں:

میں نے کسی مخصوص پودے پر یک موضوعی مقالہ لکھا۔ کتاب میرے سامنے رکھی ہوئی ہے؛ میں تہہ شدہ رنگین لوح عکاسی کی طرف مڑتا ہوں۔ پودے کی ایک خشک قسم، جیسے وہ جڑی بوٹی ہو، ہر کاپی سے بندھی ہوئی ہے۔

تجزیہ۔ صبح میں نے ایک کتب فروش کی الماری میں ایک کتاب بعنوان بخورِ مریم دیکھی، جو بظاہر اُس پودے پر مقالہ ہے۔

بخورِ مریم میری بیوی کا پسندیدہ پھول ہے۔ میں خود کو کبھی کبھار اس کے لیے پھول لانا یاد نہ رکھنے پر ملامت کیا جاتا ہوں، جیسا وہ عام طور پر ایسے موقع پر کرنا پسند کرتی ہے۔ اس کو پھول دینے کے موضوع کے تعلق سے، مجھے ایک کہانی یاد آتی ہے جسے میں نے حال ہی میں اپنے کچھ احباب کو اپنے دعوے کے ثبوت میں سنایا کہ ہم لاشعور کے مقصد کی اطاعت میں اکثر اسے بھول جاتے ہیں، اور یہ نسیان ہمیشہ ہمیں بھلکڑ شخص کی خفیہ افتادِ طبع میں تخفیف ہونے کے لائق بناتا ہے۔ ایک جوان خاتون جو اپنی سالگرہ پر اپنے شوہر سے پھولوں کا گلدستہ وصول کرنے کی عادی ہوتی ہے ایک سالگرہ پر وہ اس محبت بھری علامت سے محروم رہتی، اور آنسوؤں سے پھوٹ پھوٹ کر روتی ہے۔ شوہر جب گھر آتا ہے اور سمجھ نہیں پاتا وہ کیوں رو رہی ہے یہاں تک کہ وہ اسے بتائے: 'آج میری سالگرہ ہے'۔ وہ اپنا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھتا اور استعجاب سے کہتا ہے: 'اوہ، مجھے معاف کردو، میں اسے بلکل ہی بھول گیا تھا!' اور تجویز دیتا ہے کہ وہ اس کی تلافی میں ابھی باہر جا کر اس کے لیے پھول لاتا ہے۔ لیکن وہ تسلی پانے سے انکار کردیتی ہے، اس لیے کہ وہ اس کے بھولنے میں یہ ثبوت پاتی ہے کہ وہ اب اُس کے خیالوں میں اب اتنی اہمیت نہیں رکھتی جتنی ماضی میں رکھتی تھی۔ یہ فراؤ ایل، میری بیوی سے دو دن پہلے ملی، اسے بتایا کہ وہ اب اچھا محسوس کررہی ہے، اور میری خیریت دریافت کی۔ کچھ سال پیشتر وہ میری مریضہ تھی۔

ضمنی حقائق: میں نے واقعی کسی وقت پودے پر مقالے کی طرح ،یعنی، کوکا پودے پر ایک مضمون لکھا تھا، جس نے کے .کولرؔ کی کوکین کی بے حِس کرنے والی خصوصیات پر توجہ حاصل کی۔ میں نے اشارہ دیا تھا کہ الکوحل کو بے حِس کرنے میں استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن میں اتنا باخبر نہیں تھا کہ اس معاملے پر مزید پیش قدمی کرتا۔ یہ مجھ پر بھی القا ہوا کہ خواب (جس کی تعبیر کے لیے میں شام تک وقت نکال نہیں پایا) آنے سے پہلے دن کی صبح میں نے کوکین کے بارے میں خیالی پلاؤ کی طرح سوچا۔ اگر میں کبھی بھی سبز موتیا سے متاثر ہوتا میں برلن جاتا، اور وہاں بھیس بدل کر اپنے برلن والے دوست کے گھر ایک ماہر سرجن سے آپریشن کراتا، جس کا وہ مشورہ دیتا۔ سرجن جو اپنے مریض کا نام نہیں جانتا، وہ ہمیشہ کی طرح شیخی بگھارتا کہ کوکین متعارف ہونے کے بعد آپریشن کتنا آسان ہو گیا ہے؛ اور میں اس حقیقت کو نہیں چھپاتا کہ اس دریافت میں میرا بھی حصّہ ہے۔ اس تخیل کے ساتھ وابستہ خیالات کی وجہ سے ایک معالج کے لیے اپنے ہم کار ساتھی سے پیشہ ورانہ خدمات کا مطالبہ کرنا کس قدر معیوب ہو جاتا ہے۔ میں برلن کے ماہر بصارت کو ادائی کرنے کے قابل ہوں، جو مجھے بھی کسی دوسرے کی طرح نہیں جانتا۔ اُس دن کے خیالی پلاؤ کو یاد کر کے میں نے ادراک کیا کہ اس کی پشت پر کسی متعین واقعے کی یاد پنہاں ہے۔ کولر کی دریافت کے فوراً بعد، میرے والد کو سبز موتیا ہو گیا۔ اُن کی جراحی میرے دوست ڈاکٹر کوننگ اسٹین، ماہر بصارت نے کی۔ ڈاکٹر کولر کوکین سے بے حس کرنے کے ذمہ دار تھے، اور انھوں نے تبصرہ کیا کہ اُس موقع پر وہ تینوں اشخاص جو کوکین کو متعارف کرانے کے ذمہ دار ہیں یکجا ہیں۔

میرے خیالات اب اس وقت کی طرف مبذول ہوئے جب میں نے آخری بار کوکین کی تاریخ یاد دلائی تھی۔ یہ چند دن پہلے کی بات ہے، جب مجھے فیسٹ شرفٹ رسالہ ملا جس میں مشکور شاگردوں نے اپنے استاد اور لیبارٹری ڈائریکٹر کی مدح سرائی کی تھی۔ لیبارٹری میں کوکین کی بے حِس کرنے والی خصوصیات پر کام سے منسلک مشہور شخصیات کے درمیان کے .کولر بھی تھا۔ اب میں اس امر سے اچانک آگاہ ہوا کہ خواب پچھلی شام کے تجربے سے منسلک ہے۔ میں ڈاکٹر کوننگ اسٹین کے ہم راہ اس کے گھر گیا، اور اُس موضوع پر گفت گو کی، جب بھی اس کا حوالہ دیا جاتا ہے، وہ مجھے بہت زیادہ جوش دلاتا ہے۔ جب میں اس سے کمرے میں گفت گو کر رہا تھا پروفیسر گارٹنر اور اس کی اہلیہ وہاں آئے۔ میں انھیں رسالے کے شاندار اجرا پر مبارکباد دینے سے رک نہیں سکتا تھا۔ گارٹنر فیسٹ شرفٹ کے مصنفین میں سے ایک ہے جس کے بارے میں مَیں نے ابھی گفت گو کی، اور اس نے بھی مجھے اس کے بارے میں یاد دلایا تھا۔ اور فراؤ ایل.جس کی سالگرہ پر پژمُردگی کے بارے میں تھوڑی دیر پہلے میں نے ذکر کیا، گو کہ، اس کا ذکر کسی اور تعلق سے، ڈاکٹر کوننگ اسٹین سے گفت گو کے دوران کیا گیا تھا۔

اب میں خواب کے موضوع کو تعین کرنے والے دوسرے عوامل کو تفصیل سے بیان کروں گا۔ پودے کی ایک خشک قسم مقالے کے ساتھ نتھی ہے، جیسے وہ نبات خانہ (herbarium) تھا۔ نبات خانہ نے مجھے ورزش گاہ (gymnasium) کی یاد دلائی۔ ہماری ورزش گاہ کے ڈائریکٹر نے ایک مرتبہ اعلا درجوں کے شاگردوں کو ایک ساتھ بلایا تاکہ وہ ورزش گاہ کو نبات سے صاف کر دیں۔ وہاں چھوٹے کیڑے -- کتابی کیڑے پائے گئے۔ ڈائریکٹر کو اس سلسلے میں مدد فراہم کرنے میں میری اہلیت پر معمولی اعتماد تھا، اس لیے اس نے مجھے ان میں سے صرف چند صفحات دیے۔ میں آج کے دن یہ جانتا ہوں وہاں ان پر تباہ کرنے والے کیڑے تھے۔ میری نباتیات میں دل چسپی کبھی بھی بہت اعلا ترین درجے کی نہ تھی۔ میرے نباتیات کے ابتدائی امتحانات میں مجھ سے تباہ کرنے والے کیڑوں کو شناخت کرنے کے لیے کہا گیا، اور میں اس میں ناکام ہو گیا تھا۔ اگر میرا نظری علم امداد کو نہ آتا میں بلاشبہ بہت بری طرح فیل ہوتا۔ تباہ کرنے والے ملی جلی تجویز دیتے ہیں۔ خرشف واقعی ایک ملی جلی سبزی ہے، اور حقیقت میں واقعی ایک ہے جسے

میں اپنا پسندیدہ پھول کہہ سکتا ہوں۔ میری بیوی، مجھ سے زیادہ باشعور ہے، وہ بازار سے اس پسندیدہ پھول کو اکثر خرید کر گھر لاتی ہے۔

میں نے اپنا لکھا ہوا مقالہ اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا۔ یہاں دوبارہ ایک موقع ہے۔ میرے دوست نے کل مجھے برلن سے لکھا تھا: 'میں تمھاری خوابوں کی کتاب کے بارے میں بہت سوچ رہا ہوں۔ میں اسے اپنے سامنے مکمل رکھا ہوا دیکھتا ہوں، اور صفحات پلٹتا ہوں۔' میں اس کی قوت تخیل پر کیسے رشک کرتا! اگر میں صرف اسے اپنے سامنے بلکل مکمل حالت میں رکھا ہوا دیکھ سکتا ہوں!

تہہ شدہ رنگین لُوح عکاسیاں۔ جب میں میڈیکل کا طالب علم تھا، میں نے بلا شرکت غیرے مقالے کے لیے سودائی ہونے کی پریشانی اٹھائی۔ اپنے محدود ذرائع کے باوجود میں متعدد میڈیکل رسائل کا خریدار بنا، جن کے رنگین سر ورق مجھے نہایت مسرت دیتے تھے۔ میں اس میلان پر فخر محسوس کرتا تھا۔ بعد میں جب میں خود کتابوں کی اشاعت کرنے لگا، میں نے خود اپنے مضامین کے لیے لُوحِ عکاسیاں بنوائیں، اور مجھے یاد ہے ان میں سے ایک اس قدر بری تھی کہ میرے ایک ہم کار نے اس پر میرا مذاق بنایا۔ اس کے ساتھ، میں بلکل نہیں جانتا کیسے، میرے بچپن کی ابتدائی یادیں وابستہ ہیں۔ میرے والد نے ایک مرتبہ مجھے اور میری چھوٹی بہن کو رنگین لوح عکاسیوں سے مُزین کتاب (کتاب میں ایران کے سفر کا بیان تھا) برباد کرنے کے لیے دی۔ تعلیمی نقطۂ نگاہ سے اس کی توصیف نہیں کی جا سکتی۔ میں اس وقت پانچ سال کا، اور میری بہن تین سال سے کم کی تھی، اور ہم دونوں بچے تصاویر کے ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے (میں اضافہ کروں، خرشف کی طرح، پتا، پتا الگ)۔ اس دور حیات کا صرف یہی واقعہ میری یاد میں ابھی تک واضح طور پر موجود ہے۔ جب میں طالب علم بنا اور مجھ میں کتابوں سے شغف اور انھیں رکھنے کا شوق نمایاں ہوا (مقالوں سے مطالعہ کرنے کی ایک مشابہت، جو مجھے خواب خیال میں بخورِ مریم اور خرشف سے متعلق کنایہ ہے) میں ایک کتابی کیڑا بن گیا۔ اس وقت سے میں مشاہدۂ نفس میں مصروف ہو گیا۔ میں نے اپنی زندگی کے سب سے قدیم بچپن کے نقش کے جذبے کا ہمیشہ سراغ لگایا: یا اس کے بجائے اس بچپنے کے منظر میں' اپنی بعد والی زندگی میں میرا کتاب سے عشق' ایک پردہ یا چھپی ہوئی یادداشت' رہی۔ اور بلا شبہ میں نے ابتدائی عمر میں ہی یہ سیکھ لیا تھا کہ ہمارا جذبہ ہی اکثر ہماری بدقسمتی بنتا ہے۔ جب میں سترہ سال کا تھا، میں کتب فروش کی قابل ذکر رقم کا نادہندہ بن گیا، اور اس امر سے بے خبر تھا کہ کون اس کو حل کرے گا۔ میرے والد اس دلیل کو مشکل سے ہی قبول کریں گے کہ میرا شوقِ کتب بینی واقعی تحسین کے لائق ہے۔ میری جوانی کے اس تجربے کا حوالہ مجھے واپس اپنے دوست ڈاکٹر کولنگ اسٹین کے ساتھ خواب سے پہلے کی شام کو ہونے والی گفت گو کی طرف لے گیا۔ اس گفت گو کے موضوعات میں سے ایک میں میری وہی قدیم ملامت تھی کہ میں اپنے مشاغل میں حد سے زیادہ ڈوب چکا ہوں۔

اُن وجوہات کی بنا پر جو متعلقہ نہیں، میں خواب کی مزید تشریح نہیں کروں گا، بل کہ صرف اس راستے کی نشاندہی کروں گا جو اس کی طرف رہ نمائی کرتا ہے۔ تشریح کے دوران میں نے ڈاکٹر کونگ اسٹین کے ساتھ اپنی گفت گو کا، بلا شبہ، ایک سے زائد جز دیاد کیا۔ جب میں نے ان موضوعات پر غور کیا جو اس گفت گو میں زیر بحث آئے، خواب کے معنی فوراً مجھ پر منکشف ہو گئے۔ خیالات کا تمام بہاؤ جو شروع ہوا۔۔ جو میرا اور میری بیوی کا میلان، کوکین، اور اپنے ہم کاروں سے اپنا علاج کرانے کا بھونڈا پن، میرا مقالیاتی مطالعے کا حوالہ، اور میرا کئی مضامین کو نظر انداز کرنا، جیسے نباتیات۔۔ یہ سب اس میں ہیں، اور یہ ایک شاخ یا دوسری وسیع پیمانے پر شاخ در شاخ نکلنے والی گفت گو کی جانب رہ نمائی کر رہے ہیں۔ خواب ایک مرتبہ پھر میرے حقوق کے کردار کا جواز (ارما کے انجکشن والا خواب) فرض کرتا ہے؛ وہ خواب کے متعارف کرانے والے موضوع کو جاری رکھتا، اور اس کو نئے مضامین کے لوازمے کے ساتھ پیش کر کے بحث

کرتا ہے جو دو خوابوں کے وقفے کے درمیان شامل ہوئے تھے۔ حالاں کہ خواب کے اظہار کی بظاہر لاتعلق شکل فوراً معنی کا مطالبہ کرتی ہے۔ اب اس کے معنی ہوتے ہیں: 'میں بلا شبہ وہ فرد ہوں جس نے قابلِ قدر اور اہمیت والا مضمون (کوکین پر) لکھا تھا'، ایسا جیسا میں نے خود کو جواز دیا: 'میں آخرش پوری چھان بین کرنے والا محنتی طالب علم ہوں'؛ اور دونوں مؤقفوں میں مَیں نے معنی پائے: 'میں خود کو اس کی اجازت دیتا ہوں'۔ لیکن میں خواب کی مزید تشریح سے یہ اخذ کر سکتا ہوں، کیوں کہ میرا اس کو قلم بند کرنے کا واحد مقصد خواب کے موضوع کا گذشتہ دن کے تجربے کے ساتھ تعلق کو جانچنا ہے جس نے اسے ابھارا تھا۔ جہاں تک میرے اس خواب کے صرف نمایاں مضمون کے جاننے کا تعلق ہے، گذشتہ دن کے تاثر سے صرف ایک تعلق واضح ہوتا ہے؛ لیکن میرے تشریح مکمل کرنے کے بعد، اسی دن کے ایک دوسرے تجربے سے ہونے والا منبع واضح ہو جاتا ہے، جو ان تاثرات میں سے پہلا ہے جس کا خواب میں لا پرواہی سے، ذیلی حالات میں حوالہ دیا جاتا ہے۔ میں دکان کی الماری میں ایک کتاب دیکھتا ہوں جس کا عنوان لمحے کے لیے مجھے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، لیکن اس کا موضوع برائے نام ہی میری دل چسپی کا باعث بنتا ہے۔ دوسرا نقش بہت ہی نفسیاتی اہمیت کا حامل ہے۔ میں نے اپنے دوست؛ ماہر بصارت، سے سنجیدگی سے ایک گھنٹے گفت گو کی۔ اس گفت گو میں مَیں نے تلمیح بنائی ورنہ وہ ہم دونوں کے جذبات کو پریشان کر دیتی، اور جس نے اُن کے تعلق سے بیدار حالت میں وہ یادداشتیں پیدا کیں جس کے باطنی منبع کے عظیم تنوع سے میں آگاہ تھا۔ مزید یہ کہ وہ گفت گو نامکمل رہی چونکہ کچھ واقف کار ہم سے آملے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دن کے ان دو نقوش کا ایک دوسرے سے، اور رات کو آنے والے خواب سے کیا تعلق ہے؟

نمایاں خواب کے موضوع میں مَیں نے لا پرواہ نقش کی صرف تلمیح دریافت کی، اور میں اس طرح از سرِ نو تصدیق کرنے کے قابل ہوا کہ خواب اپنے موضوع میں غیر ضروری کردار کے تجربات لانے کو ترجیح دیتا ہے۔ خواب کی تشریح میں، اُس کے برخلاف ہر شے اہم اور قابلِ جواز درہم برہم کرنے والے واقعے کی طرف کلّی میلان رکھتی ہے۔ اگر میں خواب کی حیثیت کا فیصلہ؛ پوشیدہ موضوع کے مطابق، جو تجزیے سے سامنے آتا ہے، صرف صحیح طریقے سے کروں، میں دریافت کرتا ہوں کہ میں نے بلا ذہانت نئی اور اہم اختراع کر لی ہے۔ معماتی نظریے کے مطابق، خواب صرف بے کار چیزوں سے برتاؤ کرتے ہیں اور ختم ہونے والے دن کے تجربات کوئی قانونی جواز نہیں رکھتے۔ مجھ پر اس دعوے کی تردید کرنے کے لیے بھی دباؤ تھا کہ بیدار کی نفسیاتی زندگی خواب میں جاری نہیں رہتی، اور اس طرح خواب ہماری نفسیاتی توانائی کو معمولی لوازمات پر ضائع کرتا ہے۔ اس کا بلکل الٹ صحیح ہے۔ دن کے دوران جو بھی ہماری توجہ کو مبذول کرتا ہے وہ ہمارے خواب خیالات پر بھی چھایا ہوا ہوتا ہے، اور ہم خواب دیکھنے کا دکھ صرف ان لوازمات کے تعلق سے اٹھاتے ہیں جو دن میں ہمیں ہمارے خیالات کے لیے غذا فراہم کرتے ہیں۔

شاید اس حقیقت کی سب سے فوری تشریح یہ ہے کہ میں دن کے لا پرواہ تاثرات کا خواب دیکھتا ہوں، جب کہ وہ تاثر جو اچھی دلیل کے ساتھ میرے خواب دیکھنے کا سبب بنتا ہے، وہ ہوتا ہے جسے یہاں ہم دوبارہ خواب میں تحریف کے مظہر کی حیثیت سے دیکھتے ہیں، اور جس کا حوالہ پیشتر ہم نے اُس نفسیاتی قوت کی حیثیت سے دیا جو احتساب کا کردار ادا کرتی ہے۔ بخورِ مریم کی قسم پر مقالے کو میرے دوست سے گفت گو کی تلمیح کی حیثیت سے یاد کیا جائے گا، جیسے میری مریضہ کی سہیلی کے خواب میں ملتوی شدہ عشائیہ کا 'جلی سامن مچھلی' سے حوالہ ہے۔ واحد سوال یہ ہے کہ مقالے کے کون سے تاثرات ماہر بصارت کے ساتھ گفت گو میں تلمیح کے تعلق سے درمیانی رابطوں کا کام کرتے ہیں، چونکہ اس کے اوّل تعلق کا ادراک نہیں ہوتا؟ التوا شدہ عشائیہ میں تعلق بلکل عیاں ہوتا ہے؛ 'جلی سامن مچھلی'، مریضہ کی سہیلی کی پسندیدہ غذا، خیال کے اس دائرے سے تعلق رکھتی ہے جو سہیلی کی شخصیت کو خوابینا کے ذہن میں اجاگر کرتی ہے۔ ہماری

نئی مثال میں ہم دو بلکل مختلف نقوش سے نمٹتے ہیں، جو پہلی نظر میں کچھ بھی مشترک نہیں رکھتے، سوائے اس کے کہ وہ اسی دن وقوع پذیر ہوئے۔ مقالہ میری توجہ صبح حاصل کرتا ہے؛ شام کو میں گفت گو میں حصّہ لیتا ہوں۔ تجزیے سے جو جواب ملتا ہے وہ ذیل میں درج ہے: دو نقوش کے درمیان ایسے تعلقات جو اوّل متعین نہیں ہوتے، انھیں بعد میں خیال۔ موضوع کے ایک نقش اور دوسرے خیال۔ موضوع کے دوسرے نقش سے متعین کیا جاتا ہے۔ میں پہلے ہی تجزیہ تحریر کرنے کے دوران وسطی کڑیوں کو چن چکا ہوں۔ صرف کچھ بیرونی اثر کے تحت، شاید فراؤ ایل۔ کا پھولوں کو وقت پر حاصل نہ کرنا، بخورِ مریم پر مقالے کا خیال بذاتِ خود اس خیال سے وابستہ ہے، کہ بخورِ مریم میری بیوی کا بھی پسندیدہ پھول ہے۔ میں یہ یقین نہیں کرتا یہ مبہم خیالات خواب کو ابھارنے کے لیے کافی ہیں۔

- میرے لارڈ، مجھے کسی بھوت کی ضرورت نہیں، قبر سے آؤ
ہمیں اس کو بتانے،

جیسا ہم نے ہیملٹ میں پڑھا۔ لیکن دیکھو! تجزیے نے مجھے یاد دلایا کہ وہ آدمی جس نے ہماری گفت گو میں مداخلت کی اس کا نام گارٹنر (باغبان) ہے، اور میں نے سوچا اس کی بیوی دلربا لگتی ہے؛ بلاشبہ، اب میں اسے بھی یاد کر سکتا ہوں کہ میری مریضاؤں میں سے ایک، جو چھوٹا نام فلورا رکھتی ہے، تھوڑی دیر کے لیے ہماری گفت گو کا خاص موضوع تھی۔ یہ یوں ظہور پذیر ہوا کہ نباتیاتی نظریات کے دائرے سے وابستگی ان وسطی رابطوں سے دن کے دو واقعات، لاپرواہی اور مہیج کے درمیان متاثر ہوئے۔ دوسرے تعلقات، مثلاً، کوکین والا، ڈاکٹر کوننگ اسٹین اور نباتیاتی مقالے والے تعلقات کامل موزونیت کے ساتھ پھر قائم ہوئے۔ مقالہ جو میں نے لکھا وہ ان کے درمیان کڑی تشکیل دے سکتا ہے، اور اس طرح خیالات کے دو دائروں کو پگلا کر ملاتا ہے، تاکہ پہلے تجربے کا ایک حصّہ دوسرے کے لیے تلمیح کے طور پر استعمال کیا جائے۔

میں اس تشریح پر خود مختارانہ یا مصنوعی حملہ دریافت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ کیا ہو چکا ہوتا اگر پروفیسر گارٹنر اور اس کی دلربا بیوی وہاں نہیں آتے، اور اگر مریضہ جو زیرِ بحث تھی اسے فلورا نہیں، بل کہ اَنّا کہا جاتا؟ تاہم جواب پانا زیادہ مشکل نہیں۔ اگر خیالات کے یہ تعلقات میسر نہ ہوتے، لامحالہ دوسرے ممکنہ طور پر منتخب کیے جاتے۔ اس قسم کے تعلقات قائم کرنا آسان ہے، جیسے ظریفانہ سوالات اور پہیلیاں جن کے ساتھ ہم خود کو مسرت بخشتے ہیں، وہ یہ دکھانے کے لیے کافی ہوتے ہیں کہ ذہانت کی حد لامحدود ہے۔ ایک قدم آگے بڑھ کر: اگر دن کے دو نقوش کے درمیان کوئی زرخیز وابستگی تشکیل نہیں دی جا سکتی، خواب صرف سادہ طور پر مختلف راستا پاتا ہے۔ دن کے لاپرواہ نقوش جو ہمارے پاس اژدھام کی صورت میں آتے اور بھلا دیے جاتے ہیں، وہ خواب میں مقالے کی جگہ لیں گے، گفت گو سے تعلق جوڑیں گے، اور انھیں خواب میں پیش کریں گے۔ چونکہ یہ مقالے کا تاثر ہے، اور کوئی دوسرا نہیں جس کی قسمت میں یہ کام سرانجام دینا مقسوم ہو، یہی تاثر سب سے زیادہ اس مقصد کے لیے ممکن ہے۔ کسی فرد کو بھی لیسنگ کے ھینشن شلاؤ کی طرح متحیر نہیں ہونا چاہیے کہ 'دنیا کے صرف دولت مند اشخاص ہی کثیر دولت پر قابض ہیں'۔

ابھی تک، نفسیاتی طریقہ جس کے ذریعے، ہماری تشریح کے مطابق، لاتَفَرُّقی (indifferrnt) تجربہ بذاتِ خود نفسیاتی طور پر اہم کا متبادل ہوکر ہمارے لیے بے جوڑ بن جاتا ہے۔ موخر باب میں ہم اس مُفَوَّضہ کام کی خصوصیات کو لیں گے جس سے غلط عمل زیادہ قابلِ تفہیم ہو جاتا ہے۔ یہاں ہم صرف اس طریقے کے نتیجے سے متعلق ہیں، جس کا ہم پر مسلسل تسلسل کے ساتھ ہونے والے تجربات کے ذریعے خوابوں کے تجزیے میں تسلیم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس طریقے میں وسطی اقدامات کے دوران، ایک استبدال ظہور پذیر ہوتا ہے۔۔ مجھے کہنے دیں، ایک نفسیاتی تاکید۔۔ یہاں تک کہ کمزور قوت والے خیالات، اُن خیالات سے طاقت حاصل کر کے، جو ابتدائی طور پر زیادہ مضبوط

قوت رکھتے ہیں، پھر شدت کے ایک درجے پر سرفراز ہو جاتے ہیں جو انھیں شعور میں اپنا راستا بنانے کے لائق بناتا ہے۔ ایسا استبدال کم ترین انداز میں ہمیں حیران نہیں کرتا جب اس سے موثر ضخامتوں یا حرکی سرگرمیوں کی تبدیلی کے بارے میں استفسار کیا جاتا ہے۔ اس طرح تنہا ناکتخدا اپنے جذبات حیوانات کو منتقل کرتا، کنوارہ جذباتی طور پر مجتمع کرتا، سپاہی رنگین کپڑے کی ٹکڑے (اپنے علم) کا دفاع اپنے خون سے کرتا، محبت کے معاملات میں لمحے بھر کا ہاتھوں کو ملنے والا لمس سعادت اور خوشی کا جذبہ جگاتا، یا اوتھیلو میں گمشدہ رومال غصّے کا سبب بنتا ہے-- یہ تمام نفسیاتی استبدال کی تمثیلات ہیں جو ہمارے لیے نا قابل معرکہ ہیں۔ لیکن اگر، اسی ذرائع سے، اور اسی بنیادی اصولوں کے مطابق یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کیا ہمارے شعور تک پہنچے اور کیا اس سے روک لیا جائے-- اس کو کہتے ہیں، ہم کیا سوچتے ہیں-- یہ ہمیں سُقم کا تاثر دیتا ہے۔ اگر یہ بیدار زندگی میں وقوع پذیر ہو، ہم اسے خیال کا سہو قرار دیتے ہیں۔ ہم یہاں توقع کرتے ہیں، کہ نفسیاتی عمل جسے ہم نے خواب کے استبدال میں شناخت کیا، ثابت کرتا ہے وہ نکتہ چینی سے بگاڑا ہوا عمل نہیں، بل کہ اسے فرد صرف عام روش سے ہٹ کر، ایک اور زیادہ بنیادی فطرت کی طرف لے جاتا ہے۔

اس طرح ہم حقیقت کی تشریح کرتے ہیں کہ خواب۔ موضوع معمولی تجربات کی باقیات کو خواب۔ تحریف کی حیثیت سے (استبدال کے ذریعے) لیتا ہے، اور ہم پھر یاد کرتے ہیں کہ ہم نے اس خواب کی تحریف کو احتساب کے کام کی حیثیت سے دو نفسیاتی نظیروں کے درمیان عمل کرتے ہوئے شناخت کر لیا تھا۔ ہم اس لیے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ خواب۔ تجزیہ استقلال سے ہمیں حقیقی اور نفسیاتی طور پر دن کے واقعات کو اہم منبع کی حیثیت سے خواب میں دکھاتا ہے، جس کی یادداشت تاکید سے کچھ لاتفرتی یادداشت کو بھی منتقل کردی جاتی ہے۔ یہ تصور مکمل طور پر رابرٹ کے نظریے سے متصادم ہے، جو اس کے بعد ہمارے لیے کوئی مزید اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ حقیقت جو رابرٹ تشریح کرنے کی کوشش کر رہا تھا وہ درحقیقت وجود ہی نہیں رکھتی تھی۔ اس کا مفروضہ غلط فہمی پر مبنی تھا کہ خواب کے حقیقی معنی اس کے بظاہر اصل معنی کے متبادل بنانے کی ناکامی پر ہیں۔ رابرٹ کے نظریے پر دوسرا اعتراض درج ذیل ہے: اگر خواب کا مُفوَّضہ کام (task) ہماری یادداشت سے خصوصی نفسیاتی سرگرمی کے ذریعے، دن کی یادداشتوں کے 'خبث' سے واقعی چھٹکارا دلانا ہوتا ہے۔ بیداری کے خیالات کے ذریعے فیصلہ کرتے ہوئے ہم جو تجویز کرتے ہیں اس کے مقابلے میں ہماری نیند لاچار زیادہ تکلیف دہ اور زیادہ محنت طلب کام میں مصروف ہوتی ہے۔ دن کے متعدد لاتفرتی تاثرات جن کے خلاف ہم اپنی یادداشت کی حفاظت کرتے ہیں، جو بظاہر نا قابلِ پیمائش حد تک بڑے ہو جاتے ہیں۔ ساری رات بھی ان سب کو ٹھکانے لگانے کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ یہ زیادہ امکان ہے کہ لاتفرُّتی تاثرات ہماری نفسیاتی قوتوں کی طرف سے کسی متحرک سرگرمی کے بغیر جگہ بنا لیتے ہیں۔

پھر بھی، کچھ شے ہمیں رابرٹ کے نظریے کو بغیر کوئی مزید غور فکر کیے چھوڑنے کے خلاف ہے۔ ہم اس حقیقت کو بغیر کسی تشریح کے چھوڑ چکے ہیں کہ دن کے لاتفرتی تاثرات میں سے ایک-- بلاشبہ، گذشتہ دن کے-- ثابت قدمی سے خواب کے موضوع سے تعاون کرتے ہیں۔ اس تاثر اور خواب کے حقیقی منبع کے درمیان تعلق لاشعور میں ہمیشہ شروع سے ہی وجود نہیں رکھتا؛ جیسا ہم نے دیکھا، وہ بعد میں قائم ہوتا ہے جب خواب واقعی زیر عمل ہوتا ہے تا کہ مطلوبہ استبدال کا مقصد بجا لائے۔ اس طرح کچھ شے حالیہ لیکن لاتفرتی کی سمت میں کڑیوں کو کھولنے کے لیے ضرور لازمی بناتا ہے۔ یہ تاثر لازماً کچھ خوبیاں رکھتا ہے جو اسے مخصوص موزونیت عطا کرتا ہے۔ بصورت دیگر یہ خواب خیالات کے لیے ویسا ہی آسان ہوتا کہ وہ اپنی تاکید اپنے دائرے کے خیالات کے کچھ غیر ضروری اجزا کو دے۔

جیسا درج ذیل تجربہ ہمیں تشریح کا راستا دکھاتا ہے: اگر دن دو یا زائد تجربات لے کر آیا جو خواب کو ابھارنے کے قابل ہیں، خواب ان دونوں تلمیحات کو ایک واحد کُل میں ملا دیتا ہے: وہ واحد کُل بنانے کے لیے دباؤ کا مطیع ہوتا

ہے۔ مثلاً: میں گرمیوں کی ایک دوپہر ریلوے بگھی میں داخل ہوا۔ میں نے اس میں اپنے دو واقف کاروں کو دیکھا جو ایک دوسرے کے لیے اجنبی تھے۔ ان میں سے ایک با اثر ہم کار تھا، دوسرا ایک نمایاں خاندان کا فرد تھا جس کو میں اپنی پیشہ ورانہ حیثیت سے دیکھتا تھا۔ میں نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے متعارف کرایا؛ لیکن طویل سفر کے دوران وہ ایک دوسرے سے میرے ذریعے گفت گو کرتے رہے تھے، اس لیے میں اِس یا اُس موضوع پر ابھی ایک کے ساتھ، پھر دوسرے کے ساتھ بات کرتا تھا۔ میں نے اپنے ہم کار سے کہا وہ ایک ایسے باہمی واقف کار کے نام کی سفارش کرے جس نے حال ہی میں معالج کی حیثیت سے کام شروع کیا ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ایک نوجوان نے اسے اپنی صلاحیتوں سے بہت متاثر کیا، لیکن اپنے خدوخال کی وجہ سے اس کے لیے اشرافیہ میں مریضوں کو حاصل کرنا مشکل ہے۔ اس پر میں نے دوبارہ کہا: 'اسی وجہ سے اس کو سفارش کی ضرورت ہے۔' تھوڑی دیر کے بعد، میرے دوسرے ہم سفر کی جانب مڑ کر میں نے اس کی چچی کی صحت -- میرے مریضوں میں سے ایک کی ماں -- کے بارے میں دریافت کیا جو اس وقت شدید بیماری سے لاچار تھی۔ اس سفر کے بعد والی رات میں نے خواب دیکھا کہ نوجوان دوست جس کے لیے میں نے اپنے ہم کار سے سفارش کے لیے کہا تھا ایک بہت شاندار پُرتعیش دیوان خانے میں ہے، اور دنیا کی تمام آسائشیں رکھنے والے آدمی کی طرح -- نمایاں شخصیات کے درمیان، جس میں مَیں نے تمام صاحبِ ثروت اور میری واقف اشرافیہ کے لوگوں کو پہچان لیا -- ایک بوڑھی خاتون (جو میرے خواب میں پہلے ہی مر چکی تھی) کی تجہیز و تکفین کی تیاری کر رہے ہیں جو میرے دوسرے ہم سفر کی چچی تھی۔ (میں بلا جھجک اعتراف کرتا ہوں کہ میرا اس خاتون سے خوش گوار تعلق نہیں تھا) اس طرح میرے خواب نے ایک مرتبہ پھر دن کے دو تاثرات کے درمیان کڑی کو دریافت کیا، اور ان دو ذرائع سے ایک متحدہ حالت تعمیر کی۔

میں متعدد ایک جیسے تجربات کی روشنی میں، میں قائل ہوا کہ اپنا قضایا بڑھاؤں کہ خواب ایک قسم کے دباؤ کے زیر اثر کام کرتا ہے جو خواب کی مہیج کے تمام منابع کو دبا کر ایک متحدہ اکائی میں پرو دیتا ہے جو اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ بعد والے باب (خوابوں کا عمل) میں اِس متحد کرنے والے جذبے کو اختصار کرنے کے طریقے پر غور کریں گے، جو پھر ایک نفسیاتی عمل ہے۔

اب میں اس سوال پر غور کرتا ہوں آیا خواب کو اکسانے والا منبع جس کی طرف ہمارا تجزیہ رہ نمائی کرتا ہے ہمیشہ حالیہ (اور اہم) واقعہ ہوتا ہے، یا آیا موضوعی تجربہ -- جس کو، نفسیاتی طور پر اہم واقعہ کی یاد، خیال کی قطار کہتے ہیں -- جسے خواب کے مہیج کا کردار ادا کرنے والا بھی فرض کیا جا سکتا ہے۔ متعدد تجزیوں سے اخذ کردہ بہت ہی متعین جواب ذیل میں درج ہے: خواب کا مہیج ایک موضوعی معاملہ ہے، جو حال ہی میں بنایا گیا، اور وہ دن کی ذہنی سرگرمی کی وجہ سے تھا۔

اور یہ شاید مختلف حالات کو منصوبے کی شکل میں خلاصہ کرنے کا بہترین وقت ہے جس کے زیر اثر خواب کا منبع عمل پذیر ہوتا ہے۔

درج ذیل خواب کا منبع ہو سکتے ہیں:

(ا) ایک حالیہ اور نفسیاتی طور پر اہم واقعہ، جو براہ راست خواب میں پیش کیا جاتا ہے۔

(ب) کئی حالیہ اور اہم واقعات، جو خواب میں ایک وحدت میں یکجا کیے جاتے ہیں۔

(ج) ایک یا زائد حالیہ اور اہم واقعات، جو خواب۔ موضوع میں عصرِ رواں کے، لیکن تفرقی واقعے کی تلمیح میں پیش کیے جاتے ہیں۔

(د) ایک موضوعی اہم تجربہ (یادداشت، خیال کی قطار) جو دائمی طور پر خواب میں حالیہ لیکن تفرقی تاثر کی تلمیح میں

پیش کیا جاتا ہے۔
جیسا دیکھا جا سکتا ہے، خوابوں کی تعبیر میں شرط ہمیشہ پوری کی جاتی ہے۔ خواب موضوع کا ایک جزو ترکیبی دن کے حالیہ تاثر کو خواب میں دہراتا ہے۔ جزو ترکیبی جو خواب میں پیش کیے جانے کے لیے مقسوم ہوتا ہے، وہ خیالات کے اسی دائرے سے تعلق رکھتا ہے جس سے خواب کا مہیج (جیسے اسی کا ایک ضروری یا غیر ضروری عنصر) رکھتا ہے، یا یہ لاتفرقی تاثر کی ہمسائیگی میں آغاز کرتا ہے، جو کم و بیش کثیر وابستگیوں کے ساتھ خواب۔ مہیج کے دائرے کے تعلق میں لایا جاتا ہے، جہاں استبدال کی بظاہر کثیر ضربی تعداد وقوع پذیر ہوتی یا نہیں ہوتی ہے۔ یہاں یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ متبادل ہمیں خواب کے تضاد کی تشریح کرنے کے اسی طرح لائق بناتا ہے جیسے خواب کا طبی نظریہ مکمل بیداری کی حالت میں دماغ کے خلیوں کے جاگنے کے سلسلے کی جانب وار تشریح کرتا ہے۔
منابع کے اس سلسلے پر غور کرنے میں ہم یہ مزید دیکھتے ہیں کہ نفسیاتی طور پر اہم لیکن حالیہ نہیں (خیال کی قطار، ایک یادداشت) خواب کی تشکیل کے لیے ایک حالیہ لیکن نفسیاتی طور پر لاتفرقی عنصر سے تبدیل کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ درج ذیل دو شرائط پوری کی جائیں: (1) خواب۔موضوع حال ہی میں ہونے والے تجربات محفوظ رکھتا ہو؛ (2) خواب۔ مہیج ابھی بھی ایک نفسیاتی اہم واقعہ ہو۔ صرف ایک واحد معاملے میں (الف) یہ دونوں شرائط اسی تاثر سے پوری ہوتی ہیں۔ اگر ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ یکساں لاتفرقی تاثرات، جو خواب کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جب تک وہ حالیہ رہتے ہیں۔ جب وہ ایک دن (یا کئی دن) پرانے ہو جاتے ہیں وہ اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں۔ ہم یہ فرض کرنے کے پابند ہیں کہ کسی بھی تاثر کی تازگی اس کو خواب کی تشکیل میں کئی نفسیاتی قدریں دیتی ہے، جو کسی حد تک جذباتی تاکید والی یادداشتوں یا خیال کی قطاروں کے مساوی ہوتی ہیں۔ بعد میں، کئی نفسیاتی غور و فکر کی روشنی میں، ہم خواب کی تشکیل میں حالیہ تاثرات کی اہمیت کی تشریح کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں۔
حادثاتی طور پر ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول ہو جاتی ہے کہ رات میں، اور ہمارے شعور کی لاعلمی میں، اس لوازمے میں اہم تبدیلیاں وقوع پذیر ہو سکتی ہیں جو ہمارے خیالات اور یادداشتوں سے تشکیل پاتے ہیں۔ کسی بھی معاملے میں فرمان سے حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے، فرد رات بھر سونے کا مکمل جواز رکھتا ہے۔ لیکن اس نکتے پر ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ ہم خواب دیکھنے کی نفسیات سے نیند کی نفسیات کی طرف آ گئے ہیں، یہ وہ قدم ہے جس کو اٹھانے کا اکثر موقع ملتا ہے۔
اس نکتے پر ایک اعتراض اٹھتا ہے جو اس نتیجے کو کالعدم قرار دیے جانے سے ڈراتا ہے جس پر ہم ابھی پہنچے ہیں۔ اگر لاتفرقی تاثرات اپنا راستا خواب میں صرف اتنے لمبے عرصے کے لیے دریافت کرتے ہیں جتنے وہ حالیہ ہوتے ہیں، پھر ہم اپنے خواب۔موضوع میں اپنی بہت ہی ابتدائی زندگی کے عناصر کیسے وقوع پذیر ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں، جو اُس وقت حالیہ اہمیت نہیں رکھتے۔ جیسا سٹرمپل کہتا ہے، یہ کوئی بھی نفسیاتی قدر نہیں رکھتے۔ اس لیے کہ، یہ بہت عرصے پہلے بھولے جا چکے ہیں جو اب نہ ہی تازہ اور نہ ہی نفسیاتی اہمیت رکھتے ہیں۔
اس اعتراض کا موثر جواب دیا جا سکتا ہے اگر ہم مریض عصبی کی تحلیل نفسی کے نتائج سے از سر نو رجوع کریں۔ حل درج ذیل ہے: منتقل کرنے اور از سر نو ترتیب دینے کا طریقہ جو نفسیاتی اہمیت والے لوازمے کو لاتفرقی سے: جو زندگی کے ابتدائی ایّام سے تعلق رکھتے ہیں، اپنی سوچ، واقعہ کے ذکر یا حوالے سے حال میں تبدیل کرتے ہیں اور پھر یہ از سر نو یادداشت میں متعین ہو جاتے ہیں۔ وہ عناصر جو اصل میں لاتفرقی ہوتے ہیں حقیقت میں زیادہ عرصے ایسے نہیں رہتے چونکہ وہ نفسیاتی اہمیت کے لوازمے کی قدر حاصل کر چکے ہوتے ہیں۔ بقیہ جو لاتفرقی کے طور پر باقی رہتے ہیں وہ کبھی بھی دوبارہ خواب میں پیش نہیں ہوتے۔

مذکورہ بالا اظہار سے قاری یہ صحیح طور پر اخذ کر سکتا ہے کہ میں دعوا کرتا ہوں کوئی لاتفرقی خواب۔ مہمل نہیں ہوتا، اور اس لیے خواب بے ریا نہیں ہوتا۔ میں، بچوں کے خوابوں، اور شاید شبینہ کی حساسیت کے مختصر خواب۔ ردِ عمل سے ہٹ کر، اس معاملے پر بلامشروط اور قطعیت کے ساتھ یقین رکھتا ہوں۔ ان مستثنیات سے ہٹ کر، چاہے ہمارا خواب سیدھے انداز میں قابل شناخت اور نفسیاتی طور پر اہم ہو، یا اس میں تحریف کی گئی ہو، اسے صرف جامع تشریح کے بعد ہی سمجھا جا سکتا ہے، یوں آخر کار اس کی نفسیاتی اہمیت ثابت ہو ہی جاتی ہے۔ خواب کبھی بھی بذات خود ادنا سے تعلق نہیں رکھتا؛ ہم معمولی اشیاء کے ذریعے نیند میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دیتے۔ خواب جو بظاہر بے ریا ہوتے ہیں وہ معصوم کے اُلٹ میں بدل جاتے ہیں اگر کوئی ان کی تشریح کرنے کی تکلیف اٹھائے۔ اگر مجھے اظہار کی اجازت دی جائے، وہ سب 'درندے کا نشان' دکھاتے ہیں۔ یہ ایک اور نکتہ ہے جس پر میں تردید کی توقع کرتا ہوں، اور چونکہ میں خواب - تحریف کا کام دکھانے کے موقع پر خوش ہوں، یہاں میں متعدد بے ریا خوابوں کو اپنے ذخیرے میں سے تجزیے کا موضوع بناؤں گا۔

خواب 1

ایک ذہین اور شائستہ جوان عورت جو اپنی حقیقی زندگی میں بہت نمایاں طور پر محتاط ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں کوئی فرد کہتا ہے، 'پانی ابھی بھی نہایت گہرائی میں چلتا ہے'، وہ درج ذیل خواب سناتی ہے: 'میں نے خواب دیکھا میں بازار بہت دیر سے پہنچی، اور قصاب اور سبزی فروش خاتون سے کچھ لے نہیں سکتی تھی۔' یقیناً ایک بے ریا خواب۔ لیکن جیسے یہ حقیقی خواب کا مظہر نہیں، اس لیے میں نے اُسے تفصیل سے بیان کرنے کو کہا۔ اس نے اس کی اطلاع اس طرح دی: وہ بازار اپنے خانساماں کے ساتھ جاتی ہے، جس نے ٹوکری اٹھا رکھی ہے۔ قصاب اسے بتاتا ہے، جب وہ اس سے کچھ دینے کا کہتی ہے: 'وہ اب زیادہ دیر حاصل نہیں کیا جا سکتا'، اور وہ اسے کچھ اور اس تبصرے کے ساتھ دینا چاہتا ہے: 'یہ بھی عمدہ ہے۔' وہ انکار کرتی اور سبزی فروش خاتون کے پاس چلی جاتی ہے۔ موخر الذکر اسے مخصوص سبزی بیچنے کی کوشش کرتی ہے، جو گٹھیوں میں بندھی ہوئی ہیں، اور ان کا رنگ کالا ہے۔ وہ کہتی ہے: 'میں اس کو نہیں جانتی، میں اسے نہیں لوں گی۔'

خواب کا گذشتہ دن سے بہت ہی سادہ تعلق ہے۔ وہ واقعی بازار دیر سے گئی، اور کچھ خریدنے سے قاصر رہی۔ گوشت کی دکان پہلے ہی بند ہو چکی تھی، فرد کے ذہن میں تجربے کا بیان آتا ہے۔ لیکن انتظار کریں، یہ وہ نہیں جو بہت ہی گندہ عبارتی ٹکڑا ہے -- یا اس کے بجائے، جس کا مخالف -- مرد کے لباس کو نظر انداز کرنے کے بارے میں دلالت کرتا ہے۔ خوابینا نے یہ الفاظ استعمال نہیں کیے: اس نے شاید انھیں نظر انداز کیا؛ لیکن اب ہمیں خواب کی بیان کردہ تفصیلات کی مفصّل تشریح کرنا ہے۔

جب خواب میں کوئی شے تکلّم کا کردار رکھتی ہے -- جب وہ کہی یا سنی جاتی ہے، وہ صرف خیال نہیں ہوتا -- پھر وہ اور اس کا امتیاز تیقن کے ساتھ عام طور پر بنایا جا سکتا ہے -- پھر وہ بول بیداری کی زندگی میں پیدا ہوتے ہیں، جو بلاشبہ اہمیت رکھتے ہیں، ان سے خام لوازمے کی حیثیت سے برتاؤ کر کے منقسم، اور ذرا سا تبدیل کیا جا سکتا ہے، اور سب سے آخر میں انھیں سیاق و سباق سے دور کر دیا جاتا ہے۔ تشریح کے عمل میں ہم ایسے بولوں کو اپنا شروعاتی نکتہ بناتے ہیں۔ جہاں قصاب کا بیان، 'وہ اب زیادہ دیر حاصل نہیں کیا جا سکتا' کہاں سے آتا ہے؟ میری ذات سے؛ میں نے اسے چند دن پہلے وضاحت کی تھی' کہ بچپن کے سب سے پرانے تجربات زیادہ دیر حاصل نہیں ہوتے، لیکن تجزیے میں ''تبدیل'' اور خواب کے ذریعے بدل دیے جاتے ہیں۔' اس طرح، میں قصاب ہوں، اور وہ موجود سوچنے اور محسوس کرنے کے پرانے طریقے میں تبدیلیوں کو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ جہاں اس کے خواب کے بول 'میں اس کو

نہیں جانتی، میں اسے نہیں لوں گی' کہاں سے آتے ہیں؟ تجزیے کے مقصد کے لیے اس پر بحث کی جاتی ہے۔'میں اس کو نہیں جانتی ہوں' وہ خود اپنے خانساماں سے کہہ چکی تھی، جس سے اس کا گذشتہ دن تنازعہ ہوا تھا، لیکن اس نے پھر یہ اضافہ کیا: عمدہ بات کرو۔ یہاں ان دو جملوں میں جو اس نے خانساماں سے کہے ان میں ایک استبدال محسوس ہوتا ہے۔اس نے اپنے خواب میں ایک غیر اہم کو شامل کیا؛ لیکن دبا ہوا جملہ،'عمدہ بات کرو!' تنہا ہی بقیہ خواب۔موضوع کے ساتھ موزوں ہوتا ہے۔ یہ الفاظ کسی ایسے آدمی کے لیے استعمال کرتے ہیں جو غیر مہذب تجاویز دیتا اور وہ' گوشت کی دکان بند کرنا' کو نظر انداز کرتی ہے۔ یہاں ہم واقعی سبزی فروش خاتون کی حادثے سے بنائی ہوئی تلمیح سے مطابقت پر ضرب لگا کر تشریح کے نشان کو ثابت کرتے ہیں۔سبزی جو گٹھیوں میں بندھی فروخت کی جاتی (لمبی سبزی، جیسا وہ بعد میں اضافہ کرتی ہے)، اور کالی بھی ہوتی ہے۔ یہ کیا ہوسکتا ہے لیکن کیا یہ مارچوبہ (ایک قسم کی سبزی) اور کالی مولی کا ایک خواب-اتحاد ہے؟ میں مارچوبہ پر شروع میں تشریح نہیں کرتا؛ اور دوسری سبزی، پر بھی، یہاں مجھے جنسی موضوع نظر آتا ہے، جس کا اندازہ شروع میں کیا تھا، جب ہم نے' گوشت کی دکان بند ہے'، کی خواب والی کہانی کو تبدیل کرنا چاہا تھا۔ہم یہاں خواب کے پورے معنی سے متعلق نہیں، جو واقعی بھرپور معنی والا، اور کسی بھی لحاظ سے بے ریا نہیں ہے۔

خواب 2

اسی مریضہ کا ایک اور بے ریا خواب جو کسی حد تک مذکورہ بالا کا آویزہ ہے۔اس کا شوہر اس سے پوچھتا ہے:' کیا ہم اپنے پیانو کو درست نہ کرالیں؟ وہ جواب دیتی ہے:' یہ قیمتی نہیں، کاٹھ کباڑ والا بھی اسے بے دھڑک مسترد کردے گا۔' یہاں، ہم دوبارہ گذشتہ دن کے ایک حقیقی واقعے کی از سر نو پیش کش پاتے ہیں۔اس کے شوہر نے واقعی اس سے ایسا سوال کیا، اور اس نے واقعی یہ جواب دیا تھا۔ لیکن اس کے اس کو خواب میں دیکھنے کے کیا معنی ہیں؟ وہ پیانو کے لیے کہتی ہے کہ وہ بہروپ میں پرانا صندوق ہے جس کا سُر درست نہیں، اور وہ اس کے شوہر کے پاس شادی سے پہلے سے ہے، وغیرہ، لیکن صحیح حل اس عبارتی ٹکڑے میں پنہاں ہے: یہ قابلِ قدر نہیں ہے۔اس کی ابتدا اُس فون میں ہے جو کل ایک سہیلی نے کیا تھا۔اس نے خوابینا سے کہا گیا کہ وہ اپنا کوٹ اتار دے، لیکن اس نے یہ کہتے ہوئے انکار کیا:' شکریہ، یہ قیمتی نہیں، مجھے لمحے میں جانا ہے۔'اس مقام پر میں یاد کرتا ہوں کہ کل، تجزیے کے دوران، اس نے اپنا کوٹ اچانک پکڑ لیا تھا، جس کا ایک بٹن ٹوٹ چکا تھا۔ یہ ایسا تھا جیسے وہ کہنا چاہ رہی تھی:' برائے کرم اس کو نہ دیکھیں، یہ قیمتی نہیں ہے۔'اس طرح صندوق سینہ بن گیا، اور خواب کی تشریح نے ان سالوں کی طرف رہ نمائی کی جب وہ اپنے لڑکپن سے بڑھ رہی تھی، بلاشبہ، اس نے اپنی شکل وصورت سے عدم اطمینان کا اظہار کرنا شروع کردیا تھا۔ یہ ہمیں ماضی، بلا شبہ، بہت ہی ابتدائی ادوار کی طرف لے جاتا ہے۔ اگر ہم بہروپ اور بدسُر پر غور کریں، اور یاد کریں کیسے اکثر تلمیحات اور خوابوں میں دو چھوٹے نصف کُرّے خاتون کے جسم کی جگہ--متبادل اور متناقص کی حیثیت سے-- لیتے ہیں۔

خواب 3

میں خوابینا کے اس تجزیے میں مداخلت کروں گا تاکہ ایک مختصر، بے ریا خواب کو شامل کرسکوں جسے ایک جوان آدمی نے دیکھا تھا۔اس نے دیکھا کہ' وہ موسم سرما کا کوٹ دوبارہ پہن رہا تھا؛ جو دہشت ناک تھا'۔اس خواب کا وقوعہ بظاہر اچانک سرد موسم کی آمد کی وجہ سے ہے۔اور بغور جائزے سے ہم نے یہ دیکھا کہ خواب کے دو مختصر اجزا عمدگی سے ایک دوسرے سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اس لیے کہ سرد موسم میں موٹا یا بھاری بھرکم کوٹ پہنے میں کیا دہشت ناکی ہے؟ بدقسمتی سے اس خواب کی بے ریائی کی وجہ سے، پہلی وابستگی، تجزیے کے زیر اثر، یاد دلاتی ہے کہ کل ایک خاتون نے اس کے سامنے رازدارانہ طور پر اعتراف کیا کہ اس کے آخری بچے کی آمد کا سبب کنڈوم کا پھٹ جانا تھا۔ وہ اب

اپنے خیالات اس تجویز کے مطابق ترتیب دے رہا ہے۔ باریک کنڈوم خطرناک اور موٹا خراب ہے۔ کنڈوم بیچ بچ بالاکش ہیں، اس لیے یہ کسی شے پر بالاکش کیے جاتے ہیں؛ اور اس کی جرمن اصطلاح ہلکے اوور کوٹ کی ہے۔ خاتون کا بیان کردہ اس طرح کا ایک تجربہ کنوارے کے لیے بلاشبہ 'دہشت ناک' ہے۔

ہم اب اپنے دوسرے معصوم خوابینا کی طرف پلٹتے ہیں۔

خواب 4

وہ موم بتی کو شمع دان میں رکھتی ہے؛ لیکن موم بتی ٹوٹی ہوئی ہے، اس لیے وہ کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اسکول کی لڑکیاں کہتی ہیں وہ بھونڈی ہے؛ لیکن وہ جواب دیتی ہے یہ اس کی خطا نہیں۔

یہاں، بھی، خواب کے لیے ایک حقیقی موقع ہے؛ گذشتہ روز اس نے واقعی موم بتی شمع دان پر رکھی تھی، لیکن وہ ٹوٹی ہوئی نہیں تھی۔ ایک واضح علامت کا یہاں اطلاق کیا گیا۔ موم بتی ایک علامت ہے جو عورت کو مردانہ عضو کے بارے میں جوش دلاتی ہے۔ وہ ٹوٹی ہوئی ہے، اس لیے سیدھی کھڑی نہیں ہو سکتی، نامردی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اس کی خطا نہیں۔ لیکن کیا یہ جوان خاتون جو احتیاط سے پرورش کی گئی، اور تمام فحاشی کے لیے اجنبی ہے، وہ موم بتی کا اطلاق جانتی ہے؟ اتفاق سے وہ یہ بتانے کے قابل ہے کہ اس تک یہ اطلاع کیسے پہنچی۔ جب وہ دریا رائن میں ڈونگے کا چپو چلا رہی تھی، اس کے پاس سے ایک کشتی گزری جس میں کچھ طلبا سوار تھے، وہ مستی میں گا رہے تھے: 'جب سویڈن کی ملکہ، بند دروازوں کے پیچھے، اپالو کی موم بتیوں کے ساتھ....'

وہ آخری لفظ نہیں سنتی، یا آخری لفظ نہیں سمجھتی۔ اس کے شوہر سے اسے مطلوبہ وضاحت کرنے کے لیے کہا گیا۔ یہ اشعار پھر خواب۔ موضوع میں مفوضہ کام کی بے ریا یاد سے بدل دیے جاتے ہیں، جس کو اس نے ایک مرتبہ اپنے اسکول کی اقامت گاہ میں؛ بند دروازوں کی وجہ سے، بھونڈے طریقے سے سرانجام دیا تھا۔ اس میں مشت زنی اور نامردی کے موضوع کے درمیان کافی تعلق واضح ہوتا ہے۔ 'اپالو' اس خواب کے بعد والے خواب۔ موضوع کو پہلے والے سے منسلک کرتا ہے جس میں ناکتخدا کو پیلاس کی شکل دی جاتی ہے۔ یہ سب بے ریا نہیں ہے۔

خواب 5

خوابینا کے حقیقی حالات سے منسلک خوابوں سے نتائج اخذ کرنا بہت زیادہ آسان معاملہ نظر آتا ہے۔ میں ایک اور خواب کا ذکر کرتا ہوں جو اسی خاتون نے دیکھا جو ایک مرتبہ پھر بے ریا نظر آتا ہے۔ 'میں نے کچھ شے کرنے کا خواب دیکھا،' وہ بیان کرتی ہے، 'جو میں نے واقعی دن کے دوران کیا تھا، جس کو کہتے ہیں، میں نے چھوٹا سا صندوق اتنا زیادہ کتابوں سے بھر لیا کہ مجھے اس کو بند کرنے میں مشکل پیش آئی تھی۔ میرا خواب حقیقی وقوعہ کی طرح ہے۔' یہاں خوابینا بذات خود خواب اور حقیقت کے درمیان مطابقت پر زور دیتی ہے۔ خواب پر ایسی تمام تنقیدیں اور تبصرے، گو کہ وہ بیدار حالت میں جگہ پا چکے ہوتے ہیں، وہ بعد والے خواب۔ موضوع سے تعلق رکھتے ہیں، مزید مثالیں اس کی تصدیق کریں گی۔ ہمیں بتایا گیا، جو بھی خواب بیان کرتا ہے وہ واقعی دن میں وقوع پذیر ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ یہ پھر چھوٹے صندوق کا سوال ہے (صندوق میں مردہ بچے کا خواب) جو اتنا بھر چکا تھا کہ اس میں مزید کچھ نہیں رکھ سکتے تھے۔

ان تمام 'بے ریا' خوابوں میں جنسی عنصر کے احتساب کا مقصد بہت نمایاں ہے۔ لیکن یہ ابتدائی اہمیت کا موضوع ہے، جس پر ہم بعد میں گفت گو کریں گے۔

2 : بچکانہ تجربات خوابوں کے منابع کی حیثیت سے

خواب۔ موضوع کی تیسری خصوصیت کی حیثیت سے، ہم نے اس موضوع پر تمام دوسرے لکھاریوں (سوائے رابرٹ) کے ساتھ مطابقت میں اس حقیقت کو پیش کیا، کہ بچپن کے نقوش خواب میں نمودار ہو سکتے ہیں، جو بیدار حالت کی یاد کے مرہون منت نظر نہیں آتے۔ یہ، بلا شبہ، طے کرنا مشکل ہے یہ کیسے کبھی کبھار یا متواتر وقوع پذیر ہوتے ہیں، کیوں کہ جاگنے کے بعد خواب کے متعلقہ عناصر کو شناخت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ثبوت کہ ہم اپنے بچپن کے نقوش سے نمٹ رہے ہیں اس کو ضرور معروضی طور پر دلائل کے ساتھ پیش کرنا ہے، اور وہ شاذ و نادر ہی ثبوت کی حمایت میں پیش ہوتے ہیں۔ یہ کہانی اے. ماؤری نے، خاص طور پر فیصلہ کن حیثیت سے اس آدمی کی بیان کی، جو اپنی جائے پیدائش کی طرف بیس سال بعد سفر کرنے کا طے کرتا ہے۔ روانگی پر جانے سے پہلے والی رات وہ خواب دیکھتا ہے کہ وہ بلکل ہی نا مانوس علاقے میں ہے، اور وہ وہاں ایک اجنبی سے ملتا ہے جس سے وہ گفت گو کرتا ہے۔ بعد میں، گھر واپسی پر، وہ خود کو قائل کرنے کے قابل ہوتا ہے کہ وہ نا مانوس علاقہ واقعی اس کے گھر کے مضافات میں ہے، اور آدمی اس کے متوفی باپ کا دوست ہے، جو قصبے میں رہائش پذیر ہے۔ یہ بلا شبہ، ایک فیصلہ کن ثبوت ہے کہ اپنے بچپن میں اس نے اُس علاقے اور آدمی کو دیکھا تھا۔ خواب کی اس کے علاوہ، خواب بیتابی والے لڑکی کے خواب کی طرح تشریح کرتے ہیں جو اپنی جیب میں کنسرٹ کا ٹکٹ رکھتی، اور وہ خواب جس میں باپ ہیماؤ کی تفریح کا وعدہ، وغیرہ کرتا ہے۔ مقصد جو بچپن کے ان نقوش کو خوابینا کے لیے از سر نو پیش کرتے ہیں، ان کو بغیر تجزیے کے دریافت نہیں کیا جا سکتا۔

میرے ہم کاروں میں سے ایک نے، جس نے میرے خطبات میں شرکت کی، اور جس نے شیخی بگھاری کہ اس کے خواب بمشکل ہی تحریف شدہ ہوتے ہیں۔ اس نے مجھے بتایا کہ کچھ عرصہ پہلے اس نے خواب میں 'اپنے سابقہ استاد کو اپنی نرس کے ساتھ بستر میں دیکھا'، جو اس کے گھر میں اس کے گیارہویں سال تک رہ چکی تھی۔ اس نے اس نظارے کے اصل مقام کا بھی خواب میں ادراک کیا، جس سے وہ بہت زیادہ دل چسپی رکھتا تھا۔ اس نے خواب جب اپنے بڑے بھائی کو سنایا، اس نے ہنستے ہوئے اس کی سچائی کی تصدیق کی۔ بھائی نے کہا یہ معاملہ اس کو اچھی طرح یاد تھا، اس وقت وہ چھے سال کا تھا۔ عاشق و معشوق کی یہ عادت تھی کہ بڑا بھائی بھی بیئر سے لطف اندوز ہو جب ان کے لیے ملنے کا اچھا موقع ہو۔ چھوٹا بچہ، ہمارا خوابینا، اس وقت تین سال کا، اسی کمرے میں سوتا تھا جس میں نرس سوتی تھی، لیکن اس کو رکاوٹ نہیں سمجھا جاتا تھا۔

تاہم ایک دوسرے معاملے میں یہ رائے یقیناً قائم ہوتی ہے۔ خواب کی تشریح کی مدد کے بغیر یہ ثابت کرنا مشکل ہوتا ہے کہ خواب بچپن کے عناصر رکھتا ہے --یعنی، اگر خواب نام نہاد دائمی خواب ہے، ایک جو، بچپن میں خواب دیکھا گیا تھا، بار بار بلوغیت کی سالوں میں بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ میں اس قسم کی چند مثالوں کا ان میں اضافہ کرتا ہوں جو پہلے ہی جانی جاتی ہیں، گو کہ مجھے دائمی خوابوں کا کوئی ذاتی علم نہیں۔ ایک معالج نے اپنی تیس کی دھائی میں مجھے بتایا کہ ایک زرد شیر، جو اسے ٹھیک ٹھیک اطلاع دینے کے قابل تھا، اس کی خواب زندگی میں بچپن سے لے کر اب تک اکثر نمودار ہوتا ہے۔ اُس شیر سے وہ اپنے خوابوں کے ذریعے سے آشنا ہوا تھا، جو ایک دن چینی کا کافی عرصے سے بھولا بسرا جانور دریافت ہوا۔ اس جوان آدمی کو اپنی ماں سے معلوم ہوا کہ بچپن میں اس کا پسندیدہ کھلونا چینی شیر ہوتا تھا۔ یہ ایک حقیقت تھی جسے وہ خود کافی عرصے تک یاد نہیں کر پایا تھا۔

اب ہم خواب۔ موضوع سے خواب۔ خیال کی جانب مڑیں گے جو صرف تجزیے سے افشا ہوتے ہیں۔ بچپن کے تجربات خوابوں میں بھی نمودار ہو سکتے ہیں جن کا موضوع اس قسم کی کسی بھی شے کی طرف ہماری رہ نمائی نہیں

کرتا۔ میں خاص طور پر ایک ایسے پُرمسرت اور معلومات افزا خواب کی مثال کا رہینِ منت ہوں جس کو میرے ہم کار نے 'زردشیر' میں دیکھا۔ نین سین کی قطبی ریچھ کی مہم جوئی کا واقعہ پڑھنے کے بعد، اس نے خواب دیکھا کہ وہ نڈر مہم جو کی حیثیت سے تیرتے ہوئے برفانی تودے پر، عرق النسا کا علاج بجلی سے کررہا تھا جس کی اس نے بعد میں شکایت کی! خواب کے تجزیے کے دوران اس نے اپنے بچپن کا ایک حادثہ یاد کیا، جس کے بغیر خواب بلکل نا قابلِ تفہیم رہتا۔ جب وہ تین یا چار سال کا تھا وہ غور سے اپنے بڑوں کی گفت گو سن رہا تھا۔ وہ مہم جوئی کے بارے میں بات کرر ہے تھے،اور اس نے اپنے باپ سے استفسار کیا آیا مہم جوئی ایک 'خراب بیماری تھی۔ اس نے بظاہر (جرمن لفظ)Reisen(معنی،سفر، دورہ) کو (جرمن لفظ)Reissen(گرفت، درد پھاڑنا) سے گڈ مڈ کردیا،اوراس کے بھائیوں اور بہنوں کے تمسخر نے اسے اس شرمندہ کرنے والے تجربے کو کبھی بھی بھلانے سے روکے رکھا۔

ہم بلکل ٹھیک ایسا ہی معاملہ رکھتے ہیں جب، بخورِ مریم کی قسم پر مقالے کے خواب کے تجزیے میں مَیں یادداشت میں ٹھوکر کھاتا ہوں جو بچپن سے رکھا ہوا نقش تھا۔ جب میں پانچ سال کا تھا میرے والد نے رنگین تصاویر والی ایک کتاب دے کر اسے برباد کرنے کی ہدایت کی۔ یہ شاید مشکوک ہے آیا یہ یادداشت واقعی خواب۔ موضوع کی تشکیل میں داخل ہوئی، اور یہ بھی کہا جاسکتا کہ اس کا بعد میں تجزیے میں تعلق پایا گیا۔لیکن وابستہ تعلقات کی کثرت اور اُلجھاؤ میری تشریح کی صداقت کے ذمہ دار ہیں: بخورِ مریم پسندیدہ پھول-- پسندیدہ غذا-- خرشف؛خرشف کی طرح ٹکڑوں میں منقسم کرنا، پتا، پتاالگ، جھاڑ جھنکاڑ الگ-- کتاب کے کیڑے، جن کی پسندیدہ غذا کتابیں ہیں۔ میں قارئین کو مزید یقین دلاتا ہوں کہ خواب کے حتمی معنی، جو میں نے یہاں نہیں دیے، بہت زیادہ گہرے قرب کے ساتھ بچکانہ بربادی کے موضوع کے نظارے سے وابستہ ہیں۔

خوابوں کے دوسرے سلسلے میں ہم تجزیے سے سیکھتے ہیں کہ وہ نری خواہش ہے جس نے خواب ابھارا، اور جس کی تکمیل خواب ثابت کرتا ہے،وہ بذات خود بچپن میں پیدا ہوئی، اس لیے فرد یہ دیکھ کر متعجب ہوتا ہے کہ بچہ اپنے تمام جذبات کے ساتھ خواب میں زندہ ہوتا ہے۔

میں اب خواب کی تشریح کو جاری رکھوں گا جو پہلے ہی معلومات افزا ثابت ہو چکا ہے: میں اس خواب کا حوالہ دیتا ہوں جس میں میرا دوست آر. میرا چچا ہے۔ ہم اس تشریح کو خواہش۔ مقصد تک کافی دور لے جائیں گے--پروفیسر کی حیثیت سے تقرر کی خواہش-- خودصریحاً دعوا کرتی ہے؛ اور ہم اپنے دوست آر. کے لیے خواب میں محسوس کیے گئے بدل کے جذبات، اور خواب- خیال میں نمودار ہونے والے دو ہم کاروں سے تقابل کرکے وضاحت کر چکے ہیں۔ خواب میرا اپنا تھا؛ میں، اس لیے اس کا تجزیہ یہ بیان کرکے جاری رکھ سکتا ہوں کہ میں اس حل سے جس پر پہنچا بلکل مطمئن نہیں ہوں۔ میں جانتا تھا کہ میری ان ہم کاروں کے بارے میں رائے، جن سے خواب -خیالات میں بہت برا برتاؤ ہوا تھا، وہ میری بیدار زندگی میں بلکل مختلف زبان بولتے ہیں۔ میری خواہش کی شدت کہ میں تقرری کے سلسلے میں ان کی قسمت میں شراکت نہ کروں ۔اس میں میری خواب رائے اور بیدار رائے کے درمیان تناقص کُلی طور پر توجیہ کرتا نظر آتا ہے۔اگر اس تمنا کا کسی اور عنوان سے ازالہ کیا جائے ،حقیقت میں وہ اسے اتنا شدید ہوجاتا ہے کہ وہ غیر صحت مندانہ آرزو کا ثبوت بن جاتا ہے، جس کو میں نہیں سمجھتا میں پالوں پوسوں، اور جو میں یقین رکھتا ہوں تو اضح کرنے سے قاصر رہوں گا۔ میں نہیں جانتا وہ جو سوچتے ہیں وہ مجھے جانتے ہیں میرا جائزہ لیں گے، میں واقعی بڑی آرزو رکھتا ہوں؛ لیکن اگر میں ایسا تھا، میری بڑی آرزو بہت عرصہ پہلے ہی 'غیر معمولی پروفیسر' کے عہدے اور خطاب کے بجائے دوسری اشیاء کی طرف مبذول ہو چکی ہوتی۔

وہ بڑی آرزو کیا ہے جو خواب میں مجھ سے منسوب کی گئی؟ یہاں میں ایک کہانی یاد کرتا ہوں جسے میں نے اپنے

بچپن میں اکثر سنا۔ میری پیدائش پر بوڑھی دہقانہ نے میری خوش والدہ (جس کی میں پہلی اولاد تھا) کو پیش گوئی کی کہ وہ ایک عظیم انسان کو دنیا میں لائے گی۔ ایسی پیش گوئیاں متواتر کی جاتی ہیں۔ ہر وقت کئی خوش اور متوقع مائیں ہوتی ہیں، اور کئی بوڑھی دہقانہ، اور دوسری بوڑھی خواتین بھی، چونکہ ان کی دنیوی طاقت ان کو چھوڑ چکی ہوتی ہے، اس لیے وہ اپنی آنکھیں مستقبل کی جانب موڑ دیتی ہیں؛ اور پیش گوئی کرنے والی اپنی پیش گوئیوں کی وجہ سے پریشان نہیں ہوتیں۔ کیا یہ ممکن ہے، میری عظمت حاصل کرنے کی پیاس اس پیش گوئی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو؟ لیکن یہاں میں اپنے بچپن کے بعد کے سالوں کا ایک نقش یاد کرتا ہوں، جو بہتر طریقے سے وضاحت میں مدد کرسکتا ہے۔ ایک شام، پاری ٹر کے ریسٹورنٹ میں، جہاں میرے والدین مجھے لے جایا کرتے تھے جب میری عمر گیارہ یا بارہ سال تھی، میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو نغمہ سرائی کرتا ہوا ہر میز پر تھوڑی رقم کے لیے جا رہا تھا۔ مجھے اس شاعر کو اپنی میز پر لانے کے لیے بھیجا گیا، اور اس نے شکر گزاری دکھائی۔ موضوع کے بارے میں پوچھنے سے پہلے اس نے چند اشعار میری ذات کے بارے میں کہے، اور بتایا کہ اگر وہ اس کی بات پر اعتبار کریں، میں ایک دن 'وزیر' بنوں گا۔ مجھے یہ دوسری پیش گوئی کا پیدا کردہ نقش ابھی تک اچھی طرح یاد ہے۔ ان دنوں 'بورژوائی طبقے' کی وزارت تھی۔ میرا والد حال ہی میں بورژوائی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلبہ؛ ہربرٹ، گسکرا، اونگر، برجر اور دوسروں کی تصاویر لے کر آئے، اور ہم نے ان کے اعزاز میں پنے گھر میں چراغاں کیا تھا۔ ان کے درمیان یہودی بھی تھے؛ اس لیے ہر ہوشیار یہودی اسکول طالب علم اپنے بستے میں وزارتی قلم دان رکھتا تھا۔ اُس وقت کا نقش لازماً اس حقیقت کا ذمہ دار تھا کہ یونیورسٹی جانے سے کچھ عرصہ پہلے تک میں قانون کا مطالعہ کرنا چاہتا تھا، اور آخری لحات میں اپنا ذہن تبدیل کیا۔ ایک طبی ماہر کا وزیر بننے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ اور اب میرے خواب کے لیے: صرف یہ باقی بچا ہے کہ میں غم ناک حال سے امید افزا بورژوائی وزارت کو دیکھنا شروع کر دیتا ہوں، اور اسے پورا کرسکتا ہوں جو میری اپنی جوانی کی آرزو ہے۔ اس خواب میں اپنے دو قابل احترام اور تعلیم یافتہ ہم کاروں سے صرف اس لیے بُرا برتاؤ کیا کہ وہ یہودی ہیں، ایک سے اس لیے کہ وہ بھولا بھالا اور دوسرا مجرم ہے۔ میں ایسے عمل کر رہا تھا جیسے میں وزیر تھا، میں نے خود کو اس جگہ رکھا ہوا تھا۔ میں نے فضیلت مآب سے کیسا انتقام لیا! وہ مجھے 'غیر معمولی پروفیسر' متعین کرنے سے انکار کرتا ہے، اس لیے خواب میں، میں خود کو اس کی جگہ رکھتا ہوں۔

ایک دوسرے معاملے میں مَیں نے دیکھا، حالاں کہ خواہش جو خواب کو ابھارتی ہے عصرِ رواں کی ہونے کے باوجود اپنی بہت زیادہ کُمک بچپن کی یادداشتوں سے لیتی ہے۔ میں نے خوابوں کے ایک سلسلے کا حوالہ دیا ہے جو روم جانے کی زبردست چاہت پر مبنی ہیں۔ میں خود مستقبل بعید تک اس زبردست چاہت کو خوابوں کے ذریعے ممکنہ طور پر تسکین دوں گا، چونکہ اس سال جب میں روم کا سفر کرنا چاہتا تھا صحت کی وجہ سے اسے ملتوی کرنا پڑا۔ اس لیے میں نے ایک دفعہ ٹائبر اور سانٹ انگلیو کا پل ریل کی کھڑی سے دیکھا۔ ریل حال ہی میں شروع ہوئی، اور میں نے ادراک کیا میں کبھی بھی پہلے اس شہر میں داخل نہیں ہوا تھا۔ وہ نظارہ جو خواب میں نمودار ہوا وہ ایک مشہور کندہ کیے ہوئے نمونے کا تھا جس پر میں نے اپنے مریض کے دیوان خانے میں اتفاقیہ طور پر گذشتہ دن توجہ دی تھی۔ ایک دوسرے خواب میں کوئی مجھے پہاڑی پر لے گیا اور مجھے دھند میں آدھا ڈوبا ہوا روم دکھایا، اور اتنی دور سے میں اس صریح نظارے کو دیکھ کر متعجب تھا۔ اس خواب کا موضوع یہاں مطلع کرنے کے لیے بہت باثروت تھا۔ مقصد، وعدہ کی ہوئی سر زمین کو دیکھنا' قابل شناخت ہے۔ شہر جسے میں نے اس طرح درمیان میں دیکھا وہ لزبک؛ اور پہاڑی کی اصل گلیشن برگ ہے۔ تیسرے خواب میں مَیں آخر کار روم میں ہوتا ہوں۔ میری مایوسی، شہری نظارے کے سوا کچھ اور تھی: وہاں کالے پانی کے چھوٹے جھرنے تھے، جن کے ایک طرف کالی چٹانیں، جب کہ دوسری طرف بڑے سفید پھولوں کے

ساتھ مرغزار تھے۔ میں کئی ھرزُ کر (جن سے میں سطحی طور پر واقف ہوں) سے مصمم عزم کے ساتھ کہتا ہوں مجھے شہر لے چلو۔ یہ واضح رہے کہ میں خواب میں شہر دیکھنے کی بے کار کوشش کر رہا ہوں، جسے میں نے کبھی اپنی بیدار زندگی میں نہیں دیکھا، اگر میں سرزمین کا نظارہ عناصر میں بیان کروں، سفید پھول راوینا کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو مجھے معلوم ہے، اور جو ایک مرتبہ اٹلی کا دارالحکومت بھی بنا۔ راوینا کے اردگرد موجود دلدلوں میں ہم نے پانی کے کالے تالابوں کے وسط میں بہت ہی خوب صورت آبی سوسن کے پھول پائے؛ خواب نے انھیں مرغزاروں میں، ہماری اپنی آؤسی کی نارسسی کی طرح پیدا کیا، کیوں کہ ہم اسے پانی سے چننا تکلیف دہ پاتے ہیں۔ کالی چٹان پانی کے نہایت نزدیک ہے وہ کارلسبد میں ٹپل کی وادی کی یاد دلاتی ہے۔' کارلسبد' اب مجھے اُس خاص موقع کے جائزے کے لائق بناتا ہے جب میں نے ھرزُ کر سے راستہ بتانے کو کہا۔ وہ لوازمہ جس میں خواب گندھا ہوا تھا میں دو مسرت آمیز یہودی حکایتیں پہچاننے کے قابل ہوا، جو اس گہرے مواقع پر اس تلخ دنیوی ذہانت کو چھپاتی ہیں جنھیں ہم اپنے حروف اور گفت گو میں حوالہ دینے کے شوقین ہیں۔ ایک 'منشور' کی کہانی یہ بتاتی ہے کیسے ایک غریب یہودی کارلسبد ایکسپریس میں بغیر ٹکٹ کے داخل ہو جاتا ہے؛ وہ پکڑا جاتا، اور کنڈکٹر اس سے نہایت ہی برا سلوک کرتا ہے۔ اس کے تکلیف دہ سفر کے دوران ایک اسٹیشن پر اس سے پوچھا جاتا ہے وہ کہا جا رہا ہے، وہ جواب دیتا ہے: 'کارلسبد کی طرف-- اگر میرے جسم کی ساخت مقابلہ کرے۔' اس کے ساتھ یادداشت میں ایک اور کہانی یہودی کے بارے میں ہے جو فرانسیسی زبان سے نابلد تھا، اور وہ پیرس میں روڈ رشلیو کا راستہ پوچھتا ہے۔ پیرس گھومنا کئی سالوں سے میرا ابھی بڑی ہدف رہا ہے، اور میں نے اس وقت اطمینان حاصل کیا جب میرے قدم پیرس کی پیادہ رَو پر پڑے اور مجھے ضمانت ملی کہ میری دوسری خواہشات بھی تکمیل کو پہنچیں گیں۔ مزید یہ کہ اس میں روم کی جانب براہ راست تلمیح ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں 'تمام راستے روم کو جاتے ہیں'۔ اور مزید، نام زُکر (شکر) دوبارہ کارلسبد کی طرف رہ نمائی کرتا ہے، جہاں ہم حکمران بیماری ،ذیابیطس (Zuckerkrankheit) سے متاثر اشخاص کو بھیجتے ہیں۔ اس خواب کے لیے موقع میرے برلن کے دوست کا مشورہ تھا کہ ہم ایسٹر کو پراگ میں ملیں گے۔ شکر اور ذیابیطس کے ساتھ ایک اضافی وابستگی اُن معاملات میں دریافت کی جاسکتی ہے جن پر میں اُس سے گفت گو کر چکا تھا۔

چوتھا خواب، سابقہ ذکر کیے گئے خواب کے فوراً بعد وقوع پذیر ہو کر مجھے روم واپس لے آیا۔ میں اپنے سامنے ایک گلی دیکھتا ہوں، اور یہ دیکھ کر متعجب ہوتا ہوں کہ متعدد بڑے جرمن زبان والے اشتہارات وہاں چسپاں ہیں۔ گذشتہ روز، جب اپنے دوست کو لکھ رہا تھا، میں اسے اپنے پیغمبرانہ وصف سے بتا چکا تھا کہ پراگ جرمن سیاحوں کے لیے آرام دہ جگہ نہیں۔ میں اس لیے خواب میں اس سے بوہومیائی دارالحکومت؛ ایک خواہش جو میرے طالب علمی دور میں پیدا ہوئی، کے بجائے روم میں ملنے کی خواہش کا بیک وقت اظہار کرتا ہوں، کیوں کہ پراگ میں جرمن زبان کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ درحقیقت، میں نے چیک زبان کو اپنے بچپن کے ابتدائی سالوں میں سمجھا تھا، اس لیے کہ میں ایک چھوٹے سے گاؤں موراویا میں پیدا ہوا جہاں چیک آبادی کی کثرت تھی۔ چیک کا پالنے کا گیت، جسے میں نے سترہ سال کی عمر میں سنا، بغیر کسی کاوش کے میری یادداشت پر ایسا نقش ہو گیا کہ میں اسے آج بھی دہرا سکتا ہوں، حالاں کہ مجھے اس کے معنی سے آگاہی نہیں ہے۔ اس طرح ان خوابوں میں گوناگوں تعلقات کے اظہار میں کوئی خامی نہیں۔

اٹلی کے سابقہ سفر کے دوران، جس میں مَیں ٹراسی می نس جھیل سے گزرا، میں نے ٹائبر دیکھنے کے بعد مجبوراً تقریباً پچاس میل روم سے مڑ کر آخرش یہ دریافت کیا، اس دائمی شہر کے لیے میرے شدید شوق کی کُمک بچپن کے نقوش سے لی گئیں تھی۔ میں نے آئندہ سال نیپلز بذریعہ روم گھومنے کا منصوبہ بنایا جب یہ جملہ، جسے میں نے ضرور اپنی ایک جرمن کلاسک میں پڑھا تھا؛' سوال یہ ہے روم جانے کا منصوبہ بنانے کے بعد اپنے کمرے میں یہاں سے وہاں، اور

وہاں سے یہاں زیادہ بے چینی سے دو قدم نائب ہیڈ ماسٹر ونکل مان یا عظیم جنرل ھنی بال چلتا ہے۔' میں خود بھی ھنی بال کے نقشِ قدم پر چلا؛ اس کی طرح میرے بھی مقسوم میں روم کبھی دیکھنا نہیں لکھا تھا، اور وہ بھی کیمپانانیہ جا چکا تھا جب اسے لوگ روم میں موجود توقع کر رہے تھے۔ ھنی بال جس کے ساتھ میں مشابہت کا نقطہ حاصل کر چکا ہوں، وہ جمنازیم کے سالوں کے دوران میرے ہم عمر کئی لڑکوں کی طرح میرا بھی محبوب ہیرو رہ چکا تھا۔ میں پیونک جنگ میں اپنی ہمدردیاں رومیوں سے نہیں، بل کہ کارتھے جینوں سے رکھتا ہوں۔ اس کے علاوہ، جب میں نے اجنبی نسل سے وابستگی رکھنے کے نتائج کا حتمی طور پر ادراک کیا، اور اپنے ہم جماعتوں کا سامی مخالف جذبات پر واضح موقف اختیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا، پھر بھی سامی کمانڈر کی شکل میرے تصور میں عظیم تناسب سے باقی رہی۔ ھنی بال اور روم میری جوانی کی بصارتوں میں، علامت گری کرتے تھے۔ یہودیوں کا استقلال اور کیتھولک چرچ تحریک تنظیم کے درمیان جدوجہد نے ہمیں ابتدائی دور کے خیالات اور نقوش کو متعین کرنے اور سمجھنے میں مدد دی۔ اس لیے روم جانے کی آرزو میری گرم جوش آنکھ کا تارا، اور خواہشات خواب۔ زندگی میں نقاب اور علامت بن گئے۔ اس کے ادراک سے فرد مضبوطی اور واحد ذہنیت کے ساتھ پیونک جنرل کے ساتھ کام کرتا تھا، حالاں کہ اس وقت ان کی تکمیل اتنی ہی دور نظر آتی تھی جیسے ھنی بال کی زندگی بھر روم میں داخلے کی خواہش رہی تھی۔

اور اب، پہلی مرتبہ، میں جوانی کے اس تجربے سے گزرا جو ابھی تک ان تمام جذبات اور خوابوں میں اپنی قوت رکھتا ہے۔ میں دس یا بارہ سال کا تھا جب میرے والد نے سیر کے لیے مجھے اپنے ساتھ لے جانا شروع کیا، وہ اپنی گفت گو میں دنیا کی اشیاء کے بارے میں انکشاف کرتے تھے۔ انھوں نے ایک مرتبہ درج ذیل حادثہ سنایا، تا کہ مجھے دکھا سکیں کہ میں ان کے حالات سے بہتر زمانے میں پیدا ہوا تھا: 'جب میں جوان تھا، ایک ہفتے کو اس گاؤں میں جہاں تم پیدا ہوئے، گزر رہا تھا؛ میں نے عمدہ لباس زیب تن کیا ہوا، اور کھال کی نئی ٹوپی سر پر پہنی ہوئی تھی۔ وہاں ایک عیسائی آیا، جس نے میری ٹوپی کھینچ کر کیچڑ میں پھینک دی، اور چلایا، ''یہودی، پیادہ رَو چھوڑ دو۔'' -- ' اور آپ نے کیا کیا؟' -- ' میں گلی میں گیا اور ٹوپی اٹھائی،' اس نے سکون سے جواب دیا۔ یہ مضبوط، لمبے تڑنگے انسان کا دلیرانہ اقدام نظر نہیں آیا جو میرے جیسے چھوٹے فرد کی ہاتھ پکڑ کر رہ نمائی کر رہا تھا۔ میں نے اس حالت کا تقابل کیا جس نے مجھے مسرت نہ دی، ایک دوسرے کے ساتھ، میرے جذبات سے ہم آہنگی سے -- وہ نظارہ جس میں ھنی بال کا والد، ھاملکار بارکاس، نے اپنے بیٹے سے عشائے ربانی کے سامنے رومیوں سے انتقام لینے کا حلف لیا۔ اس وقت سے ھنی بال میرے تصورات میں ایک مقام رکھتا تھا۔

میں سمجھتا ہوں، میں اپنے کارتھے جی جنرل کے لیے جوش و ولولے کا اپنے بچپن میں سراغ لگا سکتا ہوں، اس لیے ممکنہ طور پر پہلے ہی سے طے شدہ جذباتی تعلق کو صرف نئے موقف سے تبدیل کیا جاتا ہے۔ اوّلین کتابوں میں سے ایک جو میرے بچپن میں میرے مطالعے کی اہلیت حاصل کرنے کے بعد ہاتھ میں آئی وہ 'حاکم اعلیٰ اور سلطنت' تھی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے لکڑی کے چپٹے سپاہیوں کی پشت پر چھوٹی چٹوں کو جن پر شاہی جنگجوؤں کے نام لکھے ہوئے تھے، چسپاں کیا تھا، اور اس وقت ماسینا (یہودی، ہیناسی) میرا سب سے زیادہ چہیتا تھا۔ اس ترجیح کی تشریح اس حقیقت سے کرنا بھی شک سے بالاتر ہے کہ میں ایک سو سال بعد، اسی تاریخ کو پیدا ہوا تھا۔ نپولین خود بھی ھنی بال سے؛ ایلپس کو پار کر کے، وابستہ ہو گیا تھا۔ اور شاید اس جنگجویانہ مثال کے ارتقا کا سراغ اور مزید پیچھے میرے بچپن کے ابتدائی تین سالوں میں ہے، جب مجھے اپنے سے ایک سال بڑے لڑکے کے ساتھ یکے بہ دیگرے دوستانہ اور دشمنانہ تعلقات رکھنے کے لیے بچپن کے دو کمزور ساتھیوں کے اکسانے سے لگایا جا سکتا ہے۔

جتنا زیادہ ہم خوابوں کی تعبیر کے لیے گہرائی میں جائیں گے، اتنا ہی زیادہ اور ہم بچپن کے تجربات کے راستے پر

ڈال دیے جائیں گے جو بتاتے ہیں پوشیدہ خوابوں کے موضوع کا منبع خواب ہوتے ہیں۔

ہم نے سیکھا کہ خواب شاذ و نادر ہی اس طرح یادداشتوں کو بلا تغیر اور بلا اختصار، واحد نمایاں خواب موضوع کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس کے باوجود، چند مستند مثالیں جو دوبارہ پیش کرنے کو ریکارڈ کر کے دکھاتی ہیں، اور میں اس میں کچھ نئی کا اضافہ کرتا ہوں جو ایک مرتبہ پھر بچپن کے نظاروں کا حوالہ دیتی ہیں۔ میرے ایک مریض کے معاملے میں ایک مرتبہ کھلے جنسی حادثے کو تحریف کے ساتھ دوبارہ پیدا کیا گیا، جسے فوراً صحیح یادداشت کی حیثیت سے شناخت کر لیا گیا۔ اس کی یادداشت کبھی بھی جاگتی حیات میں مکمل طور پر بھلائی نہیں جا سکی تھی، لیکن بہت زیادہ چھپائی گئی تھی، اور اس کا سابقہ تجزیے کے کام سے از سر نو احیاء کیا گیا تھا۔ خوابینا (dreamer) بارہ سال کی عمر میں اسکول ہم جماعت سے اس کے بستر پر ملا۔ خواب نے اس نظارے کو تیئیس سال بعد، تمام متعلقہ جذبات کی تفصیلات کے ساتھ دہرایا۔ تاہم اس سلسلے میں خوابینا سرگرم کے بجائے انفعالی کردار ادا کرتا ہے، جب کہ اس کے ہم جماعت کی شخصیت عصرِ رواں کے فرد سے بدل دی جاتی ہے۔

اصول کے طور پر، بلاشبہ، بچپن کا ایک نظارہ نمایاں خواب۔ موضوع میں صرف تلمیح میں پیش کیا جاتا، اور خواب کے الجھاؤ کو تشریح کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں کو دہرانا بہت زیادہ متاثر کن نہیں ہو سکتا، کیوں کہ کوئی بھی ضمانت جو وہ واقعی بچپن کے تجربات میں رکھتے ہیں غائب ہو جاتی ہے۔ اگر وہ زندگی کے بہت ہی آغاز سے تعلق رکھتی ہوں، وہ ہماری یادداشت کے ذریعے مزید شناخت نہیں کی جاتی۔ وہ نتیجہ جو بچپن کے تجربات دوبارہ خوابوں میں دیتے ہیں وہ ان کی تحلیلِ نفسی کے کام میں حقائق کی عظیم تعداد سے قابلِ جواز قرار دیے جاتے ہیں، اور جو اپنے مشترکہ نتائج سے اطمینان بخش ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن جب، خواب کی تشریح کے لیے، بچپن کے تجربات کو ایسے حوالا جات سے ان کے سیاق و سباق سے جدا کیا جاتا ہے، ایسا کرنا بہت زیادہ متاثر کن نظر نہیں آتا۔ خاص طور پر یہاں میں تمام لوازمات نہیں دے سکتا جن پر تعبیر منحصر ہوتی ہے۔ تاہم، وہ مجھے یہ چند مثالیں پیش کرنے میں سدِ راہ نہیں بنے گا۔

خواب 1

میری ایک مریضہ کے تمام خوابوں میں 'جلدی' کا عنصر ہوتا تھا۔ اسے وقت پر پہنچنے کی جلدی ہوتی تھی تا کہ ٹرین نہ چھوٹ جائے۔ ایک خواب میں وہ ایک سہیلی سے ملاقات کے لیے جاتی ہے۔ اس کی ماں اس کو سواری پر، نہ کہ پیدل جانے کی تلقین کرتی ہے۔ وہ دوڑتی ہے، تاہم، اور وقت پر پہنچ جاتی ہے۔ لوازمہ جو تجزیے سے ظہور پذیر ہوا، اس کے مطابق اسے بچپن کی اندھا دھند بھاگنے کی یادداشت کی حیثیت سے شناخت کیا گیا۔ اور خاص طور پر ایک خواب بچپن کے مشہور کھیل کی طرف ایک جملہ تیزی سے دہرانے کا تھا گو کہ وہ جملہ ایک لفظ پر مشتمل تھا۔ چھوٹی سہیلیوں کے ساتھ یہ تمام بے ضرر مذاق یاد کیے جاتے ہیں کیوں کہ یہ دوسرے کم بے ضرروں سے بدل دیے جاتے ہیں۔

خواب 2

درج ذیل خواب ایک دوسری مریضہ نے دیکھا: وہ ایک بڑے کمرے میں ہے جس میں تمام اقسام کی مشینیں موجود ہیں؛ وہ ایسا ہے جیسا اس نے جسمانی نقائص کے علاج سے متعلق انسٹیٹیوٹ کے ہونے کے بارے میں تصور کیا تھا۔ وہ سنتی ہے کہ مجھ پر وقت کے لیے دباؤ ڈالا گیا، اور بتایا گیا کہ وہ دوسرے پانچ کے ساتھ ضرور علاج سے گزرے گی۔ لیکن وہ مزاحمت کرتی، اور بستر پر دراز ہونے، یا چاہے جو کچھ بھی اس کے لیے چاہا گیا، اس سے انکار کرتی ہے۔ وہ ایک کونے میں کھڑی، اور میرا کہنے کے لیے انتظار کر رہی ہے 'یہ صحیح نہیں ہے۔' دوسرے اسی دوران، اس پر یہ کہتے ہوئے ہنستے ہیں، یہ سب اُس کی بے وقوفی ہے۔ اسی وقت، اسے لگا جیسے اس سے متعدد چھوٹے مربعے بنانے کو کہا گیا۔

خواب کے موضوع کا پہلا حصہ میرے علاج اور ذات کی طرف تبدیلی کی تلمیح ہے۔ دوسرا بچپن کے نظارے کا استعارہ ہے۔ دونوں حصے بستر کے ذکر سے ملے ہوئے ہیں۔ جسمانی نقائص کے علاج سے متعلق انسٹی ٹیوٹ میری ایک گفت گو کی تلمیح ہے جس میں مَیں علاج کے دورانیے کو اس کی فطرت سے تقابل کرتا ہوں۔ علاج کے آغاز میں، مجھے اسے بتانا پڑا کہ فی الحال اس کے لیے میرے پاس قلیل وقت ہے، لیکن بعد میں روزانہ ایک گھنٹہ اس کے لیے وقف کروں گا۔ اِس نے اُس کے اندر پرانی حسّاسیت ابھاری، جو بچوں کو ہسٹیریا کی طرف لے جانے والی اوّلین علامت ہوتی ہے۔ ان کی محبت کی خواہش نا قابل تسکین ہوتی ہے۔ میری مریضہ چھ بھائیوں اور دو بہنوں سے چھوٹی ،اور اپنے والد کی پسندیدہ تھی، لیکن اس کے باوجود وہ ایسا محسوس کرتی کہ اس کے والد اس پر کم توجہ اور وقت دیتے تھے۔اس کا میرا یہ کہنے کے لیے انتظار کرنا،'یہ صحیح نہیں ہے' درج ذیل سے اخذ کیا گیا۔ایک درزی کا چھوٹا نو آموز کاریگر اس کے لیے لباس لے کر آیا، اور اس نے اسے رقم دی۔ پھر اس نے اپنے شوہر سے پوچھا آیا اسے دوبارہ رقم دینا ہوگی اگر بچہ اسے گنوا دے۔اسے تنگ کرنے کے لیے اس کے شوہر نے (خواب میں) جواب دیا،'ہاں'،اور وہ بار بار پوچھتی رہی،اور اس کے یہ کہنے کا انتظار کیا،' یہ صحیح نہیں ہے'۔ پوشیدہ خواب کا موضوع اب درج ذیل ترتیب دیا جاتا ہے: کیا وہ مجھے دگنی رقم ادا کرے گی اگر میں اسے دگنا وقت دوں؟--ایک خیال جو غلیظ (بچپن کا گند اکثر لالچ اور رقم سے بدلہ جاتا ہے، یہاں لفظ 'غلیظ' پل فراہم کرتا ہے)، اگر تمام عبارتی ٹکڑے اس کے انتظار کرنے کا حوالہ دیتے ہیں یہاں تک کہ میں کہتا ہوں، 'یہ صحیح نہیں ہے'، خواب میں ان کی منشا 'گندے' کی ڈھیلی ڈھالی شکل سے ہے۔ کونے میں کھڑا رہنا اور بستر پر دراز نہ ہونے کا تعلق اس کے بچپن سے ہے جب اس نے بستر گیلا کر دیا تھا اور سزا میں اسے کونے میں ایک تنبیہ کے ساتھ کھڑا کیا گیا کہ اگر اس نے اسے دوبارہ دہرایا اس کے ماں باپ اس سے زیادہ پیار نہیں کریں گے، اور اس کے بہن بھائی اس کا تمسخر اڑائیں گے، وغیرہ۔ چھوٹے مربعے اس کی بھتیجی کا حوالہ دیتے ہیں، جس نے اسے نو مربعوں میں حسابی رقم اس کرتب سے لکھنے کا مظاہرہ کرنے کو کہا کہ اگر ان کو کسی بھی سمت سے جمع کیا جائے ہر طرف کا جوڑ پندرہ آتا ہو۔

خواب 3

یہ ایک مرد کا خواب ہے: وہ دو لڑکوں کو ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے دیکھتا ہے؛ وہ ٹین گر کے لڑکے ہیں، جیسے ہی وہ پاس پڑے اوزاروں سے کام ختم کرتا ہے، ایک لڑکا دوسرے لڑکے کو نیچے گرا دیتا ہے۔ منہ کے بل گرا ہوا لڑکا کانوں میں نیلے پتھر کے آویزے پہنے ہوئے ہے۔ وہ گرانے والے لڑکے کی طرف چھڑی اٹھا کے دوڑتا ہے تا کہ اس کو مارے۔ لڑکا ایک خاتون کی پشت پر پناہ حاصل کرتا ہے، جیسے وہ اس کی ماں ہے، جو لکڑی کی باڑ کے مخالف کھڑی ہے۔ وہ ایک مزدور کی زوجہ ہے، اور وہ اپنی پشت ایک آدمی کی طرف کرتی ہے جو خیالی بلاؤ پکا رہا ہے۔ آخرش وہ مڑتی اور اس کو خوف ناک نظروں سے گھورتی ہے، اس لیے وہ دہشت میں بھاگتا ہے؛ نچلی پلکوں کا سرخ گوشت اس کی آنکھوں سے باہر نکلتا نظر آتا ہے۔

اس خواب میں سابقہ دن کی معمولی باتیں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ جس میں اس نے واقعی دو لڑکوں کو گلی میں لڑتے دیکھا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو زمین پر پٹخ دیا تھا۔ جب وہ ان کی طرف معاملے کو حل کرنے کے لیے بڑھا، دونوں بھاگ گئے۔ ٹین گر لڑکے--اسے صرف بعد والے خواب سے ہی تشریح کیا جا سکتا ہے، جس کے تجزیے کے دوران اس نے محاورتی اظہار استعمال کیا: 'بندوق کے پیندے کو ضرب لگا کر ناکارہ بناؤ'۔ کانوں کے نیلے پتھر والے آویزے، اس کے مشاہدے کے مطابق خاص طور پر طوائفیں پہنتی ہیں۔ یہ دو لڑکوں کے بارے میں مشہور تک بند اشعار کی یاد دلاتے ہیں: 'دوسرے لڑکے کو میری پکارا جاتا ہے'، جو بتاتا ہے وہ لڑکی تھی۔ خاتون جو باڑ کے ساتھ کھڑی

تھی: دولڑکوں کے منظر کے بعد، وہ ڈینوب کے کنارے سیر کے لیے گئی، اور تنہائی کا فائدہ اٹھا کر لکڑی کی باڑ کی آڑ میں پیشاب کر رہی تھی۔ تھوڑی دور ایک عمدہ لباس میں ملبوس ادھیڑ عمر خاتون اس پر زیر لب مسکرا رہی تھی اور چاہتی تھی کہ اسے اپنے پتے والا کارڈ دے۔

چونکہ، خواب میں، عورت کھڑی تھی اور وہ بھی پیشاب کرنے کے لیے کھڑا تھا، وہاں خاتون کے پیشاب کرنے کی تلمیح ہے، اور یہ 'خوف ناک نظروں' کی تشریح کرتا ہے۔ سرخ گوشت کا نمایاں ہونا، گھٹنے اٹھا کر بچپن میں بیٹھنے کی حالت میں دیکھنا بعد کی یادداشتوں میں 'فخر گوشت'، 'زخم کی حیثیت سے نمودار ہوتا ہے۔ خواب دو مواقع کو یکجا کرتا ہے۔ ایک، جب بچپن میں وہ لڑکی کو پیشاب کرتے، اور ایک مرتبہ لڑکی کو نیچے بیٹھا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر اس کے والد کی اس کو دی جانے والی سزا ہے جو اُس کے تجسس پر دی جاتی ہے۔

خواب 4

بچپن کی یادداشتوں کا اژدھام، جو تیزی سے تخیل میں تبدیل ہو جاتا ہے، اسے ایک عمر رسیدہ خاتون کے درج ذیل خواب میں دیکھا جا سکتا ہے: وہ تیزی سے باہر جا کر کچھ خریداری کرنا چاہتی ہے۔ گربین (ایک گلی) میں وہ گھٹنوں کے بل جھک جاتی ہے جیسے وہ ٹوٹ گئی ہے۔ متعدد لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں، خاص طور پر ٹیکسی ڈرائیور، لیکن کوئی بھی اس کی کھڑے ہونے میں مدد نہیں کرتا۔ وہ کئی بے فائدہ کوششیں کرتی ہے، آخرش وہ کامیاب ہو جاتی، اور ٹیکسی میں بیٹھتی ہے جو اسے اس کے گھر لے جاتی ہے۔ ایک لکڑی کی بڑی بازاری ٹوکری اس کی طرف کھڑکی سے پھینکی جاتی ہے۔

یہ وہ خاتون ہے جو ہمیشہ اپنے خوابوں میں ڈرائی جاتی ہے، ویسے ہی جیسے وہ بچپن میں ڈرا کرتی تھی۔ خواب کی پہلی حالت گرے ہوئے گھوڑے سے لی گئی، جیسے 'ٹوٹ کر نیچے گرنا' گھڑ دوڑ کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اپنی جوانی میں وہ گھڑ سوار تھی، وہ ابھی تک ذہنی طور پر گھوڑا تھی۔ نیچے گرنے کا خیال اس کے بچپن کی یاد سے منسلک ہے جب ہال پوٹر کا مرگی میں مبتلا سترہ سالہ لڑکا گر گیا اور ٹیکسی میں گھر لایا گیا تھا۔ اس کو بلاشبہ، اس نے صرف سنا تھا لیکن مرگی والے کا نیچے گرنے کا خیال تصور میں بہت اہمیت رکھتا ہے، اور بعد میں خود اس کے ہسٹیریائی حملوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جب ایک خاتون زمین پر گرنے کا خواب دیکھتی ہے، وہ ہمیشہ جنسی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ گری ہوئی عورت ہو جاتی ہے، اور زیر غور خواب کی تشریح کے مقصد کے لیے یہ مشکوک ہے، اس لیے کہ وہ گربین، ویانا کی گلی میں گرتی ہے جہاں طوائفوں کی بھیڑ ہے۔ بازاری ٹوکری کی ایک سے زائد تشریحات قبول کی جا سکتی ہیں۔ یہ اسے ایک لحاظ سے (جرمن، Korb = ٹوکری = انکار) متعدد انکار یاد دلاتی ہے جو اس نے اپنے اوپر نالش کرنے والوں سے اوّل کیے تھے، اور جو وہ سمجھتی تھی بعد میں خود وصول کرے گی۔ یہ اس تفصیل سے مطابقت رکھتا ہے 'کسی نے بھی اسے اٹھانے کی کوشش نہیں کی' جس کی وہ خود 'توجہ کے لائق سمجھنے' سے تشریح کرتی ہے۔ مزید، بازاری ٹوکری خیالی پلاؤ کی یاد دلاتی ہے جو پہلے ہی تجزیے کے دوران ظاہر ہو چکی تھی، جس میں وہ تصور کرتی ہے کہ وہ مقام سے بہت دور شادی کرتی اور اب بازار، بازار کی عورت کی حیثیت سے جاتی ہے۔ آخر میں، بازاری ٹوکری ملازم کا بھی نشان ہو سکتی ہے۔ یہ مزید اس کے بچپن کی یادداشتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔ ایک ماسی جس کو چوری کی وجہ سے نکال دیا گیا؛ وہ خود اس کے قدموں پر گری اور معافی کی طلب گار ہوئی۔ خواہینا اس وقت بارہ سال کی تھی۔ پھر ایک گھریلو ملازمہ کا تصور ظہور پذیر ہوتا ہے جسے نکال دیا گیا کیوں کہ اس کا گھر کے گاڑی بان سے چکر چل گیا تھا، جس نے بعد میں اس سے حادثاتی طور پر شادی کی۔ یہ یادداشت، اس لیے، ہمیں خواب میں ٹیکسی ڈرائیوروں کی طرف اشارہ کرتی ہے (جو حقیقت کے برخلاف، گری ہوئی عورت کے پاس ایستادہ نہیں ہوتے)۔ لیکن یہاں ابھی تک ٹوکری کو پھینکنے کا معاملہ تشریح طلب ہے؛ خاص طور پر اسے

کھڑکی سے کیوں پھینکا گیا؟ یہ اسے ریل کے ذریعے سامان کی ترسیل، اور موسم گرما کی تفریح گاہ کی یاد دلاتے ہیں جب ایک آدمی نے کچھ نیلے آلو بخارے ایک خاتون کے کمرے میں کھڑکی سے پھینکے، اور اس کی چھوٹی بہن، جب وہ ایک بے وقوف کو گزرتے ہوئے کھڑکی میں سے جھانکتے دیکھ کر ڈر گئی تھی۔ اور اب، ان سب کی پشت پر یہ مشاہدہ ظہور پذیر ہوا جب اس کے دسویں سال میں گاؤں میں ایک مرد ملازم نے ایک نرس سے محبت کی اور اس کا سامان اس کے عاشق کے ساتھ پھینکا گیا۔ ملازم کا سامان، یا صندوق جسے ویانا میں تحقیری طور پر 'سات آلو بخارے' سے بیان کیا جاتا ہے۔ 'اپنے سات آلو بخارے اٹھاؤ اور دفع ہو جاؤ!

میری یادداشتیں، بلا شبہ، ایسے مریضوں کے خوابوں کی اِفراط رکھتی ہیں، جن کا تجزیہ بچپن کے نقوش، عموماً زندگی کے پہلے تین سالوں کی جانب رہ نمائی کرتا ہے، جو خفیہ طور پر یا بلکل یاد نہیں کیے جا سکتے۔ لیکن خوابوں سے نتیجہ اخذ کرنے اور عمومی طور پر ان کا اطلاق کرنے کا طریقہ کار سوالیہ ہے، کیوں کہ اکثر خواب اعصابی، اور خاص طور پر ہسٹیریائی ہوتے ہیں۔ خوابوں میں بچپن کے نظارے جو کردار ادا کرتے ہیں وہ اعصابی مرض سے، نہ کہ خوابوں کی عمومی فطرت سے مشروط ہوتے ہیں۔ میرے اپنے خوابوں کی تشریح میں، تاہم، جسے شدید بیماری کی علامت کی حیثیت سے یقیناً نہیں لیا گیا، وہ پوشیدہ خوابوں کے موضوع میں بار بار وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ میں اپنے بچپن کے ایک منظر کے مقابل ہوتا ہوں اور میرے خوابوں کا تمام سلسلہ اچانک کُلّی طور پر بچپن کے ایک تجربے پر سمٹ جاتا ہے۔ میں اس کی پہلے ہی مثالیں دے چکا ہوں، اور دوسرے معاملات میں بھی دوں گا۔ میں شاید اس باب کو اپنے کئی خوابوں کو بیان کیے بغیر زیادہ موزوں انداز میں بند نہیں کر سکتا جن میں حالیہ واقعات اور بچپن کی بھولی بسری یادیں مشترکہ طور پر منبع کی حیثیت سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

1. طویل سفر کرنے کے بعد، اور بستر پر بھوکے اور تھک کر سونے کے بعد اصلی ضروریات زندگی اپنے دعوے نیند میں کرنا شروع کرتی ہیں۔ میں نے درج ذیل خواب دیکھا: میں باورچی خانے میں پڈنگ کا کہنے کے لیے گیا۔ وہاں تین خواتین کھڑی تھیں، ان میں سے ایک میزبان، وہ اپنے ہاتھوں میں کچھ گھما کر بنا رہی ہے، جیسے وہ ڈمپلنگ (میٹھی ڈش کا پیڑہ) بنا رہی ہے۔ وہ جواب دیتی ہے، جب تک ہاتھ کا کام ختم ہو مجھے انتظار کرنا ہوگا (گفت گو نمایاں نہیں)۔ میں بے صبرا ہو کر سامنے چلا جاتا ہوں۔ میں اوور کوٹ پہنتا ہوں۔ پہلی کوشش میں وہ بہت زیادہ لمبا لگتا ہے۔ میں اسے اتار دیتا ہوں، اور میں یہ دیکھ کر کسی حد تک متحیّر ہو جاتا ہوں وہ کھال کو تراش خراش کر کے بنایا گیا ہے۔ دوسرا کوٹ کپڑے کا لمبا غلاف لگتا ہے جس میں ترکی کے نمونے سیئے ہوئے ہیں۔ ایک اجنبی، لمبوترے چہرے اور چھوٹی نوک دار ڈاڑھی کے ساتھ آتا، اور مجھے اسے پہننے سے یہ کہہ کر منع کر دیتا ہے کہ وہ اس کا ہے۔ میں اب اسے دکھاتا ہوں وہ پورا، ہر طرف سے ترکی سوزن کاری میں چھپا ہوا ہے۔ وہ پوچھتا ہے: 'ترکی (سوزن کاری، کپڑے کا غلاف...) تمہاری تشویش کیسے ہے؟' لیکن ہم جلد ہی دوست بن جاتے ہیں۔

اس خواب کے تجزیے میں مجھے یاد ہے، بلکل غیر متوقع طور پر، پہلی ناول جو میں نے پڑھی، یا اس کے بجائے جسے میں نے پہلی جلد کے اختتام سے پڑھنا شروع کیا، غالباً اس وقت میری عمر تیرہ سال تھی۔ میں نے اس سے پہلے کبھی ناول کا نام نہیں سنا تھا، لیکن اس کا اختتام واضح طور پر میری یادداشت میں زندہ رہا۔ ہیرو پاگل ہو جاتا ہے، اور تین خواتین کے نام متواتر پکارتا ہے جو اس کی زندگی میں عظیم ترین کامیابیاں اور خرابیاں لے کر آئی تھیں۔ پیلاگی ان میں سے ایک نام ہے۔ میں ابھی تک یہ نہیں جانتا اس یادداشت کا تجزیے کے دوران کیا کروں۔ تین خواتین کے ساتھ وہاں تین قسمت کی مالک تین یونانی دیویاں ہیں، اور میں جانتا ہوں کہ اُن تین عورتوں میں سے ایک خواب کی میزبان وہ ماں ہے جو زندگی دیتی اور جو بچے کو پہلی غذا دیتی ہے۔ محبت اور بھوک ماں کی چھاتی پر جا کر ملتے ہیں۔ ایک

جوان آدمی-- ایک حکایت چلتی ہے-- جو حُسنِ نسوانی کا عظیم مداح ہو جاتا ہے، ایک مرتبہ مشاہدہ کرتا ہے، جب گفت گو نرس کی خوب صورتی کی طرف مڑتی ہے جس نے اسے بچپن میں دودھ پلایا، اور اسے افسوس تھا کہ وہ اس سہولت کا زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکا تھا۔ میں تحلیل نفسی کی میکانیت میں ماضی کے رجحانات کو مفصّل بیان کرنے کی عادت میں مبتلا ہوں۔-- قسمت کی مالک دیویوں میں سے ایک، پھر، اپنی ہتھیلیوں کو مَلتی رہتی ہے، جیسے وہ گول پیڑہ بنارہی ہے۔ یونانی دیویوں میں سے ایک کا عجیب کام ہے اور وہ فوراً تشریح کا متقاضی ہے! یہ تشریح ایک دوسری، اس سے بھی پہلے بچپن کی ایک یادداشت پر مبنی ہے۔ جب میں چھ سال کا تھا، اور اپنی والدہ سے ابتدائی اسباق پڑھ رہا تھا، مجھ سے یہ یقین کرنے کی توقع کی جاتی تھی ہم مٹی سے بنائے گئے ہیں، اور، اس لیے لازماً مٹی میں جائیں گے۔ لیکن یہ مجھے مسرت نہیں بخشتا تھا، اور میں اس نظریے پر استفسار کرتا تھا۔ اس پر میری ماں اپنے ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں کو مَلتی -- جیسے پیڑہ بنارہی ہو، حالاں کہ ان کے درمیان کوئی پیڑہ نہیں ہوتا تھا-- اور مجھے اپنی جلد کی سطح کو رگڑنے کے بعد اوپری پرت کا سیاہ مائل ہونا اس ثبوت کے لیے دکھاتی کہ ہم مٹی سے بنے ہوئے ہیں۔ اس مظاہرے پر مجھے بہت حیرت ہوئی ، اور میں نے اس نظریے کو چپ چاپ مان لیا۔ اس طرح وہ عورت جس کی طرف میں باورچی خانے میں گیا، جیسا میں نے اپنے بچپن میں اکثر کیا جب میں بھوکا ہوتا اور میری ماں، چولھے کے پاس بیٹھی، مجھے انتظار کرنے کی ہدایت کرتی یہاں تک کہ ظہرانہ تیار ہو جائے۔ اور اب پیڑے کے لیے! کم از کم یونیورسٹی میں میری ایک استانی-- جس کا میں کھال (جلد کی اوپری سطح) کے علم کے لیے ممنون ہوں-- مجھے لفظ Knodl (جرمن معنی پیڑہ) سے وہ آدمی یاد آتا ہے جس پر اُس نے اس کی تحریروں کی ادبی سَرقے پر نالش کی تھی۔ ادبی سَرقہ کرتے ہوئے وہ کسی بھی شے پر ہاتھ دکھا سکتے ہیں، جو دوسرے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ خواب کے دوسرے حصّے کی طرف لے جاتی ہے، جس میں میرے ساتھ اوُورکوٹ کے چور کی حیثیت سے برتاؤ کیا جاتا ہے جو کچھ عرصے کے لیے اپنا کاروبار لیکچر ہالوں میں کرتا ہے۔ میں نے لفظ ادبی سَرقہ-- بغیر کسی متعین ارادے کے -- استعمال کیا کیوں کہ مجھ پر القا ہوا، اور اب میں دیکھتا ہوں یہ پوشیدہ خواب موضوع سے متعلق ہے اور یہ نمایاں خواب کے مختلف حصوں کے درمیان پُل کا کام سرانجام دیتا ہے۔ وابستگی کی زنجیر Pelgie--plgiarism--plagiostomi(sharks)-- fish-bladder-- پرانی ناول کو knodl اور اوُورکوٹ (جرمن: uberzieher=pullover,overcoat or condom سے منسلک کرتے ہیں جو جنس سے متعلق تکنیک کے اطلاق کا حوالہ دیتی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ یہ ایک جبری اور غیر منطقی رابطہ ہے، لیکن اس کے باجود یہ وہ حقیقت ہے جسے میں جاگتی زندگی میں قائم نہیں کرسکتا اگر وہ خواب میں پہلے ہی استوار نہ ہو چکا ہوتا۔ بلاشبہ، حالاں کہ اس جذبے سے کچھ بھی مقدس منسلک نہ تھا جو وابستگیوں پر زور دیتا۔ محبوبہ کا نام، Brucke (الفاظ کا پُل) اب مجھے اس ابتدائی ادارے کی یاد دلاتا ہے جہاں میں نے طالب علم کی حیثیت سے، کسی بھی شے کی تمنا کیے بغیر سب سے زیادہ مسرت انگیز لمحات گزارے تھے۔" اس لیے تم ہر روز ذہانت کے دل سے اور زیادہ مسرت پاؤ گے۔' وہ سب سے زیادہ مکمل صورت میں خواہشات سے متصادم ہوتی ہیں جو خواب میں میرا ناک میں دم کرتی ہیں۔ اور آخرش ایک دوسری عزیز استانی کی یاد دلاتی ہیں، جس کا نام کسی کھانے سے ملتا جلتا تھا، اور ایک ہم دردانہ منظر جس میں کھال کی جلد کو رگڑنا ایک کردار ادا کرتا، اور ذہنی پراگندگی (ناول) اور لاطینی دوا (kuche=kitchen) یعنی کوکین سے علاج جو بھوک کی اشتہا کو مٹا دیتا ہے۔

اس اندز میں، جس میں مَیں خیالات کی پیچیدہ قطار کی پیروی کرسکتا تھا ابھی تک دور تھی، اور مکمل طور پر بیان کرتا ہوں کہ خواب کا ایک حصّہ ابھی تک تجزیے سے محروم ہے، لیکن میں اس سے ضرور بچوں گا، کیوں کہ ذاتی ایثار جو اس میں ملوث ہے وہ بہت عظیم ہے۔ میں ان میں سے صرف ایک لیتا ہوں، جو براہ راست ہمیں خواب خیال کی طرف

رہ نمائی کرے گا جو پینڈے میں ملبے کی شکل میں پڑا ہوا ہے۔ لمبے چہرے اور نوک دار ڈاڑھی والا اجنبی جو مجھے اوُور کوٹ پہنے سے روکتا ہے، وہ سپالاٹو کے ایک تاجر سے مشابہ ہے جس سے میری بیوی نے متعدد تر کی کپڑے خرید ے تھے۔اس کا نام پوپووک، ایک مشکوک نام تھا، جو مزاح نگار سٹیٹن ھیم کو مجوزہ تبصرے کا جواز فراہم کرتا:'اس نے مجھے اپنا نام بتایا اور چہرے کی شرمندہ سرخی کے ساتھ میرے ہاتھ کو ہلایا۔' بقیہ کے لیے وہی غلط استعمال پایا جو اوپر پیلاگی وغیرہ کے لیے پایا گیا تھا۔کوئی بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا ناموں سے کھیلنا بچکانہ عمل ہے۔اگر میں اس میں ملوث ہو جاؤں ،وہ مشق ،بدلے کا عمل ہو گی ، اس لیے کہ میرا اپنا نام بھی ایسا ہی ہے جو اس قسم کے کمزور مزاح کا موضوع بن سکتا ہے۔ لیکن ہم یہاں رکتے ہیں۔ سپالاٹو نے مجھے کیٹارو میں ایک دوسری خریداری کی یاد دلائی جہاں میں بہت زیادہ محتاط تھا،اور اچھی سودے بازی کا موقع گنوا دیا۔خواب خیالات میں سے ایک بھوک کی اشتہا واقعی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے:ہم کسی کو فرار ہونے نہیں دیں گے؛ ہم لے لیں گے جو لینا چاہتے ہیں،اگر چہ ہم ذرا سی غلطی کر چکے ہیں؛ ہم کبھی بھی موقع حاصل کرنے سے نہیں رہیں گے، زندگی بہت مختصر، اور موت ناگزیر ہے۔ کیوں کہ اس سے صرف جنس مراد ہے،اور کیوں کہ خواہش خیال کے غلط کرنے سے پہلے اسے جانچنے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ کارپے ڈائم کے اس فلسفے کو احتساب کا خوف ہے،اور خواب پہلے ہی خود کی ضرور تنسیخ کر لے گا۔اس طرح تمام اقسام کے جوابی خیالات وقت کی یادداشتوں کے ساتھ اظہار پاتے ہیں، جب روحانی نشو ونما تنہا خوابینا کے لیے تمام رکاوٹوں اور چھپی ہوئی جنسی تعزیروں کے خطرات کے باوجود کافی ہوتی ہے۔

II. دوسرا خواب طویل تر ابتدائی بیان کا متقاضی ہے۔

میں نے مغربی اسٹیشن کی طرف گاڑی چلائی تا کہ آوسی میں تعطیلات کا سفر شروع کر سکوں، لیکن میں ایشل ٹرین کے لیے پلیٹ فارم پر وقت پر پہنچ گیا، جو تیز تر جاتی ہے۔وہاں میں نے کاؤنٹ تھن کو دیکھا، جو پھر ایشل، شہنشاہ سے ملنے کے لیے جا رہا تھا۔ بارش کے باوجود وہ ایک کھلی بگھی میں پہنچا۔لوکل ٹرینوں میں داخلے کے دروازے سے، روکھے پن سے بغیر ایک لفظ کہے، اشارہ کرتے ہوئے سیدھا آیا، اور پلٹ کر گیٹ کیپر کی طرف مڑ کر ہاتھ ہلایا۔ گیٹ کیپر اس سے واقف نہ تھا اور وہ اس کا ٹکٹ دیکھنا چاہتا تھا۔اس کے ایشل ٹرین میں جانے کے بعد مجھ سے پلیٹ فارم چھوڑ کر انتظار گاہ میں جانے کے لیے کہا گیا، لیکن کچھ کوشش کے بعد میں نے وہیں رہنے کی اجازت حاصل کر لی۔ میں نے وقت یہ دیکھتے ہوئے گزارا کس طرح متعدد لوگ ریلوے اہلکاروں کو رشوت دے کے ڈبے میں جگہ حاصل کرتے ہیں ۔ میں بھرپور طریقے سے شکایت کرنے کا رجحان رکھتا تھا تا کہ اپنے لیے بھی وہ سہولت حاصل کر سکوں۔ اسی دوران میں نے اپنے لیے کچھ گنگنایا، جسے بعد میں مَیں نے فیگارو کی شادی کے اشعار کی حیثیت سے شناخت کیا:

اگر میرے آقا کاؤنٹ کی خوشی کا پیمانہ ہوگا، خوشی کا پیمانہ،
صرف اسے اپنی خواہش کہنے دو
اور پھر میں راگ الاپوں گا۔
(ممکنہ طور پر دوسرا شخص اس کا سُر شناخت نہیں کر سکتا)

اُس ساری شام میں بڑے جھگڑالو موڈ میں رہا: میں نے بیرے اور ٹیکسی ڈرائیور پر؛ میں سمجھتا ہوں، ان کی دل شکنی کیے بغیر، فقرے کسے، اور اب تمام اقسام کے دلیرانہ اور انقلابی خیال میرے ذہن میں وارد ہوئے، ایسے جیسے وہ خود فیگارو کے الفاظ ،اور بیو مارشز کے طربیہ میں موزوں ہوں گے، جس کو میں نے کامیڈی فرین کائیس میں دیکھا تھا۔اس عظیم انسان کے بارے میں گفت گو کی جس نے پیدا ہونے کی مشکل اٹھائی؛ حقِ نوابی جو کاؤنٹ الماوایوا، سوسین کے سلسلے میں استعمال کرنا چاہتا تھا؛ وہ مذاق جو ہمارے بغض پرور مخالف صحافی کاؤنٹ تھن (جرمن، معنی

کرنا) کے نام پر، اسے گراف نش تھن، کاؤنٹ نکھٹو کہتے ہیں۔ میں حقیقت میں اس سے رشک نہیں کرتا۔ وہ اب شہنشاہ کے ساتھ اپنے سامنے مشکل سامعین پاتا ہے، اور یہ میں ہوں جو حقیقتاً نکھٹو کاؤنٹ ہے، اس لیے میں تعطیلات منانے کا منصوبہ بنا کر جا رہا ہوں۔ اب ایک صاحب آتے ہیں جن کو میں طبی امتحان میں حکومتی نمائندے کی حیثیت سے جانتا ہوں، اور جس نے خوشامدی عرفیت ،حکومت کا شریک بستر' کا اعزاز اپنی کارکردگی کی بنا پر حاصل کیا۔ اپنے سرکاری عہدے کی وجہ سے اس نے درجہ اوّل کا آدھا ڈبہ اپنے لیے مختص کرا لیا، اور میں نے ایک گارڈ کو دوسرے گارڈ سے یہ کہتے ہوئے سنا، ' ہم ان صاحب کو آدھے ڈبے کے ساتھ کہاں رکھنے جا رہے ہیں؟' ایک خوبصورت قسم کی ہم دردی! میں سارے اوّل درجے کے مسافروں کو پیش کر رہا تھا۔ میں خود بھی اپنے لیے واقعی پورا ڈبہ لے سکتا تھا، لیکن گاڑی میں نہیں، کیوں کہ وہاں رات کو میری دست رس میں کوئی بھی پیشاب خانہ نہیں ہونا تھا۔ میری گارڈ کو شکایت بے فائدہ تھی، میں نے خود کو یہ مشورہ دے کر انتقام لیا کہ ڈبے کے فرش پر کم از کم ایک سوراخ بنا دوں تا کہ مسافروں کی بنیادی ضروریات پوری ہونا ممکن ہو سکیں۔ صبح کے پونے تین بجے میں پیشاب کی شدید طلب سے درج ذیل خواب کے ساتھ اٹھا:

ایک مجمع، طلبا کا اجلاس.... ایک خاص نواب (تھُن یا طافے) تقریر کر رہا ہے۔ اس سے جب جرمنوں کے بارے میں کچھ کہنے کے لیے کہا گیا۔ اس نے حقارت آمیز انداز میں اعلان کیا اس کا پسندیدہ پھول پچھیرے کا پیر ہے، اور وہ پھر بٹن کے سوراخ کے اندر کچھ پھٹے پتے کی طرح کا رکھتا ہے، حقیقت میں وہ پتے کا مروڑا ہوا ڈھانچہ ہے۔ میں اوپر کودا، لیکن میں اپنے دلالت کرتے ہوئے رویے پر حیرت زدہ تھا۔ پھر، اور زیادہ مبہم انداز میں: وہ ایسا نظر آیا جیسے وہ داخلے پر ہیٹ وغیرہ رکھنے کی جگہ ہے۔ جانے کا راستا لوگوں سے بھرا ہوا ہے، اور فرد کو ضرور فرار ہونا ہے۔ میں نے خوب صورتی سے آراستہ خدم وحشم والے مقرر کردہ کمروں سے اپنا راستا بنایا؛ بظاہر وہ وزارتی رہائش گاہیں ہیں، جن کے فرنیچر کا رنگ بھورے اور بنفشی کے درمیان تھا، اور آخر میں مَیں ایک راہداری میں آتا ہوں جس میں گھر والی، ایک موٹی عمر رسیدہ خاتون بیٹھی ہوئی ہے۔ میں اس سے گفت گو کرنے سے احتراز کرتا ہوں، لیکن وہ سمجھتی ہے مجھے اس راستے سے گزرنے کا استحقاق حاصل ہے، کیوں کہ وہ پوچھتی ہے آیا وہ چراغ کے ساتھ میرے ساتھ چلے۔ میں اشارے سے نشاندہی کرتا، یا اسے بتاتا ہوں، کہ وہ سیڑھیوں پر کھڑی رہے، اور یہ مجھے ایسا نظر آیا جیسے میں بہت زیادہ ہوشیار ہوں، اس لے کہ آخر کار میں املا لینے سے پہلوتہی اختیار کرتا ہوں۔ اب میں سیڑھیوں سے نیچے ہوں، اور میں ایک تنگ، ڈھلوانی بالا راستا دریافت کرتا ہوں، اور اس پر چلتا ہوں۔

دوبارہ مبہم: وہ گو کہ میرا دوسرا مفوضہ کام تھا کہ شہر سے نکل جاؤں، جیسا پہلا تھا کہ عمارت سے باہر نکلوں۔ میں ایک گھوڑے والی گاڑی میں سفر کر رہا ہوں، اور میں ڈرائیور کو بتاتا ہوں وہ مجھے ریلوے اسٹیشن لے جائے۔ 'میں تمھارے ساتھ ریلوے لائن پر خود گاڑی نہیں چلا سکتا،' میں کہتا ہوں، جب وہ مجھے ملامت کرتا ہے جیسے میں اسے تھکا چکا تھا۔ یہاں مجھے ایسا نظر آیا جیسے میں پہلے ہی وہاں کا سفر اس کی بگھی میں کر چکا تھا جو عام طور پر ریل سے کیا جاتا ہے۔ اسٹیشن ہجوم سے بھرا ہوا ہے؛ میں حیران تھا کہ کرمس یا ژنائم کی طرف جاؤں، لیکن میں نے تاثر لیا دربار وہاں ہو گا، اور میں نے کرژ یا کچھ ایسی ہی جگہ کا فیصلہ کیا۔ اب میں ریلوے کے ڈبے میں بیٹھا ہوا تھا، جو ٹرام کی طرح تھا، اور میں نے اپنے بٹن کے سوراخ میں لمبی گندھی ہوئی ڈوری کی طرح کی شے رکھی ہوئی تھی، جس پر بنفشی۔ بھورے پھولوں کا سخت لوازمہ تھا، جو لوگوں پر بہت زیادہ نقش مرتب کرتا ہے۔ یہاں نظارہ منقطع ہو جاتا ہے۔

میں ایک مرتبہ پھر ریلوے اسٹیشن کے سامنے ہوں، لیکن میں ایک عمر رسیدہ شخص کی معیت میں ہوں۔ میں نا قابل شناخت رہنے کا ایک منصوبہ سوچتا ہوں، لیکن میں دیکھتا ہوں وہ منصوبہ پہلے ہی بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ سوچنا

اور تجربہ کرنا یہاں، جیسے ایک ہی شے ہے۔ وہ خود کو نابینا ہونے کا بہانہ بناتا ہے۔ اگر کنڈکٹر ہمیں اس حالت میں دیکھتا، وہ ہم پر توجہ دیے بغیر ہمارے پاس سے گزر جاتا۔ اسی وقت عمر رسیدہ آدمی کی حالت، اور پیشاب کرنے والا عضو، پلاسٹک کا ادراک کیا جاتا ہے۔ پھر میری آنکھ پیشاب کرنے کی شدید خواہش سے کھل جاتی ہے۔

پورا خواب ایک افسانوی قسم کا نظر آتا ہے، جو خوابینا کو ماضی میں انقلابی سال 1848 میں لے جاتا ہے، جس کی یاد 1898 کی جوبلی تقریبات، اور ساتھ میں واشاؤ کی تھوڑی تفریح کے ساتھ منائی گئی، جس میں مَیں نے ایمرس ڈورف، فیشاف کے مہاجر طالب علم رہ نما سے ملاقات کی، جس کا نمایاں خواب کے موضوع میں متعدد خصوصیات کا حوالہ ہے۔ خیالات کی وابستگی نے مجھے پھر انگلینڈ میں، میرے بھائی کے گھر کی طرف رہ نمائی کی، جو اپنی بیوی کو ہنسی میں ٹینی سن کی نظم پچاس سال پہلے کا خطاب دیتا ہے، جہاں بچے اسے درست کرنے کے لیے پندرہ سال پہلے کہتے ہیں۔ یہ تخیل، تاہم، جو بذات خود اس خیال سے وابستہ ہے جو نواب تھُن کے دیکھنے سے پیدا ہوا؛ وہ اطالوی گرجا گھر کے بیرونی نظارے کی طرح ہے۔ اس کی پشت کا نظارہ اس کی بنیادی ساخت سے منسلک ہوئے بغیر ہے۔ یہ اس بیرونی نظارے کے برخلاف خلا رکھتا اور منتشر ہے اور کئی جگہوں پر اندرون تر جانے کا راستا ہے۔ خواب کی پہلی حالت کئی منظروں پر مشتمل ہے، جس سے میں اسے جدا کرنے کے لائق ہوا ہوں۔ خواب میں نواب کا غصیلا رویہ میرے اسکول کے ایک منظر سے چربہ کیا گیا ہے جو میرے پندرہویں سال میں وقوع ہوا۔ ہم نے ایک غصیلے اور غیر ہر دل عزیز استاد کے خلاف سازش کا منصوبہ بنایا۔ اس میں سرکردہ کردار ایک ہم جماعتی نے ادا کیا جو اُس وقت تک انگلینڈ کے ہنری ہشتم کو اپنے ماڈل کی حیثیت سے اپنا چکا تھا۔ مجھے لگا، جارحانہ بغاوت کرنے، اور ڈینوب سے آسٹریا (واشاؤ) کی اہمیت پر گفت گو کرنے والا دن کھلی بغاوت کے لیے مناسب ہے۔ ہمارے سازشی ساتھیوں میں سے صرف ایک یہی اشرافیہ سے میرا ہم جماعتی تھا۔۔اسے اس کے نمایاں قد و قامت کی وجہ سے 'گیراف' پکارا جاتا تھا۔۔ اور جب اسکول کے ظالم کے ذریعے اس کی سرکاری سرزنش کی جارہی ہوتی، جرمن بولی کا پروفیسر، ایسے کھڑا ہوتا تھا جیسے نواب خواب میں کھڑا تھا۔ پسندیدہ پھول کی تشریح، اور بٹن کے سوراخ میں کچھ رکھنا جو لازماً پھول ہو، یہ ہے کہ اس دن میں نے اپنے دوست کو پھول دیے تھے، اور وہ شیکسپیئر کے تاریخی ڈرامے جس نے سفید گلابوں اور لال گلابوں کی جنگ چھیڑی، ہنری ہشتم کی سرگذشت کی طرف راستا بناتا ہے۔ اب یہ گلابوں اور سفید اور سرخ کارنیشوں (پھول) سے زیادہ دور نہ تھا۔ یہاں ویانا میں سفید کارنیش سامی مخالفت کا، اور سرخ سوشل ڈیموکریٹوں کی مخالفت کا نشان بن چکا ہے۔ ایک خوبصورت ریلوے کے ڈبے میں سفر کے دوران اس کی پشت پر سامی مخالفت کا عنصر نمایاں تھا۔ تیسرا منظر خواب میں میری ابتدائی طالب علمی کے دنوں کے نظارے کی تشکیل میں معاونت کرتا ہے۔ وہاں جرمن طالب علموں کے کلب میں فلسفے اور جنرل سائنسوں پر ایک مباحثہ ہوا۔ میں نے بلکل نوخیز جوان، مکمل مادی نظریات والا ہونے کی وجہ سے ایک طرف کی بھرپور حمایت کا فیصلہ کیا۔ وہاں ایک بردبار بڑا طالب علم ساتھی بھی تھا، جو اس وقت تک لوگوں کو منظم اور ان کی رہ نمائی کرنے میں اپنی اہلیت منوا چکا تھا، اور اس کا نام حیوانی سلطنت پر تھا، اٹھا اور ہمیں لاجواب کر دیا۔ اس نے یہ بھی کہا وہ اپنی جوانی میں سور پال چکا تھا، اور پھر پشیمان ہو کر اپنے والد کے گھر آ گیا۔ میں کودا (جیسے خواب میں)، اور گندی سواری کی، اور دندان شکن جواب دیا کہ چونکہ میں جانتا ہوں اس نے سوروں کا گلہ پالا، میں اس کی تقریر کے لہجے سے متعجب نہیں ہوا۔ (خواب میں، میں اپنی جرمن قومیت کے احساسات سے متعجب ہوا) وہاں ایک عظیم افراتفری تھی، اور تقریباً سب کا عمومی مطالبہ تھا کہ میں اپنے الفاظ واپس لوں، لیکن میں اپنے موقف پر ڈٹا رہا۔ تذلیل کیے گئے طالب علم نے اس نصیحت کو قبول کرنے میں کافی باشعور ہونے کا ثبوت دیا، جو اسے کی گئی کہ معاملے کو درگزر کیا جائے۔

خواب کے اس منظر کے بقیہ عناصر اور زیادہ آغاز کے ہیں۔ اب دیکھنا ہے نواب کا بچھیرے کے پیر کا حقارت کے ساتھ حوالہ دینے کا کیا مطلب ہے؟ یہاں میں اپنے ٹرین کے رفقاء سے ضرور پوچھتا ہوں۔ بچھیرے کا پیر (جرمن Huflattich: ،Lattice(lettuce)، (Salathund) کتا جو دوسروں سے اس پر بغض کرتا ہے جو وہ خود نہیں کھا سکتا)۔ اس سے کئی وصف اخذ کیے جا سکتے ہیں: Gir-affe (جرمن: Affe=monkey,ape)، سور، سورنی، کتا؛ میں نام کے ذریعے خچر پر پہنچتا، اور پھر تعلیمی پروفیسر پر اپنی نفرت انڈیلتا ہوں۔ مزید یہ کہ میں بچھیرے کے پیر کا ترجمہ pisseen-lit کرتا ہوں-- میں نہیں جانتا میں اسے صحیح کرتا ہوں۔ میں نے یہ خیال زولا کے جرمینل سے لیا، جس میں کچھ بچوں کو اپنے ساتھ لگڑ ونده کی سلاد لانے کو کہا جاتا ہے۔ کتا-- chien--وہ نام رکھتا ہے جو فعل کی آواز کے برخلاف بڑے عمل کے لیے ہے (pisser چھوٹے کے لیے استعمال ہوتا ہے) ہم اب اس کے تمام طبعی درجوں کو تین میں موزوں کریں گے، اس کے لیے اسی جرمینل میں، جو مستقبل کے انقلاب سے نمٹتا ہے۔ وہاں ایک مخصوص قسم کا مقابلہ ہے، جو گیس دار فضلہ پیش کرنے کو بیان کرتا ہے اور flatus جانا جاتا ہے۔ اور اب میں وہ نہیں کر سکتا لیکن مشاہدہ کرتا ہوں کیسے اس flatus کے لیے طویل عرصے کا راستا تیار کیا جائے، چونکہ پھولوں سے آغاز شروع ہو کر انگریزی تاریخ میں ہنری ہشتم سے گزر کر آرمڈا کے وقت تک، جس کے کامیاب اختتام کے بعد انگریزوں نے تمغے پر کندہ flavit et dissipiti sunt (الفاظ) پر ضرب لگائی، اس لیے کہ طوفان اسپینی بیڑے کو پہلے ہی منتشر کر چکا تھا۔ میں نے اس عبارتی ٹکڑے کو اپنے مضمون 'اسبابِ امراض' کے عنوان کے طور پر ہلکے استہزائیہ انداز میں استعمال کرنے کا سوچا، اگر میں کبھی بھی ہسٹیریا کے تفصیلی ادراک اور علاج پر کامیاب ہو جاؤں۔

میں خواب کے دوسرے حصے کی مفصل تشریح، صرف احتساب کی وجہ سے نہیں دے سکتا۔ اس نکتے پر، میں نے خود کو انقلابی دور کے نام ور اصحاب کی جگہ رکھا، جنھوں نے ایک عقاب (جرمن: Adler) سے مہم جوئی کی اور کہا جاتا ہے اس نے نفس پرستی سے نقصان اٹھایا۔ یہاں میں سمجھتا ہوں کہ میں احتساب سے گزرتے ہوئے صحیح نہیں تھا، گرچہ وہ ایک آؤلک مشیر تھا جس نے تاریخ کا بڑا حصہ مجھے بتایا تھا۔ خواب میں دیکھی گئی آرام گاہ عزت مآب کی نجی بگھی کا دیوان خانہ ہے جس پر بس ایک اچٹتی نظر ڈالنے میں کامیاب ہوا تھا۔ لیکن اس سے مُراد ایک عورت ہے، اور جیسا اکثر خوابوں میں ہوتا ہے۔ مکاں مالکن کی شخصیت فطین بوڑھی عورت کی ناشکری والی تلمیح ہے، جو برے طریقے سے اچھے وقتوں کی ادائی کرتی ہے، اور میں متعدد کہانیوں سے اس کے گھر لطف اندوز ہوا تھا۔ چراغ کا حادثہ ماضی میں گرل پارٹر کی طرف جاتا ہے، جس نے اسی قسم کا دل چسپ تجربہ کیا، جس کو اس نے بعد میں ہیرو اور لینڈر (سمندر کی لہریں اور محبت-- آرمڈا اور طوفان) میں استعمال کیا تھا۔

میں ضرورتاً خواب کے بقیہ دو حصوں کی مفصّل تشریح چھوڑتا ہوں، میں صرف ان عناصر کو علیحدہ کروں گا جو مجھے واپس میرے بچپن کے منظر میں لے جاتے ہیں، صرف جس کی خاطر میں نے خواب کو چُنا۔ قاری صحیح فرض کر سکتا ہے کہ یہ جنسی لوازمہ ہے جو دباؤ کی ضرورت پیدا کرتا ہے؛ لیکن وہ تشریح سے مطمئن نہیں ہوتا۔ وہاں کئی اشیاء ہیں جس کو ایک فرد خود اپنے آپ سے خفیہ نہیں رکھ سکتا، لیکن اس کا دوسروں کے ازالے کے لیے ضرور خفیہ کی حیثیت سے برتاؤ کیا جائے گا۔ یہاں ہم ان اسباب سے متعلق نہیں جو حل کو چھپانے کے لیے انکسار رہے ہیں، لیکن باطنی احتساب کے مقصد کی خاطر؛ جو خواب کے حقیقی موضوع کو، حتّٰی کہ مجھ سے بھی خفیہ رکھتے ہیں۔ اس سے متعلق، میں اعتراف کرتا ہوں کہ تجزیہ، خواب کے ان تین حصوں کو گستاخانہ شیخی کی حیثیت دیتا ہے، بھدا بڑا بننے کے خبط کی بہتات، بہت عرصہ پہلے میری جاگتی زندگی میں دبا دی گئی تھی، جو، تاہم، جرأت سے خود کو، انفرادی تفرّع سے آزاد، بالکل نمایاں خواب کے موضوع پر شام (یہ مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ میں ایک چالاک فرد ہوں) کا اعلا جذبے والا رویہ خواب سے پہلے

اپناتا ہوں ۔ ہر قسم کی شیخی، بلا شبہ، اس طرح عبارتی ٹکڑے گراڑ کے نکتے کا حوالہ ہے: 'گراڑ قیمت کیا ہے؟' جسے فرد استعمال نہیں کرتا جب وہ خود کو غیر معمولی دولت مند محسوس کرتا ہے۔ قارئین جو ماسٹر رابی لیس کی گارگنتاؤ اور اس کے فرزند پینٹا گورل کی نا قابل نقل زندگی اور کارناموں کو یاد رکھتے ہیں وہ خواب کے پہلے حصے کے موضوع کو ان شیخیوں کے درمیان داخل کرنے کے قابل ہوں گے جس نے مجھے للچایا۔ لیکن وہ درج ذیل بچپن کے دو منظروں سے متعلق ہیں جن کے بارے میں مَیں نے کہا: میں اس سفر کے لیے ایک نیا صندوق خرید چکا تھا، جس کا رنگ نقشی بھورا تھا، جو خواب میں کئی مرتبہ نظر آیا۔ ہم جانتے ہیں، بچے یقین رکھتے ہیں وہ لوگوں کی توجہ ہر نئی شے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اب مجھے اپنے بچپن کے درج ذیل حادثے کا بتایا گیا؛ میری اس کی خود وقوع پذیری کی یادداشت میری کہانی کی یادداشت سے تبدیل ہو گئی ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ دو سال کی عمر میں مَیں اکثر اپنا بستر گیلا کر دیا کرتا تھا۔ اور جب مجھے ایسا کرنے پر ملامت کی جاتی، میں اپنے والد کو یہ وعدہ کر کے تسلی دیتا میں اس کے لیے نیا سرخ خوب صورت بستر این (نزدیک ترین بڑے شہر) میں خرید دوں گا۔۔ پھر، خواب میں مُلحقات، کہ ہم نے اسے پیشاب کرنے والا شہر میں خریدا یا خریدنا چاہا تھا؛ فرد کو اپنا وعدہ نبھانا چاہیے۔ بچے کے بڑا بننے کا تمام خبط اس وعدے میں شامل ہے۔ بچوں کے معاملے میں خوابوں میں پیشاب کی مشکلات کی اہمیت پر غور کر کے (نباتیاتی مقالے والے خواب میں) پہلے تشریح کی جا چکی ہے۔ اعصابی تحلیلِ نفسی نے ہمیں بستر کو گیلا کرنے اور بڑی تمنا کے کردار کے راستے کے درمیان گہرے تعلق کو شناخت کرنے کی تعلیم دی۔

پھر، جب میں سات یا آٹھ سال کا تھا ایک اور گھریلو حادثہ رونما ہوا جسے میں اچھی طرح یاد رکھتا ہوں۔ ایک شام، سونے سے پہلے، میں نے ہوش مندی اختیار کرنے کی ہدایات نظر انداز کر دیں اور اپنی ضروریات اپنے والدین کی خواب گاہ میں، ان کی موجودگی میں پوری کیں۔ اس تقصیر پر میری سرزنش کی گئی، اور میرے والد نے تبصرہ کیا: 'لڑکا کبھی بھی کچھ حاصل نہیں کر پائے گا۔' یہ ضرور میری بڑی تمنا کے لیے خوفناک تازیانہ تھا، اس لیے کہ یہ منظر بار بار میرے خوابوں میں آتا، اور استقلال سے میری تکمیلیت اور کامیابی کے ساتھ جڑ جاتا ہے، جیسے یہ مجھ سے یہ کہنا چاہتا ہوں: 'تم نے دیکھا، میں نے آخر کار کچھ نہ کچھ حاصل کر لیا۔' یہ بچگانہ منظر خواب کے آخری منظر کے عناصر پیش کرتا ہے، جس میں کردار؛ انتقام کی خاطر، ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ عمر رسیدہ شخص، بظاہر میرا باپ ہے، اور اس کا یک چشمی ہونا اس کی ایک آنکھ میں سبز موتیا اتر آنے کی علامت ہے۔ اس کا میرے سامنے پیشاب کرنا ایسا ہے جیسا میں نے اس کے سامنے کیا تھا۔ سبز موتیا کے ذریعے میں اپنے والد کو کوکین یاد دلاتا ہوں، جو اس کے آپریشن کے دوران اسے دی گئی تھی، جیسے میں نے اس طرح اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اس کے علاوہ، میں اس سے کھیلتا ہوں؛ چونکہ وہ اندھا ہے، میں اس کے سامنے گلاس پکڑ کر بائیں سے دائیں کرتا، اور اپنی ہسٹیریا کی معلومات پر: جس پر مجھے فخر ہے، اتراتا ہوں۔

اگر بچپن کے پیشاب کرنے کے دو مناظر، میرے نظریے کے مطابق، عظیم بننے کے خواہش سے وابستہ تھے۔ ان کا آؤسی کی طرف سفر میں ہوش میں آنا مزید حادثاتی حالات کے ذریعے حمایت کیا جاتا ہے کہ میرے ڈبے میں کوئی پیشاب گاہ نہیں تھی، اور کہ مجھے سفر کے دوران اپنی فطری ضرورت سے فراغت کو التوا میں ڈالنے کے لیے تیار رہنا تھا، جیسا واقعی صبح کو وقوع پذیر ہوا جب میں جسمانی ضرورت کی طلب سے جاگا۔ میں فرض کرتا ہوں فرد کے لیے اس تحرک کو خواب کا حقیقی مہیج ہونا جانا جائے گا۔ میں، تاہم، اس کی مختلف تشریح کروں گا، یعنی، کہ خواب کا خیال پہلے پیشاب کرنے کی خواہش کو بڑھاتا ہے۔ نیند میں کسی جسمانی ضرورت سے پریشان ہونا میرے لیے بلکل غیر معمولی بات تھی، کم از کم اس وقت جب میں اس موقع پر صبح پونے چار بجے جاگا۔ میں مزید ایک اعتراض اس پر یہ تبصرہ کر کے بھی

کروں گا کہ میں نے دوسرے اسفار میں آرام دہ حالات میں جاگنے کے بعد بمشکل ہی کبھی پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ تاہم، میں اپنے استدلال کو جگائے بغیر یہاں بے فیصلہ چھوڑتا ہوں۔

مزید، چونکہ خواب کے تجزیے نے میری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی کہ خوابوں سے جو تشریح بدیہی النظر میں مکمل نظر آتی ہے کیوں کہ خواب کے منبع اور خواہش کی مہیج آسانی سے قابلِ مظاہرہ ہیں، اس میں خیال کی اہم قطاریں واپس بچپن کی بہت ہی ابتدائی سالوں کی طرف جاتی ہیں، اس لیے میں خود سے استفسار کرتا ہوں آیا یہ خصوصیت خواب دیکھنے کی لازمی شرط کو تو تشکیل نہیں دیتی۔ اگر یہ اس رائے کو عمومی بنانے کی اجازت دینے کے قابل ہوتی، میں کہتا کہ ہر خواب اپنے نمایاں موضوع سے حالیہ تجربات کے ساتھ منسلک ہوتا، جب کہ اس کا پوشیدہ موضوع بہت بعید تجربات سے منسلک ہوتا ہے۔ میں ہسٹیریا کے تجزیے میں واقعی یہ دکھا سکتا ہوں کہ یہ بعید تجربات ایک بہت ہی حقیقی لحاظ سے حال تک باقی رہتے ہیں۔ لیکن میں اس قیاس کو ثابت کرنا ابھی بھی بہت مشکل پاتا ہوں۔ میں واپس خواب کی تشکیل میں ہمارے بچپن کے **قدیم ترین تجربات کے ممکنہ کردار** پر ایک **دوسرے** زاویے سے ساتویں باب میں روشنی ڈالوں گا۔

خواب کی یادداشت کی تین خصوصیات پر بالا تحریر میں غور کیا گیا۔ ایک کی خواب میں تحریف کا سراغ لگاتے ہوئے نہایت عمدگی سے تشریح کی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ ہم دو دوسری خصوصیات -- حالیہ ترجیحاتی انتخاب اور شیر خوراگی کا لوازمہ -- قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، لیکن ہم اسے خواب کے مقاصد سے اخذ کرنا ناممکن پاتے ہیں۔ اب ہمیں یہ دو خصوصیات ذہن میں رکھنا چاہئیں، جس کی ہمیں ابھی وضاحت کرنا یا قدر کا اندازہ لگانا ہے۔ ان کے لیے کسی دوسرے مقام پر ایک اور جگہ دریافت کی جائے گی، چاہے وہ نیند کی حالت پر نفسیاتی کیفیت پر گفت گو ہو یا نفسیاتی آلات کی ساخت پر غور ہو -- جسے ہم اس کے بعد زیرِ غور لائیں گے۔ اب تک ہم دیکھ چکے ہیں کہ خواب کی تشریح کے ذریعے ہم ان آلات کے باطن میں ایک تفتیشی سوراخ کے ذریعے نظر ڈالنے کے قابل ہوئے ہیں۔

لیکن یہاں اب میں آخری چند خواب کے تجزیوں کے نتائج کی بنیاد پر ایک اور دوسرے نتیجے پر زور دوں گا۔ خواب اکثر کئی مفاہم کے ساتھ نمودار ہوتا ہے؛ یہ نہ صرف کئی خواہشوں کی تکمیل کرتا یا انھیں یکجا کرتا، جیسے ہماری مثالیں دکھاتی ہیں، لیکن ایک معنی یا ایک خواہش کی تکمیل ایک دوسرے کو چھپا لیتی ہے۔ وہ سب سے نچلے تلے میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک بچپن کی ایک اور قدیم ترین خواہش کی تکمیل نہ ہو جائے۔ یہاں پھر دوبارہ یہ سوال کیا جا سکتا ہے لفظ 'اکثر' اس جملے کے آغاز میں آتا ہے، آیا اسے 'استقامت' سے درست طریقے سے بدلا جا سکتا ہے۔

3 - خوابوں کے عضویاتی منابع

اگر ہم عام مہذب آدمی کی دل چسپی خوابوں کے مسائل میں پیدا کرنے کی کوشش کریں، اور اس مقصد کو مدِ نظر رکھ کر اس سے پوچھیں کہ اس کے نزدیک خوابوں کے منابع (منبع کی جمع) کیا ہیں، ہم عمومی طور پر یہ دریافت کریں گے کہ وہ اس امر کا بالکل یقین رکھے گا کہ وہ کم از کم مسئلے کے اس جزو کے حل سے آگاہ ہے۔ وہ فوراً ان اثرات کا سوچتا ہے جو خواب کی تشکیل میں انتشار یا بدہضمی (معدے سے آنے والے خواب)، جسم کی ایک حادثاتی حالت، معمول کی وقوع پذیر ہونے والی نیند کے دوران سرانجام دیتی ہے۔ وہ اُن تمام عناصر پر ذرا بھی شک کرتا ہوا نظر نہیں آتا کہ ان پر غور کرنے کے بعد اب بھی اِس میں تشریح کے لیے کچھ باقی بچا ہے۔

تعارفی باب میں ہم نے خوابوں کی تشکیل میں عضویاتی مہیج کے کردار پر سائنسی قلم کاروں کی آراء کا تفصیل سے

جائزہ لیا، تاکہ ہم یہاں صرف اس کے نتائج دہرائیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں تین اقسام کے عضویاتی مہیج نمایاں ہیں: معروضی حسیاتی مہیج، جو بیرونی اشیاء سے ابھرتا ہے، حسیاتی عضوؤں کو برانگیختہ کرنے کی باطنی حالت، جو صرف موضوعی حقیقت رکھتی ہے، اور عضویاتی مہیج جو جسم کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ خوابوں پر لکھنے والے کسی بھی نفسیاتی منابع کو زبردستی عقب میں ٹھونسنے پر مائل نظر آتے ہیں جو بیک وقت عضویاتی مہیج کے ساتھ عمل پذیر ہوتا، یا انھیں بلکل خارج کرتا ہے۔ ان عضویاتی مہیج کی طرف سے کیے گئے دعووں کی آزمائش سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ وہ حسیاتی عضوؤں کی معروضی مہیج کو برانگیختہ کرتے ہیں-- آیا حادثاتی مہیج نیند کے دوران عمل پذیر ہوتا ہے، یا ان خوابوں کے تصورات اور اندرونی جسم کی مہیج والے خیالات سے خوابیدہ تعلق کو منقطع نہیں کیا جاسکتا-- اس کا تجربے سے مشاہدہ، اور تصدیق کی جاسکتی ہے؛ کہ جو کردار موضوعی حسیاتی مہیج ادا کرتی ہے وہ خوابوں میں بار بار نیند آور حسیاتی تصورات کی وقوع پذیری سے اظہار کرتا نظر آتا ہے، حالاں کہ اِن خواب خیال کے وسیع پیمانے پر قبول تعلقات اور نظریات اندرونی جسمانی مہیج کی طرف مظاہرہ نہیں کیے جاتے۔ یہ واقعات اچھی طرح واقف اثر کے ذریعے تصدیق کیے جاتے ہیں جو نظام ہضم، پیشاب اور جنسی عضوؤں کی ہمارے خواب کے موضوع پر برانگیختہ کرنے کی حالت کی مشق ہوتی ہے۔

اس طرح 'عصبہ کی مہیج' اور' جسمانی مہیج' خوابوں کے تشریح الاعضاء منابع ہوتے ہیں، جو کئی قلم کاروں کے مطابق خوابوں کے تنہا اور بلاشرکت غیرے منابع ہوتے ہیں۔

لیکن ہم پہلے ہی متعدد مشکوک نکات زیرغور لا چکے ہیں، جو عضویاتی نظریے کی موزونیت کی درستی پر کچھ زیادہ سوال کرتے نظر نہیں آتے۔

تاہم، اس نظریے کے نمائندے اس کی حقیقی بنیاد پر اعتماد رکھ سکتے ہیں-- خاص طور پر حادثہ اور بیرونی عصبہ مہیج کے حوالے سے، جسے آسانی سے خواب موضوع میں شناخت کیا جا سکتا ہے-- اس کے باوجود وہ سب یہ تسلیم کرنے کے نزدیک آتے ہیں کہ خوابوں میں موضوع کے بارے میں پائے جانے والے وافر خیالات تنہا بیرونی عصبہ مہیج سے اخذ نہیں کیے جاسکتے۔ اس تعلق سے مِس مَیری ویٹون کالکنس نے اپنے ذاتی، اور ایک دوسرے شخص کے خوابوں کی چھے ہفتوں تک آزمائش کی، اور دریافت کیا کہ ان خوابوں کا بیرونی حسیاتی ادراک کا عنصر علی الترتیب صرف 13.2 فی صد اور 6.7 فی صد قابل مظاہرہ ہوتا ہے۔ تمام خوابوں میں سے صرف دو کا حوالہ عضویاتی احساسات سے دیا جاسکتا ہے۔ یہ اعداد وشمار اُس کی تصدیق کرتے ہیں جس کی طرف ہمارا ذاتی تجربہ پہلے ہی تحفظات کا اشارہ کر چکا ہے۔

'عصبہ مہیج خوابوں'، جن کا اچھی طرح جائزہ لیا جا چکا ہے، اور خوابوں کی دوسری اقسام کے درمیان ایک امتیاز اکثر بنایا جاتا ہے۔ سپٹا، مثال کے طور پر، خوابوں کو عصبہ مہیج خوابوں اور شراکت خوابوں میں تقسیم کرتا ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ حل غیر اطمینان بخش رہتا ہے یہاں تک کہ خوابوں کے عضویاتی منابع اور ان کے مثالیاتی موضوع کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔

پہلے اعتراض کی اضافت میں؛ کہ بیرونی منابع مہیج کی ناکافی تعداد ہوتے ہیں، دوسرا اعتراض وہ خود پیش کرتا ہے، یعنی، وہ خوابوں کے منابع کی درجے کے ذریعے غیر موزوں تشریح کی استطاعت رکھتا ہے۔ یہاں دو چیزیں ہیں، جس کی نظریے کے نمائندے وضاحت کرنے میں ناکام رہے ہیں: پہلی، بیرونی مہیج کی صحیح فطرت خواب میں کیوں پہچانی نہیں جاتی، لیکن مستقل طور پر کسی دوسرے شے سے دھوکہ کھا جاتی ہے؛ اور دوسری، ادراکی ذہن کا اس غلط اخذ کیے گئے مہیج پر ردعمل کا نتیجہ کیوں اس قدر غیر متعین اور قابلِ تغیر ہوتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ سٹرمپل، ان سوالات کے جواب میں، دعوا کرتا ہے کہ ذہن، نیند کے دوران بیرونی دنیا سے کٹ جاتا ہے، اور اس کیفیت میں نہیں ہوتا کہ معروضی حسیاتی مہیج کی صحیح تشریح کر سکے، لیکن کئی سمتوں سے آنے والے غیر متعین مہیجوں کی بنیاد پر اس پر تلمیح بنانے

کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔
جب نیند کے دوران باطنی یا خارجی عصبہ مہیج ایک احساس یا احساسات، یا کوئی بھی نفسیاتی عمل ذہن میں پیدا کرتا ہے، اور وہ ذہن ادراک کرتا ہے، یہ عمل ذہن کے قابل ادراک تصورات کو جاگتے ہوئے تجربات کے دائرے میں لاتا ہے، جسے زیادہ قدیم ادراکات کہتے ہیں، چاہے وہ بغیر حاشیہ آرائی کے ہوں یا نفسیاتی اقدار اُن سے متعلق ہوں۔ وہ خود ان تصورات کو بہت زیادہ یا کم تر تعداد میں جمع کرتا ہے، جس کے عصبہ مہیج سے نکلنے والے نتیجے کا نقش نفسیاتی قدر رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ عام طور پر کہا جاتا ہے، جیسے عام زبان میں ہم جاگنے کے عمل کو کہتے ہیں، کہ ذہن نیند میں عصبہ مہیج کی تشریح کرتا ہے۔ اس تشریح کا نتیجہ نام نہاد عصبہ مہیج خواب کہلاتا ہے--وہ ایک خواب ہے جس کے اجزائے ترکیبی اس حقیقت کے ساتھ مشروط ہیں کہ عصبہ مہیج اپنا طبعی اثر ذہن کی زندگی میں از سرِ نو پیداوار کے قوانین کے مطابق پیدا کرتا ہے۔

اس نظریے کے اُن تمام لازمی نکات کی مشابہت کے ساتھ ونڈٹ کا بیان ہے کہ خوابوں کے تصورات تمام واقعات کے زیادہ تر حصے میں حسیاتی مہیج سے آگے بڑھتے ہیں، اور خاص طور پر عام سنسنی خیز خبر اور بہت زیادہ شاندار تلمیحات سے-- ممکنہ طور پر صرف قدرے کم یادداشتی تصورات سے فریبِ نظر کی شرط کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں۔
خواب موضوع اور خواب مہیج کے درمیان تعلق کی منظر کشی کرنے میں سٹرمپل ایک شاندار تشبیہ کا استعمال کرتا ہے۔ 'جیسے موسیقی سے نابلد ایک شخص کی دس انگلیاں ساز کے کلیدی تختے پر کھیلتی ہوں۔' اس کا اطلاق یہ ہے کہ خواب نفسیاتی مقاصد سے ابھرا ہوا نفسیاتی مظہر نہیں، بلکہ نفسیاتی مہیج کا نتیجہ ہے جو خود کو نفسیاتی علامت گری میں پیش کرتا ہے کیوں کہ مہیج سے متاثر آلات کسی اور رجحان کے اظہار کے قابل نہیں رہتے۔ ایسے ہی مفروضے پر خیال کے تسلط کی تشریح مبنی ہوتی ہے جسے مے نرٹ نے اپنی مشہور تشبیہ گھماؤ میں بیان کرنے کی کوشش کی جس پر انفرادی شخصیتوں پر بہت زیادہ گہری مُثبت کاری ہوتی ہے۔

حالاں کہ اس عضویاتی خواب مہیج کا نظریہ مشہور ہو چکا ہے، اور بہت ہی زیادہ دل فریب نظر آتا ہے، اس لیے اس کے کمزور پہلوؤں کی نشاندہی کرنا آسان نہیں۔ ہر عضویاتی خواب مہیج جو نفسیاتی آلات کو خواب میں تشریح کو فریبِ نظر کی تشکیل کے ذریعے ایک نا قابلِ شمار تعداد تشریح کے لیے اکساتا ہے۔ یہ اِس کے نتیجے میں خواب موضوع میں ایک غیر معمولی مختلف تعداد کی نمائندگی کرتا ہے۔ لیکن سٹرمپل اور ونڈٹ کا نظریہ کسی بھی قسم کے ایسے مقصد کی نشاندہی نہیں کر سکتا جو خارجی مہیج اور اس کی تشریح کے لیے منتخب کردہ خواب تصور کے درمیان تعلق کو ضابطے میں رکھتا ہو۔ اور اس طرح وہ 'مخصوص پسندیدہ انتخاب' کی تشریح نہیں کر سکتا جو مہیج 'اپنی پیداواری سرگرمی کے دوران اکثر کثیر تعداد میں بناتے ہیں'۔ فریبِ نظر کے نظریے کی پشت پر بنیادی مفروضے کے خلاف دوسرے اعتراضات اٹھائے جا سکتے ہیں-- یہ مفروضہ کہ نیند کے دوران دماغ اس حالت میں نہیں ہوتا کہ وہ معروضی حسیاتی مہیج کی حقیقی فطرت کو شناخت کر سکے۔ قدیم ماہر عضویات برڈلیش ہمیں بتاتا ہے کہ دماغ اس کی اہلیت رکھتا ہے کہ جو حسیاتی نقوش اس کے پاس خواب میں بھی پہنچیں اُن کی صحیح تشریح کرے، اور اس کی صحیح تشریح کے مطابق ردِ عمل کرے۔ مزید اُس سے جہاں تک ہوسکتا ہے مظاہرہ کرتا ہے کہ مخصوص حسیاتی نقوش جو فرد کو اہم نظر آتے ہیں، جنھیں نیند کرنے والے دماغ کی عام نظر اندازی سے مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے (جیسا نرس اور بچے کی مثال میں)۔ اور یقیناً یہ کسی لاتعلق صوتی نقش کے بجائے فرد کے اپنے نام سے اور زیادہ جگائے جا سکتے ہیں، جنھیں پہلے ہی فرض کیا جا چکا ہے۔ بلاشبہ، دماغ سنسنی خیزیوں کے درمیان خواب میں بھی امتیاز کرتا ہے۔ برڈلیش ان مشاہدات سے اخذ کرتا ہے کہ ہم کو یہ فرض نہیں کرنا چاہیے کہ دماغ نیند کی حالت میں حسیاتی مہیج کی تشریح کرنے کا اہل نہیں ہوتا، بل کہ اس کے بجائے وہ اِن میں بہت زیادہ دل چسپی نہیں لیتا۔ وہ

دلیل جو برڈیش نے 1830 میں استعمال کی وہ بلاتغیر لپس نے 1883 میں استعمال کی، جہاں اس نے اسے عضویاتی مہیج کے نظریے پر ضرب لگانے کے لیے استعمال کیا۔ ان دلائل کے مطابق دماغ حکایت میں سونے والے کی طرح نظر آتا ہے، جو، استفسار کرنے پر، 'کیا تم سو رہے ہو؟' جواب دیتا ہے 'نہیں'، اور جب دوبارہ ان الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا جاتا ہے: 'پھر مجھے چاندی کے سکے دو'، وہ اس معذرت میں پناہ ڈھونڈتا ہے: 'میں سوتا ہوں۔'

عضویاتی خواب مہیج کے نظریے کا ناکافی ہونے کو مظاہرہ ایک دوسرے انداز سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ مشاہدہ دکھاتا ہے کہ بیرونی مہیج مجھے خواب میں نہیں نوازتا، حالاں کہ یہ مہیج خواب کے موضوع میں نمودار ہوتا ہے جب میں خواب دیکھنا شروع کرتا ہوں -- یہ فرض کرتے ہوئے کہ میں خواب ضرور دیکھتا ہوں۔ ایک لمس کے ردعمل میں -- یا دباؤ میں -- مہیج کا تجربہ کیا جاتا ہے جب میں سوتا ہوں، ردعملوں کے تنوع کو ٹھکانے لگانا میرے اختیار میں ہوتا ہے۔ میں اسے نظر انداز کر سکتا ہوں، اور جاگنے پر دیکھتا ہوں میری ٹانگ عریاں ہے، یا کہ میں ایک بازو پر پڑا ہوا ہوں، بلاشبہ، اسباب امراض کا علم مجھے طاقت سے اکسانے والے حسیاتی اور حرکی مہیج کی بہت سے مختلف مثالوں کی پیش کرتا ہے جو خواب میں غیر موثر ہو جاتی ہیں۔ میں نیند میں سنسنی خیزی کا ادراک کر سکتا ہوں، اور نیند کے دوران، جیسا ہمیشہ ایسا درد کے مہیج کے معاملے میں ہوتا ہے، اسے خواب کے متن میں بُنا نہیں جاتا۔ اور تیسرا، میں مہیج کے ردعمل میں اُسے نظر انداز کر کے بیدار ہو سکتا ہوں۔ مزید ایک اور، چوتھا، ردعمل ممکن ہے: یعنی، کہ عصبہ مہیج مجھے خواب دیکھنے کا باعث بنتا ہے؛ لیکن دوسرا ممکنہ ردعمل ویسے ہی بار بار ہوتا ہے جیسے خواب کی تشکیل کا ردعمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ، تاہم، وہ معاملہ نہیں اگر خواب کا محرک جسمیاتی خواب کے منابع کے باہر نہ ہوتا۔

خواب کی تشریح میں مذکورہ بالا گم شدہ حصے کی اہمیت کی عضویاتی مہیج کے ذریعے توصیف پر دوسرے قلم کاروں -- مثلاً شارنر، اور اس کی پیروی کرتے ہوئے، فلسفی وولکیلٹ -- نے نفسیاتی سرگرمیوں کو اور زیادہ تصحیح سے متعین کرنے کی کوشش کی جو ہمارے خوابوں میں عضویاتی مہیج سے آگے بڑھنے کے لیے کئی رنگین تصورات کا سبب ہوتے ہیں، اور ایسا کرنے میں وہ خوابوں کی لازمی فطرت کے مسئلے پر نفسیاتی مسئلے کی حیثیت سے پہنچتے ہیں، اور خواب دیکھنے کو ایک نفسیاتی سرگرمی قرار دیتے ہیں۔ شارنر نے ان نفسیاتی خصوصیات کا جو خود کو خواب کی تشکیل کے دوران افشا کرتی ہیں اُن کا نہ صرف شاعرانہ، واضح اور شان دار ذکر کیا، بل کہ وہ اِس کا بھی یقین رکھتا تھا کہ اُس نے اس طریقے کار کے اصول کو دریافت کر لیا ہے جسے دماغ اس مہیج سے نمٹنے میں اطلاق کرتا ہے جو اسے پیش کیا جاتا ہے۔ خواب، شارنر کے مطابق، تصور کی آزادانہ سرگرمی میں، اُن زنجیروں سے بری ہو کر جو اس پر دن کے دوران عائد کی گئیں تھیں، علامتی طور پر اُس عضو کی فطرت کی نمائندگی کرتا ہے جس سے مہیج آگے بڑھتا ہے۔ اس طرح وہاں خواب - کتاب کی قسم، خوابوں کی تشریح میں رہنمائی کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے جس کے ذریعے جسمانی سنسنی خیزی، عضویات کی حالت، اور مہیج کی کیفیت کو خواب کے تصورات سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ 'اس طرح بلّی کا تصور بہت شدید بیمار جذبات کا اظہار، زرد، ہموار پیسٹری کا تصور جسم کی عریانیت ہوتا ہے۔ سارا انسانی جسم خواب کے تخیل میں گھر کی حیثیت سے، اور جسم کے انفرادی عضویات کی گھر کے حصوں کی طرح خواب میں تصویر کشی کی جاتی ہے۔ ''دانت کا درد والا خواب'' منہ سے مطابقت رکھنے والی ایک محرابی ڈیوڑھی، اور حلقوم سے اترنے والی غذا کی نالی سیڑھی کی حیثیت سے' پیش کی جاتی ہے۔' ہمارے خوابوں میں کئی مختلف علامتیں اسی عضو کے لیے استعمال ہوتی ہیں؛ اس طرح سانس لینے والا پھیپھڑا بھڑکتے ہوئے شعلوں سے لبریز چولھے سے، دل خالی صندوقوں اور ٹوکری سے، اور گول پھٹکنا، صندوق کی شکل یا صرف کھوکھلی اشیاء سے اطلاق کیے جاتے ہیں۔ اس میں یہ خاص طور پر اہمیت والا عنصر ہے کہ خواب کے اختتام پر مہیج والا عضو یا اس کا عمل بغیر کوئی بھیس بدلے، اور عام طور پر خواب بینا کے اپنے جسم کی اکثر نمائندگی کرتا ہے۔ اس طرح ''دانت کے درد

والا خواب'' عام طور پر خوابینا کا اپنے دانت کو منہ سے باہر نکالنے پر منتج ہوتا ہے۔' یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خواب کی تشریح کے اس نظریے نے دوسرے قلم کاروں میں مقبولیت حاصل کی۔ یہ، سب سے بالا، نامعقول اور فضول نظر آتا ہے؛ اور اس لیے شارنر کا قاری اسے اس کے لیے ذرا بھی افتخار دینے کو تیار نہیں جس کا وہ میری نظر میں حق دار ہے۔ جیسا دیکھا جائے گا، وہ خواب کی تشریح کا علامتوں کے ذریعے احیاء چاہتا ہے؛ ایک طریقہ جس کا قدماء اطلاق کرتے تھے؛ یعنی وہ خطہ جس سے تشریح اخذ کی جاتی ہے وہ انسانی جسم تک محدود تھا۔ تشریح کرنے میں جامع سائنسی تکنیک کا فقدان شارنر کے نظریے کے ممکنہ اطلاق کی حد کو سنجیدگی سے محدود کر دیتا ہے۔ اس سے خوابوں کی تشریح میں من مانیت کے اظہار کو خارج کرنا ہوگا، خاص طور پر اس معاملے میں چونکہ مہیج کا اظہار خواب۔ موضوع میں کئی نمائندہ علامتوں سے کیا جاتا ہے؛ اس طرح شارنر کا پیرو کار وولکیلٹ جسم کو ایک گھر کی حیثیت سے تصدیق کرنے کا قائل نہ تھا۔ ایک دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہاں خواب کی سرگرمی کو ذہن کی ایک بے کار اور بے مقصد سرگرمی قرار دیا جاتا ہے، چونکہ، اس نظریے کے مطابق، ذہن مہیج کے ارد گرد اس کے تخیلات تشکیل دینے کا رجحان رکھتا ہے جس سے وہ سودے بازے کرتا ہے۔ اس ضمن میں وہ مہیج کو متروک کرنے کی برائے نام بھی کوشش نہیں کرتا۔

شارنر کا خواب کے ذریعے جسمانی مہیج کی علامت گری کا نظریہ ایک دوسرے سنجیدہ اعتراض سے ختم ہو جاتا ہے۔ یہ جسمانی مہیج تمام اوقات میں موجود ہوتے ہیں، اور عام طور پر یہ فرض کیا گیا کہ ذہن جاگنے والی حالت کے مقابلے میں خواب کے دوران ان تک زیادہ رسائی کے قابل ہوتا ہے۔ یہ سمجھنا اس لیے ناممکن ہے ذہن ساری رات خواب کیوں نہیں دیکھتا، اور وہ ہر رات کیوں سب عضویات کے بارے میں خواب نہیں دیکھتا۔ اگر کوئی خاص برانگیختگی کو آنکھ، کان، دانت آنتوں، وغیرہ سے آگے بڑھنے پر اعتراض کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا ہے، تاکہ خواب کی سر گرمی کو ابھارے۔ فرد کو اسے ثابت کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ مہیج میں یہ اضافہ معروضی ہے؛ اور یہ ثبوت صرف چند معاملات میں ہی ممکن ہے۔ اگر پرواز کرنے کا خواب پھیپھڑوں کی لو کا اوپر اور نیچے کی جانب حرکت ہے، یا تو یہ خواب، جیسا سٹرمپل پہلے ہی تبصرہ کر چکے ہیں، بہت زیادہ دیکھا جائے گا، یا یہ دکھانا ممکن ہوگا کہ تنفس اس خواب کے دوران زیادہ سرگرم ہو جاتا ہے۔ تاہم ایک تیسرا متبادل ممکن ہے--اور یہ سب سے زیادہ ممکن ہے--یعنی، اب اور بار بار جسم کے غیر مرئی عضویات کی حساسیت پر براہ راست توجہ مرکوز کرانے والے خاص مقاصد عمل پذیر ہوتے ہیں، جو مستقل موجود رہتے ہیں۔ لیکن یہ ہمیں شارنر کے نظریے کی وسعت سے دور لے جائے گا۔

شارنر اور وولکیلٹ کی طویل اور مُفصّل تحقیقات کی قدر خواب۔ موضوع کی متعدد خصوصیات پر توجہ مرکوز کرانے پر مبنی ہے، جو تشریح کی متقاضی ہیں، اور جو مزید نئی دریافتوں کا وعدہ کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ بلکل صحیح ہے کہ جسمانی عضویات کی علامتیں اور عمل پذیریاں خواب میں وقوع پذیر ہوتی ہیں: مثلاً، خواب میں پانی اکثر پیشاب کرنے کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے، مردانہ [illegible] کو ستون، وغیرہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ خواب جو دوسرے خوابوں کے مدھم ہونے کے برخلاف تصور کے پُر لطف میدانوں اور شاندار رنگوں کا اظہار کرتے ہیں، ان کی تشریح یہ ہے کہ وہ' خواب بصری مہیج کی وجہ سے' بمشکل ہی خارج ہو سکتے ہیں۔ ہم خوابوں کی پُر فریب تشکیل کی شمولیت پر اختلاف نہیں کر سکتے جو شور اور آوازوں کا معجون مرکب رکھتے ہیں۔ ایک ایسا ہی شارنر کا خواب، کہ خوبصورت لڑکوں کی دو قطاریں پُل پر ایک دوسرے کے سامنے کھڑی، ایک دوسرے پر حملہ کرتی، اور پھر اپنے مقامات پر پہنچ جاتی ہیں، یہاں تک کہ حتمی طور پر خوابینا خود پُل پر بیٹھا، اور اپنے جبڑے سے ایک لمبا دانت نکلوایا؛ یا وولکیلٹ کا ایسا ہی خواب، جس میں زیر جامہ کی دو قطاریں کردار ادا کرتی ہیں، اور یہ بھی دانت کے نکلنے پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ان اقسام کے خوابوں کی تشکیل، جس کو دونوں قلم کار خوب بیان کرتے ہیں، ہم کو شارنر کے نظریے کی صداقت کے مغز کو تلاش کیے بغیر مسترد کرنے سے منع کرتا

ہے جو اس میں ہو سکتا ہے۔ ہم، اس لیے، اس مفوضہ کام میں مبینہ طور پر مفروضہ دندانی مہیج کی علامت گری کی مختلف تشریح دریافت کرنے کے مقابل آجاتے ہیں۔

خوابوں کے عضویاتی منابع کے نظریے پر ہمارے غور و فکر کے دوران، میں نے اس دلیل پر تاکید کرنے سے احتراز کیا جو خوابوں کے تجزیے سے ابھرتی ہے۔ اگر ایک طریقہ کار جس کو دوسرے قلم کاروں نے اپنی خوابوں کی تحقیق میں نہیں اپنایا، جس سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ خواب نفسیاتی عمل کی حیثیت سے حقیقی قدر رکھتے ہیں، اور خواہش اپنی تشکیل کا مقصد خود مہیا کرتی ہے، اور کہ سابقہ دن کا تجربہ موضوع کا بہت ہی زیادہ واضح لوازمہ پیش کرتا ہے۔ خوابوں کے بارے میں کوئی بھی دوسرا نظریہ جو ایسے اہم تحقیقی طریقے کار کو نظر انداز کرتا ہے -- اور اس کے مطابق خواب کو عضویاتی مہیج کے خلاف بے کار اور چیستانی نفسیاتی ردِ عمل بناتا ہے -- اس کو کسی بھی خصوصی تنقید کے بغیر بھی مسترد کیا جا سکتا ہے۔ اس معاملے میں یہ ضرور ہونا چاہیے -- اور یہ بہت ہی زیادہ بعید از قیاس ہے -- دو بلکل مختلف خوابوں کی اقسام، جس کی صرف ایک قسم ہمارے مشاہدے میں آتی ہے، جب کہ دوسری قسم صرف پہلے کے محققین مشاہدہ کر چکے ہیں۔ وہ صرف اب ہمارے خوابوں کے نظریے میں اس حقیقت کے لیے مقام باقی رکھتی ہے جس پر رواں عضویاتی خواب مہیج کا نظریہ انحصار کرتا ہے۔

ہم پہلے ہی اس سمت میں مقالے کو آگے بڑھانے کے لیے پہلا قدم اٹھا چکے ہیں کہ خواب، کار دباؤ کے تحت کُل وحدت میں تمام خواب مہیج کو مفصّل بیان کرتے ہیں جو بیک وقت موجود ہوتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں جب دو یا زائد تجربات ذہن پر سابقہ دن چھوڑے گئے کا ایک نقش بنانے کے اہل ہوتے ہیں، خواہشات جو ان سے پیدا ہوتی ہیں وہ خواب میں مجتمع ہو جاتی ہیں، اسی طرح، وہ نقوش جو نفسیاتی قدر رکھتے ہیں، اور سابقہ دن کے غیر متعلق تجربات خواب کے لوازمے میں متحد ہوتے ہیں بشرطیکہ ان دونوں کے درمیان رابطے والے خیالات قائم کیے جا سکتے ہوں۔ اس طرح خواب ہر شے کے ردِ عمل کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جو بیک وقت نیند کرنے والے ذہن میں واقعی موجود ہوتا ہے۔ خواب لوازمے کا جہاں تک ابھی ہم نے تجزیہ کیا ہے، ہم نے اسے نفسیاتی باقیات اور یادداشتی آثار کی حیثیت سے دریافت کیا ہے، جس کو (اس ترجیح کی بنیاد پر حالیہ اور بچگانہ لوازمہ کے لیے) نفسیاتی کردار کی حقیقت پسندی کے ساتھ شہرت دینے پر مجبور ہیں، گو کہ یہ حقیقت پسندی ماضی میں قابل تعین نہ تھی۔ ہم کو اب بھی ان کی پیش گوئی کرنے میں معمولی دقتیں لاحق ہوتی ہیں۔ اس وقت کیا ہوتا ہوگا جب یہ تازہ یادداشتی حقیقت پسند لوازمہ خواب میں سنسنی خیزی کی شکل میں نیند کے دوران اضافہ کرتا ہے۔ یہ مہیج، دوبارہ، خواب کے لیے اہم ہیں کیوں کہ وہ حقیقی ہیں؛ وہ دوسرے نفسیاتی حقائق کے ساتھ متحد ہو کر خواب کی تشکیل کے لیے لوازمہ مہیا کرتے ہیں۔ اس کو بالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے، مہیج جو نیند کے دوران وقوع پذیر ہوتا ہے اسے تکمیل تمنا میں مفصّل بیان کرتے ہیں، جس کے دوسرے اجزائے ترکیبی روزانہ کے تجربات کی نفسیاتی باقیات ہوتے ہیں جن سے ہم پہلے ہی مانوس ہیں۔ یہ اتحاد، حالاں کہ ناگزیر نہیں، ہم ایسے ایک سے زیادہ طبعی مہیج کے ردیوں کو نیند میں موصول ہوتے ممکن دیکھ چکے ہیں۔ جہاں یہ اتحاد متاثر ہوتا ہے، یہ خواب- موضوع کے لیے تخیلاتی لوازمہ ہے جو دونوں اقسام؛ عضویاتی اور نفسیاتی خوابوں، کے منابع کو پیش کرتا ہے۔

خواب کی کیفیت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا جب عضویاتی لوازمہ نفسیاتی خوابوں کے منابع میں شامل ہو جاتا ہے، لیکن یہ ابھی بھی تکمیلِ تمنا کی حیثیت سے باقی رہتا ہے، چاہے اس کا اظہار کیسے بھی حقیقی مہیا لوازمے کے ذریعے متعین کیا جائے۔

میں خواب کے لیے متعدد خصوصیات کو جو بیرونی مہیج کی اہمیت کو تبدیل کرنے کی اہل ہوتی ہیں، دریافت کرنا

پسند کروں گا۔ میں تصور کرتا ہوں کہ انفرادی، عضویاتی اور حادثاتی عوامل کا تعاون لمحے کے حالات پر انحصار کرتا ہے۔ وہ یہ تعین کرتا ہے کیسے کوئی نیند کے دوران انفرادی معاملات کے شدید معروضی مہیج ، نیند کی عادتی یا حادثاتی گہرائی میں، مہیج کی شدت کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے۔ وہ اسے ایک معاملے میں ممکن بناتا ہے کہ مہیج کو دبائے تاکہ وہ خوابیدہ کو پریشان نہ کرے، جب کہ ایک دوسرے معاملے میں وہ خوابیدہ پر جاگنے کے لیے دباؤ ڈالتا، یا مہیج کو مغلوب کرنے کی کوشش میں اسے بُن کر خواب میں تبدیل کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ان جھرمٹوں کی ضربیت (multiplicity) ، بیرونی معروضی مہیج اور شاذ و نادر، یا اکثر اس معاملے میں ایک شخص کے مقابلے میں دوسرے کا اظہار کرتی ہے۔ میرے اپنے معاملے ہیں، چونکہ میں شاندار خوابیدہ ہوں، اور ہٹ دھرمی سے میں نے سونے کے دوران کسی بھی قسم کے عذر کو پریشان کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہوا ہے۔ میرے خوابوں میں جذباتیت کے یہ بیرونی اسباب شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں، جب کہ نفسیاتی مقاصد آسانی سے میرے خواب دیکھنے کا سبب بنتے ہیں۔ بلا شبہ، میں نے صرف ایک خواب قلم بند کیا ہے جس میں ایک معروضی، تکلیف دہ مہیج کا منبع ظاہر ہونے کے قابل ہے ، اور وہ اس مخصوص خواب میں بیرونی مہیج کو دیکھنے کے لیے بہت ہی اعلا ہدایت دیتا ہے۔

میں ایک خاکستری رنگ کے گھوڑے پر بزدلی اور بھونڈے انداز میں سواری کر رہا ہوں، جیسے میں صرف آگے لے جایا جاؤں۔ پھر میں ایک ہم کار پی. سے ملتا ہوں، وہ بھی گھوڑے کی پیٹھ پر سوار، اور کھردرے آرائشی کنگن پہنے ہوئے ہے؛ وہ زین پر سیدھا بیٹھا ہے؛ وہ میری توجہ کسی شے کی طرف مرکوز کراتا ہے(امکانی طور پر اس حقیقت کی طرف کہ میری گدی خراب ہے)۔ اب میں اپنے بہت ہی زیادہ ہوشیار گھوڑے کی پیٹھ پر اور مزید آرام کا احساس کرنا شروع کرتا ہوں؛ میں اور سکون سے بیٹھتا ہوں، اور ایسا محسوس کرتا ہوں کہ جیسے میں اپنے گھر پر ہوں۔ میری زین ایک قسم کی گدی ہے، جو مکمل طور پر گھوڑے کی گردن اور پٹھے کے درمیان جگہ کو پُر کرتی ہے۔ میں دو چھکڑوں کے درمیان گھوڑا دوڑاتا ہوں، اور انھیں صاف کرنے میں کامیاب ہوتا ہوں۔ گلی میں کچھ فاصلے تک چلنے کے بعد، میں گول گھومتا اور اترنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہوں، اوّل ایک کھلے ہوئے چھوٹے گرجا گھر کے سامنے جو گلی کے سامنے بنایا گیا ہے۔ پھر میں واقعی ایک گرجا گھر کے سامنے اترتا ہوں جو پہلے کے نزدیک ایستادہ ہے؛ ہوٹل اسی گلی میں ہے؛ میں گھوڑے کو چھوڑ دیتا ہوں تاکہ وہ خود وہاں جائے، لیکن میں اس کی وہاں تک رہ نمائی کرنے کو ترجیح دیتا ہوں۔ ایسا نظر آتا ہے جیسے میں وہاں گھوڑے پر آ کر شرمندہ ہوں۔ ہوٹل کے سامنے ہوٹل کا ملازم لڑکا کھڑا ہوتا ہے، جو مجھے میرا ایک تحریر کردہ کاغذ دکھاتا ہے جو وہاں پایا جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ میری تضحیک کرتا ہے۔ اُس کاغذ پر تحریر ہے،' کھانا کچھ نہیں'، اس کے نیچے اہمیت جتانے کے لیے دو لکیریں ہیں، اور پھر دوسرا جملہ(غیر نمایاں)؛ کچھ اس طرح کا ہے' کام مت کرو'۔ اسی وقت ایک دُھندلا خیال آیا کہ میں ایک اجنبی شہر میں ہوں، جس میں مجھے کام نہیں کرنا چاہیے۔

یہ فوراً ہی ظاہر نہیں ہوا کہ اس خواب کا آغاز اثر یا دباؤ کے تحت ہوا ہے۔ میں پاپوں کی پھنسیوں سے متاثر تھا، جو ہر لمحے اذیت دیتی تھی۔ ایک پھنسی تو فوطے کی جڑ پہ سیب کی جسامت کے برابر بڑی ہو گئی تھی۔ دردوں کے سبب ہر قدم چلنا میرے لیے بہت ہی زیادہ نا قابلِ برداشت ہو چکا تھا۔ میں تپ آمیز تھکاوٹ ، بھوک کے فقدان کا شکار، اور دن کے دوران سخت محنت کرنے سے قاصر تھا، کیوں کہ درد مجھے بے حال رکھتا تھا۔ میں اس قابل بھی نہیں تھا کہ معالج کی حیثیت سے اپنے روزانہ کے فرائض سرانجام دے سکوں، لیکن معاملے کی نوعیت اور بیماری کے مقام کے لحاظ سے، میں کسی اور دوسرے امکان کا بھی سوچ نہیں سکتا تھا۔ میں گھڑ سواری سمیت سب کاموں کے لیے ناموزوں ہو چکا تھا۔ اب یہ گھڑ سواری کی سرگرمی تھی جس میں مَیں خواب میں مبتلا کیا گیا، یہ درد کا سب سے زیادہ توانا انکار تھا جو تخیل ادراک کر سکتا تھا۔ حقیقت یہ ہے، میں گھڑ سواری نہیں کر سکتا تھا؛ میں ایسا کرنے کا خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا؛

میں صرف ایک دفعہ گھوڑے پر زین کے بغیر بیٹھا -- اور میں اسے پسند نہیں کرتا تھا۔لیکن اس خواب میں مَیں نے ایسے گھڑسواری کی جیسے مجھے کوئی پھنسی تھی ہی نہیں ؛ یا اس کے بجائے، میں گھڑ سواری صرف اس لیے کرتا ہوں کہ میں کوئی ایک بھی پھنسی رکھنا نہیں چاہتا۔ حلیے سے اندازہ کرنے کے لیے، میری زین پُلٹس (گوشت کا لوتھڑا) ہے جو مجھے سونے کے قابل بناتی ہے۔ممکنہ طور پر، اس طرح سکون پا کر، میں نیند کے ابتدائی چند گھنٹوں میں اپنا درد ذرا بھی محسوس نہیں کرتا۔ پھر درد بھرپور انداز میں اپنا احساس دلاتا اور مجھے بیدار کر دیتا ہے؛ جس کے باعث خواب آیا، اور مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا:' سوتے رہو، تمھیں جگایا نہیں جا رہا! تمھیں کوئی پھنسی نہیں ہے۔اس لیے کہ تم گھڑ سواری کر رہے ہو، اور پھنسیوں کے ساتھ کوئی بھی گھڑ سواری نہیں کر سکتا!' اور خواب کامیاب تھا؛ درد کو دبا دیا گیا اور میں سو گیا۔

لیکن خواب، پھنسی کی بیماری کے ساتھ موافقت کے خیال سے' درد دور ہونے کی تجویز' سے مطمئن نا تھا (اس طرح ماں کی فریب نظری جو اپنا بچہ گم کر چکی، یا ایک تاجر جو اپنی قسمت گنوا چکا ہو)۔ مزید، یہ سنسنی خیزی کی تفصیلات کا انکار تھا، اور وہ تصور جو اسے خواب میں دبانے کی خدمت دیتا ہے، وہی ذرائع کی حیثیت سے دوسرے لوازمے کو جوڑتا ہے جو خواب کی حالت کے ساتھ واقعی ذہن میں موجود ہوتا، اور لوازمے کو پیش کرتا ہے۔ میں خاکستری گھوڑے پر سواری کر رہا ہوں-- گھوڑے کا رنگ واقعی کالی مرچ اور نمک کے رنگ کے سوٹ سے مطابقت رکھتا تھا جس میں آخری مرتبہ میں نے اپنے ہم کار پی. کو گاؤں میں دیکھا تھا۔ مجھے تنبیہ کی گئی کہ بہت ہی زیادہ غذائیت سے بھرپور کھانا میری پھنسیوں کا سبب ہے، اور کسی بھی معاملے میں وہ شکر کی عِلّیَاتی تشریح کی حیثیت سے قابلِ ترجیح ہے، جو دُنبَلیت (furuncu losis) کے ساتھ جڑا خیال ہو سکتا ہے۔میرا دوست پی.' قد آور گھوڑے کی سواری' کرنا پسند کرتا ہے، جب کبھی بھی وہ کسی مریضہ کے علاج کے لیے میری جگہ جاتا ہے۔وہ واقعی اتوار کی شہسواری والے گھوڑے کی کہانی پسند کرتا ہے، جہاں وہ چاہے مجھے لے جائے۔ اس طرح گھوڑا مریضہ (خواب میں یہ بہت ممکن ہے) کی علامتی نمائندگی کرتا ہے۔' میں گھر میں ہوں' اس حالت کا حوالہ دیتا ہے جو میں مریضہ کے گھر محسوس کرتا ہوں یہاں تک میں اپنے ہم کار پی. سے بدلا جاتا ہوں۔' میں سمجھتا ہوں تم وہاں زین پر محفوظ ہو'، میرے شہر کے مشہور معالجوں کے درمیان میں سے چند بھی خواہوں میں سے ایک نے، حال ہی میں مجھے یہ اسی گھر کے حوالے سے کہا تھا۔

اور دن میں آٹھ سے دس گھنٹے تحلیل نفسی کی مشق کرنا، جب میں درد سے بے حال تھا، کارنمایاں سے کم نہ تھا، لیکن میں جانتا ہوں کہ میں اپنا خاص جانفشانی کا کام کامل جسمانی صحت کے بغیر مزید جاری نہیں رکھ سکتا تھا، اور خواب مکمل طور پر حالت کی بھرپور افسوس ناک تلمیح تھا جو یہ نتیجہ نکالتا کہ میری بیماری جاری رہتی ہے۔' کام نہ کرو، کھانا نہ کھاؤ'۔مزید تشریح میں مَیں دیکھتا ہوں خواب کی سرگرمی گھڑ سواری کی خواہش کی حالت بہت ہی ابتدائی بچکانہ جھگڑوں میں سے اپنا راستا دریافت کرنے میں کامیاب ہوتی ہے؛ جو میرے اور مجھ سے ایک سال بڑے ایک بھتیجے کے درمیان ہوئے تھے۔اس نے میرے اٹلی کے دورے سے بھی عناصر لیے۔خواب میں آنے والی گلی کے نقوش ویرونا اور سائینا کی تعمیر والے تھے۔مزید گہری تشریح جنسی خواب خیال کی طرف لے جاتی ہے، اور میں یاد کرتا ہوں حسین گاؤں کے لیے خواب کی تلمیح ایک مریضہ کے لیے ہے جو کبھی بھی اٹلی نہیں گئی؛ اُسی وقت وہاں اس مکان کا بھی حوالہ ہے جہاں میں نے اپنے دوست پی. کو بطور معالج مُقَدّم کیا تھا، اور اُس جگہ جہاں پھنسی واقع ہے۔

دوسرے خواب میں مَیں اپنی نیند میں خلل کے خطرے سے تحفظ پانے میں اسی طرح کامیاب ہوا تھا۔اس مرتبہ خطرہ حسیاتی مہیج سے آیا تھا۔ وہ صرف اتفاق تھا، تاہم، اس نے مجھے خواب اور حادثاتی خواب مہیج کے درمیان ربط دریافت کرنے، اور اس طریقے سے خواب کو سمجھنے کے لائق بنایا۔ٹائرولیز جبل کی قیام گاہ میں وسطی موسم گرما کی ایک صبح میں اس علم کے ساتھ بیدار ہوا کہ میں نے خواب دیکھا؛' پوپ وفات پا گئے ہیں'۔ میں اس مختصر، غیر مرئی خواب کی

تشریح کرنے کے قابل نہ تھا۔ مَیں خواب کی صرف ایک ممکنہ بنیاد یاد کر سکتا تھا، یعنی، اُس سے ذرا پہلے ایک اخبار نے اطلاع دی تھی کہ عزت مآب معمولی علیل ہیں۔ لیکن صبح کے دوران میری بیوی نے مجھ سے پوچھا: 'کیا تم نے آج صبح گرجا گھر کی خوف ناک گھنٹیوں کے بجنے کی آواز سنی تھی؟' مجھے کوئی خیال نہ تھا کہ میں نے انھیں سنا تھا، لیکن اب میں اپنے خواب کو سمجھا۔ وہ اس شور پر میری نیند کی طلب کا ردِعمل تھا جس کی وجہ سے ٹائرولیز والے مجھے جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ میں نے ان سے انتقام لیا اور بجنے والی گھنٹیوں میں کوئی دل چسپی ظاہر کیے بغیر سونا جاری رکھا تھا۔

سابقہ باب میں بیان کردہ خوابوں کے درمیان میں متعدد کئی خواب ایسے ہیں جو مفصّل کرنے پہ نام نہاد عصبی مہیج کی مثال پیش کریں گے۔ طویل خشک سالی میں پانی پینے کا خواب ایسی ہی مثال ہے؛ یہاں عضویاتی مہیج خواب کا واحد منبع نظر آتا ہے، اور حساسیت سے پیدا ہونے والی خواہش -- پیاس -- خواب کا تنہا مقصد ہے۔ ہم ایسی ہی دوسرے اور زیادہ مثالیں سادہ خوابوں میں پاتے ہیں، جہاں عضویاتی مہیج خود خواہش پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ بیمار خاتون کا خواب جو اپنا سرد کرنے والا آلہ رات کو اپنے گال سے اتار کر پھینک دیتی ہے جو درد مہیج کے رویے کی تکمیل تمنا کے ساتھ غیر معمولی مثال ہے۔ یہ ایسا نظر آتا ہے جیسے مریضہ وقتی طور پر خود کو دافع درد بنانے، اور اس کے ہم راہ اپنے درد کو اجنبی سے منسوب کرنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔

میرا تین دیویوں کا خواب بظاہر بھوک کا خواب ہے، لیکن غذا کی چاہت ماضی میں بچے کے ماں کی چھاتی سے چمٹنے کے جتن کرنے تک جاتی ہے۔ اس کے لیے وہ ایک بے ضرر خواہش کو نقاب کی حیثیت سے اور زیادہ سنجیدگی سے لیتا ہے جو کھلے اظہار کے لیے جان جوکھوں میں نہیں ڈالتی۔ نواب تھُن کے خواب میں ہم یہ دیکھنے کے لائق ہوتے ہیں کہ حادثاتی طبعی ضرورت مضبوط ترین، بل کہ نفسیاتی زندگی کے سب سے زیادہ سختی سے دبائے ہوئے جذبہ کے ساتھ بھی کن طریقوں سے تعلق میں لائی گئی تھی۔ اور جب، جیسا معاملے کی گارنیئر نے اطلاع دی، پہلی مجلس جہنم کا دھماکہ کرنے والی مشین کی آواز کو خواب کی لڑائی میں اس کے اٹھنے کا سبب بننے سے پہلے ضم کرتی ہے۔ یہ وہ صحیح مقصد ہوتا ہے جس کے لیے تنہا نفسیاتی سرگرمی خود نیند کے دوران حسیات کے ساتھ تشویش کا اظہار کرتی ۔ہے جب وہ غیر معمولی وضاحت کے ساتھ افشا ہوتا ہے۔ ایک نوجوان وکیل، جو اپنے پہلے دیوالہ پن کے عظیم مقدمے میں بہت زیادہ منہمک تھا، وہ دوپہر میں سوگیا، اور ایسا کیا جیسا عظیم نپولین نے کیا تھا۔ وہ مخصوص جی. ریش ھسیاٹن کو خواب میں دیکھتا ہے، جس سے اس نے دیوالیہ پن کے مقدمے میں تعلق جوڑا، لیکن ھسیاٹن (جرمن Husten معنی کھانسنا) خود اس کی توجہ اور زیادہ دور لے جاتا ہے؛ وہ مجبوراً صرف اپنی بیوی کو سننے اٹھتا ہے -- جو وَرم نَرخرہ کے زکام میں مبتلا ہے، اور بے قابو ہو کر کھانس رہی تھی۔

آیئے اب ہم نپولین کے خواب کا تقابل کرتے ہیں -- جو حادثاتی طور پر، ایک شاندار نیند باز (sleeper) تھا -- میں اس نیندی (sleepy) طالب علم کے ساتھ، جس کو اس کے مکان کی مالکن نے اس یاد دہانی کے ساتھ اٹھایا کہ اسے اسپتال جانا تھا، اور اس نے پھر خود کو بستر میں خواب دیکھتے ہوئے اسپتال میں پایا: اور پھر وہ سوتا رہا، اس کی وجوہات ذیل میں درج ہیں: اگر میں پہلے ہی اسپتال میں ہوں، مجھے اٹھ کر وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ یہ ظاہر میں ایک سہولتی خواب ہے؛ نیند باز خود اپنے آپ سے خواب میں سونے کا مقصد بیان کرتا ہے، لیکن وہ یہاں خواب نا کی کا عمومی طور پر ایک راز افشا کرتا ہے۔ ایک مخصوص لحاظ سے، تمام خواب سہولتی خواب ہوتے ہیں؛ وہ جگانے کے بجائے مسلسل نیند کرنے کا مقصد سرانجام دیتے ہیں۔ 'خواب نیند کا نہ کا خلل کا محافظ ہے۔' ایک دوسری جگہ ہم اس تصور کو نفسیاتی عوامل کے ضمن میں جواز دینے کا موقع دیں گے جو جگاتا ہے؛ لیکن ہم پہلے ہی معروضی بیرونی مہیج کی اطلاقیت

کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ ذہن خواب کے دوران حساسیت کے ساتھ بلکل ہی متعلق نہیں ہوتا، اگر وہ اس رویے کو، مہیج کی شدت کے مخالف کی حیثیت سے آگے لے جانے کے قابل ہو، اور ان کی اہمیت، جس سے وہ اچھی طرح آگاہ ہے؛ یا یہ خواب کو ان مہیجوں کو انکار کرنے کے لیے استعمال کرتا ہو؛ یا، سوم، اگر وہ مہیج کو پہچاننے پر مجبور ہوتا ہے۔ وہ ان کی تشریح کو حقیقی حساسیت کی نمائندگی کرنے والی مطلوبہ حالت کے اجزائے ترکیبی کی حیثیت سے تلاشتا ہے جو نیند کے موافق ہوتی ہیں۔ حقیقی حساسیت خواب میں اُس کو اُس کی حقیقت سے محروم کرنے کے لیے بُنی جاتی ہے۔ نپولین کو نیند جاری رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے؛ وہ صرف آرکول میں توپوں کی گھن گرج کی ایک خواب یادداشت ہے جو اس میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔

نیند کی خواہش، جس سے شعوری انا خود ہی مطابقت پیدا کرتی ہے، اور جو (خواب محتسب کے ساتھ 'ثانوی تفصیلات' بعد میں حوالہ دی جائیں گی) خواب کے لیے انا کی خدمات کی نمائندگی کرتا ہے، اور اس لیے ہمیشہ خواب کی تشکیل کے مقاصد کے زمرے میں زیرِغور آتا ہے۔ اور ہر کامیاب خواب اس خواہش کی تکمیل ہوتا ہے۔ اس مستقل موجود، اور غیر متبدل نیند کی خواہش کا دوسری خواہشات سے عمومی تعلق ہوتا ہے، جسے اب ایک، اور اب دوسرے خواب موضوع کے ذریعے پورا کیا جائے گا، جو موخر غور و فکر کا مضمون ہوگا۔ نیند کی خواہش میں ہم نے ایک مقصد کو دریافت کیا جو سٹرمپل اور وونڈت کے نظریے میں خامی مہیا کرنے، اور بیرونی مہیج کی من موجی اور کجروی کی تشریح کرنے کا باعث بنا۔ درست تشریح جس کا خوابیدہ ذہن کاملیت سے اہل ہوتا ہے سرگرم مفاد کو ملوث کرتی، اور چاہتی ہے کہ نیند باز جاگ جائے؛ اس طرح وہ تشریحات جو صرف اس وقت بلکل ممکنہ طور پر قبول کی جاتی ہیں جب وہ نیند کی خواہش کے آمرانہ احتساب میں قابلِ قبول ہوں۔ خواب کے حالات کی منطق ہمیشہ دوڑے گی، مثلاً: 'وہ بلبل ہے، چکاوک نہیں'۔ اس لیے اگر وہ چکاوک ہے، رات کی محبت اختتام پر ہے۔ مہیج کی تشریحات کے درمیان جو اشیاء قابل قبول ہوتی ہیں ان میں سے ایک کو منتخب کیا جاتا ہے جسے خواہش کے جذبے سے بہترین طریقے سے جوڑتے ہیں جو ذہن میں انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر شے یقیناً متعین ہے، اور کچھ بھی من کی موج کے لیے نہیں چھوڑا جاتا۔ غلط تشریح ایک تلبیع نہیں، بل کہ ایک بہانہ ہوتی ہے۔ یہاں دوبارہ وہی ہوتا ہے جیسا مبادلے میں خواب احتساب کی خدمت میں ردّ و بدل سے ہوتا ہے۔ یوں ہم عام نفسیاتی طریقے سے انحراف کا عمل جاری رکھتے ہیں۔

اگر بیرونی عصبہ مہیج اور باطنی عضویاتی مہیج نفسیاتی توجہ پر کافی شدت سے دباؤ ڈالتے ہوئے نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر وہ خواب نہ کہ جاگنے میں نتیجہ دیتے ہیں -- خواب کی تشکیل کے لیے ایک طے شدہ نقطہ، خواب کے لوازمے میں ایک مرکزہ ہے، جس کے لیے ایک موزوں تکمیل تمنا چاہی جاتی ہے، ایسے (مذکورہ بالا) دو طبعی خواب مہیج کے درمیان مصالحتی خیالات کو تلاشا گیا ہے۔ وہ متعدد خوابوں کی حد تک صحیح ہے کہ عضویاتی عنصر خواب موضوع کی ہدایت کرتا ہے۔ اس انتہائی معاملے میں گرچہ خواہش جو حقیقت میں موجود نہیں ہوتی تشکیلِ خواب کے لیے ابھرتی ہے۔ لیکن خواب بصورت دیگر کچھ حالات میں خواہش پوری کرنے کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتا؛ وہ ایسے ہیں، جیسے وہ تھے، اور مقررہ حساسیت کے ذریعے پوری کی گئی خواہش کی بھرپور نمائندگی کو دریافت کرنے والے مُفوضہ کام کے لیے مقابل آتے ہیں۔ اگر یہ دیا گیا لوازمہ تکلیف دہ یا غیر موافق کردار رکھتا ہو، پھر بھی یہ تشکیل خواب کے مقاصد کے لیے ناکارہ نہیں ہوتا۔ نفسیاتی زندگی کی مرضی پر خواہشات ہوتی ہیں جن کی تکمیل ناخوشگواری ابھارتی ہے، جو متضاد نظر آتی ہے، لیکن مکمل طور پر قابلِ فہم ہو جاتی ہیں اگر ہم دو اقسام کے نفسیاتی مؤقفوں، اور احتساب جو ان کے درمیان ہے، کی موجودگی کا جائزہ لیں۔

وہاں نفسیاتی زندگی میں دبی ہوئی خواہشات موجود ہوتی ہیں جن کو ہم دیکھ چکے ہیں، وہ پہلے نظام سے متعلق

ہیں، اور جس کی تکمیل کی دوسرا نظام مخالفت کرتا ہے۔ ہم اس کو تاریخی مفہوم کے معنی میں نہیں لیتے -- کہ ایسی خواہشات ایک مرتبہ وجود رکھتی اور بعد میں تباہ ہو جاتی ہے۔ جبر و تشدد کا نظریہ، جس کی ہمیں نفسی خللِ اعصاب کے مطالعے میں ضرورت ہوتی ہے، دعوا کرتا ہے کہ جبر و تشدد سے دبائی ہوئی ایسی خواہشات ابھی تک موجود ہیں، لیکن بیک وقت ایک مزاحمت انھیں سرنگوں کرتی ہے۔ زبان صداقت پر ضرب لگاتی ہے، جب وہ ایسے جذبوں کو 'جبر و تشدد' سے دبانے کی بات کرتا ہے۔ نفسیاتی میکانیت جو ایسی دبی ہوئی خواہشات کو طاقت سے راستا دے کر تسلیم کرنے کے لیے وجود دیتی اور صحیح صورت میں باقی رکھتی ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوتا کہ دبی ہوئی خواہش پوری ہو جاتی، پھر دوسرے نظام کی متروک مزاحمت (جو شعور کی اہلیت رکھتی ہے) بے چینی سے اظہار کی جاتی ہے۔ اور، اس دلیل کو ختم کرنے کے لیے: اگر حساسیت کا ناموافق کردار جو عضویاتی منابع سے آغاز کرتا ہے نیند کے دوران موجود ہوتا ہے۔ اس جھرمٹ کو خواب کی سرگرمی کے ذریعے استعمال کر کے -- احتساب کی کم یا بیش دیکھ بھال سے -- یا بصورت دیگر دبی ہوئی خواہش کی تکمیل کو حاصل کیا جاتا ہے۔

معاملات کی حالت مخصوص متعدد تشویشی خواب کو ممکن بناتی ہے، جب کہ دوسرے ان خوابوں کی تشکیل میں جو خواہش نظریے کے لیے غیر پسندیدہ ہیں وہ ایک مختلف میکانیت ظاہر کرتی ہیں۔ خوابوں میں تشویش کے لیے بلاشبہ نفسی اعصابی خلل، نفسیاتی جنسی جذبے سے پیدا ہونے کا کردار ہو سکتا ہے، جس کی اس معاملے میں تشویش دبی ہوئی شہوت سے مطابقت رکھتی ہے۔ پھر یہ تشویش، پورے پراگندہ خواب کی طرح، اعصابی علامت کی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر ہم منقسمی لکیر پر ایستادہ ہوں، خوابوں کی تکمیل تمنا کا رجحان بکھر جاتا ہے۔ لیکن دوسرے تشویشی خوابوں میں تشویش کا احساس عضویاتی منابع (جیسے ان لوگوں کے معاملے میں جو پھیپھڑوں یا دل کی تکلیف کے ساتھ کبھی سانس لینے میں مشکل محسوس کرتے ہیں)، اور پھر وہ مضبوطی سے دبائی گئی خواہشات کی خواب میں تکمیل حاصل کرنے کے لیے اسے مدد کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس کا خواب دیکھنا نفسیاتی مقاصد سے اسی تشویش کے اجرا کا نتیجہ دے گا۔ ان دو بظاہر متضاد معاملات کو یکجا کرنا مشکل نہیں ہے۔ جب دو نفسیاتی تشکیلات، ایک پُر اثر جھکاؤ، اور تخیلاتی موضوع، قربت سے منسلک کیے جائیں، چاہے ایک واقعی موجود ہونے کی صورت میں دوسرے کو بھلے خواب میں جگائے۔ اب عضویاتی آغاز کی تشویش دبے ہوئے تخیلاتی موضوع کو جنسی تحرک کے ساتھ ابھارتی ہے، جو تشویش کے اجرا کا باعث ہوتا ہے۔ ایک معاملے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ عضویاتی طور پر متعین کردہ اثر نفسیاتی طور پر تشریح کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے معاملے میں سب نفسیاتی پیداوار ہوتا ہے، لیکن موضوع جو دبایا جا چکا ہے آسانی سے عضویاتی تشریح سے بدلا جاتا ہے جو تشویش کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ مشکلات جو تفہیم کے راستے میں حائل ہوتی ہیں وہ خوابوں کے ساتھ معمولی عمل کرتی ہیں۔ اب ہم اس طرح حقیقت سے لبریز ان نقاط پر گفت گو کرتے ہوئے تشویش اور ظالمانہ دباؤ کے ارتقا کے مسائل کو چھوتے ہیں۔

جسمانی حسیات کا عمومی مجموعہ بلا شک و شبہ ضرور بر تر خواب مہیج کے اندرونی جسمانی ابتدا کے درمیان شامل کیا جاتا ہے۔ یہ خواب موضوع پیدا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا، بل کہ وہ خواب خیالات پر اس لوازمے سے انتخاب کرنے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے جو خواب موضوع کی نمائندگی کے مقصد کی خدمت سر انجام دینے کے لیے اس قدر متعین ہوتا ہے جس قدر وہ لوازمے کے اُس جز کو آسانی سے دست رس میں لاتا ہے، جس کو کردار ادا کرنے کے لیے اختیار دیتا، در بقیہ کو فاصلے پر رکھتا ہے۔ وہ عمومی احساس جو گذشتہ دن سے زندہ ہوتا ہے، وہ بلا شبہ نفسیاتی طور پر بقیہ کے ساتھ منسلک ہو جاتا ہے جو خواب کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ احساس خواب میں خود کو درست کرتا یا چھا جاتا ہے۔ اگر وہ تکلیف دہ ہوں، مخالفت میں جا کر بدل دیے جاتے ہیں۔

اگر نیند کے دوران عضویاتی منابع کی برانگیختگی-- جو نیند کی سنسنی خیزی ہے-- غیر معمولی شدت کی نہیں ہوتی۔ وہ کردار جو یہ خواب کی تشکیل میں ادا کرتے ہیں، میرے خیال میں، وہ دن کے ان نقوش سے مشابہت رکھتے ہیں جو ابھی تک حالیہ ہوتے ہیں، لیکن بہت اہم نہیں ہوتے۔ اُن سے ہر وقت تیار سستے لوازمے والا برتاؤ کیا جاتا ہے تاکہ جب بھی ضرورت ہو انھیں استعمال میں لایا جا سکے۔ یہ ویسا قابل قدر لوازمہ نہیں ہوتا جو خود اُس رویے کا تعین کرتا ہے جس میں اسے ضرور استعمال کیا جانا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ فن کار کو دی گئی نکتہ رسی سے مشابہت غیر معمولی سنگ، یا سنگ سلیمانی کا ٹکڑا ہوتی ہے، مثلاً، اس لحاظ سے، فن کار کے کام کو فروغ دیا جا سکتا تھا۔ یہاں پتھر کی جسامت، اس کا رنگ، اور اس کی پرکھ یہ طے کرنے میں مدد کرتی ہے کسے چہرے یا نظارے کی حیثیت میں پیش کیا جائے۔ جب وہ یکساں طور پر وافر مقدار میں سنگ مرمر یا چینی کے پتھر رکھتے ہوں، پھر فن کار صرف اس تخیل سے رہنمائی حاصل کرتا ہے جو اس کے دماغ میں تشکیل پاتا ہے۔ صرف اس طریقے سے، مجھے ایسا نظر آتا ہے، ہم اس حقیقت کی یوں تشریح کر سکتے ہیں کہ اسے عضویاتی آغاز کے طبعی مہیج کے ذریعے پیش کیا گیا۔ خواب۔ موضوع، جس کی غیر معمولی تاکید نہیں کی جاتی وہ اپنا اظہار تمام خوابوں اور ہر رات نہیں کرتا۔

شاید ایک مثال جو ہمیں ماضی میں خوابوں کی تشریح کی طرف لے جائے وہ میری منشا کی بہترین منظر کشی کرے گی۔ ایک دن میں حساسیت کی رکاوٹ ہونے کی حیثیت سے اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا، اور اس دن میں اپنی جگہ سے حرکت کرنے، اور کوئی کام کرنے کے قابل نا تھا۔ ایسا بار بار میرے خوابوں میں وقوع پذیر ہوا، اور وہ تشویش کا بہت زیادہ قریبی اتحادی تھا۔ اُس رات میں نے ذیل کا خواب دیکھا: میں بہت ہی نامکمل لباس پہنے ہوئے ہوں، اور میں نچلی منزل کے ایک فلیٹ سے اوپر زینوں سے بالائی منزل اڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ ایسا کرنے میں، مَیں ایک وقت میں تین زینے پرواز کرتے پھلانگتا ہوں، اور میں یہ دیکھ کر خوش ہوتا ہوں، میں نے زینے بہت تیزی سے چڑھے ہیں۔ اچانک میں دیکھتا ہوں ایک خادمہ زینوں سے نیچے آ رہی ہے-- وہ میری طرف آتی ہے۔ میں شرمندگی میں تیزی سے دور ہو جاتا ہوں۔ مجھے پھر مزاحمت کا احساس ہوتا ہے؛ میں زینے سے چپک جاتا ہوں، اور اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا۔

تجزیہ: خواب کی یہ حالت روز مرّہ حقیقت سے لی گئی ہے۔ مَیں ویانا میں دو کرائے کے مکان رکھتا ہوں، جو صرف خاص زینے سے ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ میرا مشاورتی کمرہ اور میری مطالعہ گاہ اونچی کی ہوئی نچلی منزل پر ہے، اور میرا رہائشی کمرہ پہلی منزل پر واقع ہے۔ رات کو دیر میں، جب میں اپنا کام نیچے ختم کر لیتا ہوں، میں زینوں سے اوپر خواب گاہ میں جاتا ہوں۔ خواب سے پہلے والی شام کو میں واقعی اِس مختصر فاصلے پر اپنے بے ترتیب لباس کے ساتھ گیا تھا۔ میں نے اوپر جا کر اپنا کالر، ٹائی، اور آستینوں کو اتارا؛ لیکن خواب میں یہ اور زیادہ ترقی یافتہ ہو جاتا ہے، لیکن، ہمیشہ کی طرح، بے لباسی کے لامحدود درجے سے بدل دیا جاتا ہے۔ یہ میری عادت تھی کہ ایک وقت میں دو یا تین زینے پھلانگ کر چڑھتا تھا؛ مزید یہ کہ، وہاں ایک تکمیل تمنا تھی جسے خواب میں بھی پہچان لیا گیا۔ اُس آرام سے جس کے ساتھ میں اوپر زینے چڑھا وہ مجھے میرے دل کی صحت مند حالت کی نشاندہی کر رہی تھی۔ مزید، وہ طریقہ جس طرح میں زینوں کے اوپر دوڑا وہ حسیات کی مزاحمت ہونے کی طرف موثر تضاد تھا، جو خواب کے دوسرے حصے میں وقوع پذیر ہوا۔ وہ مجھے دکھاتا ہے-- جسے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں-- کہ خواب کو مُحرک سرگرمیوں کو پوری اور مکمل طور پر عمل میں لا کر پیش کرنے میں کوئی مشکل در پیش نہیں ہوتی؛ سوچیے، مثلاً، خوابوں میں اڑنا!

لیکن ان زینوں سے جن سے میں اوپر گیا، وہ میرے گھر جیسے نہیں تھے۔ اوّل میں انھیں نہیں پہچانتا؛ صرف وہ عورت جو میری طرف آ رہی تھی اس نے مجھے اس کا پتا دیا۔ یہ عورت بوڑھی خاتون کی خادمہ تھی جس کو میں دن میں دو

مرتبہ انجکشن لگانے جاتا تھا، زینے بھی ٹھیک اُن زینوں سے مشابہت رکھتے تھے جن پر چڑھ کر میں بوڑھی خاتون کے گھر جاتا تھا۔

کیسے یہ زینے اور یہ خاتون میرے خواب میں داخل ہوتی ہیں؟ کم لباسی کی شرمندگی یقیناً بلا شک و شبہ جنسی کردار کی حامل ہے؛ جس ملازمہ کو خواب میں دیکھا، واقعی وہ مجھ سے بڑی، اور جاذب نظر نہ تھی۔ یہ سوالات مجھے درج ذیل حادثے کے بارے میں بتاتے ہیں: جب میں اُس خاتون کے گھر اپنے صبح کے دورے میں جاتا، میں عام طور پر اپنے گلے کو صاف کرنے کی خواہش پوری کرتا، اور میرا بلغم زینے پر گرتا۔ دونوں منزلوں پر کوئی اگالدان نہ تھا، اور میں سمجھتا ہوں زینے صرف میری وجہ سے صاف نہیں رہتے تھے، بل کہ اس کے بجائے اُگالدان کا فراہم نا ہونا اس کا سبب تھا۔ مالک مکان، ایک دوسرا، بڑی عمر کا حسیس شخص تھا، لیکن جیسا میں تسلیم کرتا ہوں، ایک عورت صفائی کی دلدادہ، معاملے کو دوسرے پہلو سے دیکھتی ہے۔ وہ میرے انتظار میں لیٹی ہوئی دیکھتی آیا میں مذکورہ آزادی کا استعمال کروں گا یا نہیں۔ اور اگر وہ دیکھتی میں ایسا کرتا ہوں، میں واضح طور پر اس کی غراہٹ سنتا۔ اس کے کچھ دنوں بعد، جب ہم ملے، اس نے مجھے رسمی احترامی علامت سے استقبال کرنے سے انکار کردیا۔ خواب سے پہلے والے دن گھر کے مالک کا رویہ بھی ملازمہ کے رویے سے کُمک پا چکا تھا۔ میں نے تیزی سے مریضہ کا معائنہ کیا، جب کہ ملازمہ میرے سامنے ملحق کمرے میں کھڑی مشاہدہ کررہی تھی۔ اس نے مجھے مخاطب کرکے کہا، ' ڈاکٹر آج آپ کو کمرے میں آنے سے پہلے اپنے جوتے صاف کرلینا چاہیے تھے۔ سارا سرخ قالین دوبارہ تمھارے پیروں سے گندا ہوگیا ہے۔' صرف یہ ہی ملازمہ اور زینوں کے میرے خواب میں آنے کا جواز ہوسکتا ہے۔

میرے بالائی زینوں کو پھلانگنے اور زینوں پر تھوکنے کے درمیان ایک گہرا تعلق ہے۔ وَرَمِ حلق اور دل کی تکالیف دونوں ہی سگریٹ نوشی کی سزائیں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے میرا اپنا مالک مکان مجھے زیادہ سلیقہ مندی کا اعزاز نہیں دیتا، اس طرح میری عزت دونوں جگہ جنھیں خواب نے ایک بنایا متاثر ہوئی ہے۔

میں اس خواب کی مزید تشریح لازماً اس وقت تک ملتوی کرتا ہوں جب تک نامکمل لباس زیبِ تن ہونے کے مخصوص خواب کے آغاز کی نشاندہی نہیں ہوسکتی۔ اسی دوران میں، ابھی بیان کردہ خواب کو عارضی تخفیف کی حیثیت سے دیکھتا ہوں کہ خواب کی حساسیت میں مزاحمتی تحریک ہمیشہ اس نکتے پر ابھرتی ہے جہاں مخصوص تعلق اسے طلب کرتا ہے۔ خواب میں میرے تحرکی نظام کی ایک مخصوص حالت اس خواب موضوع کے لیے ذمہ دار نہیں ہوسکتی، چونکہ ایک لمحے پہلے میں نے ؛ زینوں پر کودتے ہوئے آسانی سے چڑھنے کی کوشش کی تھی، اور اس حقیقت کی خواب میں تصدیق کرتے ہوئے خود کو پایا تھا۔

4 ۔ مخصوص / امتیازی خواب

عمومی طور پر گفت گو کرتے ہوئے، ہم اس حالت میں نہیں کہ ایک دوسرے شخص کے خواب کی تشریح کریں اگر وہ خواب۔ موضوع کے عقب میں موجود لاشعوری خیالات مہیا کرنے کے لیے تیار نا ہو، اور اس وجہ سے ہمارے خوابوں کی تشریح کے طریقے کا عملی اطلاق اکثر سنجیدگی سے روک دیا جاتا ہے۔ لیکن وہاں ایسے خواب بھی ہوتے ہیں جو فرد کی روایتی آزادی کو عالَمِ خواب کو ودیعت کرکے، خصوصی انفرادیت کے ساتھ، مکمل طور پر متضاد اظہار کرتے ہیں، اور اس طرح ایک اجنبی کے لیے نا قابلِ رسائی بن جاتے ہیں۔ متعدد ایسے خواب ہیں جنھیں تقریباً ہر ایک اُسی انداز میں دیکھ چکا ہے، اور جس کے بارے میں ہم یہ فرض کرنے کے عادی ہیں وہ ہر خوابینا کے معاملے میں ایک جیسی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایک مخصوص دل چسپی امتیازی خوابوں سے وابستہ ہے، کیوں کہ، یہ معاملہ نہیں ان کا کس نے خواب دیکھا،

بل کہ تمام اُسی منابع سے اخذ کیے ہوئے فرض کیے جاتے ہیں، اس لیے وہ خاص طور پر ہمیں خوابوں کے منابع کی حیثیت سے معلومات مہیا کرنے کے لیے موزوں نظر آئیں گے۔

اس لیے، ہم بلکل خصوصی توقعات کے ساتھ اپنے خوابوں کی تشریح کی تکنیک کی ان امتیازی خوابوں پر آزمائش کرنے کے لیے آگے بڑھیں گے، اور کیا ہم صرف انتہائی ہچکچاہٹ کے ساتھ یہ تسلیم کریں گے کہ اس لوازمے کے حوالے سے ہمارا طریقہ مستند نہیں ہے۔ امتیازی خوابوں کی تشریح میں ہم قانون کی حیثیت سے خوابینا سے وہ وابستگیاں حاصل کرنے میں ناکام ہوئے تھے جو دوسرے معاملات میں خواب کے جامع تفہیم کی طرف رہ نمائی کرتی ہیں، یا پھر دوسری وابستگیاں انتشار پیدا کرتی اور غیر مناسب ہیں، اس لیے وہ ہماری مسئلے کو حل کرنے کے لیے معاون نہیں ہوسکتیں۔

یہ ایسا معاملہ کیوں ہے، اور ہم کیسے اس خامی کا اپنی تکنیک سے ازالہ کریں، یہ وہ نکات ہیں جن پر ہم بعد کے باب میں بحث کریں گے۔ قاری پھر سمجھے گا اس باب میں مَیں کیوں صرف چند امتیازی خوابوں کے گروہ سے نمٹتا ہوں، اور کیوں میں نے اس بحث کو اگلے باب تک ملتوی کیا ہے۔

(i) عریانیت کے پیچیدہ خواب

ایک خواب جس میں فرد اجنبیوں کی موجودگی میں عریاں یا بہت ہی کم ملبوس ہوتا ہے۔ ایسا کچھ ہی اوقات میں ہوتا ہے جب فرد کم از کم اپنی حالت پر شرمندہ نہیں ہوتا۔ لیکن عریانیت کا خواب ہماری توجہ صرف اس وقت مبذول کرتا ہے جب شرمندگی اور پیچیدگی اس میں محسوس کی جائے۔ اس حالت میں جب فرد فرار ہونا یا چھپنا چاہتا ہے، اور محسوس کرتا ہے عجیب رکاوٹ اسے اُس جگہ سے ہلنے نہیں دیتی، اور وہ بلکل بے طاقت ہونے کی وجہ سے اپنی تکلیف دہ حالت تبدیل کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ یہ صرف اس تعلق میں ہے کہ خواب امتیازی ہے؛ بصورت دیگر، اُس کے موضوع کا مرکزہ تمام اقسام کی دوسرے تعلقات میں ملوث ہوسکتا ہے، یا انفرادی تفصیلات کے ذریعے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ لازمی نکتہ یہ ہے کہ فرد شرمندگی کا تکلیف دہ احساس رکھتا ہے، اور اپنی عریانیت کو عام طور پر تحرک کے ذریعے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے، لیکن قطعی طور پر ایسا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ میرے قارئین کی عظیم اکثریت کبھی نہ کبھی خواب میں اس حالت سے دوچار ہوئی ہوگی۔

اظہار کی فطرت اور طریقہ عام طور پر مبہم ہوتا ہے۔ خوابینا کہے، شاید، 'میں شمیز میں ہوں'، لیکن یہ شاذ و نادر ہی واضح تصور ہوتا ہے۔ بہت سے معاملات میں بے لباسی اتنی غیر متعین ہوتی ہے کہ خواب کو بیان کرتے ہوئے اسے متبادل میں کہا جاتا ہے: 'میں اپنی شمیز یا اپنے پیٹی کوٹ میں تھی'۔ اصول کے طور پر لباس میں کمی اتنی سنجیدہ نہیں کہ اس سے وابستگی شرمندگی کے احساس کو جواز دے۔ اس آدمی کے لیے جس نے فوج میں خدمت سرانجام دی ہو، عریانیت اکثر لباس پہننے سے تبدیل ہوجاتی ہے جو قوانین کے خلاف ہے۔ 'میں گلی میں اپنی شمشیر کے بغیر موجود تھا، اور میں نے کچھ افسران کو آتے ہوئے دیکھا'، یا 'میں کالر نہیں رکھتا تھا'، یا 'میں نے شہری شوخ پاجامہ پہن رکھا تھا'، وغیرہ۔

اشخاص جن کے سامنے وہ شرمندہ ہوتا ہے ہمیشہ اجنبی ہوتے، اور ان کا چہرہ غیر متعین ہوتا ہے۔ امتیازی خواب میں یہ کبھی نہیں ہوتا کہ کسی کی ملامت کی جائے یا ان کی کم لباسی پر توجہ دی جائے جو ایسی پیچیدگی کا سبب بنتا ہے۔ اس کے برخلاف، وہ لوگ جو خواب میں نمودار ہوتے ہیں غیر متعلق ہوتے ؛یا، جیسا میں نے ایک مخصوص واضح خواب میں دیکھا، وہ سخت اور باضابطہ اظہار رکھتے ہیں۔ یہ ہمیں سوچنے کے لیے غذا فراہم کرتا ہے۔

خوابینا کی پیچیدگی اور تماشائی کی لاپرواہی متضاد کو تشکیل دیتی ہے ایسا جیسے اکثر خواب میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ وہ اور زیادہ خوابینا کے احساسات رکھتا ہے اگر اجنبی اسے استعجاب، یا ہنستے، یا غصہ سے دیکھے۔ میں سمجھتا ہوں، تاہم، یہ

مکروہ خصوصیت تکمیل تمنا کے ساتھ بدلی جا سکتی ہے، جب کہ یہ پریشانی کچھ وجوہ کی بنا پر باقی رہ جاتی ہے، اس لیے دو اجزائے ترکیبی مطابقت نہیں رکھتے۔ ہم ایک دل چسپ ثبوت رکھتے ہیں کہ خواب جس کی جزوی طور پر تکمیل تمنا سے تحریف کی گئی اسے اچھی طرح تفہیم نہیں کیا گیا؛ اس لیے اسے پریوں کی کہانی، انڈرسن کے 'شہنشاہ کے نئے ملبوسات' کا ترجمہ جس سے ہم آشنا ہیں، اور اُس کا فولڈا کے تعویذ میں حالیہ شاعرانہ اظہار کی طرح بنیاد بنایا گیا ہے۔ انڈرسن کی پریوں کی کہانی میں ہمیں دو بہروپیوں کا بتایا گیا جنھوں نے کہا کہ وہ شہنشاہ کے لیے عالی شان مہنگا ترین لباس تیار کر کے دیں گے، تاہم، اسے صرف اچھے اور سچے لوگ ہی دیکھ سکتے ہیں۔ شہنشاہ اُس غیر مرئی لباس میں ننگا باہر جاتا ہے، اور تخیلاتی لباس تصوراتی حیثیت کا کام سرانجام دیتا ہے۔ لوگ شہنشاہ کو ننگا دیکھ کر خوف سے ایسا برتاؤ کر رہے تھے جیسے انھوں نے شہنشاہ کو عریاں نہیں دیکھا۔

لیکن واقعی ہمارے خواب میں یہ حالت ہوتی ہے۔ یہ فرض کرنا بہت زیادہ خطرے میں کود پڑنے والا عمل نہیں کہ نا قابل ادراک خواب موضوع بے لباسی کی حالت کو ایجاد کرنے کے لیے ایک جذبہ مہیا کرتا ہے جو یادداشت میں موجود حالت کو مفہوم عطا کرتا ہے۔ یہ حالت اس لیے اپنے اصلی معنی چرا لیتی، اور اجنبی مقاصد کی خدمت کرتی ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں خواب موضوع کی ایسی غلط تفہیم اکثر ثانوی نفسیاتی نظام کی شعوری سرگرمی کے ذریعے وقوع پذیر ہوتی ہے، اور اس کو اُس شے کے خواب کی حتمی شکل کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے، اور مزید، کہ وہموں اور خوفوں کے ارتقا کی یکساں غلط تفہیم -- ابھی تک، بلا شبہ، اسی نفسیاتی شخصیت کے اندر -- ایک فیصلہ کُن کردار ادا کرتی ہے۔ پھر یہ تخصیص کرنا بھی ممکن ہو جاتا ہے جب خواب کی تشریح کے لیے تازہ لوازمہ لیا جاتا ہے۔ بہروپیا خواب ہے، شہنشاہ بذاتِ خود خواب بینا ہے، اور اخلاقی پند و نصائح کا رجحان حقیقت کے دھندلے علم سے غداری کرتا ہے کہ وہاں پوشیدہ خواب موضوع میں ممنوعہ خواہشات، دباؤ کا تختۂ مشق ہونے پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ تعلق جس میں یہ خواب نمودار ہوتا ہے میرے عصباتی تجزیے کے دوران بلا شک و شبہ یہ ثابت کرتا ہے کہ خواب بینا کی بچپن کی ابتدائی یادداشتیں اُس کے خواب کی بنیادوں میں موجود ہوتی ہیں۔ صرف ہمارے بچپن میں ایک وقت تھا جب ہمارے رشتے داروں کے ساتھ ساتھ اجنبی نرسیں، ملازمین اور مہمان بھی ہمیں نا کافی لباس کی حالت میں دیکھتے تھے، اور اس وقت ہم اپنی عریانیت پر شرمندہ نہیں ہوتے تھے۔ کچھ بڑے بچوں کے معاملے میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ بے لباسی کا ان پر شرمندہ ہونے کے بجائے ایک جذباتی اثر ہوتا ہے۔ وہ ہنستے، کودتے، اور اپنے جسموں پر تھپڑ یا انگوٹھا مارتے ہیں؛ ماں یا جو بھی موجود ہو انھیں یہ کہہ کر جھاڑ جھپاڑ کرتا ہے: 'افسوس، یہ گندی بات -- تم کو ایسا نہیں کرنا چاہیے!' بچے اکثر خود کو دکھانے کی اپنی خواہش دکھاتے ہیں؛ یہ بمشکل ہی ممکن ہے کہ دیہاتی علاقے میں دو یا تین سالہ بچے کو مسافر کے سامنے، اُس کے اعزاز میں اپنی فراک یا قمیص کو اٹھاتے دیکھے بغیر گزرا جا سکے۔ میرے مریضوں میں سے ایک نے اپنے آٹھویں سال کے ایک منظر کو اپنی یادداشتی شعور میں باقی رکھا ہوا تھا، جس میں، سونے کے لیے بے لباس ہونے کے بعد وہ اپنی چھوٹی بہن کے کمرے میں اپنی قمیص کے ساتھ ناچنا چاہتا تھا، لیکن ملازم نے روک دیا تھا۔ مخالف جنس کے بچوں کے سامنے عصباتی اظہار کی بچپن کی کہانی مستقل کردار ادا کرتی ہے۔ لباس پہنتے اور اتارتے دیکھے جانے کے وہم کا مغالطہ براہ راست ان تجربات میں سراغ لگایا جا سکتا ہے؛ اور ان کے درمیان جو بے راہ رو باقی رہتے ہیں وہاں ایک درجہ ہے جس میں بچکانہ جذبے کو علامت بننے کی تاکید کی جاتی ہے۔ یہ نمائش کرنے والوں کا درجہ ہوتا ہے۔

بچپن کی یہ عمر، جس میں شرمندگی کا شعور نا معلوم ہوتا ہے، جنت نظر آتا ہے جب ہم بعد میں اُس ماضی کو دیکھتے ہیں، اور جنت خود کچھ نہیں، بل کہ فرد کے بچپن کے تخیل کا ڈھیر ہے۔ اس لیے اس جنت میں انسان عریاں اور غیر شرمندہ ہوتے ہیں، یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب شرم اور خوف جاگ چکے ہوتے ہیں؛ اخراج ہوتا ہے، اور ان

خوابوں کی جنت میں جنسی زندگی اور ثقافتی ارتقا شروع ہو جاتا ہے۔ جنتی خواب ہر روز ہمیں اس ماضی میں لے جا سکتے ہیں؛ ہم پہلے ہی قیاس کو خطرے میں ڈال چکے ہیں کہ ہمارے بہت ہی ابتدائی بچپن کے نقوش (قبل از تاریخ کے دور سے لے کر تقریباً تیسرے سال کے اختتام تک) اپنی خاطر، شاید اپنے موضوع سے بغیر کسی مزید حوالے کے، از سرنو پیدا ہوتے ہیں، اس لیے اِن کی تکرار تکمیلِ تمنا ہے، عریانیت کے خواب، نمائشی خواب ہوتے ہیں۔

نمائشی خواب کا مرکزہ فرد کی اپنی ذات سے پیش کیا جاتا ہے، جسے ویسا نہیں دیکھا جاتا جیسا بچے کا ہوتا ہے، لیکن وہ حال میں موجود ہوتا ہے، اور کم لباس کے خیال کے ذریعے جو مبہم ظہور پذیر ہوتا ہے، وہ بعد کی کئی دوسری جزوی طور پر ملبوس ہونے کی اعلاتر نفاذ کی حالتوں کا مرہونِ منت، یا احتساب کے غور وفکر سے باہر ہوتا ہے۔ یہ عناصران اشخاص کا اضافہ کرتے ہیں جن کی موجودگی میں فرد شرمندہ ہوتا ہے۔ میں ایسی کوئی مثال نہیں جانتا جس میں اُن بچوں کی نمائشوں کے حقیقی تماشائی از سرنو خواب میں نمودار ہوئے ہوں؛ اس لیے کہ خواب مشکل سے ہی کبھی سادہ یادداشت ہوتا ہے۔ یہ عجب بات ہے، وہ لوگ جو بچپن میں ہماری جنسی دل چسپی کے مرکز ہوتے ہیں وہ سب از سرنو پیداوار سے محو کر دیے جاتے ہیں۔ خوابوں میں، ہسٹیریا یا وہم کے غلبے والے عصابی مرض میں؛ مراق تنہا تماشائیوں کو بحال کرتا، اور متعصبانہ طور پر ان کی موجودگی کا قائل ہوتا ہے، گو کہ وہ غیر مرئی طور پر باقی رہتا ہے۔ خواب کے ذریعے اُن لوگوں کا متبادل، 'متعدد اجنبی' اس نظارے پر کوئی توجہ نہیں دیتے جو انھیں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ اُس واحد اچھی طرح آشنا شخص کے لیے ٹھیک جوابی خواہش ہے جس کے لیے اظہار چاہا گیا تھا۔ 'متعدد اجنبی'، مزید یہ کہ، اکثر خواب میں تمام دوسرے اقسام کے تعلقات میں وقوع پذیر ہوتے ہیں، اور جوابی خواہش کی حیثیت سے وہ ہمیشہ 'راز' کا مظہر ہوتے ہیں۔ یہ دیکھا جائے گا کہ پرانے معاملات کی حالت کو واپس کرنے میں جو مراق میں جوابی رجحان سے ظہور پذیر ہوتی ہے، کوئی فرد زیادہ عرصے تنہا نہیں رہ سکتا۔ فرد کی بلکل مثبت طور پر نگرانی کی جاتی ہے؛ لیکن تماشائی' متعدد اجنبی' غیر متعین شائق لوگ ہوتے ہیں۔

اس سے زائد، جبر وتشدد نمائشی خواب میں اپنی جگہ پاتا ہے۔ خواب کے ناقابل قبول ادراک کے لیے، بلا شبہ، اس حقیقت کے ثانوی نفسیاتی مؤقف والے کردار پر یہ ردِ عمل ہے کہ نمائش کرانے والا نظارہ جس کی احتساب مذمت کرتا ہے اس کے باوجود کبھی بھی خود کو پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اس ادراک کو نظر انداز کرنے کا واحد راستا نظارے کو احیاء سے روکنا ہے۔

بعد کے باب میں ہم ایک مرتبہ دوبارہ رکاوٹ کے احساس کے بارے میں گفت گو کریں گے۔ ہمارے خوابوں میں وہ آرزو کے ٹکراؤ کو انکار کی کاملیت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ ہمارے لاشعوری مقصد کے مطابق، نمائش آگے جاتی اور احتساب کی ضروریات کے مطابق اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ہمارے خصوصی خوابوں کا پریوں کی کہانیوں، داستانوں اور شاعری سے تعلق نہ ہی نادر الوقوع یا حادثاتی ہوتا ہے۔ اکثر شاعر کی باطنی بصیرت تجزیاتی طور پر اس تبدیلی کے عمل کو شناخت کر لیتی ہے جس کا شاعر بصورت دیگر خود آلہ ہوتا ہے، اور اس کا اُلٹ سمت میں پیچھا کرتا ہے، جس کو، خواب میں نظم کا سراغ لگانا کہتے ہیں۔ ایک دوست نے میری توجہ جی۔ کیلر کی کتاب Der Grune Heinrich کی اس درج ذیل عبارت پر مبذول کرائی: ' میں سمجھتا ہوں، پیاری لی، کہ تم اُڈیسی لیس کی حالت میں انتہائی نازک احساس اور اشتہا انگیز سچائی کا تجربے سے کبھی بھی احساس نہیں کرو گی، جب وہ نا سیکا اور اس کی ہم جولیوں کے سامنے عریاں اور مٹی سے ڈھکا نمودار ہوتا ہے! کیا تم جاننا چاہتی ہو اس کے کیا معنی ہیں؟ اب ہم لمحے کے لیے اس حادثے پر گہرائی سے غور کرتے ہیں۔ اگر تم کبھی بھی اپنے گھر سے اور ان سب سے جو تمھیں پیارے ہیں الگ ہوئی ہو، اور اجنبی ملک میں ماری ماری پھر رہی ہو؛ اگر تم بہت کچھ دیکھ چکی

،اور تجربہ کر چکی ہو؛ اگر تم تشویشوں اور دکھوں کو رکھتی ہو، اور شاید، بلکل ہی بیچاری اور بے کس ہو، تم کسی رات ناگزیر طور پر خواب دیکھوگی کہ تم اپنے گھر پہنچ رہی ہو؛ تم اسے خوبصورت رنگوں میں روشن اور چمکتے ہوئے دیکھتی ہو؛ پیاری اور شاندار شخصیات تمھیں ملنے کے لیے آتی ہیں؛ اور پھر اچانک تم خود کو چندیاں پہنے اور عریاں پاتی ہو، اور خود کو مٹی سے ڈھانپتی ہو۔ شرمندگی اور خوف کا ناقابلِ بیان احساس تم پر چھا جاتا ہے؛ تم اپنی حالت بحال کرنے اور چھپنے کی کوشش کرتی، اور پھر پسینے میں شرابور جاگتی ہو۔ جب تک انسانیت وجود رکھتی ہے، یہ تشویش سے بھرا، طوفان سے اچھلتا آدمی قائم رہے گا۔ اس طرح، ہومر نے اس حالت کو انسانیت کی ابدی فطرت کی سب سے زیادہ گہرائی سے نکالا ہے۔'

انسانیت کی ابدی فطرت کی سب سے زیادہ گہرائی کیا ہے، جس کو شاعر عام طور پر اپنے سامعین میں بیدار کرنے کی امید کرتا ہے، لیکن نفسیاتی زندگی کا یہ تحرک جو بچپن کی زندگی سے جڑ پکڑتا ہے، بعد میں قبل از تاریخ ہو جاتا ہے ؟ بچکانہ خواہشات، اب دبی ہوئی اور ممنوعہ ہوتی ہیں۔ یہ بے گھر آدمی کی ناقابلِ اعتراض اور قابل اجازت شعوری خواہشات کے عقب میں خواب میں نمودار ہوتی ہیں، اور اس وجہ سے کہ وہ خواب جس پر ناسیکا کی کہانی میں اعتراض کیا جاتا ہے پابندی سے تشویشی خواب میں ڈھل جاتا ہے۔

میرا اپنا تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے والا خواب، جو حال میں سیڑھیوں سے چپکے ہوئے میں تبدیل ہوتا ہے، ایک نمائشی خواب کی طرح ہے، اس لیے وہ ایسے خواب کے لازمی اجزائے ترکیبی کا انکشاف کرتا ہے۔ ان کا ماضی میں اپنے بچپن کے تجربات میں سراغ لگانا اس لیے ممکن ہوا، اور اُن کا علم ہمیں مجھ سے ملازمہ (مثلاً، قالین پر تھوکنے پر ملامت کرنے) کی اس حالت کو خواب میں اختیار کرنے میں مدد دینے والے رویے کا اندازہ لگانے کے قابل کرتا ہے۔ اب میں واقعی اس لائق ہوں کہ مطلوبہ تشریح کروں۔ فرد تحلیل نفسی میں عارضی عدم موجودگی کی تشریح کو متعلقہ لوازمے سے سیکھتا ہے۔ دو خیالات جو بظاہر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے، لیکن وہ یکے بہ دیگرے فوری طور پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ وہ اس وحدت سے تعلق رکھتے ہیں جس کی مرموز (رمزیہ) عبارت کو ہمیں پڑھنا ہوتا ہے، ایسا جیسے الف، اور الف بے، جو یکے بعد دیگرے لکھے جائیں، اور ان کا الف بے ایک رکنِ تہجی کے بول کے طور پر ادا کیا جاتا ہے۔ بلکل ایسا ہی خوابوں کے باہمی تعلق کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس قطار میں شامل کیا گیا خواب ایسے ہی متن سے متعلق ہوتا ہے۔ اب، سلسلے کا دوسرا خواب نرس کی یادداشت پر مبنی ہے جس پر بہ وجوہ میں اس وقت سے اعتبار کرتا تھا جب میں چھاتی کے دودھ پر پلنے والا دو ڈھائی سال عمر کا بچہ تھا، اور جس کی دھندلی یاد میری یادداشت میں ابھی تک باقی ہے۔ اطلاع کے مطابق جو میں نے ابھی حال میں اپنی والدہ سے پائی کہ میری آیا بوڑھی اور بھدی، لیکن بہت ہوشیار تھی۔ ان حوالہ جات کے مطابق جو میں اپنے خوابوں سے اخذ کرنے میں درست ثابت ہوا تھا، وہ میرے ساتھ ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار نہیں کرتی، بل کہ جب میں صفائی کی ضرورت محسوس کرنے میں اپنی ناکامی دکھاتا وہ تلخی سے بولتی تھی۔ جہاں تک خادمہ کا اس ضمن میں میری تعلیم کا معاملہ ہے، وہ میرے خوابوں میں قبل از تاریخ کی مُنتر پڑھنے والی بوڑھی عورت کے برتاؤ کی حق دار تھی۔ بلاشبہ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ بچہ اپنے استاد کو اُس کے سخت رویے کے باوجود پسند کرتا ہے۔

(ii) اپنے پیاروں کی موت کے خواب

خوابوں کا ایک اور سلسلہ جسے امتیازی پکارا جا سکتا ہے وہ ہوتے ہیں جن کا موضوع عزیز ترین رشتے داروں، والدین، بھائی، بہن، بچہ، یا کسی قریبی دوست کی موت ہوتا ہے۔ ہم ایسے خوابوں کو آسانی سے دو گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: وہ جن میں خوابینا ساکت رہتا ہے، اور وہ جن میں وہ اپنے پیارے شخص کی موت پر بہت زیادہ گہرا دکھ محسوس کرتا، اور اس کا اظہار نیند میں آنسو بہا کر کرتا ہے۔

ہم پہلے گروہ کے خوابوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں؛ وہ امتیازی کہلانے کا کوئی دعوا نہیں رکھتے۔ اگر ان کا تجزیہ کیا جائے، یہ پایا جائے گا کہ وہ اس شے کا مظہر ہوتے ہیں جو وہ نہیں رکھتے، اور وہ کسی دوسری قسم کی خواہش کا نقاب پہنے ہوتے ہیں۔ اس قسم کا معاملہ خالہ کے خواب میں ہوتا ہے جو اپنی بہن کے واحد حیات بیٹے کو تابوت میں لیٹا دیکھتی ہے۔ خواب کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ اپنے چھوٹے بھانجے کی موت کی تمنا کرتی ہے؛ جیسا کہ ہم نے دیکھا، وہ صرف اپنے پیارے شخص کو کافی عرصے جدائی کے بعد دیکھنے کی خواہش مند تھی۔ اس کی خواہش جو خواب کا حقیقی موضوع ہے، وہ غم یا دکھ کا سبب نہیں ہوتا، اور اس سبب کی وجہ سے کسی بھی قسم کا دکھ محسوس نہیں کیا جاتا۔ ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ خواب میں موجود دکھ اظہار سے تعلق نہیں رکھتا، لیکن پوشیدہ خواب موضوع سے متعلق ہوتا ہے، اور موثر موضوع تحریف سے آزاد رہتا ہے جو خیالی موضوع پر اثر انداز ہو چکا ہوتا ہے۔

وہ بصورت دیگر ان خوابوں کے ساتھ ہے جس میں پیارے رشتے دار کی موت تصور کی جاتی، اور ان کا درد بھی محسوس کیا جاتا ہے۔ یہ اشارہ کرتا، جیسا ان کا موضوع ہمیں بتاتا ہے، یہاں یہ خواہش ہے کہ مطلوبہ شخص کو مرنا چاہیے؛ اور چونکہ میں یہاں توقع کرتا ہوں کہ میرے تمام قارئین کے احساسات جو ایسے خواب دیکھ چکے ہیں میری تشریح کو مسترد کر دیں گے۔ اس لیے میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنا ثبوت وسیع تر ممکنہ بنیاد پر استوار کروں۔

ہم پہلے ہی ایک خواب بیان کر چکے ہیں جس سے ہم دیکھ سکتے تھے کہ خوابوں میں پوری ہونے والی خواہشات ہمیشہ عصرِ رواں کی خواہشات نہیں ہوتیں۔ وہ گذری ہوئی، خارج، دفن اور دبی ہوئی خواہشات ہو سکتی ہیں جن کو ہم کبھی بھی جاری وجود کی طرح کا اعتبار صرف ان کے خواب میں از سر نو نمودار ہونے کی وجہ سے نہیں دیتے۔ وہ ان لوگوں کی طرح مردہ نہیں، جو مر چکے ہیں، اُس لحاظ سے جیسے ہم موت کو جانتے ہیں، لیکن اس کے بجائے اوڈیسی کے سایوں کی طرح جو زندگی کے ایک خاص درجے تک اتنی جلدی بیدار کیے جاتے ہیں جتنی جلدی وہ خون پی چکے ہوتے ہیں۔ تابوت میں مردہ بچے کا خواب ایک خواہش رکھتا ہے جو پندرہ سال پیشتر موجود تھی، اور جس کو ایک وقت صاف صاف حقیقت کی حیثیت سے قبول کیا۔ مزید-- اور یہ، شاید، خوابوں کے نظریے کے نقطۂ نگاہ سے غیر اہم نہیں ہے-- یہ خوابینا کے ابتدائی بچپن کی یادداشت میں اس کی خواہش کی جڑ بھی موجود تھا۔ جب خوابینا چھوٹی بچی تھی-- لیکن اس وقت جب وہ یہ واقعی متعین نہیں ہو سکتا تھا-- اس نے سنا تھا جب وہ حمل میں تھی اس کی ماں زبردست جذباتی اضمحلال کا شکار ہوئی، اور خواہش کی کہ حمل ضائع ہو جائے۔ جب وہ بڑے ہونے کے بعد حاملہ ہوئی، وہ اپنی ماں کی نقل کر رہی تھی۔

اگر کوئی خواب دیکھتا ہے کہ اس کی ماں یا باپ، اس کا بھائی یا بہن مر گئے ہیں، اور اس کا خواب صدمے کا اظہار کرتا ہے، میں کبھی بھی اس کو ثبوت کی حیثیت سے پیش نہیں کروں گا کہ وہ ان میں سے کسی ایک کو اب مردہ دیکھنا چاہتا ہے۔ خوابوں کا نظریہ اس قدر آگے نہیں جاتا جو وہ اس کو طلب کرے؛ وہ اس پر اختتام کرنے سے مطمئن ہو جاتا ہے کہ خوابینا نے کسی وقت یا اپنے بچپن میں کبھی اُن کی موت کی خواہش کی تھی۔ میں خوف زدہ ہوں، تاہم، یہ حدود اس قدر آگے نہیں جائیں گی کہ میرے نقادوں کا جوش ٹھنڈا کریں؛ ممکنہ طور پر وہ جوشیلے انداز میں اس امکان کا انکار کریں کہ وہ ہمیشہ ایسے خیالات رکھتے تھے، جیسا انھوں نے احتجاج کیا کہ وہ اب انھیں دل میں رکھیں گے۔ اس لیے فرد بچکانہ نفسیات کے ڈوبے ہوئے ایک حصے کی موجودہ شواہد کی بنیاد پر از سر نو تعمیر کرتا ہوں۔

آیئے سب سے پہلے بچوں کے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے تعلقات پر غور کریں۔ میں نہیں جانتا ہم کیوں پیش گی فرض کر لیتے ہیں کہ وہ پیار و محبت سے لبریز ہوں گے۔ بالغ بھائیوں اور بہنوں کے درمیان دشمنی کی مثالیں ہر ایک کے تجربے میں اکثر آتی ہیں، اور اس لیے ہم اکثر اس حقیقت کی تصدیق کے قابل ہوتے ہیں، جو رنجشیں بچپن میں پیدا

ہوتی ہیں وہ ہمیشہ موجود رہتی ہیں۔ مزید یہ کہ، کئی بالغ جو آج اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لیے وقف ہیں، اور مصیبت میں ان کی مدد کرتے ہیں، اپنے بچپن میں اُن کے ساتھ مسلسل لڑائی جھگڑا کرتے رہتے تھے۔ بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے ساتھ بدسلوکی کرتا، بہتان لگاتا، اور اُس کے کھلونے چرا لیتا تھا؛ چھوٹا بڑے کے سامنے غصّے، رشک اور خوف سے بے بس ہوتا، یا اس کی سب سے قدیم آزادی کے جذبے اور نا انصافی کے خلاف پہلی بغاوت براہ راست ظالم کے خلاف ہوتی تھی۔ والدین کہتے ہیں کہ بچے اتفاق نہیں کرتے، لیکن وہ اس کا سبب دریافت نہیں کر سکتے۔ یہ دیکھنا مشکل نہیں کہ ہم ایک اچھے با اخلاق کردار والے بچے کا بلوغت پر وہ کردار نہیں پاتے جس کی ہم بالغ ہونے پر توقع کرتے ہیں۔ بچہ قطعی طور پر خود غرض ہوتا ہے؛ وہ اپنی ضروریات کو شدت سے محسوس کرتا، اور سنگ دلی سے ان کو خاص طور پر اپنے مدِّ مقابلوں، دوسرے بچوں، اور سب سے اوّل اپنے بھائیوں اور بہنوں سے حاصل کر کے خود کو مطمئن کرنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ اور تاہم، اِس وجہ سے ہم ایک بچے کو 'برا' نہیں، بل کہ 'شرارتی' کہتے ہیں۔ وہ اپنے غلط طرزِ عمل کا، ہماری رائے یا قانون کی نظر میں ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اور یہ ایسا ہے جیسا اسے ہونا چاہیے؛ اس لیے ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ زندگی کا وہ دورانیہ جسے ہم بچپنا پکارتے ہیں، اس میں ایثار یہ جذبات اور اخلاقیات چھوٹے انا پرستوں میں بیدار کریں گے۔ اور مے نرٹ کے الفاظ میں ایک ثانوی انا بنیادی انا پر مُلمّع چڑھاتی اور رکاوٹ ڈالتی ہے۔ اخلاقیات، بلا شبہ، بیک وقت تمام شعبوں میں ارتقا نہیں کرتی، اور اس سے زائد، بچپن کا غیر اخلاقی دورانیہ مختلف افراد میں مختلف ہوتا ہے۔ جہاں یہ اخلاقیات ارتقا پانے میں ناکام رہتی ہیں، اسے ہم 'ناخلفی' کہتے ہیں؛ لیکن بظاہر یہ معاملہ گرفتار ارتقا کا ہے۔ جہاں بنیادی کردار پر؛ پہلے ہی بعد کے ارتقا کے ذریعے اس پر، ملمع چڑھا دیا جاتا ہے وہ کم از کم جزوی طور پر ہسٹیریا کے حملے سے دوبارہ نقاب اٹھا دیتا ہے۔ نام نہاد ہسٹیریائی کردار اور شرارتی بچے کے کردار کے درمیان مطابقت مثبت طور پر ضرب لگاتی ہے۔ وہمی عصباتی، دوسری طرف، اعلا ترین اخلاقیات سے مطابقت کرتے ہوئے بنیادی کردار کے خلاف مضبوط کُمک کو فروغ دیتا ہے جسے ہوش میں لانا پُر خطر ہے۔

کئی اشخاص، پھر، جو اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت کرتے ہیں، اور جوان کی موت پر دکھ اور غم محسوس کرتے ہیں، وہ اپنی ان لاشعوری دشمنانہ خواہشات کو دل میں رکھتے ہیں جو بہت ہی ابتدائی دور سے زندہ رہتی ہیں۔ یہ خواہشات اپنا احساس خوابوں میں کرانے کے قابل ہوتی ہیں۔ تاہم، چھوٹے بچوں کا اپنے بڑے بھائیوں اور بہنوں سے رویے کا ان کے تیسرے یا چوتھے سال تک مشاہدہ کرنا خاص طور پر نہایت دل چسپ ہوتا ہے۔ جہاں تک اکیلے بچے کا تعلق ہوتا ہے؛ جب اسے بتایا جاتا ہے کہ بگلا نیا بے بی لایا ہے۔ بچہ نو آمدہ کو دیکھتا، اور اپنی فیصلہ کُن رائے کا اظہار کرتا ہے: 'یہ بہتر ہو گا بگلا اسے دوبارہ واپس لے جائے۔'

میں سنجیدگی سے اپنی رائے کا اعلان کرتا ہوں کہ بچہ نو آمدہ سے اپنے نقصانات کا متوقع تخمینہ لگانے کے لائق ہوتا ہے۔ میری ایک رشتے دار، جو اب اپنی بہن کے ساتھ نہایت عمدہ تعلق رکھتی ہے، جو اس سے چار سال چھوٹی تھی۔ اس نے نئی بہن کی آمد پر ان تحفظات کے ساتھ ردِ عمل کا اظہار کیا: 'لیکن میں اسے اپنی سرخ ٹوپی کسی بھی صورت میں نہیں دوں گی۔' اگر بچہ بعد میں خود اس کا احساس کرے کہ اُس کی چھوٹے بھائی یا بہن کی وجہ سے خوشی متعصبانہ تھی، اور اس کی دشمنی اُسی دور میں ابھری تھی۔ میں ایک معاملے کو جانتا ہوں جہاں ایک لڑکی نے، جس کی تین سال عمر نہ تھی، نو زائدہ کو جھولے میں گلا گھونٹ کر مار ڈالا، کیوں کہ وہ شک کر رہی تھی، اُس کی موجودگی اُس کے لیے اچھائی کا باعث نہیں ہو گی۔ بچے بچپن میں حسد کے کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں جو پوری طرح واضح اور انتہائی شدید ہوتی ہے۔ دوبارہ، شاید چھوٹا بھائی یا بہن واقعی غائب ہو جاتا ہے، اور بچہ ایک مرتبہ پھر گھر کے تمام افراد کا مرکزِ نگاہ ہو جاتا تھا؛ پھر ایک نیا بچہ جسے بگلا بھیجتا ہے۔ کیا یہ فطری نہیں کہ پسندیدہ اس خواہش کو اخذ کرے کہ نیا مخالف اُسی مقسوم سے دوچار ہو جس

سے پہلا ہو چکا تھا، تا کہ وہ اتنا خوش ہو سکے جتنا وہ پہلے بچے کی پیدائش سے پہلے تھا، اور اس کی موت کے بعد ہوا تھا؟ بلا شبہ، بچے کا چھوٹے بھائی یا بہن کے لیے یہ رویہ، عام حالات میں، صرف عمر کے تفاوت کا عمل گردانا جاتا ہے۔ ایک مخصوص وقفے کے بعد بڑی بہن کے مادرانہ جذبات بے بس نوزائدہ کے لیے بیدار ہو جاتے ہیں۔

بھائیوں اور بہنوں کے خلاف دشمنانہ احساسات لازماً بہت کثرت سے، بچوں میں اس کے مقابلے میں زیادہ وقوع پذیر ہوتے ہیں جتنا ان کو اُن کے بڑے کند ذہن سمجھتے ہیں۔

میرے اپنے بچوں کے معاملے میں، جو ایک کے بعد دوسرا تیزی سے آیا، میں نے ایسے مشاہدات کرنے کا موقع گنوا دیا۔ میں اب اس کی تلافی کر رہا ہوں، میرے چھوٹے بھتیجے کا شکریہ، جس کی غیر متنازعہ برتری میں پندرہ ماہ بعد مونث مخالف کی آمد سے خلل پڑا تھا۔ میں سنتا ہوں، جو صحیح ہے، کہ نوجوان آدمی اپنی بہن سے بہت ہی شجاعانہ برتاؤ کرتا ہے۔ وہ اس کے ہاتھ چومتا اور ضرب لگاتا ہے، لیکن اس کے باوجود میں نے خود کو قائل کیا کہ اپنے دوسرے سال کے مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اپنی نئی لفاظی کی دسترس کو اُس فرد پر تنقید کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے، جو اس کو زائد از ضرورت نظر آتا تھا۔ جب کبھی بھی گفت گو لڑکی کی طرف مبذول ہوتی وہ بڑے جوش سے بات کاٹتا، اور غصے سے چلاتا: 'بہت زیادہ چھوٹی، بہت زیادہ چھوٹی!' پچھلے چند مہینوں کے دوران، چونکہ بچہ اس ناقدری کے احساس میں کافی بڑھ چکا ہے، وہ لڑکی کے شاندار ارتقا کی وجہ سے اپنے اصرار کے لیے ایک دوسرا سبب دریافت کر لیتا ہے کہ وہ اس توجہ کی حق دار نہیں ہے۔ وہ ہمیں ہر مناسب متن سے یہ یاددہانی کراتا ہے: 'اس کے دانت نہیں ہیں۔' ہم سب میری ایک دوسری بہن کی بڑی بیٹی کا معاملہ بھی یاد کرتے ہیں۔ بچی، جو اس وقت چھے سال کی تھی، اپنا تمام وقت ایک خالہ سے دوسری خالہ کی گود میں آدھ گھنٹہ اس سوال کے ساتھ جاتی: 'لوسی اس کو ابھی سمجھ نہیں سکتی، کیا وہ کر سکتی ہے؟' لوسی اس کی حریف -- ڈھائی سال چھوٹی تھی۔

میں بھائیوں اور بہنوں کی موت کے اس خواب کے موضوع پر گفت گو کرنے میں کبھی بھی ناکام نہیں ہوا، جو شدید دشمنی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، مثلاً، میں نے اسے اپنی تمام مریضاؤں میں پایا۔ میں صرف ایک مستثنا سے ملا، جس کو آسانی سے اصول کی تصدیق کے لیے تشریح کیا جا سکتا تھا۔ ایک مرتبہ، نشست پر بیٹھے ہوئے، جب میں معاملات کی اس حالت کی تشریح ایک مریضہ سے کر رہا تھا، چونکہ اس دن زیرِ غور علامتوں کا ایسا وطیرہ نظر آیا، اس نے مجھے پُرتحیّر جواب دیا، کہ اس نے کبھی بھی ایسے خوابوں کو نہیں دیکھا۔ لیکن ایک دوسرا خواب وقوع پذیر ہوا تھا، جو بظاہر اس معاملے سے کچھ نہیں کرتا -- ایک خواب جسے اس نے چار سال کی عمر میں دیکھا، جب وہ سب سے چھوٹی بچی تھی، اور پھر اس کے بعد متواتر خواب دیکھا 'متعدد بچے، تمام بھائی اور بہن معہ چچیرے، ممیرے، خلیرے اور پھپھیرے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اندھا دھند سبزہ زار پر بھاگ رہے تھے۔ اچانک ان سب کے پَر نکل آئے، اوپر پرواز کی اور چلے گئے۔' اس کو اس خواب کی اہمیت کا کوئی خیال نہیں تھا۔ لیکن ہم اسے اصلی شکل میں، اور احتساب سے ذرا متاثر خواب کو بمشکل ہی تمام بھائیوں اور بہنوں کی موت کی حیثیت سے شناخت کرنے میں ناکام ہو سکتے ہیں۔ میں تجزیے سے اس میں درج ذیل اضافہ کروں گا: ان میں سے ایک بچے کی موت پر کثیر بچے -- اس معاملے میں دو بھائیوں کے بچوں کی پرورش بھائیوں اور بہنوں کی حیثیت سے ایک ساتھ کی گئی -- ہمارے خواب بینا نہیں ہوں گے۔ وہ اس وقت چار سال کے بھی نہیں تھے جب کسی عقل مند بڑے شخص سے پوچھا: 'بچوں کا کیا ہوتا ہے جب وہ مر جاتے ہیں؟' ممکنہ جواب یہ ہے: 'ان کے پَر نکل آتے ہیں اور وہ فرشتے بن جاتے ہیں۔' اس تشریح کے بعد تمام بھائیوں،

بہنوں اور رشتے کے بھائیوں اور بہنوں کے خواب میں فرشتوں کی طرح پَر نکل آئے اور -- یہ اہم نکتہ ہے -- وہ پرواز کر گئے۔ ہماری چھوٹی فرشتہ بنانے والی اکیلی رہ گئی: سوچیں اتنے مجمع میں سے صرف ایک باقی بچا! تمام بچے سبزہ زار پرا ندھا دھند بھاگتے ہیں، جہاں سے وہ یقیناً تتلیوں کی طرح اُڑ جاتے ہیں۔ یہ یوں ہوا کہ بچے اسی خیال سے متاثر ہو چکے تھے جن کو قدمائے نفسیات، روح کا تتلیوں کے پروں کے ساتھ تصور دیا تھا۔

شاید کچھ قارئین اس پر اب اعتراض کریں گے کہ بچوں کے اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لیے خطرناک جذبات کو شاید ہی قبول کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کس طرح بچکانہ کردار برائی کی اس بلندی تک پہنچ جاتا ہے کہ حریف یا مضبوط ہم جولی کی موت کا خواست گار ہوا جائے، جیسے تمام غلط کاموں کی صرف موت ہی تلافی کر سکتی تھی؟ جو اس انداز میں گفت گو کرتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ بچے کا 'مردہ ہو جانا' بہت معمولی لیکن لفظ ہمارے اپنے ساتھ مشترک ہے۔ بچہ سڑنے کے دہشت ناکی، ٹھنڈی قبر میں کانپنے، اور غیر مختتم معدومیت کی خوف ناکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا سوائے ان خیالات کے جو اس کے بڑوں کے ساتھ موت کے بعد کی کہانیاں تصدیق کرتی ہیں، وہ انھیں بہت نا قابلِ برداشت پاتا ہے۔ موت کا خوف بچے کے لیے اجنبی ہوتا ہے؛ اس لیے وہ خوفناک الفاظ کے ساتھ کھیلتا، اور دوسرے بچے کو دھمکی دیتا ہے: 'اگر تم اسے دوبارہ کرو گے، تم مر جاؤ گے، جیسے فرانسس مرا تھا'؛ جس پر غریب ماں کانپتی، اور شاید یہ بھولنے سے قاصر رہتی ہے کہ فانیوں کا اور زیادہ تناسب بچپن کی عمر سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا۔ آٹھ سال کی عمر میں بچہ قدرتی تاریخی عجائب گھر کی سیر سے واپسی پر یونہی اپنی ماں سے کہتا ہے: 'ماما، میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں؛ اگر تم کبھی مرو گی، میں بُھس بھر کر اس کمرے میں رکھوں گا، تا کہ میں تمھیں ہمیشہ دیکھتا رہوں!' مردہ ہونے کا بچکانہ تصور ہمارے سے بہت مختلف ہوتا ہے۔

بچے کے لیے مردہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پریشانی سے بچ گیا جو وہ اس کے لیے لایا تھا۔ وہ اس کے نزدیک ایک طرح سے 'چلا جانا' ہوتا ہے، اور اس کا یوں چلا جانا اس کو تکلیف دینا بند کر دیتا ہے۔ بچہ ان ذرائع میں امتیاز نہیں کر سکتا آیا یہ غیر حاضری فاصلے، کشیدگی یا موت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ بچے کے قبل از تاریخ کے سالوں کے دوران، ایک نرس کو برطرف کیا جاتا ہے، اور کچھ دنوں بعد اُس کی ماں وفات پا جاتی ہے، دونوں تجربات، جیسا ہم تجزیے سے دریافت کرتے ہیں، اس کے ذہن میں یادداشت کی ایک زنجیر بناتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بچہ شدت سے ان کی کمی کا غم محسوس نہیں کرتا جو غیر حاضری کے بعد آتے ہیں، جیسے ماں جو کئی ہفتوں کی غیر حاضری کے بعد گھر واپس پلٹتی ہے، اور اسے استفسار پر بتایا جاتا ہے: 'بچوں نے اپنی ماں کا ایک مرتبہ بھی نہیں پوچھا۔' لیکن اگر وہ واقعی 'نا دریافت ملک کی جانب روانہ ہو جائے جس کی حدوں سے کوئی مسافر واپس نہیں آتا'، پہلے بچے اسے بھولتے نظر آتے ہیں، اور شاذ و نادر ہی بعد میں وہ اپنی متوفی ماں کو یاد کرتے ہیں۔

جب کہ بچہ ایک دوسرے بچے کی غیر حاضری کا اپنے مقاصد کی خاطر خواہش مند ہوتا ہے۔ یہ ان تمام پابندیوں میں مفقود ہوتی ہیں جو اس خواہش کو موت کی خواہش کی شکل میں ملبوس کرنے سے روکتی ہیں؛ اور موت کی خواہش کے خوابوں کی جانب یہ نفسیاتی ردِ عمل ثابت کرتا ہے کہ، موضوع کے تمام اختلافات کے باوجود، بچے کے معاملے میں خواہش آخر کار بڑوں ہی ہو بہو ایسی خواہش سے مطابقت رکھتی ہے۔

بچے کی اپنے بھائیوں اور بہنوں کی موت کے بارے میں خواہش کو اس کی بچکانہ خود غرضی سے وضاحت کرتے ہیں، جو اس کو اپنے بھائیوں اور بہنوں سے حریفوں کی حیثیت سے برتاؤ کراتی ہے۔ ہم اس خواہش کو اس کے والدین

کے ضمن میں کیسا دیکھیں گے، جو اس پر اپنی محبت اور جان نچھاور کرتے، اور اس کی ضروریات پوری کرتے ہیں، لیکن وہ اپنے تحفظ کے لیے ان کے بارے میں بھی خود غرضانہ خواہش کرتا ہے؟

اس مسئلے کے حل کی جانب ہمیں ہمارے علم کے ذریعے رہ نمائی کی جاسکتی ہے کہ والدین کی موت کے خوابوں کی بہت بڑی تعداد میں خوابینا کی جنس کے ماں یا باپ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ اس لیے ایک آدمی عام طور پر اپنے باپ، اور عورت اپنی ماں کی موت کو خوابوں میں دیکھتی ہے۔ میں یہ دعوا نہیں کرتا کہ ایسا ہمیشہ ہوتا ہے؛ لیکن بہت سے کثیر معاملات میں یہ اس قدر واضح ہوتا ہے کہ اس کی عمومی اہمیت کے عنصر کے ذریعے شاید ہی تشریح مطلوب ہوتی ہو۔ وسیع تناظر میں بولتے ہوئے، یہ گو کہ جنسی ترجیح کی حیثیت سے خود کو ابتدائی عمر میں محسوس کراتی ہے، جیسے گو یا لڑکا اپنے باپ، اور لڑکی اپنی ماں کو محبت میں اپنا حریف سمجھتی ہے۔۔ جس کے ازالے سے وہ لڑکا یا لڑکی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔

اس خیال کو فضول سمجھ کر مسترد کرنے سے پہلے، قارئین دوبارہ بچے اور والدین کے درمیان حقیقی تعلقات پر غور کریں۔ ہم معیاری روایتی رویے اور متوقع پسرانہ پارسائی والے تعلقات کے درمیان، اور روز مرّہ کے مشاہدات جو ہمیں حقیقت کے طور پر دکھائے جاتے ہیں ان کے درمیان امتیاز کرتے ہیں۔ ایک سے زائد مواقع پر والدین اور بچوں کے تعلقات کے بیچ میں دشمنی چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ ایسے حالات وافر موجود ہوتے ہیں جن کے اندر خواہشات احتساب سے گزر نہیں سکتیں، بل کہ ابھرنے کی پابند ہوتی ہیں۔ آئیے سب سے پہلے باپ اور بیٹے کے درمیان تعلقات پر غور کرتے ہیں۔ میری رائے میں جس طرح ہم فرمانِ احکامِ عشرہ کی تقدیس کرتے ہیں اس نے ہمارے حقیقت کے ادراک کرنے کو دھندلا دیا ہے۔ شاید بمشکل ہی ہم خود کو یہ ادراک کرنے کی اجازت دینے کی جرأت کریں کہ انسانیت کا بڑا حصہ پانچویں فرمان کی اطاعت کو نظر انداز کرتا ہے۔ معاشرے کے کمترین اور ساتھ ساتھ بالا ترین طبقات میں، والدین کی طرف فرزندانہ پارسائی دوسرے مفادات سے پہلے کم نہیں ہوگی۔ انسانی معاشرے کے ابتدائی ادوار سے اساطیر اور لوک کہانیوں کی صورت میں ہم تک جو خفیہ داستانیں ابھی تک پہنچی ہیں وہ باپ کی ظالمانہ طاقت کے بارے میں ہیں، جن کی بے رحمانہ انداز میں مشق کی جاتی ہے، اور ان کا اظہار بہت ہی شرمناک تصور دیتا ہے۔ کروناس اپنے بچوں کو کھا جاتا تھا، جیسے جنگلی سور سورنی کی جھول کھا جاتا ہے؛ ژیوس اپنے باپ کو ہیجڑا بنا دیتا اور اس کی جگہ حکمران بن جاتا ہے۔ باپ قدیم خاندان میں اس سے زیادہ ظالمانہ انداز میں حکمرانی کرتا ہے، جتنا بیٹا یقیناً کرتا۔ اس کا مقرر کردہ جانشین دشمن کی حالت اختیار کر لیتا، اور اس کی باپ کی موت سے برتری حاصل کرنے کی بے صبری لازماً بہت بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے اپنی اوسط درجے کے خاندانوں میں باپ عام طور پر نفرت کے جراثیم کی پرورش کو فروغ دیتا ہے جو فطری طور پر پدرانہ تعلق کا ورثہ ہوتے ہیں۔ وہ اس کے لیے بیٹے کو آزادانہ رویہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا یا انکار کر کے ویسا بننے کے ذرائع اُس پر مسدود کر دیتا ہے جو وہ بننا چاہتا ہے۔ ایک معالج اکثر یہ تبصرہ کرتا ہے کہ ایک بیٹے کا اپنی باپ کا صدمہ اس کو سکون دے کر اس کی پیاس نہیں بجھا سکتا کہ آخرش اس نے آزادی حاصل کر لی ہے۔ باپ، اصول کے طور پر، مایوسی سے ان دقیانوسی خاندانی رسوم و رواج سے چمٹا ہوتا ہے جو ابھی بھی ہماری جدید سماج میں مُروّج ہیں۔ اور ابسین جیسا شاعر اپنے ڈرامے میں باپ اور بیٹے کے درمیان نا قابلِ فراموش کشمکش کو سب سے آگے اس یقین سے رکھتا ہے کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ ماں اور بیٹی کے درمیان ٹکراؤ کے اسباب اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب بیٹی بڑی ہو جاتی اور خود کو ماں کی طرف سے نگرانی کرتے ہوئے دیکھتی ہے، اور جب وہ حقیقی جنسی آزادی کو استعمال کرنا چاہتی ہے ماں کی طرف سے اس پر قدغن لگائی جاتی ہے۔ دوسری طرف بیٹی

کی بڑھتی ہوئی عمر اور خوب صورتی اس کے بوڑھی ہونے کا اعلان کرتی ہے۔

یہ تمام حالات ہر ایک پر واضح ہیں، لیکن ان کے والدین کی موت کے خوابوں کی وضاحت کرنے میں یہ ہماری مدد نہیں کرتے جن کے لیے پسرانہ پارسائی طویل عرصے سے نا قابلِ استفسار ہو چکی ہوتی ہے۔ہم، تاہم، کی جانے والی گفت گو کی روشنی میں بچپن کے بہت ہی ابتدائی سالوں میں موت کی خواہش کے آغاز کو دیکھنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

نفسیاتی خللِ اسباب کے معاملے میں، تجزیہ اس قیاس کی بلا شک وشبہ تصدیق کرتا ہے۔تجزیہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ بچے کی جنسی خواہشات-- جہاں تک وہ اس خطاب کے اپنی نا پختہ حالت میں حق دار ہوتے ہیں-- بہت ہی آغاز میں بیدار ہو جاتی ہیں، اور بچی کی ابتدائی چاہت باپ پر اندھا دھند صرف کی جاتی ہے، جب کہ لڑکے کی بچکانہ چاہت ماں کی طرف مبذول ہوتی ہے۔لڑکے کے لیے باپ، اور لڑکی کے لیے ماں گندے حریف بن جاتے ہیں، اور ہم بھائیوں اور بہنوں کے معاملے میں پہلے ہی دکھا چکے ہیں، کس تیزی سے بچوں میں یہ جذبہ موت کی خواہش کی طرف لے جاتا ہے۔ عام اصول کی حیثیت سے، جنسی انتخاب جلد ہی والدین میں بھی نمودار ہوتا ہے۔ یہ باپ کا فطری رجحان بن جاتا ہے کہ وہ بیٹیوں کی حمایت کرے، اور ماں بیٹوں کی طرف داری کرے، جب کہ، دونوں اس وقت تک جب تک جنس کی چکا چوند ان کے فیصلے کو متعصب نہ کرے، سختی سے بچوں کی تربیت کرتے ہیں۔ بچہ اِس جانب داری کا مکمل شعور رکھتا ہے، اور ان کی مزاحمت کرتا ہے جو مخالف کرتا ہے۔ بچے کے لیے بڑے میں محبت کو پانا صرف خاص ضرورت کا اطمینان نہیں ہوتا؛ اس سے یہ بھی مراد ہوتی ہے کہ بچے کی تمنا تمام دوسرے حوالوں میں شامل ہو۔اس طرح بچہ خود اپنے جنسی جذبے کی اطاعت کرتا ہے، اور اسی وقت والدین سے آگے آنے والے مہیج کو تقویت دیتا ہے، جب والدین کے درمیان اس کا انتخاب اس کی اپنی خواہش سے مطابقت رکھتا ہو۔

ان بچکانہ رجحانات کی علامتوں کو زیادہ تر نظر انداز کر دیا جاتا ہے؛ اور ان میں سے کچھ کا مشاہدہ بچپن کے ابتدائی سالوں کے بعد بھی کیا جا سکتا ہے۔میرے واقف کار کی ایک آٹھ سالہ لڑکی، جب کبھی میز سے ماں چلی جاتی، اس کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھا کر خود کو اس کی جانشین ہونے کا دعوا کرتی۔'کارل، اب میں مما ہوں گی، کیا آپ کچھ اور سبزی لیں گی؟ کچھ اور لیں، ایسا کریں'، وغیرہ۔ایک مخصوص ذہانت اور زندہ دل چار سال سے بھی کم عمر کی لڑکی جس میں بچہ نفسیات کا یہ غیر معمولی وصف نمایاں تھا، صاف صاف کہتی:'اب ممی دور جا سکتی ہیں؛ پھر ڈیڈی ضرور مجھ سے شادی کریں گے، اور میں ان کی بیوی بنوں گی۔'یہ خواہش کسی بھی طرح اس امکان کو خارج نہیں کرتی کہ بچی اپنی ماں سے بہت زیادہ انسیت رکھتی ہے۔اگر چھوٹے لڑکے کو اپنی ماں کے پاس سونے کی اجازت دی جائے جب باپ کہیں سفر پر جائے، اور اگر باپ کی واپسی کے بعد اسے واپس نرسری میں اس آدمی کے پاس جانا پڑے جسے وہ کم پسند کرتا ہے، اس میں یہ خواہش تیزی سے پیدا ہوگی کہ اس کا باپ ہمیشہ ہی غیر حاضر رہے، تا کہ وہ اپنی پیاری خوب صورت مما کے پاس جگہ پا سکے، اور والد کی موت اس خواہش کے حصول کا ذریعہ ہے، کیوں کہ بچے کے تجربے کے مطابق 'مردہ' لوگ، مثلاً، دادا کی طرح ہمیشہ غیر حاضر ہوتے ہیں اور کبھی واپس نہیں آتے۔

جب کہ بچوں کے ایسے مشاہدات بخوشی خود کو مجوزہ تشریح میں جگہ دیتے ہیں، لیکن یہ سچ ہے، وہ مکمل پکے یقین کو لے کر نہیں جاتے جس کو معالج پر بڑوں کے اعصابی خلل کے نفسیاتی تجزیے سے نافذ کیا جاتا ہے۔اعصابی خلل کے مریضوں کے خواب فطرت کے ایسے ابتدائی اقدامات کے ساتھ ابلاغ کرتے ہیں کہ ان کی تشریح خواہش خوابوں کی

حیثیت سے بلکل ناگزیر ہو جاتی ہے۔ایک دن میں نے ایک خاتون کو مایوس اور آہ و بکا کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتی ہے:'میں اپنے رشتے داروں کو مزید دیکھنا نہیں چاہتی؛ وہ مجھ سے جلتے اور حسد کرتے ہیں۔' اس پر، وہ بلا کسی تغیر مجھے بتاتی ہے کہ اس کو ایک خواب یاد آتا ہے، جس کی اہمیت، بلا شبہ، وہ نہیں سمجھتی۔ اُس نے اِس خواب کو اس وقت دیکھا ، جب اس کی عمر چار سال تھی ،اور وہ یہ تھا:'ایک لومڑی یا سیاہ گوش چھت پر گھوم رہا ہے؛ پھر کچھ شے نیچے گرتی ، یا وہ نیچے گرتی ہے،اور اس کے بعد، اس کی ماں گھر سے باہر --مردہ-- لے جائی جاتی ہے، جہاں پر خوابینا بلک بلک کر روتی ہے۔ میں اسے بتانے میں یہ جلدی نہیں کرتا کہ یہ خواب اس کی ماں کو مردہ دیکھنے کی بچگانہ خواہش کا اشارہ کرتا ہے، اور اسی خواب کی وجہ سے وہ سوچتی ہے اس کے رشتے دار اُس پر پریشانیاں طاری کریں گے، پھر وہ خواب کی تشریح کے لیے لوازمہ پیش کرتی ہے۔'سیاہ گوش کی آنکھ' پسندیدہ وصف ہے جسے ایک مرتبہ گلی کے لڑکے نے اس کو عطا کیا تھا جب وہ بہت ہی چھوٹی بچی تھی؛ اور جب وہ تین سال کی تھی ایک اینٹ یا ٹائل اس کے ماں کے سر پر گرا، جس کی وجہ سے اس کا کافی خون بہا تھا۔

مجھے ایک مرتبہ ایک جوان لڑکی کا تفصیلی مطالعہ کرنے کا موقع ملا جو کئی نفسیاتی حالتوں سے گزر رہی تھی۔ ان ہی اضطرابی انتشار کی حالت میں اس کی بیماری شروع ہوئی، مریضہ نے اپنی ماں کے لیے بلکل ہی ایک منفرد مخصوص بیزاری اور نفرت کا اظہار کیا۔ وہ ماں کو مارتی اور برا بھلا کہتی جب کبھی بھی وہ اس کے بستر پر آتی ، جب کہ اسی وقت وہ اپنی بہت زیادہ بڑی بہن کے لیے پیار بھرے اور اطاعت گذاری کے جذبات رکھتی تھی۔ پھر وہاں ایک ناپسندیدہ لیکن سرد مہری کی حالت آئی جس نے نیند میں بری طرح خلل ڈالا۔ یہ اسی دور میں تھا جب میں نے اس کا علاج اور اس کے خوابوں کا تجزیہ کرنا شروع کیا۔ان خوابوں کی ایک کثیر تعداد لڑکی کی ماں کی موت سے نقاب آلود تھی؛ وہ اکثر ایک بوڑھی خاتون کی تدفین میں موجود ہوتی ، جہاں وہ اور اس کی بہن ایک میز پر ماتمی لباس پہنے بیٹھی ہوتیں۔خوابوں کے معنوں پر کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خواب اس کی ہسٹیریائی خوف سے تیزی سے صحت مندی کے دوران نمودار ہوئے،ان میں سب سے زیادہ تکلیف دہ اس بات کا خوف تھا جو کچھ اس کی ماں کے ساتھ ہو چکا تھا۔ وہ جہاں کہیں بھی اس وقت ہوتی، وہ پھر تیزی سے گھر کی طرف یہ تصدیق کرنے کے لیے پلٹتی کہ اس کی ماں زندہ تھی۔ اب میرا اس معاملے کو، میرے بقیہ تمام تجربات کے ساتھ ملا کر غور کرنا نہایت ہی معلومات افزا ثابت ہوا۔ اس نے کثیر زبانوں کے تراجم میں مختلف طریقے دکھائے؛ جیسے وہ تھے، جس میں نفسیاتی آلات ویسے ہی پر جوش خیال پر ردِ عمل کا اظہار کرتے ہیں۔ انتشار کی اس حالت کو میں ثانوی نفسیاتی موقف کہتا ،اور اسے پہلے موقف کو دور پھینکنے ،اور دوسرے مواقع پر دبانے کے مترادف قرار دیتا ہوں ، جس میں ماں کی طرف دشمنی کا عنصر بالا ہوتا ، اور جسمانی اظہار پاتا ہے۔ پھر، جب مریض اور زیادہ پر سکون ہو جاتا،اور بغاوتی تحریک دبا دی جاتی ، اور احتساب کی برتری بحال کر دی جاتی ہے۔ اور اس دشمنی کی پہنچ صرف خوابوں کی سلطنت تک محدود ہو جاتی ہے،، جس میں وہ ماں کے مرنے کی خواہش کو پہچانتی ؛ اور عام حالت کو تب تک مزید تقویت دینے کے بعد وہ ماں کے لیے حد سے زیادہ تشویش کو ہسٹریائی جوابی ردعمل اور دفاعی مظاہر کی حیثیت سے تخلیق کرتی ہے۔ ان لحاظ و مروت کے پیش نظر، یہ مزید نا قابلِ اظہار نہیں رہتا کہ ہسٹریائی لڑکیاں اکثر غیر ضروری طور پر اپنی ماؤں سے کیوں چپکی ہوئی رہتی ہیں۔

ایک دوسرے موقع پر مجھے ایک جوان آدمی کی لاشعوری نفسیاتی زندگی کے اندر سے گہری بصیرت حاصل کرنے کا موقع ملا جس کے لیے ذہنی اعصابی خلل نے زندگی اس قدر نا قابلِ برداشت بنا دی تھی کہ وہ گلیوں میں جا نہیں سکتا تھا،

کیوں کہ وہ خوف کی اُس اذیت سے دوچار تھا کہ وہ جس سے بھی ملے گا اسے قتل کر دے گا۔ وہ اپنے ایّام غیر موجودگی کی شہادت جمع کرنے میں صرف کرتا، کہیں ایسا نہ ہو اس پر شہر میں کسی کے قتل کرنے کا مقدمہ بنا دیا جائے۔ وہ آدمی اتنا ہی با اخلاق تھا جتنا زیادہ وہ نفیس اور شائستہ تھا۔ تجزیہ؛ جس نے علاج میں رہ نمائی کی، اس نے پریشان کن وہم کی بنیاد کو افشا کیا۔ اس میں قتل کرنے کا جذبہ اپنے باپ کی سخت اور جابرانہ رویے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ یہ جذبہ اس کے تحیّر کے لیے خود کو اس وقت سے اظہار کر رہا تھا جب وہ سات سال کا تھا، لیکن جس کی، بلا شبہ، بچپن کے بہت ہی آغاز میں ابتدا ہو چکی تھی ۔ اس کے باپ کی اذیت ناک بیماری اور اس کی موت کے بعد، جب یہ آدمی اپنی عمر کے اکتیسویں سال میں تھا، وہمی علامت نمودار ہوئی، جو خود بخود اجنبیوں کی طرف خوف کی شکل میں منتقل ہو گئی۔ ہر کوئی جو یہ خواہش کرنے کی اہلیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے باپ کو پہاڑ کی چوٹی سے کھائی میں دھکا دیدے، اُس پر کم قریبی تعلق رکھنے والے اشخاص کی زندگی بچانے کے لیے اعتبار نہیں کیا جا سکتا؛ وہ اس لیے خود کو اپنے کمرے میں بند کر کے اچھا کرتا ہے۔

میرے پیشتر وسیع تجربے کے مطابق، والدین تمام اشخاص کی بچکانہ نفسیات کو تشکیل دینے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں جو اس کے بعد نفسیاتی عصبی خلل کے مریض بن جاتے ہیں۔ والدین میں سے ایک کی محبت میں گرفتار اور دوسرے سے نفرت کرنا، نفسیاتی تحرکوں کے مستقل ذخیرے کے حصّے کو تشکیل دیتے ہیں جو بچپن میں ابھرتے اور اتنی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جتنے بعد والے عصبی خلل کے لوازمے ہوتے ہیں۔ لیکن میں یقین نہیں رکھتا کہ نفسیاتی خللِ اعصاب والے اس سلسلے میں دوسرے باقی عام رہنے والے لوگوں سے نازک امتیاز رکھتے ہیں۔ حالاں کہ میں یقین نہیں کرتا کہ وہ اپنی ذات کے لیے کچھ بلکل نئی اور مخصوص اشیاء تخلیق کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ زیادہ امکانی ہے، اور عام بچوں کے حادثاتی مشاہدات سے اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے، وہ اپنے والدین کی جانب محبانہ یا دشمنانہ رویے کے بارے میں تھیں۔ یہ نفسیاتی خللِ اعصاب بڑھانے کے ذریعے کے بارے میں کچھ اور زیادہ انکشاف نہیں کرتے، جو بچوں کی اکثریت کے اذہان میں یہ کم تر یا زیادہ شدت سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ زمانہِ قدیم ہمیں کہانیوں کا وہ لوازمہ مہیا کرتا ہے جو اس یقین کی توثیق کرتا، اور قدیم کہانیوں کا عمیق اور عالمی جواز صرف اس وقت پیش کرتا ہے جب مذکورہ بالا بچکانہ نفسیات کے مفروضے کی مساوی عالمی جواز کے ذریعے تشریح کی جاتی ہے۔ میں سوفوکلس کے ڈرامہ بادشاہ ایڈی پس حکمران کی کہانی کا حوالہ دے رہا ہوں۔ ایڈی پس، تھے بس کے بادشاہ لائیس اور جوکاسٹا کا بیٹا، شیر خوارگی میں ایک پیش گوئی کی بنا پر خطرے سے دوچار ہو گیا کہ وہ اپنے باپ کا قاتل ہو گا۔ اس کو بچا لیا گیا اور اس کی پرورش ایک غیر ملک میں ہوئی، یہاں تک کہ اس نے بڑے ہو کر خود اپنے مستقبل کے بارے میں لاعلمی میں ہاتف سے استفسار کیا۔ اس کو اپنے آبائی وطن کو نظر انداز کرنے کی تنبیہ کی گئی، کیوں کہ یہ اس کا مقسوم ہے وہ اپنے باپ کو قتل کرے، اور اپنی ماں کا شوہر بنے۔ وہ اپنا علاقہ جسے وہ اپنا آبائی وطن سمجھتا تھا چھوڑ کر سڑک پر آتا ہے جہاں اس کی بادشاہ لائیس سے ملاقات ہوتی ہے اور اچانک وہ اسے لڑائی کے بعد قتل کر دیتا ہے۔ پھر وہ تھے بس آجاتا ہے، جہاں وہ سفنکس کی پہیلی کو بوجھتا ہے، جس سے شہر پر آئی ہوئی مصیبت ٹل جاتی ہے۔ اس پر تھے بس کے مشکور باشندے اسے اپنا بادشاہ منتخب کر لیتے ہیں، اور اس کو جوکاسٹا کا ہاتھ انعام میں دیا جاتا ہے۔ وہ کئی سال عزت اور امن کے ساتھ حکمرانی کرتا ہے، اور اس دوران بے خبری میں اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں اس کی اپنی ماں سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ملک میں طاعون پھیلتا ہے جو تھے بس کے باشندوں کو ہاتف سے از سر نو مشورہ کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہاں سے سوفوکل کا المیہ شروع ہوتا ہے۔ ہاتف کہتا ہے، طاعون ختم ہو جائے گا جب لائیس کا قاتل ملک سے جلا وطن کر دیا

جائے گا۔ لیکن وہ کہاں ہے؟

کہاں پایا جائے گا

نحیف اور سخت جانا جاتا ہے، قدیم جُرم کا کھوج؟

کھیل کا عمل اس کے افشا ہونے پر مبنی ہے، جو قدم بہ قدم پہنچتا اور فنکارانہ انداز میں تاخیر کیا جاتا ہے (اور تحلیل نفسی کے کام سے تقابل کیا جاتا ہے) کہ ایڈی پس خود ہی لائیس کے قتل کا ذمہ دار ہے، اور مقتول آدمی اور جوکاسٹا کا بیٹا ہے۔ اس گھناؤنے جرم سے ششدر ہو کر جسے اس نے لاعلمی میں کیا وہ خود کو اندھا کر لیتا، اور آبائی شہر کو چھوڑ دیتا ہے، ہاتف کی پیش گوئی پوری ہو جاتی ہے۔

ایڈی پس حکمراں قسمت کا المیہ ہے۔ اس کا المیائی اثر دیوتاؤں کی غیر متزلزل طاقت اور انسان ذات کی کوششوں کے درمیان ٹکراؤ پر منحصر ہے، جو تباہی سے خوف زدہ اور خدائی رضا کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے۔ یہ فرد کی اپنی بے طاقتی کے ادراک کے لیے ایک سبق ہے جو تماشائی کو گہرائی میں جا کر الیے سے سیکھنے کا فرض ادا کرتا ہے۔ جدید قلم کاروں نے اس لیے اپنی اختراعی کہانیوں میں ویسا ہی تاثر حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کھیل دیکھنے جانے والے ہاتف کی پیش گوئی یا بددعا سے بچنے کے لیے معصوم کوشش کو بغیر کسی حرکت کے بے کار ہوتا دیکھتے ہیں؛ جدید دور کے قسمت والے المیے ایسا اثر پیدا کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

اگر ایڈی پس حکمران جدید قاری یا ناظر کو متاثر کرنے کے قابل ہے پھر ہم عصر یونانیوں کو کتنا متاثر کیا ہوگا۔ اس کی صرف واحد تشریح یہ ہے کہ یونانی المیے کے اثر انگیزی کا دارومدار صرف قسمت اور انسانی خواہش کے ٹکراؤ پر نہ تھا، بل کہ لوازمے کی اس مخصوص فطرت پر تھا جس سے ٹکراؤ کا انکشاف کیا جاتا ہے۔ ہمارے اندر ایک آواز پنہاں ہوتی ہے جو ایڈی پس میں قسمت کی جبریہ طاقت کو تسلیم کرتی ہے، جب کہ ہم ڈائی اهنفر اؤ (Die Ahnfrau) یا دوسرے قسمت کے المیوں میں وقوع پذیر ہونے والی حالتوں کی خود مختارانہ حیثیت سے اختراع کی ملامت کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اور واقعی بادشاہ ایڈی پس کی کہانی میں ایک مقصد ہے جو اس کی باطنی آواز کے فیصلے کی تشریح کرتا ہے۔ اُس کی قسمت ہمیں صرف اس لیے متاثر کرتی ہے کیوں کہ شاید وہ ہماری اپنی بھی ہو سکتی ہے، کیوں کہ ہاتف نے ہماری پیدائش سے بہت پہلے ایسی بددعا ہماری قسمت میں رکھ دی ہو جو اس کا فرمان ہوتی ہے۔ یہ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم سب اپنے پہلے جنسی جذبے کا رخ اپنی ماں کی جانب کرنے کے پابند ہیں، اور نفرت اور تشدّد کے پہلے جذبے کا رخ اپنے باپ کی طرف کرنے کے پابند ہیں۔ ہمارے خواب ہمیں قائل کرتے ہیں کہ ہم وہ بادشاہ ایڈی پس ہیں جس نے اپنے باپ لائیس کو قتل کیا اور اپنی ماں جوکاسٹا سے شادی کی، یہ تکمیل تمنا -- ہمارے بچپن کی خواہش کی تکمیل تمنا -- کے علاوہ کم و بیش کچھ نہیں ہے۔ لیکن ہم اس سے زیادہ خوش قسمت ہیں، جب تک ہم اعصابی خلل کا شکار نہیں بن جاتے، ہمارا بچپن ہمارے جنسی جذبوں کو ماؤں سے دستبردار کرانے، اور ہمارے باپوں کے حسد کو بھولنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ ہم اس شخص سے دُبک جاتے ہیں جس کے لیے ہمارے بچپن کی یہ ابتدائی خواہش تمام جبر کے ساتھ پوری ہو چکی ہو جو ہمارے اذہان میں بچپن سے جاگزیں تھی۔ جیسا کہ شاعر ایڈی پس کا جرم تفتیش سے روشنی میں لایا جاتا ہے، وہ ہم پر جبر کرتا ہے کہ ہم خود اپنی ذات کے باطن سے باخبر ہو جائیں، جس میں ویسے ہی جذبات، حالاں کہ جبر کے باوجود ابھی تک موجود ہیں۔ وہ تضاد جس کے ساتھ کورس وداع کرتا ہے:

دیکھو یہ ایڈی پس ہے،

جس نے عظیم پہیلی کو بوجھا، اور اقتدار میں پہلا تھا،
جس کی قسمت پر تمام شہر کے مکیں تحسین اور رشک کرتے تھے؛
دیکھو کس اذیت ناک ذلت میں غرق ہوا!

--یہ فہمائش ہمیں اور ہمارے فخر کو چھوتی ہے جو بچپن سے ہمارے اندازے سے بڑھ کر بہت عقل مند اور طاقت ور ہو گئی ہے۔ ایڈی پس کی طرح، ہم ان خواہشات کی لاعلمی میں زندہ رہتے ہیں جو اخلاق پر حملہ آور ہوتی ہیں، وہ خواہشات جو فطرت نے ہم پر زبردستی مسلط کی، اور ان کے بے نقاب ہونے کے بعد ہم اپنے بچپن کے نظاروں سے رخ موڑ کر ان سے اچھی طرح ازالہ کرنے کو ترجیح دے سکتے ہیں۔

سوفوکلس کے المیے کے متن میں اس حقیقت کی طرف اغلاط سے پاک حوالہ ہے کہ ایڈی پس کی کہانی قدیم ترین زمانے میں خواب کے لوازمے کے لیے منبع رکھتی تھی، جس کا موضوع بچے کا والدین سے تعلقات میں تکلیف دہ خللِ جنس کے اوّل جذبات کی وجہ سے تھا۔ جو کاستا، ایڈی پس -- جو ابھی تک آگاہ نہیں ہے، لیکن ہاتف کی پیش گوئی یاد کر کے پریشان ہے -- کو تسلی دیتی ہے، جو ایک کنایہ سے جسے وہ اکثر خواب میں دیکھتی تھی، گو کہ اس (عورت) کی رائے میں وہ کوئی بھی معنی نہیں رکھتا تھا:

بہت سے لوگوں نے خود کو خوابوں میں دیکھا ہے
اپنی ماں کا رفیق، لیکن وہ ہے جو توجہ نہیں دیتا
اس طرح کے معاملات پر، آسان زندگی گزارتا ہے۔

فرد کی ماں کے ساتھ مباشرت والے خواب اس وقت بھی اتنے عام تھے جتنے وہ آج بہت سے لوگوں میں عام ہیں، جو اسے برہمی اور تعجب سے بیان کرتے ہیں۔ جیسا اچھی طرح تصور کیا جا سکتا ہے، یہ المیے کی کلید اور باپ کی موت کے خواب کا جزو لازم ہے۔ ایڈی پس کی حکایت ان دو امتیازی خوابوں کے تخیل کا ردعمل، اور بلکل ٹھیک ایسا خواب ہے، جب وہ بڑے احساسات کو موڑنے کے تجربے کے ساتھ وقوع پذیر ہوتا ہے، اس لیے حکایت کا موضوع لازماً دہشت اور خود تادیبی کو شامل کرتا ہے۔ شکل جو اس نے بعد میں اختیار کی وہ لوازمے کے ایک نا قابلِ تفہیم ثانوی اضافے کا نتیجہ تھی، جو اسے دینیاتی ارادے کا خدمت گار بنانے کا متلاشی تھا۔ خدائے قادر مطلق کو انسانی ذمہ داری سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش لازماً، بلاشبہ، اس لوازمے کے ساتھ ایسے ہی ناکام ہوتی ہے جیسے کسی اور کے ساتھ ہوتی۔

ایک دوسرا عظیم المیہ شیکسپیئر کا ھیملٹ ہے، اس کی جڑیں اسی سرزمین میں ہیں جس میں بادشاہ ایڈی پس کی تھیں۔ لیکن کلی امتیاز مختلف تہذیبوں کے دو وسیع ادوار کے درمیان نفسیاتی زندگی، وقت کے ساتھ ارتقا، اور انسانوں کی جذباتی زندگی کے جبر میں تھا، جس کے ایک جیسے لوازمے کو مختلف انداز میں برتاؤ کر کے اظہار کیا گیا ہے۔ بادشاہ ایڈی پس ڈرامے میں بچے کا بنیادی تخیل اس کو روشنی میں لانا اور ادراک کرنا تھا جیسا وہ خوابوں میں کرتا تھا۔ ھیملٹ میں وہ دبا ہوا رہتا ہے، اور ہم اس کے وجود کے بارے میں -- جیسے ہم اعصابی خلل کے متعلقہ حقائق کو دریافت کرتے ہیں -- صرف مزاحمتی تاثر کے ذریعے جانتے ہیں جو اس سے آگے بڑھتا ہے۔ اور زیادہ جدید ڈرامے میں، پر تجسس حقیقت یہ ہے کہ وہ مکمل طور پر غیر یقینیت میں باقی رہتا ہے جیسا ہیرو کا کردار بلکل استقامت کے ساتھ المیے کے چھا جانے والے اثر سے ثابت کرتا ہے۔ کھیل ھیملٹ کا مفوضہ کام انتقام لینے میں ہچکچاہٹ پر مبنی ہے۔ متن اس ہچکچاہٹ کا سبب یا مقصد نہیں بتاتا، اور نہ ہی اس کی تشریح کرنے کی ایسی متعدد کوششیں کامیاب ہو سکی ہیں۔ ابھی تک مروج تصور کے

مطابق،، جس کا گوئٹے پہلا ذمے دار تھا، ھیلمٹ اس قسم کے انسان کی نمائندگی کرتا ہے، جس کی عمل کرنے کی صلاحیت حد سے زیادہ ذہنی سرگرمی کی وجہ سے مفلوج ہو جاتی ہے: ' وہ خیالات کے زرد استعمال سے حد سے زیادہ بیمار تھا۔' ایک دوسرے تصور کے مطابق، شاعر غیر صحت مندانہ، غیر مستحکم کردار کی ضعفِ اعصاب کے کنارے پر منظر کشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ڈرامے کا پلاٹ، تاہم، ہمیں دکھاتا ہے کہ ھیلمٹ ایسے کردار میں نمودار نہیں ہونا چاہتا جو عمل کرنے سے بلکل عاری ہو۔ دو مختلف موقعوں پر ہم اسے خود سے دعوا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں: ایک مرتبہ اچانک غصے سے بھڑک کر، جب وہ دیوار کے پردوں کے عقب میں سُن گُن لینے والے کو خنجر گھونپ کر ہلاک کرتا ہے، اور دوسرے موقع پر جب وہ جان بوجھ کر اور مکارانہ انداز میں، نشاۃ ثانیہ کے شہزادے کی طرح مکمل بد دیانتی کے ساتھ، دو درباریوں کو موت سے ہمکنار کرتا ہے جو خود کے لیے چاہی گئی تھی۔ پھر یہ کیا ہے، جو اسے مُفوضہ کام سرانجام دینے سے روکتی ہے، جسے اس کے باپ کے بھوت نے عائد کیا تھا؟ یہاں وضاحت خود پیش کی جاتی ہے کہ یہ اس خاص مفوضہ کام کی فطرت ہے۔ ھیملٹ کوئی بھی کام کرنے کے قابل ہے، لیکن اُس شخص سے انتقام لینا جس نے اس کے باپ کو قتل کیا اور اس کی ماں کے ساتھ اس کی جگہ حاصل کی-- وہ آدمی ہے جو اسے اس کے بچپن کی دبی ہوئی خواہشات دکھاتا ہے۔ تنفُّر جو اسے انتقام پر اکساتا ہے، وہ اس طرح خود ملامتی، اور ضمیر کی خلش کے ذریعے تبدیل ہو جاتا ہے، جو اسے بتاتی ہے کہ وہ خود بھی فرض شناسی میں قاتل سے زیادہ بہتر نہیں ہے جس کو وہ سزا دینا چاہتا ہے۔ میں نے یہاں اُس کی شعور میں ترجمانی کرنے کے کوشش کی ہے جو ہیرو کے ذہن کے لاشعور میں باقی تھا۔ اگر کوئی ھیلمٹ کو ہسٹیریائی مضمون پکارنا چاہتا ہے، میں اس کو تسلیم کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا کہ اس کو میں اپنی تشریح سے اخذ کروں۔ جنسی نفرت جسے ھیملٹ اوفیلا سے گفت گو میں اظہار کرتا ہے مکمل طور پر اس نتیجے سے موافق ہے-- وہی جنسی تنفر جو آئندہ چند سالوں کے دوران بڑھتے ہوئے شاعر کی روح پر قبضہ جمالیتا ہے، یہاں تک کہ وہ یونان کے ٹائمون میں اعلاترین اظہار پاتا ہے۔ بلا شبہ، وہ ایسا کر سکتا ہے، شاعر کی صرف اپنی نفسیات جس کے ساتھ میں ھیلمٹ، اور جارج برانڈز کے شیکسپیئر پر کام کے مقابل ہو کر یہ بیان دریافت کرتا ہوں کہ ڈرامہ شیکسپیئر کے والد کی وفات کے فوراً بعد لکھا گیا تھا-- جس کو کہتے ہیں، جب وہ ابھی تک اپنے نقصان پر رو رہا تھا، اور بحالی کے دوران، ہم اس کو اس کے اپنے باپ کے لیے بچگانہ احساسات فرض کر سکتے ہیں۔ یہ بھی جانا جاتا ہے، کہ شیکسپیئر کا بیٹا جو بچپن میں گزر گیا تھا، ھیمنٹ (ھیلمٹ سے مشابہ) نام رکھتا تھا۔ جیسا ھیملٹ بیٹے کی حیثیت سے اپنے والدین سے برتاؤ کرتا ہے، ویسا ہی میک بیتھ جو تقریباً اسی دور میں لکھا گیا، اس کا موضوع لا ولدئی ہے۔ جیسے تمام خلل اعصاب کی علامتیں، خود خوابوں کی طرح، بلند تشریح کے لائق ہیں، اور ان کو ایسی بلند تشریح، قابلِ فہم ہونے سے پہلے بھی مطلوب ہوتی ہے۔ اس طرح کوئی بھی اصلی شاعرانہ تخلیق ایک سے زائد مقاصد کے ساتھ آگے بڑھتی ہے، کیوں کہ شاعر کے ذہن میں ایک سے زیادہ جذبے ہوتے ہیں اور جن کی ایک سے زائد تشریح کی جا سکتی ہیں۔ میں نے یہاں صرف تخلیقی شاعر کے ذہن کے جذبات کے پَرتوں کی عمیق تشریح کرنے کی کوشش کی ہے۔

رشتے داروں کے موت کے امتیازی خوابوں کے ساتھ، میں چند الفاظ خوابوں کے عمومی نظریے کے نقطہءنظر سے ان کی اہمیت کے بارے میں ضرور کہنا چاہتا ہوں۔ یہ خواب ہمیں اشیاء کی حالت کی بہت ہی غیر معمولی وقوع پذیریاں دکھاتے ہیں۔ یہ ہمیں دکھاتے ہیں کہ دبی ہوئی خواہش سے پیدا ہونے والا خواب خیال مکمل طور پر احتساب سے فرار اختیار کرتا ہے، اور خواب کی طرف بغیر کسی تبدیلی کے منتقل کیا جاتا ہے۔ ان کو ممکن بنانے کے لیے خصوصی

حالات لازماً حاصل کیے جاتے ہیں۔درج ذیل دو عوامل ان خوابوں کو پیدا کرنے میں سازگار ہوتے ہیں: پہلا، یہ آخری خواہش ہے جسے ہم خود اپنی پناہ گاہ کے لیے اعتبار کر سکتے ہیں؛ ہم یقین رکھتے ہیں ایسی خواہش کبھی بھی ہمارے ساتھ یہاں تک کہ خواب میں بھی وقوع پذیر نہیں ہوتی'۔ خواب احتساب اس ننگِ انسانیت کے لیے تیار نہیں ہوتا، ایسا جیسے سولون کے قوانین قتلِ پدر کی سزا قائم کرنے کو پیشگی نہیں دیکھتا۔ دوسرا، دبی اور غیر متوقع خواہش، اس امتیازی معاملے میں، بار بار آدھے راستے میں دن کے بچے کھچے تجربے سے اپنے پیارے کے زندگی کے بارے میں تشویش کی شکل میں ملتی ہے۔یہ بے چینی مشابہ خواہش کا فائدہ اٹھائے بغیر خوب میں داخل نہیں ہوسکتی؛ لیکن خواہش خود کو تشویش کے عقب میں نقاب سے چھپانے کے قابل ہوتی ہے جو دن کے دوران ابھرتی ہے۔ اگر کوئی ایک یہ سوچنے کا میلان رکھتا ہے کہ یہ سب حقیقت میں بہت ہی آسان تر طریقہ ہے، اور فرد اسے صرف رات کو بھی خواب میں جاری رکھنے کا تصور رکھتا ہے، جو دن میں آغاز ہوا تھا۔ فرد اپنے پیاروں کی موت کے تمام خوابوں کو عام تشریح کے ساتھ محو کر دیتا ہے، اور ایک مسئلہ جو نہایت عمدگی سے حل کیا جا سکتا ہے بلا ضرورت والا مسئلہ بن کر باقی رہتا ہے۔

ان تشویشی خوابوں کے تعلق کا سراغ لگانا نہایت معلومات افزا ہے۔ان لوگوں کی موت کے خوابوں میں جو ہمیں عزیز ہوتے ہیں دبی ہوئی خواہش احتساب کو، اور تحریف جس کے لیے احتساب ذمے دار ہوتا ہے، اس کو نظر انداز کرنے کا راستا دریافت کر لیتی ہے۔ نا قابل تغیر لازم و ملزوم مظہر، پھر، وہ تکلیف دہ جذبات خواب میں محسوس کیے جاتے ہیں۔اسی طرح، تشویشی خواب صرف اس وقت ظہور پذیر ہوتے ہیں جب احتساب مکمل یا جزوی طور پر چھا جاتا ہے، اور دوسری طرف، احتساب کی فوقیت کو سہولت دی جاتی ہے جب تشویش کی حقیقی سنسنی خیزی پہلے ہی عضویاتی منابع سے موجود ہوں۔اس طرح واضح ہو جاتا ہے کس مقصد کے لیے احتساب اپنا کام کرتا، اور خواب میں تحریف کا کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ ایسا کرتا ہے تا کہ تشویش کے ارتقا یا دوسرے تکلیف دہ اثر کو روکے۔

میں نے سابقہ حصے میں بچے کی خود غرضانہ نفسیات پر گفت گو کی، اور اب میں اُس خصوصیت پر زور دیتا ہوں تا کہ اُن خوابوں کے لیے جو یہ خصوصیت رکھتے ہیں اُن میں تعلق کا تعین کر سکوں۔ تمام خواب قطعی طور پر خود غرضانہ ہوتے ہیں۔ ہر خواب میں معشوق کی غرض نمودار ہوتی ہے، چاہے وہ چھپی ہوئی شکل میں ہو۔خواہشات جو خواب میں جامہ عمل پہنتی ہیں بلا تغیر غرض کی خواہشات ہوتی ہیں؛ وہ صرف دوسرے شخص میں مفاد کے دھوکے کا ظہور ہوتی ہیں جسے خواب پیدا کرتا ہے۔اب میں چند مثالوں کا تجزیہ کروں گا جو اس دعوے کے متضاد ہیں۔

خواب 1

ایک لڑکا جو ابھی چار سال عمر کا بھی نہیں درج ذیل خواب بیان کرتا ہے: اس نے ایک بڑی بجی سجائی پرات دیکھی، جس پر بھنے ہوئے گوشت کا لمبا بڑا ٹکڑا رکھا ہوا تھا؛ اور گوشت کا بڑا ٹکڑا اچانک -- ڈھکا ہوا نہیں -- کھا لیا گیا۔ وہ اس شخص کو نہیں دیکھتا جس نے اسے کھایا۔*

وہ کون ہو سکتا ہے، یہ عجیب آدمی، جس کا تعیشانہ ماضی چھوٹا بچہ خواب میں دیکھتا ہے؟ دن کا تجربہ شاید جواب مہیا کرے۔ کچھ دن پہلے لڑکا، ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق، صرف دودھ پر زندگی بسر کر رہا تھا؛ لیکن خواب والی رات سے پہلے شام کو وہ شرارتی بن گیا اور بطورِ سزا اس کو رات کے کھانے سے محروم کر دیا گیا۔وہ پہلے بھی اس قسم کی سزا سے دو چار ہو چکا تھا؛ اور اس محرومی کو اس نے دلیری سے برداشت کیا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے کچھ نہیں ملے گا، لیکن وہ بھوکا ہونے کی حقیقت کے کنایہ سے نہیں بچ سکا تھا۔تربیت نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا؛ اور اس نے خواب میں بھی اپنا

اظہار کیا، جو خواب کی تحریف کا انکشاف کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خود ہی وہ شخص تھا جس کی خواہشات وافر مقدار میں موجود بھنے ہوئے گوشت کے بڑے لمبے ٹکڑے کو کھانے کی طرف مبذول ہوئیں۔ لیکن چونکہ وہ جانتا تھا وہ اس کے لیے ممنوعہ ہے، اس نے جرأت نہیں کی، جیسے بھوکے بچے خوابوں میں کرتے ہیں، خود کھانے پر بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ شخص گمنام ہی رہتا ہے۔

خواب 2

ایک رات میں نے خواب میں کتب فروش کے ٹھیّہ پر جمع کردہ کتابوں کی قطاروں میں ایک نئی جلد دیکھی جس کو میں (فنی موضوعات، تاریخ، مشہور فنکارانہ مراکز، وغیرہ پر یک موضوعی مقالہ) خریدنا چاہتا تھا۔ نیا مجموعے کا عنوان 'مشہور خطبات' (یا تقاریر) تھا، اور پہلا نام ڈاکٹر لیشر کا لکھا ہوا تھا۔*

تجزیے میں مجھے یہ ناممکن نظر آیا کہ ڈاکٹر لیشر: جرمن حکمران جماعت کا مخالف مقرر جس کی شہرت بلا تکان بولنے کے ماہر کی تھی میرے خیالات پر قبضہ جمالے گا جب میں خواب دیکھ رہا ہوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ چند دن پہلے میں نے کچھ نئے نفسیاتی مریضوں کا علاج کیا تھا، اور میں اب دس سے بارہ گھنٹے دن میں بات کرنے پر مجبور تھا۔ اس طرح میں خود بغیر رکے تقریر کرنے والا مقرر تھا۔

خواب 3

ایک دوسرے موقع پر میں خواب دیکھتا ہوں کہ میری یونیورسٹی کا واقف کار لیکچرر مجھ سے کہتا ہے: 'میرا بیٹا، اس کی دور کی نظر کمزور ہے۔' پھر اس کے بعد چند مشاہدات اور جوابات کے مکالمے ہوتے ہیں۔ خواب کا ایک تیسرا حصہ آتا ہے جس میں مَیں اور میرا بیٹا ظاہر ہوتے ہیں، اور جہاں تک پوشیدہ خواب موضوع کا تعلق ہے، باپ، بیٹا، اور پروفیسر ایم. صرف اناڑی اشکال ہیں، جو میری ذات، میرے سب سے بڑے بیٹے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میں بعد میں اس خواب کا دوبارہ جائزہ ایک دوسری خصوصیت کی بِنا پر لوں گا۔

خواب 4

درج ذیل خواب خودغرضانہ احساسات کی حقیقی بنیاد دیتا ہے، جو خود کو پیار بھری تشویش کے عقب میں چھپا لیتا ہے: میرا دوست اوٹو بیمار لگتا ہے؛ اس کا چہرہ گندمی اور آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی ہیں۔

اوٹو میرا خاندانی معالج ہے، جس کا میں اتنا احسان مند ہوں کہ اس کے احسانات کو لوٹانا میرے بس میں نہیں۔ وہ کئی سالوں سے میرے بچوں کی صحت کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ جب وہ بیمار ہوتے ہیں وہ ان کا عمدہ علاج کرتا، اور مزید، وہ انھیں بہانے بہانے سے موقع پا کر تحفے دیتا رہتا ہے۔ اس نے خواب والے دن ہمارے گھر کا دورہ کیا، اور میری بیوی نے دیکھا کہ وہ تھکا ماندہ نظر آرہا تھا۔ رات کو میں نے اسے خواب میں دیکھا، اور میرا خواب اس میں مرض بیسڈو (Basedow) کی علامتیں بتا رہا تھا۔ اگر آپ میرے خواب کی تشریح کرنے والے اصول کا لحاظ نہ کریں آپ اس خواب کے معنی سمجھ لیں گے کہ مجھے اپنے دوست کی صحت کی فکر ہے، اور اس کا ادراک خواب میں بھی کیا گیا۔ یہ اس طرح نہ صرف اس دعوے کی کہ خواب تکمیل تمنا ہیں، بل کہ اس دعوے کی بھی وہ صرف خودغرضانہ جذبوں کی رسائی ہوتے ہیں کا تضاد تشکیل دیتا ہے۔ لیکن کیا وہ جو اس طرح میرے خواب کی تشریح کرتے ہیں وضاحت کر سکیں گے میں کیوں خوف زدہ تھا کہ اوٹو بیسڈو کے مرض میں مبتلا ہے، جس کے لیے اس کے ظہور کی تشخیص ذرا سا بھی جواز نہیں رکھتی؟ میرا تجزیہ، دوسری جانب، چھے سال پہلے ہونے والے ایک حادثے سے اخذ کردہ درج ذیل لوازمہ پیش کرتا

ہے۔ہم -- ہمارا ایک چھوٹا گروہ، معہ پروفیسر آر. -- اندھیرے میں این. کے جنگل سے گزر رہا تھا، یہ اُس مقام سے چند گھنٹے فاصلے پر تھا جہاں ہم دیہات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ڈرائیور، جو بلکل بردبار نہ تھا، اس نے ہمیں اچھال دیا اور گاڑی دریا کنارے نیچے جا گری، اور یہ صرف ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم سب زخمی ہونے سے محفوظ رہے۔ لیکن ہم سب رات نزدیکی سرائے میں گزارنے پر مجبور تھے، جہاں ہمارے حادثے کی خبر نے ہمدردی کی لہر پیدا کر دی تھی۔ ایک مخصوص صاحب نے، جس نے مور بس بیسڈوئی -- چہرے کی کھال کا خاکستری رنگ اور آگے نکلنے والی آنکھیں، لیکن گھینگا نہیں -- کی علامتیں دکھائیں اور خود کو مکمل طور پر ہمارے اختیار پر چھوڑ دیا، اور پوچھا وہ ہمارے لیے کیا کرسکتا تھا۔

پروفیسر آر. نے اپنے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا، 'کچھ نہیں، سوائے رات کے لیے قمیص ادھار دے دو۔' جس پر ہمارے مخیّر دوست نے جواب دیا: 'مجھے افسوس ہے، لیکن میں ایسا نہیں کرسکتا'، اور ہمیں چھوڑ گیا۔

تجزیے کو جاری رکھنے میں، مجھے لگا جیسے بیسڈو صرف معالج کا نہیں، بل کہ ایک مشہور مُعلّم کا نام بھی ہے۔(اب میں خوب جاگ گیا ہوں، میں اس حقیقت کے بارے میں یقین نہیں رکھتا۔) میرا دوست اوٹو وہ شخص ہے جس کو میں نے اپنے بچوں کی جسمانی تعلیم کی ذمے داری سنبھالنے کی استدعا کی -- خاص طور پر بلوغت کے دوران جب کوئی واقعہ مجھ سے ہوا۔ اپنے فیاض مددگار اوٹو کو اپنے خواب میں غیر صحت مندانہ علامتوں کے ساتھ دیکھنے کے باوجود، میں صاف طور پر کہتا ہوں: 'اگر مجھے کچھ ہو جائے، وہ کم از کم میرے بچوں کے لیے اتنا ضرور کرے گا جتنا بیرن ایل. نے ہمارے لیے دل آویز پیش کشوں کے باوجود کیا۔' اس خواب کا خود غرضانہ رجحان اب کافی واضح ہو چکا ہے۔

لیکن تکمیل تمنا کو اس میں کہاں پائیں؟ نہ ہی انتقام جو میرے دوست اوٹو (جس کی قسمت میں میرے خوابوں میں برا برتاؤ مقسوم ہو گیا ہے) سے بدلے میں لیا، لیکن درج ذیل حالت میں: جہاں تک اوٹو کا خواب میں بیرن ایل. کی نمائندگی کرتا ہے، میں خود کو ایک دوسرے شخص سے شناخت کرتا ہوں، یعنی، پروفیسر آر.؛ اس لیے میں نے اوٹو سے کچھ آر. کی حیثیت سے پوچھا، جیسے آر. نے کچھ بیرن ایل. سے حادثے کے وقت پوچھا تھا جو میں بیان کر چکا ہوں۔ اور یہی وہ نکتہ ہے۔ پروفیسر آر. اپنے راستے پر، تعلیمی دائروں سے باہر آزادانہ چلا، جیسا میں خود کر چکا ہوں، اور صرف وہ خطاب حاصل کیا جو میں پہلے ہی حاصل کر چکا ہوں۔ ایک مرتبہ، پھر، میں پروفیسر بننا چاہتا ہوں! 'ان بعد کے سالوں میں' عبارتی ٹکڑا تکمیل تمنا ہے، اس لیے اِس سے مراد ہے کہ میں طویل عرصے تک زندہ رہ کر اپنے بچوں کی بلوغت تک خود رہ نمائی کروں گا۔

دوسرے امتیازی خوابوں کا، جس میں کوئی آرام کے احساس کے ساتھ پرواز کرتا یا دہشت سے گر جاتا ہے۔ میں اپنے ذاتی تجربے سے کچھ نہیں جانتا، اور جو کچھ بھی میں ان کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں میں اپنے نفسیاتی تجزیے کا مرہون منت ہوں۔ حاصل کردہ معلومات سے فرد یہ نتیجہ اخذ کر سکتا ہے یہ خواب بچپن کے نقوش کو از سر نو پیدا کرتے ہیں۔ وہ ان کھیلوں کی طرف حوالہ دیتے ہیں جو تیز حرکت کو ملوث کرتے ہیں جو بچوں کے لیے غیر معمولی جاذبیت رکھتے ہیں۔ وہ چچا کہاں ہے جو کبھی بھی بچے کو اچھالنے کے ساتھ کمرے میں اپنے بازوؤں کو پھیلا کر نہیں دوڑا، یا کبھی بھی ان کے ساتھ کھیلتے ہوئے ان کو گھٹنوں پر چڑھا کر جھلاتے ہوئے اچانک پیر پھیلانے سے نہیں گرایا، یا ان کو اپنے سر سے اوپر بلند کر کے اچانک اپنے سہارے والے ہاتھوں کو ہٹانے کا بہانہ نہیں بنایا؟ ایسے لمحات میں بچے خوشی سے چلاتے ہیں، اور اس سرگرمی کو انتہائی شدت سے دوبارہ دہرانے کا مطالبہ بھی کرتے ہیں، خاص طور پر اگر کھیل میں ذرا خوف

اور چکّر شامل ہو۔ سالوں کے بعد وہ اپنے خوابوں میں انھی ادراکات کو دہراتے ہیں، لیکن خوابوں میں وہ اس ہاتھ کو محو کر دیتے ہیں، اس طرح اب وہ پرواز کرنے یا گرنے کے لیے آزاد ہوتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ تمام چھوٹے بچے ایسے کھیلوں کے لیے پر جوش ہوتے ہیں جیسے پینگاں اور جھولا جھولی (Seesaw) میں جھولنا۔ اور اگر وہ سرکس میں ویسا ہی جسمانی کرتب کسی کو سرانجام دیتے ہوئے دیکھتا ہے، اس کی یادداشت از سرنو تازہ ہو جاتی ہے۔ کچھ لڑکوں میں ایسی از سرنو سرانجام دہی میں ہسٹیریائی حملہ آسانی سے شامل ہو جاتا ہے، جسے وہ عظیم سبک دستی کے ساتھ تکمیل کرتے ہیں۔ ان لمحے کے کھیلوں سے کبھی کبھار جنسی حساسیت نہیں ابھاری جاتی، جو بذات خود بلکل غیر جانبدار ہوتے ہیں۔ اس لوازمے کو چند الفاظ میں یوں اظہار کر سکتے ہیں: بچپن کے ان 'برانگیختہ' کرنے والے کھیلوں کو خوابوں میں پرواز کرنے، گرنے، چکرانے، اور ان کے مماثل سے دہرایا جاتا ہے، لیکن حواسِ ظاہری کی تسکین والے احساسات اب تشویش میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن، جیسے ہر ماں جانتی ہے، بچوں کے برانگیختہ کرنے والے کھیل اکثر جھگڑے اور آنسوؤں پر منتج ہوتے ہیں۔

اس لیے اس وضاحت کو کہ یہ خواب میں ہماری جلدی حساسیت کی حالت ہوتی ہے، کو مسترد کرنے کے لیے میرے پاس کافی عمدہ وجوہات ہیں، پھیپھڑوں کی حرکت کی حساسیت، وغیرہ، جو پرواز کرنے اور گرنے والے خوابوں کو پیدا کرتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ حساسیت دوبارہ اس یادداشت سے پیدا کی جاتی ہے جس کا خواب حوالہ دیتا ہے-- اور اس لیے وہ خواب- موضوع نہ کہ خواب کے منابع ہیں۔

تاہم، میں ایک لمحے کے لیے بھی انکار نہیں کرتا، کہ میں اس لائق نہیں کہ خوابوں کے اس امتیازی سلسلے کی مکمل وضاحت پیش کرسکوں۔ میرا لوازمہ یہاں بلکل ٹھیک ٹھیک مجھے مصیبت میں چھوڑ جاتا ہے۔ میں اس عام رائے سے وابستہ رہتا ہوں کہ ان تمام امتیازی خوابوں کی جلدی اور حرکیاتی حساسیت اتنی جلدی بیدار ہو جاتی ہے جتنی جلدی کسی بھی نفسیاتی مقصد کی ہوتی ہے؛ چاہے وہ کسی بھی قسم کی ہو۔ بچکانہ تجربات سے تعلق ان اشارات سے تصدیق کیا جاتا ہے جن کو میں نے نفسیاتی اعصابی خلل کے تجزیے سے حاصل کیا۔ لیکن شاید میں یہ کہنے کا اہل نہیں کہ اس میں خوابینا کی زندگی کے دوسرے مفاہم بھی ہو سکتے ہیں جو ان حساس یادداشتوں کے ساتھ وابستہ ہو جاتے ہیں-- جو شاید ہر ایک فرد میں ان خوابوں کے ظہور پذیر ہونے کے باوجود مختلف ہوتے ہیں-- اور میں اس خلا کو محتاط تجزیے کی عمدہ مثالوں کے ساتھ پُر کرنے کے حالت میں ہونے کو پسند کروں گا۔ وہ جو اس پر متعجب ہوتے ہیں میں پرواز کرنے، گرنے، دانت نکل وانے، وغیرہ جیسے خوابوں کی بار بار تکرار کے باوجود کیوں لوازمے کے فقدان کی شکایت کرتا ہوں۔ میں اس کی وضاحت ضرور کرتا ہوں کہ جب سے میں نے اپنی توجہ خوابوں کی تعبیر کے موضوع پر مبذول کی، میں نے خود کبھی بھی ایسے خوابوں کا تجربہ نہیں کیا۔ اعصابی خلل کے خواب جو میرے اختیار میں ہوتے ہیں، تاہم، تمام تشریح کے لائق نہیں ہوتے، اور اکثر ان کے پوشیدہ بعید ارادے تک سرایت کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ ایک مخصوص نفسیاتی قوت جو اعصابی خلل کے بڑھانے میں حصہ لیتی ہے، وہ دوبارہ تحلیل کے وقت سرگرم ہو جاتی ہے، اور حتمی مسئلے کی تشریح کی مخالفت کرتی ہے۔

(۳) امتحان- خواب

ہر ایک جو اسکول کے امتحانات پاس کرنے کے بعد میٹرک کی سند وصول کرتا ہے مستقل تشویشی خوابوں کی شکایت کرتا ہے جس سے وہ پریشان ہو جاتا ہے جس میں وہ خود کو ناکام، یا اپنے نصاب کو دوبارہ پڑھتا ہوا دیکھتا

ہے۔ یونیورسٹی ڈگری کے حامل طلبہ کے لیے یہ امتیازی خواب ایک دوسری شے سے بدل جاتا ہے، جو پیش کرتا ہے کہ اس نے ابھی ڈاکٹر کی سند حاصل نہیں کی، جس پر وہ بے فائدہ اعتراض کرتا ہے، جب وہ نیند میں ہوتا ہے، جس کی وہ کئی سالوں سے مشق کر رہا ہوتا ہے، یا یونیورسٹی کا لیکچرر یا تجربہ کار وکلاء کے ادارے کا ساجھے دار ہوتا ہے۔ یہ سزا کی نا قابل محو یادداشتیں ہوتی ہیں جو ہم بچے ہونے کی حیثیت سے اپنی شرارتوں اور غلط کاریاں کرنے کی بنا پر پاتے ہیں-- جو ہمارے اندر طالب علمی کے دور میں تھکا دینے والے امتحانات کے دو اہم انتصالی مواقع dies irae, dies illa پر بحال ہو جاتے ہیں. اعصاب کی 'امتحانی تشویش' اس بچکانہ خوف سے شدید گہری ہو جاتی ہے۔ جب ہمارا طالب علمی کا دور گزر جاتا ہے پھر ہمارے والدین یا اساتذہ کرام ہماری سزا نہیں دیکھتے؛ بعد کی زندگی میں سنگ دل اسباب اور اثر کی زنجیر مزید تعلیم پر چھا جاتی ہیں۔ اب جب ہم اپنے میٹرک پاس کرنے کا خواب، یا ڈاکٹر کی ڈگری کا امتحان دیکھتے ہیں-- اور کون ایسے مواقع پر کمزور دل نہیں ہو جاتا ؟-- جب کبھی بھی ہم خوف زدہ ہوتے ہیں ہم کسی بھی نا خوش گوار نتیجے سے سزا دیے جا سکتے ہیں کیوں کہ ہم بد احتیاطی یا غلطی سے کچھ سرانجام دے چکے ہوتے ہیں، کیوں کہ ہم جب کبھی بھی ذمے داریوں کا بوجھ محسوس کرتے ہیں مفصّل چھان بین نہیں کرتے۔

امتحان- خوابوں کی مزید وضاحت کے لیے میں اپنے ہم کار کے ایک تبصرے کا احسان مند ہوں جو اس موضوع کا مطالعہ کر چکا تھا، اس نے ایک مرتبہ سائنسی گفت گو کے دوران کہا کہ اس کے تجربے میں امتحان- خواب صرف اُس شخص کو آتے ہیں جو امتحان پاس کر چکا ہو، ان کو نہیں جو 'ناکام' ہو چکے ہوں۔ ہم اس حقیقت کی بتدریج بڑھتی ہوئی تصدیق کر چکے ہیں کہ امتحان کا تشویشی خواب اُس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب خواب بینا ایک ذمہ دارانہ مفوضہ کام کی آنے والے دن؛ ممکنہ بے توقیری کے ساتھ، توقع کرتے ہوئے ماضی کے ایک وقوعہ سے رُجوع کرتا ہے جس پر ایک عظیم تشویش بغیر حقیقی جواز کے ثابت ہو چکی ہوتی ہے، جس کی، بلا شبہ، نتیجے سے تردید کی گئی ہے۔ ایسا خواب اس راستے کے بہت زبردست مثال ہوگا جس میں خواب- موضوع کی بیداری کے موقف سے غلط تفہیم کی گئی ہو۔ وضاحت جس کو خواب کے خلاف بطور احتجاج گردانا جاتا ہے: 'لیکن میں پہلے ہی ایک ڈاکٹر ہوں' وغیرہ، درحقیقت خواب کے ذریعے دی گئی تسلی ہوتی ہے، اور، اس لیے، اسے ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں: 'اگلی صبح سے خوف زدہ نہ ہوا جائے صرف؛ اس تشویش کے بارے میں سوچو جسے تم نے میٹرک سے پہلے محسوس کیا تھا؛ تاہم اس کو جائز قرار دینے کے لیے کچھ بھی وقوع پذیر نہیں ہوا، اس لیے اب تم ڈاکٹر ہو۔' لیکن تشویش جس سے ہم خواب کو منسوب کرتے ہیں درحقیقت وہ خواب والے دن کی باقیات میں اپنا آغاز رکھتی ہے۔

اس تشریح سے میں خود اپنے، اور دوسروں کے معاملات میں آزمائش کرنے کے قابل ہوا، گو کہ یہ کسی بھی طرح تھکا دینے والا عمل نہیں تھا، اور میں اس کی مکمل حمایت میں تھا۔ مثلاً، میں اپنے ڈاکٹر کے امتحان میں طبی اصولِ قانون میں ناکام ہوا؛ لیکن اس لوازمے نے کبھی بھی مجھے میرے خوابوں میں پریشان نہیں کیا، جب کہ میں نے نباتیات، حیوانیات اور کیمیا کے امتحانات دیے اور ان مضامین میں قابلِ جواز تشویش کے ساتھ بیٹھا، لیکن قسمت یا ممتحن کی کرم فرمائی سے تباہی سے بچا۔ میں اپنے اسکول امتحانات کے خوابوں میں ہمیشہ تاریخ میں آزمایا گیا۔ یہ ایک مضمون ہے جس میں مَیں اُس وقت شاندار کامیابی حاصل کرتا تھا، لیکن مَیں اب اسے ضرور تسلیم کرتا ہوں، کیوں کہ میرا اچھی فطرت والا پروفیسر -- میرا ایک دوسرے خواب میں یک چشمی محسن -- اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرتا تھا کہ امتحانی کاپی جو میں اسے واپس کرتا تھا اس کے تین سوالات میں سے دوسرے کو اپنی انگلی کے ناخن سے کاٹتا تھا تا کہ وہ اس پر زور نہ

دے۔ میرے مریضوں میں سے ایک، جو میٹرک کے امتحان سے پہلے ،صرف بعد میں پاس کرنے کی خواہش کے ساتھ دست بردار ہوگیا تھا، وہ افسری کے امتحان میں ناکام ہوگیا،اس لیے وہ افسر نہ بن سکا تھا، مجھے بتایا کہ وہ اکثر پہلے مذکورہ امتحان کوخواب میں دیکھتا ہے لیکن موخر کو اس نے کبھی نہیں دیکھا۔

ڈبلیو. سٹیکل جس نے سب سے پہلے میٹرک کے امتحان کی تشریح کی تھی، کہتا ہے کہ یہ خواب بلاتغیر جنسی تجربے اور جنسی بلوغت کا حوالہ دیتا ہے۔اس کی بارہا میرے تجربے میں تصدیق بھی ہوئی ہے۔

&&&&&
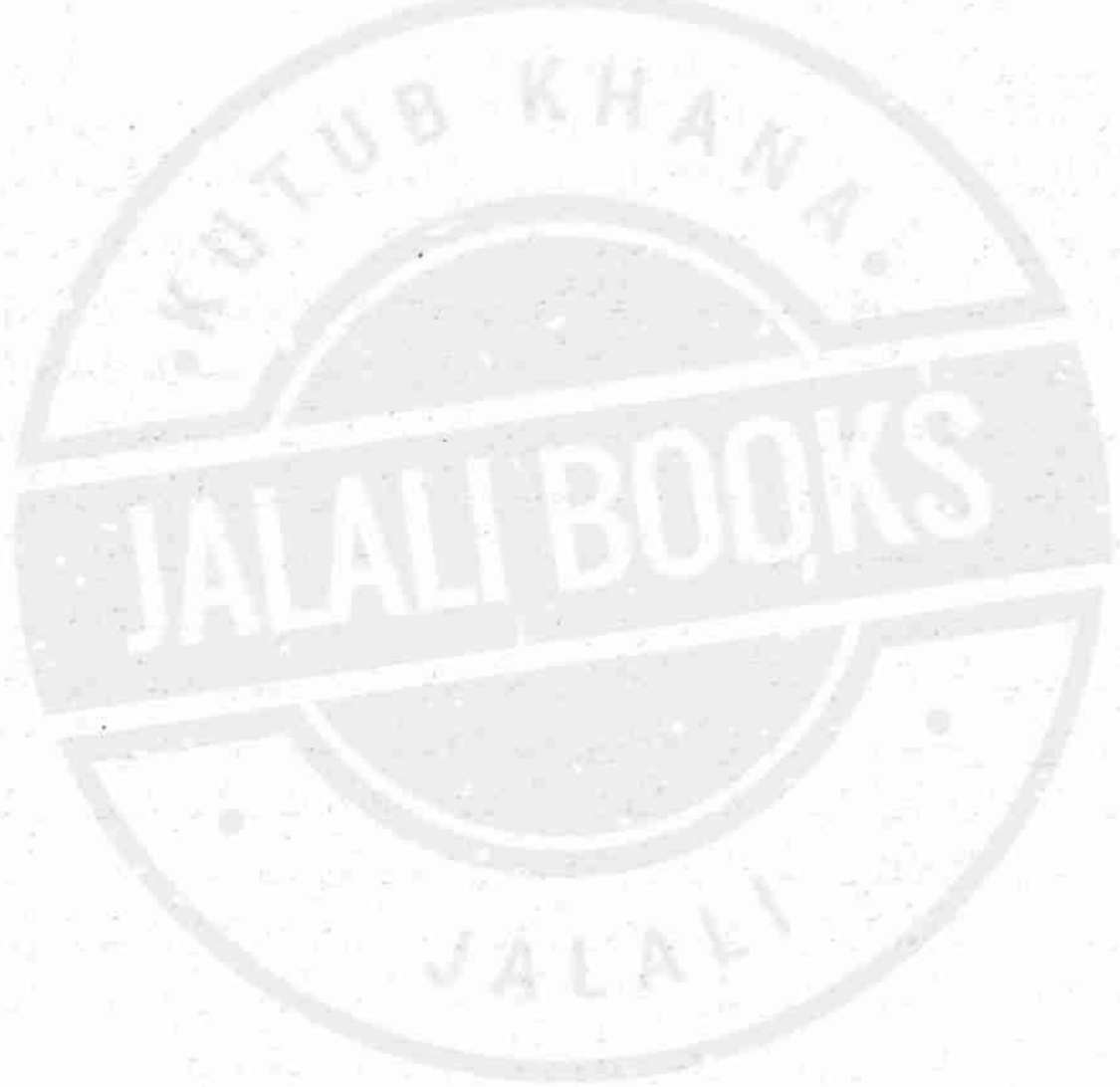
چھٹواں باب

خواب- کار

خوابوں کے مسائل کو حل کرنے والی تمام سابقہ کاوشیں خود براہ راست نمایاں خواب- موضوع سے تعلق رکھتی ہیں جیسے وہ یادداشت میں محفوظ باقی رہتی ہیں۔وہ اپنے خواب کی تعبیر اس موضوع سے حاصل کرنا چاہتے ہیں،یا، اگر وہ اس کے بغیر کام چلانا چاہتے ہیں،وہ اپنے نتائج کی بنیاد متعلقہ خواب میں موضوع کے بارے میں مہیا کردہ شہادت پر رکھتے ہیں۔ہم، تاہم، مختلف طے شدہ امورِ معلومہ سے سامنا کرتے ہیں: ہمارے لیے ایک نیا نفسیاتی لوازمہ، خواب- موضوع اور ہماری تحقیق کے نتائج کے درمیان میں مداخلت کرتا ہے:پوشیدہ خواب- موضوع، یا خواب- خیالات، جو صرف ہمارے طریقے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ہم خواب کے حل کی ارتقاعیاں خواب موضوع سے نہیں بل کہ اس پوشیدہ موضوع سے کرتے ہیں۔اس طرح ہم ایک نئے مسئلے اور بلکل نئے مُفوضہ کام سے دوچار ہوتے ہیں۔یہ پوشیدہ خواب- موضوع اور نمایاں خواب- خیالات کے درمیان جائزہ لیتا اور سراغ لگاتا ہے۔اور اس طریقے سے موخر اوّل سے بڑھ جاتا ہے۔

خواب خیالات اور خواب- موضوع بذات خود ایک جیسے موضوع کے دو مختلف زبانوں میں دو مختلف بیانات پیش کرتے ہیں؛ یا اس کو اور وضاحت سے یوں کہہ سکتے ہیں خواب- موضوع ہمارے پاس خواب خیالات کے ترجمے کی حیثیت سے ایک دوسرے اظہاریے میں نمودار ہوتا ہے، جس کی علامتیں اور قوانین کی تشکیل کے آغاز کو ہم ترجمے کے ساتھ تقابل کر کے جان سکتے ہیں۔خواب خیالات کی مزید تفہیم ہم بغیر کسی دِقت کے اس لمحے کر لیتے ہیں جب ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔خواب- موضوع خطِ رمزی میں پیش کیا جاتا ہے۔اس کی علامتیں لازماً یکے بعد دیگرے خواب خیالات میں ترجمہ کی جانی چاہئیں۔ان علامتوں کو ان کے معنی کی حیثیت کے بجائے علامتی تصاویر کی اہمیت کی حیثیت کے مطابق پڑھنے کی کاوشیں کرنا، بلا شبہ، درست نہیں ہوتا۔ مثلاً، میرے سامنے ایک مُعمّائے شکلی (picture-puzzle) موجود ہے--ایک مکان، جس کی چھت پر ایک کشتی ہے؛ پھر ایک واحد حرف ہے؛ پھر ایک بھاگتی شکل ہے، جس کا سر کٹا ہوا ہے، اور علیٰ ہذالقیاس۔ایک نقاد کی حیثیت سے میں اس تشکیل اور اس کے غیر عقلی عناصر کو جانچنے پر راغب ہوتا ہوں۔مکان کی چھت پر ایک کشتی اپنی جگہ سے دور ہے، اور بے سر کا آدمی دوڑ نہیں سکتا؛ آدمی مکان سے بھی طویل قامت رکھتا ہے۔اور اگر تمام اشیاء ایک زمینی نظارے کو پیش کرتی ہوئی مراد لی جائیں، حروف تہجی کے واحد حرف کی اس میں کوئی جگہ نہیں ہوتی، کیوں کہ وہ فطرت میں ظہور پذیر نہیں ہوتا۔معمائے شکلی کو بوجھنے کا ایک درست فیصلہ اسی وقت ممکن ہے اگر میں اس کے کُل اور جزو پر ایسے اعتراضات نہ کروں، اور اس کے بر خلاف اگر میں ہر شکل کو ایک حرف یا لفظ سے بدلنے کی مشقت برداشت کروں جو اپنی حیثیت کی وجہ سے کوئی تلمیح یا تعلق پیش کرتا ہے۔الفاظ جو اس طرح یکجا پیش کیے جاتے ہیں زیادہ دیر بے معنی نہیں رہتے، بل کہ سب سے زیادہ خوب

صورت اور بھرپور جامع کائنات کی تشکیل کرتے ہیں۔ اب خواب ایک معمائے شکلی ہے، اور فن سے خواب کی تشریح کرنے والے ہمارے پیشرووں نے معمائے شکلی کی فنکارانہ تشکیل پر کھنے میں غلطی کی، اور اسے، بلا شبہ، غیر عقلی اور بے قدر ظاہر کرتے ہیں۔

1- تکثیف Condensation

جب کوئی محقق خواب۔ موضوع کا خواب۔ خیالات کے ساتھ تقابل کرتا ہے اس پر یہ شے اوّل افشا ہو جاتی ہے کہ تکثیف کرنے کا زبردست کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ خواب، خواب، خواب۔ خیالات کی کثرت کی وسعت کے ساتھ تقابل میں معمولی، بے حقیقت، مختصر اور، پُرمغز ہوتا ہے۔ خواب، جب لکھا جاتا ہے، آدھا صفحہ بھرتا ہے؛ لیکن اس خواب کا تجزیہ چھے، آٹھ، بارہ گنا زیادہ جگہ گھیرتا ہے۔ یہ تناسب مختلف خوابوں میں مختلف ہوتا ہے؛ لیکن میرے تجربے میں اس کی ترتیب ایسی ہی ہوتی ہے۔ اصولی طور پر، اختصار کی وسعت جو پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے اس کا غلط اندازہ اس حقیقت کے مرہون منت ہو کر لگایا جاتا ہے کہ خواب خیالات جو روشنی میں لائے جاتے ہیں ان کو لوازمے کا کُل یقین کیا جاتا ہے، جب کہ تشریح کے کام کو جاری رکھ کر خواب میں پنہاں مزید خیالات کو افشا کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اس تبصرے کو پہلے ہی کرنا ضروری سمجھا کہ فرد کبھی بھی پُر یقین نہیں ہوتا کہ خواب کی مکمل اور جامع تشریح ہو چکی ہے، حالاں کہ حل اطمینان بخش اور خامیوں سے مُبرّا نظر آتا ہو۔ اس سے مراد ہے کہ ابھی بھی اسی خواب سے مزید معنی نمایاں کیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح تکثیف کا درجہ، سختی سے بولتے ہوئے، غیر معین ہوتا، اور استثنا لے سکتا ہے۔ یہ اعتراض بادی النظر میں مکمل طور پر معقول اور اثر آفرین نظر آتا ہے۔ وہ یہ دعوا کرتا ہے کہ خواب۔ موضوع اور خواب۔ خیالات کے درمیان عدم تناسب اس اختتام کا جواز دیتے ہیں کہ خوابوں کی تشکیل میں نفسیاتی لوازمے کی تکثیف شدہ وقوع پذیری قابل ذکر ہوتی ہے۔ ہم اکثر یہ احساس رکھتے ہیں کہ ہم ساری رات بہت زیادہ خواب دیکھتے رہتے ہیں، اور پھر اس کا زیادہ حصّہ بھول چکے ہوتے ہیں جو دیکھا تھا۔ اس طرح خواب جو ہمیں بیدار ہونے پر یاد رہتا ہے وہ مجموعی خواب کار کی صرف باقیات ہوتا ہے، جو وسعت میں یقیناً خواب خیالات کے مساوی ہوگا اگر ہم اسے مکمل یاد کر لیں۔ ایک مخصوص وسعت تک یہ بے شک صحیح ہے؛ وہاں اس حقیقت سے دور جانے کا کوئی راستا نہیں کہ ایک خواب بہت زیادہ صداقت سے از سر نو پیدا کیا جاتا ہے اگر ہم اسے بیدار ہونے کے بعد فوراً یاد کریں، ورنہ جتنا دن گذرتا جاتا ہے اس کی یاد اور زیادہ، پھر اور زیادہ مبہم ہوتی جاتی ہے۔ دوسری جانب، اس کو تسلیم کیا جانا چاہیے کہ اس نقش کو ہم نے از سر نو تلمیح پر مبنی کے طور پر اکثر دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلے میں خواب میں خوب اچھی طرح دیکھا تھا، جس کے آغاز کے بارے میں ہم بعد میں وضاحت کریں گے۔ مزید یہ کہ، رویائی عمل میں تکثیف کا مفروضہ خوابوں کے ایک حصّے کو ممکنہ طور پر بھولنے سے متاثر نہیں ہوتا، اس لیے وہ خواب کے انفرادی حصّوں سے متعلق لا تعداد خیالات کے ذریعے اظہار کیا جاتا ہے جو پہلے ہی یادداشت میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر خواب کا بڑا حصّہ واقعی یادداشت سے محو ہو جاتا ہے، ہم خواب خیالات کے نئے سلسلے کی پہنچ سے ممکنہ طور پر محروم ہو جاتے ہیں۔ ہمارے پاس یہ توقع کرنے کا کوئی جواز موجود نہیں کہ خواب کے وہ حصّے جو گنوائے جا چکے ہیں وہ صرف ان خیالات کا حوالہ دیتے ہیں جن کو ہم ان محفوظ حصّوں کے تجزیے سے جان لیتے ہیں۔

نظریات کی بہت زیادہ کثیر تعداد کی روشنی میں جن کا تجزیہ ہر فرد کے لیے خواب۔ موضوع کے عناصر کو اگلوانا ہوتا ہے، بہت سے قارئین کے اذہان میں ایک خاص قسم کا شک پیدا کرتا ہے آیا ہر شے کی گنتی کرنا قابل اجازت ہے جو بعد میں خواب خیالات کے حصّے کی تشکیل کی حیثیت سے تجزیے کے دوران ذہن میں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ بالفاظ

دیگر، وہ یہ فرض کرتا ہے کہ تمام خیالات نیند کی حالت میں سرگرم ہوتے، اور خواب کی تشکیل میں حصّہ لیتے ہیں۔ کیا یہ مزید ممکن نہیں کہ خیالات کے نئے اتصالات تجزیے کے دوران ارتقا پائیں، جو خواب کی تشکیل میں کوئی بھی حصّہ نہیں لیتے؟ اس اعتراض کا میں مشروط جواب دیتا ہوں۔ بلا شبہ، یہ سچ ہے کہ خیالات کے جداگانہ اتصالات اوّل اپنا ظہور تجزیے کے دوران کرتے ہیں، لیکن فرد ہر دفعہ اس کے بارے میں؛ جب وہ ظاہر ہوتا ہے، یہ کہہ کر خود کو مطمئن کر لیتا ہے کہ یہ نیا اتصال خیالات کے درمیان قائم ہوتا ہے جو پہلے ہی دوسرے طریقوں سے خواب خیالات سے منسلک ہوتا ہے۔ نئے اتصال کے صریح نتائج کو مختصر دائرہ کہہ سکتے ہیں، جو اور زیادہ بنیادی تعلقات کے رویوں سے، دوسروں کے وجود سے ممکن بنائے جاسکتے ہیں۔ خیالات کے گروہوں کی عظیم اکثریت کو تجزیے کے ذریعے افشا کرنے کے سلسلے میں، ہم یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں وہ پہلے ہی خوابوں کی تشکیل میں سرگرمِ عمل ہوتی ہیں۔ اگر ہم ایسے یکے بعد دیگرے خیالات کے ذریعے کام کرتے ہیں، جو بدیہی النظر میں خواب کی تشکیل میں کوئی کام کرتے نظر نہیں آتے، ہم اچانک اس خیال پر آتے ہیں جو خواب موضوع میں ظہور پذیر ہوتا، اور اس کی تشریح ناگزیر ہوتی ہے، لیکن وہ خیالات کی زنجیر کے علاوہ کسی بھی طرح رسائی کے قابل نہیں ہوتا۔ قاری اس مقام پر نباتیاتی مقالے کے مضمون کی طرف رجوع کر سکتا ہے، جو بظاہر ایک حیرت انگیز درجے کے غور و فکر کا نتیجہ ہے، حالاں کہ میں نے اس کا مکمل تجزیہ نہیں دیا۔

لیکن پھر ہم کیسے خوابیدہ کی نفسیاتی حالت کا تصور کر سکتے ہیں جو خواب بنی لاتی ہے؟ کیا تمام خواب خیالات پاس پاس موجود ہوتے ہیں، یا وہ ایک دوسرے کی پیروی کرتے، یا وہاں مختلف مراکز سے رواں ہونے والی بیک وقت خیالات کی قطاریں ہوتی ہیں، جو اس کے بعد ملتی ہیں؟ میں اس نقطے پر نفسیاتی حالت کے اثر پذیر تصور کا خواب کی تشکیل کے موقع پر ہونا ضروری نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ہم لاشعوری سوچ سے متعلق ہیں، اور اس کا طریقِ کار آسانی سے اُس سے مختلف ہوتا ہے، جس کا ہم شعور کے ہم راہ جان بوجھ کر غور و فکر کے ذریعے مشاہدہ کرتے ہیں۔

حقیقت، تاہم، ناقابلِ تردید ہے کہ خواب کی تشکیل تکثیف کے عمل پر مبنی ہوتی ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے خواب پر تکثیف کیسے اثر انداز ہوتی ہے؟

اب، اگر ہم یہ غور کرتے ہیں کہ خواب خیالات اپنے ادراکی عناصر میں سے صرف ایک کے ذریعے خواب میں بہت ہی محدود تعداد میں پیش کردہ کی تصدیق کرتا ہے۔ ہم اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کرتے ہیں کہ تکثیف کی تکمیل محو کرنے سے ہوتی ہے کیوں کہ خواب، خواب خیالات کا لفظ بہ لفظ حقیقی ترجمہ یا نقطہ بہ نقطہ ظلّی نقشہ نہیں ہوتا، لیکن ان کی بلکل نامکمل اور ناقص از سرِنو پیداوار ہوتا ہے۔ یہ رائے، جیسا ہم جلد ہی ادراک کرلیں گے، بہت ہی نا مناسب ہے۔ لیکن فی الحال ہم اسے نقطہ تجاوز کے طور پر لیتے، اور خود سے استفسار کرتے ہیں: اگر خواب خیالات کے چند عنا صر اپنا راستا خواب موضوع میں بناتے ہیں، وہ کیا وجوہات ہوتی ہیں جو اس کے انتخاب کو متعین کرتی ہیں؟

اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، ہمیں اپنی توجہ خواب موضوع کے ان عناصر کی طرف مبذول کرنا چاہیے جو لازماً ان شرائط کی تکمیل کرتے ہیں جن کے لیے ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس تحقیق کے لیے سب سے زیادہ مناسب لوازمہ ایک خواب ہے جس کی تشکیل میں انتہائی شدید تکثیف نے تعاون کیا۔ میں اس کے لیے نباتیاتی مقالے والا خواب منتخب کرتا ہوں۔

خواب 1

خواب۔ موضوع: میں نے پودے کی ایک مخصوص (غیر متعین) قسم پر مقالہ تحریر کیا۔ کتاب میرے سامنے پڑی ہے۔ میں گول تہہ شدہ رنگین لوحِ عکاس کو پلٹ رہا ہوں۔ پودے کی خشک قسم اس جلد میں، نبات

خانہ (Herbarium) کی حیثیت سے لگی ہوئی ہے۔

اس خواب کا سب سے زیادہ اہم عنصر نباتیاتی مقالہ ہے۔ اس نقش کو خواب والے دن سے حاصل کیا گیا ہے۔ میں نے واقعی ایک مقالہ کتب فروش کی کھڑکی میں بعنوان بخورِ مریم (Cyclamen) دیکھا تھا۔ اس قسم کے حوالے کی خواب موضوع میں کمی ہے: صرف مقالہ اور اس کا نباتیات سے تعلق باقی رہتا ہے۔ 'نباتیاتی مقالہ' فوراً ہی اپنا تعلق کوکین پر کیے گئے کام کو منکشف کرتا ہے جسے میں نے ایک دفعہ لکھا تھا؛ کوکین سے خیال کی گاڑی ایک طرف Festschrift (جگہ) کی جانب روانہ ہوتی، اور دوسری طرف میرے دوست معالجِ چشم، ڈاکٹر کونگ اسٹین کی جانب جاتی ہے، جو جزوی طور پر مخصوص مقامی جسمانی عضو کو کوکین سے سُن کرنے کا عمل متعارف کرانے کا ذمے دار ہے۔ مزید یہ کہ، ڈاکٹر کونگ اسٹین اُس مداخلت کی گئی گفت گو کی یاد سے بھی وابستہ تھا جو میں اس سے گذشتہ شام کر رہا تھا، اور جو ہم پیشہ وروں کے درمیان طبی اور جراحی کی خدمات کے معاوضے کے سلسلے میں ہر قسم کے تمام خیالات سے متعلق تھی۔ یہ گفت گو، پھر، درحقیقت خواب مہیج ہے۔ بخورِ مریم پر مقالہ بھی واقعی، لیکن بلکل مختلف نوعیت کا حادثہ ہے؛ جیسا کہ میں اب دیکھتا ہوں۔ خواب کا 'نباتیاتی مقالہ' دن کے دو تجربات کے درمیان مشترکہ اوسط ثابت ہوتا ہے، جو بغیر کسی تبدیلی کے غیر جانبدار نقش سے لیا گیا، اور میں نفسیاتی طور پر اس اہم تجربے سے سب سے زیادہ لبریز وابستگی کے ذریعے بندھا ہوا ہوں۔

نہ صرف نباتیاتی مقالے کا اتصالی خیال، بل کہ اس کے عناصر کا ہر ایک الگ الگ بھی 'نباتیاتی' اور 'مقالہ'، گو نا گوں وابستگیوں کے ذریعے، خواب خیالات کی پُر انتشار انجمن میں دور دور تک سرائیت کر جاتا ہے۔ وہ نباتیاتی پروفیسر گارٹنر کی یادداشتوں سے متعلق ہے۔ اس کی دل رُبا بیوی میری مریضہ ہے، جس کا نام فلورا ہے، اور ایک متعلقہ خاتون جس کے بارے میں مَیں نے بھول گئے پھولوں کی کہانی سنائی تھی۔ گارٹنر، دوبارہ، میری رہ نمائی لیبارٹری اور کونگ اسٹین سے گفت گو کی طرف کرتا ہے۔ اس گفت گو میں شریک دو مریضاؤں کی تلمیح ہے۔ پھولوں والی خاتون سے خیالات کی شاخوں کا سلسلہ مجھے میری بیوی کے پسندیدہ پھول کی طرف لے جاتا ہے، جس کا دوسرا رخ تیزی سے دیکھے گئے مقالے کے عنوان کی طرف لے جاتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ نباتیاتی مقالہ، جمنازیم کی ایک کہانی، یونیورسٹی کے امتحان، اور ایک تازہ مضمون کی جو میرے مشغلے پر مبنی ہے، کی یاد دلاتا ہے، جس پر مذکورہ بالا گفت گو میں بحث چھیڑی گئی تھی، جسے مزاحیہ انداز میں میرے پسندیدہ پھول خرشف سے خیالات کی قطار کے ساتھ منسلک کیا گیا جو بھول گئے پھول سے آگے بڑھا۔ خرشف کے عقب میں، ایک طرف وہاں ایک خاتون کی یادداشت موجود ہے، اور دوسری جانب میرے بچپن کی یادداشتوں کی باقیات ہیں، جب میری پہلی مرتبہ کتابوں سے واقفیت ہوئی، جو اُس وقت کے مقابلے میں آج بہت زیادہ قربت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اب نباتیات ایک حقیقی مرکزہ ہے، اور خواب کے لیے، کئی خیالات کے ہجوموں کا سنگم؛ جس کی میں تصدیق کر سکتا ہوں، وہ سب محولہ بالا گفت گو سے تعلق میں لایا گیا۔ یہاں ہم خود کو خیال فیکٹری میں پاتے ہیں، جس میں، جیسے 'جولا ہے کا عظیم شاہ کار':

جولا ہے کی چھوٹی پھرکی آگے پیچھے
پرواز کرتی، اور دھاگوں کا نا قابل ذکر بہاؤ
ایک ہزاروں دھاگوں سے رابطوں کو قائم کرتا ہے۔

خواب میں مقالہ، دوبارہ، دو موضوعات؛ ایک میری یک طرفہ مطالعے کی فطرت، اور میرے مشاغل کے اخراجات کو چھوتا ہے۔

پہلی تحقیق سے حاصل کردہ نقش یہ ہے کہ خواب موضوع میں 'نباتیاتی' اور 'مقالے' کے عناصر اس لیے اٹھائے

گئے کیوں کہ وہ سب سے زیادہ تعداد میں رابطے کے نکات کو خواب خیال کے عظیم تر عدد کے ساتھ پیش کرنے کے اہل ہیں۔ اور اس طرح وہ دراثباتیہ نکات پیش کرتے ہیں جس پر خواب خیالات کی عظیم تعداد ایک ساتھ ملتی ہے، اور وہ اس ضمن میں، خواب میں معنوی لحاظ سے کئی گنا اہمیت رکھتے ہیں۔ حقیقت جس پر یہ تشریح مبنی ہے اس کی ایک دوسرے انداز میں تشریح کی جا سکتی ہے: خواب موضوع کا ہر عنصر زیادہ متعین شدہ ثابت ہوتا ہے -- جو متعدد بار خواب خیالات میں ظہور پذیر ہو چکا ہوتا ہے۔

ہم اور زیادہ سیکھیں گے اگر ہم خواب کے دوسرے اجزائے ترکیبی کا خواب خیالات میں ان کی ظہور پذیری کے لحاظ سے جائزہ لیں۔ رنگین لوح عکاس ایک نئے مضمون کا حوالہ دیتی ہے، ہم کاروں کا میرے کام پر ناقدانہ تبصرہ، اور اس موضوع پر بھی جو خواب میں پیش کیا گیا -- میرے مشاغل -- اور مزید میرے بچپن کی یادداشتوں پر، جس میں میں نے ایک رنگین لوح عکاس والی کتاب کو تار تار کیا؛ پودے کی سوکھی ہوئی قسم، ورزش گاہ میں میرے نبات خانے کے تجربے سے متعلق ہے، اور اس یادداشت پر خصوصی زور دیتی ہے۔ اس طرح میں خواب موضوع اور خواب خیالات کے درمیان تعلق کی نوعیت کا ادراک کرتا ہوں: نہ صرف متعدد بار خواب کے خواب خیالات کو متعین کرنے والے عناصر کو، بل کہ انفرادی خواب خیالات کو بھی جو متعدد عناصر کے ذریعے خواب میں پیش کیے جاتے ہیں۔ خواب کے ایک عنصر سے شروع کر کے، وابستگی کا راستا واحد خواب خیال سے خواب کے متعدد عناصر کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اس لیے خواب کی تشکیل کے عمل میں یہ معاملہ نہیں ہوتا کہ ایک واحد خواب خیال، یا خواب خیالات کا ایک گروہ، خواب موضوع کو اپنے مخفف کے ساتھ اس کے نمائندے کی حیثیت سے مہیا کرتا ہے، اور کہ دوسرا خواب خیال دوسرا مخفف اس کے نمائندے کی حیثیت سے مہیا کرتا ہے (آبادی کے درمیان سے زیادہ سے زیادہ نمائندے منتخب کیے جاتے ہیں)؛ لیکن اس کے بجائے خواب خیال کا پورا خاکہ مخصوص تفصیل کا متقاضی ہوتا ہے، جس کے لیے وہ عناصر جو مضبوط ترین اور مکمل ترین حمایت حاصل کرتے ہیں سکون سے ایستادہ ہوتے ہیں؛ تاکہ فہرست سے عمل کے انتخاب کو چنا جا سکے۔ میں چاہے کوئی سا بھی خواب جائزے کے لیے منتخب کروں، میں نے ہمیشہ اسی بنیادی اصول کی صداقت پائی -- کہ خواب کے عناصر خواب خیال کے تمام خاکوں سے تشکیل دیے جاتے ہیں، اور ان میں سے ہر ایک خواب خیال کے تعلق سے ظاہر ہوتا ہے، جو متنوع تعین رکھتا ہے۔

خواب موضوع کا خواب خیالات سے تعلق کو مزید مثالوں کے ذریعے سے مظاہرہ کرنا یقیناً زائد از ضرورت نہیں، جو عیارانہ طور پر گوندھنے سے مخصوص انداز میں مبادلاتی تعلقات میں نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یہ اس مریض کا خواب ہے جس کی عزلت نشینی (خوف سے بند کمرے میں رہنے) کا میں علاج کر رہا تھا۔ وہ بہت جلد واضح ہو گیا جو میں نے بذات خود محسوس کیا کیوں کہ اس نے خواب سرگرمی کے غیر معمولی ماہرانہ کام کے عنوان کو پکارا تھا۔

خواب 2 --'ایک حسین خواب'

خواب بینا کئی ساتھیوں کے ساتھ ایکس -- گلی میں ڈرائیونگ کر رہا ہے، جہاں سیدھی سادھی سرائے ہے (جو معاملہ نہیں)۔ سرائے کے ایک کمرے میں تھیٹر کی سرگرمی جاری ہے۔ وہ پہلے تماشائی، پھر اداکار بنتا ہے۔ آخرش ساتھی اسے اپنا لباس تبدیل کرنے کو کہتے ہیں، تاکہ شہر واپس جا سکے۔ ساتھیوں میں سے کچھ نچلی منزل میں، کچھ دوسرے پہلی منزل پر کمرے میں دکھائی دیتے ہیں۔ پھر ایک جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے۔ بالائی منزل کے لوگ پریشان ہیں کیوں کہ نچلی منزل کے لوگوں نے ابھی تک لباس بدلنا مکمل نہیں کیا، اس لیے وہ نیچے نہیں آ سکتے۔ اس کا بھائی بالائی منزل پر ہے؛ وہ نچلی منزل میں ہے؛ اور وہ اپنے بھائی سے ناراض ہے کیوں کہ وہ بہت جلدی میں ہے۔ (یہ حصہ پنہاں ہے) اس کے ساتھ، یہ پہلے ہی ان کی آمد پر طے ہو چکا تھا، کون بالائی منزل پر جائے گا اور کون نچلی منزل پر رہے گا۔ پھر وہ تنہا ہی

شہر کی پہاڑی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے، اور وہ بھاری بھرکم ہونے کی وجہ سے، بمشکل چلتا، اور پھر اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا۔ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی اس سے ملتا، اور اٹلی کے بادشاہ کے بارے میں ناراضی سے گفت گو کرتا ہے۔ آخرش، پہاڑی کی چوٹی کی طرف، وہ زیادہ آسانی سے چلتا ہے۔

پہاڑی کی چڑھائی میں تجربہ کی جانے والی مشکل اس قدر نمایاں تھی کہ سفر کرنے بعد کچھ دیر تک وہ شک میں مبتلا تھا آیا تجربہ خواب تھا یا حقیقت تھی۔

نمایاں موضوع سے جانچنے پر اس خواب کی مشکل سے ہی توصیف کی جا سکتی ہے۔ اصولوں کے برخلاف، میں تشریح اس جزو سے شروع کروں گا جس کو خوابینا نے سب سے زیادہ نمایاں کی حیثیت سے حوالہ دیا ہے۔

خواب دیکھنے کی مشکل، اور ممکنہ طور پر خواب کے دوران تجربہ -- دَم کَشی کے ساتھ چڑھنے میں مشکل -- علامات میں سے ایک تھا جس کا مریض نے واقعی چند سال پہلے اظہار کیا تھا، اور جو دوسری علامات سے مل کر اُس وقت تپ دِق سے منسوب کیا گیا تھا (ممکنہ طور پر ہسٹیریائی مہیج)۔ اظہاری خوابوں میں ہم پہلے ہی اس ادراک سے حرکت کے بارے میں آشنا ہیں۔ ہم یہاں دوبارہ اس کا ایسے لوازمے کی حیثیت سے استعمال دریافت کرتے ہیں جو دوسری قسم کی نمائندگی کے لیے ہمیشہ تیار ہوتا ہے۔ خواب موضوع کا پہلا حصہ اوّل چڑھائی کو مشکل، اور پہاڑی کی چوٹی پر آسان پیش کرتا ہے۔ یہ مجھے سوچنے پر مجبور کرتا ہے، کہ اس کا تعلق مشہور زمانہ ڈاؤڈٹ کے ساپھو سے قائم کیا جائے۔ یہاں ایک نوجوان آدمی اس خاتون کو جس سے محبت کرتا ہے، اسے سیڑھیوں کے اوپر اٹھا کر لے جاتا ہے؛ وہ اوّل پَر کی طرح ہلکی ہوتی ہے، لیکن جتنا اوپر وہ چڑھتا ہے وہ بھاری ہوتی جاتی ہے۔ یہ نظارہ ان کے تعلق کے ارتقا کی علامت ہے۔ اس کو بیان کرنے کے لیے ڈاؤڈٹ سادہ، اصلی اور مشکوک مراجع والی لڑکیوں کے ذریعے جوان آدمیوں کے مال کو اڑانے والے سنجیدہ جذبے کے آمیزہ کو تلاش کرتا ہے۔ گو کہ میں جانتا تھا کہ میرا مریض حال ہی میں ایک اداکارہ کے عشق میں مبتلا تھا، اور پھر اس سے تعلق منقطع کر لیا تھا۔ میں بمشکل ہی یہ دریافت کرنے کی توقع کر سکتا تھا کہ تشریح جو مجھے صحیح محسوس ہوئی تھی، وہ ساپھو میں حالت خواب سے بلکل اُلٹ تھی۔ خواب میں چڑھنا اوّل مشکل اور بعد میں آسان تھا۔ ناول میں علامتیت صرف اس وقت برمحل ہوتی ہے جو بھی خواب میں اوّل آسانی سے لے جایا جائے آخرش بھاری بوجھ ثابت ہوتا ہے۔ میرے تحیّر کے لیے، مریض نے تبصرہ کیا کہ تشریح ایک کھیل کے پلاٹ سے مناسبت رکھتی ہے جسے اُس نے گزشتہ شام کو دیکھا تھا۔ اس کا نام "ویانا کے گرد" تھا، اور اس میں ایک لڑکی کی سوانح حیات کو موضوع بنایا گیا جو اوّل قابلِ احترام ہوتی، لیکن بعد میں وہ چھنال بن جاتی، اور اعلا عہدوں پر فائز لوگوں سے تعلقات استوار کر لیتی ہے، اس طرح اوپر چڑھتی، لیکن آخرش نہایت تیزی سے نیچے گرتی ہے۔ یہ کھیل اُسے ایک اور کھیل 'قدم سے قدم تک' کی یاد دلاتا ہے، جس کے تشہیری پوسٹر میں سیڑھیوں کی چڑھائی دکھائی گئی تھی۔

تشریح کو جاری رکھتے ہوئے: اداکارہ جس کے ساتھ وہ سب سے زیادہ پیچیدہ حالیہ تعلقات رکھتا تھا وہ ایکس -- گلی میں رہتی تھی۔ اس گلی میں کوئی سرائے نہیں ہے۔ تاہم، جب وہ ویانا میں سرما کی تعطیلات گزار رہا تھا، اس خاتون کی خاطر، اس نے مضافات کے ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ جب وہ ہوٹل چھوڑ رہا تھا، اس نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا: 'میں ساری تعطیلات سے بہت لطف اندوز ہوا یہاں میں نے کوئی کیڑے مکوڑے نہیں دیکھے!' (حادثاتی طور پر کیڑے مکوڑوں کا خوف تھا۔) جب کہ ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا: 'کیسے کوئی یہاں ٹھہر سکتا تھا! وہ تو ہوٹل ہی نہیں ہے، وہ ایک حقیقت میں کچھ نہیں بل کہ کلال (شراب) خانہ ہے!'

'کلال خانے نے اسے فوراً ایک اقتباس یاد دلایا؛

ایک شاندار میزبان کا

میں دیر سے مہمان بنا

لیکن ایبلا نڈ کی نظم میں میزبان سیب کا درخت ہے۔ اب دوسرا اقتباس خیال کی قطار جاری رکھتا ہے:

فاسٹ: (جوان چڑیل کے ساتھ رقص کرتے ہوئے)

ایک حسین خواب ایک مرتبہ میرے پاس آیا؛
میں نے پھر ایک سیب کا درخت دیکھا،
اور وہاں دو عمدہ ترین سیب دکھائے گئے؛
وہ مجھے یوں للچاتے ہیں، میں اوپر چڑھتا ہوں۔

پہلا انصاف پسند:

'تم سیبوں کی خواہش کرتے ہو
چونکہ اوّل وہ جنت میں پیدا ہوئے تھے
اور میں یہ جان کر مسرت سے متحرک ہوں
کہ ایسے میرے باغ میں بھی اُگیں گے۔

اس میں ذرا سا بھی شائبہ نہیں جو سیب کے درخت اور سیبوں سے مراد ہے۔ ایک حسین چھاتی اپنے حُسن کے درمیان کھڑی ہے جس سے اداکارہ نے ہمارے خوابینا پر سحر طاری کیا۔

تجزیے کے متن سے فیصلہ کرتے ہوئے، ہمارے پاس یہ فرض کرنے کے لیے موثر دلیل ہے کہ حوالہ دیا گیا خواب خوابینا کے بچپن کا نقش ہے۔ اگر یہ صحیح ہے، تو خوابینا کو اپنی دایہ کا ضرور حوالہ دینا چاہیے تھا جس کی پرورش سے وہ اب تقریباً تیس سال کا کڑیل جوان ہے۔ دایہ کی چھاتی حقیقت میں بچے کی سرائے ہوتی ہے۔ دایہ، ساتھ میں ڈاوڈٹ کے ساپھو، اس کی حالیہ چھوڑی ہوئی مالکن کی جانب بھی تلمیح ظاہر کرتی ہے۔

مریض کا (بڑا) بھائی بھی خواب موضوع میں نمودار ہوتا ہے؛ وہ بالائی منزل پر، جب کہ خوابینا خود نچلی منزل پر ہے۔ یہ پھر بھائی کے لیے ایک تقلیب (aversion) ہے، جیسا میں جان پایا، وہ سماجی مقام کھو چکا تھا، جب کہ میرے مریض نے اسے برقرار رکھا ہوا تھا۔ خواب موضوع کو بیان کرتے ہوئے، خوابینا نے یہ کہنے سے احتراز کیا کہ اس کا بھائی بالائی اور وہ نچلی منزل پر تھا۔ یہ بلکل واضح اظہار ہوتا، آسٹریا میں ہم یہ کہتے ہیں آدمی نچلی منزل پہ ہے جب وہ اپنی خوش قسمتی اور سماجی مقام گنوا چکا ہوتا ہے۔ اب حقیقت یہ ہے کہ خواب میں اس مقام پر جو کچھ اُلٹ پیش کیا جاتا ہے ضرور بامعنی ہوتا ہے؛ اور تقلیب خواب خیال اور خواب موضوع کے درمیان کسی اور تعلق پر اطلاق کرتی ہے۔ وہاں ایک اشارہ ہے جو تجویز کرتا ہے کیسے اس تقلیب کو سمجھا جائے۔ وہ بظاہر خواب کے اختتام پر اطلاق کرتی ہے، جہاں چڑھنے کے حالات ساپھو میں بیان کردہ سے اُلٹ ہیں۔ اب یہ واضح ہے تقلیب سے کیا مراد ہے: ساپھو میں آدمی عورت کو اٹھا کر اوپر لے جاتا ہے جو اس سے جنسی تعلق میں ہوتی ہے؛ خواب خیالات میں، اس کے برخلاف، ایک عورت کا مرد کو لے جانے کا حوالہ ہے؛ اور جیسا یہ صرف بچپن میں وقوع پذیر ہوتا ہے، حوالہ ایک مرتبہ پھر دایہ کی طرف ہے، جو بھاری بچے کو لے جاتی ہے۔ اس طرح خواب کا حتمی حصہ ساپھو اور دایہ کو ایک جیسی تلمیح میں پیش کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

ساپھو کا نام شاعر نے لیسبئن مشق کے حوالے کے بغیر منتخب نہیں کیا، اس لیے خواب کے اجزا جس میں لوگ بالائی اور نچلی منزلوں پر مصروف تھے، 'اوپر' اور 'نیچے' جنسی موضوع کے تخیل کی نشاندہی کرتا ہے جس کے ساتھ خوابینا دبی ہوئی خواہشات کا غلام ہوتا ہے جو خلل اعصاب سے غیر منسلک نہیں ہوتیں۔ خواب کی تشریح خود یہ نہیں دکھاتی کہ یہ

اصل وقوع پذیریوں کی یادداشتیں نہیں بل کہ تخیلات ہیں۔ وہ ہمیں صرف خیالات کا ایک سلسلہ پیش کرتیں، اور ان کی قدر کے تعین کرنے کا کام؛ نہ صرف یہاں، بل کہ خوابوں کے مقابلے میں اور زیادہ اہم نفسیاتی ساختوں میں، ہم پر چھوڑ دیتی ہے۔ ایک بڑی کمپنی، جیسا ہم پہلے ہی جانتے ہیں، راز کا مظہر ہوتی ہے۔ بھائی نمائندے کے علاوہ کوئی اور نہیں، جس نے بچپن کے نظاروں سے 'ماضی کو تخیل' کر کے عورت کی حمایت میں بعد کے تمام حریفوں میں کھینچا۔ مختلف اظہار کے پیرائے کے ذریعے خود، صاحب کی کہانی جو اٹلی کے بادشاہ کے بارے میں ناراضی سے بولتا، اور کم تر درجے کے لوگوں کی اشرافیہ میں شمولیت کا حوالہ دیتا ہے۔ وہ ایسی ہے جیسی دھمکی ڈاؤڈٹ جوان آدمیوں کو دیتا ہے۔ وہ دھمکی شیر خوار بچے پر بھی ضمنی طور ویسے ہی اطلاق کے قابل ہے۔

یہاں بیان کردہ دو خوابوں میں مَیں نے صاف ظاہر کیا جہاں خواب کے عناصر میں سے کوئی ایک خواب خیالات میں وقوع پذیر ہو، تاکہ اوّل الذکر کے کثیر النوع تعلقات کو اور زیادہ واضح کرے۔ چونکہ ان خوابوں کا تجزیہ پورا نہیں کیا گیا، یہ ممکنہ طور پر قابل قدر ہوگا کہ ایک خواب پر مکمل تجزیے کے ساتھ غور کیا جائے تاکہ خواب موضوع کے تعین کا نمایاں مظاہرہ کیا جاسکے۔ اس مقصد کے لیے میں ارما کے انجکشن والا خواب منتخب کرتا ہوں۔ اس مثال سے ہم عمدگی سے دیکھ سکتے ہیں کہ خواب کی تشکیل میں غور وفکر کا کام ایک سے زائد ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔

خواب موضوع میں مرکزی شخصیت میری مریضہ ارما ہے، جس کو اس کی بیداری والی زندگی کی خصوصیات کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں، اور جو اوّل اپنی خود کی نمائندگی کرتی ہے۔ لیکن اس کا رویہ، جیسا میں نے کھڑکی پر تجزیہ کیا، ایک دوسری خاتون کی یادداشتوں سے لیا گیا ہے، جس خاتون کے لیے میں اپنی مریضہ کا مبادلہ چاہتا تھا، جیسا خواب خیالات نے دکھایا ہے کہ جیسے ارما خناق زدہ جھلّی رکھتی ہے، جو میری سب سے بڑی بیٹی کے بارے میں تشویش یاد دلاتی ہے۔ وہ میری اس بچی کی نمائندگی کرتی ہے، جس کے پیچھے، اس سے اس کے ناموں کی شناخت منسلک ہے۔ وہ اس مریض کی شخصیت کو چھپاتی ہے جو زہر خورانی کے اثر سے مرجاتی ہے۔ خواب کے مزید حصّے میں ارما کی اہمیت والی شخصیت (اس کے تصور کی تبدیلی کے بغیر جیسی خواب میں نظر آتی ہے) تبدیل ہوتی ہے. وہ ان بچوں میں سے ایک بن جاتی ہے، جن بچوں کی بیماریوں کا معائنہ ہم سرکاری اسپتالوں میں کرتے ہیں، جہاں میرا دوست ان کی ذہنی استطاعت میں فرق کا اظہار کرتا ہے۔ تبدیلی واقعی میری چھوٹی بیٹی کے تصور سے متاثر ہوتی ہے۔ اپنے منہ کو نہ کھولنے کی خواہش کی وجہ سے، وہی ارما ایک دوسری خاتون کی تلمیح بنتی ہے. جس کا ایک مرتبہ میں نے معائنہ کیا تھا، اور اسی سلسلے میں وہ میری بیوی کی طرف بھی تلمیح کرتی ہے۔ مزید یہ کہ، غیر صحت مندانہ تبدیلیاں جن کو میں نے اس کے حلق میں دریافت کیا وہ متعدد دوسری شخصیات سے مختصراً تلمیح رکھتی ہیں۔

یہ تمام لوگ جن سے میں مقابلہ کرتا ہوں جیسے میں ارما کی مجوزہ وابستگیوں کا تعاقب کرتا ہوں۔ خواب میں یہ وابستگیاں تخصی لحاظ سے نمودار نہیں ہوتیں۔ وہ خواب کی شخصیت ارما کے عقب میں چھپی رہتی ہیں، اور اجتماعی تصور میں ارتقا پاتی ہیں۔ وہ جس کی توقع کی جاسکتی ہے، یعنی، متضاد خصوصیات رکھتی ہیں۔ ارما ان دوسری شخصیات کی نمائندگی کرنے آتی ہے، جن کو تکثیف کے کام نے خارج کردیا تھا۔ جتنا میں کسی بھی شے کو اس کے ساتھ وقوع پذیر ہونے کی اجازت دیتا ہوں وہ مجھے ان شخصیات کی لحظہ بہ لحظہ یاد دلاتی ہے۔

خواب کی تکثیف کے عزم کے لیے میں ایک مُرکب شخص کو ایک دوسرے انداز میں، دو یا زائد اشخاص کی خصوصیات کو ایک واحد تصور میں جمع کر کے تعمیر کرتا ہوں۔ اس انداز میں میرے خواب کا ڈاکٹر ایم تعمیر کیا گیا؛ وہ ڈاکٹر ایم. کا نام رکھتا، اور ڈاکٹر ایم کی طرح بولتا اور عمل کرتا ہے، لیکن اس کی جسمانی خصوصیات اور اس کی بیماری ایک دوسرے شخص سے تعلق رکھتی ہیں۔ میرے بڑے بھائی کی واحد خصوصیت دُگنی پیلاہٹ، اس حقیقت کی وجہ سے متعین

کی گئی کہ وہ دونوں اشخاص میں مشترک ہے۔ڈاکٹر آر. خواب میں میرے چچا کے بارے میں، ویسا ہی مُرکب شخص ہے۔لیکن میرے خواب میں تاہم اس کی شکل ایک دوسرے انداز میں تعبیر کی گئی ہے۔ میں متحدہ خصوصیات نہیں رکھتا جہاں ایک شخص کی خصوصیات دوسرے شخص کی خصوصیات سے مخصوص ہوجاتی ہیں۔اس طرح ہرایک کی یادداشتی تصویر کی کئی خصوصیات کی تلخیص کی جاتی ہے۔لیکن میں نے خاندانی تصاویر کو پیش کرنے کے لیے گالٹن کا طریقہ اختیار کیا ؛یعنی، میں دوتصوروں پر چھا گیا، تاکہ مشترک خصوصیات زیادہ مضبوط طور پر سہولت دینے کو کھڑی ہوں، جب کہ وہ جو غیر جانبداری کرنے میں ایک دوسرے سے اتفاق نہیں کرتیں، بل کہ غیر واضح ہو جاتی ہیں۔ میرے چچا والے خواب میں قیافہ شناسی سے اچھی ڈاڑھی سکون کے لیے ایک تاکیدی خصوصیت ہے، جو دواشخاص سے تعلق رکھتی ہے، جو اس کے نتیجے میں دھندلا جاتا ہے؛ اور مزید، ڈاڑھی سفید ہو جانے کے حوالے سے یہ مجھ سے اور میرے والد سے تلمیح رکھتا ہے۔

اجتماعی اور مُرکب اشخاص کی تعبیر کرنا خواب تکثیف کا ایک خاص طریقہ ہے۔ ہم اب اس سے ایک دوسرے طریقے سے برتاؤ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ارما کے انجکشن کے خواب میں پیچش کی رائے کثیر النوع تعیناتیاں رکھتی ہے؛ ایک طرف، اس کا دوسرے لفظوں میں خُنّاق کے ساتھ ہم صوتی مفہوم،اور دوسری طرف مریضہ کا حوالہ جس کو میں نے مشرق کی طرف بھیجا تھا، اور جس کی ہسٹیر یا غلط تشخیص کی گئی تھی۔

خواب میں پروپلس (دوا-Propyls) کا حوالہ تکثیف کے دل چسپ معاملے کو دوبارہ ثابت کرتا ہے۔نہ صرف پروپلس بل کہ ایملس (دوا-amyls) بھی خواب خیالات میں شامل کی جاتی ہے۔ایک فرد سوچ سکتا تھا کہ یہاں خواب کی تشکیل کے دوران ایک سادہ استبدال(displacement) وقوع پذیر ہوا۔یہ حقیقت میں معاملہ ہے، لیکن استبدال تکثیف کی غرض و غایت سرانجام دیتا ہے، جیسا اس ضمنی تجزیے میں دکھایا گیا ہے: اگر میں لمحے کے لیے لفظ پروپلن (جرمن) پر رکوں اس کی ہم صوتی آہنگی خود مجھے پروپی لیم تجویز کرتی ہے۔لیکن پروپی لیم نہ صرف ایتھنز میں، بل کہ میونخ میں بھی پائی جاتی ہے۔موخر الذکر شہر میں، میرے خواب سے ایک سال پہلے، میں ایک دوست سے ملنے گیا جو شدید بیمار تھا، اور جس کا حوالہ ٹرائم تھی لامن میں تھا، جو بلا کسی تردُد کے پروپل کے نہایت قریب ہے۔

میں یہاں خواب کے تجزیے پر غیر معمولی حالت پر آتا ہوں۔بہت زیادہ مختلف قدروں کو خیال تعلقات بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کہ وہ مساوی ہیں، اور میں طریقے کے لحاظ سے اس ترغیب کے سامنے سرنگوں ہوتا ہوں جس کے ذریعے خواب خیالات میں ایملس خواب موضوع میں پلاسٹک کے ایک قسم کی عمل کے طور پر پروپلس سے بدلا جاتا ہے۔

ایک طرف، یہاں خیالات کا گروہ جو میرے دوست اوُٹو کو بیان کرتا ہے جو مجھے نہیں سمجھتا،اور سوچتا ہے میں غلط ہوں، اور مجھے مشروب دیتا ہے جس سے ایملس کی بوآتی ہے۔دوسری طرف وہاں نظریات کا اژدھام ہے جو اُولیٰ سے تضاد کے ساتھ بندھا ہوا ہے، اور مجھے برلن کے دوست کی یاد دلاتا ہے، جو ہمیشہ سوچتا تھا کہ میں درست سمجھتا تھا،اور جس کا میں جنسی عمل کی کیمیائی خصوصیات سے متعلق قابلِ قدر اطلاعات فراہم کرنے پر بے حد شکر گزار ہوں۔

اوُٹو کے گروہ میں وہ عناصر تھے جنھوں نے حالیہ حالات میں متعین کیے گئے میرے مخصوص اصولوں پر دی جو خواب کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ایملس بہت نمایاں عناصر سے تعلق رکھتا ہے، جو پہلے ہی خواب موضوع میں اپنا راستا دریافت کرنے کے لیے مقسوم ہو چکا ہے۔نظریات کا بڑا گروہ جو ولیم پر مرکوز ہے حقیقت میں وہ ولیم اور اوُٹو کے مابین تضاد سے مہیج کیا گیا، اور وہ عناصر جن پر اس میں تاکید ہے وہ اوُٹو کے گروہ میں پہلے ہی متحرک کیے گئے عمل کے

ساتھ صحیح ہیں۔ اس پورے خواب میں مَیں مسلسل کسی سے دُبکا رہا تھا جو ایک دوسرے شخص سے میری ناخوشی کو اُکسا رہا تھا جس سے اوّل میں خواہش پر نکرا سکتا تھا۔ میں نے لحہ بہ لحہ دوست سے دشمن کے خلاف التجا کی۔ اس طرح اوٹو گروہ میں موجودُ ایملس، دوسرے گروہ میں اور کیمیا کے خطے سے متعلق یادداشتوں کو جگاتا ہے۔ ٹرائم تھائلامن جس نے متعدد حلقوں سے حمایت حاصل کی، خواب موضوع میں اپنا راستا بناتی ہے۔ 'ایملس'، بھی خواب موضوع میں بغیر کسی ردو بدل کے شامل ہو جاتی ہے، لیکن وہ ولیم کے گروہ کے زیر اثر؛ یادداشتوں کے پورے ڈھکے گروہ کے سلسلے کے سامنے سرنگوں ہو جاتی، اور اس سے ایک ایسا عنصر تلاش کرتی ہے جو ایملس کے لیے دگنے یقین کو پیش کرے۔ پروپلس، ایملس کے ساتھ بہت قُربت میں ہے؛ ولیم گروہ سے میونخ اپنی پروپائلائیم کے ساتھ آتا ہے۔ دونوں گروہ پروپلس-پروپائلائیم پر متحد ہیں۔ ایک اتفاق سے، یہ وسطی عنصر پھر اپنا راستا خواب موضوع میں بناتا ہے۔ یہاں ایک مشترک اعتدال ہے جو کثیرالنوع تعین کو تخلیق کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ اس طرح صریحی ہو جاتا ہے کہ کثیرالنوع تعین لازماً خواب موضوع میں سرائیت کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ اعتدال کی تشکیل کی غرض و غایت کے لیے توجہ کی ایک استبدال بغیر ہچکچاہٹ کے متاثر ہوتی ہے جو حقیقت میں اس شے کے اُس وابستگی سے مُلحق ہونا چاہتی ہے۔

ارما کے انجکشن کے خواب کا مطالعہ اب ہمیں اس قابل کرتا ہے کہ ہم تکثیف کے عمل سے بصیرت حاصل کر لیں جو خوابوں کی تشکیل میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ ہم ادراک کرتے ہیں، جیسے تکثیفی عمل کی خصوصیات، ان عناصر کا انتخاب ہے جو کئی مرتبہ خواب موضوع میں، نئی وحدتوں کی تشکیل (مُرکب اشخاص، ملے جُلے تصورات)، اور اعتدال کی پیداوار وقوع پذیر ہوتی ہے۔ تکثیف جو مقصد سرانجام دیتا، اور وہ ذرائع جس کے ذریعے یہ لایا جاتا ہے، اس وقت تحقیق کیا جائے گا جب ہم اس کی تمام نفسیاتی عملوں کو خوابوں کی تشکیل میں کام کرتے ہوئے دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس وقت ہم خواب تکثیف کی حقیقت کے قیام پر خواب خیالات اور خواب موضوع کے درمیان تعلقات پر اکتفا کرتے ہیں جو توجہ کے مستحق بھی ہیں۔

خوابوں کا تکثیفی کام اس وقت سب سے زیادہ واضح ہو جاتا ہے جب وہ الفاظ کا جامہ پہنتا اور اشیاء کے اسماء مقرر کرتا ہے۔ عام طور پر بولتے ہوئے الفاظ کے ساتھ اکثر خوابوں میں اشیاء کی حیثیت سے برتاؤ کیا جاتا ہے، اور اس لیے وہ اسی طرح اتصالات کرتے ہیں جیسے اشیاء کے نظریات کرتے ہیں۔ ایسے خوابوں کے نتائج مضحکہ خیز اور انوکھے الفاظ کی تشکیل ہوتے ہیں۔

1- ایک ہم کار نے اپنا مضمون بھیجا، جس میں اس نے، میری رائے میں، حالیہ عضویاتی دریافت کی قدر کا بہت زیادہ اندازہ لگایا، اور مزید یہ کہ، غلویانہ اصطلاحوں میں خود اظہار کیا۔ آنے والی رات کو میں نے ایک جملے کا خواب دیکھا جو بظاہر اس مضمون کا حوالہ دے رہا تھا: 'وہ واقعی نورکڈال کا انداز ہے۔' اس لفظ کی تشکیل نے ابتدا میں مجھے کچھ مشکل میں ڈالا؛ وہ بغیر کسی سوال کے (superlative) تفضیلِ کُل 'بہت عظیم' اہرام نما کی مضحکہ خیز نقل تشکیل کرتا ہے؛ لیکن یہ کہنا آسان نہیں تھا وہ کہاں سے آیا۔ آخر کار عفریت دو ناموں نورا اور اکڈل میں الگ ہوا جو اسپن کے دو مشہور کھیلوں سے لیا گیا۔ میں نے ماضی میں اسپن پر اس مصنف کا ایک مضمون اخبار میں پڑھا تھا جس کی بلکل نئی کتاب پر میں اپنے خواب میں تنقید کر رہا تھا۔

2- میری مریضاؤں میں سے ایک کا خواب اچھی ڈاڑھی کے ساتھ اور چمکدار مخصوص آنکھیں درخت سے بندھے ایک سائن بورڈ کی طرف اشارہ کر رہی تھیں جو 'یک لام پیریا-- گیلا' پڑھا جا سکتا ہے۔

تجزیہ: آدمی بظاہر مقتدر نظر آ رہا تھا، اور اس کی چمکدار آنکھیں فوراً روم کے نزدیک سان پاؤلو کے چرچ کی یاد دلاتی تھیں، جہاں اس نے پچی کاری سے بنی پوپوں کی تصاویر دیکھی تھی۔ ابتدائی پوپوں میں سے ایک کی سنہری

آنکھیں (یہ ایک بصری تلمیح ہے، جس کو رہنما عام طور پر توجہ کہتا ہے) رکھتا تھا۔ مزید وابستگیوں نے دکھایا کہ آدمی کی عام قیافہ شناسی اس کے مذہبی رہنما (پوپ) سے مطابقت رکھتی ہے، اور سفید ڈاڑھی اس کے خود کے ڈاکٹر (مجھ) کو یاد کرتی ہے، جب کہ خواب میں موجود آدمی کا خاکہ اس کے باپ کی یاد دلاتا ہے۔ یہ تمام اشخاص اس سے یکساں تعلق رکھتے ہیں۔ وہ سب اس کو زندگی گزارنے کے لیے ہدایت دیتے اور رہنمائی کرتے ہیں۔ مزید استفسار پر، سنہری آنکھ نے سونے یا دولت یا تحلیلِ نفسی کے مہنگے علاج کو یاد کیا، جس نے اسے نہایت تشویش میں مبتلا کر دیا۔ مزید یہ کہ، وہ سونے کو گھڑ دی کی شراب نوشی کے علاج کے طور پر یاد کرتی ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہتی ہے، اگر وہ شراب نوشی سے چمٹا نہ رہے۔ وہ اس کے کبھی کبھار شراب پینے پر اعتراض نہیں کرتی، وہ خود بھی اکثر اوقات بیئر اور شراب پیتی ہے۔ وہ دوبارہ اسے واپس اس کی سان پاؤلو اور اس کے مضافات کی سیر کی طرف لاتی ہے۔ وہ یاد کرتی ہے کہ ٹری فونٹینے کی خانقاہ کے پڑوس میں وہ خانقاہ کے راہبوں کی یوکلپٹس سے تیار کردہ شراب پیتی ہے۔ وہ بیان کرتی ہے کس طرح راہبوں نے اس ملیریائی اور دلدلی خطے کے سارے علاقائی مضافات میں یوکلپٹس کے لا تعداد درختوں کو لگا کر دلدل کو خشک کر دیا تھا۔ لفظ 'یوکلم بیریا' پھر خود بخود یوکلپٹس اور ملیریرے میں بدلتا ہے، اور لفظ گیلا سابقہ مقامی دلدلی فطرت کی طرف حوالہ ہے۔ گیلا خشک کو تجویز کرتا ہے۔ ڈرائی اس آدمی کا نام ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہتی ہے لیکن اس کی کثرتِ شراب نوشی کی وجہ سے رک جاتی ہے۔ مخصوص نام ڈرائی اصل جرمن لفظ (drie = تین) اور اس لیے تین چشموں کی تلمیح کو شامل کرتا ہے۔ جناب ڈرائی کی عادت کے بارے میں گفت گو میں وہ سخت لہجہ اختیار کرتی ہے: 'وہ چشمہ پیتا ہے۔' جناب ڈرائی ہنستے ہوئے اپنی عادت کا حوالہ دیتا ہے: 'میں ہمیشہ ضرور پیتا ہوں کیوں کہ میں ہمیشہ خشک رہتا ہوں' (اپنے نام کا حوالہ دیتا ہے)۔ یوکلپٹس اس کے اعصابی خلل کی جانب بھی حوالہ دیتا ہے، جس کی اوّل ملیریا کی حیثیت سے تشخیص ہوتی ہے۔ وہ بے چینی کے حملے کی وجہ سے اٹلی جاتی ہے، جس کے ہمراہ سختی اور کانپنا بھی تھا، جسے ملیریائی سمجھا گیا۔ اس نے راہبوں سے یوکلپٹس کا تیل خریدا، اور اسے استعمال کیا اور سمجھا اس نے کچھ اچھا کیا ہے۔

تکثیف یوکلم بیریا گیلا اس لیے خواب کے ساتھ خللِ اعصاب کا سنگم ہے۔

3- میرے طویل اور پریشان کن خواب کے بجائے، ظاہر مرکزہ سمندری سفر ہے، مجھے ایسا لگا کہ اگلی بندرگاہ ھئیز سنگ ہے، اور اس کے بعد اگلی فلیس ہے۔ موخر الذکر .B میں میرے دوست کا نام ہے، جس شہر کا میں اکثر سفر کرتا ہوں۔ لیکن ھئیز سنگ ویانا کے مضافات میں واقع جگہوں میں سے ایک کے ساتھ رکھا گیا ہے، جو اکثر 'نگ' پر اختتام پذیر ہوتا ہے: ھئیز نگ، لیسنگ، موئیڈ لنگ، اور انگریزی میں سنی سنائی بات، جو بہتان کے زمرے میں آتی، اور لاتفرّ تی خواب کے لیے دن کے مہیج پر تعلق قائم کرتی ہے، جیسے فلیے جینڈا ابلاٹر میں دبلے ہونے کے بارے میں نظم ہے۔ فلیس نام میں انگ کا لاحقہ لگانے سے فلیسنگ جن حاصل ہوتا ہے جو واقعی حقیقی بندرگاہ ہے جہاں سے میرا بھائی مجھ سے ملنے آتا ہے۔ لیکن فلیسنگ جن کی انگریزی flushing ہے جو (blushing) شرمانا کی نشاندہی کرتی ہے، اور جو میری مریضہ کی آنکھ کے شرمانے کا مرض ہے جس کا میں کبھی کبھار علاج کرتا ہوں، اور بیخ ٹیریو کی بیان کردہ حالیہ اشاعت جس کے مطالعے نے مجھے ناراض کر دیا۔

4- میں ایک دوسرے موقع پر میں ایک خواب دیکھ چکا تھا جو دو الگ الگ حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلے میں لفظ AUTODIDASKER' بہت واضح نظر آیا، جب کہ دوسرا مختصر اور بے ضرر تخیل کی خواب موضوع میں از سر نو باوفا پیش کش تھی جو چند دن پیشتر ارتقا پذیر ہو چکا تھا۔ اور اس کے اثر کو میں نے پروفیسر این. کو بتایا جب میں اس سے دوبارہ ملا: 'مریضہ جس کی حالت کے بارے میں آپ سے پچھلی مرتبہ مشورہ کیا تھا اعصابی خلل کی شکار ہے، جیسا آپ

کو شک تھا۔' اس لیے نہ صرف نئی تخلیق کردہ' آٹو ڈیڈاسکر' اس ضرورت کو مطمئن کرتا ہے کہ وہ دبے ہوئے معنی یا نمائندگی رکھتا ہے، لیکن یہ مفہوم میرے فیصلے سے قانونی رابطہ رکھتا ہے --یہبیدار زندگی سے دہرایا گیا-- میں نے پروفیسر این. کی درست تشخیص پر تحسین کی۔

اب آٹو ڈیڈاسکر کو آسانی سے مصنف (جرمن، Autor)، Autodidact اور Lasker سے الگ کیا، جس کے ساتھ نام Lasalle وابستہ ہے۔ان الفاظ کا پہلا خواب کی وقوع پذیری کی رہ نمائی کرتا ہے-- جو اس وقت اہمیت رکھتا ہے۔ میں اپنی بیوی کے لیے ایک مشہور مصنف کی تحریر کردہ کئی جلدیں گھر لایا جو میرے بھائی کا دوست تھا، اور مجھے معلوم ہوا وہ بھی اسی مضافات سے تعلق رکھتا تھا جہاں سے میں تھا۔ایک شام اس نے مجھ سے کہا وہ ڈیوڈ کے ناولوں میں سے ایک پُرسوز کہانی سے بہت زیادہ متاثر ہوئی (برباد شدہ اہلیت کی کہانی)، اور ہماری گفت گو اہلیت کی علامتوں پر مبذول ہوگئی جس کا ادراک ہم خود اپنے بچوں میں کرتے ہیں۔اپنے مطالعے کے زیر اثر، میری بیوی نے بچوں کے بارے میں کچھ تحفظات کا اظہار کیا، اور میں نے اس کی مخالفت اس تبصرے کے ساتھ کی کہ جن بچوں سے وہ خوف زدہ ہے ان کی عادات کو تربیت کے ذریعے ٹھیک کیا جاسکتا ہے۔ رات کے دوران میرے خیالات اور آگے بڑھے، اور میں نے بچوں کے بارے میں اپنی بیوی کی تشویش کو اپنا لیا، اور اس کے ساتھ دوسرے تمام تحفظات کو بھی شامل کرلیا۔ کچھ باتیں جو ناول نگار نے میرے بھائی سے شادی کے موضوع کے بارے میں کیں وہ میرے خیالات کو غیر معروف راستے سے خواب میں نمائندے کی طرف رہ نمائی کرتی ہیں۔ یہ راستہ بریسلاؤ؛ ایک خاتون جو ہماری دوست تھی اور جس کی شادی ہو چکی تھی اور وہ وہاں رہنے کے لیے جا چکی تھی اس کی طرف لے جاتا ہے۔میں نے بریسلاؤ لاسکر اور لاسیلے، دو مثالوں کو خوف کا جواز دینے کے لیے دریافت کیا، ایسا نہ ہو ہمارے لڑکے عورتوں سے برباد ہو جائیں، ان مثالوں نے مجھے انسان کو اس کے کام کرنے کو متاثر کرنے کے لیے بیک وقت دو راستوں کی نمائندگی کے قابل بنایا۔ چرچیز لا فیمے، جس کے ذریعے خیالات کو مختصر کیا جاسکتا ہے، وہ میری رہ نمائی کرتا ہے۔ اگر دوسرے لحاظ سے دیکھا جائے، میرے بھائی کی طرف جو ابھی تک غیر شادی شدہ ہے اور اس کا نام الیگزینڈر ہے۔ میں اب اس حوالے سے دیکھتا ہوں کہ جب ہم لفظ ایلکس کا مخفف کرتے ہیں، لاسکر کی صورت کا اُلٹ نظر آتا ہے، اور یہ حقیقت میرے خیالات کو بریسلاؤ کے راستے پھیر دے کر تعاون کرتی ہے۔

لیکن اسماء اور اراکین حروفِ تہجی جن سے میں یہاں مصروف ہوں ایک دوسرے معنی رکھتے ہیں۔وہ اس خواہش کی نمائندگی کرتے ہیں کہ میرا بھائی خوش گوار خاندانی زندگی سے لطف اندوز ہورہا ہے، اور یہ درج ذیل طریقے سے ہے: فنکارانہ زندگی کی ناول L'Oeuvre، جو اپنے موضوع کی وجہ سے، ضرور میرے خواب خیالات سے وابستگی رکھتی ہے۔ اس میں مصنف نے، جیسا مشہور ہے، حادثاتی طور پر اپنی ذاتی زندگی اور گھریلو خوشیوں کو بیان کیا، اور وہ ان کو سینڈوز کے نام سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کے نام کی تبدیلیِ ہئیت ممکنہ طور پر درج ذیل کی طرح کام کرتی ہے: زولا، جب اُلٹا جاتا ہے (جیسے بچے ناموں کو اُلٹنے کے شوقین ہوتے ہیں) الوز ہوجاتا ہے۔ لیکن یہ ابھی تک مبہم ہے؛ وہ اس لیے رکنِ تہجی ال کو، جو الیگزینڈر نام میں شروع میں موجود ہے، اسی نام کے تیسرے رکن تہجی sand سے بدلتا اور لفظ Sandoz پر پہنچتا ہے۔ میرا آٹو ڈیڈاسکر اسی انداز میں پیدا ہوا۔

میرا تخیل-- جو میں پروفیسر این. کو بتا رہا تھا کہ وہ مریضہ جس کو ہم دونوں نے اعصابی خلل کے مرض میں مبتلا دیکھا تھا، اس نے خواب میں ذیل میں درج طریقے سے راستا بنایا: میرے کام کرنے کے سالوں کے اختتام سے ذرا پہلے میرے پاس ایک مریض آیا جس کے مرض کی تشخیص کرنے میں مجھے ناکامی ہوئی۔ ایک سنجیدہ عضویاتی پریشانی-- ممکنہ طور پر حرام مغز کا متبادل ارتقا-- فرض کیا گیا تھا، لیکن عملی طور پر حتمی مظاہرہ نہیں کیا جا سکا۔ وہ چاہ رہا تھا کہ اسے

اعصابی خلل کے طور پر تشخیص کیا جائے، اور یہ میری تمام مشکلات کا خاتمہ کر دے گا۔ لیکن حقیقت کی خاطر جنسی یاد ماضی، جس میں ناکامی کو میں اعصابی خلل تسلیم نہیں کر رہا تھا۔ میں نے مریض کو اس کے بیان کردہ مرض کا بڑی شدت سے انکار کیا۔ پھر میں نے پریشانی میں اپنے معاون معالج کو بلایا جس کی میں تمام آدمیوں سے زیادہ تکریم کرتا ہوں، اور اس کی سند پر میں مکمل طور پر سرنگوں ہو گیا۔ اس نے میرے تحفظات کو سنا، اور مجھ سے کہا کہ وہ انھیں سچا سمجھتا ہے، اور پھر کہا: 'اس آدمی کا مشاہدہ کرنا جاری رکھو، وہ یقیناً اعصابی خلل کا مریض ہے۔' اس وقت سے میں نے جانا کہ وہ علمِ اسباب خللِ اعصاب کے بارے میں میری رائے سے متفق نہیں ہے۔ میں اس کی تردید کرنے سے رکا رہا، لیکن میں نے اپنا تردُّد نہیں چھپایا۔ چند دنوں کے بعد میں نے مریض کو مطلع کیا کہ میں نہیں جانتا میں اس کے ساتھ کیا کروں، اور کسی دوسرے کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ اس پر میرے عظیم تحیُّر کے لیے، وہ مجھ سے جھوٹ بولنے پر معافی کا طلب گار ہوا، جس پر وہ بہت شرمندہ تھا۔ اور اب اس نے جنسی اسبابِ امراض کے وہ حصے بتائے جن کی میں نے توقع کی تھی، اور جن کو میں نے خللِ اعصاب کے وجود کے لیے فرض کرنا ضروری سمجھا تھا۔ یہ میرے لیے سکون کا باعث تھا۔ اس لیے میں نے اپنے مشیر کا مشورہ تسلیم نہیں کیا تھا۔ میرے مشیر نے جو یادِ ماضی کی غیر حاضری کی وجہ سے پریشان نہ تھا، معاملے کا زیادہ صحیح طریقے سے جائزہ لیا تھا۔ میں نے اسے یہ سب بتانے کے لیے اپنے ذہن کو تیار کیا کہ جب میں دوبارہ اس سے ملوں گا تو اس بارے میں اسے بتاؤں گا۔

یہی وہ تھا جو میں نے خواب میں کیا۔ لیکن اس سے کس قسم کی خواہش کی تکمیل ہوتی اگر میں غلطی تسلیم کرتا؟ یہ بلکل ٹھیک ٹھیک میری خواہش ہے؛ میں اپنے خوفوں کے سلسلے میں غلط ہونے کی خواہش رکھتا ہے-- جس کو کہتے ہیں، میں چاہتا ہوں میری بیوی، جس کے خوفوں کو میں اپنے خواب خیالات میں مناسب جگہ دیتا ہوں، وہ غلط ثابت ہو سکتے ہیں۔ وہ موضوع جس کو خواب میں صحیح یا غلط ہونے کی حقیقت کے لحاظ سے بیان کیا گیا وہ اس سے دور نہیں کیا جاتا جو خواب خیالات سے واقعی دل چسپی رکھتا ہے۔ ہم ویسے ہی متبادلات کے جوڑے رکھتے ہیں، عورتوں، یا واقعی جنسی زندگی کی وجہ سے عضوی یا عملی کمزوری ہوتی ہے-- سوکھا زدہ (tabetics) مفلوجیت یا اعصابی خلل-- جس کے ساتھ موخر الذکر میں لاسلیے کے کام نہ کرنے کی فطرت بالواسطہ منسلک ہوتی ہے۔

اس عمدہ تعبیر (اور محتاط تجزیے میں بلکل شفاف) خواب میں، پروفیسر این. نہ صرف اس مشابہت میں ظاہر ہوتا، بل کہ میری خواہش بھی غلط ثابت ہوتی ہے۔ اس میں بریسلاؤ اور ہمارے شادی شدہ دوست کے خاندان سے وابستہ حوالہ جات ہیں جو وہاں رہتا ہے۔ بل کہ درج ذیل مختصر مکالمے کی وجہ سے بھی اس کی تعبیر ہماری مشاورت کے بعد ہوئی: اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں سے خود کو آزاد کرانے کے بعد محولہ بالا تجاویز پیش کر کے ڈاکٹر این. ذاتی معاملات پر بحث کرتے ہوئے آگے بڑھا۔ 'اب تمھارے کتنے بچے ہیں؟-- 'چھ'-- ایک فکر انگیز اور پُر احترام اشارے سے۔-- لڑکیاں، لڑکے؟'-- 'ہر ایک تین۔ وہ میرا فخر اور میری دولت ہیں، لیکن لڑکے اُس وقت مسئلہ بنتے ہیں جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔' 'اچھا، تم ضرور محتاط ہو جاؤ؛ لڑکیوں کے بارے میں کوئی مسئلہ نہیں، لیکن لڑکے بڑے ہونے کے بعد مسئلہ بنتے ہیں۔' میں نے جواب دیا ابھی تک وہ نہایت ہی مؤدب ہیں، بظاہر میرے لڑکوں کے بارے میں اس پیش گوئی نے مجھے اپنے مریض کی تشخیص سے زیادہ مسرت بخشی جس کو وہ صرف اعصابی خلل سے متاثر سمجھ رہا تھا۔ یہ دو نقوش، پھر، اپنی مقاربت کی وجہ سے کامیابی سے حاصل کیے جا رہے ہیں، اور جب میں نے اعصابی خلل والے خواب کی کہانی میں شراکت کی، میں نے اس کو بڑے ہونے سے بدل دیا، جو اور زیادہ خواب خیالات کے ساتھ منسلک ہے، چونکہ وہ نہایت قربت سے اُس پریشانی کو چھوتا ہے جس کا میری بیوی نے اظہار کیا تھا۔ اس طرح، میرے خوف کے باوجود کہ این. لڑکوں کی پرورش میں پیش آنے والی مشکلات کے بارے میں اپنے تبصرے میں صحیح ثابت ہو سکتا ہے جسے

خواب موضوع میں شامل کیا گیا، گوکہ جہاں تک ہوسکا اسے میں نے اپنی خواہش کی نمائندگی کے عقب میں چھپایا شاید میں ان تشویشوں کو لنگر انداز کرنے میں غلط ہوسکتا ہوں۔ ویسا ہی تخیل دونوں متضاد متبادلات میں بغیر کسی تبدیلی کے نمائندگی کرتا ہے۔

امتحانی خواب تشریح کرنے میں ویسی ہی مشکلات پیش کرتے ہیں جو میں پہلے ہی سب سے زیادہ مخصوص خوابوں کے سلسلے میں بیان کر چکا ہوں۔ منسلک لوازمہ جو خواببینا مہیا کرتا ہے صرف کبھی کبھار تشریح کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ایسے خوابوں کی عمیق تفہیم قابلِ ذکر تعداد میں مثالوں سے اخذ کی جاسکتی ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا، میں اس یقین پر پہنچا کہ اس طرح مجھے دوبارہ ضمانت ملی، 'لیکن تم پہلے ہی ڈاکٹر ہو'، اور علیٰ ہذا القیاس، یہ نہ صرف تسلی دیتی بل کہ ملامت بھی کرتی ہے۔ یہ اس طرح چلے گا: 'تم پہلے ہی بہت بوڑھے ہو، اس لیے زندگی میں پہلے ہی آگے ہو، اور تاہم تم ابھی تک ایسی بے وقوفیاں سرانجام دیتے رہے ہو، تم ایسے بچکانہ رویے کے خطا کار ہو'۔ یہ تبصرہ ذاتی تنقید اور تسلی کے مرکب امتحانی خوابوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ اس کے بعد یہ مزید زیادہ حیران کن ہے کہ سابقہ تجزیہ کردہ متعلقہ مثالوں کی ملامتیں 'بے وقوفیاں' اور 'بچکانہ رویے' جنسی اعمال کی فہمائش کو تکرار سے بیان کرتے ہیں۔

خوابوں میں زبانی تبدیلیاں ان سے بہت مماثل ہیں جسے امیری کے وہم سے وقوع پذیر ہونا جانا جاتا ہے، اور جو ہسٹیر یا یا وہم کے تسلط میں مشاہدہ کی جاسکتی ہیں۔ بچوں کے لسانی کرتب، جو ایک مخصوص دور میں حقیقت میں الفاظ سے اشیاء کی حیثیت سے برتاؤ کرتے، اور نئی زبانیں اور مصنوعی ترکیب کلام اختراع کرتے ہیں۔ خواب اور تحلیل نفسی دونوں میں ایسی وقوع پذیریاں مشترکہ ذریعہ ہوتی ہیں۔

خوابوں میں غیر عقلی لفظ کی تشکیل کا تجزیہ خاص طور پر اچھی طرح خواب کار سے متاثر تکثیف کے درجے کا مظاہرہ کرنے کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ تھوڑی تعداد میں منتخب مثالیں جن پر یہاں غور کیا گیا وہ لازماً شامل نہیں کی جاتیں کہ ایسے لوازمے کا کبھی کبھار مشاہدہ کیا جاتا ہے یا وہ سب مستثنیٰ ہوتی ہیں۔ اس کے برخلاف، خواب کی نفسیاتی تجزیاتی تشریح اور علاج پر انحصار کی وجہ سے بہت ہی کم مثالیں قلم بند اور اطلاع دی جاتی ہیں، اور تجزیوں کی اکثریت جو بتلائی گئی ہے وہ صرف ماہر امراض اعصاب کے لیے جامع ہیں۔

جب ایک بولی گئی ادائیگی کو، واضح طور پر خیال سے ایسے اظہار کیا گیا جیسے خواب میں وقوع پذیر ہوئی تھی۔ یہ ایک نا قابلِ تغیر قانون ہے کہ خواب کی گفت گو، خواب لوازمے کی یاد میں موجودہ گفت گو سے نکلتی ہے۔ گفت گو کی الفاظ سازی مکمل طور پر محفوظ کی جاتی ہے یا اظہار میں ذرا تبدیل کر دی جاتی ہے۔ اکثر خواب کی گفت گو مختلف بولے گئے تبصروں کے ساتھ اجزا سے بنائی جاتی ہیں۔ ان کی الفاظ سازی ویسی ہی رہتی ہے، لیکن شعور شاید مبہم ہو جاتا، یا الفاظ سے مختلف ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھار خواب گفت گو ایک حادثے کے اس تعلق سے جس میں اسے یاد کیا گیا تلمیح سے زیادہ کا کام سرانجام دیتی ہے۔

2 ۔ استبدال(displacement) کا کام

ممکنہ طور پر ایک دوسرا اور کسی بھی لحاظ سے کم اہم تعلق جو لازماً پہلے ہی ہماری توجہ پر خود دباؤ ڈالتا ہے جب ہم خواب کی تکثیف کی مثالیں جمع کرتے ہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ عناصر جو خود بخود خواب موضوع میں ایسے دخل اندازی کرتے ہیں جیسے اس کے لازمی اجزائے ترکیبی بھی اس طریقے سے یہ کردار خواب خیالات میں ادا نہیں کرتے۔ اس کا منطقی نتیجہ، اُس بیان کا اُلٹ بھی صحیح ہوتا ہے۔ جو بظاہر خواب خیالات کا لازمی موضوع ہوتا ہے، اس کو خواب میں پورا پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خواب، جیسا وہ تھا، کہیں اور مرتکز تھا؛ اس کا موضوع ان عناصر سے ترتیب دیا

گیا جوخواب خیالات کے مرکزی نکتے کی تشکیل نہیں کرتا۔ اس طرح، مثلاً، نباتیاتی مقالے والے خواب کے خواب موضوع کا مرکزی نکتہ بظاہر 'نباتیاتی' عنصر ہے؛ خواب خیالات میں ہم پیچیدگیوں اور تضادات کے نتائج کے ساتھ تشویش میں رہتے ہیں جو ہم کاروں کے مابین خدمات کی ادائیگی میں پیدا ہوتیں ہیں جو انھیں باہمی ذمہ داریوں کے تحت رکھتی ہیں۔ بعد میں ملامت پر کہ میں بہت زیادہ وقت اپنے مشاغل پر قربان کرنے کی عادت میں مبتلا ہوں؛ اور عنصر 'نباتیاتی' خواب خیالات کے اس مرکزہ میں کوئی جگہ نہیں پاتا، یہاں تک کہ اس کو ڈھیلے ڈھالے انداز میں متناقص کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے، کیوں کہ نباتیات کبھی بھی میرا پسندیدہ مضمون نہیں رہا تھا۔ میرے مریض کا ساپھوخواب میں، پسندیدہ مضامین پر بالا چڑھتے اور نیچے اترتے ہوئے، خواب کا مرکزی نکتہ ہے۔ اس لیے عناصر میں سے صرف ایک خواب خیالات خواب موضوع میں اپنا راستا دریافت کرتا ہوا نظر آتا ہے، اور اسے غیر ضروری طور پر وسعت دی جاتی ہے۔ دوبارہ، میرے چچا کے خواب میں، اچھی ڈاڑھی، جو اس کا مرکزی نکتہ نظر آتی ہے، بظاہر وہاں عظیم عظمت کی خواہش کے لیے کوئی بھی عقلی تعلق نمودار نہیں ہوتا، جسے ہم خواب خیالات کے مرکزہ کی حیثیت سے شناخت کرتے۔ ایسے خیالات ہمیں قدرتی طور پر 'استبدال' کا ایک نقش دیتے ہیں۔ ان مثالوں کے مکمل تضاد میں، ارما کے انجکشن کا خواب دکھاتا ہے کہ انفرادی عناصر خواب کی تشکیل میں ویسے ہی مقام کا دعوا کرسکتے ہیں جیسا وہ خواب خیالات میں اپنی دست رس میں رکھتے ہیں۔ خواب خیالات اور خواب موضوع کے درمیان اس نئے اور غیر مستقل تعلق کی شناخت اوّل ہمیں حیرت زدہ کرتی ہے۔ اگر ہم عام زندگی کے نفسیاتی عمل میں دریافت کرتے ہیں کہ ایک نظریہ متعدد دوسرے نظریات کے درمیان سے منتخب کیا گیا ہے، اور وہ ہمارے شعور میں مخصوص اہمیت حاصل کرتا ہے۔ ہم اس سے کبھی بھی ایسا ثبوت نہیں مانگتے جس سے نظریے کی کامیابی کی خاص نفسیاتی قدر (ایک مخصوص درجے تک) وابستہ ہو۔ ہم اب یہ دریافت کرتے ہیں کہ انفرادی عنصر کی خواب خیالات میں یہ قدر خواب کی تشکیل میں باقی نہیں رہتی، یا اس کو اہم نہیں گردانا جاتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خواب خیالات کے جو عناصر بہت ہی اعلا قدر کے حامل ہوتے ہیں، ان کو ہماری قوت فیصلہ فوراً بتا دیتی ہے۔ خواب کی تشکیل میں ضروری عناصر، جو محدود مگر زور دار دل چسپی رکھتے ہیں، ایسے برتاؤ کیے جاتے ہیں جیسے وہ ماتحت ہیں۔ انھیں پھر خواب میں دوسرے عناصر سے بدل دیا جاتا ہے، جو واقعی خواب خیالات میں ماتحت ہوتے ہیں۔ وہ انفرادی نظریات اوّل نفسیاتی طور پر محدود مگر زور دار نظر آتے ہیں جن کا خواب کی تشکیل کے انتخاب میں کوئی کردار نہیں ہوتا، لیکن ان کے تعین کی کمتر یا زیادہ تر گوناگوں کیفیت ہوتی ہے۔ کوئی یہ بھی سوچنے کا جھکاؤ رکھ سکتا ہے کہ جو وہ خواب میں پاتا ہے وہ خواب خیالات میں اہم نہیں ہوتا، بل کہ وہ اہم ہوتا ہے جو کئی مرتبہ ان میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہماری خواب تشکیل کی تفہیم اس مفروضے سے بہت زیادہ ترقی یافتہ نہیں ہوجاتی۔ آغاز کرنے کے ساتھ، ہم یہ یقین نہیں کرسکتے کہ وہ گوناگوں اور حقیقی قدر والے دو مقاصد کے تعین والے خوابوں کے انتخاب پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔ خواب خیالات کے وہ نظریات جو بہت اہم ہیں ممکنہ طور پر وہ ہیں جو بار بار وقوع پذیر ہوتے ہیں، چونکہ انفرادی خواب خیالات مرکزوں کی حیثیت سے چمکتے ہیں۔ تاہم، خواب ان شدید پُر تاکید اور وسیع پیمانے پر کُمک دیے جانے والے عناصر کو مسترد کرتا، اور اس کا موضوع ان دوسرے عناصر کو لے سکتا ہے جن کو دور تک کُمک بہم پہنچائی گئی ہو۔

اس مشکل کو حل کیا جاسکتا ہے اگر ہم خواب موضوع کے تعین کے اوپر تحقیق کے دوران حاصل کردہ دوسرے نقوش کو بغور دیکھیں۔ اس تحقیق کے بارے میں کئی قارئین یہ پہلے ہی اپنے اذہان میں طے کرچکے ہوتے ہیں، کہ خواب کے عناصر کا متنوع تعین کوئی زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہوتا، کیوں کہ یہ ناگزیر ہے۔ حالاں کہ تجزیے میں ہم خواب عناصر سے آگے بڑھتے ہیں، اور تمام نظریات کو درج کرتے ہیں جو خود کو ان عناصر سے وابستہ کرتے ہیں۔ کیا یہ

حیران کُن نہیں کہ یہ عناصر مخصوص قوت کے ساتھ خیالات کے لوازمے میں اس انداز سے دوبارہ حاصل کیے جاتے ہیں؟ جب کہ میں اس الزام کے جواز کو تسلیم نہیں کرتا، میں اب کچھ کہنے جارہا ہوں جو اس طرح ہے: خیالات کے درمیان جو تجزیہ روشنی میں لاتا ہے وہ کئی ہیں، جو خواب کے مرکزہ سے دور محو کر دیے جاتے ہیں، اور جو یقینی مقصد کے لیے مصنوعی مُلحِقات بناتے ہیں۔ ان کا مقصد آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے؛ خواب موضوع اور خواب خیالات کے درمیان وہ اکثر دبایا ہوا اور دور کی کوڑی والا تعلق قائم کرتے ہیں، اور بہت سے معاملات میں، اگر یہ عناصر تجزیے سے نکالی کر دیے جائیں، پھر ان کے ذریعے خواب موضوع کے اجزائے ترکیبی کا خوش اسلوبی سے تعین نہیں ہوسکتا۔ ہم اس طرح اس نتیجے کی طرف جاتے ہیں کہ متنوع تعین، خواب کے انتخاب میں فیصلہ کُن ہوتے ہیں، لیکن اکثر نفسیاتی قوت کی ثانوی پیداوار ہوتے ہیں جو ابھی تک ہمارے لیے نامعلوم ہے۔ اس کے باوجود، خواب میں انفرادی عناصر کے داخلے کے لیے یہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، اس لیے ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ ان معاملات میں جہاں متنوع تعین خواب لوازمے سے آسانی سے آگے نہیں بڑھتا وہاں اسے مخصوص کوشش سے لایا جاتا ہے۔

اب یہ بہت ممکن ہو گیا ہے کہ ایک نفسیاتی قوت خواب کار میں خود کا اظہار کرتی ہے، جو ایک طرف اعلا درجے کے نفسیاتی عناصر کی شدت کی چھال اتارتی، اور دوسری طرف غلوی تعین سے، نئی اہمیت والی قدروں کو معمولی قدر والے عناصر سے تخلیق کرتی ہے۔ یہ نئی قدریں خواب موضوع میں اپنا راستا بناتی ہیں۔ اب اگر یہ عمل کا طریقہ ہے، خواب کی تشکیل میں انفرادی عناصر کی تبدیلی اور نفسیاتی شدّتوں کا استبدال وقوع پذیر ہوتا ہے، جس سے خواب موضوع اور خواب خیالات کے درمیان متن کے فرق کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ طریقہ جو ہم یہاں کام کرتا ہوا فرض کرتے ہیں حقیقت میں خواب کار کا سب سے زیادہ اہم حصّہ ہے؛ اس کو موزوں نام خواب استبدال سے بھی پکارا جاسکتا ہے۔ خواب استبدال اور خواب تکثیف دو دست کار ہیں جن سے ہم خاص طور پر خواب کی ساخت کو منسوب کرتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں نفسیاتی قوت کو شناخت کرنا آسان ہوگا جو خود کو خواب استبدال میں اظہار کرتی ہے۔ اس استبدال کا نتیجہ یہ ہے کہ خواب موضوع زیادہ عرصے خواب خیالات کے مرکزہ سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا، اور خواب از سرِ نو صرف خواب تمنا کی لاشعور میں تحریف شدہ شکل پیدا کرتا ہے۔ لیکن ہم پہلے ہی خواب تحریف سے آشنا ہیں؛ ہم اس کا ماضی میں احتساب سے کھوج لگاتے ہیں جو نفسیاتی موقف کی نفسیاتی زندگی میں ایک دوسرے پر مشق کرتے ہیں۔ خواب استبدال تحریف حاصل کرنے کا خاص ذریعہ ہے۔ ہم یہ ضرور فرض کرتے ہیں کہ خواب استبدال احتساب، اندرون نفسیاتی دفاع کے اثر سے لایا جاتا ہے۔

وہ طریقہ جس میں استبدال، تکثیف اور غلوی تعین کے اجزا خواب کی تشکیل میں ایک دوسرے کے ساتھ باہم عمل کرتے ہیں۔۔ جو حکمران عنصر اور ماتحت ہوتے ہیں۔۔ یہ تمام ایک مضمون کی حیثیت سے مستقبل میں تحقیق کے لیے محفوظ کیے جاتے ہیں۔ اسی دوران میں، ہم دوسری شرط کی حیثیت سے یہ بیان کرتے ہیں جو عناصر خواب میں اپنا راستا بناتے ہیں ان کے لیے یہ ضرور اطمینان کیا جائے، کہ انھیں احتساب کی مزاحمت سے لازماً دست بردار کرایا جائے گا۔ لیکن اس سے آگے، خوابوں کی تشریح میں، ہم اسے خواب استبدال کے ساتھ ایک ناقابلِ استفسار حقیقت کی حیثیت سے گنتی کریں گے۔

3 ۔ خوابوں میں نمائندگی کے ذرائع

خوابوں میں استبدال اور تکثیف کے دو اجزا کے پہلو میں، جن کو ہم نے پوشیدہ خواب موضوع کو نمایاں خواب موضوع میں تبدیل کرنے میں مصروفِ عمل دریافت کیا، ہم تحقیق کے دوران، مزید دو شرائط دیکھتے ہیں جو لوازمے کے

انتخاب پرنا قابلِ استفسار اثر کی مشق کرتی ہیں جس کے نتیجے میں خواب میں نمودار ہوتے ہیں۔لیکن اوّل، ہماری ارتقا میں مداخلت کرنے کے خطرے کو دیکھتے ہوئے، میں ایک بنیادی عمل پر ایک اچٹتی نظر ڈالوں گا جس کے ذریعے خوابوں کی تشریح مکمل کی جاتی ہے۔ میں اس کا انکار نہیں کرتا کہ ان کی وضاحت کا بہترین طریقہ، اور ان کی صداقت کے قائل نقادوں کو مطمئن کرنے کے لیے، مثال کی حیثیت سے تشریح کرنے کے لیے ایک خواب کو منتخب کیا جائے، جیسا میں نے ارما کے انجکشن (باب دوم) والے خواب میں کیا تھا۔لیکن میں پھر ان خواب خیالات کو از سر نو جمع کرتا اور ترتیب دیتا ہوں، جن کو میں دریافت کر چکا ہوں۔اس کو خواب تجزیے میں خواب مرکب کے ذریعے ضمنی کرنا کہتے ہیں۔میں اس کو اپنے متعدد ذاتی خوابوں کی اقسام کے ساتھ کر چکا ہوں؛ لیکن میں اس کو یہاں سرانجام دینے کا کوئی عہد نہیں کرتا، جیسے میں متعدد تحفظات سے روک دیا گیا ہوں (اس مظاہرے کے لیے نفسیاتی لوازمے ضروری ہیں) ایسا جیسے کوئی بھی درست فکر والا شخص اجازت دے گا۔خواب کے تجزیے میں یہ تحفظات کم مشکل پیش کرتے ہیں، اس لیے ایک تجزیہ نامکمل ہونے کے باوجود اپنی قدر باقی رکھ سکتا ہے، گرچہ، اگر وہ خواب کی ساخت میں صرف ذرا سا راستے کی طرف لے جاتا ہو۔میں نہیں دیکھتا کیسے ایک مرکب کسی بھی شے کی کمی سے نامکمل ہونے کے باوجود متاثر کن ہوسکتا ہے۔ میں صرف ایسے اشخاص کے خوابوں کا مکمل مرکب دے سکتا ہوں جو عام قارئین کے لیے نا معلوم ہوں۔ تاہم، خللِ اعصاب کے مریض صرف وہ اشخاص ہوتے ہیں جو مجھے ایسے مرکبات بنانے کے ذرائع کو پیش کرتے ہیں۔خواب کے بیان کے اس حصّے کو موخر کیا جاتا ہے تاکہ میں خللِ اعصاب کی نفسیاتی وضاحت کا کافی حد تک ہمارے مضمون سے تعلق کا مظاہرہ کر سکوں۔اس کا ذکر کسی اور جگہ کیا جائے گا۔

خوابوں کو مصنوعی ترکیب سے ان کے خواب خیالات سے تعمیر کرنے کی میری کوششوں کا، میں جانتا ہوں کہ لوازمہ جو تشریح میں پیش کیا جاتا ہے وہ قدر کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔اس کا حصّہ لازمی خواب خیالات پر مشتمل ہوتا ہے، جو مکمل طور پر خواب کو بدل دیتا، اور خود اپنے اندر اس کا کافی نعم البدل ہوتا ہے، جب وہاں کوئی احتساب نہیں ہوتا۔دوسرا حصّہ اوّل معمولی اہمیت بھی نہیں رکھتا، اور نہ ہی کوئی دعوے پر قدر کا تعین کرتا ہے کہ یہ تمام خیالات خوابوں کی تشکیل میں شمولیت اختیار کر چکے ہیں۔اس کے برخلاف، یہ وہ آراء شامل کرتے ہیں جو تجربات کے ساتھ وابستہ ہوتی، اور خواب کے بعد خواب اور تشریح کے درمیان وقوع پذیر ہوتی ہیں۔یہ حصّہ نہ صرف تمام منسلک راستوں پر مشتمل ہوتا ہے جو نمایاں سے پوشیدہ خواب موضوع کی طرف لے جاتے، بل کہ وسطی اور لگ بھگ وابستگیوں کے ان ذرائع سے فردان متعلقہ راستوں تک تشریح کے کام کے دوران پہنچ جاتا ہے۔

اس نکتے پر ہم بلا شرکت غیرے لازمی خواب خیالات میں دل چسپی لیتے ہیں۔ یہ عام طور پر خود کو پیچیدہ خیالات اور یادداشتوں کی سب سے زیادہ اُلجھاؤ والی ممکنہ ساخت کی حیثیت سے خیال عمل کی بیدار زندگی میں جاننے والی تمام خصوصیات کے ساتھ افشا کرتے ہیں۔کبھی کبھار یہاں خیالات کی وہ قطاریں ہوتی ہیں جو ایک سے زائد مرکز سے آگے بڑھتی ہیں، لیکن وہ رابطے کے نکات کے بغیر نہیں ہوتیں، اور ہم انھیں تقریباً بلا تغیر خیال کی قطار کے ساتھ، اس کے متضاد ہم منصب کو اس کے تضاد سے وابستگی کے ذریعے منسلک پاتے ہیں۔

اس ڈھانچے کے پیچیدہ انفرادی حصّے قدرتی طور پر سب سے زیادہ نمایاں منطقی تعلقات میں ایک دوسرے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔وہ پیش منظر اور پس منظر، انحراف، تماثیل، شرائط، دلائل اور اعتراضات کی سطور تشکیل کرتے ہیں۔جب ان خواب خیالات کا پورا ڈھیر خواب کار کے دباؤ کا محکوم ہوتا ہے، جس کے دوران اجزا پلٹتے، ٹوٹتے اور عہد و پیما کیے جاتے ہیں، کچھ ایسا ہوتا ہے جیسے برف بہہ رہی ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے، اُن منطقی بندھنوں کا کیا ہوتا ہے جو یہاں ابھی تک اُس ساخت کے کام کرنے کا ڈھانچہ مہیا کرتے ہیں؟ نمائندگی کیا کرتی ہے، 'اگر'، 'کیوں کہ'، 'اگر چہ کہ'،

'کوئی ایک'،-- 'یا' تمام دوسرے حُرفِ عطف، جس کے بغیر ہم کوئی جملہ یا عبارتی جز کو نہیں سمجھ سکتے اور نہ ہی اپنے خوابوں میں وصول کر سکتے ہیں؟

اس کے ساتھ آغاز کرتے ہوئے، ہم یہ جواب ضرور دیتے ہیں کہ ان خواب خیالات کے درمیان منطقی تعلقات خواب نمائندگی اپنے اختیار میں کوئی ذرائع نہیں رکھتا۔ بہت سے معاملات میں وہ ان تمام حرفِ عطف کو نظر انداز کرتا، اور صرف خواب خیالات کے لوازمے کے موضوع کی تفصیل لیتا ہے۔ وہ خواب کی تشریح کے لیے ربط کو بحال کرنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے جس کو خواب کا رتباہ کر چکا ہے۔

اگر خواب ان تعلقات کے اظہار کی اہلیت سے محروم ہیں، جس کے نفسیاتی لوازمے کو وہ بھڑکاتے ہیں وہ اس خامی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ درحقیقت، نمائندہ فنون-- فن مصوری اور مجسمہ سازی، وغیرہ کو یکساں طور پر شاعری سے تقابل کیا گیا، جو گفت گو کا اطلاق کرتی ہے، اور یہاں دوبارہ اس کے حدود کی دلیل اس لوازمے میں رکھی ہوئی ہے جس سے دو پلاسٹک کیے فنون کچھ مفصّل اظہار کرنے کی جدو جہد کرتے ہیں۔ اس سے پیش ترفنِ مصوری اظہار کے اُن قوانین کی تفہیم تک پہنچے، جس سے وہ بندھا ہوتا ہے، وہ اِس خامی کو پُر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ قدیم تصاویر میں چھوٹی چِٹ پیش کردہ شخص کے منہ سے لٹکادی جاتی تھی، اس طرح فنکار تحریر میں وہ گفت گو کرتا تھا جسے وہ تصویر میں پیش کرنے سے قاصر رہتا تھا۔

یہاں، شاید ایک سوال دعوے کو للکارتے ہوئے اٹھایا جائے گا کہ ہمارے خواب منطقی تعلقات کو پیش کر کے تقسیم کرتے ہیں۔ وہاں خواب ہیں جن میں سب سے زیادہ پیچیدہ عقلی اعمال وقوع پذیر ہوتے ہیں؛ حمایت اور مخالفت میں دلائل پیش کرنا، مذاق اڑانا اور تقابل کرنا ہماری بیدار زندگی کی طرح کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں دوبارہ نمودداریاں دھوکے میں ڈالتی ہیں؛ اگر ایسے خواب کی تشریح جاری رکھی جائے یہ دریافت کیا جائے گا کہ یہ تمام اشیاء خواب لوازمہ ہیں، نہ کہ خواب میں ہونے والی عقلی سرگرمی کی نمائندہ ہیں۔ خواب خیالات کا موضوع ہمارے خوابوں میں واضح سوچنے کی وجہ سے از سرِ نو پیدا کیا جاتا ہے، لیکن خواب خیالات کے ایک دوسرے سے تعلقات نہیں، بل کہ ان سے تعلقات کے تعین میں سوچ مشتمل ہوتی ہے۔ میں اس کی کچھ مثالیں دوں گا۔ لیکن حقیقت جو بہت زیادہ آسانی سے قائم ہوتی ہے کہ تمام گفت گوئیں جو خوابوں میں رونما ہوتی، اور جو اظہار یہ کے طور پر ایسی بنائی جاتی ہیں، جو غیر متبدل رہتی یا گفت گوؤں کی ہو بہو نقل میں معمولی رد و بدل کرتی ہیں جو ویسے ہی خواب لوازموں کی یادداشتوں کے درمیان وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اکثر گفت گو خواب خیالات میں موجود واقعہ کی صرف تلمیح ہوتی ہے؛ خواب کے معنی بلکل مختلف ہوتے ہیں۔

تاہم، میں حقیقت کو متنازع نہیں کروں گا کہ گرچہ کہ فکر کی سرگرمی، جو لوازمے کو آسانی سے خواب خیالات میں نہیں دہراتی، خواب کی تشکیل میں کردار ادا کرتی ہے۔ میں اس عنصر کے اثر کی وضاحت گفت گو کے اختتام پر کروں گا۔ یہاں یہ پھر واضح ہوتا ہے کہ یہ فکر کی سرگرمی نہ صرف خواب خیالات سے، بل کہ خود خواب سے بھی ابھاری جاتی ہے۔ گو کہ وہ کئی لحاظ سے پہلے ہی مکمل ہو چکی ہوتی ہے۔

عبوری طور پر، پھر، اس پر اتفاق کیا جاتا ہے کہ خواب خیالات کے درمیان منطقی تعلقات کوئی بھی مخصوص نمائندگی خواب میں حاصل نہیں کرتے۔ مثلاً، جب خواب میں تضاد ہوتا ہے، یہ براہ راست خود خواب کے خلاف ہوتا ہے، یا خواب خیالات میں سے ایک میں تضاد رکھتا ہے۔ یہ خواب خیالات کے درمیان صرف سب سے زیادہ بالواسطہ اور وسطی انداز میں خواب کے تضاد کے ساتھ مطابقت کرتا ہے۔

لیکن جیسے فن مصوری آخرش اشخاص کی منظر کشی کرنے میں کامیاب ہوتی ہے؛ کم از کم ان کے الفاظ کی پشت پر

ارادوں کی -- نزاکت، خطرہ، فہمائش، اور پڑتوں کو لٹکانے کے بجائے وہ ایسے دوسرے ذرائع سے اسے افشا کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ اس طرح خواب کے لیے بھی یہ ممکن ہوجاتا ہے کہ وہ منطقی تعلقات کو خواب خیالات کے درمیان خواب نمائندگی کے خاص طریقے کی مناسب تبدیلی کے ساتھ مخصوص تخمینہ کے ساتھ پیش کرے۔ یہ تجربے سے دریافت کیا جائے گا کہ مختلف خواب اس ضمن میں مختلف طوالت تک جاتے ہیں؛ جب کہ ایک خواب مکمل طور پر منطقی لوازمے کی ساخت کو نظرانداز کرتا، دوسرا اس کا جہاں تک ممکن ہوسکتا ہے مکمل اشارہ دیتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے خواب کم و بیش اس متن سے دور چلا جاتا ہے جس کو اسے مفصّل کرنا ہوتا ہے، اور اس کا رویہ بھی لاشعور میں تشکیل پائے جانے خواب خیالات کی عارضی ترتیل کے حوالے سے متغیر ہوجاتا ہے (جیسا، مثلاً، ارما کے انجکشن میں ہوا)۔

لیکن وہ ذرائع کیا ہیں جن کے ذریعے خوابِ کاران تعلقات کی خواب لوازمے میں نشاندہی کرنے کے لائق بنتا ہے جن کو پیش کرنا مشکل ہوتا ہے؟ میں ان کو یکے بعد دیگرے مفصّل بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

اوّل مقام پر، خواب اس تعلق کا تخمینہ پیش کرتا ہے جو ناقابلِ تردید شکل میں تمام خواب خیالات کے اجزا کے درمیان اس لوازمے کی وحدت کی حالت یا کاروائی کی حیثیت سے اتصال کرتے ہوئے موجود ہوتا ہے۔ وہ منطقی ربط کو دوبارہ ہم وقتی کی شکل میں پیدا کرتا ہے۔ وہ اس معاملے میں مصور کے طرح برتاؤ کرتا ہے جو تمام فلسفیوں یا شاعروں کو ایتھنز، یا پارناسوس کے اسکول کی تصویروں میں ایک ساتھ یکجا کرتا ہے، گو کہ وہ کبھی بھی ایک وسیع ہال یا ایک پہاڑ پر کبھی بھی جمع نہیں ہوئے، حالاں کہ مفکر کے ذہن کے لیے وہ ایک کنبہ ضرور تشکیل دیتے ہیں۔

خواب، نمائندگی کے اس طریقے کو تفصیل سے اٹھاتا ہے۔ جب کبھی بھی وہ دو عناصر کو ایک دوسرے کے نزدیک دکھاتا ہے، وہ خاص طور پر ان کے مطابقت والے نمائندگان کے درمیان قریبی تعلق کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا ہماری تحریر کے اظہار کے طریقے میں ہے، جس میں دو حروف کا تلفظ ایک حرف ہجی میں ادا کیا جاتا ہے؛ جب کہ t، o کے ساتھ خالی جگہ رکھتے ہوئے اشارہ دیا جاتا ہے کہ t ایک لفظ کا آخری حرف ہے اور o دوسرے کا پہلا لفظ ہے۔ اس کے نتیجے میں، خواب اتصال من مانا بنایا ہوا نہیں ہوتا، وہ خواب لوازمے کے مکمل بے محل عناصر ہوتے ہیں، لیکن یہ وہ عناصر ہیں جو بہت قربت سے خواب خیالات سے متعلق ہوتے ہیں۔

اتفاقی تعلقات کی نمائندگی کرتے ہوئے ہمارے خواب دو طریقوں کا اطلاق کرتے ہیں، جو لازمی طور پر ایک حد تک تخفیف کیے جاتے ہیں۔ ان معاملات میں نمائندگی کا طریقہ زیادہ کثرت سے اختیار کیا جاتا ہے، جہاں خواب خیالات پُراثر ہوتے ہیں: 'کیوں کہ یہ یوں تھا اس لیے یوں ہے، پھر، یہ اور وہ ضرور وقوع پذیر ہوتا ہے'-- ماتحت چھوٹے جملے کو خواب کا پیش لفظ بنانے اور خاص مرکبِ تام کو اصل خواب کی شکل میں ملانے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر میری تشریح صحیح ہے، ترتیب اسی لحاظ سے اُلٹی ہوسکتی ہے۔ خاص مُرکب تام ہمیشہ خواب کے اس حصّے سے مطابقت رکھتا ہے جس کو عظیم ترین تفصیل سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

ایسی اتفاقی نمائندگی کی شاندار مثال ایک مرتبہ ایک مریضہ نے مہیا کی، جس کا خواب میں بعد میں پورا بیان کروں گا۔ خواب مختصر تمثیل کی تمہید، اور حالاتی اور حتمی مرکزی خواب کی بناوٹ پر مشتمل ہے۔ میں اس کو 'گل زبان' کا عنوان دیتا ہوں۔ بنیادی خواب درج ذیل ہے: وہ باورچی خانے میں دو خادماؤں کی طرف جاتی ہے اور ان کو 'کھانے کا تھوڑا حصّہ' بنانے میں بہت زیادہ دیر کرنے پر برا بھلا کہتی ہے۔ وہ یہ بھی دیکھتی ہے کہ باورچی خانے میں باورچی خانے کے بھاری استعمال ہونے والے برتن اوپر نیچے خشک کرنے کے لیے اُلٹے رکھے ہوئے ہیں۔ وہاں ٹال کی صورت میں برتنوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ دونوں خادمائیں پانی لینے جاتی ہیں، اور رکھتی ہیں، پھر وہ دریا میں کودتی ہیں، جو مکان یا احاطے تک پہنچتا ہے۔

پھر اصل خواب کے بعد درج ذیل شروع ہوتا ہے: وہ بلندی سے عجیب شکل کی جافری میں نیچے کود رہی ہے، اور وہ خوش ہے کہ اس کا لباس کہیں بھی نہیں اٹکا تھا۔ اب بنیادی خواب میں گھر خاتون کے والدین کا حوالہ دیتا ہے۔ الفاظ جو باورچی خانے میں بولے گئے وہ الفاظ تھے جو وہ اکثر اپنی ماں سے ممکنہ طور پر اپنے لیے سنتی تھی۔ برتنوں کا بے ڈھبًا ڈھیر سیدھی سادھی دھاتی مال کی دکان سے لیا گیا جو اسی مکان میں قائم تھی۔ اس خواب کا دوسرا حصہ خوابینا کے والد سے ایک تلمیح رکھتا ہے، جو ہمیشہ خادماؤں کا ناک میں دم کرتا تھا، اور جو سیلاب کے دوران -- اس لیے کہ مکان دریا کے نزدیکی کنارے بنایا گیا تھا -- ایک مہلک مرض میں مبتلا ہوگیا۔ بنیادی خواب کے پیچھے جو خیال چھپایا گیا وہ کچھ اس طرح تھا: 'کیوں کہ میں اس مکان میں ایسے گندے اور ناخوش گوار ماحول میں پیدا ہوئی تھی۔' اصل خواب اسی خیال کو اٹھاتا ہے، اور اسے اِس شکل میں پیش کرتا ہے جسے تکمیل تمنا تبدیل کرتی ہے: 'میں ایک شاندار نسل سے ہوں۔' خاص طور پر پھر: 'کیوں کہ میں ایسی اچھی نسل سے ہوں، میری زندگی کا ڈھب ایسا اور ایسا ہے۔'

جہاں تک ہو سکا میں دیکھتا ہوں، خواب کے دو غیر مساوی حصوں میں تقسیم ہمیشہ دو حصوں کے خیالات کے درمیان اتفاقی تعلق کی طرف اشارہ نہیں کرتی، بل کہ وہ اکثر ایسی نظر آتی ہے جیسے دو خوابوں میں ایک جیسا لوازمہ مختلف نقطۂ نظر سے پیش کیا گیا ہو۔ یہ واقعی معاملہ ہے جب خوابوں کے سلسلوں کو اُسی رات میں دیکھا جائے، اور وہ معنی خیز اخراج پر اختتام پذیر ہوں۔ وہ جسمیاتی ضرورت کے زیادہ سے زیادہ متعین اظہار کے لیے دباؤ ڈالتے، یا دو خواب جو جدا جدا خواب لوازمے کے مراکز سے آگے بڑھتے ہیں، اور وہ موضوع میں ایک دوسرے پر چڑھ جاتے ہیں، اس لیے وہ مضمون جو ایک خواب میں مرکز تشکیل دیتا ہے وہ دوسرے میں بطور تلمیح معاونت کرتا، اور یونہی برعکس کرتا ہے۔ لیکن متعدد خوابوں میں بنیادی خوابوں میں تقسیم اور بعد کے طویل خواب حقیقت میں دونوں حصّوں کے درمیان اتفاقی تعلق کا اشارہ کرتے ہیں۔ اتفاقی تعلق کی نمائندگی کا دوسرا طریقہ ذرا کم جامع لوازمے سے اختیار کیا جاتا ہے، اور خواب میں ایک تصور سے دوسرے تصور میں تبدیلی پر مشتمل ہوتا ہے، چاہے وہ کسی شخص یا شے کی ہو۔ یہ تبدیلی خواب میں صرف وہاں وقوع پذیر ہوتی ہوئی دیکھی جا سکتی ہے جہاں ہم سنجیدگی سے اتفاقی تعلق پر زور دیتے ہیں؛ نہ کہ وہاں جہاں ہم آسانی سے دیکھتے ہیں کہ ایک شے دوسری شے کی جگہ لے چکی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ اتفاقی تعلق کی نمائندگی کے دونوں طریقے ویسے ہی طریقے میں واقعی قابلِ تخفیف ہوتے ہیں۔ دونوں معاملات میں تعلیل (causation) کو جانشینی سے، کبھی خوابوں کے بعد، کبھی ایک تصور کی دوسرے تصور سے تبدیلی کے ذریعے نمائندگی دی جاتی ہے۔ معاملات کی اکثریت میں، بلا شبہ، اتفاقی تعلق بلکل پیش نہیں کیا جاتا، بل کہ وہ عناصر کی جانشینی کے درمیان اثر انداز ہوتا ہے جو گرچہ خواب کے عمل میں ناگزیر ہو جاتا ہے۔

خواب مبادلے کے اظہار میں بلکل قاصر ہوتا ہے۔ یہ اس کا طریقے کار ہوتا ہے وہ اس مبادلے کے دونوں اراکین کو ایک جیسے متن میں لیتا ہے، حالاں کہ وہ وہاں مساوی حق رکھتے ہیں۔ اس کی کلاسک مثال ارما کے انجکشن میں ہے۔ اس کے پوشیدہ خیالات کے بظاہر معنی ہیں: میں ارما کی مسلسل دردوں کا ذمہ دار نہیں؛ اس کی ذمہ داری حل کے قبول کرنے کی مزاحمت میں ہے یا اس حقیقت میں ہے کہ وہ نا آسودہ جنسی ماحول میں زندگی گزار رہی ہے، جس کو میں تبدیل کرنے سے قاصر ہوں، یا اس کا درد بلکل ہسٹیریائی نہیں، بل کہ عضویاتی ہیں۔ خواب، تاہم، ان تمام امکانات کو لیتا ہے جو باہمی طور پر بلا شرکت غیرے ہوتے ہیں، اور چوتھے حل کو خواب تمنا سے اخذ کر کے اضافہ کرنے کے لیے بلکل تیار ہوتے ہیں۔ خواب کی تشریح کے بعد میں نے دونوں میں سے ایک یا خواب خیالات میں اس کے متن کو داخل کیا۔

لیکن جب خواب کو بیان کرنے میں خوابینا دونوں میں سے ایک -- یا دوسرے کو متبادل کے طور پر استعمال کرنے

کا جھکاؤ رکھتا ہے:' وہ باغ تھا یا خواب گاہ' وغیرہ۔وہاں خواب خیالات میں حقیقت میں کوئی متبادل نہیں ، لیکن ایک 'اور'--سادہ اضافہ ہے۔ جب ہم دونوں میں سے کوئی ایک--یا ہم اصول کی حیثیت سے خواب کے عنصر کے ابہام کوخوبی سے بیان کرر ہے ہیں، لیکن اس ایک ابہام کوابھی صاف کیا جاتا ہے۔اس معاملے میں اصول کا اطلاق ذیل میں درج ہے:متبادل کے انفرادی اراکین سے مساوی برتاؤ کیا جاتا ہے اور اسے ایک 'اور' سے منسلک کیا جاتا ہے۔ مثلاً، اس دوست کے لیے جو اٹلی کا سفر کررہا ہے کافی طویل بے فائدہ انتظار کرنے کے بعد، میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک تار وصول کرتا ہوں جو مجھے پتا بتاتا ہے۔تار پر نیلے حروف چھپے ہوئے ہیں: پہلا لفظ دھندلا-- شاید بذریعہ یا کوٹھی؛ دوسرا واضح طور پر سیزرنو (Sezerno)،

یا کاسا (Casa) ہے۔

دوسرا لفظ جو مجھے اطالوی نام کی یاد دلاتا ہے، اور ہماری علم اشتقاق الفاظ کے بارے میں بحث، اور میری اس حقیقت کے سلسلے میں جھنجھلاہٹ سے بھی اظہار کرتا ہے کہ میرے دوست نے اپنا پتا مجھ سے اخفا رکھا؛ لیکن پہلے ممکنہ تین الفاظ میں سے ہر ایک تجزیے سے آزاد اور مساوی طور پر قابل جواز نقطۂ آغاز کے نظریات کوعلت ومعلول کی حیثیت سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔

میرے والد کی تدفین سے پہلے والی رات کو میں نے چھپا ہوا بڑا اشتہار خواب میں دیکھا،ایک کارڈ یا اشتہار ریلوے اسٹیشنوں کی انتظار گاہوں میں اطلاع ناموں کی طرح آویزاں تھا جو اعلان کرتا ہے کہ سگریٹ نوشی منع ہے۔ علامت کو ایسے بھی پڑھا جاسکتا ہے:

آپ سے آنکھیں بند کرنے کی درخواست کی جاتی ہے

یا

آپ سے ایک آنکھ بند کرنے کی درخواست کی جاتی ہے

ایک متبادل جس کی میں درج ذیل شکل میں نمائندگی کرنے کی عادت میں مبتلا ہوں:

آنکھیں
آپ سے بند کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔
ایک آنکھ

دونوں ترجموں میں سے ہر ایک اپنے خصوصی معنی رکھتا ہے، اور خواب کی تعبیر میں مخصوص راستوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ میں آسان ترین ممکنہ تدفینی انتظامات کر چکا تھا، اس لیے میں جانتا تھا متوفی ان معاملات کے بارے میں کیا خیال رکھتا تھا۔ خاندان کے دوسرے ارکان نے، تاہم، اس تنگ نظری پر مبنی سادگی کو منظور نہیں کیا۔انھوں نے سوچا ہم دوسرے سوگواروں کی موجودگی میں شرمندہ ہوں گے۔پھر خواب کے الفاظ میں سے ایک جملہ'ایک آنکھ کو بند کرنے کے لیے' کہتا ہے، جس کو کہتے ہیں، وہ کہتا ہے لوگ غور وفکر دکھائیں گے۔ابہام کی اہمیت، جو جس کی یہاں نمائندگی دونوں میں سے ایک--یا سے ہوتی ہے، آسانی سے دیکھی جاتی ہے۔خواب کار، خواب خیالات کے لیے مربوط اور تاہم مبہم الفاظ گھڑنے میں کامیاب نہیں ہوا۔اس طرح خیال کی دو خاص قطاریں ایک دوسرے سے خواب موضوع میں الگ ہو جاتی ہیں۔

کچھ معاملات میں خواب کی دو مساوی حصوں میں تقسیم متبادل کا اظہار کرتی ہے جو خواب کو پیش کرنا بہت مشکل بناتی ہے۔

خوابوں کا رویہ متناقض اور تضاد کے درجے پہ بہت حیران کن ہوتا ہے۔ یہ درجہ آسانی سے نظر انداز کیا جاتا ہے:

لفظ 'نہیں' خواب کے لیے کوئی وجود رکھتا نظر نہیں آتا۔ خواب خاص طور پر متناقص کو یکسانیت میں تخفیف کرنے کے شوقین، یا ان کو اسی شے میں ایک کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ خواب اسی انداز میں چاہے کوئی بھی عنصر ہو اس کی خواہش کردہ حریف کے ذریعے پیش کرنے کی آزادی لیتا ہے، اس لیے وہ اوّل کسی بھی عنصر کے حوالے سے کچھ بتانے سے قاصر ہوتا ہے جو حریف رکھتا ہے، چاہے وہ خواب خیالات میں منفی یا مثبت لحاظ سے پیش کیے جاتے ہیں۔ حالیہ بیان کردہ خوابوں میں سے ایک میں، جس کے تعارفی حصّہ کی ہم پہلے ہی تعبیر کر چکے ہیں (کیوں کہ میری اصل فلاں اور فلاں ہے)، خوابینا جافری مین نیچے کودتی، اور پھولوں والی ڈالی ہاتھوں سے پکڑتی ہے۔ چونکہ یہ تصویر اس کو تبشیر (اس کا اپنا نام میری ہے) کی تصویر میں فرشتے کو تجویز کرتی ہے، جو سوسن کے تنے کو اپنے ہاتھ میں پکڑتی ہے، اور سفید عبائے شاہی زیب تن کیے لڑکیاں کرسٹی کے جلوس میں جارہی ہیں۔ جب گلیاں ہری بھری شاخوں سے سجائی گئیں ہیں۔ خواب میں پھولوں والی ڈالی بلکل واضح طور پر جنسی معصومیت کی غمّاز ہے۔ لیکن ڈالی سرخ پھولوں سے خوب لدی ہوئی ہے، اس میں سے ہر ایک چینی سرخ پھول camellia سے مشابہ ہے۔ اپنے سفر کے اختتام پر (خواب جاری ہے) پھول گرنے لگتے ہیں؛ پھر بلا خطا وہ حیض کی تلمیح دیتا ہے۔ لیکن یہ شاخ، جو سوسن کے تنے کی طرح ایک معصوم لڑکی کے ذریعے لے جائی جاتی ہے وہ بھی camille پودے کی تلمیح ہے، جیسا ہم جانتے ہیں جس میں سفید camellia لگتے ہیں، لیکن حیض میں سرخ لگتے ہیں۔ ویسی ہی پھولوں کی ڈالی ('کنوارپن کا پھول' گوئٹے کا ملر کی بیٹی کا گیت) فوراً جنسی معصومیت اور اس کے مخالف کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ، ویسا ہی خواب، جو خوابینا کی بے داغ زندگی کی خوشی سے کامیابی سے گزرنے پر، متعدد مقامات پر خیال کے مخالف قطار کے اشارے دیتا ہے (جیسے پھولوں کا گرنا)، یعنی، کہ وہ جنسی پاکیزگی کے خلاف کئی گناہوں کی خطا کار ہے (اپنے بچپن کے)۔ خواب کے تجزیے میں ہم صاف طور پر خیال کی دو قطاروں کو نمایاں کر سکتے ہیں، جس میں فرد کو تسکین دینے والا سطحی، اور ملامت انگیز نقطۂ نگاہ زیادہ گہرا نظر آتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے بلکل مختلف ہیں، اور ان کے یکساں تاہم متضاد عناصر ویسے ہی خواب عناصر میں ہو بہو پیش کیے جاتے ہیں۔

خواب کی تشکیل کی میکانیت اعلا ترین درجے میں صرف منطقی تعلقات میں سے ایک کی حمایت کرتی ہے۔ یہ تعلق اس یکسانیت، اتفاق، اِتصال، 'ٹھیک جیسا' ایک تعلق ہے جو ہمارے خوابوں میں، ایسا کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔ ان کو سب سے زیادہ مختلف تقاضائے مصلحتوں کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہے۔ 'پردہ لگانا' جو خواب لوازمے میں وقوع پذیر ہوتا ہے یا 'ٹھیک جیسا' کے معاملات خواب کی تشکیل کی حمایت کے سب سے خاص نکات ہیں، اور خوابِ کار جو اس قسم کے معاملات میں پہلے ہی وجود رکھتا ہے، ان کو احتساب کی مزاحمت سے خواب میں اپنا راستا بنانے سے روک دیا جاتا ہے، جو نئے 'پردے لگانے' یا تخلیق کرنے پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ اس کا ناقابلِ غور حصّہ نہیں ہوتا۔ تکثیف کی کوشش کا ثبوت خوابِ کار کی یکسانیت کے تعلق کو سہولتوں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔

یکسانیت، اتصال، طبقے کا بلکل عام طور پر خوابوں میں وحدت کے بندھن کے ذریعے اظہار کیا جاتا ہے، جو دونوں میں سے ایک کو پہلے ہی خواب لوازمے یا نئے تخلیق شدہ میں پالیتا ہے۔ پہلے معاملے کا حوالہ شناخت، اور دوسرے کا اجزائے ترکیبی کی حیثیت سے دیا جا سکتا ہے۔ شناخت وہاں استعمال ہوتی ہے جہاں خواب اشخاص کے ساتھ تشویش رکھتے ہوں۔ اجزائے ترکیبی بھی اشخاص سے بنائے جاتے ہیں۔ مقامات سے اشخاص کی حیثیت سے برتاؤ کیا جاتا ہے۔

شناخت خواب موضوع میں نمائندگی دینے میں صرف دو میں سے ایک شخص یا زیادہ اشخاص پر مشتمل ہوتی ہے جو کچھ مشترکہ خصوصیات سے منسلک ہوتے ہیں، جب کہ دوسرا شخص یا دوسرے اشخاص خواب میں دبے ہوئے نمودار

ہوتے ہیں۔ خواب میں ایک شخص تمام تعلقات اور حالات میں' پردہ لگاتا' داخل ہوتا ہے جو اشخاص سے اخذ کیا جاتا ہے جس کو وہ پردے پر واضح کرتا ہے۔ اجزائے ترکیبی کے معاملات میں، تاہم، جب اشخاص یکجا ہوتے ہیں، وہاں خواب تصور کے چہرے مہرے پہلے ہی موجود ہوتے ہیں جو ان کی خصوصیات ہیں، لیکن عام نہیں ہیں۔ سوال میں اشخاص، اس لیے ان خصوصیات کے اتحاد کے نتیجے میں ایک نئی وحدت، ایک جامع شخص کی حیثیت سے نمودار ہوتا ہے۔ ملاپ خود مختلف طریقے سے متاثر ہوتا ہے۔ خواب میں موجود شخص ان اشخاص میں سے ایک کا نام اختیار کر لیتا ہے جس کا وہ حوالہ دیتا ہے-- اور اس معاملے میں ہم آسانی سے اُسے، اُس رویے سے جو بیدار زندگی کے علم سے بلکل مشابہت کرتا ہے جان لیتے ہیں، جو وہ یا یہ آدمی چاہتا ہے-- جب کہ بصری صورتیں ایک دوسرے شخص سے متعلق ہوتی؛ یا خواب تصور خود بصری صورتوں سے مُرکب کیا جاتا ہے جو حقیقت میں دو سے اخذ کیا جاتا ہے۔ ساتھ میں، بصری صورتوں کے مقامات کی جگہ، وہ کردار جو دوسرا انسان ادا کرتا ہے اس کو رویے اور معنی خیز اشاروں سے پیش کیا جاتا ہے جو عام طور پر اُس سے اُن الفاظ سے، جو وہ بولتا، یا اُن حالات سے جس میں وہ ڈال دیا جاتا ہے، منسوب ہوتا ہے۔ اس میں بعد کی کردار سازی کے دوسرے طریقوں میں اشخاص کے درمیان شناخت اور مُرکب کے درمیان تیکھا امتیاز مفقود ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ایسے جامع شخص کی تشکیل ناکامیاب ہو۔ خواب میں ہونے والے حالات اور اعمال ایک شخص یا دوسرے سے منسوب کیے جاتے ہیں-- اصول اور زیادہ اہمیت کے طور پر اسے ایک غیر متحرک تماشائی کی حیثیت سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ شاید خوابینا کہے گا،' میری ماں بھی وہاں تھی'(سٹیکل)۔ خواب موضوع کا ایسا عنصر پھر نقوشِ مُقدسہ (hieroglyphic script) کے مسودے کی تعین میں قابل تقابل ہوتا ہے جو اظہار سے مراد نہیں ہوتا، بل کہ وہ ایک دوسری علامت کی وضاحت کرتا ہے۔

مشترکہ خصوصیت جو دو اشخاص کے اتصال کو جواز عطا کرتی ہے، وہی انھیں وہ خواب میں پیش کیے جانے کے لائق بناتی یا غیر حاضر رکھتی ہے۔ اصول کی حیثیت سے شناخت یا اشخاص کی بناوٹ واقعی اس ضروری خصوصیت کو پیش کرنے کو نظر انداز کرنے کی خدمت بجالاتی ہے۔ دہرانے کے بجائے:'A کو خراب صورت میں میری طرف بھیجا گیا، اور ویسے ہی B کو، میں اپنے خواب میں A اور B کا ایک جامع انسان بناتا ہوں، یا میں A کو کچھ کام کرتا ہوا اوراک کرتا ہوں جو اس کے کردار کے لیے اجنبی ہے، لیکن جو B کی خصوصیت ہے۔ خواب والی شخصیت کو اس طرح خواب میں ظاہر کر کے حاصل کرنا ایک نیا تعلق ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ وہ دونوں A اور B کی اس خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو دونوں اشخاص میں مشترک ہے-- اُن کی مجھ سے دشمنی-- خواب کی تشریح میں صحیح مقام پر میرے شامل کرنے کو جواز عطا کرتی ہے۔ اس طریقے سے، میں اکثر بلکل غیر معمولی درجے کی خواب موضوع کی تکثیف حاصل کرتا ہوں؛ میں ایک فرد سے متعلق پیچیدہ معاملات کو براہ راست نمائندگی سے تقسیم کرنے کے قابل ہوتا ہوں، اگر میں کسی دوسرے شخص کو دریافت کروں جو ان تعلقات میں سے کچھ سے یکساں دعوا رکھتا ہو۔ اس کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ شناخت کے ذریعے یہ نمائندگی کیسے احتسابی مزاحمت کو جُل دیتی ہے جو خوابِ کار کے لیے ایسے سخت حالات طے کرتا ہے۔ وہ شے جو احتساب پر حملہ کرتی ان نظریات میں مکین ہوسکتی ہے جو خواب لوازمے میں ایک شخص سے منسلک ہوتی ہے۔ میں اب دوسرے شخص کو دریافت کرتا ہوں، جو اسی طریقے سے قابل اعتراض لوازمے کی طرف، لیکن صرف اس کے ایک حصے کی طرف کھڑا ہوتا ہے۔ ایک نکتے پر رابطہ کریں جو احتساب کی مخالفت کرتا اور اب میرے جامع شخص کو بنانے کا جواز دیتا ہے، جس کے ہر ایک کو لاتفرقی (indifferent) صورتوں کے ذریعے خصوصیت دی جاتی ہے۔ یہ انسان، جو ملاپ یا شناخت کا نتیجہ ہوتا ہے، احتساب سے آزاد ہونے کی وجہ سے، اب خواب موضوع میں مناسب طور پر متحد ہو جاتا ہے۔ اس طرح، خواب تکثیف کے اطلاق سے، میں خواب احتساب کی

مطالبات پورا کرتا ہوں۔

جب دو اشخاص کی مشترکہ صورتیں خواب میں پیش کی جاتی ہیں، یہ عام طور پر ایک دوسری چھپی ہوئی مشترکہ صورت کی طرف اشارہ ہوتا ہے، جس کی نمائندگی احتساب کے ذریعے ناممکن بنا دی جاتی ہے۔ یہاں مشترکہ صورت کی وقوع پذیری کا استبدال کچھ درجے میں نمائندگی کو سہولت دیتا ہے۔ حالت یہ ہے کہ جامع شخص مجھے خواب میں مشترکہ صورت کے ایک استبدال کے ساتھ دکھایا جاتا ہے، میں یہ اخذ کرتا ہوں کہ دوسری مشترکہ صورت کسی بھی طرح سے خواب خیالات میں استبدال کے ذریعے وجود نہیں رکھتی۔

اس کے مطابق، اشخاص کی شناخت اور اتصال ہمارے خوابوں میں متعدد مقاصد کو پورا کرتا ہے؛ اوّل، کہ وہ صورت جو دونوں میں مشترک ہو؛ دوم، کہ ادھر اُدھر کی ہوئی مشترک صورت؛ اور سوم، کہ صورتوں کا طبقہ جس کے لیے صرف خواہش کی گئی۔ جیسے دو اشخاص میں صورتوں کا طبقہ اکثر ان اشخاص سے ایک دوسرے میں تبدیلی کے ساتھ اتفاق کرتا ہے۔ یہ تعلق شناخت والے خوابوں میں اظہار کیا جاتا ہے۔ ارما کے انجکشن والے خواب میں مَیں ایک مریض کے بدلے دوسرے مریض کی خواہش کرتا ہوں۔۔ جس کو کہتے ہیں، میں اس دوسرے شخص کو اپنے مریض کی حیثیت سے چاہتا ہوں، جیسا کے پہلا شخص ہے۔ خواب مجھے ایک شخص دکھا کر جسے وہ ارما کہتا ہے اس برتاؤ کی خواہش کرتا ہے، لیکن جس کا معائنہ ایسی حالت میں ہوتا ہے جیسا میں صرف یہ دیکھنے کا موقع رکھتا تھا کہ دوسرا شخص اس پر قبضہ کر لے۔ میرے چچا کے بارے میں خواب میں یہ تبدیلی خواب کا مرکز بنتی ہے؛ میں خود کو وزیر کے ساتھ شناخت کرتا ہوں جب اپنے ہم کاروں سے پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ہونے پر برا سلوک کرتا ہوں، جیسا وہ کرتا ہے۔

یہ میرا تجربہ ہے۔۔اور اس کی طرف میں نے کوئی استثنا نہیں پایا۔۔ کہ ہر خواب خود اپنے آپ سے نمٹتا ہے۔ خواب قطعی طور پر انا پرستانہ ہوتا ہے۔ ان معاملات میں جہاں میری انا نہیں بل کہ ایک عجیب شخص خواب موضوع میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ میں بحفاظت یہ فرض کرتا ہوں کہ شناخت کے ذریعے میرے انا اس شخص کے پیچھے چھپی ہوتی ہے۔ مجھے اپنی انا میں اضافہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ دوسرے موقع پر، جب میری انا خواب میں ظاہر ہوتی ہے، حالت جس میں وہ رکھی گئی تھی مجھے بتاتی ہے کہ دوسرا شخص خود کو شناخت سے بچانے کے لیے انا کے پیچھے چھپتا ہے۔ اس معاملے میں مَیں یہ دریافت کرنے کے لیے ضرور تیار رہتا ہوں کہ تشریح میں مَیں کچھ شے کو منتقل کروں گا جو اس شخص کی۔۔ خفیہ مشترکہ خصوصیت۔۔ میرے ساتھ منسلک ہے۔ ایسے بھی خواب ہوتے ہیں جن میں میری انا دوسرے اشخاص کے ساتھ نمودار ہوتی ہے جو، جب شناخت کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے، ایک مرتبہ پھر وہ خود میری انا ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ ان شناختوں سے میں پھر اپنی انا کے ساتھ کئی نظریات کو منسلک کرتا ہوں جس پر احتساب نے اعتراض کیا تھا۔ میں اپنی انا کی کثیر نمائندگی اپنے خواب میں، براہ راست یا کسی دوسرے لوگوں کی شناخت کے ذریعے دے سکتا ہوں۔ ایسی متعدد شناختوں کے ذریعے ایک غیر معمولی خیال لوازمے کا مجموعہ تکثیف کیا جا سکتا ہے، کہ کسی فرد کی انا اسی خواب میں کتنی مرتبہ یا کتنی مختلف شکلوں میں نمودار ہوگی۔ اس کی شعوری سوچ میں، متعدد بار اور مختلف مقامات یا مختلف تعلقات میں نمودار ہونے کے مقابلے میں زیادہ حیران کن نہیں ہوتا۔ مثلاً، اس جملے میں: 'جب میں سوچتا ہوں کیسا صحت مند بچہ میں تھا۔'

شناخت کے تعین کا معاملہ ان لوگوں کے بارے میں اور زیادہ آسان ہو جاتا ہے جب مقامات اُن کے اپنے ناموں سے بنائے جاتے ہیں، جیسا یہاں تمام طاقت ور انا کا پریشان کن اثر مفقود ہوتا ہے۔ میرے خوابوں میں سے ''روم کے خواب'' میں وہ جگہ جہاں میں نے خود کو پایا وہ روم ہے۔ تاہم، گلی کے کنارے جرمن اشتہارات کی کثیر تعداد سے میں حیران ہوتا ہوں۔ یہ آخری تکمیل تمنا ہے، جو فوراً پراگ تجویز کرتی ہے؛ خواہش خود ممکنہ طور پر میری جوانی کے

عرصے میں پیدا ہوئی جب میں نے جرمن قومی جذبے کو اپنی رگ و پے میں جاری وساری کر لیا تھا جو آج بہت تخفیف ہو چکا ہے۔ میرے خواب کے وقت میں پراگ میں اپنے ایک دوست سے ملاقات کا متمنی تھا۔ روم کے ساتھ پراگ کی شناخت کو تمنا شدہ مشترکہ خصوصیت سے وضاحت کیا جاتا ہے۔ میں اپنے دوست سے پراگ کے بجائے روم میں ملنے کا تمنائی تھا۔ اس ملاقات کے مقصد کے لیے میں نے پراگ کو روم سے بدل لیا۔

مرکب تشکیلات کی امکانی تخلیق کے خاص اسباب میں سے ایک خیالی کردار کا خوابوں میں مشترک ہونا ہوتا ہے، جس کو وہ عناصر خواب موضوع میں متعارف کراتے ہیں جو کبھی بھی ادراک کے اعتراضات نہیں ہوتے۔ نفسیاتی کاروائی جو مرکب تشکیلات میں وقوع پذیر ہوتی ہے بظاہر ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ہم اخذ کرتے یا اژدھے یا اپنے بیدار حواس میں قنطور (centaur) کی شکل بناتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ بیدار زندگی میں خیالی تخلیق کا چاہا گیا نقش بذات خود فیصلہ کن عنصر ہوتا ہے، جب کہ خواب خیالات میں اسے مرکب تشکیلی عنصر سے، جو خواب خیالات کی مشترکہ خصوصیت کی شکل سے آزاد ہوتا ہے، متعین کیا جاتا ہے۔ خوابوں میں مرکب تشکیل کئی مختلف طریقوں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان طریقوں میں ایک شے کے خاصے کو سب سے زیادہ سیدھے سادھے تمثیلی انداز میں پیش کرتے ہیں، اور اس پیش کش کے ہم راہ علم ہوتا ہے جو ایک دوسری شے کا حوالہ دیتا ہے۔ ایک اور محتاط تکنیک؛ ایک شے کی خصوصیات کو دوسری شے کے نئے تصور کی خصوصیات کے ساتھ منسلک کرتی ہے، جب کہ وہ کسی بھی دو حقیقی وجود کی اشیاء کے درمیان مشابہت کا ماہرانہ استعمال کرتی ہے۔ نئی تخلیق پوری لایعنی، یا تخیل کے طور پر کامیاب ثابت ہوسکتی ہے۔ اس میں لوازمے کی حیثیت کے مطابق اور ذہانت جنتی اس کو تعمیر کرنے کی اجازت دیتی ہے، استعمال کی جاتی ہے۔ اگر چیزوں کو وحدت میں تکثیف کیا جائے، ایسا کرنا بے محل ہوتا ہے۔ خواب کار تقابلی طور پر مرکب تشکیل کو نمایاں مرکزہ کے ساتھ تخلیق کرنے تک محدود ہوتا ہے، جس سے اور زیادہ غیر متعین ترامیم وابستہ ہوتی ہیں۔ ایک تصور میں یہاں اسے متحد کرنا کسی حد تک ناکامیاب ہوتا ہے۔ دو نمائندگیاں ایک دوسرے کو پھلانگتی، اور تصورات کے درمیان ایک طرح کا مقابلہ ابھارتی ہیں۔ ایسی نمائندگیاں خاکہ کھینچ کے حاصل کی جاسکتی ہیں، اگر کوئی بکھرے ہوئے تجریدی تصورات کو متحد کر کے شکل دینے کی کوشش کرتا ہے۔

خواب قدرتی طور پر ایسی مرکب تشکیلات میں بندھے ہوتے ہیں۔ میں تجزیہ کردہ متعدد خوابوں میں اس کی مثالیں پہلے ہی دے چکا ہوں، اور اب مزید مثالیں دوں گا۔ اس خواب میں جو میری مریضہ کی پیشہ ور زندگی کو 'پھولوں کی زبان' بیان کرتا ہے، اس خواب انا میں وہ اپنے ہاتھ میں پھولوں کی ایک ڈالی اٹھاتی ہے جو، جیسا ہم دیکھ چکے ہیں، فوراً جنسی معصومیت اور جنسی خلاف ورزی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مزید یہ کہ، اس رویے سے جس میں پھول رکھے گئے، وہ اپنے شاہ دانہ کے پھول یاد کرتی ہے۔ خود کھلنے والے پھول camellia کے ہیں جو اکیلے غور کیے جاتے ہیں، اور حتمی طور پر پوری شاخ خوابینا کو ایک بیرونی پودے کا نقش دیتی ہے۔ اس مرکب تشکیل کے عناصر میں مشترک خصوصیت کو خواب خیالات کے ذریعے افشا کیا جاتا ہے۔ پھولوں والی شاخ اس تلمیح کو پیش کرنے کے لیے بنائی گئی ہے جس کے ذریعے اس کو ترغیب یا اس رویے کو اپنانے کی تحریص دی جاتی ہے، جو دینے والے کے لیے قابل قبول ہو۔ اس لیے اس کا بچپن شاہ دانے کے ساتھ تھا، اور کیمیلیا درخت کے ساتھ اس کے بعد کے سالوں میں تھا۔ بیرونی کردار وسیع سفر کرنے والے فطرت پسند مسافر کے لیے تلمیح تھا، جو اس کی حمایت پھول کا خاکہ بنا کر حاصل کرنا چاہتا تھا۔ دوسری مریضہ سمندر کنارے تفریح گاہ میں نہانے کی مشین۔ سے، جیسے مکان میں دیہاتی خفیہ جگہ، اور شہری کھپریل چھت سے مرکب معنی نکال لیتے ہیں۔ انسانی عریانی اور بدن کے اظہار کا ایک حوالہ پہلے دو عناصر میں مشترک ہے؛ اور ہم ان کے تیسرے عنصر کے ساتھ تعلق سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ (اس کے بچپن میں) بالا خانہ جسمانی نمایاں اظہار

کے منظر کی طرح تھا۔ مرد خوابینا دو مقامات سے ایک مرکب علاقہ بناتا ہے جس میں 'علاج کیا جاتا ہے'۔وہ۔ میرا دفتر یا اجلاس کا کمرہ ہے جہاں وہ پہلی مرتبہ اپنی بیوی سے واقف ہوا تھا۔ایک دوسری مریضہ، جس کو اس کے بڑے بھائی نے وعدہ کیا کہ وہ اسے سٹرجن مچھلی کی شاندار ضیافت دے گا۔اس کے بعد اس نے خواب دیکھا کہ اس کی ٹانگیں سٹرجن مچھلی کے سیاہ دانوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ دو عناصر، 'داغ' اخلاقی لحاظ سے اور بچپن میں جلد پھاڑ کر نکلنے والے سیاہ کے بجائے سرخ دھبے ہوتے ہیں، جو یہاں سٹرجن مچھلی کے سیاہ دانوں سے مل کر ایک نیا خیال بناتے ہیں-- نظریہ 'وہ اپنے بھائی سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہے۔' انسانی جسم کے حصّوں سے خواب میں اشیاء کے طور پر برتاؤ کیا جاتا ہے، جیسے وہ خوابوں میں ہوتے ہیں۔ فیرنکزی کے قلم بند کردہ خوابوں میں سے ایک میں، معالج شخص اور گھوڑے کی بنی ہوئی مرکب تشکیل وقوع پذیر ہوتی ہے، اور یہ مرکب رات کی قمیص پہن رہا ہے۔ان تین اجزائے ترکیبی کی خاص خصوصیت تجزیے میں ظاہر کی گئی ۔ رات کی قمیص کی شناخت ہو چکنے کے بعد خوابینا کے بچپن میں اس کے والد کی ایک تلمیح کی حیثیت کا منظر ہے۔ان تینوں معاملات میں سے ہر ایک میں اس کے جنسی تجسس کی شے موجود ہے۔ بچے کی حیثیت سے وہ اکثر اپنی دایہ کے ساتھ فوجی گھوڑوں کے اصطبل جاتا تھا جہاں اس کو اپنے تجسس کو آزادی سے مطمئن کرنے کا سب سے زیادہ موقع ملتا تھا۔

میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ خواب تضاد، ٹکراؤ اور انکار کے تعلق کا اظہار کرنے کے ذرائع نہیں رکھتا۔ معاملات کی ایک خاصی تعداد جس کو لفظ 'تضاد' کی چھتری تلے رکھا جا سکتا ہے یہاں نمائندگی حاصل کرتی ہے، جس کو ہم شناخت کے ذریعے آسانی سے دیکھ چکے ہیں--یہ وہ ہے جسے ایک تبادلہ، ایک نعم البدل، یا تضاد سے باندھ دیا جاتا ہے ۔اس کی ہم متعدد مثالوں کا حوالہ دنے چکے ہیں۔خواب خیالات کے دوسرے یقینی تضادات میں، جو شاید 'معکوس، مخالف میں تبدیل کیے گئے' کے درجے کے تحت آتے ہیں، خواب میں درج قابل ذکر طریقے سے پیش کیے جاتے ہیں، جن کو تقریباً ذہانت کی حیثیت سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ 'معکوس' بذات خود خواب موضوع میں اپنا راستا نہیں بناتا، لیکن اپنی موجودگی کو لوازمے میں اس حقیقت کے ذریعے نمایاں کرتا ہے کہ پہلے سے تشکیل شدہ خواب موضوع کے حصّے میں وہ دوسرے اسباب کی وجہ سے متن سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے جسے بعد میں معکوس کیا جاتا ہے ۔اس کاروائی کو بیان کرنے کے مقابلے میں منظر کشی کرنا نہایت آسان ہے۔ 'بالا اور ادنا' خواب میں، اوپر چڑھنے کی خواب نمائندگی خواب خیالات میں پہلے نمونے کا معکوس ہے: وہ ڈاؤڈٹ کے سافو میں تعارفی منظر ہے؛ خواب میں اوّل چڑھائی مشکل، اور بعد میں آسان ہو جاتی ہے، جب کہ ناول میں یہ اوّل آسان اور بعد میں زیادہ سے زیادہ مشکل ہوتی جاتی ہے ۔دوبارہ، 'بالائی' اور 'نچلا' خوابینا کے بھائی کے حوالے سے خواب میں اُلٹ ہو جاتا ہے۔خواب خیالات کے لوازموں کے معکوس یا تضاد کے دو حصّوں کے درمیان اُن نکات کا تعلق ہے، جو بلا شبہ ہم ان میں پاتے ہیں۔ ان کا تعلق خوابینا کے بچگانہ تخیل سے ہے جو وہ اپنی دایہ کے ذریعے لے جایا جاتا ہے، جب کہ ناول میں، اس کے بر خلاف، ہیرو اپنی محبوبہ کو لے جاتا ہے۔ میرا گوئٹے کا ھرایم. پر حملے کا خواب (بعد میں ذکر کیا جائے گا) اسی قسم کی معکوسیت رکھتا ہے، جسے اس کی تشریح سے پہلے ضرور سیدھا کرنا چاہیے۔اس خواب میں گوئٹے ایک جوان آدمی ھرایم. پر حملہ کرتا ہے؛ حقیقت، جیسی خواب خیالات میں ہے، وہ ایک مشہور انسان، میرے دوست پر ایک نامعلوم نوجوان مصنف حملہ کرتا ہے۔ مَیں خواب میں گوئٹے کی موت سے وقت گنتا ہوں؛ درحقیقت گنتی اس سال سے گنی جاتی ہے جس میں وہ پیدا ہوا تھا۔ خیال جو خواب لوازمے کو متاثر کرتا ہے خود میری گوئٹے کے علاج کی مخالفت اس خواہش کو افشا کرتی ہے، کاش وہ پاگل ہوتا۔ 'وہ اُدھر کا دوسرا راستا ہے،' خواب کہتا ہے۔ 'اگر تم کتاب کو سمجھ نہیں سکتے، یہ تم ہو، نہ کہ مصنف، جو کند ذہن ہے۔ یہ تمام معکوسی خواب مجھے ایک ذلت آمیز عبارتی جزو 'آدمی کی طرف اپنی پیٹھ کرلو' کی تلمیح نظر

آتے ہیں ۔ یہ خوابینا کے بھائی کے سلسلے میں سانپھو کے خواب کی معکوسیت ہے۔ یہ بھی قابل ذکر بات ہے کیسے معکوسیت کو ٹھیک ٹھیک بار باران خواب میں استعمال کیا جاتا ہے جو دبے ہوئے ہم جنس پسندی کے جذبات کو جوش دیتا ہے۔

مزید یہ کہ، معکوس، یا اُلٹ میں تبدیلی، نمائندگی کے سب سے زیادہ پسندیدہ طریقوں میں سے ایک ہے جس کو خواب کار اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔ یہ اوّل مقام پہ خدمت کرتا، اور تکمیل تمنا کو خواب خیالات کے متعین عنصر کے خلاف رائج کرتا ہے۔ 'اگر یہی اُدھر کا دوسرا راستا ہے!' یہ اکثر ناپسندیدہ یادداشتوں کے خلاف انا کے ردعمل کا بہترین نقش ہوتا ہے۔ لیکن معکوس غیر معمولی طور پر احتساب کی خدمت میں فائدہ مند ہے، اس لیے وہ لوازمے میں نمائندگی کو متاثر کرتا ہے، جو اوّل ہمارے خواب کے سمجھنے کو آسانی سے مفلوج کر دیتا ہے۔ وہ اس لیے ہمیشہ اجازت کے قابل ہوتا ہے۔ اگر ایک خواب سختی سے، نمایاں موضوع کے حصّوں کی تجرباتی معکوسیت کی مہم جوئی کرنے کے لیے، اپنے معنی کو سرنگوں کرنے سے انکار کرتا ہے۔ پھر کبھی کبھار، ہر شے صاف ہو جاتی ہے۔

موضوع کی معکوسیت کے پہلو میں، عارضی معکوس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خواب تحریف کا بار بار آلہ واقعہ کا حتمی مسئلہ یا خیال کی قطار کو خواب کے آغاز میں پیش کرنے پر مشتمل ہوتا ہے، اور خواب کے اختتام پر نتیجے کے متعلقات سے یا واقعہ سے ٹانکا جاتا ہے۔ کوئی بھی ایک جو خواب تحریف کے اس تکنیکی آلے کو بھول جاتا ہے وہ خواب کی تشریح کرنے میں بے یار و مددگار ہو جاتا ہے۔

بہت سے معاملات میں، بلا شبہ، ہم خواب کے معنی صرف اس وقت دریافت کر پاتے ہیں جب ہم خواب موضوع کو مختلف تعلقات کے مطابق متنوع معکوسیت کے ماتحت کرتے ہیں ۔ مثلاً، جوان مریض کے خواب میں جو آسیبی خللِ اعصاب میں مبتلا ہے، بچپن کی موت کی خواہش کی یاد ظالم باپ کی سمت تھی جو ان الفاظ میں پنہاں ہے: 'اس کے باپ نے اس کی سخت سرزنش کی کیوں کہ وہ بہت دیر سے گھر آتا ہے'، لیکن تحلیل نفسی کے علاج کا متن اور خوابینا کے نقوش دکھاتے ہیں کہ جملے کو ذیل کی طرح پڑھا جائے: وہ اپنے باپ سے ناراض ہے، اور مزید اس کا باپ گھر ہمیشہ بہت جلدی آتا ہے۔ وہ ترجیح دیتا ہے کہ اس کا باپ بلکل گھر نہ آئے، جو اس کی خواہش سے مشابہت رکھتا ہے کہ اس کا باپ مر جائے۔ خوابینا ایک دوسرے بچے کے ساتھ جنسی زیادتی کا مرتکب ہوا تھا، اور دھمکی کے ساتھ سزا بھی پائی تھی: 'تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک تمھارا باپ آئے!'

اگر ہم خواب موضوع اور خواب خیالات کے درمیان تعلقات میں ذرا مزید آگے جا کے سراغ لگائیں، ہم اس کو بہترین طریقے سے خواب کو خود اپنا نقطۂ آغاز بنا کے کر سکیں گے، اور خود سے سوال کریں گے: خواب نمائندگی کی وہ کیا مخصوص روایتی خصوصیات ہیں، جو خواب خیالات کے تعلقات میں اشارہ دیتی ہیں؟ روایتی خصوصیات کے درمیان میں اوّل اور سب سے آگے جو ہمیں خوابوں میں متاثر کرنے کے پابند ہوتا ہے وہ واحد خواب تصورات کی حسیاتی شدت کا اختلاف ہوتا ہے۔ یہ خواب کے متعدد حصّوں کی وضاحت کرتا، یا پورے خواب کے اجزا کا ایک دوسرے کے ساتھ تقابل کرتا ہے۔ انفرادی خواب تصورات کی شدت میں اختلافات پورے حلقے کا احاطہ تعریف کے تیکھے پن سے کرتے ہیں، جس پر کوئی ایک جھکاؤ رکھتا ہے -- حالاں کہ بغیر کسی جواز کے -- اس کا درجہ حقیقت کے مقابلے میں، ابہام جگانے کے لیے بہت ہی اعلا کردار ادا کرتا ہے، جب ہم خوابوں کی خصوصیات کا اعلان کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ، ہم عام طور پر اُس تاثر کو بیان کرتے ہیں جو ہم ایک غیر نمایاں شے کو خواب میں 'باد پائی' کی حیثیت سے وصول کرتے ہیں، جب کہ ہم اور زیادہ واضح خواب تصورات کو زیادہ لمبے عرصے تک قابل ادراک ہونا بھی سمجھتے ہیں۔ ہم اب خود اپنے آپ سے یہ استفسار ضرور کرتے ہیں کہ خواب لوازمے کی کن شرائط کے ذریعے خواب موضوع کے انفرادی اختلافات کے

بارے میں یہ صریح وضاحت لائی جاتی ہے۔

آگے بڑھنے سے پیشتر، یہ ضروری ہے کہ مخصوص توقعات سے نمٹا جائے جو تقریباً ناگزیر نظر آتی ہیں۔ چونکہ حقیقی ادراک کا سونے کے دوران تجربہ کیا جاتا ہے جو خواب لوازمے کا حصہ تشکیل دیتا ہے۔ اور ممکنہ طور پر اس سے یہ فرض کیا جاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ادراکات، یا خواب عناصر ایک خصوصی شدت، یا اس کے برخلاف سے تاکید کیے جاتے ہیں، کہ کوئی بھی شے جو خواب میں واضح ہے اس کا سونے کے دوران ایسے حقیقی ادراکات سے سراغ لگایا جا سکتا ہے۔ میرا تجربہ، تاہم، اس کی کبھی بھی تصدیق نہیں کرتا۔ یہ درست نہیں ہے کہ خواب کے وہ عناصر جو نیند میں اصل نقوش سے مُشتق کیے جاتے ہیں وہ دوسروں کے ساتھ اپنی یادداشتوں پر مبنی ہوتے ہیں، اور ان سے اپنی خصوصی وضاحت کے ذریعے نمایاں ہوتے ہیں۔ حقیقت کا عنصر خواب تصورات کی شدت کا تعین کرنے میں بے عمل رہتا ہے۔

مزید، یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ خواب تصورات کی واحد حسیاتی شدت (وضاحت) خواب خیالات میں اُن سے مطابقت رکھنے والے عناصر کی نفسیاتی شدت کے متناسب ہوتی ہے۔ بعد میں، شدت نفسیاتی قدر کے ہو بہو ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کے بہت ہی شدید عناصر بہت زیادہ اہم ہوتے ہیں، جو خواب خیالات کا مرکزی نقطہ تشکیل دیتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں، تاہم، کہ ٹھیک یہ عناصر جو عام طور پر خواب موضوع میں احتساب کی چوکسی کی وجہ سے قبول نہیں کیے جاتے۔ اس کے باوجود یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ اُن کے سب سے زیادہ جلدی بنائے گئے مُشتق، جو خواب میں ان کو اعلا درجے کی شدت پر پہنچنے کے لیے پیش کرتے ہیں، وہ اسی سبب سے خواب پیش کش کے مرکزی نقطے کو تشکیل دیتے ہیں۔ یہ مفروضہ بھی اتنی ہی جلدی مفقود ہوجاتا ہے جیسے ہی ہم خواب اور خواب لوازمے میں تقابل کرتے ہیں۔ ایک میں عناصر کی شدت دوسرے کے عناصر کی شدت میں کچھ نہیں کرتی۔ درحقیقت، 'تمام نفسیاتی قدروں کے ماورا قدر کا مکمل اندازہ' خواب لوازمے اور خواب کے درمیان وقوع پذیر ہوتا ہے۔ خواب کا وہی عنصر جو عبوری اور دھندلا ہوتا ہے، اور جس پر دوسرے بڑے طاقت ور تصورات پردہ ڈال دیتے ہیں، اکثر ان کے عنوان کا واحد اور صرف براہ راست مشتق دریافت کیا جاتا ہے جو قطعیت کے ساتھ خواب خیالات پر چھا جاتا ہے۔

خواب عناصر کی شدت کو؛ دو عناصر کے ذریعے سے جو باہمی طور پر آزاد ہیں، مختلف طریقے سے متعین کیا جانا ثابت ہوتا ہے۔ اس کو تیزی سے تفہیم کیا جائے گا کہ وہ عناصر جن کے ذریعے خواہش کی تکمیل اظہار کی جاتی ہے بذات خود وہ ہیں جو شدت سے پیش کیے جاتے ہیں۔ لیکن تجزیہ ہمیں بتاتا ہے کہ خواب کے بہت ہی واضح عناصر سے متعدد خیالات کا اژدھام آگے بڑھتا ہے، اور وہ جو بہت واضح ہوتے ہیں اسی وقت وہ بہترین طور پر متعین بھی کیے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی بھی معنی کی تبدیلی ملوث نہیں ہوتی اگر ہم بعد والے علمی قضایا کا درج ذیل نسخے سے اظہار کریں: عظیم ترین شدت جو خواب کے ان عناصر سے دکھائی جاتی ہے جن کی تشکیل کے لیے سب سے زیادہ وسیع تکثیفی کام مطلوب ہوتا ہے۔ ہم، اس لیے توقع کر سکتے ہیں کہ اس شرط کو ایسا پیش کرنا ممکن ہوگا کہ اس وقت، اس کے ساتھ خواہش کی تکمیل کی دوسری شرط کو واحد نسخے کی حیثیت سے پیش کرسکیں۔

میں ایک انتباہ ضرور دیتا ہوں کہ مسئلہ جس پر میں ابھی تک غور کرتا رہا ہوں، وہ سب سے زیادہ یا کم شدت کے اسباب یا خوابوں کے عناصر میں واحد کی خصوصیت کو دوسرے مسئلے سے گڈمڈ کرنا، یا پورے خوابوں یا خوابوں کے حصوں میں تغیرات کرنا ہوتا ہے۔ پہلے معاملے میں نمایاں گیری کا الٹ دھندلاہٹ ہے۔ بعد والے میں، انتشار ہے۔ یہ بلا شبہ، ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ دونوں پیمانوں میں دو اقسام کی شدتیں ابھرتی اور وحدت میں گرتی ہیں۔ خواب کا ایک حصہ جو ہم کو صاف نظر آتا ہے عام طور پر واضح عناصر رکھتا ہے؛ ایک دھندلا خواب، اس کے برخلاف، کم واضح عناصر

سے بنا ہوتا ہے۔ لیکن تعریف کے پیمانے کا پیش کردہ مسئلہ، جو واضح سے مبہم یا منتشر تک پھیلا ہوا ہے، اور خواب عناصر کی وضاحت میں اتار چڑھاؤ کے مسئلے سے زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے (وجوہات بعد میں دی جائیں گی)۔ اوّل الذکر اس مقام پر کسی بھی صورت میں مزید زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ الگ تھلگ معاملات میں کوئی بغیر تحیّر کے مشاہدہ کر سکتا ہے، کہ خواب کے ذریعے پیدا کی گئی نمایاں گیری یا غیر نمایاں گیری خواب کی ساخت کے ساتھ کچھ نہیں کرتی، لیکن وہ خواب لوازمے سے اس کے ایک اجزائے ترکیبی کی حیثیت سے آگے بڑھتی ہے۔ اس طرح، مثلاً، مجھے ایک خواب یاد آتا ہے جو بیداری میں خاص طور پر اچھی ساخت والا، معصوم اور واضح تھا کہ میں نے اپنا ذہن بنا لیا، جب کہ میں ابھی تک نیم خوابیدگی کی حالت میں، خوابوں کے نئے سلسلے کو قبول کرنے کے لیے تیار تھا-- وہ جو تکثیف اور تحریف کی اس میکانیت کا مضمون نہیں ہوتے، اور جن کو 'نیند کے دوران کی تخیلات' کی حیثیت سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ ان کا بغور جائزہ یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ غیر معمولی خواب ویسی ہی ساختی خامیوں اور رخنوں سے پُر ہیں جیسے تمام دوسرے خوابوں میں وجود رکھتے ہیں؛ اس لیے میں نے خواب تخیلاتی کے درجے کا نظریہ چھوڑ دیا۔ خواب کا موضوع، جو اپنی کمترین اصطلاحوں میں تخفیف ہوا، وہ یہ تھا کہ میں اپنے ایک دوست کو ایک مشکل اور طویل تلاش کے بعد حاصل کردہ دو جنسیت کا نظریہ تفصیل سے سمجھا رہا تھا، اور خواب میں تکمیل تمنا کی طاقت اس حقیقت کی ذمہ دار تھی کہ یہ نظریہ (جو خواب میں بیان نہیں ہوا) نہایت ہی سہل اور خامی سے مبرّا ہے۔ اس طرح، جو میں نے یقین کیا وہ مختتم خواب کے بارے میں اس کا ایک حصہ ہونے کی رائے تھی، اور بلا شبہ وہ خواب لوازمے کا بہت ہی اہمیت والا حصہ تھا۔ یہاں خوابِ کار، جیسا کہ وہ تھا، میرے اوّل بیدار خیالات میں پہنچ گیا، اور مجھے خواب کے ایک فیصلے کی صورت میں پیش کیا۔ اس میں خواب لوازمے کا وہ حصہ پیش کیا جس کو وہ ٹھیک ٹھیک خواب میں پیش کرنے میں ناکام رہا تھا۔ میں ایک دفعہ اُسی ہم منصب سے ایک مریضہ کے معاملے میں ٹکرا چکا تھا جس نے قطعی طور پر خواب کو بیان کرنے سے انکار کر دیا تھا جو تجزیے کے لیے ضروری تھا کیوں کہ وہ بہت دھندلا اور پریشان کن تھا، اور جس نے آخرش بیان نا کرنے کی اپنی عدم مہارت کا بار بار احتجاج کرنے کے بعد کہا، کہ وہ اس کو متعدد لوگ-- وہ خود، اس کا شوہر، اور اس کا باپ-- خواب میں نظر آئے، اور وہ نہیں جانتی آیا وہ اس کا شوہر یا اس کا باپ تھا، یا کون حقیقت میں اس کا باپ تھا، یا کچھ اسی قسم کی شے تھی۔ اس خواب کا تقابل ان نظریات کے ساتھ جو خوابینا کو بیٹھک میں وقوع پذیر ہوئے، بلا شبہ دکھایا کہ وہ گھریلو ملازمہ کی عام کہانی سنا رہی تھی جو بچے کی توقع کر رہی تھی، اور شکوک سن رہی تھی کہ اُس کا حقیقی باپ کون ہے۔ خواب میں عیاں دھندلا پن، اس لیے، ایک دفعہ پھر خواب ابھارنے والا لوازمہ ہے۔ اس لوازمے کا ایک جز خواب کی شکل میں پیش کیا گیا۔ خواب کی شکل یا خواب بینی تعجب خیز سرعت کے ساتھ پنہاں موضوع کو پیش کرتی ہے۔

خواب پر حاشیہ آرائی، اور بظاہر اس پر بے ضرر تبصرے، اکثر سب سے زیادہ لطیف انداز میں چھپانے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں-- گرچہ، بلا شبہ وہ حقیقت میں دیکھے گئے خواب کے ایک حصے کو دھوکہ دیتے ہیں۔ جیسا، مثلاً، جب خوابینا کہتا ہے: یہاں خواب محو ہو جاتا ہے، اور تجزیہ کسی اور سے خود کو خامی سے صاف کرنے کے بعد سننے کی ایک بچکانہ یاد دلاتا ہے۔ یا ایک دوسری مثال، جو تفصیل سے درج کیے جانے کے لائق ہے: ایک جوان آدمی ایک بہت ہی نمایاں خواب رکھتا ہے، جو اس کو اس کے بچپن کے تخیلات کی یاد دلاتے ہیں جو باخبر رہتے ہیں۔ وہ خود کو ہوٹل کی ایک موسمی تفریح گاہ میں پاتا ہے؛ یہ رات کا وقت ہے؛ وہ اپنے کمرے کا نمبر غلط یاد رکھتا ہے، اور ایک کمرے میں داخل ہو جاتا ہے جس میں ایک بڑی عمر کی خاتون اپنی دو لڑکیوں کے ساتھ سونے کے لیے لباس تبدیل کر رہی تھیں۔ وہ جاری رکھتا ہے: 'پھر خواب میں کچھ دراڑیں ہیں؛ کچھ شے غائب ہے؛ اور آخر میں کمرے میں ایک آدمی تھا، جو مجھے کمرے سے باہر پھینکنا چاہتا تھا، اور اس کے ساتھ مجھے جدوجہد کرنا تھی۔' وہ موضوع اور بچپن کے تصور کو یاد کرنے کی

رائگاں کوشش کرتا ہے جس سے خواب بظاہر تلمیح ہے۔ لیکن ہم آخرش اس سے آگاہ ہوتے ہیں کہ مطلوبہ موضوع پہلے ہی خواب کے غیر نمایاں حصے سے متعلق اس کے تبصروں میں دیا جا چکا تھا۔ 'دراڑیں' خواتین کے خصوصی اعضاء کے روزن ہیں جو سونے کے لیے جا رہی ہیں: 'یہاں کچھ غائب ہے' عورت کے خصوصی اعضاء کی خاص خصوصیات بیان کرتا ہے۔ اپنی جوانی کے دنوں میں وہ خواتین کے خصوصی اعضاء دیکھنے کے لیے پُرشوق جذبات سے سلگتا رہتا تھا، اور ابھی تک بچپن کے جنسی نظریے سے چپکا ہوا تھا۔

ایک ویسی ہی شکل ایک دوسرے خوابینا کے مماثل تذکرے میں فرض کی گئی۔ اس نے دیکھا: میں فرالین کے ساتھ ڈولکس گارٹن ریسٹورنٹ میں جاتا ہوں..... پھر ایک اندھیری جگہ آتی ہے۔ ایک تشریح..... پھر میں خود کو قحبہ خانے کے کمرے میں پاتا ہوں جہاں میں دو یا تین عورتوں کو ایک شمیز اور زیر جامہ میں دیکھتا ہوں۔

تجزیہ:-- فرالین، اس کے سابقہ مالک کی بیٹی ہے؛ جیسا وہ خود تسلیم کرتا ہے، وہ بنی ہوئی بہن تھی۔ وہ شاذ و نادر ہی کبھی اس سے بات کرنے کا موقع پاتا تھا، لیکن ایک مرتبہ انھوں نے گفت گو کی جس میں 'ایک نے دوسرے کی جنس کو شناخت کیا۔ ایسا کہا، جیسے کوئی ایک کہتا: میں مرد ہوں اور تم عورت ہو۔' وہ مذکورہ بالا ریسٹورنٹ میں صرف ایک مرتبہ اپنے بہنوئی کی بہن کے ساتھ گیا، ایک لڑکی جس سے وہ قطعی لاتعلق تھا۔ ایک دوسرے موقع پر وہ تین خواتین کے ساتھ ریسٹورنٹ کے دروازے تک گیا۔ خواتین اس کی بہن، اس کی سالی اور مذکورہ بالا لڑکی تھیں۔ وہ مکمل طور پر ان تینوں سے لاتعلق تھا، اور وہ سب بہن کے درجے میں آتی تھیں۔ وہ قحبہ خانے بھی، شاید اپنی زندگی میں دو یا تین مرتبہ گیا۔

تشریح 'اندھیری جگہ' پر مبنی ہے۔ خواب تشریح میں، اور جو موقع پر مطلع کیا گیا، وہ بچپن کے تجسس کے آسیب کے زیر اثر ہے۔ اس نے چند سال اپنی چھوٹی بہن کے مخصوص عضو کا معائنہ کیا۔ کچھ دنوں بعد اس چھوٹے جرم نے خواب میں از سر نو شعوری یادداشت کی وقوع پذیری سے نشاندہی کی۔

اسی رات کے تمام خواب، اپنے موضوع کے لحاظ سے اسی کُل سے متعلق ہوتے ہیں؛ ان کی مختلف حصوں میں تقسیم، گروہ بندی اور تعداد، تمام بامعنی، اور انھیں پنہاں خواب خیالات کے بارے میں معلومات کے اجزا کہا جا سکتا ہے۔ خوابوں کی تشریح جو متعدد خاص شعبہ جات پر مشتمل ہوتی، یا خواب اسی رات سے متعلق ہوں، ہم اس امکان کو رد نہیں کر سکتے کہ یہ مختلف اور متواتر خواب سے وہی شے مراد ہے، جو انھی جذبات کا مختلف لوازمے میں اظہار کرتے ہیں۔ ان مماثل خوابوں میں جو عام طور پر پہلے آتے ہیں، سب سے زیادہ تحریف شدہ اور شرمیلے ہوتے ہیں، جب کہ دوسرے خواب زیادہ نمایاں اور دلیر ہوتت ہیں۔

پھر فرعون کا گائیوں کا خواب دیکھنا ہے جس کی تعبیر یوسفؑ نے دی، وہ اسی قسم کا تھا۔ اس کو بائبل کے مقابلے میں داستانِ یوسف میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ پہلا خواب بیان کرنے کے بعد، بادشاہ نے کہا: 'اس خواب کو دیکھنے کے بعد میں اپنی نیند سے بیدار ہوا، اور بے ترتیبی میں ہونے کی وجہ سے، اور خود ہی غور کیا۔ یہ کیا ظہور میں لائے گا، میں دوبارہ سو گیا، اور ایک دوسرا خواب دیکھا، جو پہلے سے بہت زیادہ شاندار تھا، جس نے ابھی تک مجھے زیادہ خوف زدہ اور منتشر کیا۔' خواب کے تعلق کو سننے کے بعد یوسفؑ نے کہا: 'اے بادشاہ، یہ خواب جو دو شکلوں میں دیکھا گیا ہے، اسی ایک واقعہ اور شے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔'

جنگ، اپنی کتاب Beitrag sur Psychologie des gerUchtes بیان کرتا ہے کیسے اسکول کی طالبہ کا نقاب پوش عاشقانہ خواب اس کی سہیلیوں نے بغیر تشریح کے سمجھا، جو اختلافات کے ساتھ جاری رہا تھا۔ وہ ان بیان کردہ خوابوں میں سے ایک کے حوالے سے تبصرہ کرتا ہے، 'کہ طویل سلسلے والے خواب میں تصورات ٹھیک ٹھیک وہی موضوع رکھتے ہیں جیسا سلسلے کا پہلا تصور پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ احتساب پیچیدگی کو زبردستی طریقے کے

خلاف جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے دائمی تجدید کے علامتی پردوں، اسنیپ شاٹس، اور کچھ بے ضرر تبدیلیوں، وغیرہ کے ذریعے ٹھونستا ہے۔' شارنر خواب نمائندگی کی اس خصوصیت سے اچھی طرح آگاہ تھا، اور اس کو اپنی Leben des Tratumes میں ایک مخصوص قانون کے ذریعے اپنے عضویاتی مہیج کے نظریہ کے ضمیمے میں بیان کرتا ہے: 'لیکن حتمی طور پر تصور، تمام علامتی خواب کی تشکیلات میں متعین اعصابی مہیج سے جاری ہوتا ہے۔ تصور عام اصول کو اپناتا ہے کہ خواب کے آغاز میں وہ صرف مہیج کی منظر کشی بعید ترین اور آزاد ترین تلمیحات سے کرتا ہے، لیکن آخر میں، جب تصویری جذبہ ختم ہو جاتا ہے، مہیج بذات خود عریاں طور پر مناسب عضو یا اس کے عمل کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے؛ جب کہ خواب، خود عضویاتی مقصد کو بیان کر کے اپنا مقصد حاصل کرتا ہے...'

شارنر کے قانون کی عمدہ تصدیق اوٹو رینک نے اپنے مضمون Ein Traum,der sich selbst deutet میں پیش کی۔ یہ خواب اس کو ایک لڑکی نے بیان کیا، جو اسی رات کے دو خوابوں پر مشتمل ہے، لیکن وقت کے وقفے سے جدا کیا گیا تھا۔ اس کا دوسرا حصہ شہوت پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ یہ ممکن تھا کہ اس شہوانی خواب کی مفصل تشریح خوابینا کے چند نظریات کے تعاون کے باوجود کی جاتی، اور دو خواب موضوع کے درمیان تعلقات کی ثروت نے اس کو شناخت کرنا ممکن بنایا کہ پہلا خواب اسی شے کا دوسرے خواب میں سیدھی سادی زبان میں اظہار کرتا ہے، اس طرح موخر -- شہوانی خواب -- کو پہلے کی پوری سہولت دی جانی چاہیے۔ اس مثال سے، رینک نہایت مصدقہ جواز کے ساتھ خوابوں کے نظریے کے لیے عمومی طور پر شہوانی خوابوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

لیکن میرے تجربے میں ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ کسی خواب کی روانی یا انتشار کی حالت خواب لوازمے میں یقین یا شک کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ میں بعد میں خواب کی تشکیل میں ابھی تک حوالہ نہ دیے گئے عنصر کو افشا کروں گا، جس کے عمل پر خوابوں میں یہ کیفیتی پیمانہ لازماً انحصار کرتا ہے۔

بہت سے خوابوں میں، جس میں ایک مخصوص حالت اور ماحول کچھ وقت کے لیے محفوظ کیے جاتے ہیں، وہاں مداخلتیں وقوع پذیر ہوتی ہیں جن کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے: 'لیکن پھر وہ ایسا نظر آیا جیسا وہ تھا، اسی وقت، ایک دوسری جگہ، اور وہاں ایسا اور ویسا وقوع پذیر ہوا تھا۔' ایسے معاملات خواب کے اصل عمل میں کیا مداخلت کرتے ہیں، جو تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ جاری ہو جاتے، اور خود کو خواب لوازمے میں ماتحت مرکب تام کی حیثیت سے بدنیتی سے اضافہ کیے گئے خیال کو افشا کرتے ہیں۔ خواب خیالات کی شرائط کو بیک وقت خواب۔ موضوع میں اگر، یا جب، یا جب کہ، سے پیش کیا جاتا ہے۔

ہم اب پوچھ سکتے ہیں، ہیجان میں رکاوٹ ڈالنے والی حرکت کے کیا معنی ہیں جو اکثر خواب میں وقوع پذیر ہوتی ہے، اور بے چینی کی نہایت قریبی ساتھی ہے؟ کوئی حرکت کرنا چاہتا ہے، اور جگہ سے ہل نہیں سکتا؛ یا کسی شے کو مکمل کرنا چاہتا ہے، اور رکاوٹ کے بعد رکاوٹ کا سامنا کرتا ہے۔ گاڑی روانہ ہونے والی ہے، اور اس کی طاقت ناکام ہو جاتی ہے، وغیرہ۔ ہم پہلے ہی اس ہیجان کا نمائشی خوابوں میں ذکر کر چکے ہیں، لیکن ابھی تک اس کی تشریح کرنے کے لیے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی ہے۔ یہ مناسب ہے، لیکن اس کا جواب دینا ناکافی ہے کہ خواب میں حرکی مفلوجیت کس وجہ سے ہوتی ہے، جو خود کو ہیجان کی تلمیح کے ذریعے عیاں کرتی ہے۔ ہم پوچھ سکتے ہیں: 'یہ کیوں ہے، پھر، کہ ہم مسلسل ایسی حرکات میں رکاوٹ کا خواب نہیں دیکھتے؟' اور ہم اجازت سے شک کرتے ہیں کہ ایسا ہیجان، جو کسی بھی وقت نیند میں وقوع پذیر ہو سکتا ہے، نمائندگی کا کچھ مقصد پورا کرتا ہے، اور صرف اس وقت جگایا جاتا ہے جب اس پیش کش کی خواب لوازمے میں ضرورت ہوتی ہے۔

کسی شے کے کام کرنے میں نا اہلی ہمیشہ خواب میں ہیجان کی حیثیت سے نمودار نہیں ہوتی؛ وہ خواب موضوع

کے حصّے کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس قسم کا ایک معاملہ خاص طور پر ہم کو انوکھے پَن کے معنی سے آگاہی عطا کرتا ہے۔ میں ایک خواب کا مختصر ترجمہ دوں گا جس میں مجھے بے ایمانی کا مورِدِ الزام ٹھہرایا گیا۔ منظر ایک مُرکب ہے جو نجی صحت گاہ اور کئی دوسرے مقامات سے بنا ہوا تھا۔ ایک خادم مجھے تفتیش کے لیے بلانے کو نمودار ہوتا ہے۔ میں خواب میں جانتا ہوں کہ کچھ شے غائب ہو چکی ہے، اور تفتیش اس لیے ہو رہی ہے کیوں کہ میں گمشدہ شے پر قبضہ کرنے کی وجہ سے مشکوک ہوں۔ تجزیہ بتاتا ہے کہ تفتیش دو لحاظ سے کی جاتی ہے؛ وہ طبی امتحان کے معنی کو شامل کرتی ہے۔ اپنی معصومیت سے باخبری، اور صحت گاہ میں اپنی حیثیت کی وجہ سے، میں بلا چوں و چرا خادم کے پیچھے چلتا ہوں۔ ہمارا دروازے پر ایک دوسرا خادم استقبال کرتا ہے جو میری طرف اشارہ کر کے کہتا ہے، ' کیا تم نے اسے خریدا ہے؟ کیوں وہ ایک عزت دار شخص ہے۔' اس پر پھر، میری دیکھ بھال نہیں ہوتی۔ میں ایک عظیم ہال میں داخل ہوتا ہوں جہاں بہت سے مشینیں ہیں، جو مجھے جہنم میں اپنی سزا کے اوزار یاد دلاتی ہیں۔ میں ایک ہم کار کو ایک آلے سے بندھا دیکھتا ہوں؛ وہ میرے ظہور میں دل چسپی کی ہر دلیل رکھتا ہے، لیکن وہ میری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اب جا سکتا ہوں۔ پھر میں اپنا ہیٹ نہیں پاتا، اور آخرش جا نہیں سکتا۔

خواہش جو خواب پوری کرتا ہے بظاہر یہ خواہش ہے کہ میری ایمانداری کو تسلیم کیا جائے، اور مجھے جانے کی اجازت مرحمت کی جائے۔ خواب خیالات میں اس لیے تمام اقسام کے لوازے ضرور ہوتے ہیں جو اُس خواہش کے متضاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں جا سکتا ہوں، میری نجات کی علامت ہے۔ اگر، پھر، خواب اپنے نزدیک ایک وقوعہ مہیا کرتا ہے جو مجھے جانے سے منع کرتا ہے، ہم تیزی سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ تضاد کا دبایا ہوا لوازمہ خود اس مستقبل میں دعوا کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اپنا ہیٹ نہیں پاتا اس لیے معنی یہ ہوتے ہیں: 'تم آخرش ایک ایماندار شخص نہیں ہو۔' خواب میں کسی کام کو کرنے میں نا اہلی تضاد کا مظہر ہوتی ہے، ایک 'نہیں'؛ اس طرح ہمارا پیشتر دعوا، اس اثر کا کہ خواب انکار کا اظہار کرنے کے لائق نہیں ہوتا، اس پر از سر نو غور کرنا چاہیے۔

ایک دوسرا خواب جس میں کچھ نہ کرنے کی نا اہلیت نہ صرف حالت کی وجہ سے، بل کہ ہیجان کی حیثیت سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اسی تضاد کو زیادہ شدت کے ساتھ رکاوٹی حرکت کے ہیجان، یا ایک خواہش جس کی جوابی خواہش مخالفت کرتی ہے، سے اظہار کیا جاتا ہے۔ اس طرح، رکاوٹی حرکت تمنا کا ایک ٹکراؤ پیش کرتی ہے۔ ہم بعد میں دیکھیں گے کہ یہ نیند کے دوران حرکی طور پر مفلوج کرنے کے نفسیاتی طریقے کی بنیادی شرائط میں سے ایک ہے جو خواب بینی کے دوران عمل کرتا ہے۔ اب ایک جذبہ جو حرکی نظام کو ترسیل کیا جاتا ہے خواہش کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا، اور حقیقت یہ ہے کہ ہم کو یقین ہے کہ یہ جذبہ نیند میں رکاوٹ پڑنے پر تمام عمل کو غیر معمولی طور پر کسی شے کی طرف خواہش کی نمائندگی کو عمدگی سے اختیار کردہ بنا دیتا ہے۔ اس میں ایک بھی 'نہیں' نہیں ہوتی، کیوں کہ یہ خود یہاں اس کی مخالفت کرتا ہے۔ میری پریشانی کی وضاحت سے، یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کیوں رکاوٹ والی خواہش کا ہیجان پریشانی کا قریبی ساتھی ہوتا ہے، اور اس لیے یہ اکثر اس کے ساتھ خوابوں میں منسلک ہوتا ہے۔ پریشانی ایک شہوانی جذبہ ہے جو لاشعور سے نکلتا اور ہوش سے پیشتر رکاوٹ ڈالتا ہے۔

اس لیے، جب خواب میں رکاوٹ کا ایک ہیجان پریشانی کے ساتھ آتا ہے، خواب ضرور ارادے کے ساتھ متعلق ہوتا ہے جو ایک وقت شہوت کو ابھارنے کا اہل ہوتا ہے؛ وہاں ضرور جنسی جذبہ ہے۔

جہاں تک فیصلے کا سوال ہے جو اکثر خواب کے دوران اظہار کیا جاتا ہے: 'بلا شبہ، وہ صرف خواب ہے'، اور نفسیاتی قوت جس سے وہ منسوب ہو سکتا ہے، ان سوالات کو میں بعد میں زیر بحث لاؤں گا۔ فی الحال میں صرف یہ کہوں گا کہ وہ جو دیکھے گئے خواب کی اہمیت ہے اس کی قدر و قیمت گھٹانا چاہتے ہیں۔ اس سے منسلک دل چسپ

مسئلہ، جیسا خواب میں مخصوص موضوع سے مراد ہے وہ خواب میں خود 'دیکھے جانے' کی وجہ سے مخصوص کیا جاتا ہے۔۔ 'خواب کی پہلی خواب میں۔۔ اس کو ڈبلیو. سٹیکل نے اسی لحاظ سے کچھ قابلِ ذکر تمثیلات کے تجزیے سے حل کیا ہے۔ یہاں دوبارہ دیکھے گئے خواب کے ایک حصّے کی قدر و قیمت گھٹائی اور اس کی حقیقت چرائی جاتی ہے؛ جو خوابینا 'خواب کے اندر خواب' سے بیدار ہونے کے بعد خواب دیکھنا جاری رکھتا ہے۔ یہ وہ ہے جو خواب میں حذف کی گئی خواہش کو حقیقت کی جگہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کو اس لیے یہ فرض کیا جا سکتا ہے کہ دیکھے گئے خواب کا جزو حقیقت کی نمائندگی، حقیقی یادیں رکھتا ہے، جب کہ دوسری جانب جاری خواب خوابینا کی صرف خواہشات رکھتا ہے۔ 'خواب کے اندر خواب' میں مخصوص موضوع کا داخلہ، اُس خواہش کے مساوی ہوتا ہے جسے خواب کی حیثیت سے خصوصیت دی گئی، لیکن وہ کبھی بھی وقوع پذیر نہیں ہوا تھا۔ بالفاظِ دیگر: جب ایک مخصوص حادثہ خوابِ کار کے ذریعے خواب میں پیش کیا جاتا ہے، وہ اس حادثے کی حقیقت کی مضبوط ترین تصدیق، سب سے زیادہ تاکیدی اثبات کے لیے اشارہ کرتا ہے۔ خواب کار خواب کو خود استرداد کی شکل میں استعمال کرتا ہے، اور اس طرح اس نظریے کی تصدیق کرتا ہے کہ خواب تکمیل تمنا ہے۔

4 - نمائندگی کی اہلیت کا نظریہ

ہم یہاں تک اُس طریقے کی تحقیق سے متعلق رہے ہیں جس میں ہمارے خواب، خواب خیالات کو پیش کرتے ہیں، لیکن ہم نے اپنی تحقیق کو اکثر اس سوال تک وسعت دی کہ خواب لوازمہ خواب کی تشکیل کے مقاصد میں خود کن تبدیلیوں سے گزرتا ہے۔ اب ہم جانتے ہیں کہ خواب لوازمہ، اپنے بہت سے تعلقات سے محروم ہونے کے بعد، اختصار کا محکوم بنتا ہے، جب کہ اُسی وقت شدت کے استبدالوں کے عناصر اُس لوازمے کی نفسیاتی ماورا قدر پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ استبدالات (dispiacements) جن پر ہم غور کر چکے ہیں وہ ایک دوسرے کے مخصوص نظریے کے متبادل دکھائے گئے تھے۔ کچھ طریقوں سے اُن کا اپنے شراکت داروں کے ذریعے اصل سے تعلق ہو سکتا ہے، اور یہ استبدال تکثیف کو اتنی زیادہ سہولت دیتے ہیں جتنی اس کے رویے میں ہوتی ہے۔ دو عناصر کے بجائے، ان کے درمیان خواب میں موجود ایک مشترک اوسط راستا پالیتا ہے۔ اس لیے کسی اور قسم کا استبدال کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ لیکن ہم تجزیے سے جانتے ہیں کہ ایک دوسری قسم کا استبدال وقوع پذیر ہوتا ہے، جو ایک زبانی اظہار کے تبادلے میں سوال کے اندر خیال پیش کرنے کے لیے خود کو عیاں کرتا ہے۔ دونوں معاملات میں ہم استبدال سے شراکت داروں کی ایک زنجیر کے ساتھ نمٹتے ہیں۔ لیکن وہی طریقہ مختلف نفسیاتی دائروں میں بھی وقوع پذیر ہوتا ہے، اور اس استبدال کا نتیجہ ایک معاملے میں یہ ہوتا ہے کہ ایک عنصر ایک دوسرے سے بدلا جاتا ہے، جب کہ دوسرے معاملے میں ایک عنصر اس کی زبانی شکل کو ایک دوسرے کے لیے تبدیل کرتا ہے۔

اس دوسری قسم کے استبدال کی خواب کے تشکیل میں وقوع پذیری نہ صرف نظریاتی دل چسپی، بل کہ خاص طور پر تخیلاتی اظہار کی بھی حامل ہوتی ہے، جو خواب بہروپ کی تشریح کرنے کے لیے بھی نہایت موزوں ہوتی ہے۔ استبدال عام طور پر ایسے طریقے سے وقوع پذیر ہوتا ہے کہ خواب خیالات کا بے رنگ اور غیر مرئی اظہار دوسرے سے یوں بدلا جاتا ہے جیسے وہ با تصویر اور ٹھوس ہو۔ اس تبادلے کا فائدہ، اُس کے مقصد کے ساتھ اس میں واضح ہے۔ جو کچھ بھی با تصویر ہے وہ خوابوں میں پیش کیے جانے کے لائق ہے اور اسی حالت میں موزوں ہوتا ہے جس میں غیر مرئی اظہار خواب پیش کش کا سامنا مشکلات کے ساتھ کرتا ہے، لیکن یہ ویسا نہیں ہوتا جیسا ایک زبردست سیاسی مضمون کا

باتصویر مجلّے میں پیش ہونے پر ہوتا ہے۔ اس تبادلے سے نہ ہی صرف پیش کرنے کا امکان، بل کہ تکثیف اور احتساب کی دل چسپیاں بھی مزید آگے بڑھائی جا سکتی ہیں۔ ایک مرتبہ جب غیر مرئی طور پر اظہار کردہ اور ناکارہ خواب خیال کا باتصویر زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے، وہ ان رابطوں اور شناختوں کے درمیان اس نئے اظہار اور خواب لوازمے کے بقیہ کو جو خواب کار کو مطلوب ہوتا ہے، اور جس کی وہ عمدہ تدبیر نکالتا، اور جب کبھی وہ موجود نہیں ہوتا اسے تیزی سے مہیا کرتا ہے۔ ہر زبان میں ٹھوس اصطلاحات، اپنے ارتقا کی وجہ سے، غیر مرئی اصطلاحات کے مقابلے میں زیادہ وسیع اور بامعنی ہوتی ہیں۔ اس کا تصور کیا جا سکتا ہے جو خواب کی تشکیل میں وسطی کام کے ایک اچھے حصے کو، جو خواب خیالات کو خواب میں مختصر ترین وحدتِ اظہار میں تخفیف کرنا چاہتا ہے، وہ مختلف خیالات کے موزوں عبارتی ٹکڑوں سے اس طریقے سے متاثر ہوتا ہے۔ ایک خیال جس کا طریقہ اظہار شاید دوسرے عوامل سے متعین کیا جاتا ہے، وہ دوسرے موجود اظہار کے لیے، اِس کے ساتھ منقسمہ اور نتیجہ اثر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ایسا بلکل آغاز سے بھی کر سکتا ہے، جیسا وہ شاعر کی تخلیق میں کرتا ہے۔ جب ایک نظم قافیائی جوڑوں میں لکھی جاتی ہے۔ اس کی دوسری سطر دو شرائط کی پابند ہوتی ہے: اوّل وہ لازماً اس مفہوم کا اظہار کرے جو اسے تفویض کیا گیا، اور دوم، یہ اظہار پہلی سطر سے ہم قافیہ بھی ہو۔ بہترین نظم، بلاشبہ، جس میں فرد قافیہ دریافت کرنے کی مشقت نہیں اٹھاتا، اور جس میں دونوں خیالات قدرتی طور پر، باہمی استقراء سے، زبانی اظہار کو منتخب کرتے ہیں، جو بعد میں معمولی موزونیت سے قافیہ آرائی کی اجازت مرحمت کر دیتے ہیں۔

کچھ معاملات میں اظہار کی تبدیلی تکثیفِ خواب کے مقاصد کو زیادہ براہ راست طریقے سے پورا کرتی ہے۔ اس میں وہ الفاظ کی ترتیب مہیا کرتی ہے جو مبہم ہونے کی وجہ سے، خواب خیالات کو ایک سے زائد اظہار کی اجازت عطا کرتے ہیں۔ زبانی ذہانت کی کُل وسعت اس طرح خوابِ کار کا مقصد کو پورا کرتی ہے۔ خواب کی تشکیل میں الفاظ کے ذریعے ادا کردہ کردار سے ہمیں متحیر نہیں ہونا چاہیے۔ ایک لفظ، متعدد نظریات کے نقطۂ اتصال کی حیثیت سے، جیسا وہ تھا، پہلے ہی سے طے شدہ ابہام رکھتا ہے، اور عصَبانیہ (خوف، وہم) تکثیف کے لیے مواقع کا فائدہ اٹھاتا اور یوں الفاظ کے ذریعے دیا گیا ابہام بلکل اتنا ہی پُر شوق ہوتا ہے جتنا خواب پیدا کرتا ہے۔ خواب کی تحریف جلد مظاہرہ کیے گئے اظہار کے استبدال سے بھی مستفید ہو سکتی ہے۔ یہ بلاشبہ پریشان کُن ہے اگر ایک مبہم لفظ کو واحد معنی رکھنے والے دو الفاظ سے بدلا جائے، اور سنجیدہ کو واپس اس کی جگہ رکھا جائے۔ روز مرّہ کی بولی میں اظہار کا یہ اصلاح پذیر طریقہ ہماری تفہیمی صلاحیت کو چکرا دیتا ہے۔ خاص طور پر، چونکہ خواب ہمیں کبھی بھی یہ بتانے نہیں آتا، آیا اُس کے ذریعے پیش کیے گئے عناصر کی علمی یا استعاری طور پر وضاحت کی جا سکتی ہے، آیا وہ خواب لوازمے کا براہ راست، یا صرف بد نیتی سے اظہار کیے گئے ذریعے کا حوالہ دیتا ہے۔ عام طور پر خواب کے کسی بھی عنصر کی تشریح میں یہ شک رہتا ہے آیا وہ

(ا) منفی یا مثبت لحاظ سے قبول کیا جاتا ہے (تضادی تعلق)

(ب) تاریخی لحاظ سے تشریح کیا جاتا ہے (یادداشت کی حیثیت سے)

(ج) علامتی ہے؛ یا آیا

(د) اس کی قدر اُس کے الفاظ پر مبنی ہے۔

ذہن و دماغ کی اس ہمہ گیری کے باوجود، ہم کہہ سکتے ہیں کہ خوابِ کار سے متاثر پیش کش، جس کو کبھی بھی سمجھنا نہیں چاہا گیا، وہ مترجم پر اس سے بڑی کوئی بھی مشکل مسلط نہیں کر سکی جو نقوشِ مقدسہ کے قدیم مصنفین نے اپنے قارئین پر مسلط کی تھیں۔

میں خواب پیش کش کی پہلے ہی متعدد مثالیں دے چکا ہوں جو اظہار کے ابہام سے یکجا کی گئی ہیں ('اس کا منہ

بغیر کسی مشکل کے کھلتا ہے، ارما کے انجکشن کے خواب میں؛' بہر حال میں ابھی جا نہیں سکتا'، آخری بیان کردہ خواب میں، وغیرہ۔)۔ میں اب ایک خواب کا ذکر کروں گا جس کے تجزیے میں غیر مرئی خیالات کی ملائم پیش کش نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایسے خواب کی پیش کش اور علامتوں کے ذرائع کی تشریح کے درمیان فرق کی پھر صاف تعریف کی جا سکتی ہے۔ خوابوں کی علامتی تشریح میں علامتیت کی کلید خود مختارانہ طور منتخب کردہ شارح کے ذریعے، جب کہ ہمارے معاملات میں یہ کلیدیں زبانی بہروپ دھارے عالمی سطح پر جانی جاتی، اور طے شدہ گفت گو کے طریقوں سے لی جاتی ہیں۔ بشرطیکہ فرد درست نظریے پر صحیح موقع پر ضرب لگائے۔ فرد اس قسم کے خوابوں کو، خواہینا کے کسی بھی بیان سے آزاد ہو کر مکمل یا جزوی طور پر حل کر سکتا ہے۔

ایک خاتون، میری دوست خواب دیکھتی ہے: وہ ایک آپیرا میں ہے۔ وہ ایک wagnerian کارکردگی تھی، جو صبح 7.45 تک چلی۔ بالا اور سستی نشستوں میں میزیں ہیں، جس پر لوگ کھا اور پی رہے ہیں۔ اس کا چچیرا بھائی اور اس کی نوجوان بیوی جو حال ہی میں ہنی مون سے واپس آئے ہیں، وہ ان میزوں میں سے ایک پر بیٹھے ہیں۔ ان کے نزدیک اشرافیہ کا ایک فرد بیٹھا ہے۔ نوجوان بیوی اسے اپنے ساتھ ہنی مون سے بلکل واضح طور پر واپس لانے والی کہی جا سکتی ہے، ایسا جیسے وہ ہیٹ واپس لائے۔ بالائی نشستوں کے وسط میں ایک بلند مینار ہے، جس کی چوٹی پر ایک پلیٹ فارم ہے جو آہنی جنگلے سے گھرا ہوا ہے۔ وہاں، اوپر کنڈکٹر کھڑا ہے، جس کے خدوخال ہنس رشٹر سے مشابہہ ہیں۔ وہ مسلسل جنگلے کے عقب میں بھاگ رہا، اور خوفناک حد تک پسینے میں شرابور ہے اور اس حالت میں وہ آرکسٹرا بجوا رہا ہے، جو مینار کی بنیاد کے اِرگرد ترتیب دیا گیا ہے۔ وہ خود ایک باکس میں اپنی سہیلی کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے (جس سے میں واقف ہوں)۔ اس کی چھوٹی بہن اس کے ہاتھ میں بالائی نشست پر کوئلہ پکڑانا چاہتی ہے، کوئلے کا بڑا ڈھیر، مبینہ طور پر الزام لگاتے ہوئے کہ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس قدر لمبا، اور اس مرتبہ تکلیف دہ حد تک سرد ہوگا۔ (گو کہ باکس کو طویل کارکردگیوں کے دوران گرم رکھا جاتا ہے۔)

حالاں کہ دوسرے لحاظ سے خواب ہمیں حالت کی ایک اچھی تصویر دیتا ہے، وہ بلا شبہ، کافی حد تک غیر عقلی ہے: بالائی نشستوں کے وسط میں مینار، جہاں سے کنڈکٹر آرکسٹرا کی رہنمائی کرتا ہے، اور سب سے اوپر کوئلہ جس کو اس کی بہن اوپر دیتی ہے۔ میں نے قصداً اس خواب کے تجزیے کے لیے نہیں کہا۔ خواہینا سے کچھ ذاتی تعلقات سے معلومات کی وجہ سے میں اس کے بغیر بھی خواب کے اجزا کی آزادانہ تشریح کر سکتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ وہ موسیقار کے لیے شدید ہمدردی کے جذبات رکھتی تھی جس کی پیشہ ورانہ زندگی پاگل پن کی وجہ سے اختتام پذیر ہوئی تھی۔ میں نے اس لیے فیصلہ کیا کہ بالائی نشستوں والے مینار کو زبانی لوں۔ پھر یہ ظہور پذیر ہوا کہ وہ اس آدمی جس کو وہ ہنس رشٹر کی جگہ دیکھنا چاہتی ہے وہ آرکسٹرا کے تمام اراکین سے بلند ہے۔ اس مینار کو بدل کے ذرائع کے ذریعے جامع تشکیل کرنے کی حیثیت سے ضرور بیان کرنا چاہیے۔ اس کی ذیلی ساخت سے وہ اس آدمی کی عظمت کو پیش کرنا چاہتی ہے، لیکن چوٹی پر جنگلہ، جس کے عقب میں گولائی میں وہ قیدی یا پنجرے کے جانور (اس بدقسمت انسان کے نام کی تلمیح) کی حیثیت سے بھاگتا ہے، جو اس کی بعد والی تقدیر کو پیش کرتا ہے۔ 'پاگل مینار' شاید وہ اظہار ہے جس میں دو خیالات یکجا ہو سکتے ہیں۔

اب، جب کہ ہم خواب میں پیش کرنے کے طریقے کو دریافت کر چکے ہیں، ہم شاید، اسی کلید کے ساتھ، دوسرے بظاہر بے سروپا یا لغو کے معنی کھولنے کی کوشش کرتے ہیں، جو کہ کوئلہ ہے جو خواہینا کی بہن اسے دیتی ہے۔ 'کوئلہ' سے مراد 'خفیہ محبت' ہے۔

کوئی آتش، کوئی کوئلہ اتنی شدت سے نہیں دہکتا
جیسی پنہاں محبت، جس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا

وہ اور اس کی سہیلی نشست پر بیٹھے ہوئے ہیں، جب کہ اس کی چھوٹی بہن، جس کو ابھی شادی کی توقع ہے، ہاتھ اونچا کر کے اسے کوئلہ دیتی ہے' کیوں کہ وہ نہیں جانتی کہ وہ اس قدر طویل ہوگا۔' کیا طویل ہوگا اسے خواب میں نہیں بتایا گیا۔ اگر وہ ایک حکایت ہے، ہم کہیں گے' کار کردگی'؛ لیکن خواب میں ہم جملے پر غور کر سکتے ہیں جیسا وہ اسے مبہم اعلان کرتا، اور 'شادی کرنے سے پہلے' کا اضافہ کرتا ہے۔ 'خفیہ محبت' کی تشریح پھر چچیرے بھائی سے تصدیق کی جاتی ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بالائی نشستوں پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور کھلم کھلا اظہار محبت اس کی طرف منسوب ہے۔ خفیہ اور کھلی محبت میں تضاد، خوابینا کی آگ اور جوان بیوی کی سردمہری کے درمیان ہے جو خواب پر چھایا ہوا ہے۔ مزید یہ کہ، یہاں ایک مرتبہ پھر ایک آدمی' اعلا حیثیت کا حامل اشرافیہ اور موسیقار کے درمیان وسطی اصطلاح کے طور پر موجود ہے جو اپنی اونچی تمناؤں کو ابھارنے کا جواز رکھتا ہے۔

مذکورہ بالا تجزیے آخر کار تیسرے عنصر کو روشنی میں لے آتے ہیں، جس کا خواب خیالات سے خواب موضوع میں تبدیلی کا کردار کسی بھی لحاظ سے معمولی نہیں، یعنی، خواب خیالات کے مخصوص نفسیاتی لوازمے کو جو خواب استعمال کرتا ہے، اسے پیش کرنے کی موزونیت پر غور -- جس کا زیادہ حصہ بصری تصورات میں ہے۔ لازمی خواب خیالات سے وابستہ متعدد ذیلی نظریات کے درمیان، وہ ترجیح دیے جائیں گے جو بصری نمائندگی کا اجازت نامہ ہوتے ہیں۔ خواب کار بے لگام خیالات کو دوسری زبانی شکل میں دوبارہ استعمال کرنے سے نہیں ہچکچاتا، حالاں کہ یہ غیر معمولی شکل ہوتی ہے، بشرطیکہ یہ نمائندگی کو ممکن بنائے، اور اس طرح نفسیاتی تکلیف جو دبائی گئی سوچ کی وجہ سے پیدا ہوئی، اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اس خواب موضوع کو ایک دوسرے قالب میں ڈھالنا، اسی وقت تکثیف کا کام سرانجام دیتا، اور دوسرے خیال سے تعلق پیدا کرتا ہے جو بصورتِ دیگر قائم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ، تاہم، ممکن ہے کہ اس دوسرے خیال کے اصل اظہار کو اوّل سے بیچ راستے میں ملنے کے لیے پہلے ہی تبدیل کر چکا ہو۔

ہربرٹ سلبیرر نے خیالات کی تصورات میں تبدیلی کا ایک اچھے طریقے سے براہ راست مشاہدہ کرنے کا طریقہ بیان کیا ہے جو خواب کی تشکیل میں وقوع پذیر ہوتا، اور اس طرح الگ سے خواب کار کے اس ایک عنصر کا مطالعہ کرنا ممکن بنا دیتا ہے۔ اگر فرد تھکاوٹ اور غنودگی کی حالت میں خود اپنے پر ذہنی مشقت نافذ کرتا ہے، یہ بار بار وقوع پذیر ہوا کہ خیال نے اس سے فرار حاصل کر لی، اور اس کی جگہ وہاں ایک تصویر ظاہر ہوئی جس میں وہ خیال کے لیے متبادل کو شناخت کر سکتا تھا۔ سلبیرر اس متبادل عمل کو 'خود علامتی' کی حیثیت سے بیان کرتا ہے۔ میں یہاں کچھ مثالیں سلبیرر کے کام سے بیان کروں گا، اور مشاہدہ کردہ مظاہر کی مخصوص خصوصیات کی وجہ سے مضمون کا بعد میں حوالہ دوں گا۔

مثال 1. مجھے یاد ہے کہ میں ایک مضمون میں رکا ہوا عبارتی ٹکڑا درست کرنا چاہتا تھا۔

علامت. میں نے خود کو لکڑی کے ایک ٹکڑے کو ہموار کرتے ہوئے دیکھا۔

مثال 5. میں ذہن میں مخصوص مابعد الطبیعیات مطالعے کے مقصد کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہوں، جسے میں عمل میں لانے کا ارادہ کرتا ہوں۔

اس مقصد میں مَیں تاثر دیتا ہوں جو فرد کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کام کرنے کے طریقے پر مشتمل

ہوتا ہے، جب کہ وجود کی بنیاد تلاش کرنے کے لیے شعور یا وجود کے درجوں کی ہمیشہ اعلاترین شکلیں ہوتی ہیں۔

علامت. میں کیک کے اندر ایک لمبا چاقو گھونپتا ہوں تا کہ اُس کا ایک ٹکڑا لے سکوں۔

تشریح. میری چاقو کے ساتھ حرکت ایک سرے سے دوسرے سرے تک کسی کام کے کرنے کا اشارہ دیتی ہے.....علامت کی بنیاد کی تشریح درج ذیل ہے: میز پر مجھے کیک کو بار بار کاٹنا اور تقسیم کرنا تفویض کیا گیا۔ایک کام جو میں طویل عرصے سے کرتا ہوں، لچکدار چاقو، اور جو ایک خاص حد تک احتیاط کو لازمی ضرورت بناتا ہے۔ خاص طور پر، کیک کے ٹکڑوں کو صاف ستھرا نکالنا ایک مخصوص طرح سے مشکل کام ہوتا ہے۔ چاقو کو نہایت احتیاط سے مطلوبہ ٹکڑے کے لیے اندر تک ڈالنا پڑتا ہے۔ لیکن تصویر میں اور بھی علامت ہے۔ علامت والا کیک درحقیقت ڈوبوس کیک (dobos-cake) تھا، جس میں چاقو کو مختلف پرتوں (شعور اور خیال کے درجوں) کو کاٹنا پڑتا ہے۔

مثال 9. میں نے خیال کی ٹرین میں دھاگہ گم کر دیا۔ میں اسے دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں، لیکن میں شناخت کرتا ہوں کہ مقام روانگی مجھ سے مکمل طور پر فرار ہو گیا ہے۔

علامت. ایک شکل کے نمونے کا حصہ، جس کی آخری سطریں باہر گری ہوئی ہیں۔

بذلہ سنجی، اقتباسات، گانے، مزاحیہ ابہام اور کہاوتیں تعلیم یافتہ اشخاص کی ذہنی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اس لیے یہ ہماری توقعات کے بلکل مطابق ہوگا کہ ان کی روشنی میں اس قسم کے استعمال کی انتہائی تعداد کو خواب خیالات کی پیش کش میں چھپا ہوا دریافت کیا جائے۔ صرف لوازمے کے چند نمونوں کے معاملات میں قانونی جواز رکھنے والی علامتیت عام طور پر معلوم تلمیحات اور زبانی مساواتوں کی بنیاد پر اسے خود قائم کرتی ہے۔اس علامتیت کا اچھا حصہ، تاہم، نفسیاتی خلل اعصاب، کہانیوں اور مشہور محاوراتی طریق استعمال کے ساتھ ساتھ خوابوں میں بھی مشترک ہوتا ہے۔

حقیقت میں، اگر ہم لوازمے کو اور زیادہ بغور دیکھیں، ہم ضرور شناخت کرلیں گے کہ اس قسم کے متبادل کا خواب کار میں اطلاق اصل میں کچھ بھی نہیں کرتا۔اس کے مقصد کی کامیابی کے لیے، جو وہ اس معاملے میں احتساب کی مداخلت کے بغیر پیش کرتا ہے، وہ سادگی سے ان راستوں کی پیروی کرتا ہے جن کو وہ لاشعوری سوچ میں پہلے ہی نشان زدہ دریافت کر چکا ہوتا ہے، اور دبائے گئے لوازمے کی ان تبدیلیوں کو ترجیح دیتا ہے جن کو بزلہ سنجی اور تلمیحات کی شکل میں بھی شعوری بن جانے کی اجازت دی جاتی ہے، اور جس کے ساتھ تمام عصبی تخیلات بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔یہاں ہم، اے۔ شارنر کی خواب نمائندگی کو سمجھنے لگتے ہیں، جس کی لازمی درستی میں نے کسی اور جگہ کی ہے۔تخیل کی عمیق فکر فرد کے اپنے جسم کے ساتھ کسی بھی طرح مخصوص یا صرف خواب کی خصوصیات رکھتی ہے۔میرے تجزیے نے مجھے دکھایا ہے کہ یہ مستقل طور پر عصبی مریضوں کی شعوری سوچ میں پائی جاتی ہے، جن کا ہدف، لڑکپن، جوانی یا کنوار پن میں مخالف جنس یا ہم جنس کا عضو مخصوصہ ہوتا ہے۔لیکن، جیسا شارنر اور وولکلٹ بلکل درست زور دیتے ہیں، گھر صرف نظریات کا گروہ تشکیل نہیں دیتا جو جسم کی علامت سازی کے لیے، یا تو خواب میں یا عصبی مریضوں کے لاشعوری تخیلات میں اطلاق کیے جاتے ہیں۔یقیناً، میں ایسے مریضوں کو جانتا ہوں جو جسم اور مخصوص عضو کے لیے تعمیراتی علامتوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ان مریضوں کے لیے کھمبا اور ستون ٹانگوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں (جیسا گیتوں کے گیت میں)۔ان کے لیے ہر دروازہ جسمانی روزن، اور ہر پانی کا پائپ پیشابی نظام، اور وغیرہ کا اشارہ رکھتا ہے۔ لیکن نظریات کے گروہ جو پودوں کی زندگی، یا باورچی خانے سے متعلق ہیں، وہ عام طور پر، روزمرہ کی گذشتہ گفت گو کے جنسی تصور کو چھپانے کے لیے منتخب کیے جاتے ہیں۔تخیلاتی تقابلوں کی گاد جو قدیم ترین ماضی میں ہوتی ہے وہ اچانک راستا بناتی ہے (لارڈ کا انگور کا باغ، ابراہام کا 'بیج'، گیتوں کے گیت میں کنواری کا باغ)۔جنسی زندگی کی سب

سے بدترین اور سب سے زیادہ گہری تفصیل سوچی یا خواب میں دیکھی جا سکتی ہے جو بظاہر باورچی خانے کے عمل کی معصومانہ تلمیحات ہوتی ہیں۔ اس وقت ہسٹریا کی علامتیں قطعی طور پر نا قابلِ فہم ہو جاتی ہیں اگر ہم یہ بھول جائیں کہ جنسی علامتیں اپنے آپ کو خود سب سے زیادہ عام جگہ اور غیر نمایاں لوازمے کے عقب میں اپنے محفوظ ترین مقام پر چھپاتی ہیں۔ کچھ عصبی امراض والے بچے خون اور کچے گوشت کو نہیں دیکھ سکتے۔ وہ انڈوں اور میکرونی کا دیدار کر کے الٹی کرتے ہیں۔ اور سانپ کا خوف، جو انسان کے لیے قدرتی ہے وہ عصبی امراض میں حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ یہ تمام جنسی مفہوم رکھتے ہیں۔ جب کبھی بھی عصبی امراض اس قسم کے بہروپ میں اطلاق کرتے ہیں، وہ اس راستے پر قدم رکھتے ہیں جس پر تہذیب اپنے ابتدائی ایام میں چلی تھی۔ ان راستوں کے وجود کی باریک نقاب پوشی کر کے ہمارے محاوراتی اظہارات، مقولات، توہمات اور رواجوں نے آج کے دن تک تصدیق کی ہے۔

میں یہاں وعدہ کردہ ایک خاتون کا 'پھولوں کا خواب' شامل کرتا ہوں۔ اس خوب صورت خواب نے خوابینا کے لیے اپنی تمام جاذبیت کھو دی جب ایک مرتبہ اُس کی تعبیر کر دی گئی۔

(الف) بنیادی خواب: وہ دو خادماؤں کے پاس باورچی خانے میں جاتی اور زیادہ کھانا تیار کرنے میں زیادہ دیر کرنے پر جھاڑ جھپاڑ کرتی ہے۔ وہ ایک بہت بڑی تعداد میں باورچی خانے کے برتنوں کا باورچی خانے میں ڈھیری کی صورت میں خشک کرنے کے لیے الٹا رکھا ہوا دیکھتی ہے۔ بعد کا اضافہ: دو خادمائیں پانی لینے جاتی ہیں، اور لا کر رکھتی ہیں، جیسا وہ تھا۔ وہ دریا میں کودتی ہیں جو گھر یا احاطے تک پہنچتا ہے۔

(ب) اصل خواب: "وہ بلندی سے عجیب انداز میں تعمیر کردہ جنگلے سے نیچے اتر رہی ہے، یا ایک باڑ ہے جو ایک بڑے مربع سے جافری کے کام کی رکاوٹوں سے چھوٹے مربع روزنوں کے ساتھ بنائی گئی ہے۔ اس کو حقیقت میں کودنے کے لیے اختیار نہیں کیا جا سکتا؛ وہ مسلسل خوف زدہ ہے کہ وہ اپنے قدم کے لیے کوئی جگہ نہیں پاتی، اور وہ خوش ہے کہ اس کا لباس کہیں بھی نہیں اٹکا، اور کہ وہ نیچے بہت عزت کے ساتھ کودتی ہے۔ جیسے وہ کودتی ہے وہ اپنے ہاتھ میں ایک بڑی شاخ پکڑے ہوئے ہے، ایک گھنے درخت کی طرح، سرخ پھولوں سے لدی، ایک پھیلی ہوئی شاخ، جو کئی چھوٹی شاخوں کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ کھلے ہوئے شاہ دانہ کا تصور منسلک ہے، لیکن وہ پورے کھلے ہوئے کیمیلاس ہیں، جو بلاشبہ درختوں پر نہیں اگتے، جیسے وہ اترتی ہے، وہ پہلے ایک رکھتی، پھر اچانک دو، اور پھر دوبارہ ایک رکھتی ہے۔ جب وہ زمین پر پہنچتی ہے نچلا پھول پہلے ہی گرنے لگتا ہے۔ اب کہ وہ تلے تک پہنچ چکی ہے وہ ایک 'عجیب آدمی' کو دیکھتی ہے، جو کنگھی کر رہا ہے۔۔ جیسے وہ اسے رکھنا چاہے گی۔۔ صرف ایک درخت، جو لکڑی کے ٹکڑے کے ساتھ ہے، وہ (آدمی) اس سے اپنے بالوں کی گھنی شاخوں کو کھرچ رہا ہے، جو اس سے کائی کی طرح لٹکی ہوئی ہیں۔ دوسرے آدمی باغ میں ایسی شاخوں کو کتر رہے، اور سڑک پر پھینکتے ہیں، جہاں وہ پڑی ہوئی ہیں، اس لیے متعدد لوگ ان میں سے کچھ کو لے لیتے ہیں۔ لیکن وہ پوچھتی ہے آیا یہ صحیح ہے، آیا وہ بھی ایک لے سکتی ہے۔ باغ میں ایک جوان آدمی (وہ غیر ملکی، اور اس کا واقف کار ہے) کھڑا ہے جس کی طرف وہ یہ پوچھنے کے لیے جاتی ہے کیسے ان شاخوں کو دوبارہ اپنے باغ میں لگانا ممکن ہے۔ وہ اس خاتون کو آغوش میں لیتا ہے، جب کہ وہ جدوجہد کرتی اور اس سے پوچھتی ہے وہ کیا سوچ رہا ہے، کیا اس کو اس طریقے سے بانہوں میں لینا قابلِ اجازت ہے۔ وہ کہتا ہے اس میں کچھ غلط نہیں ہے، اس کی اجازت دی گئی ہے۔ وہ پھر خود اپنی مرضی سے اس کے ساتھ دوسرے باغ میں جانے کا اعلان کرتا ہے، یہ دکھانے کے لیے کہ کیسے ان کو اندر رکھا جائے، اور وہ کچھ کہتا ہے جو وہ سمجھ نہیں پاتی: 'اس کے ساتھ مجھے تین میٹر (بعد میں وہ کہتا ہے مربع میٹر) یا زمین کی تین گہرائیاں چاہئیں۔' یہ ایسا نظر آتا ہے جیسے وہ اس سے اپنی رضامندی کے بدلے میں کچھ شے کا کہہ رہا ہے، جیسے وہ اس کے باغ میں خود کچھ تلافی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، جیسے وہ

کسی قانون یا دوسرے حکم سے پہلوتہی اختیار کرنا چاہتا ہے، تا کہ اس سے کچھ فائدہ اسے زخم دیے بغیر حاصل کر سکے۔ وہ نہیں جانتی آیا اس نے اسے کوئی شے دکھائی تھی یا نہیں۔

مذکورہ بالا خواب، جس کو اپنی علامتوں کی وجہ سے اہمیت دی گئی ہے، اس کو 'سوانح حیاتی' خواب کی حیثیت سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ ایسے خواب تحلیل نفسی میں بار بار نمودار ہوتے ہیں، لیکن اس سے باہر شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

میں، بلا شبہ، ایسے لوازمے کی کثرت رکھتا ہوں، لیکن ان کو یہاں پر پیش کرنا ہم کو عصبی امراض کی حالتوں میں لے جائے گا۔ ہر شے اسی نتیجے کی طرف اشارہ کرتی ہے، یعنی، کہ ہم یہ فرض نہیں کرتے کہ نفسیاتی سرگرمی کی خصوصی علامت گری خواب کی تشکیل میں عمل پذیر ہوتی ہے؛ جو، اس کے برخلاف، خواب ایسی علامت گری کو استعمال کرتا ہے جیسے وہ لاشعوری سوچ میں بنی بنائی تیار پائی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ، اپنی آسان پیش کش کی وجہ سے، اور بہت سے حالوں میں اپنے احتساب سے مستثنا ہو کر زیادہ متاثر کن انداز میں خواب کی تشکیل کی مطلوبہ ضروریات کو مطمئن کرتے ہیں۔

5 - خوابوں میں علامتوں کے ذریعے نمائندگی

کچھ مزید مخصوص خواب

آخری سوانحی خواب کا تجزیہ دکھاتا ہے کہ میں نے خواب کی علامتوں کو بہت ابتدا سے ہی شناخت کر لیا تھا۔ لیکن میں صرف تھوڑا تھوڑا کر کے ہی مکمل وسعت اور اہمیت کی توصیف تک میں اپنے بڑھنے والے تجربے کے نتیجہ میں، اور ڈبلیو سٹیکل کے کام کے زیر اثر پہنچا تھا۔ اب میں اس متعلقہ کام کے بارے میں یہاں موزونیت سے کہہ سکتا ہوں۔

یہ مصنف، جو شاید نفسیاتی تجزیے سے اتنا ہی زخمی ہوا جتنا اس سے مستفید ہوا تھا۔ اس نے کثیر علامتی توضیحات پیدا کیں، جس پر اوّل کسی قسم کا اعتبار نہیں کیا گیا، لیکن ان کی اکثریت کی بعد میں تصدیق کی گئی، اور تسلیم کی جانے لگی تھیں۔ سٹیکل کی خدمات کو اس تبصرے سے چھوٹا نہیں کیا جا سکتا کہ شکّی ذخیرہ جس کے ساتھ یہ علامتیں وصول کی گئیں غلط نہیں تھا۔ اب مثالوں کے لیے جن پر اس نے اپنی تشریح کی بنیاد رکھی اکثر غیر متاثر کن ہیں، اور مزید یہ کہ، وہ ایک طریقے کا اطلاق کرتا ہے جسے غیر سائنسی ناقابلِ اعتبار قرار دے کر مسترد کر دیا گیا تھا۔ سٹیکل نے اپنے علامتی معنی وجدان کے راستے، علامتوں کو جلدی سمجھنے کی اپنی انفرادی اہلیت کی وجہ سے حاصل کیے۔ لیکن اس فن کو عام طور پر اپنایا نہیں جاتا۔ اس کی مہارت تنقید سے محفوظ ہے، اور اس کا نتیجہ اس لیے، اعتبار کے لیے کوئی دعوا نہیں رکھتا۔ یہ ایسا ہے جیسے کوئی متعدی بیماریوں کی اپنی تشخیص کی بنیاد شمّی (بو) کے تاثر پر رکھے جو بیمار کے بستر کے پاس محسوس ہوتی ہے۔ حالاں کہ وہاں بلاشبہ ایسے عملی معالج ہوتے ہیں جن کو شامہ کا شعور دوسروں کے مقابلے میں زیادہ خدمت سرانجام دیتا ہے، اور جو واقعی شمّی تیفوس (typhus) کو اپنے شامہ کے شعور سے تشخیص کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

تحلیل نفسی کے ارتقا پذیر تجربے نے ہمیں ان مریضوں کو دریافت کرنے کے قابل کیا جو حیرت انگیز درجے تک خواب کی علامتیت کی فوری تفہیم کرنے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی مریض پرے یکوس عتاہت (dementia praecox) کا شکار تھے، اس لیے وقتی طور پر یہ شک کرنے کا میلان تھا کہ تمام خوابینا علامتوں کی اتنی عمدہ تفہیم کے ساتھ ذہنی ابتری کے شکار ہیں۔ لیکن معاملہ ایسا ثابت نہیں ہوا؛ وہ صرف ایک سادہ سا کسی بھی قسم کے اسباب امراض کی اہمیت کے ادراک کے بغیر ذاتی نعمت یا خبط کا سوال تھا۔

جب کوئی ایک خود سے وسیع پیمانے پر خواب میں جنسی لوازمے میں علامتیت کے اطلاق سے مانوس ہو جاتا ہے،

فرد فطری طور پر خود سے استفسار کرتا ہے آیا ان میں سے کئی علامتیں شارٹ ہینڈ کی علامتوں کی طرح متعین دائمی معنی نہیں رکھتیں ۔اور یہاں گرچہ فرد بھی پورے طور پر ایک نئے خواب ۔ کتاب کو خفیہ تحریر کی طرز پر تدوین کرنے کا سوچتا ہے۔اس سلسلے میں یہ دیکھا جائے گا کہ علامتیت خاص طور پر خوابوں سے نہیں ،بل کہ اس کے بجائے غیر شعوری تصور سے مناسبت رکھتی ہے۔ان کو خاص طور پر لوگوں ،اوران کے خوابوں کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ حالت میں لوک ورثہ، اساطیر، کہانیوں، ضرب المثلوں، عبارتی ٹکڑوں، محاورں، اورلوگوں کی رائج پھبتیوں میں دریافت کیا جاسکتا ہے۔ ہم اس لیے خواب کی تشریح کی حدود سے ماورا جانا جاری رکھیں گے تا کہ علامتیت کے پورے معنی کی تحقیق کر سکیں، اور متعدد مسائل جو علامت کے تصور سے وابستہ ہیں ان کی غیر حل شدہ اکثریت پر یہاں بحث کرنا جاری رکھتے ہیں۔ ہم خود کو یہاں یہ کہنے پر محدود کرتے ہیں کہ علامت سے تشریح بلواسطہ تشریح کے عنوان کے زیر اثر آتی ہے،لیکن ہمیں تمام اقسام کی علامتیں بلا امتیاز علامتوں کی تشریح کی درجہ بندی ان کی نمایاں خصوصیات کا واضح ادراک کیے بغیر دوسرے بلواسطہ طریقے سے تشریح کرنے پر تنبیہ کرتی ہیں۔متعدد معاملات میں مشترکہ خوبی علامت سے شراکت کرتی اور اس میں یہ جو شے واضح طور پر پیش کرتی ہے ، اسے دوسروں میں چھپاتی ہے۔ ان بعد والے معاملات میں علامت کا انتخاب معمّا سا ظاہر ہوتا ہے۔اور یہ وہ معاملات ہیں جو علامتی تعلق سے متعلق حتمی معنی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہیں جو توارثی فطرت کے ہیں اوآج علامتی طور پر منسلک ہیں ،ممکنہ طور پر ابتدائی زمانے سے، تخیلاتی اور زباندانی کی شناخت سے متحد ہیں۔ علامتی تعلق بچا کھچا اور پہلی شناخت کی یاددہانی کرتا نظر آتا ہے۔ اس کو بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ کئی معاملات میں علامتی شناخت زباندانی کی شناخت سے بلند ہو جاتی ہے، ایسا جیسا شارنر پہلے ہی دعوا کر چکا ہے۔

خواب اس علامتیت میں ان کے پوشیدہ خیالات کو بہروپ شدہ شکل میں پیش کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ علامتوں کے درمیان اس طرح بلا شبہ، کئی یا تمام دائمی طور پر استعمال کیے جاتے ہیں اوران سے وہی شے مراد لی جاتی ہے جو وہ پیش کرتے ہیں۔لیکن ہمیں نفسیاتی لوازمے کی پرشوق ملائمت کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے۔اکثر خواب موضوع میں موجود ایک کافی علامت کی علامتی طور پر تشریح نہیں کی جاسکتی لیکن اس کے مناسب معنی کے ساتھ کی جاسکتی ہے۔ دوسرے مواقع پر خوابینا، خصوصی یادداشت سے نمٹنے کے بعد، اگر قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے لے،اور کسی کا چاہے جو بھی خیال ہو وہ اس کا جنسی علامت کی حیثیت سے استعمال کرے، گو کہ عمومی طور پر اس کا ایسا استعمال نہیں کیا جاتا۔ جب بھی اس کے پاس خواب موضوع کو پیش کرنے کے لیے متعدد علامتوں کے انتخاب کا موقع ہوتا ہے، وہ اس علامت کی حمایت میں فیصلہ صادر کرتا ہے جو اضافے میں اس کے دوسرے خیال لوازمے سے متعلق ہوتی ہے۔اس کو وہ مخصوص قانونی جواز رکھنے والے کے بجائے ایک انفرادی تحرک کا استعمال کرنا کہتا ہے۔

حالاں کہ شارنر کے وقت سے لے کر زمانۂ حال تک خواب کے مسائل کی تحقیقات نے یقینی طور پر خواب علامت کے وجود کو قائم کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ھیولاک ایلس تسلیم کرتا ہے کہ ہمارے خواب بلا شک وشبہ علامتوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ یہ ابھی تک تاہم تسلیم کیا جاتا ہے کہ خواب نہ صرف خواب تشریح کو سہولت دیتے ، بل کہ اسے اور زیادہ مشکل بھی بناتے ہیں۔ خوابینا کی آزادانہ شراکت کے ساتھ تشریح کرنے کی تکنیک اکثر دوسروں کے مقابلے میں ؛ جہاں تک خواب موضوع کے علامتی عناصر کا تعلق ہے، ہمیں مصیبت میں ڈال دیتی ہیں۔ خواب تشریح کی طرف خودمختارانہ واپسی، جیسا زمانہ قدیم میں مشق کیا جاتا تھا، اوراس کا سٹیکل کی ظالمانہ تشریحات سے از سرنو جائزہ لیا گیا، وہ سائنسی طریقے کار سے متضاد ہے۔ اس کے نتیجے میں، خواب موضوع کے وہ عناصر جن کو علامتی طور پر سمجھا جانا چاہیے وہ ہم پر مرکب تکنیک کا اطلاق کرنے کے لیے دباؤ ڈالتے ہیں، جو ایک طرف تو خوابینا (dreamer) کی

وابستگیوں پر بنیاد رکھتے، جب کہ دوسری طرف شارح کی علامتوں کی تفہیم کے ذریعے غائب حصّوں کو مہیا کرتے ہیں
۔علامتوں کے حل کے لیے ہماری نازک احتیاط کو لازماً علامتوں کے محتاط مطالعہ سے، خاص طور پر خوابوں کی شفاف
مثالوں سے اتفاق کرنا چاہیے تاکہ خواب تشریح کی خود مختارانہ ملامت کو خاموش کر سکیں۔غیر یقینیت جو ابھی تک
ہمارے عمل سے خواب کے شارحین کی حیثیت سے منسلک ہے، وہ جزوی طور پر نامکمل علم (جو، تاہم، بتدریج ارتقا پذیر کیا
جاسکتا ہے) اور جزوی طور پر خواب علامتوں کی خودکئی خصوصیات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ اکثر متعدد اور متنوع معنی
رکھتے ہیں، اس لیے، جیسا چینی مسودے میں ہے، صرف متن درست معنی کو پیش کر سکتا ہے۔ علامت کی یہ کثیر النوع
اہمیت خواب کے شعبے کی فالتو تشریحات تسلیم کرنے اور اسے پیش کرنے کے اس موضوع کی ایک لحاظ سے ساتھی ہے۔
لیکن مختلف تمنا کے جذبات اور خیال کی تشکیلات اکثر بہت ہی زیادہ مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔

ان محدودات اور تحفظات کے بعد میں آگے بڑھتا ہوں۔ بادشاہ اور ملکہ بہت سے معاملات میں حقیقت میں
خوابینا کے والدین، اور خوابینا خود شہزادہ یا شہزادی ہوتی ہے۔لیکن شہنشاہ کو دیا گیا اعلا اقتدار کچھ خوابوں میں عظیم انسان
کو دیا جاتا ہے، مثال کے طور پر، گوئٹے باپ کی علامت کے طور پر نمودار ہوتا ہے۔--تمام لمبی کی گئی اشیاء، چھڑیاں،
شجر کے تنے، چھتریاں، تمام تیز اور لمبے کیے ہوئے ہتھیار، چاقوؤں، خنجروں، اور لاٹھیوں کو مرد رکن کو حیثیت سے پیش
کیا جاتا ہے۔ بار بار ہونے والی لیکن اس کے لیے بہت زیادہ قابلِ تفہیم علامت کی قطار ہے۔ -- چھوٹے
صندوق، چھاتیاں، الماریاں، اور اوون، گھڑے، جہاز، اور ہر قسم کی کشتیاں زنانہ عضو سے مطابقت کرتی ہیں۔
--خواب میں ایک کمرہ عورت کو پیش کرتا ہے۔اس کے متعدد داخلی اور خارجی راستے بمشکل ہی حساب کر کے ہمیں اس
تشریح کے شک میں مبتلا کرتے ہیں۔اس میں یہ دل چسپی ہوتی ہے آیا کمرہ کھلا ہوا یا بند ہے اس حوالے سے آسانی
سے سمجھ میں آجاتا ہے۔اس کی وضاحت کی کوئی ضرورت نہیں کہ کس قسم کی چابی اس کمرے کو کھولے گی۔' تالا اور چابی'
کی علامت کا یوھلینڈ نے گراف ایبرسٹن کے گیت میں سلیقے سے استعمال کیا۔فلیٹ کے کمروں کا خواب، حرم یا قحبہ
خانے کا اشارہ دیتا ہے۔لیکن، جیسا ایچ شاش نے قابلِ تعریف مثال سے دکھایا کہ یہ شادی (تضاد) کو بھی پیش کرتا
ہے۔بچپن کی جنسی تحقیقات ایک دل چسپ تعلق کے ساتھ ظہور پذیر ہوتی ہے جب خوابینا دو کمروں کو خواب میں دیکھتا
ہے جو پہلے ایک تھا، یا وہ دریافت کرتا ہے کہ گھر کا مانوس کمرہ جس کو وہ خواب میں دیکھتا ہے دو میں تقسیم، یا اس کا اُلٹ
ہو گیا ہے۔بچپن میں زنانہ عضو اور دُبر (پیچھے) (anus) کو واحد کھلنے والی کو صبیانی موری کے نظریے کی حیثیت سے
اخذ کیا جاتا ہے، اور صرف بعد میں یہ دریافت ہوا کہ جسم اس علاقے میں دو مختلف خلائیں اور کھُلن رکھتا ہے۔کڑی
ڈھلان کا جھکاؤ، سیڑھیاں، اور ان پر اوپر نیچے جانا، علامتی طور پر جنسی عمل کو پیش کرتے ہیں۔ہموار دیواریں جن کے
اوپر فرد کودتا، مکانوں کا چہرہ مہرہ، جس میں وہ خود کو ادھر سے اُدھر تک اکثر بڑی پریشانی کے شعور کے ساتھ نیچے
لاتا، انسانی جسم کو سیدھا رکھنے سے مطابقت رکھتے، اور ممکنہ طور پر خوابوں میں بچگانہ یادداشتوں کے طور پر والدین یا
دایاؤں پر چڑھنے کو دہراتے ہیں۔'ہموار' دیواریں آدمی ہیں۔ پریشان کن خوابوں میں اکثر فرد مضبوطی سے گھروں کی
تسطیح (projection) کو پکڑتا ہے۔میزیں، آیا کھلی ہوں یا ڈھکی، اور بورڈ خواتین ہیں، شاید اپنے تضاد کی وجہ سے،
چونکہ وہ کوئی بھی نکلے ہوئے احاطے نہیں رکھتیں۔ 'لکڑی'، عام طور پر بولتے ہوئے، اپنی زباندانی کے تعلقات سے
مطابقت کے ساتھ مونث لوازمہ کو پیش کرتی نظر آتی ہے۔میڈیریا جزیرے کے نام سے پرتگالی زبان میں 'لکڑی' مراد
ہے۔چونکہ 'بستر اور تختہ شادی کو تشکیل دیتے ہیں، خواب میں موخر الذکر اوّل الذکر کا متبادل بنتا ہے اور جہاں تک ہوسکتا
ہے قابل عمل جنسی پیچیدہ نمائندگی کو ادلا بدلی کر کے غذائی پیچیدگی بنا دیتا ہے۔-- لباس کے اجزا، ایک عورت کا ہیٹ
بلکل یقین کے ساتھ مردانہ عضو کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔آدمیوں کے خواب میں اکثر ٹائی کو خاص عضو کی

علامت کے طور پر پایا جاتا ہے۔ یہ صرف اس وجہ سے نہیں کیوں کہ ٹائی جسم کے اگلے حصے میں لٹکی ہوتی، اور مردوں کی خصوصیات میں ہوتی ہے، لیکن اس لیے بھی کہ فرد اسے خوشی سے منتخب کرتا ہے۔ یہ ایک آزادی ہے جو فطرت علامت کی اصل کے سلسلے میں منع کرتی ہے۔ اشخاص جو اس علامت کا خواب میں استعمال کرتے ہیں وہ ٹائیوں کے معاملے میں بہت ہی زیادہ فضول خرچ ہوتے ہیں، اور اس کا ایک وسیع ذخیرہ رکھتے ہیں۔ تمام پیچیدہ مشینیں اور آلات ممکنہ طور پر، اصول کے تحت خاص مردانہ عضو ہوتے ہیں جس کو بیان کرنے میں خوابوں کے علامتیت اتنی ہی موثر ہوتی ہے جتنی انسانی ذہانت ہوتی ہے۔ یہ بلکل نا قابلِ خطا امر ہے کہ تمام ہتھیار اور آلات مردانہ عضو کی علامت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں: مثلاً، ہل کا پھل، ہتھوڑا، بندوق، خنجر، تلوار، وغیرہ۔ دوبارہ، خواب میں دیکھے گئے بہت سے نظارے، خاص طور پر وہ جو پلوں یا جنگل سے بھرے پہاڑوں پر مشتمل ہوتے ہیں، ان کو جلد ہی خاص عضو کی حیثیت سے شناخت کیا گیا۔ مارسنوسکی نے مثالوں کا ایک ذخیرہ جمع کیا جس میں خوابینا نے اپنے خواب کی وضاحت تصویر کشی کرکے کی، تا کہ نظاروں اور جگہوں کو اس میں نمودار ہوتا ہوا پیش کرے۔ ان تصویر کشیوں میں صاف صاف پنہاں اور عیاں خوابوں کے درمیان امتیاز کے معنی کو دکھایا گیا ہے۔ جب کہ، سادہ لوحی سے دیکھتے ہوئے وہ منصوبوں، نقشوں، اور علیٰ ہذا القیاس کو پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ بغور تحقیق دکھاتی ہے کہ وہ انسانی جسم کے خاص عضو، وغیرہ کی نمائندگیاں ہیں، اور ان کا صرف اس طرح ادراک کرنے کے بعد ہی خواب کو سمجھا جا سکتا ہے۔ آخر کار، جہاں فرد نا قابل تفہیم الفاظ سازی پاتا ہے وہ جنسی اہمیت کے حامل اجزائے ترکیبی کے اتصال کا شک کرسکتا ہے۔-- بچے، بھی، اکثر عضو خاص کا اشارہ کرتے ہیں، جیسے عورتیں اور مرد اپنے عضو خاص کو 'چھوٹا مرد'، 'چھوٹیعورت'، چھوٹی شے' کے ذریعے حوالہ دیتے ہیں۔ 'چھوٹا بھائی' کو درست طور پر سٹیکل نے مردانہ عضو خاص کی حیثیت سے شناخت کیا۔ خواب میں چھوٹے لڑکے کے ساتھ کھیلنا یا اسے مارنا مشت زنی کا نمائندہ ہوتا ہے۔ خواب کا راخصا کاری (castration) کو گنجے پن، بال کٹنے، دانتوں کے ٹوٹنے، اور سر کٹنے سے پیش کرتا ہے۔ جیسے اخصا کاری کے خلاف ضمانت میں خواب عام علامتوں میں سے ایک کو آلہ تناسل کے لیے دگنی یا کثیر النوع شکلوں میں استعمال کرتا ہے؛ اور خواب میں چھپکلی-- ایک جانور جس کی دُم اگر الگ کردی جائے دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے-- کا نمودار ہونا بھی وہی معنی رکھتا ہے۔ اکثر ایسے جانور، جیسے مچھلی، گھونگا، بلی، چوہا، لیکن سب سے زیادہ سانپ جو سب سے زیادہ مرد رکن ہے، جن کو اساطیر اور لوک گیتوں میں خاص عضو کی علامت میں استعمال کیا جاتا ہے وہ اپنا کردار خواب میں بھی ادا کرتے ہیں۔ چھوٹے جانور اور کیڑے مکوڑے نا چاہے گئے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کا متبادل ہوتے ہیں۔ کیڑے مکوڑے سے متعدی بیماری حمل کے مساوی ہوتی ہے۔-- مردانہ عضو کے لیے میں جدید ترین علامت ہوائی جہاز کا حوالہ دینا چاہتا ہوں، اس کا اطلاق اس کے پرواز کے تعلق سے، اور کبھی کبھار اس کی شکل سے بھی جواز پاتا ہے۔-- سٹیکل نے متعدد دوسری علامتیں بھی دیں ہیں، جن کی ابھی تک تصدیق نہیں ہوسکی۔ اس نے اُن کی تصاویر کے ذریعے مثالیں دیں ہیں۔ اس مصنف کے کاموں، اور خاص طور پر اس کی کتاب Die Sprache des Traumes علامتوں کی تشریحات کے لیے عظیم ذخیرے پر مشتمل ہے۔ ان میں کچھ کا صاف دل سے اندازہ لگایا جا سکتا اور بقیہ کو تحقیق سے ثابت کیا جا سکتا ہے، جیسے، مثلاً، موت کی علامتیت کے حصے میں، مصنف کے تنقیدی تاثرات کی کمی، اور اس کے ہر رجحان کو ہر قیمت پر عمومیت عطا کرنے کی کوشش نے تشریحات کو مشکوک یا نا قابلِ اطلاق بنا دیا۔ اس لیے اس کے کام کو استعمال کرنے پر لفظ احتیاط کی نصیحت کی جاتی ہے۔ میں اس لیے خود کو صرف چند مثالوں تک محدود رکھوں گا۔

سٹیکل کے مطابق دایاں اور بایاں کو خوابوں میں اخلاقی لحاظ سے سمجھنا چاہیے۔ 'سیدھا ہاتھ ہمیشہ صحیح راستے کا اور بایاں ہاتھ جرم کے راستے کا اشارہ دیتا ہے۔ اس طرح بایاں ہم جنس پرستی، محرمات سے زیادتی، اور اخلاق سوزی کا

، جب کہ سیدھا شادی کا اشارہ دیتا ہے۔ معنی ہمیشہ خواببینا کے انفرادی اخلاقی نقطۂ نگاہ سے متعین کیے جاتے ہیں۔خواب میں رشتے دار عام طور پر خاص عضو کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ۔ یہاں میں یہ پکا کر سکتا ہوں کہ یہ معنی صرف بیٹے ، بیٹی اور چھوٹی بہن کے لیے ہیں جہاں کہیں بھی 'چھوٹی شے' استعمال کی جائے۔ دوسری طرف، تصدیق شدہ مثالیں ہمیں بہنوں کو چھاتیوں کی علامت، اور بھائیوں کو بڑے نصف کُرّے کی حیثیت سے شناخت کرنے کی اجازت دیتی ہیں ۔گاڑی پکڑنے سے رہ جانے کو سٹیکل عمر میں تفاوت سے تشریح کرتا ہے۔ مسافر کا سامان گناہ کا بوجھ ہوتا ہے جس کے تلے وہ دبا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن مسافر کا سامان اکثر بلا کسی غلطی کے خود اس کے اپنے مخصوص عضو کی علامت ہوتا ہے۔ اعداد جو بار بار خوابوں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں ان کو سٹیکل مقررہ معنی تفویض کرتا ہے، لیکن یہ تشریحات نہ ہی کافی تصدیق شدہ نظر آتی اور نہ ہی عالمی جواز رکھتی ہیں، گرچہ انفرادی معاملے میں وہ ان کو عام طور پر بظاہر معقول شناخت کرتا ہے۔ ہم، تمام وقوعوں میں، کثیر تصدیق رکھتے ہیں کہ عدد تین مرد کے خاص عضو کی علامت ہے۔ سٹیکل کی ایک عمومیت سازی خاص عضو کے دہرے معنوں کا حوالہ دیتی ہے۔ 'وہاں جہاں علامت ہے،' وہ پوچھتا ہے،' کیا اسے (اگر کسی کو تخیل سے اجازت دی گئی ہو) بیک وقت مونث اور مذکر لحاظ سے استعمال نہیں کیا جا سکتا ؟' یقین کرتے ہوئے، جملۂ معترضہ کے مرکب تام اس دعوے کے قطعی کردار کو واپس لے لیتی ہے، اس لیے تخیل ہمیشہ ایسے دہرے معنی کی اجازت نہیں دیتا۔ ابھی تک، میں سمجھتا ہوں یہ بیان کرنا زائد از ضرورت نہیں ہے کہ میرے تجربے میں سٹیکل کا یہ عام بیان تفصیل کا متقاضی ہے۔ اس کے ساتھ وہ علامتیں بھی ہیں جو مرد کے ساتھ عورت کے مخصوص عضو کے لیے بار بار استعمال کی جاتی ہیں۔ وہاں دوسری بھی ہیں جو زیادہ وقعت، یا تقریباً بلا شرکت غیرے، صنفوں میں سے ایک کو نامزد کرتی ہیں۔ وہاں تاہم اور دوسری ہیں جنھیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں، وہ مردانہ یا زنانہ اہمیت رکھتی ہیں۔ زنانہ عضو کی علامتوں کے لیے سخت چیزوں اور ہتھیاروں کا طویل استعمال، یا کھوکھلی اشیاء (چھاتی، صندوق، وغیرہ) کا مردانہ عضو کی علامت کے طور پر استعمال کی تصور اجازت نہیں دیتا۔

یہ صحیح ہے کہ خوابوں کا رُجحان، اور لاشعوری تخیل، جنسی علامات کو ذوجنسیت سے استعمال کرتے ہوئے، محرابی وصف کو افشا کرتا ہے، اس لیے کہ بچپن میں جنسی امتیاز نا معلوم ہوتا ہے، اور خاص عضو کے اسی نام کو دونوں جنسوں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کوئی ذوجنسی علامت کی اہمیت کے سلسلے میں اس سے غلط فہمی کا شکار ہو سکتا ہے اگر فرد اس حقیقت کو بھول جائے کہ مردانہ عضو خاص عورت کے ذریعے اور اُلٹ پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے خواب عورت کے مرد ہونے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

عضو خاص کو خوابوں میں جسم کے دوسرے حصوں، یعنی مرد کو ہاتھ اور پیر سے، اور عورت کو منہ، کان، یہاں تک کہ آنکھ کے ذریعے پیش کیا جا سکتا ہے۔ انسانی جسم سے بلغم، آنسو، پیشاب، منی، وغیرہ کے افراز (secretion) کو خواب میں ادلے بدلے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سٹیکل کا یہ بیان اصل میں درست ہے، لیکن اس پر آر. ریٹلر کے مخصوص تبصرے کے نتیجے میں تنقیدی پابندیوں نے اس کے جواز کو نقصان پہنچایا۔

یہ بہت ہی نامکمل اشارے دوسروں کو زیادہ تکلیف دہ ذخیرہ متحرک کرنے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں۔ میں نے خواب علامتیت کو اپنے تحلیل نفسی کے تعارفی خطبات میں تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

اب میں ایسی علامتوں کے استعمال میں چند مثالوں کا اضافہ کروں گا، جو یہ دکھائیں گی اگر خواب کی علامتیت کو خارج کر دیا جائے تو کیسے خواب کی تشریح پر پہنچنا ناممکن ہوتا ہے۔ لیکن یہ دیکھنا باقی رہتا ہے اسے کیسے کئی معاملات میں فرد پر حکمیہ نافذ کیا جاتا ہے۔ اسی وقت، میں اظہار یہ سے محققین کو خوابوں کی تشریح میں علامتوں کی اہمیت میں بہت غلو کرنے، اور خواب ترجمہ کے کام کو علامتوں کے ترجمے تک محدود کرنے، اور خواببینا کی وابستگی کو استعمال کرنے کی

تکنیک کو نظر انداز کرنے پر متنبیہ کرتا ہوں۔ خواب تشریح کی دو تکنیکیں ایک دوسرے کی اضافت ہیں، خاص طور پر نظریاتی طور پر بعد کے عمل سے اس نظیر کو برقرار رکھا جاتا ہے، جو خوابینا کی گفت گو کو حتمی اہمیت تفویض کرتی ہے، جب کہ علامت کا ترجمہ جس کو ہم زیر بحث لاتے ہیں معاونی کردار ادا کرتا ہے۔

1. ہیٹ مرد کی علامت ہے: (ایک جوان عورت کے خواب کا جزو جو اپنے للچائے جانے کے خوف کے نتیجے میں خوف سے متاثر تھی۔)

'میں گرمیوں میں ایک سڑک پر جا رہی ہوں؛ میں نے مخصوص شکل والی تنکوں کی ٹوپی پہن رکھی ہے، جس کا وسطی ٹکڑا اوپر کی طرف مڑا ہوا ہے، جب کہ اطراف کے ٹکڑے نیچے کی طرف لٹکے ہوئے ہیں (یہاں حلیہ بیان کرنے والی ہچکچاتی ہے)، اور اس طریقے سے کہ ایک دوسرے پر لٹکا ہوا ہے۔ میں خوش ہوں اور خود اعتمادی والا رویہ رکھتی ہوں، اور میں متعدد جوان افسروں کے پاس سے گزرتے ہوئے خود سوچتی ہوں؛ تم میرے ساتھ کچھ نہیں کر سکتے۔'

جیسے وہ ہیٹ کے ساتھ کوئی بھی شراکت پیدا نہیں کر سکتی تھی، میں نے اس سے کہا: 'ہیٹ مردانہ عضو ہے، اپنے وسطی اٹھے ہوئے ٹکڑے اور دو اطراف میں نچلی طرف لٹکے ہوئے دو ٹکڑے ہیں۔' وہ شاید مخصوص ہے کہ اس کا ہیٹ مرد سمجھا جائے، لیکن آخرکار کوئی کہتا ہے: ٹوپی کے نیچے چلی جاؤ، جس سے ہم مراد لیتے ہیں شادی کر لو۔ میں جان بوجھ کر خود کو اطراف میں دو ٹکڑوں کے غیر مساوی انحصار سے متعلق تفصیلات سے گریز کر رہا ہوں، گو کہ اس کے درست تعین سے ایسی تفصیلات تشریح کرنے کے راستے کی طرف ضرور راشارہ کرتی ہیں۔ میں یہ کہنے چلا تھا، اگر وہ شاندار شوہر رکھتی تھی تو اسے افسروں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسے ان سے کوئی بھی خواہش نہیں کرنی چاہیے تھی۔ وہ اس کا لازمی طور پر تخیلاتی لالچ تھا جس نے اسے بغیر حفاظت اور بغیر ساتھی کے باہر جانے سے روکا تھا۔ تشویش کی یہ آخری وضاحت میں اسے پہلے ہی دوسرے لوازمات کی بنیاد پر دینے کے قابل ہو گیا تھا۔

یہ قابل ذکر ہے کس طرح خوابینا نے اس تشریح کے بعد کس طرح کا رویہ اپنایا۔ اس نے ہیٹ کے بیان سے دست برداری اختیار کی، اور اس کو تسلیم کرنے سے انکار کیا کہ اس نے کہا تھا دو اطراف کے ٹکڑے نیچے کی طرف لٹک رہے تھے۔ تاہم، مجھے پکا یقین تھا جو میں سن چکا تھا اس لیے میں خود کو دھوکہ نہیں دے سکتا تھا۔ میں نے اس کو زور دے کر کہا کہ اس نے ایسا ہی کہا تھا۔ وہ تھوڑی دیر خاموش رہی، اور پھر حوصلہ پیدا کر کے مجھ سے پوچھا کیوں اُس کے شوہر کا ایک فوطہ دوسرے سے نیچے تھا، کیا ایسا تمام آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہیٹ کی اس مخصوص تفصیل کی وضاحت کے بعد تمام تشریح اُس نے تسلیم کی۔

ہیٹ کی علامت کے بارے میں مَیں مریضہ کے بیان کرنے سے بھی بہت پہلے سے آشنا تھا۔ دوسرے لیکن کم شفاف معاملات میں مَیں یقین کرتا ہے اسے عورت کے خاص عضو کے لیے بھی فرض کیا جا سکتا ہے۔

2. (اسی مریضہ کا ایک دوسرا خواب)

'اس کی ماں اپنی چھوٹی بیٹی کو دور بھیجتی ہے تا کہ وہ تنہا جائے۔ وہ پھر اپنی ماں کے ساتھ ریلوے اسٹیشن گاڑی چلا کر جاتی ہے، اور دیکھتی ہے اس کی چھوٹی راستے کے ساتھ ساتھ جا رہی ہے، اس لیے وہ کچلی جا سکتی ہے۔ وہ ہڈیوں کے چٹخنے کی آواز سنتی ہے۔ (اس پر اس کا تجربہ پریشان کن ہے لیکن دہشت ناک نہیں) پھر وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر دیکھتی ہے۔ اسے اجزا پیچھے سے دیکھنے میں نہیں آتے۔ پھر وہ اپنی ماں کو چھوٹی بہن کو تنہا بھیجنے پر ملامت کرتی ہے۔'

تجزیہ:- یہ کوئی آسان کام نہیں کہ یہاں خواب کی مکمل تشریح دی جائے، جو خوابوں کے دائرے کا حصہ تشکیل دیتا ، اور اسے صرف بقیہ کے ساتھ تعلق سے پورا سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ لوازمہ حاصل کرنا آسان نہیں جو کافی حد تک تنہائی کی حالت میں علامتیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ مریضہ اوّل یہ پاتی ہے کہ ریلوے کا سفر تاریخی طور پر سینیٹوریم سے اعصابی

امراض کے لیے روانگی کی ایک تلمیح کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جس کے ڈائریکٹر سے وہ محبت میں مبتلا تھی۔ اس کی ماں اسے دور لے گئی، اور اس کی روانگی سے پہلے معالج ریلوے اسٹیشن آ گیا اور اسے پھولوں کا ایک گلدستہ دیا۔ وہ خود کو بے چین محسوس کرتی ہے کیوں کہ اس کی ماں اس کی توجہ کو دیکھتی ہے۔ یہاں ماں، اس لیے، اس کے جذبات میں مداخلت کرنے والی کی حیثیت سے نمودار ہوتی ہے۔ وہ ایک کردار ادا کرتی ہے جسے اس کی ماں نے اپنی بیٹی کے بچپن میں سرانجام دیا تھا۔ — دوسری وابستگی اس جملے کا حوالہ دیتی ہے: 'وہ پھر دیکھنے کی کوشش کرتی ہے اسے اجزا پیچھے سے دیکھے میں نہیں آتے۔' خواب کے بہرے مہرے میں فرد پر فطری طور پر چھوٹی لڑکی کے اجزا کا سوچنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے، جو گاڑی کے پیچھے آئی اور نکل گئی۔ وابستگی، تاہم، بالکل مختلف سمت میں جاتی ہے۔ وہ یاد کرتی ہے ایک مرتبہ اس نے اپنے والد کو باتھ روم میں پیچھے سے عریاں دیکھا تھا؛ وہ پھر جنس کے امتیاز پر بات کرنا شروع کرتی ہے، اور تبصرہ کرتی ہے کہ مرد کا عضو پشت سے دیکھا جا سکتا ہے، لیکن عورت میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس لحاظ سے وہ اب خود تشریح پیش کرتی ہے کہ 'چھوٹا ایک' خاص عضو ہے، اور اس کی چھوٹی (وہ ایک چار سالہ بہن رکھتی ہے) اس کا اپنا عضو ہے۔ وہ اپنی ماں کی ملامت ایسے رہنے پر کرتی ہے جس میں وہ کوئی عضو نہیں رکھتی، اور اس ملامت کو خواب کے تعارفی جملے میں شناخت کرتی ہے۔ ماں اپنی چھوٹی کو باہر بھیجتی ہے، تا کہ وہ تنہا جائے۔ اپنے تخیل میں، سڑکوں پر تنہا جانے سے مراد کسی مرد سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا، جسے وہ ناپسند کرتی تھی۔ اس کے تمام بیانات کے مطابق، وہ لڑکی کی حیثیت سے اپنی ماں کے حسد سے متاثر ہوتی ہے، کیوں کہ اُس کا باپ اس کے لیے ترجیح رکھتا ہے۔

اس خواب کی عمیق تشریح اسی رات کے ایک دوسرے خواب پر منحصر ہے، جس میں خوابینا اپنے آپ کو اپنے بھائی کے ساتھ شناخت کرتی ہے۔ وہ ایک 'نام لڑکا' تھی اور ہمیشہ کہا جاتا تھا کہ کاش وہ لڑکا پیدا ہوتی۔ بھائی کے ساتھ یہ شناخت صاف طور پر یہ دکھاتی ہے چھوٹا ایک "عضو خاص کا اشارہ کرتا ہے۔ ماں اسے (لڑکے) کو خصی کرنے کی دھمکی دیتی ہے، جو صرف خاص عضو کے حصوں سے کھیلنے کی سزا ہے اور شناخت اس لیے، دکھاتی ہے کہ وہ لڑکی بچپن میں مشت زنی کرتی تھی، گو کہ وہ صرف اپنے بھائی کا ایسا کرنا یادداشت میں باقی رکھتی ہے۔ مردانہ عضو کا ابتدائی علم، جس کو وہ بعد میں بھول گئی، اس دوسرے خواب کے مطابق لازم نظر آتا ہے، جو اُس وقت حاصل کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ، دوسرا خواب بچکانہ جنسی نظریے کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ لڑکیاں لڑکوں سے مشت زنی سے آغاز کرتی ہیں۔ جب میں نے اسے اس بچکانہ اعتقاد کے بارے میں بتایا اس نے فوراً اس کی تصدیق ایک لطیفے سے کی جس میں لڑکا لڑکی سے پوچھتا ہے: 'کیا وہ کٹ گیا تھا؟' جس کا لڑکی جواب دیتی ہے: 'نہیں، وہ ہمیشہ سے ہی ایسا ہے۔'

'ایک چھوٹی'، خاص عضو کو نتیجے میں دور بھیجنا، پہلے خواب میں دھمکی دیا گیا مشت زنی کا حوالہ دیتا ہے۔ حتمی طور پر، وہ اپنی ماں کو اسے بیٹے کی حیثیت سے جنم نہ دینے پر الزام تراشی کرتی ہے۔

3. (جوان آدمی کا خواب جس میں باپ کی پیچیدگی رکاوٹ ڈالتی ہے۔)

'وہ اپنے باپ کے ساتھ پریٹر میں سفر کر رہا ہے۔ اس میں کوئی ایک روتندا (Rotunda) کو دیکھ سکتا ہے۔ اس کے سامنے وہاں ایک چھوٹی ڈیوڑھی ہے جس سے وہاں ایک پکڑا ہوا غبارہ بندھا ہوا تھا؛ غبارہ، تاہم، تھوڑا لنگڑا نظر آتا ہے۔ اس کا باپ اس سے پوچھتا ہے، یہ سب کس کے لیے ہے۔ وہ اس پر حیران رہ جاتا ہے، لیکن وہ باپ کو اس کی وضاحت کرتا ہے۔ وہ ایک احاطے میں آتے ہیں جس میں ٹن کی ایک بڑی شیٹ پڑی ہوئی ہے۔ اس کا باپ اس کا ایک بڑا ٹکڑا لے جانا چاہتا ہے، لیکن اوّل چاروں طرف دیکھتا ہے کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ وہ اپنے باپ کو بتاتا ہے کہ وہ تمام جو وہ کرنا چاہتا ہے اس بارے میں وہ اوورسیئر سے بات کرنا چاہتا ہے، اور پھر وہ جتنا ہو سکے گا بغیر کسی مزید جھگڑے کے اُتنا اٹھا لے گا۔ اس احاطے سے سیڑھیاں اسے نیچے کان کے راستے کی طرف لے جاتی ہیں، جس کی

دیواروں پر، چرمی بازوؤں والی کرسی کے بجائے نرم چرمی خول ہیں۔ اس کان کے راستے کے اختتام پر ایک پلیٹ فارم ہے، اور پھر ایک نئی کان شروع ہوتی ہے....'

تجزیہ: یہ خوابینا اس قسم کے مریضوں سے تعلق رکھتا تھا جو معالجاتی نقطۂ نگاہ سے بالکل ہی ہونہار نہیں تھے۔ ایسے مریض تجزیے میں ایک مخصوص نقطے تک کوئی مزاحمت نہیں کرتے چاہے کسی بھی قسم کی ہو، لیکن اس نقطے سے آگے وہ تقریباً نا قابلِ پہنچ ہو جاتے ہیں۔ اس خواب کا اس نے تقریباً آزادانہ تجزیہ کیا۔ 'روتندا'، اس نے کہا، 'میرا عضوِ خاص ہے، سامنے پکڑا ہوا غبارہ، میرا خاص عضو ہے، جس کے ڈھیلے پن کے بارے میں مجھے تشویش ہے۔' ہم ضرور، تاہم، مفصّل تشریح کریں گے: روتندا بچے کے پچھلے پٹھے ہوتے ہیں جو عضو خاص سے دائمی جزے ہوتے ہیں۔ سامنے کا چھوٹا ڈھانچہ صَفَن (scrotum) ہوتا ہے۔ خواب میں اس کا باپ پوچھتا ہے یہ سب کس لیے ہے-- جو وہ اس سے عضو خاص کے مقصد اور ترتیب کے بارے میں پوچھتا ہے۔ وہ بلکل واضح ہے کہ اس قسم کا معاملہ الٹا ہو، اور سوال کرنے والے کی طرف جانا چاہیے۔ ایسے سوال باپ کی طرف سے حقیقت میں کبھی بھی نہیں کیے جاتے۔ ہم خواب خیال کو تمنا یا شاید اسے مشروط حیثیت سے ادراک کرتے ہیں۔

احاطہ جس میں ٹن کی چادر پھیلی ہوئی ہے اس کو علامتی طور پر اوّل ادراک نہیں کیا جاتا، بل کہ وہ اس کے باپ کے کاروبار کے مقام سے پیدا ہوتا ہے۔ صوابدیدی اسباب کے لیے میں نے ٹن کو دوسرے لوازمات کے لیے داخل کیا جس میں باپ کاروبار کرتا ہے، تاہم، خواب کے زبانی اظہار میں ہم یہ کوئی بھی چیز تبدیل کیے بغیر کرتے ہیں۔ خوابینا اپنے باپ کے کاروبار میں داخل ہوا، اور وہ کارگزاری پر کسی حد تک اپنی خوف ناک ناپسندیدگی کا اظہار سوالیہ انداز میں کرتا ہے جس پر اس کی اصل آمدنی کا انحصار تھا۔ پھر مذکورہ بالا خواب خیال کا جاری رہنا (اگر میں نے اس سے پوچھا ہوتا) ایسا ہوگا: 'اس نے مجھے ایسا دھوکہ دیا جیسا وہ اپنے گاہکوں کو دیتا تھا۔' جہاں تک کامیاب ہونے کا معاملہ ہے وہ تجارتی بے ایمانی کو پیش کرتا ہے، خوابینا خود ہی دوسری وضاحت، یعنی مشت زنی کو پیش کرتا ہے۔ یہ نہ صرف ہم میں بہت مشہور ہے، بل کہ اس حقیقت سے بھی اتفاق کرتا ہے کہ مشت زنی کی رازداری اس کی مخالفت سے افشا کی جاتی ہے۔ اس طرح، وہ مکمل طور پر ہماری توقعات سے اتفاق کرتا ہے کہ خود شہوانی سرگرمی والد سے منسوب کرے، جیسے خواب کے پہلے نظارے میں سوال کرنا تھا۔ کان فوراً اندام نہانی کی تشریح دیواروں پر موجود نرم چرمی خول سے کرتی ہے۔

تفصیلات-- پہلی کان کے اختتام پر وہاں ایک طویل پلیٹ فارم ہے، اور پھر نئی کان ہے-- وہ خود اسے سوانح حیات سے وضاحت کرتا ہے۔ وہ کچھ عرصے کے لیے ایک خاتون سے خصوصی تعلقات رکھتا تھا، لیکن مزاحمت کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ اور وہ امید کرتا ہے علاج کی مدد سے دوبارہ شروع کرنے کے قابل ہوگا۔ خواب، تاہم، اختتام کے نزدیک غیر نمایاں ہو جاتا ہے، اور تجربہ کار شارح کے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ خواب کے دوسرے نظارے میں دوسرے موضوع کا اثر خود کا دعوا کرنا پہلے ہی شروع کر دیتا ہے؛ جس کی اس کے والد کے کاروبار، اور اس کی بے ایمانیو ں سے نشاندہی کی گئی ہے۔

4. (نچلے طبقے کی خاتون کا خواب، جس کا شوہر پولیس والا ہے، جس کی بی. ڈاٹنر نے اطلاع دی)

'.....پھر کوئی گھر میں داخل ہوتا ہے اور وہ پریشانی میں پولیس والے کو پکارتی ہے۔ لیکن وہ پُر امن طور پر دو بھاری قدموں کے ساتھ چرچ کے اندر چلا گیا، جس کے لیے کئی قدم چلنے کی ضرورت تھی۔ چرچ کے عقب میں وہاں ایک پہاڑ تھا جس کی چوٹی پر ایک گھنا جنگل تھا۔ پولیس والے کو ہیلمٹ، زرہ بکتر، اور چغہ مہیا کیا گیا تھا۔ دو خانہ بدوش، جو پولیس والے کے ساتھ پُر امن تھے، بوری کی طرح کے ایپرن ان کے شیروں کے گرد باندھے ہوئے تھے۔ ایک

سڑک چرچ سے پہاڑوں کی طرف جاتی تھی۔ یہ سڑک ہر طرف گھاس اور چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں سے سر سبز تھی، جو گھنی سے اور زیادہ گھنی ہوتی جاتی تھیں جیسے جیسے وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتی، اور وہاں وہ بلکل جنگل کی طرح پھیل جاتی ہیں'۔

5. بچوں کی اُختہ کاری کا خواب

(الف)' ایک لڑکا عمر تین سال اور پانچ ماہ، جس کے لیے اس کے باپ کی فوجی ملازمت سے واپسی صاف تکلیف دہ تھی۔ ایک دن صبح وہ پریشان اور جوشیلی حالت میں بیدار ہوا، اور مسلسل سوال کو دہرایا: 'بابا کیوں اس کا سر پلیٹ میں اٹھا کر لے گئے؟ گزشتہ رات بابا اس کا سر پلیٹ میں اٹھا کر لے گئے'۔

(ب)' ایک طالب علم جو اب شدید اعصابی وہم کا شکار ہے، یاد کرتا ہے کہ اپنے چھٹے سال میں وہ یہ خواب بار بار دیکھتا تھا: وہ حجام کے پاس اپنے بال کٹوانے جاتا ہے۔ پھر ایک لمبی سخت نقوش والی عورت اس کے پاس آتی اور اس کا سر کاٹ دیتی ہے۔ وہ اس عورت کو اپنی ماں کی حیثیت سے شناخت کرتا ہے'۔

6. ترمیم شدہ سیڑھیوں کا خواب۔

میرے مریضوں میں سے ایک جو جنس سے پرہیز کرنے والا تھا، بہت شدید بیمار تھا۔ اس کا تخیل اس کی ماں پر مرتکز تھا، اور وہ مسلسل سیڑھیاں چڑھنے کا خواب دیکھتا تھا جب وہ اپنی ماں کے ساتھ ہوتا۔ میں نے ایک مرتبہ تبصرہ کیا کہ نفیس مشت زنی جو ممکنہ طور پر اس کے لیے اس پر زبردستی نافذ پرہیز کے مقابلے میں کم نقصان دہ ہے۔ اس تبصرے کے اثر نے ذیل کے خواب کو اکسایا:

اس کی پیانو کی استانی اسے پیانو بجانے کو نظر انداز، اور موشےلس کے ایٹوڈس اور کلےمینٹی کے گریڈس پارناسم کی مشق نہ کرنے پر ملامت کرتی ہے۔ اس حوالے سے وہ تبصرہ کرتا ہے کہ گرڈس بھی ایک سیڑھی کا راستا ہے، اور پیانو بذات خود سیڑھی کا راستا ہے، جیسے وہ پیمائش کا پیمانہ رکھتا ہے۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہاں نظریات کی کوئی کلاس نہیں ہے جس کو جنسی حقائق اور تمناؤں کو پیش کرنے والی فہرست میں درج کیا جائے۔

7. حقیقت کے ادراک اور تکرار کی نمائندگی۔

ایک آدمی، اب پینتیس سال کا ہے، یادداشت میں موجود صاف خواب کو بیان کرتا ہے، جس کا وہ دعوا کرتا ہے اس نے دیکھا جب وہ چار سال کا تھا: وثیقہ نویس جس کے پاس اس کے والد کی وصیت جمع تھی-- اس نے اپنے والد کو تین سال کی عمر میں کھو دیا تھا-- وہ دو بڑی ناشپاتیاں لایا، جس میں سے ایک اسے کھانے کے لیے دی گئی۔ دوسری رہائش گاہ کے کمرے کی کھڑکی کی سِل پر رکھ دی گئی۔ وہ اس یقین کی صداقت کے ساتھ اٹھا کہ جو بھی وہ خواب دیکھ چکا تھا وہ سچ تھا، اور ضد سے اپنی ماں سے کہا کہ وہ اسے دوسری ناشپاتی دے جو کھڑکی کی سِل پر رکھی ہوئی ہے۔ اس کی ماں اس پر ہنسی۔

تجزیہ۔ یہ وثیقہ نویس ایک خوش مزاج بڑی عمر کا آدمی تھا، جیسا اسے یاد آتا ہے۔ وہ واقعی کبھی ناشپاتیاں اپنے ساتھ لاتا تھا۔ کھڑکی کی سِل جیسی اس نے خواب میں دیکھی تھی۔ اس معاملے میں اس کے ساتھ کچھ بھی دوسرا وقوع پذیر نہیں ہوا، سوائے، شاید، اس کہ جیسا اس کی ماں نے حال ہی میں اسے ایک خواب سنایا۔ اس نے اپنے سر پر دو پرندے بیٹھے ہوئے دیکھے؛ وہ متعجب تھی کہ کب وہ اُڑ جائیں گے، لیکن وہ نہیں اُڑے، اور ان میں سے ایک اس کے منہ کی طرف اُڑتا اور اس کے منہ کو چوستا ہے۔

خوابینا کی وابستگیوں کو پیش کرنے میں نااہلی ہے جس سے خواب کی تشریح کرنے کی کوشش کا علامتوں کے ادل بدل سے جواز دیا جا سکے۔ دو ناشپاتیاں ماں کے پستان ہیں جس نے اس کی پرورش کی۔ کھڑکی کی سِل پستان کا ابھار

ہے، جو گھر کے خواب میں بالکنیوں سے مشابہہ ہے۔اس کا جاگنے کے بعد حقیقت کا ادراک جواز رکھتا ہے، اس لیے کہ اس کی ماں نے اسے رواجی مدت سے زیادہ عرصے تک دودھ پلایا تھا،اور اس کی چھاتی ابھی بھی تیار تھی۔خواب کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے: 'ماں مجھے دوبارہ پستان دیتی (دکھاتی) ہے جس سے میں کبھی پیتا تھا۔''ایک مرتبہ'ایک ناشپاتی کھانے کے لیے دینے ، اور دوسری کو خواہش سے پیش کیا جاتا ہے۔خواب میں کسی عمل کی عارضی تکرار کو عادتاً ایک شے کے عدد کو دوسرے سے ضرب کرنے سے پیش کیا جاتا ہے۔

یہ فطری طور پر بہت ہی قابل ذکر مظاہرہ ہے کہ علامتیت چار سالہ بچے کے خواب میں پہلے ہی ایک اہم کردار ادا کرے، لیکن یہ استثنا کے بجائے ایک قانون ہے۔کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ خوابینا کو بہت ابتدا سے علامتیت پر عبور حاصل ہے۔

ابتدائی عمر جس میں لوگ علامتی نمائندگی کا استعمال کرتے ہیں، اس کو درج ذیل خواب میں ایک خاتون کی بلا متاثر یادداشت سے دکھایا جا سکتا ہے جو اب ستائیس سال کی ہے: 'وہ اپنے چوتھے سال میں ہے۔دایہ اسے اس کے بھائی؛ جو گیارہ ماہ چھوٹا ہے،اور ایک کزن؛ جو عمر میں دونوں کے درمیان ہے، ساتھ ڈرائیو کر کے بیت الخلا لے کر جا رہی ہے، تا کہ وہ اپنی سیر کو جانے سے پہلے وہاں فراغت پا لیں۔سب سے بڑی ہونے کی وجہ سے وہ سیٹ پر اور دوسرے دو چیمبروں میں بیٹھتے ہیں۔ وہ اپنی کزن (لڑکی) سے پوچھتی ہے: کیا تمھارے پاس بھی پرس ہے؟ والٹر تھوڑی سا سیج (sausage) رکھتا ہے، میں پرس رکھتی ہوں۔کزن جواب دیتی ہے: ہاں، میں بھی پرس رکھتی ہوں۔ دایہ سنتی ہے، ہنستی اور گفت گو ماں کو بیان کرتی ہے، جس کا ردعمل سخت سرزنش میں آتا ہے۔

یہ ایک خواب ہے جس کی شاندار علامتیت کی تشریح خوابینا کے معمولی تعاون کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔

8. عام لوگوں کے خوابوں میں علامتیت کا سوال۔

تحلیل نفسی کے مخالفین کی جانب سے --اور حال ہی میں ھیولاک ایلس نے --ایک اعتراض بار بار اٹھایا، وہ یہ ہے کہ، خواب علامتیت شاید اعصابی خلل کی پیداوار ہو سکتا ہے، لیکن یہ عام اشخاص کے معاملے میں کوئی قانونی جواز نہیں رکھتا۔لیکن جب کہ تحلیل نفسی کسی بھی قسم کے لازمی امتیازات کو نہیں بل کہ مقداری امتیازات کو عام اور اعصابی خلل والے اشخاص کی نفسیاتی زندگی میں تسلیم کرتی ہے۔ان خوابوں کے تجزیے میں، صحت مند اور بیمار اشخاص ایک جیسے ہیں۔دبی ہوئی نفسیاتی الجھنیں ویسی ہی سرگرمی سے، میکانیت کے ساتھ ساتھ علامتیت سے بھی قطعی مماثلت کا مظاہرہ کرتی ہے۔بلا شبہ، صحت مند اشخاص کے فطری خواب، اعصابی خلل والوں کے مقابلے میں اور زیادہ سادہ، اور زیادہ شفاف، اور علامتیت کی مزید خصوصیات رکھتے ہیں۔اعصابی خلل کے متاثرین کے خواب احتساب کی زیادہ بڑی پابندیوں اور وسیع خواب تحریف کے نتیجے میں اکثر پریشان اور چھپے رہتے ہیں، اس لیے ان کی تشریح کرنے میں زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ذیل کا خواب اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔یہ خواب غیر اعصابی خلل کے بجائے شرمیلی اور محتاط لڑکی کا ہے۔گفت گو کے دوران میں نے دریافت کیا آیا اس کی منگنی ہو چکی ہے، لیکن شادی کی راہ میں رکاوٹیں ہیں جو اس کو ملتوی کرنے کی دھمکی دیتی ہے۔اس نے بے ساختہ اس خواب کو بیان کیا۔

میں نے سالگرہ کے لیے میز کے وسط میں پھولوں کو ترتیب دیا۔سوال پوچھنے پر اس نے بتایا خواب میں وہ گھر (اس وقت اس کا کوئی گھر نہ تھا) پر تھی، اور خوشی کے احساسات کا تجربہ کیا۔

'مشہور' علامتیت نے مجھے اس لائق کیا کہ خواب کو اپنے لیے ترجمہ کر سکوں۔ یہ اس کی شادی کرنے کی تمنا کا اظہار تھا: میز کے وسط میں پھولوں کے ساتھ، اُس کی علامت تھا۔وہ اپنے مستقبل کی خواہشات کو جیسے پوری ہو گئی ہوں ،پیش کرتی ہے۔اس میں وہ بچے کی پیدائش کے خیال کو پیش کرتی ہے جیسے اس کی شادی بہت پہلے وقوع پذیر ہو چکی

ہے۔

میں نے اس کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی کہ' میز کے وسط میں' ایک غیر معمولی اظہار ہے، جسے اس نے تسلیم کیا، لیکن یہاں، بلاشبہ میں اس سے مزید براہ راست سوال نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے خود کو احتیاط سے اسے علامتوں کے معنی بتانے سے گریز کیا، اور صرف اس سے ان خیالات کے لیے استفسار کیا جو اس کے ذہن میں خواب کے انفرادی اجزا کے متعلق تھے۔ تجزیے کے دوران اس کی احتیاط اور بے تکلفی والی گفت گو کے سنجیدہ لہجے نے تشریح میں نمایاں دل چسپی پیدا کی۔۔ میرے پوچھنے پر کہ وہ پھول کس قسم کے تھے، اس کا پہلا جواب 'مہنگے پھول، بندے کو اس کے لیے ادائی کرنا ہوتی ہے'؛ پھر اس نے اضافہ کیا وہ وادی میں پائے جانے والے سوسن، وائیولیٹ، اور گلابی یا ہلکے پیازی تھے۔ میں نے لفظ سوسن کو اس خواب میں مشہور معنوں؛ پاک دامنی کی علامت میں لیا۔ اس نے اس کی تصدیق کی، پاک دامنی سوسن کے پھولوں کے ساتھ وابستہ ہوئی۔ وادی عورت کی عام خواب علامت ہے۔ خواب علامتیت کے جزو میں آئے دو پھولوں کے نام موقع کے بلکل اُلٹ ہیں، اور اس کی پاک دامنی پر زور دینے کے لیے ہیں۔۔ مہنگے پھول، بندے کو اس کے لیے ادائی کرنا ہوتی ہے۔۔ اور توقع کا اظہار کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس کی قدر کرنا جانے گا۔ مہنگے پھول، وغیرہ، تین مختلف پھولوں کی علامتوں کے الگ الگ معنی بتائے گا۔

میں نے بظاہر لفظ violets کے چھپے مبہم جویانہ معنی کی وضاحت کے لیے لاشعوری طور پر اس کا فرانسیسی لفظ viol سے تعلق جوڑا۔ لیکن میرے تعجب کے لیے خوابینا کی وابستگی انگریزی لفظ violate سے تھی۔ دو الفاظ violet اور violate کی حادثاتی صوتی مماثلت کو خواب نے پھولوں کی زبان کو اظہار کرنے کے لیے استعمال کیا۔ یہاں سے وہاں تک پلوں کی ایک شاندار مثال ہے جو لاشعور کی طرف راستا لے جاتی ہے۔ 'بندے کو اس کے لیے ادا کرنا ہوتا ہے' کے یہاں معنی زندگی ہیں، جس کو اسے بیوی اور ماں بننے کے بعد ادا کرنا ہے۔

گلابی، جسے پھر وہ ہلکا پیازی کہتی ہے، میں carnal سمجھتا ہوں۔ لیکن اس کی رنگ سے وابستگی، جس میں وہ اضافہ کرتی ہے کہ ہلکا پیازی وہ پھول ہیں جو اس کا منگیتر اسے اکثر اور کثیر تعداد میں دیتا ہے۔ گفت گو کے اختتام پر وہ بے ساختہ اقرار کرتی ہے کہ اس نے مجھے سچ نہیں بتایا۔ وہ لفظ جو وقوع پذیر ہوا تھا وہ رنگ نہ تھا، بل کہ تجسیم تھی۔ یہ وہ لفظ تھا جس کی مجھے توقع تھی۔ مزید یہ کہ لفظ رنگ بعید وابستگی بھی نہیں رکھتا تھا؛ وہ ہلکا پیازی (تازہ رنگ) کے معنی سے متعین کیا گیا تھا۔ یہ ایمانداری کی کمی دکھاتی ہے کہ یہاں مزاحمت اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے کیوں کہ علامتیت یہاں بہت زیادہ شفاف ہے، اور شہوت اور ظلم کے درمیان جدو جہد جنسی جذبے کا تعلق ہے۔ یہ تبصرہ کہ یہ پھول اکثر اسے اس کا منگیتر دیتا تھا، ہلکا پیازی دہرے معنی کے ساتھ خواب میں اس کے جنسی جذبات کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پھولوں کو دن کے دوران پیش کرنا جنسی خیال کی موجودگی اور واپس موجودگی کا اطلاق کرتا ہے۔ وہ شادی کے بدلے اپنے شوہر سے بھرپور محبت بھری زندگی چاہتی ہے۔ لیکن الفاظ: 'مہنگے پھول؛ بندے کو جس کے لیے ادائی کرنا ہوتی ہے' واقعی مالیاتی قدر رکھتا ہے۔

سالگرہ جس کے لیے وہ خواب میں تیاریاں کر رہی ہے ممکنہ طور پر بچے کی پیدائش کا اشارہ کرتا ہے۔ وہ خود کو دلہا کے ساتھ شناخت کرتی ہے، اور اسے بچے کی پیدائش کے لیے تیار کرنے والے کی حیثیت سے پیش کرتی ہے۔ اس میں جو خفیہ خیالات تھے انھیں یوں کہا جاتا: 'اگر میں اس کی جگہ ہوتا، میں دلہن کو پھولوں سے اس سے پوچھے بغیر دور کر دیتا؛ میں تشدد استعمال کرتا۔' بلاشبہ لفظ violate اس کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ اس طرح جنسی کجروی کی شہوت والے اجزائے ترکیبی اپنا اظہار پاتے ہیں۔

خواب کے عمیق پردے میں جملہ ترتیب، وغیرہ، ممکنہ طور پر ایک خود عاشقانہ عمل رکھتے ہیں، جو ایک بچکانہ اہمیت

ہے۔
وہ ممکنہ طور پر خواب میں اپنی جسمانی ضرورت کا علم بھی رکھتی ہے۔ وہ خود کو میز کی طرح چپٹا دیکھتی ہے، تا کہ وہ اپنی پاک دامنی پر زور دے سکے۔ میز کا افقی عنصر شاید علامت کے لیے کچھ معاون ثابت ہو سکے۔ خواب کا ارتکاز قابل قدر تبصرے کے لائق ہے۔ اس میں کچھ بھی فالتو نہیں، ہر لفظ علامت ہے۔

بعد میں وہ اس خواب میں اضافہ کرتی ہے: 'میں پھولوں کو ہرے شکن بردار کاغذوں سے سجاتی ہوں۔' وہ یہ بھی کہتی ہے کہ وہ پھولوں کا اچھا کاغذ تھا جو عام پھولوں کے گلدانوں کو بہروپ دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا: ' بے سلیقہ اشیاء، خلا، یا پھولوں میں فاصلہ جو بھی آنکھ کو خوب صورت نہ لگے چھپانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کاغذ مخمل یا کائی کی طرح نظر آتا ہے۔' سجاوٹ کے ساتھ وہ سلیقگی کو بھی وابستہ کرتی ہے، جیسی میں توقع کرتا تھا۔ ہرا رنگ بہت ہی نمایاں ہے، اور اس کے ساتھ وہ امید بھی وابستہ کرتی ہے، جو حمل کے لیے ایک دوسرا حوالہ ہے۔ خواب کے اس حصے میں مرد کے ساتھ شناخت نمایاں خصوصیت نہیں ہے، لیکن شرم اور بے تکلفی کے خیالات خود اپنے آپ کو اظہار کرتے ہیں۔ وہ خود کو اس کے لیے خوب صورت بناتی لیکن وہ اپنی جسمانی خامیوں کو تسلیم کرتی ہے جن سے وہ شرمندہ ہے اور جن کو وہ درست کرنا چاہتی ہے۔ مخمل اور کائی کی وابستگی واضح طور پر crines pubis کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

خواب خیالات کا اظہار ہیں جو لڑکی کو بیداری کی حالت میں معلوم نہیں ہوتے۔ خیالات حسیات اور عضویات کی محبت سے متعلق ہوتے ہیں۔ وہ اپنے جسمانی نقائص کو تسلیم کرتی اور انھیں اپنی پاک دامنی کے غلط اندازوں کے ذریعے تلافی کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کی شرم حساسیت کی ظہور پذیری سے معذرت خواہ ہو جاتی ہے کہ اس کا مقصد بچے کا حصول ہے۔ گرچہ مادی غور وفکر جو عاشق کے لیے اجنبی ہوتے ہیں یہاں اظہار پاتے ہیں۔ سادہ خواب کا اثر، رحم کا احساس، دکھاتا ہے کہ یہاں مضبوط جذباتی پیچیدگیاں اپنا اطمینان پاتی ہیں۔

میں خواب کو یہاں بند کرتا ہوں۔

9. کیمیا دان کا خواب

ابتدائی بیان: ایک دن خواب دیکھنے سے پہلے وہ ایک طالب علم کو grignard کے ردعمل کے بارے میں ہدایات دے رہا تھا، جس میں میگ نی شیم خالص ایتھر میں آئیوڈن کی عمل انگیزی کے اثر سے حل ہو جاتا ہے۔ دو دن پہلے وہاں اسی قسم کے ردعمل کے دوران ایک دھماکہ ہوا تھا، جس میں ایک طالب علم کا ہاتھ جل گیا تھا۔

خواب 10 . وہ فینائل میگ نی شیم برومائیڈ بنانے جا رہا ہے؛ وہ آلات کو مخصوص نمایاں حیثیت سے دیکھتا ہے، لیکن وہ خود کو میگ نی شیم کے لیے بدل لیتا ہے۔ وہ اب پُر شوق، لہراتا ہوا رویہ رکھتا ہے۔ وہ خود یہ دہراتا رہتا ہے: 'یہ صحیح شے ہے، یہ کام کر رہی ہے، میرے قدم حل ہونا شروع ہو گئے ہیں، اور میرے گھٹنے نرم ہو رہے ہیں۔' پھر وہ نیچے پہنچتا اور اپنے قدموں کو محسوس کرتا ہے، اور اسی دوران میں (وہ نہیں جانتا کیسے) وہ اپنی ٹانگیں قرابہ (carboy) سے باہر نکالتا ہے، اور پھر وہ خود سے کہتا ہے: 'وہ نہیں ہو سکتا..... ہاں، یہ درست کیا گیا ہے۔' پھر وہ جزوی طور پر جاگتا ہے، اور خود سے خواب کو دہراتا ہے، کیوں کہ وہ اسے مجھے بتانا چاہتا ہے۔ وہ مثبت طور پر خواب کے تجزیے سے خوف زدہ ہے۔ وہ نیم خوابی کے دوران بہت زیادہ جذباتی ہے، اور متواتر، فینائل، فینائل، دہراتا ہے۔

خواب 11. وہ اپنے پورے خاندان کے ساتھ ہے۔ اسے شوٹینٹر میں ساڑھے گیارہ بجے ایک خاتون سے ملاقات کے لیے جانا ہے، لیکن وہ ساڑھے گیارہ بجے تک نہیں اٹھتا۔ وہ خود سے کہتا ہے: 'اب بہت دیر ہو چکی ہے، جب تم وہاں پہنچو گے ساڑھے بارہ بج چکے ہوں گے۔' دوسرے لمحے دیکھتا ہے سارا خاندان میز کے گرد جمع ہے--اس

کی ماں اور کھانا کھلانے والی خادمہ یخنی کے ڈونگے کے ساتھ مخصوص نمایاں حیثیت سے موجود ہیں، میں یقیناً یہاں سے دور نہیں جا سکتا۔'

تجزیہ۔ اسے پکا یقین ہے کہ پہلا خواب اس خاتون سے متعلق ہے جس سے اسے رینڈیزوس (خواب متوقع ملاقات سے پہلے والی رات کو دیکھا گیا) میں ملنا ہے۔ طالب علم جس کو وہ ہدایات دیتا ہے خاص طور پر ایک ناخوشگوار بندہ ہے: کیمیا دان اس سے کہہ چکا تھا: 'وہ صحیح نہیں ہے، کیوں کہ میگ نی شیم ابھی تک متاثر نہیں ہوا'؛ اور طالب علم نے جواب دیا، جیسے وہ بلکل ہی لاتعلق ہے: 'نہ ہی وہ ہے۔' وہ ضرور خود ہی وہی طالب علم ہے؛ وہ اس تجزیے سے ایسے لاتفرق ہے جیسے طالب علم اس کے مرکب سے؛ خواب میں وہ، تاہم، جو آپریشن کا عمل سرانجام دیتا ہے، میں خود ہوں۔ وہ مجھے کیسا ناخوش گوار نتیجے سے لاتعلقی میں نظر آتا ہے!

دوبارہ، وہ لوازمہ ہے جس کے ساتھ تجزیہ (آمیزہ) بنایا جاتا ہے۔ سوال کے لیے علاج کی کامیابی ہے۔ خواب میں ٹانگیں گزشتہ شام کے نقش کو دوبارہ یاد کرتی ہیں۔ وہ ایک خاتون سے رقصی جماعت میں ملا تھا جس کو اس نے فتح کرنا چاہا تھا؛ اس نے ایک مرتبہ اسے اتنے نزدیک سے بھینچا کہ وہ چلا اٹھی۔ جیسے ہی اس نے اس کی ٹانگوں کو دبانا چھوڑا اس نے خود کو مضبوط محسوس کیا، اس کی نچلی جانگوں کے خلاف جہاں تک ہو سکا گھٹنوں سے اوپر جواب دیتے ہوئے اُس مقام پر دباؤ دیا جو خواب میں داغ بتایا گیا تھا۔ اس حالت میں عورت مرتبان میں میگ نی شیم ہے، جو آخر کار کام کرتی ہے۔ وہ میری طرف مونث ہے، جیسے وہ عورت کی طرف مردانگی کا اظہار ہے۔ اگر وہ عورت کے ساتھ کامیاب ہوتا ہے، علاج بھی کامیاب ہوگا۔ خود احساس کرنا اور اپنے گھٹنوں سے باخبر ہونا مشت زنی کا حوالہ دیتا ہے، اور اس کی گذشتہ دن کی تھکن کے مطابق ہے..... رینڈیزوس واقعی ساڑھے گیارہ بجے کے لیے طے کیا تھا۔ اس کی خود کو اور زیادہ نیند دینے اور اپنا جنسی عضو گھر میں رکھنے کی خواہش اس کی مشت زنی کے مترادف ہے۔

وہ فنائل نام کی تکرار کے بارے میں کہتا ہے، کہ یہ تمام بنیادی تبدیلیوں کے حامی yl ہمیشہ اسے مسرت بخشتے ہیں۔ ان کا استعمال کرنا بہت آسان ہوتا ہے؛ جیسے benzyl,acetyl، وغیرہ۔ جو، تاہم، کچھ بھی تشریح نہیں کرتے ہیں۔ لیکن جب میں جز Schlemihi تجویز کرتا ہوں وہ خوب ہنستا ہے اور مجھے بتاتا ہے کہ گرمیوں کے دوران پری وُسٹ کی لکھی ہوئی کتاب پڑھی تھی جس کے ایک باب میں Schlemihili کا ذکر تھا۔ اور اسے پڑھتے ہوئے اس نے خود سے کہا: 'یہ میرا معاملہ ہے۔' وہ Schlemihi سے کھیلتا اگر وہ ملاقات نہ کر پاتا۔

وہ ایسا نظر آتا ہے کہ خوابوں میں جنسی علامتیت پہلے ہی تجربے سے براہ راست تصدیق کی جا چکی ہے۔ 1912 میں ڈاکٹر کے. شورٹر نے ایچ. سوابوڈا کی مثال پر گہری تنویم کیے ہوئے اشخاص کے خوابوں کو ان تجاویز کے ساتھ پیش کیا جو خواب موضوع کے وسیع حصے کو متعین کرتے ہیں۔ اگر تجاویز یہ مشورہ دیتی ہیں کہ مضمون معمولی یا غیر معمولی جنسی تعلقات کا خواب ہے، خواب ان احکامات کے جنسی لوازمے کو علامتوں میں بجا لاتا ہے جو نفسیاتی تجزیاتی خواب کی تشریح ہمیں آگاہ کرتی ہے۔ اس طرح، ذیل کی تجویز جو خوابینا ایک خاتون کے ساتھ ہم جنس پرستی کے تعلقات کا خواب دیکھتی ہے۔ یہ سہیلی خواب میں ایک پھٹا پرانا سفری بیگ اٹھائے ہوئے ہے، جس پر ایک چٹ ان الفاظ کی چھپی ہوئی ہے: 'صرف خواتین کے لیے'۔ یہ فرض کیا گیا کہ خوابینا نے کبھی بھی خواب علامتیت یا خواب تشریح کے بارے میں نہیں سنا ہوگا۔ بدقسمتی سے، اس اہم تحقیق کی قدر اس حقیقت سے گھٹ گئی کہ ڈاکٹر شورٹر نے بعد میں جلد ہی خودکشی کر لی۔ اپنے خواب تجربے کے بارے میں ابتدائی اطلاع وہ ایک مضمون میں دیتا ہے۔

ایسے ہی نتائج جی. روفنس ٹین نے 1923 میں بتائے۔ خاص طور پر بیٹلہم اور ہارٹ مین کے سرانجام دیے گئے تجربات بہت دل چسپ ہیں، کیوں کہ وہ تنویمیت کو حذف کرتے ہیں۔ ان مصنفین نے گھبرائے ہوئے مریضوں کی

خام جنسی موضوع کی کہانیاں بتائی ہیں جو Korsakoff نفسیاتی بیماری کا شکار تھے، اور اس تحریف کا مشاہدہ کیا جو اس وقت نمودار ہوا جب بیان کردہ لوازمہ دوبارہ پیدا ہوا۔ انھوں نے دکھلایا کہ از سرنو پیدا کردہ لوازمے علامتیں رکھتے ہیں جنہیں خوابوں کی تشریح سے مانوس بنایا گیا ہے۔ خصوصی قدر، سیڑھیاں چڑھنے کی علامت کے ظہور سے وابستہ ہے، جیسا کہ مصنفین نے صحیح مشاہدہ کیا، 'اس قسم کی علامت سازی کو تحریف کی شعوری خواہش سے متاثر نہیں کیا جا سکتا۔

جب ہم خوابوں میں صرف علامتیت کا درست تخمینہ تشکیل دیتے ہیں کیا ہم مخصوص خوابوں کا مطالعہ جاری رکھ سکتے ہیں جو ابتدائی ابواب میں مداخلت کیے گئے تھے۔ میں ان خوابوں کو اندازے سے دو اقسام میں تقسیم کرنے کو درست سمجھتا ہوں؛ اوّل، وہ جو ہمیشہ واقعی وہی معنی رکھتے ہیں، اور دوم، جو ویسا ہی موضوع رکھنے کے باوجود لازماً مختلف النوع کی تشریحات دیتے ہیں۔ اوّل درجے کے مخصوص خوابوں میں، میں پہلے ہی پوری طرح عمدگی سے بغور مشاہدہ۔خواب کے ساتھ نمٹ چکا ہوں۔

اپنے یکساں متاثر کن کردار کی وجہ سے، ٹرین کے چھوٹنے والے خوابوں کو بغور مشاہدہ خواب کے درجے میں رکھنا درست ہے، مزید یہ کہ ان کی تشریح اس درجہ بندی کی توثیق کرتی ہے۔ وہ تسلی والے خواب ہیں جو خوابوں میں ادراک کی گئی ایک دوسری پریشانی کے مخالف ہوتے ہیں، جیسے موت کا خوف۔ 'روانگی' سب سے زیادہ بار بار وقوع پذیر ہونے والی موت کی علامتوں میں سب سے زیادہ تیار طے شدہ ایک علامت ہے۔ خواب اس لیے تسلی سے کہتا ہے: 'اپنے آپ کو یقین دلاؤ تم مرنے نہیں جا رہے ہو'، جیسے بغور مشاہدے والے خواب ہمیں یہ کہتے ہوئے خاموش کرتے ہیں: 'خوف زدہ مت ہو؛ اس وقت، بھی، تمھارے ساتھ کچھ بھی نہیں ہوگا۔' دونوں قسموں کے خوابوں کو سمجھنے میں مشکل اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ تشویش ٹھیک ٹھیک تسلی کے اظہار کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔

'دانتوں کی مہیج کی وجہ سے خوابوں' کے معنی جن کو میں اکثر اپنے مریضوں میں کافی تجزیہ کر چکا ہوں مجھ سے طویل عرصے پہلے اپنے تحیّر کی وجہ سے فرار ہو چکے ہیں، کیوں کہ میرے تعجب کے لیے، وہ عادتی طور پر تشریح میں زبردست مزاحمت کرتے ہیں۔ لیکن آخر کار شہادتوں کا بہت زیادہ ذخیرہ مجھے قائل کرتا ہے کہ آدمیوں کے معاملے میں بلوغت پر پہنچنے پر مشت زنی کی خواہش اس قسم کے خوابوں کو پیش کرنے کے لیے قوت عطا کرتی ہے۔ میں ایسے دو خوابوں کا تجزیہ کروں گا، جس میں ایک 'پروازی خواب' ہے۔ دونوں خواب ایک ہی آدمی نے دیکھے۔

وہ فیڈیلیو کی کارکردگی کا آپیرا ہاؤس کے ایک اسٹال سے مشاہدہ کر رہا ہے۔ وہ ایل. کے پاس بیٹھا ہوا ہے، جس کی شخصیت اس کے لیے موافق ہے، اور جس کی دوستی وہ رکھنا پسند کرتا ہے۔ اچانک وہ اسٹالوں کے پھیلاؤ میں سیدھا عمودی طور پر اڑتا ہے۔ وہ پھر اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالتا اور اپنے دو دانتوں کو پکڑ کر باہر لے آتا ہے۔

وہ پرواز کو خود یہ کہہ کر بیان کرتا ہے کہ وہ ایسی تھی جیسے کسی نے اسے ہوا میں پھینک دیا ہو۔ جیسا فیڈیلو نے سر انجام دیا، وہ الفاظ یاد کرتا ہے:

یہ وہ ہے جو دل کش بیوی چاہتا ہے...

لیکن سب سے زیادہ دل کش بیوی کا حصول خوابینا کی خواہشات میں شامل نہیں۔ دو دوسری سطریں اور زیادہ موزوں ہیں:

وہ جو کہ تقدیر کی (بڑی) اچھال میں کامیاب ہو جاتا ہے

وہ دوست کا دوست ہوتا ہے...

خواب اس طرح 'تقدیر کی (بڑی) اچھال رکھتا ہے، جو، تاہم، صرف ایک تکمیل تمنا ہے۔ اس لیے وہ تکلیف دہ تاثرات کو بھی چھپاتی ہے جو دوستی کے بعد اس کی جدوجہد میں 'بدقسمتی' اور خوف کو اکثر باہر پھینک دیتی ہے کہ کہیں ایسا

نہ ہو یہ دوبارہ جوان آدمی کے معاملے میں نہ دہرایا جائے جیسا وہ فیڈیلیو کی کارکردگی سے لطف اندوز ہوا۔ اس کے بعد اب ایک اس طرح کا اعتراف آتا ہے، جو اس قدر شائستہ انسان کے لیے باعث شرم ہے کہ ایک مرتبہ دوست سے اس قسم کے انکار کے بعد، اس کی گہری جنسی خواہش نے اسے دو مرتبہ مشت زنی پر مجبور کیا۔

دوسرا خواب اس طرح کا ہے: یونیورسٹی میں اس کے دو واقف کار پروفیسر اس کے ساتھ گندا برتاؤ کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک اس کے عضو سے کچھ کر رہا ہے، وہ ایک آپریشن سے خوف زدہ ہے۔ دوسرا ایک لوہے کی سلاخ اس کے منہ کی طرف دھکیلتا ہے، تاکہ وہ ایک یا دو دانتوں سے محروم ہو جائے۔ وہ چار دستی ریشمی رومالوں کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

اس خواب کی جنسی اہمیت پر بمشکل ہی شک کیا جا سکتا ہے۔ ریشمی دستی رومالوں کی ایک شناخت اپنے ایک شناسا سے ہم جنس پرستی کی تلمیح ہے۔ خوابینا، جس نے کبھی بھی مرد کے ساتھ جماع نہیں کیا، وہ جنسی عمل کو مشت زنی کے ساتھ ادراک کرتا ہے، جس سے وہ بلوغت کے دوران آشنا تھا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ مخصوص خواب میں دانتوں کی مہیج کی وجہ سے بار بار ترامیم کرنا پڑیں، مثلاً، جس میں ایک دوسرا آدمی اس کے منہ سے دانت نکالتا ہے اس کو اسی وضاحت سے قابلِ تفہیم بنایا جائے گا۔ تاہم، مشکل یہ ہے کہ لیے 'دانت کا مہیج' اس اہمیت تک پہنچا۔ لیکن میں یہاں آپ کی توجہ بار بار ہونے والے 'استبدال' کی طرف نیچے سے اوپر تک مبذول کراؤں گا جو جنسی ظلم کا خدمت گزار ہوتا ہے، اور اس کے ذریعے سے تمام اقسام کے ادراکات اور ارادے ہسٹیریا میں وقوع پذیر ہو کر خاص عضو میں مرتکز ہوتے ہیں۔ اور یہ تمام چیزیں جسم کے غیر اعتراضی دوسرے حصوں میں بھی احساس کی جا سکتی ہیں۔ ہم ایسے استبدال کا ایک معاملہ لاشعوری خیال کی علامتیت کے چہرے میں رکھتے ہیں۔ اس کی توثیق اس حقیقت سے بھی ہوتی ہے کہ زبانی استعمال پایوں سے گالوں تک، اور لبوں کی پوروں سے منہ کے دہانے تک کو بیان کرتا ہے۔ بہت سے معاملات میں ناک کو عضوِ خاص کی متعدد تلمیحات میں تقابل کیا جاتا ہے، اور ہر معاملے میں بالوں کی موجودگی مشابہت کو مکمل کرتی ہے۔ صرف ایک صورت--دانت-- اس قسم کے تمام ممکنہ تقابل سے ماورا ہے؛ لیکن یہ مطابقت اور عدم مطابقت کا حسن اتفاق ہے جس نے دانت کو جنسی دباؤ کی نمائندگی کے مقصد کے لیے موزوں بنایا۔

میں یہ دعوا نہیں کرتا کہ خوابوں کی تشریح دانت کے مہیج کی وجہ سے مشت زنی کے خواب ہر قسم کی بے سروپائی سے آزاد ہے۔ میں اس مثال کو جہاں تک ہو سکے گا لے جاؤں گا، اور بقیہ کو مخل چھوڑ دوں گا۔ لیکن میں یہاں ایک اور تعلق کا حوالہ دوں گا، جس کی عامیانہ اظہار سے نشان دہی کی گئی ہے۔ آسٹریا میں مشت زنی کے عمل کے لیے ایک ناشائستہ عہدہ استعمال کیا جاتا ہے، یعنی: 'باہر کھینچنا'، یا 'کھینچ کر ختم' کرنا۔ میں کہنے سے قاصر ہوں یہ عامیانیت کب رائج ہوئی، یا کس علامتیت پر یہ انحصار کرتی ہے؛ لیکن اوّل دو میں سے ایک میں دانت سب سے زیادہ موزوں ہے۔

خوابوں میں دانتوں کا کھینچنا، اور دانتوں کا باہر گرنے کے بارے میں مشہور عقیدہ موت سے متعلق ہے۔ تحلیل نفسی ایسے معنی کو صرف مزاحیہ تلمیح کے طور پر تسلیم کر سکتی ہے جس کی شعور نے پہلے نشاندہی کی تھی۔

خواب کا دوسرا مخصوص گروہ اس سے تعلق رکھتا ہے جس میں بندہ اڑتا یا منڈلاتا، گرتا، تیرتا، وغیرہ ہے۔ یہ خواب کیا اشارہ کرتے ہیں؟ یہاں ہم عمومی طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ تمام حسیاتی لوازمے جو وہ رکھتے ہیں ہمیشہ اُسی ماخذ سے آتے ہیں۔

ہم یہاں تحلیل نفسی سے حاصل کردہ معلومات سے ضرور اختتام کریں گے کہ یہ خواب ہمارے بچپن کے نقوش کو بھی دہراتے ہیں۔ وہ ان کھیلوں کا حوالہ دیتے ہیں جو بچپن میں بچوں کی غیر معمولی حرکات سے دل چسپی کا باعث

تھے۔ایسا کون سا چاچا ہے جس نے کبھی بھی بچے کو کمرے میں چاروں طرف دوڑتے ہوئے، ہاتھ پھیلا کر ہوا میں نہیں اچھالا، یا کبھی بھی اس کو گھٹنوں پر بٹھا کر جھولا نہیں دیا اور پھر اچانک ٹانگوں کو پھیلا لیا، یا اسے اپنے سر سے بلند کیا اور اچانک ایسا ظاہر کیا کہ وہ اس سے سنبھالنے والے ہاتھ ہٹا رہا ہے؟ ایسے لمحات میں بچے خوشی اور مسرت سے چیختے اور چلاتے ہیں اور اس کو دہرانے کا مطالبہ بھی کرتے ہیں، خاص طور پر اگر اس میں تھوڑا خوف اور چکر بھی شامل ہو۔ وہی بچے عرصے کے بعد اپنی اس سنسنی خیزی کو خوابوں میں دہراتے ہیں، لیکن خواب میں وہ ہاتھ حذف کر دیتے ہیں جو اس کو پکڑتے ہیں، اس لیے کہ اب وہ پرواز کرنے یا گرنے میں آزاد ہیں۔ہم جانتے ہیں کہ تمام چھوٹے بچے ایسے کھیلوں کے نہایت شوقین ہوتے ہیں جیسے جھولا جھولنا اور ہنڈولنا؛ اور جب وہ سرکس میں کرتبوں کو دیکھتے ہیں ان کی یادداشتیں از سر نو تازہ ہو جاتی ہیں۔ کچھ لڑکوں میں ہسٹیریائی حملہ سادہ طور پر ایسی کارکردگی کی دوبارہ پیش کش پر مشتمل ہوتا ہے، جسے وہ عظیم سبک دستی سے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ان کھیلوں کے ذریعے کسی بھی قسم کی جنسی حساسیت نہیں ابھاری جاتی، وہ اپنی ذات میں خود معصوم ہوتے ہیں۔لوازمے کو چند الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں. یہ بچپن کے اندھا دھند بھاگنے والے کھیل ہیں جو پرواز کرنے، گرنے، چکر دینے والے خوابوں میں دہرائے جاتے ہیں، لیکن مسرت آمیز حساسیت اب تشویش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔لیکن، جیسے کہ ہر ماں جانتی ہے، بچوں کا اندھا دھند بھاگنا اکثر جھگڑے اور آنسوؤں پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

میرے پاس اس تشریح کو مسترد کرنے کے عمدہ دلائل ہیں کہ نیند میں یہ ہماری جلدی حساسیت کی حالت ہوتی ہے، جیسے پھیپھڑوں کی حرکات کی سنسنی خیزی وغیرہ، جو پرواز کرنے اور گرنے والے خوابوں کو پیدا کرتے ہیں۔ جیسا میں اسے دیکھتا ہوں، یہ سنسنی خیزی خود یادداشت سے دوبارہ پیدا کی جاتی ہے جس کا خواب خود حوالہ دیتا ہے۔یہ خواب ذرائع سے نہیں، خواب موضوع سے ہیں۔ پرواز کرنے یا منڈلانے والے خواب، زیادہ تر حصے میں پُر مسرت دھن رکھتے ہیں، اور سب سے زیادہ وسیع متنوع تشریحات-- کچھ خوابیناؤں کے معاملے میں بلکل خصوصی قسم کی تشریحات کا مطالبہ کریں گے اور دوسروں میں بھی مخصوص قسم کی تشریحات چاہیں گے۔میری مریضاؤں میں سے ایک بار بار ایک ہی خواب دیکھنے کی عادی تھی کہ وہ سڑک پر زمین کو چھوئے بغیر کچھ بلندی پر چکر لگا رہی ہے۔ وہ بہت ہی ٹھنگنے قد کی تھی، اور مردوں سے ہر قسم کے خصوصی رابطے کو منع کرتی تھی۔اس کا معطلی کا خواب-- جس نے اسے زمین سے بلند کیا اور اس کے سر کو فضاؤں میں مینار بنایا-- اس کی دونوں خواہشات کی تکمیل کر رہا تھا۔ ایک ہی جنس کے دوسرے خوابیناؤں کے معاملے میں، پرواز کرنے کا خواب بڑی آرزو کی نشاندہی ہے: 'کاش میں صرف چھوٹی پرندہ ہوتی!' اسی طرح سے وہ دوسری رات کو فرشتے بن جاتے ہیں، کیوں کہ کوئی بھی ان کو دن میں فرشتہ نہیں کہتا۔ پرواز کرنے اور پرندے کے نظریے کے درمیان گہرا تعلق اسے قابل تفہیم بناتا ہے، کہ پرواز کرنے کا خواب، مردوں کے معاملے میں، عام طور پر گھٹیا ہوس پرستی کی نشاندہی کرتا ہے، اور ہمیں یہ سن کر متعجب نہیں ہونا چاہیے کہ فلاں آدمی یا خوابینا ہمیشہ خواب میں پرواز کرنے پر فخر کرتا ہے۔

ڈاکٹر پال فیڈرن (ویانا) نے سحر انگیز نظریہ پیش کیا کہ بہت سے پرواز کرنے والے خواب ایستادگی کے خواب ہیں۔، چونکہ ایستادگی کا قابل ذکر مظاہرہ، جو مستقل طور پر انسانی تخیل پر قبضہ جما لیتا ہے، قانونِ ثقل کی معطلی کی واضح متاثر کن حیثیت سے ناکام نہیں ہو سکتا۔

یہ بھی قابلِ ذکر حقیقت ہے کہ ہوشیار تجربہ کرنے والا موؤرلے ولڈ کی طرح، جو واقعی کسی بھی قسم کی تشریح کا الٹ ہے، اس کے باوجود پرواز کرنے اور منڈلانے کی شہوانی تشریح کا دفاع نہیں کرتا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ ایستادگی کا عنصر منڈلانے والے خوابوں کے لیے ایک بہت اہمیت کا مقصد ہوتا ہے، اور وہ جسمانی ارتعاش کے مضبوط شعور کا حوالہ دیتا

ہے جو اس قسم کے خوابوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایسے خوابوں کا تعلق ایستادگی اور اخراج سے بار بار ہوتا ہے۔

گرنے والے خوابوں کو اور زیادہ تشویش سے مخصوص کیا جاتا ہے۔ ان کی تشریح؛ جب وہ ایک عورت میں وقوع پذیر ہو، کوئی مشکل پیش نہیں کرتے، کیوں کہ وہ ہمیشہ گرنے کے نزدیکی علامتی معنی کو قبول کرتے ہیں، جو ایستادگی کو راستا دینے کی ایک پیچیدہ گفت گو ہے۔ ہم ابھی تک خواب کے گرنے کے بچگانہ ذرائع سے نہیں تھکے۔ تقریباً تمام بچے اکثر گرتے، اور پھر کھڑے ہوتے اور اپنے کھیل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ رات کو بستر سے نیچے گریں، انھیں دایہ اٹھاتی اور اپنے بستر میں لے جاتی ہے۔

وہ لوگ جو اکثر نہایت مسرت کے ساتھ، تیراکی کرنے اور لہروں کو پھاڑنے، وغیرہ والے خواب دیکھتے ہیں، عام طور پر بستر گیلا کرنے والے ہوتے ہیں، اور وہ اب خواب میں اس مسرت کو دہراتے ہیں جو وہ بہت طویل عرصہ پہلے بھول چکے ہیں۔ ہم ایک مثال یا دوسری سے جلد جانیں گے کہ خواب میں پیراکی خود کیا نمائندگی دیتی ہے۔

آگ والے خوابوں کی تشریح نرسری کی ممانعت کا جواز دیتی ہیں، جو بچوں کو آگ سے کھیلنے سے منع کرتی ہے تاکہ وہ رات کو بستر گیلا نہ کریں۔ یہ خواب بھی بچپن کے رات کی گھڑی میں بول بستری(enuresis nocturna) کی باقیات ہیں۔ میرے ہسٹیریا کے تجزیے کے ایک حصے میں مَیں نے آگ والے خوابوں کا مکمل تجزیہ اور مرکب کو خوابینا کی بچگانہ تاریخ کے تعلق کے ساتھ بیان کیا ہے، اور پیش کش میں بتایا کہ کس مکمل کرنے والے جذبے کو اس مال نے استعمال کیا ہے۔

دوسرے متعدد 'مخصوص' خوابوں کا یہاں حوالہ دینا ممکن ہوتا، اگر ان خوابوں کو کوئی بندہ سمجھتا جن میں مختلف لوگوں کے خوابوں میں بار بار وقوع پذیریاں ہوتی ہیں، جو ویسا ہی عیاں خواب موضوع رکھتے ہیں۔ مثلاً: تنگ گلی یا کمروں میں سے پورے خدم وحشم سے گزرنا، نقب زنی، جنگلی جانوروں سے پیچھا کیے جانے والے؛ یا چاقوؤں، خنجروں، اور نیزوں سے خوف زدہ کرنے والے خوابوں سے بچنے کے لیے لوگ سونے سے پہلے احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ آخری دو مضامین بے چینی سے پریشان لوگوں کے عیاں خواب موضوع کی خصوصیت رکھتے ہیں۔ اس درجے کے خام مال کی ایک خصوصی تحقیق واقعی قابل قدر ہوگی۔ اس کی وجہ سے میں دو مشاہدات پیش کرتا ہوں، جو، تاہم، مخصوص خوابوں پر اطلاق نہیں کرتے۔

جتنا زیادہ بندہ خوابوں کے حل کرنے میں مبتلا ہوتا ہے، اتنی ہی جلدی وہ یہ ماننے پر تیار ہو جاتا ہے کہ بالغوں کی اکثریت کے خوابوں کا تعلق جنسی خام مال کے ساتھ ہوتا اور وہ عامیانہ خواہشات کو فروغ دیتے ہیں۔ صرف وہ جو واقعی خوابوں کا تجزیہ کرتے ہیں، یہ وہ ہوتے ہیں، جو اپنے عیاں خواب موضوع سے پوشیدہ خواب خیال تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہی مضمون پر اپنی رائے قائم کر سکتے ہیں، لیکن وہ کبھی بھی نہیں کر سکتے جو صرف عیاں موضوع کو درج کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اب ہمیں یہ فوراً تسلیم کرنا ہے کہ اس حقیقت میں کچھ بھی حیران کن نہیں، جو خواب تشریح کے اصولوں سے مکمل مطابقت رکھتا ہو۔ نہ ہی کوئی دوسری جبلت، بچپن سے آگے اس قدر دباؤ میں آتی ہے، جتنی جنسی جبلت اپنے اجزائے ترکیبی میں آتی ہے۔ کوئی بھی دوسری جبلت کئی اور شدید لاشعوری خواہشات کو چھوڑتی ہے، جو اَب، نیند کی حالت میں خوابوں کو پیدا کرتی ہے۔ خواب کی تشریح میں جنسی پیچیدگیوں کی اہمیت کو بھولنا نہیں چاہیے، گو کہ بندہ، بلاشبہ، اس کے تمام دوسرے عناصر سے الگ کرنے میں غلو کرتا ہے۔

بہت سے خوابوں میں محتاط تشریح سے یہ تصدیق کی جاسکتی ہے کہ انھیں ذوجنسی طور پر ویسا ہی سمجھا جا سکتا ہے جیسا غیر متنازع تشریح سے سمجھا جاتا، جس میں وہ ہم جنس پرستی کے جذبات کا احساس کرتے ہیں۔ یہ جذبہ خوابینا کی عام جنسی سرگرمی کے متضاد ہوتا ہے۔ لیکن کیا تمام خوابوں کو ذوجنسی طور پر تشریح کیا جائے، جیسے سٹیکل اور ایڈلر کہتے

ہیں۔ یہ مجھے ایسا ہی ثبوت کی غیر اثر پذیری لگتا ہے جیسے یہ بعید از قیاس ہیں۔ اور وہاں ایسے بھی متعدد خواب ہیں جو شہوانی ضرورت کے بجائے بندے کو مطمئن کرتے ہیں، جیسے، مثلاً، بھوک، پیاس، سکون، وغیرہ کے خواب۔ اور ایسے دوسرے دعوے، اس حقیقت کے لیے کہ' ہر خواب میں بندہ موت کا حوالہ پاتا ہے'(سٹیکل)، یا ہر خواب' مونث سے مذکر سطر سے آگے' دکھاتا ہے(ایڈلر)، یہ مجھے خوابوں کی تشریح میں قابلِ قبول حدود سے ماورا جانا لگتا ہے۔ یہ دعوا کہ تمام خواب جنسی تشریح چاہتے ہیں، اس کے خلاف مناظراتی ادب میں ایسے مضامین ہیں جو میری خواب کی تشریح کے لیے بلکل اجنبی ہے۔ اُس کو آپ اِس کتاب کے آٹھوں اشاعتوں میں نہیں پائیں گے، اور وہ اس کے بقیہ موضوعات سے بھی صریحاً متضاد ہیں۔

ہم نے کسی اور جگہ بیان کیا ہے کہ خواب جو جاذب نظر اور معصوم ہوتے ہیں عام طور پر خام شہوانی خواہشات کو ٹھوس شکل دیتے ہیں، اور اس کی ہم مزید متعدد مثالوں سے تصدیق کر سکتے ہیں۔ لیکن کئی خواب جو لاتفرقی نمودار ہوتے ہیں، جس میں ہم کسی بھی رجحان اور خاص سمت پر کبھی بھی شک نہیں کر سکتے، جانچ سکتے ہیں کہ، تجزیے کے مطابق، معصوم جنسی خواہش کے جذبات، اکثر غیر مشتبہ فطرت والے ہوتے ہیں۔ مثلاً، جو اس کی پہلے تشریح کی، کیا وہ جنسی خواہش کا شک اس خواب میں رکھتے ہیں؟ خوابینا بیان کرتا ہے: دو شاہی محلوں کے درمیان میں، تھوڑی دور پیچھے، ایک چھوٹا مکان واقع ہے، جس کے دروازے بند ہیں۔ میری بیوی میری سڑک کی طرف تھوڑی رہنمائی کرتی ہے جو گھر کی طرف جاتا ہے اور دروازوں کا دھکا دے کر کھولتی ہے، اور میں پھر تیزی سے پھسلتا ہوں اور احاطے کے اندرون آسانی سے جو اوپر سے نشیب کی طرف ڈھلوان ہوتا ہے، جاتا ہوں۔

کوئی بھی جس کو خوابوں کی تشریح کرنے کا تجربہ ہے وہ بلا شبہ، فوراً یاد کرے گا کہ تنگ جگہوں میں دخول اور بند دروازوں کا کھولنا مشترک جنسی علامتیں ہیں، اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اس خواب میں اغلام بازی کی کوشش کی نمائندگی ہے۔ تنگ، ڈھلوان راستہ، بلا شبہ، زنانہ عضو ہے۔ خوابینا کی بیوی سے منسوب یہ مدد تشریح چاہتی ہے کہ حقیقت میں یہ صرف بیوی کے لیے غور کی بات ہے جو اس قسم کی کوشش سے پرہیز کرتی ہے۔ مزید تحقیق دکھاتی ہے کہ گذشتہ روز ایک جوان لڑکی خوابینا کے گھر داخل ہوئی، اس نے اسے خوش کیا، اور یہ تاثر دیا کہ وہ اس قسم کی کوششوں کے الٹ کا مخالف نہیں ہے۔ دو محلات کے درمیان چھوٹا گھر پراگ میں ہارڈشن کے باقیات میں سے لیا گیا ہے، اور ایک مرتبہ پھر لڑکی کی طرف اشارہ کر رہا ہے، جو اس شہر کی اصلی باشندہ ہے۔

اگر، میں اپنے مریضوں سے گفت گو میں، ایڈیپس کے خواب کی اہمیت پر زور دیتا ہوں، پھر میں جواب نکلوا لیتا ہوں:' میں کوئی ایسا خواب یاد نہیں رکھتا۔' اس کے فوراً بعد، تاہم، وہاں ایک دوسری، نا قابلِ شناخت، لاتفرقی خواب کی یادداشتیں ابھرتی ہیں، جن کو مریض بار بار خواب میں دہراتا ہے، اور جو تجزیے میں خواب کے اسی موضوع کو ثابت کرتے ہیں۔

زمینی نظاروں اور مقامات کے خواب ہوتے ہیں جس میں زور ہمیشہ یقین دہانی پر ہوتا ہے:' میں یہاں پہلے بھی آیا ہوں۔' لیکن اس کی خوابوں میں خصوصی اہمیت ہوتی ہے۔ اس معاملے میں جگہ سے مراد ماں کی خاص جگہ ہوتی ہے جو وہ یقین سے کہتا ہے' یہاں پہلے بھی آیا ہوں۔ میں ایک مرتبہ مریض کے دیے گئے تخمینے سے پریشان ہو گیا جو وہمی خلل اعصاب کا شکار تھا۔ اس نے خواب دیکھا کہ اسے اس جگہ بلایا گیا جہاں وہ دو مرتبہ پہلے ہی جا چکا تھا۔ لیکن اسی مریض نے کافی عرصہ پہلے مجھے اپنے چھویں سال کی ایک کہانی سنائی تھی۔ اس وقت وہ اپنی ماں کے ساتھ سوتا تھا، اور جب وہ سو رہی ہوتی تھی وہ اس کے جسم کے نازک حصوں سے انگلی سے کھیلتا تھا۔

خوابوں کی کثیر تعداد، جو بار بار تشویش سے بھری ہوتی ہے، اور اکثر موضوع کے لیے ایک طرف سے دوسری

طرف تنگ جگہ سے جاتی ہے، یا وہ پانی میں بہت دیر تک رہتا ہے، یہ ان تخیلات پر مبنی ہیں جو بین الرحمی زندگی، یعنی شکم مادر میں تھوڑے عرصے کے قیام سے، اور پیدائش کے عمل سے متعلق ہوتی ہیں۔ میں یہاں ایک جوان کا خواب داخل کررہا ہوں، جو اپنے تخیل میں اپنے والدین کی مباشرت کے عمل کو بین الرحمی میں دیکھنے کے موقع سے فیضیاب ہوا۔

'وہ ایک گہری عمودی سرنگ ہے، جس میں ایک کھڑکی ہے، جیسی یسمرنگ سرنگ میں ہے۔ اس کے ذریعے وہ شروع میں ایک زمینی نظارہ دیکھتا ہے، اور پھر اس میں ایک تصویر بناتا ہے، جو وہاں پر فوراً خالی جگہ کو بھرتی ہے۔ تصویر ایک میدان کو پیش کرتی ہے جو ایک اوزار کے ذریعے عمیق کاشت کی جارہی ہے، اور صحت بخش ہوا، سخت محنت سے وابستہ خیال، اور زمین کے نیلگوں کالے ڈھیلے نے اس پر خوش گوار تاثر چھوڑا۔ وہ پھر جاری رکھتا ہے اور تعلیم پر کھلا ہوا کام دیکھتا ہے..... اور حیران ہوتا ہے کہ اس کی بہت زیادہ توجہ جنسی احساسات پر مرکوز ہے جس نے اسے میرے بارے میں سوچنے پر مجبور کیا۔

یہاں ایک مریضہ کا پانی کا خواب ہے، جس کی علاج کے دوران خصوصی اہمیت ہوگئی۔

اپنی معمول کی تعطیل پر تفریح گاہ۔۔ جھیل پر، وہ خود کو اس مقام پر گہرے پانیوں میں پھینکتی ہے جہاں زرد چاند پانی میں منعکس ہوتا ہے۔

اس قسم کے خواب وضع حمل کے خواب ہوتے ہیں۔ ان کی تشریح حقیقت کو عیاں خواب موضوع میں اُلٹ درج کرنے سے متاثر ہوتی ہے؛ اس طرح، 'خود کو پانی میں پھینکنے' کے بجائے' پانی سے باہر آنا پڑھا جائے'۔۔ جو'پیدا ہونا ہے'۔ زرد چاند سے مراد سفید' تلا' ہوجاتا ہے، جس کا بچہ فوراً اندازہ لگالیتا ہے کہ وہ جگہ ہے جہاں سے وہ آیا تھا۔ اب مریضہ کے تعطیل کے دن تفریح گاہ میں پیدا ہونے کی خواہش کے کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ میں نے اس کا خوابینا سے پوچھا، اور اس نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا: 'کیا علاج نے مجھے ایسا نہیں بنا دیا کاش میں دوبارہ پیدا ہوتی؟ اس طرح خواب علاج کو موسم سرما کی تفریح گاہ میں جاری رکھنے کو مدعو کرتا ہے۔ اس کے علاوہ شاید یہ اس کے خود ماں بننے کی خواہش کی شرمیلی تلمیح ہے۔

ایک دوسرا وضع حمل کا خواب؛ اس کو تشریح کے ساتھ، میں نے ای. جونز کے کاغذات سے لیا۔' وہ سمندر کے ساحل پر کھڑی ایک چھوٹے لڑکے کو بغور دیکھ رہی ہے، جو بظاہر اس کا نظر آتا ہے، اور پانی میں سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس عمل کو وہ اس وقت تک کرتا ہے جب تک پانی اسے ڈھانپ نہ لے، اور وہ صرف اس کا سر سطح کے نزدیک ابھرتے اور نیچے ڈوبتے ہوئے دیکھتی ہے۔ یہ نظارہ پھر ہوٹل کے پُر ہجوم ہال میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اس کا شوہر اسے چھوڑ جاتا ہے، اور وہ ایک اجنبی سے' گفت گو میں شامل ہوجاتی ہے'۔

'خواب کے نصف آخر نے تجزیے میں اس کی اپنے شوہر سے پرواز کرنے کی نمائندگی دریافت کی، اور تیسرے آدمی سے گہرے تعلقات میں داخل ہوئی، جس کو پیچھے جناب X کا بھائی اسے سادگی سے اشارہ کرتا ہے، جس کا سابقہ خواب میں حوالہ دیا گیا تھا۔ خواب کا پہلا حصہ سادہ پیدائشی تخیل کا واضح ثبوت ہے۔ خوابوں میں جیسے اساطیر میں، بچے کی رحمی پانی سے پیدائش کو عام طور پر تحریف کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ بچے کا پانی میں داخلہ، دوسری متعدد مثالوں کے درمیان، ایڈونس، اوسیرس، اور باکش اس کی بہترین تمثیلی مثال ہیں۔ سر کا پانی میں ابھرنا اور ڈوبنا فوراً مریضہ کے تیز تر ادراک کی غمازی کرتا ہے جس کا مریضہ نے اپنے حمل کے دوران تجربہ کیا۔ لڑکے کے پانی میں جانے کے بارے میں سوچنا استغراق کی ترغیب دیتا ہے جس میں وہ اسے پانی سے باہر نکالتی، نرسری لے جاتی، نہلاتی، لباس پہناتی، اور اپنے گھر میں اس کو آباد ہوتے ہوئے دیکھتی ہے۔

خواب کا نصف آخر، اس لیے، نکل جانے کے خیالات کو پیش کرتا ہے، جو پہلے نصف کے پوشیدہ موضوع میں

نیچے پڑا ہوا ہے۔ خواب کا پہلا نصف، آخری نصف سے، پیدائشی تخیل کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ ترتیب کی اس معکوسیت کے علاوہ، مزید معکوسیت خواب کے ہر نصف میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ پہلے نصف میں بچہ پانی میں داخل ہوتا ہے، اور پھر اس کا سر ڈوبتا اور ابھرتا ہے۔ خواب خیالات کے نیچے تیزی پہلے وقوع پذیر ہوتی، اور پھر بچہ پانی چھوڑ دیتا ہے (دگنی معکوسیت)۔ دوسرے نصف میں، اس کا شوہر اسے چھوڑ جاتا ہے، خواب خیالات میں وہ اپنے شوہر کو چھوڑتی ہے۔'

ایک اور وضع حمل والے خواب کو ابراہام نے بیان کیا۔ یہ ایک خاتون کا خواب ہے جو اپنے پہلے بچے کی پیدائش کی توقع کر رہی تھی: کمرے کے فرش کے ایک کنارے سے ایک زیر زمین سرنگ اسے براہ راست پانی تک لے جاتی ہے۔ وہ دروازے میں سے ایک پھندا اٹھاتی ہے، اور وہاں فوراً ایک مخلوق بھوری کھال میں ملبوس نمودار ہوتی ہے، جو تقریباً ایک مہر سے مشابہہ ہے۔ یہ مخلوق خوابینا کے چھوٹے بھائی میں تبدیل ہو جاتی ہے، جس سے اس کا رشتہ ہمیشہ مادرانہ طرز کا ہوتا ہے۔

رینک نے متعدد خوابوں سے دکھایا کہ وضع حمل والے خوابوں میں انھی علامتوں کا استعمال ہوتا ہے جو سلس البول (micturition) والے خوابوں میں ہوتی ہیں۔ شہوانی مہیج ان خوابوں میں بول شریان مہیج کی حیثیت سے خود اپنا اظہار کرتا ہے۔ ان خوابوں میں معنی کی پرتیں بچپن کی علامتوں کے ساتھ اس تبدیلی کی اہمیت سے مطابقت رکھتی ہیں۔

ہم یہاں نامیاتی کے ذریعے نیند کو پریشان کرنے والی مہیج کو خواب کی تشکیل میں ادا کیے جانے والے کردار میں مہیج سے مداخلت کرنے والے موضوع کی طرف واپس آتے ہیں۔ خواب جو ان اثرات کے ذریعے وجود میں آتے ہیں، وہ نہ صرف بلا تکلف تکمیل تمنا والے رجحانات اور سہولت۔ خوابوں کے کردار کو افشا کرتے، بل کہ وہ ساتھ میں بلکل شفاف علامتیت کا بھی مظاہرہ کرتے ہیں، چونکہ بیداری قلیل الوقوع میں مہیج کی پیروی نہیں کرتی، جس کی علامت کاری کے بہروپ میں اطمینان کے لیے خواب میں بے فائدہ کوشش کی جاتی ہے۔ یہ اخراجی خوابوں کے ساتھ ساتھ پیشاب یا ابراز سے جگائے جاتے ہیں۔ اخراجی خوابوں کا مخصوص کردار ہمیں اجازت دیتا ہے کہ براہ راست متعدد جنسی علامتوں کو بے نقاب کریں جو پہلے ہی مخصوص متعین کی جا چکی ہیں، لیکن اس کے باوجود کبھی بھی وہ متنازعہ نہیں رہیں، اور وہ ہمیں یہ بھی قائل کرتی ہیں کہ کئی بظاہر معصوم خواب کی حالت، خام جنسی نظارے کا صرف علامتی آغاز ہوتی ہیں۔ یہ، تاہم، اصولی حیثیت سے، صرف قلیل الوقوع اخراجی خوابوں میں براہ راست نمائندگی چاہتا ہے، جب کہ وہ اکثر تشویشی خوابوں میں تبدیل ہو جاتا اور پھر بیداری پر منتج ہوتا ہے۔

بول شریان مہیج کی وجہ سے خوابوں میں علامتیت خاص طور پر واضح، اور ہمیشہ الوہی ہوتی ہے۔ بقراطوں نے اس نظریے کو پہلے ہی فروغ دیا کہ اگر کوئی چشموں یا آبشاروں کو خواب میں دیکھے اس سے مثانے میں اضطراب کی نشاندہی کی جاتی ہے (ھیولاک ایلس)۔ شارنر، جس نے بول شریان کی کثیر النوع علامتیت کا مطالعہ کیا، اتفاق کرتا ہے کہ 'طاقت ور بول شریان کا مہیج جنسی دائرے اور اس کے علامتی تصور کے مہیج میں ہمیشہ تبدیل ہوتا ہے۔ بول شریان کا مہیج اکثر اسی وقت جنسی خواب کا نمائندہ بھی ہوتا ہے۔

اؤ۔ رینک، جس کے ایک مضمون کے نتائج کو میں نے یہاں استعمال کیا ہے، بہت ہی معقول انداز میں دلیل دیتا ہے کہ بول شریان کے مہیج کی وجہ سے خوابوں کی ایک کثیر تعداد حقیقت میں جنسی مہیج کا سبب ہوتی ہیں، جو اوّل خود کو بول شریان کی شہوانی بچکانہ شکل سے رجوع کر کے مطمئن کرتی ہے۔ وہ معاملات خاص طور پر مفید ہوتے ہیں جس میں بول شریان مہیج اس طرح پیدا کر کے جگاتی اور مثانے کو خالی کراتی، جب کہ اس مداخلت کے باوجود، خواب جاری

رہتا، اور اپنے شہوانی تصورات کا بغیر بہروپ دیے اظہار کرتا ہے۔

اس سے بلکل مشابہت والے طریقے میں آنتوں کے مہیج سے پیدا ہونے والے خواب متعلقہ علامتیت کو انشا کرتے ہیں، اور اس طرح اس تعلق کی تصدیق کرتے ہیں، جس کی تولیدی نفسیات سے بھی بڑی حد تک سونے اور بُراز سے تصدیق کی جا سکتی ہے۔ اس لیے، مثلاً، ایک عورت، جب وہ آنتوں کی بیماری کی وجہ سے ایک معالج کے زیر علاج ہو، خواب میں ایک کھودنے والی شے کو چھپا خزانہ نکالنے کے لیے دیکھتی ہے جو خزانہ چھوٹی لکڑیوں کے چھپّر کی حد میں دفن کیا گیا تھا جو دیہاتی خفیہ جگہ نظر آتی ہے۔ خواب کا دوسرا حصّہ اپنے موضوع کے لحاظ سے بتاتا ہے' کیسے وہ اپنی چھوٹی کی غلاظت کو صاف کرتی ہے جس نے خود کو اس میں لتھڑ لیا تھا۔'' بچانے' والے خواب وضع حمل کے خوابوں سے منسلک ہیں۔ بچانا، خاص طور پر پانی سے بچانا ہے، جب عورت خواب دیکھتی ہے، جو پیدا کرنے کے مساوی ہوتا ہے۔ یہ مفہوم بدل جاتا ہے جب خواب دیکھنے والا مرد ہوتا ہے۔

چوروں، نقب زنوں اور بھوتوں کی وجہ سے ہم بستر پر جانے سے پہلے خوف زدہ ہوتے ہیں، اور یہ کبھی کبھار ہماری نیند بھی خراب کرتے ہیں۔ ہم اسی ایک بچکانہ باقیات سے آغاز کرتے ہیں۔ یہ سب مسافرِ شبینہ ہیں جو بچوں کو جگاتے ہیں تا کہ ان کا خاص جگہ بندوبست کریں، اس لیے وہ بستر کو گیلا نہ کریں، یا لحاف اٹھا کر واضح طور پر دیکھیں بچے نے سونے کے دوران کیسے اپنے ہاتھوں کو بلند کر رکھا ہے۔ میں اس قابل ہوں کہ بلکل درست طور پر رات کے مہمانوں کی یادداشتوں کی ان میں سے کچھ تشویشی خوابوں کے تجزیے میں ترغیب دوں۔ چور ہمیشہ باپ ہوتا ہے۔ بھوت ممکنہ طور پر مونث شخصیت، رات کے لباس میں ہوتی ہے۔

6 - مثالیں --- خوابوں میں ریاضی اعداد اور گفت گو

خوابوں کو تشکیل کرنے والے عناصر کے چوتھے عنصر کو صحیح مقام تفویض کرنے سے پہلے، میں چند مثالیں اپنے خوابوں کے ذخیرے میں سے بیان کرنا چاہوں گا۔ یہ جزوی طور پر ان تین عناصر کے مابین تعاون کے مقصد کی منظر کشی کریں گے جن سے ہم پہلے ہی واقف ہیں، اور جزوی طور پر متعدد غیر حمایت یافتہ دعوں کے لیے شہادتیں اخذ کرنے کا مقصد سرانجام دیتے ہیں جو کیے جا چکے ہیں، یا ان کو باہر لاتے ہیں جو لازماً ان کی پیروی کرتے ہیں۔ بلا شبہ، خوابِ کار کے ہونے والے جائزوں میں سے مثالوں کے ذریعے اپنے نتائج اخذ کرنے کا مظاہرہ کرنا نہایت مشکل امر ہوتا ہے۔ تنہا بیانات کی حمایت میں مثالیں صرف اس وقت متاثر کن ہوتی ہیں جب خواب کی تشریح کے متن پر کُل کی حیثیت سے غور کیا جائے۔ جب وہ اپنے متن سے نبرد آزما ہوتی ہے، وہ اپنی قدر کھو دیتی ہے۔ دوسری طرف، خواب کی تشریح، جب وہ کسی بھی لحاظ سے مضبوط نہیں ہوتی، جلد ہی اتنی دور تک پھیل جاتی ہے کہ وہ گفت گو کے بندھن کو چھپا دیتی ہے جس کی وہ تصویر دکھانا چاہتی ہے۔ یہ تکنیکی غور لازماً میری معذرت ہے، اگر میں اب آگے بڑھ کو تمام اقسام کی اشیاء کو ایک ساتھ ملاؤں جو آپس میں سوائے سابقہ باب کے متن کے حوالے کے کچھ مشترک نہیں رکھتیں۔

ہم سب سے پہلے خوابوں کی چند مخصوص یا غیر معمولی طریقوں کی نمائندگی پر غور کریں گے۔ ایک خاتون نے درج ذیل خواب دیکھا: ایک خادمہ لڑکی سیڑھی پر کھڑی ہے تا کہ کھڑکی کو صاف کرے، اور اس کے ساتھ چمپینزی اور گوریلا بلی (بعد میں درست کیا، انگورا بلی) بھی ہے۔ وہ جانوروں کو خوابینا پر پھینکتی ہے، چیم پینزی اس سے چمٹ جاتا ہے، اور یہ بہت ہی زیادہ نفرت انگیز ہے۔ اس خواب نے اپنا مقصد بہت ہی سادہ طریقے سے پایہ تکمیل کو پہنچایا، یعنی، صرف بولی کے صنائع و بدائع کے ذریعے، اور اسے الفاظ کے ادبی معنی کے ساتھ پیش کیا۔ 'بندر'، جانوروں کے عمومی

ناموں کی طرح، ایک پسندیدہ صفت ہے، اور خواب کی حالت سے مراد دُشنام آمیزی کرنے والے کو نقصان پہنچانا ہے۔ یہی ذخیرہ جلد ہی ہمیں خوابِ کار میں سادہ ہنرمندی کے استعمال کی مزید مثالیں پیش کرے گا۔

ایک دوسرا خواب بلکل اسی انداز میں آگے بڑھتا ہے۔'ایک عورت ایک بچے کے ساتھ جس کی واضح بدنما کھوپڑی ہے؛ خوابینا سنتی ہے کہ بچے نے یہ بدنمائی شکمِ مادر کی کیفیت کی وجہ سے حاصل کی۔ ڈاکٹر کہتا ہے کھوپڑی کو دَاب کر بہتر شکل دی جاسکتی ہے، لیکن یہ اس کے دماغ کو نقصان پہنچائے گا۔ وہ سوچتی ہے کیوں کہ وہ لڑکا ہے اس لیے بدنمائی سے زیادہ پریشان نہیں ہوگا۔' یہ خواب 'بچگانہ' نقوش کے غیر مرئی تصور کی نرم پیش کش کرتا ہے، جس سے خوابینا علاج کے دوران آشنا ہوئی تھی۔

ذیل کی مثال میں خوابِ کار بلکل جداگانہ طریقہ اختیار کرتا ہے۔ خواب ہلم ٹیچ، گراز کے نزدیک تفریح گاہ کی یادداشتوں پر مشتمل ہے: 'باہر ایک خوف ناک طوفان ہے؛ ایک تکلیف دہ ہوٹل-- پانی دیواروں سے اُبل رہا ہے، اور بستر گیلے ہیں۔ (موضوع کے بعد کا حصہ اس سے کم براہ راست بیان کیا گیا جتنا میں نے اسے دیا ہے۔) خواب 'فالتو' کا اشارہ کرتا ہے۔ یہ غیر مرئی نظریہ ہمارے خواب خیالات میں وقوع پذیر ہوتا ہے جسے اوّل زبان کے مخصوص غلط استعمال سے ذو معنی بنایا گیا، وہ شاید 'چھلکنا'، یا 'مائع' اور 'اعلا مائع' سے بدلا جاسکتا ہے، اور پھر پیش کش کے لیے ایسے نقوش کے ایک ڈھیر سے لایا جاسکتا ہے۔ اس کے اندر پانی، اس کے بغیر پانی، بستروں میں گیلے پن سے پانی-- ہر شے مائع اور اعلا مائع ہے۔ یہ خواب پیش کرنے کے مقصد کے لیے ہے۔ اس میں الفاظ کی آوازوں کے مقابلے میں ہجے کم زیرِ غور آتے ہیں۔ ان سے متحیّر نہیں ہونا چاہیے جب ہم دیکھتے ہیں قافیہ پیمائی بھی اس استحقاق کو حاصل کرتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ زبان کے اختیار پر بہت سے الفاظ ہوتے ہیں جو باتصویر اور ٹھوس لحاظ سے استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن اِس وقت وہ بے رنگ اور غیر مرئی انداز میں استعمال کیے گئے ہیں۔ دوسرے مختلف معاملات میں، وہ خواب کے خیالات کو پیش کرنا سہل بنا دیتے ہیں۔ خواب صرف ان الفاظ کو ان کی پوری اہمیت کے ساتھ بحال رکھتا، یا کچھ تھوڑا پیچھے لے جا کر معنی تبدیل کر دیتا ہے۔ مثلاً، ایک آدمی خواب دیکھتا ہے کہ اس کا دوست، ایک بہت ہی کسی ہوئی تنگ جگہ سے باہر نکلنا چاہتا ہے، وہ اسے مدد کے لیے پکارتا ہے۔ تجزیہ بتاتا ہے کہ کسی ہوئی تنگ جگہ ایک سوراخ ہے، اور خوابینا علامتی طور پر ان ہی الفاظ کو اپنے دوست کے لیے استعمال کرتا ہے: 'ہوشیار رہو، یا تم خود کو سوراخ میں گرا دو گے۔' ایک دوسرا خوابینا (dreamer) پہاڑ پر چڑھتا ہے، تاکہ وہ وہاں سے غیر معمولی پھیلے ہوئے سبزہ زار کا نظارہ کر سکے۔ وہ خود کو اپنے بھائی کے ساتھ شناخت کرتا ہے، جو مشرقِ بعید کے 'جائزے' کی تدوین کر رہا ہے۔

خواب میں ایک جوشیلا گھوڑا ایک جئی کے بہترین میدان میں کود پڑتا ہے، جس کا ہر دانہ واقعی میٹھے بادام، کشمش کی طرح ہے، اور وہ جیسے ایک نئی پینی کا سکہ سرخ مخمل میں لپٹا ہوا، اور سور کے سخت بال سے بندھا ہوا ہے۔' شاعر یا خوابینا فوراً اس خواب کے معنی پیش کرتا ہے، گھوڑے نے خود اپنے لیے خوشی سے محظوظ ہونا محسوس کیا، اس لیے وہ چلایا: 'جئی کے دانے مجھے چُبھ رہے ہیں' (میں اپنے جئی کے دانوں کو محسوس کر رہا ہوں')۔

قدیم ناروژی رزمیہ کے خوابوں میں (ھینزن کے مطابق) روز مرّہ کے الفاظ اور ذہانت والے نقوش کا پُرنولیس استعمال کیا جاتا تھا۔ بندہ بمشکل ہی ایک خواب ذو معنی، یا الفاظ سے کھلواڑ کے بغیر دریافت کر پاتا تھا۔

نمائندگی کے ایسے طریقوں کو جمع کرنا، اور انھیں ان اصولوں کے مطابق ترتیب سے پیش کرنا جن پر وہ مبنی ہوں ایک خاص ضمانت کے حامل ہوں گے۔ کچھ نمائندگیاں تقریباً ذہانت آمیز ہوتی ہیں۔ وہ فرد کو یہ تاثر دیتی ہیں کہ بندے نے کبھی بھی ان کے معنی کا اندازہ نہیں لگایا اگر خوابینا بذاتِ خود اس کی وضاحت کرنے سے قاصر رہا ہو۔

1. ایک آدمی خواب دیکھتا ہے کہ اس سے اس کا نام دریافت کیا جاتا ہے، تاہم، وہ اسے یادنہیں کر پاتا۔ وہ خود اس کی وضاحت کرتا ہے کہ اس سے مراد ہے: 'مجھے اس قسم کا خواب نہیں دیکھنا چاہیے۔'

2. ایک مریضہ نے خواب بیان کیا جس میں تمام متعلقہ لوگ غیر معمولی لمبے تھے۔ 'جس کے معنی'، اس نے اضافہ کیا،' کہ وہ میرے ابتدائی بچپن کی ایک کہانی سے متعلق ہیں۔ اس وقت سب بڑے لوگ مجھے بہت زیادہ لمبے نظر آتے تھے۔' وہ خود اس خواب کے منظر میں کہیں نہیں تھی۔

بچپن کا ادلی بدلی کیا ہو تجربہ دوسروں کے خوابوں میں مختلف انداز سے اظہار کیا جاتا ہے۔ بندہ لوگوں اور نظاروں کو جیسے وہ ہیں ایک طویل فاصلے پر سڑک کے اختتام پر دیکھتا ہے، یا جیسے بندہ انھیں چھوٹی دوربین کی جوڑی سے غلط کنارے سے دیکھتا ہے۔

3. ایک آدمی جو بیدار زندگی میں اپنا رجحان غیر مرئی اور غیر متعین اظہارات کے استعمال کے لیے رکھتا ہے، لیکن وہ بصورت دیگر اس کے خوابوں کے بارے میں، مخصوص تعلق سے اپنی ہوش مندی قائم رکھتا ہے، کہ وہ ریلوے اسٹیشن پہنچتا ہے جب ایک ٹرین آرہی ہوتی ہے۔ لیکن پھر پلیٹ فارم ٹرین کی طرف حرکت کرتا ہے، جو ساکت کھڑا تھا؛ یہ ایک حقیقی معاملے کی بے معنی معکوسیت ہے۔ یہ تفصیل، دوبارہ، سوائے ایک اشارے کے کچھ اور زیادہ نہیں کہ خواب میں کچھ اور لازماً اُلٹا کیا گیا ہے۔ اسی خواب کا تجزیہ باتصویر کتاب کی یاد دلاتا ہے جس میں لوگ اپنے سر کے بل کھڑے ہوئے ہیں اور ہاتھوں سے چل رہے ہیں۔

4. اسی خوابینا نے، ایک دوسرے موقع پر، ایک مختصر خواب بیان کیا جو تقریباً مُعَمّائے شکلی کی تکنیک کی یاد دلاتا ہے۔ 'اس کا چچا ایک کار میں اسے بوسہ دیتا ہے۔' وہ فوراً تشریح کا اضافہ کرتا ہے، جو اس کے ساتھ کبھی بھی نہیں ہوا۔ اس سے مراد خود بخود شہوانیت ہے۔ جاگتی زندگی میں وہ اسے مذاق ہی کہہ سکتا ہے۔

5. سالِ نو کے موقع پر عشائیہ میں میزبان، خاندان کا سربراہ، نئے سال میں ایک تقریر کر رہا تھا۔ اس کا ایک برادرِ نسبتی، قانون داں، بوڑھا آدمی اُس کو سنجیدگی سے نہیں لے رہا تھا، خاص طور پر جب تقریر کے دوران اس نے خود کو اس طرح بیاں کیا: 'جب میں نے سابقہ سال کا بہی کھاتہ کھولا اور اس کے صفحات پر نظر ڈالی میں اثاثے کی طرف ہر شے دیکھتا ہوں، اور خدا کا شکر ہے قرضے کے خانے میں کچھ نہیں۔ تم سارے بچے میرا عظیم اثاثہ ہو، تم میں سے کوئی بھی مقروض نہیں ہے۔' یہ سن کر جوان وکیل نے اس کی بیوی کے بھائی X کا سوچا، جو دھوکے باز اور جھوٹا ہے، اور جسے حال ہی میں اس نے قانون کی الجھی ہوئی زلفوں سے آزاد کرایا تھا۔ اس رات کو، خواب میں، اس نے نئے سال کی تقریبات ایک مرتبہ پھر دیکھیں، اور تقریر سنی، یا اس کے بجائے اسے دیکھا۔ بولنے کے بجائے بوڑھے آدمی نے واقعی بہی کھاتہ کھولا اور ایک طرف اثاثہ درج کیا، اور دوسری طرف قرضہ لکھا، جہاں اس کے برادرِ نسبتی X کا نام تھا۔ تاہم، لفظ liability لفظ lie-Ability میں تبدیل ہوگیا تھا، جس کو وہ X آدمی کی خصوصیات گردانتا تھا۔

6. ایک خوابینا ایک دوسرے انسان سے نمٹتا ہے جس کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ تجزیہ بتاتا ہے کہ ہڈی کا ٹوٹنا شادی کے وعدے کا ٹوٹنا ہے۔

7. خواب موضوع میں دن کا وقت اکثر خوابینا کے بچپن کا مخصوص زمانہ پیش کرتا ہے۔ اس طرح، مثلاً، 5.15 a.m. سے ایک خوابینا کے لیے پانچ سال اور تین ماہ کی عمر تھی۔ جب وہ اِس عمر کا تھا، ایک چھوٹا بھائی پیدا ہوا تھا۔

8. خواب میں عمر کی ایک اور نمائندگی: ایک عورت دو چھوٹی بچیوں کے ساتھ سیر کر رہی ہے؛ ان کی عمروں میں پندرہ ماہ کا فرق ہے۔ خوابینا کسی بھی ایسے خاندان سے واقف نہیں جس میں یہ معاملہ ہو۔ وہ خود اس کی تشریح اس معنی سے کرتی ہے کہ دونوں بچیاں اس کی اپنی شخصیت کی نمائندگی کرتی ہیں، اور کہ خواب اسے اس کے بچپن کے اُن

واقعات کی یاد دلاتا ہے جو ایک مخصوص عرصے (ساڑھے تین اور پونے پانچ سال کی عمر) کے درمیان وقوع پذیر ہوئے تھے۔

9. یہ حیرت انگیز امر نہیں ہے کہ اشخاص جو تحلیلِ نفسی کے علاج سے گزر رہے ہوتے ہیں وہ بار بار اسے دیکھتے ہیں، اور ان پر اپنے خوابوں میں ان تمام خیالات اور توقعات کے اظہار کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے جو وہ پیدا کرتے ہیں۔ تصور جو علاج کے لیے منتخب کیا جاتا ہے اصولی طور پر سفر کا ہوتا ہے، عام طور پر موٹر کار میں، جو جدید اور پیچیدہ سواری ہے۔ کار کی رفتار کے حوالے سے مریض کے طنزیہ مزاج کو آزادانہ کھیل کا موقع میسر آتا ہے۔ اگر 'لاشعور' بیدار خیال کے عنصر کی حیثیت سے، خواب میں پیش کیا جاتا ہے، وہ زیرِ زمین جگہوں سے بدلا جاتا ہے۔ دوسرے وقتوں میں، جب تجزیاتی علاج کا کوئی تصور نہ تھا، اسے نسوانی جسم یا رحمِ مادر سے پیش کیا جاتا تھا۔ اکثر خواب میں نیچے عضو خاص، اور اس کے مخالف، اوپر چہرہ، منہ یا چھاتی کا حوالہ ہوتا ہے۔ جنگلی درندوں اور ان لوگوں سے جن سے خوابینا خوف زدہ ہو، خواب کار عام طور پر بہت ہی ہلکے استبدال سے، اُن اشخاص کے جذبات کا تجربہ کرتا، اور ان کے جذباتی ترنگ کی علامت گری کرتا ہے۔ اس طرح خاندانی نشانی کے ذریعے خوف ناک والد کی برے جانوروں، کتوں، جنگلی گھوڑے، وغیرہ سے نمائندگی کی جاتی ہے۔ بندہ کہہ سکتا ہے کہ جنگلی درندے شہوانیت کو پیش کرتے ہیں، جو انا سے خوف زدہ، اور دباؤ سے نبرد آزما ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اعصابی خلل خود؛ بیمار انسان، اکثر خوابینا سے الگ کیا جاتا اور وہ خواب میں آزاد شخص کی حیثیت سے مظاہرہ کرتا ہے۔

فرد یہ کہنے کو اتنا آگے جا سکتا ہے کہ خوابِ کار، خواب خیالات کو بصری طور پر پیش کرنے کے لیے اپنی دست رس میں موجود تمام ذرائع کو استعمال کرتا ہے، آیا وہ بیداری کی تنقید میں قابلِ قبول ہیں یا قابلِ قبول نہیں، اور اس طرح خود کو شک کے ساتھ ان سب کا بھی تمسخر بنتا ہے جو خواب تشریح کا صرف سنا سنایا علم رکھتے ہیں، لیکن کبھی بھی اس کی مشق نہیں کی۔ سٹیکل کی کتاب Die Sprache des Traumes خاص طور پر ایسی مثالوں سے بھری ہوئی ہے، لیکن میں اس کتاب سے مصنف کی تنقیدی رائے متعین کرنے سے محرومی، اور خود مختارانہ فیصلوں کی وجہ سے حوالہ دینے سے احتراز کرتا ہوں جنھیں غیر متعصبانہ مشاہد مشکوک سمجھے گا۔

10. وی. ٹوسک کے مضمون سے:

(ا) ایک خواب جو اس نے دیکھا اس کی سابقہ آیا سیاہ چمک دار لباس پہنے ہوئے ہے، جو اس کے پُٹھوں کے اوپر اچھی طرح گسا ہوا ہے -- اس سے مراد ہے وہ اس خاتون کو بندۂ نفس گردانتا ہے۔

(ب) ایک خواب میں C ایک لڑکی کو X سڑک پر، سفید روشنی میں نہاتے اور سفید بلاؤز پہنتے دیکھتا ہے۔ خوابینا نے اس سڑک پر مِس وائٹ سے معاشقہ شروع کیا۔

11. ایک تجزیے میں جو میں نے فرانسیسی زبان میں کیا، جس میں مجھے ایک خواب کی تشریح کرنی تھی جس میں مَیں ایک ہاتھی کی حیثیت سے ظاہر ہوا تھا۔ مجھے فطری طور پر استفسار کرنا تھا کہ میں کیوں ایسے پیش کیا گیا۔ خوابینا نے جواب دیا، 'Vous me trompe' (Trompe= Trunk)۔

خواب کار اکثر بہت زیادہ سرکش خام مال کی، جیسے اسماء خاص، اور بہت بعید تعلقات کا جبری استحصال کرنے کے ذرائع سے نمائندگی کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ میرے خوابوں میں سے ایک بوڑھے برخی نے مجھے ایک کام تفویض کیا۔ میں نے تیاری کی، اور کچھ شے جو پچکے ہوئے ٹن کے پترے کی طرح نظر آتی تھی، اسے باہر نکالا۔ (میں اس خواب پر بعد میں آؤں گا۔) مطابقت والی شراکت، جس کو دریافت کرنا آسان نہیں، وہ قلعی کا تیزاب ہے، اور اب میں جانتا ہوں میں اپنے ذہن میں مصنف Stannius کا نام رکھتا ہوں، جو مچھلیوں کے اعصابی نظام پر لکھے

گئے مضمون کے سرورق پر لکھا ہوا تھا جس کو میں اپنی جوانی میں احترام سے دیکھتا تھا۔ اوّل سائنسی مسئلہ جس کو میرے استاد نے حل کرنے کو کہا وہ مچھلی Ammocoetes کا اعصابی نظام تھا۔ بظاہر، یہ نام تصویری معمے میں استعمال نہیں کیا گیا۔

یہاں میں پُر تجسس موضوع والے خواب کو شامل کرنے میں ناکام رہنا نہیں چاہتا، جو ایک بچے کے خواب کی حیثیت سے بھی قابل قدر ہے، اور جو تجزیے سے جلد ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ ایک خاتون نے مجھے بتایا: 'مجھے یاد ہے کہ جب میں بچی تھی میں نے بار بار خواب دیکھا کہ خدا نے مخروطی ہیٹ پہن رکھا تھا۔ وہ اکثر مجھے ایسا ہیٹ میز پر پہناتے، تاکہ میں دوسرے بچوں کی پلیٹوں کو نہ دیکھ سکوں اور یہ بھی نہ دیکھ سکوں انھوں نے کسی خاص ڈش سے کتنا لیا ہے۔ چونکہ میں نے سنا تھا خدا حاضر و ناظر ہے، خواب نے اشارہ کیا کہ میں؛ اس ہیٹ کے باوجود جو مجھے پہنایا جاتا تھا، ہر شے جانتی تھی۔'

خواب کار اس میں کس پر مشتمل ہے، اور اس کا خواب خیالات کے خام مال سے بے تکلفانہ برتاؤ کو ان اعداد اور حساب کتاب کے تعلیمی طریقے سے دکھایا جا سکتا ہے جو خواب میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ توہم پرستی، ایسے ہی، اعداد کو خوابوں میں خصوصی اہمیت دیتی ہے۔ میں اس لیے اس قسم کی چند مثالیں اپنے ذخیرے میں سے دوں گا۔

1. ایک خاتون کا خواب، اس کے علاج کی تکمیل سے ذرا پہلے:

'وہ کسی شے یا کچھ اور کے لیے ادائی کرنا چاہتی ہے؛ اس کی بیٹی 3 فلورنس 65 کریوزر اپنے پرس سے نکالتی ہے؛ لیکن ماں کہتی ہے: 'تم کیا کر رہی ہو؟ اس کی قیمت صرف 21 کریوزر ہے۔' خواہینا کے حالات سے آگاہی کی وجہ سے خواب کا یہ ٹکڑا بغیر کسی وضاحت کے قابل فہم ہے۔ خاتون ایک غیر ملکی تھی، جس نے اپنی بیٹی کو ویانا کے اسکول میں رکھا، اور وہ اس قابل ہوئی کہ میرا علاج اتنے کم عرصے جاری رکھ سکے جتنے عرصے اس کی بیٹی شہر میں ہے۔ تین ہفتوں میں دختر کا تعلیمی سال اختتام پذیر ہو جائے گا۔ اور پھر علاج رک جائے گا۔ خواب دیکھنے سے پہلے والے دن اسکول کی پرنسپل نے اس سے کہا تھا آیا اس نے بچی کو ایک اور سال کے لیے اسکول میں چھوڑنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ وہ پھر بظاہر تاثرات دیتی ہے کہ اس معاملے میں وہ اپنا علاج ایک سال مزید جاری رکھ سکتی ہے۔ اب، یہ وہی ہے جس کا خواب حوالہ دیتا ہے۔ ایک سال 365 دن کے برابر ہے؛ تین ہفتے تعلیمی سال، اور علاج کے اختتام میں باقی ہیں، جو 21 دنوں کے مساوی ہیں۔ اعداد، جو خواب میں سوچے گئے وقت کے عرصے کا حوالہ ہیں، خواب میں رقم کی قدر میں دیے جاتے ہیں، اور بیک وقت ایک گہرے معنی اظہار پاتے ہیں۔ 365 کریوزر، بلا شبہ تین فلورنس پینسٹھ کریوزر، بہت ہی قلیل رقم ہے اور اس کی تکمیل تمنا کی حیثیت سے ظاہر ہوتی ہے جو اسکول فیس اور علاج کے اخراجات کو تخفیف کرتی ہے۔

2. ایک دوسرے خواب میں اعداد اور زیادہ پیچیدہ تعلقات میں ملوث ہوتے ہیں۔ ایک جواں خاتون، جو کچھ سال سے شادی شدہ تھی، جانتی ہے کہ اس کی ایک واقف کار، تقریباً اس کی ہم عمر، ایلس ایل. کی منگنی ہو گئی ہے۔ اس پر وہ خواب دیکھتی ہے: وہ ایک تھیٹر میں اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھی ہوئی، اور اسٹالز (stalls) کا ایک حصہ بلکل خالی ہے۔ اس کا شوہر اسے بتاتا ہے کہ ایلس ایل. اور اس کا منگیتر بھی تھیٹر میں آنا چاہتا تھے، لیکن وہ صرف نچلے درجے کی نشستیں حاصل کر سکتے تھے۔ تین ایک فلورن اور پچاس کریوزر سے، بلا شبہ وہ انھیں نہیں لے سکتے تھے۔ وہ سوچتی ہے انھیں دونوں میں سے کوئی ایک مزید نقصان نہیں کرنا چاہیے تھا۔

ایک فلورن پچاس کریوزر کی ابتدا کیا ہے؟ یہ واقعی گزشتہ دن کے ایک حادثے پر مبنی ہے۔ خواہینا کی نسبتی بہن کو اس کے شوہر نے 150 فلورنس بطور تحفہ دیے۔ ان کو پا کر وہ تیزی سے زیورات خریدنے بازار روانہ ہو گئی۔ ہمیں دیکھنا

ہے کہ 150 فلورنس 100 گنا میں ایک فلورن اور پچاس کریوزر ہوتے ہیں۔ لیکن تھیٹر میں تین نشستوں سے کیا مراد ہے؟ اس کی صرف ایک وابستگی ہے، یعنی، کہ اس کا منگیتر اس سے تین ماہ چھوٹا ہے۔ جب ہم نے حقیقت کی اہمیت کی تصدیق کی کہ اسٹال کا ایک حصہ خالی ہے ہم خواب کے حل پر پہنچ گئے۔ یہ خاصیت ایک چھوٹے حادثے کی ایک چھپی ہوئی تلمیح ہے جس نے اس کے شوہر کو اسے اذیت دینے کا موقع فراہم کیا۔ اس نے اس ہفتے تھیٹر میں جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے چند دن پہلے ٹکٹیں حاصل کرنے کے لیے پیشگی رقم کی ادائی کی۔ جب وہ تھیٹر گئے انھوں نے دیکھا تھیٹر کا ایک حصہ بلکل خالی ہے، اس لیے اسے اتنی عجلت اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میں اب خواب خیالات کو خواب کے لیے بدلوں گا: 'بہت جلدی شادی کرنا یقیناً بے عقلی تھی۔ مجھے اتنی جلدی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ایلس ایل. کی مثال لیں، میں دیکھتی ہوں میں بھی بلکل ویسا ہی --سو گنا بہتر-- شوہر رکھتی اگر میں صرف تھوڑا انتظار کر لیتی (اس کی نسبتی بہن کی جلد بازی کے متناقص)۔ میں رقم سے ایسے تین آدمی خرید سکتی تھی (جہیز!)۔-- ہماری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی گئی کہ خواب میں اعداد نے اپنے معنی بدل لیے اور ان کے تعلقات سابقہ غور وفکر کے مقابلے میں بہت زیادہ وسیع ہو گئے ہیں۔ خواب میں تبدیلی اور تحریف کی سرگرمی اس معاملے میں عظیم تر ہے-- ایک حقیقت جس کی تشریح ہم معنی کی حیثیت سے کرتے ہیں کہ ان خواب- خیالات کو نمائندگی حاصل کرنے سے پہلے اندرون نفسیاتی مزاحمت پر غیر معمولی درجے تک چھا جانا ہوتا ہے۔ اور ہم لازماً اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کی خواب ایک بے معنی عنصر، یعنی، دو آدمی تین نشستیں لیں گے۔ یہ خوابوں میں لایعنی باتوں کی تشریح کے سوال پر کچھ روشنی ڈالے گی، اگر میں تبصرہ کرتا ہوں کہ خواب موضوع کی یہ بے معنی تفصیل خواب خیالات کے سب سے زیادہ تاکیدی پہلو کو پیش کرتی ہے: 'جلدی شادی کرنا بے عقلی تھی' عدد 3، جو تقابل کیے گئے دو اشخاص (ان کی عمروں میں تین ماہ کا فرق) کے درمیان ذیلی تعلق میں ظاہر ہوتا ہے، شاطرانہ انداز میں خواب کی مطلوبہ بے عقلی کو پیدا کرتا ہے۔ 150 فلورنس کی ایک فلورن اور پچاس کریوزر میں تخفیف خوابینا کے اپنے شوہر کی طرف سے اس کے خیالات کو دبانے اور ناقدری کرنے سے مطابقت رکھتے ہیں۔

3. ایک دوسری مثال خوابوں کی ریاضیاتی طاقت کا مظاہرہ کرتی ہے، جو ان کو اس بے عزتی تک لے آتی ہے۔ ایک آدمی خواب دیکھتا ہے: وہ B کے گھر (B اس کے پرانے واقف کار کا خاندان تھا) میں بیٹھا ہوا ہے، اور وہ کہتا ہے: 'یہ بے وقوفی تھی کہ تم نے امی کو میری بیوی بننے نہیں دیا۔' اس پر وہ لڑکی سے پوچھتا ہے: 'تمھاری عمر کتنی ہے؟' جواب: 'میں 1882 میں پیدا ہوئی تھی۔' 'اوہ، پھر تم 28 سال کی ہو۔'

چونکہ خواب 1898 میں دیکھا گیا تھا، یہ بظاہر بری ریاضی ہے، اور خوابینا کی حساب کرنے میں نا اہلی ہے، اگر اسے کسی اور زاویے سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بظاہر عام مغلوبیت کی طرح ہے۔ میرا مریض ان آدمیوں میں سے ایک تھا جو ہر عورت جسے وہ دیکھتا اس کے بارے میں سوچنا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ مریض جو کچھ مہینوں سے اس کے بعد میرے کلینک کے کمرے میں آیا جو ایک نوجوان خاتون تھی۔ وہ اس خاتون سے مجھ سے اس کے بارے میں مسلسل استفسار کرنے کے بعد ملا، اور وہ اس پر اپنا ایک اچھا تاثر چھوڑنے کے لیے بے چین تھا۔ یہ وہ خاتون تھی جس کی عمر کا اندازہ اس نے 28 سال لگایا تھا۔ اس کے بظاہر حساب کے نتیجے کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن 1882 وہ سال تھا جب اس کی شادی ہوئی تھی۔ وہ دوسری اور دو خواتین سے جو میرے کلینک آئیں وہ ان سے گفت گو کرنے سے باز نہ رہ سکا۔ وہ زیادہ جوان نہ تھیں، اور جب اس نے انھیں بے تکلف ہوتا نہ پایا، اس نے خود سے کہا، شاید وہ اسے بڑی عمر والا اور 'سنجیدہ' سمجھتی ہیں۔

ان، اور ایسی دوسری مشابہہ مثالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ہم یہ کہہ سکتے ہیں: خواب کار چاہے درست یا غلط

کسی بھی قسم کا حساب نہیں کرتا۔ وہ صرف میزان کی صورت میں اسے ڈوری میں یکجا کرتا ہے، اور اس کے خام مال کی تلمیح کی حیثیت سے خدمت انجام دیتا ہے جو نمائندگی کرنے میں غیر اثر پذیر ہوتا ہے۔ وہ اس طرح اعداد سے اپنے لوازمے کے ارادوں کے اظہار کی حیثیت سے نمٹتا ہے، جیسے وہ دوسرے تمام نظریات، اسماء اور تقریروں سے نمٹتا ہے جو صرف زبانی تصورات ہوتے ہیں۔

خواب کارکوئی نئی گفت گو بنا نہیں سکتا۔ چاہے کتنی بھی تقاریر اور جوابات ہوں، جو خود اپنے آپ میں عقلی یا لغو ہوں، خوابوں میں وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔ تجزیہ ہمیشہ ہمیں یہ دکھاتا ہے کہ خواب صرف تقاریر کے ٹکڑوں کے خواب خیالات سے لیا جاتا ہے جو واقعی ادا کیے یا سنے جاتے ہیں، اور ان سے بہت ہی خود مختارانہ طریقے سے نمٹا جاتا ہے۔ وہ نہ صرف انھیں اس کے متن سے توڑتے، متنوع بناتے، ایک ٹکڑے کو قبول اور دوسرے کو مسترد کرتے، بل کہ وہ اسے نئے انداز میں یکجا بھی کرتے ہیں، اس لیے تقریر جو خواب میں واضح نظر آتی ہے، تجزیے میں تین یا چار اجزائے ترکیبی میں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ الفاظ کے اس نئے اطلاق سے خواب اکثر معنی کو نظر انداز کر دیتا ہے جو وہ خواب خیالات میں رکھتا تھا، اور ان سے بلکل ہی نئے معنی اخذ کرتا ہے۔ بغور جائزے سے خواب گفت گو سے اور زیادہ نمایاں اور مربوط اجزائے ترکیبی کو دوسروں سے الگ کیا جا سکتا ہے، جو حرف ربط کی حیثیت سے، اور ممکنہ طور پر ایسے مہیا کرتے ہیں جیسے ہم چھوڑے ہوئے حروف یا رُکنِ ہجّی کو مطالعہ کرتے وقت شامل کرتے ہیں۔ خواب گفت گو اس طرح پیوستہ کنکر کی ساخت رکھتی ہے، جس میں مختلف لوازموں کے بڑے ٹکڑوں کو ایک جگہ ٹھوس بنا کر چپکا کے یکجا کیا جاتا ہے۔

تاکیداً بولتے ہوئے، بلاشبہ، یہ بیان صرف ان خواب تقاریر کے لیے صحیح ہے جو گفت گو کا کچھ حسیاتی کردار رکھتی ہیں، اور انھیں تقاریر کی حیثیت سے بیان کیا جاتا ہے۔ دوسری جو ایسی نہیں ہوتیں، جیسی وہ تھیں، ان کا سنی یا بولی گئی سادہ گفت گو کی حیثیت سے ادراک کیا جاتا ہے، جیسے وہ ہماری بیدار زندگی میں وقوع پذیر ہوتا، اور ہمارے متعدد خوابوں میں اپنا راستا بلا کسی تغیر و تبدیلی کے پاتا ہے۔ ہمارا مطالعہ، بھی، خوابوں کے لیے کثرت سے اور لاتفرقی لوازمے کی گفت گو کے لیے آسانی سے نا قابلِ رسائی ذریعہ مہیا کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن کوئی بھی شے جو گفت گو کی حیثیت سے خواب میں نمایاں ہوتی ہے اس کا حوالہ اُن حقیقی گفت گوؤں سے دیا جا سکتا ہے جو خواب بینا نے کی یا سنی ہوتی ہیں۔

ہم پہلے ہی ان خواب کی گفت گوؤں کے اشتقاق کی مثالیں خوابوں کے تجزیے میں دریافت کر چکے ہیں جن کا دوسرے مقصد کے لیے حوالہ دیا گیا تھا۔ اس طرح، 'معصوم بازار خواب میں' جہاں گفت گو: 'وہ اور مزید نہیں رکھا جا سکتا تھا'، مجھے قصاب کے ساتھ شناخت کرتا ہے، جب کہ گفت گو کا ایک ٹکڑا: 'میں وہ نہیں جانتا، میں وہ نہیں لیتا' خواب کو معصوم بنانے کے لیے مفوضہ کام ٹھیک ٹھیک پورا کرتا ہے۔ سابقہ دن خواب بینا، اپنی باورچن کے غیر منطقی مطالبے کا جواب دیتے ہوئے، ان الفاظ سے اسے ایک طرف کرتے ہوئے کہتا ہے: میں وہ نہیں جانتا، اپنا رویہ درست کرو، اور وہ خواب میں پہلا جز و اٹھا لیتی ہے، تا کہ گفت گو کی لاتفرقی صوت کے حصّے کا دوسرے حصّے سے تلمیح کرے۔ یہ خواب میں پنہاں تخیل میں اچھی طرح موزوں ہوتا ہے، لیکن وہ اسے دھوکہ بھی دیتا ہے۔

یہاں کئی مثالوں میں سے ایک درج ہے جو اسی نتیجے کی جانب رہنمائی کرتی ہے:

ایک بڑا احاطہ جس میں مردہ اجسام جلائے جا رہے ہیں۔ خواب بینا کہتا ہے، 'میں جا رہا ہوں، میں اس منظر کے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا۔' (گفت گو نمایاں نہیں) پھر وہ دو قصاب لڑکوں سے ملتا ہے اور پوچھتا ہے، 'اچھا، کیا اس کا ذائقہ عمدہ تھا؟ اور ان میں سے ایک جواب دیتا ہے، 'نہیں وہ اچھا نہ تھا۔' گرچہ وہ انسان کا گوشت تھا۔

اس خواب کا معصوم موقع درج ذیل ہے: رات کا کھانا اپنی بیوی کے ساتھ کھانے کے بعد، خواب بینا اپنے قابل

قدر پڑوس میں ملنے کے لیے جاتا ہے۔ مہمان نواز بوڑھی خاتون نیچے اپنے رات کے کھانے کے لیے بس بیٹھتی ہی ہے، اور اس پر کھانا چکھنے کے لیے زور دیتی ہے۔ وہ یہ کہتے ہوئے انکار کرتا ہے کہ اسے کوئی بھوک نہیں۔ وہ جواب دیتی ہے: 'تھوڑا سا لے لو، تم عمدگی سے بندوبست کر سکتے ہو'، یا اس قسم کے دوسرے الفاظ کہتی ہے۔ اس طرح، خوابینا اصرار پر چکھتا ہے، اور جو اسے پیش کیا گیا اُس کی تعریف کرتا ہے۔ 'وہ عمدہ ہے!' جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ تنہا ہوتا ہے، وہ اپنی پڑوسن کے اصرار، اور کھانے کی کیفیت کی شکایت کرتا ہے جو اُس نے چکھا تھا۔ 'میں اس منظر کے سامنے کھڑا نہیں رہ سکتا'، خواب کا عبارتی ٹکڑا، بھی، اصل گفت گو کی حیثیت سے ظہور پذیر نہیں ہوتا، جو اسے مدعو کرنے والی خاتون کی جسمانی جاذبیت سے متعلق ایک خیال ہے۔ اس کو اس طرح بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ وہ اُس خاتون کو دیکھنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتا۔

ایک دوسرے خواب کا تجزیہ -- جسے میں اس مقام پر اُس کی بہت زیادہ نمایاں گفت گو کی خاطر بیان کروں گا، جو اپنا مرکزہ بناتی، لیکن جس کو صرف اس وقت بیان کیا جا سکتا ہے جب ہم خوابوں میں اثرات کی قدر کی پیائش کرتے ہیں -- اور یہ زیادہ معلومات افزا ہے۔ میں بہت واضح خواب دیکھتا ہوں: میں برک کی لیباریٹری میں رات کو گیا، اور دروازے پر مدھم دستک سننے پر، میں اسے (متوفی) پروفیسر فیلشل کے لیے کھولتا ہوں، جو متعدد اجنبیوں کے ساتھ داخل ہوتے ہیں، اور چند الفاظ کہنے کے بعد اپنی میز پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ایک دوسرا خواب اُس کے بعد نظر آتا ہے: میرا دوست .Fl جولائی میں ویانا آتا ہے؛ میں اُس سے گلی میں ملتا ہوں، میں اپنے (متوفی) دوست P سے گفت گو کرتا ہوں، اور میں ان کے ساتھ کہیں جاتا ہوں، اور وہ ایک دوسرے کے سامنے ایک چھوٹی سی میز پر بیٹھ جاتے ہیں، اور میں انھیں میز کے اختتام پر ایک تنگ کنارے سے دیکھتا ہوں۔ Fl اپنی بہن کے بارے میں بولتا، اور کہتا ہے: وہ پون گھنٹے میں مرگئی'، اور پھر کچھ اسی طرح کا 'وہ آغاز ہے۔' جیسے P اس کو سمجھ نہیں سکا، Fl میری طرف مڑتا ہے، اور مجھ سے پوچھتا ہے، میں نے P کو اِس معاملے کے بارے میں کتنا بتایا تھا، اس مقام پر وہ عجیب جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ میں Fl کو بتانے کی کوشش کرتا ہوں کہ P (ممکنہ طور پر کچھ نہیں جان سکتا کیونکہ وہ) زندہ نہیں ہے۔ لیکن اپنی غلطی دیکھ کر، میں کہتا ہوں: 'Non vixit۔' پھر مَیں تلاشتے ہوئے P کو دیکھتا ہوں، اور میری نظروں کے اثر سے وہ زرد اور دھندلا ہو جاتا ہے، اور اس کی آنکھیں بیمار نیلی ہو جاتی ہیں اور پھر وہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ میں اس پر بہت خوش ہوتا ہوں۔ مَیں اب سمجھتا ہوں کہ ارنسٹ فلیشل بھی صرف ایک سایہ، ایک بھوت ہے اور میں دریافت کرتا ہوں کہ یہ ممکن ہے کہ ایسا شخص اتنے زیادہ لمبے عرصے تک وجود رکھے گا جتنا لوگ چاہتے ہیں، اور وہ کسی بھی دوسرے شخص کی خواہش پر غائب ہو جائے گا۔

اس خوب صورت خواب نے خواب موضوع کی کئی مُعَمّاتی خصوصیات کو یکجا کر دیا ہے -- خود خواب میں بنائی گئی تنقید، اتنی زیادہ جتنی میں نے اپنی غلطی کا ادراک Non vivit کے بجائے Non vixit کہہ کر کیا، بلا رکاوٹ متوفیوں سے مخاطبہ و مکالمہ، جن کو خواب خود مردہ اعلان کرتا ہے، میرے نتیجے کا بے سرو پا پن، اور شدید اطمینان جو وہ مجھے دیتا ہے -- کہ مسئلے کے حل کو تفصیل سے سمجھانے کے لیے' میں اپنی زندگی دے دوں'۔ لیکن حقیقت میں مَیں وہ کرنے کے قابل نہیں ہوں جو میں خواب میں کرتا ہوں، مثلاً، اپنے گہرے دوست کو اپنی بڑی آرزو کی خاطر قربان کر دیتا ہوں۔ اور اگر میں حقیقت کو چھپانے کی کوشش کرتا ہوں، خواب کے صحیح معنی، جس سے میں خوب آگاہ ہوں، تباہ ہو جائے گا۔ میں اس لیے لازماً خواب کے چند عناصر کو تشریح کے لیے منتخب کرتا ہوں، جن میں سے کچھ یہاں، اور کچھ بعد میں بیان کروں گا۔

نظارہ جس میں مَیں P کو نظر کے ساتھ فنا کرتا ہوں خواب کا مرکز تشکیل دیتا ہے۔ اس کی آنکھیں عجیب اور ما

فوق الفطرت طور پر نیلی ہو جاتی ہیں، اور پھر وہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ منظر بلا شک وشبہ ایک نظارے کی نقل ہے جو واقعی تجربے میں آیا تھا۔ میں فزیالوجیکل انسٹیٹیوٹ میں ڈیمانسٹریٹر تھا؛ میں صبح کے وقت ڈیوٹی پر تھا، اور برک نے سمجھا کہ میں طلبا کی لیباریٹری میں اپنے وقت پر حاضر نہیں ہوا کرتا تھا۔ ایک صبح، اِس لیے، وہ لیب کھلنے کے وقت آیا، اور میرا انتظار کیا۔ جو بھی اس نے مجھ سے کہا وہ مختصر اور مقصد سے متعلق تھا؛ لیکن جو بھی اس نے کہا اس وقت اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ شے جو مجھ پر چھا گئی وہ اس کی خوفناک نیلی آنکھوں کا گھورنا تھا۔ کاش میں اُس سے پہلے گھل گیا ہوتا -- جیسے P، خواب میں کرتا ہے۔ خواب میں P نے مجھ سے اپنا کردار بدل لیا، جو میری تسکین کا باعث ہے۔ کوئی بھی بندہ جو اس عظیم ماسٹر کی آنکھیں یاد رکھتا ہے، جو شاندار طور پر اس کی بڑی عمر میں بھی نہایت خوب صورت تھیں، جو ہمیشہ غصّے میں بھری رہتی تھیں۔ آپ ایسے موقع پر خلاف ورزی کرنے والے جوان کے جذبات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

لیکن لمبے عرصے تک میں Non vixit کو حل کرنے میں کامیاب نہ ہوا جو خواب میں جملہ تھا۔ آخر کار، مجھے وہ سبب یاد آیا جس کی وجہ سے یہ دو لفظ خواب میں اتنے نمایاں تھے۔ وہ اس لیے نہیں کہ کہے یا سنے گئے، بل کہ دیکھے گئے تھے۔ پھر میں نے فوراً جانا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔ شہنشاہ جوزف کے قدموں میں ویاناھوف برگ میں درج ذیل خوب صورت الفاظ لکھے ہوئے ہیں:

Saluti patriae vixiit

non diu sed totus.

اس کندہ تحریر سے میں نے وہ لیا جو بندے کو اپنے خواب خیالات کی رو میں خطرناک خیال کے لیے موزوں لگا، اور جس کے چاہے گئے معنی تھے: 'وہ فرد معاملے میں کچھ نہیں کہتا، وہ واقعی زندہ نہیں ہے۔' اور میں اب یاد کرتا ہوں کہ خواب فلیشل کی یادگار کی یونیورسٹی کی خانقاہ میں افتتاح کے چند دنوں بعد دیکھا گیا تھا۔ اس موقع پر میں نے ایک مرتبہ پھر برک کی یادگار کو دیکھا، اور (لاشعور میں) افسوس کے ساتھ ضرور سوچا کیسے میرا پیارا دوست P، سائنس کے لیے اپنی پوری توانائیاں وقف کرنے کے باوجود اپنی جلد موت کی وجہ سے اس میموریل ہال میں جگہ نہ پا سکا تھا۔ اس لیے میں نے یہ یادگار اس کے لیے خواب میں بنائی۔ جوزف میرے دوست P کا پیدائشی نام ہے۔

خواب تشریح کے اصولوں کے تحت میں ابھی بھی Non vixit کو non vivit میں بدلنے کا جواز پانے میں کامیاب نہیں ہوا تھا، جو میرے ذہن میں قیصر جوزف کی یادگار سے رکھی ہوئی تھی۔ خواب خیالات کے کچھ دوسرے عناصر نے اس کو ممکن بنانے میں تعاون کیا۔ کبھی میری توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرائی جاتی کہ خواب کے منظر میں میرے دوست P سے متعلق خیالات کے دو دھارے ملتے ہیں؛ ایک دشمنی، دوسرا محبت بھرے جذبات -- اوّل الذکر سطح پر، اور موخر الذکر ڈھکا ہوا ہے -- اور دونوں کی نمائندگی خواب کے الفاظ non vixit میں دی گئی ہے۔ جیسے میرا دوست P. ایک اچھا سائنس دان تھا، مجھے اس کی یادگار بنانی چاہیے؛ جیسے وہ ایک بغض پرور خواہش (خواب کے آخر میں اظہار کی گئی) کا خطا کار ہے، میں اسے نیست و نابود کرتا ہوں۔ میں نے یہاں ایک جملہ خصوصی موزونیت کے ساتھ ساخت کیا، اور ایسا کرتے ہوئے میں موجود مثال سے متاثر ہوا ہوں۔ لیکن میں کہاں اسی آدمی کے دو متوازی ردِّ عملوں کے درمیان ایک جیسا متناقص پاتا، اور ان دونوں کو ہی قابلِ جواز ہونے کا دعوے دار پاتا ہوں، اس کے باوجود وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کرتے؟ صرف ایک عبارت جو، تاہم، قاری پر گہرا نقش چھوڑتی ہے -- شیکسپیئر کے جولیس سیزر میں بروٹس کی تقریر جواز دیتی ہے: 'جیسا سیزر نے مجھ سے پیار کیا، میں اس کے لیے روتا ہوں؛ جیسا وہ خوش قسمت تھا، میں اس پر خوش ہوتا ہوں؛ جیسا وہ دلیر تھا، میں اس کی تکریم کرتا ہوں؛ لیکن جیسا وہ بڑی آرزو والا تھا، میں نے اسے قتل کیا۔' کیا ہم یہاں ویسا ہی زبانی ڈھانچہ، ویسا ہی تناقص نہیں رکھتے، جیسا خواب

خیالات میں ہے؟ اس لیے خواب میں مَیں بروٹس کھیل رہا ہوں۔ اگر میں خواب خیالات میں اس کی تصدیق کے لیے صرف ثانوی اہمیت کا تعلق پا سکتا! میں سمجھتا ہوں وہ درج ذیل جیسا ہوتا: ' میرا دوست FI. ویانا میں جولائی میں آتا ہے۔' اس تفصیل کا حقیقت سے کوئی معاملہ نہیں۔ میرے علم کی حد تک، میرا دوست کبھی بھی ویانا جولائی میں نہیں آیا۔ لیکن جولائی کا مہینہ جولیس سیزر کے نام پر رکھا گیا ہے، اور ہوسکتا ہے اس لیے وسطی خیال کے لیے مطلوبہ تلمیح پیش کرتا ہے-- کہ میں بروٹس کا کردار ادا کر رہا ہوں۔

یہ کافی عجیب اتفاق ہے، میں نے ایک مرتبہ واقعی بروٹس کا کردار ادا کیا تھا۔ جب میں چودہ سال کا لڑکا تھا، میں نے بروٹس اور سیزر کے درمیان شلر کی نظم والا منظر سامعین بچوں کے سامنے اپنے بھتیجے کے تعاون سے پیش کیا، جو مجھ سے ایک سال بڑا تھا، اور وہ جو ہمارے پاس برطانیہ سے آیا تھا-- اور اس طرح بھوت تھا-- اور اس میں مَیں نے کھیل کے ساتھی کو بچپن میں شناخت کرلیا تھا۔ میرے تیسرے سال کے اختتام تک ہم جدا نہیں ہوئے۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے اور جھگڑتے تھے۔ جیسا میں نے پہلے ہی اشارہ دیا تھا، اس بچگانہ تعلق نے میرا ہم عمر لوگوں سے تعلقات بنانے میں میرے بعد کے جذبات کا تعین کیا۔ میرے بھتیجے جون نے پھر اس وقت کے بعد کئی کرداروں کی تجسیم کی، جس نے اوّل قوت بخشی اور پھر کردار کا ایک دوسرا رخ دیا جو میرے لاشعور میں جاگزیں ہوگیا۔ کبھی وہ مجھ سے بہت برا برتاؤ کرتا، اور میں اپنے مخالف کے ظلم کا دلیری سے مقابلہ کرتا۔ بعد کے سالوں میں مجھے اکثر ایک مختصر گفت گو کا بتایا گیا جس سے میں اپنا دفاع کرتا، جب میرے والد --اس کے دادا-- مجھ سے باز پرس کرتے۔ 'تم نے جون کو کیوں مارا؟'' میں نے اسے مارا، کیوں کہ اس نے مجھے مارا تھا' یہ وہ بچگانہ منظر تھا جو non vivit سے non vixit بنا۔ میری اپنے دوست P کے لیے دشمنی جو حقیقی زندگی میں ذرا بھی بنیاد نہیں رکھتی، اس کو جون کے ساتھ بچپن کے تعلقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔ میں، جیسا کہ میں نے کہا تھا، اس خواب پر بعد میں مفصل گفت گو کروں گا۔

7 - بے سروپا/لغو/پراگندہ خواب

خوابوں میں ذہنی سرگرمی

ہمارے خوابوں کی تشریح میں اب تک ہم خواب موضوع کے بے سروپاپن کے عنصر تک متعدد بار آئے ہیں اس لیے ہم زیادہ دیر اس کے سبب اور معنی کی تحقیق کو التو میں نہیں ڈال سکتے۔ ہم، بلاشبہ، خوابوں کی بے سروپائی، خواب کی تشریح کی مخالفت کو ان کی خاص دلیل کے ساتھ اس لیے پیش کرتے ہیں کہ خواب کو صرف نفس کی لطیف اور جزوی سرگرمی کی بے معنی پیداوار نہ سمجھا جائے۔

میں چند مثالوں سے آغاز کروں گا جن سے خواب موضوع کی صرف بے سروپائی واضح ہوتی ہے، اور یہ اس وقت غائب ہو جاتی ہے جب خواب کو مزید کھنگالا جاتا ہے۔ یہ مخصوص خواب ہیں جو-- حادثاتی طور پر سوچ بچار سے شروع ہوتے ہیں-- وہ خوابینا کے والد کی موت سے متعلق ہیں۔

خواب 1. یہاں ایک مریض کا خواب ہے جس نے اپنے والد کو خواب دیکھنے کی تاریخ سے چھے سال پہلے گنوا دیا تھا:

اس کا والد ایک خوفناک حادثہ سے دوچار ہوا۔ وہ ٹرین میں سفر کر رہا تھا جب ٹرین پٹڑی سے اتری، نشستیں ایک دوسرے میں گھس گئیں، اور اس کا سر ایک طرف سے دوسری طرف تک تباہ ہوگیا تھا۔ خوابینا اس کو بستر پر دراز دیکھتا ہے؛ اس کی بائیں ابرو سے ایک زخم عمودی طور پر اوپر جاتا ہے۔ خوابینا متعجب ہوتا ہے کہ اس کا والد حادثے سے

دوچار ہوا ہے(چونکہ وہ پہلے ہی مر چکا ہے، خوابینا خواب بیان کرتے ہوئے اضافہ کرتا ہے)۔ اس کے باپ کی آنکھیں نہایت صاف ہیں۔

خواب کی تنقید کے مروج اصولوں کے مطابق، اس خواب موضوع کی وضاحت درج ذیل کی جائے گی: اوّل، جب خوابینا اپنے والد کے حادثے کی تصویر کشی کرتا ہے، وہ بھول جاتا ہے کہ اس کا والد کافی سالوں پہلے سے ہی اپنی قبر میں ہے۔ خواب کے دوران اس کی یادداشت بیدار ہوتی ہے، اس لیے وہ خود اپنے خواب پر متعجب ہوتا ہے حالاں کہ وہ خود خواب دیکھ رہا ہوتا ہے۔ تجزیہ، تاہم، ہمیں بتاتا ہے کہ اس کی تشریح تلاش کرنا بلکل لغو ہے۔ خوابینا سنگتراش کو بلا کر اپنے والد کا مجسمہ بنواتا ہے، اور اس کا معائنہ خواب دیکھنے سے دو دن پہلے کرتا ہے۔ یہ وہ بات ہے جو اس کے لیے غم کا باعث بنتی ہے۔ سنگ تراش نے اس کے والد کو کبھی نہیں دیکھا، اور وہ اس کا مجسمہ فوٹو کی مدد سے بنا رہا تھا۔ خواب دیکھنے سے پہلے والے دن بیٹا ایک پرانے خاندانی ملازم کو اسٹوڈیو بھیجتا ہے تاکہ دیکھے آیا وہ بھی سنگی مجسمہ پر وہی رائے دیتا ہے جو اس کی ہے۔۔ یعنی، کہ کنپٹیوں کے درمیان جگہ بہت زیادہ تنگ ہے۔ اور اب یادداشتی لوازمہ آتا ہے جس نے خواب کی تشکیل میں حصہ لیا۔ خوابینا کے والد کی ایک عادت تھی، جب کبھی بھی وہ کاروباری یا گھریلو مسائل سے پریشان ہوتا، وہ اپنی دونوں کنپٹیوں کو ہاتھوں کے درمیان دباتا، جیسے اس کا سر بہت لمبا ہو رہا ہے اور وہ اسے پچکانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب خوابینا چار سال کا تھا، وہ اس وقت موجود تھا جب پستول حادثاتی طور پر اچانک چل گیا، اور اس کے والد کی آنکھیں سیاہ (اس کی آنکھیں صاف ہیں) ہو گئی تھیں۔ جب اس کا والد غور کرتا یا اضطراب میں ہوتا، اس کے ماتھے پر شکنیں ہوتیں جہاں خواب میں زخم دکھایا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ خواب میں یہ جھریاں، زخم کے نشان، خواب کے دوسرے موقع پر بدل جاتے ہیں۔ خوابینا نے اپنی چھوٹی بیٹی کا فوٹو لیا؛ اس کے ہاتھ سے پلیٹ گر گئی، اور جب اس نے اسے اٹھایا اس میں دراڑ پڑ چکی تھی جو بچی کے ماتھے پر عمودی شکن کی طرح بڑھتے بڑھتے اس کی ابرو تک جا پہنچی تھی۔ وہ توہماتی شگن لینے سے خود کو روک نہ سکا۔ اس کی ماں کی موت سے ایک دن پہلے اُس کی تصویر کے نیگیٹو میں دراڑ پڑ گئی تھی۔

اس طرح، خواب کی بے سروپائی آسان زبان میں زبانی اظہار کی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے، جو مجسمہ یا فوٹو اور اصل کے درمیان امتیاز نہیں کرتی۔ ہم سب اس قسم کے تبصرے کرنے کے عادی ہیں: 'کیا تم نہیں سوچتے وہ واقعی تمھارے والد ہیں؟' اس خواب میں بے سروپا ظہور کو، بلا شبہ، آسانی سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایک معاملے کی قوت پر ایسی رائے قائم کرنے کی اجازت ہوتی، بندہ یہ کہنے پر راغب ہو جاتا کہ یہ بے سروپا سے مشابہت تسلیم یا تمنا شدہ ہے۔

خواب 2. یہاں اسی قسم کی ایک اور مثال میرے اپنے خوابوں میں سے ہے(میں نے اپنے والد کو 1896 میں گنوایا):۔۔

اپنی موت کے بعد میرے والد نے میگی یار کی سیاسی زندگی میں کردار ادا کیا، اور ان کو ایک سیاسی اکائی میں متحد کیا؛ اور یہاں میں غیر نمایاں طور پر ایک چھوٹی تصویر دیکھتا ہوں؛ متعدد آدمی، جیسے وہ ریخ سٹیگ میں ہیں۔ ایک آدمی ایک یا دو کرسیوں پر کھڑا ہے۔ دوسرے اس کے اردگرد ہیں۔ مجھے یاد ہے وہ اپنے بستر مرگ پر بھی گیری بالڈی کی طرح دِکھتا تھا، اور میں خوش ہوں کہ یہ وعدہ حقیقت میں سچ ثابت ہوا۔

یقیناً یہ کافی لغو ہے۔ اُس کو اُس وقت دیکھا گیا جب ہنگری؛ پارلیمان کی رکاوٹ ڈالنے کی وجہ سے، نراجیت کی حالت میں تھا، اور اس بحران سے گزر رہا تھا جس کو کولومان سزل نے ان کو عطا کیا تھا۔ معمولی حالت کے جو مناظر خواب میں دیکھے گئے وہ ایسی چھوٹی تصاویر پر مشتمل ہیں جن کے عناصر کو مفصل بیان کرنے کی اہمیت ہے۔ ہمارے

خیالات کی رسمی بصری خواب نمائندگی ہمیں زندگی۔ تقطیع ہونے کی حیثیت سے متاثر کرنے کے لیے تصورات کو پیش کرتی ہے۔ میرے خواب کی تصویر، تاہم، آسٹریا کی با تصویر تاریخ کے متن میں از سرِ نو داخل کردہ لکڑی کاٹنے کی ماریہ تھریسا کی پریس برگ کے ریخ برگ کی پیش کش ہے۔ ماریہ تھریسا کی طرح میرے والد بھی میرے خواب میں، لاتعداد لوگوں میں گھرا ہوا؛ لیکن وہ ایک یا دو کرسیوں پر کھڑا تھا، اور اس طرح، وہ سٹوھل رشٹر (صدارتی منصف) کی طرح ہے۔ (اس نے انھیں متحد کیا، یہاں وسطی عبارتی ٹکڑا؛ 'ہم کو کسی منصف کی ضرورت نہیں ہوگی۔') ہم میں سے جو میرے والد کے بستر مرگ کے گرد کھڑے تھے انھوں نے یہ دیکھا کہ وہ گیری بالڈی کی طرح نظر آتا تھا۔ اس کا درجہ حرارت بعد از موت بڑھا ہوا تھا۔ اس کے گال سرخ سے سرخ تر ہو گئے تھے۔ اور وہ بستر پر روشنی کی مدھم چمک میں پڑا ہوا تھا جس نے ہم سب کی مشترک قسمت کو مغلوب کر دیا۔'

ہمارے خیالات کی اس اٹھان نے ہمیں اس حقیقت کے لیے تیار کیا کہ ہمیں اس مشترک قسمت سے نمٹنا ہے۔ بعد از موت درجہ حرارت کا بڑھنا خواب موضوع کے الفاظ 'موت کے بعد' سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس کی سب سے زیادہ تکلیف وہ بپتا، زندگی کے آخری چند ہفتوں میں آنتوں (رکاوٹ) کے مکمل مفلوج ہونے سے تھی۔ تمام اقسام کے غیر مہذب خیالات خود ہی اس سے وابستہ ہیں۔ میرے ہم عصروں میں سے ایک، جس نے اپنے والد کو اس وقت گنوایا جب وہ ورزش گاہ میں تھا۔۔ اس موقع پر میں بہت زیادہ متاثر ہوا، اور اسے اپنی دوستی کی پیش کش کی۔۔ ایک مرتبہ مجھے فیصلہ کن طریقے سے ایک رشتے دار کی بربادی کا بتایا گیا جس کا باپ گلی میں فوت ہوا، اور اسے گھر لایا گیا۔ جب وہ لاش کا لباس اتار رہا تھا، اس موت کے لمحے میں، یا بعد از موت آنتوں کا انخلا وقوع پذیر ہوا۔ بیٹی اس حالت سے بہت زیادہ پریشان تھی، کیوں کہ یہ بھدی بات ناگزیر طور پر اس کی اپنے باپ کے بارے میں یادداشتوں پر برا اثر ڈالے گی۔ ہم اب اس خواہش میں سرائیت کریں گے جس کی خواب میں تجسیم کی گئی۔ بندے کی موت کے بعد بندے کے بچوں کا سامنے کھڑا ہونا عظیم اور پاک ہوتا ہے: کون اس کی خواہش نہ کرے گا؟ اب اس خواب میں بے سروپائی کا کیا ہوگا؟ بے سروپائی کا ظہور صرف اس حقیقت کی وجہ سے تھا کہ ہم حسنِ کلام کے کامل جائزے سے کسی بھی بے سروپا کو نظر انداز کرنے کے عادی ہیں جو اس کے اجزائے ترکیبی کے درمیان وجود رکھ سکتا، اور اسے نہایت ایمان داری سے خواب میں پیش کرتا ہے۔ یہاں دوبارہ ہم بمشکل اس امر کا انکار کر سکتے ہیں کہ بے سروپا کا ظہور تمنائی ہے اور جان بوجھ کر پیدا کیا جاتا ہے۔

وہ رفتار جس سے مردہ اشخاص ہمارے خوابوں میں زندہ اور سرگرم اور ہمارے ساتھ وابستگی رکھنے کی حیثیت سے ظہور پذیر ہوتے، غیر معمولی تخیر پیدا کرتے، اور کچھ پُرتجسس وضاحتیں دیتے ہیں، جو ہمارے خوابوں کو غلط تفہیم دینے کی استطاعت کا بیّن ثبوت ہوتی ہیں۔ تاہم ان خوابوں کی وضاحت بلکل سامنے ہوتی ہے۔ کتنی مرتبہ ایسا ہوتا ہے جب ہم خود اپنے آپ سے کہتے ہیں: 'اگر میرا باپ زندہ ہوتا، وہ اس پر کیا کہتا؟' خواب اس کا، کسی دوسرے طریقے کے مقابلے میں اس متعین حالت کی موجودگی کے ذریعے سے اظہار کر سکتا ہے۔ اس طرح، مثلاً، ایک جوان آدمی جس کا دادا اُس کے لیے عظیم ورثہ چھوڑ گیا خواب دیکھتا ہے کہ بوڑھا آدمی زندہ ہے، اور اپنے پوتے سے، اس کے شاہانہ اخراجات پر ملامت کرتے ہوئے جواب طلب کرتا ہے۔ ہم اس خواب پر اپنی معلومات کی بنیاد پر کیا اعتراض وارد کر سکتے ہیں کہ وہ آدمی پہلے ہی مر چکا ہے، حقیقت میں تسلی بخش خیال ہے کہ مردہ آدمی کو سچ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی، یا ہمیں اس حقیقت پر اطمینان ہوتا ہے کہ وہ اس معاملے میں مزید کچھ نہیں کہہ سکتا۔

بے سروپا خواب کی ایک دوسری شکل متوفی رشتے داروں میں دریافت ہوتی ہے جو حقارت اور تمسخر کا اظہار نہیں کرتی؛ وہ انتہائی ترین استرداد کے اظہار کی خدمت کرتی، اور اُس دبے ہوئے خیال کو پیش کرتی ہے جس شے کا بندہ

یقین کرتا اور جسے بندہ سب سے آخر میں سوچتا ہے۔اس قسم کے خواب حل کرنے کے لیے صرف اُس وقت اظہار کے قابل ہوتے ہیں جب ہم یہ سمجھیں کہ خوابِ تمنا اور حقیقت کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ مثلاً، ایک آدمی جو اپنے والد کی مرض الموت میں تیمارداری کرتا ہے، اور وہ اُس کی موت کو شدت سے محسوس کرتا ہے، کچھ عرصے بعد ذیل میں درج اس قسم کا بے عقلی خواب دیکھتا ہے: 'اس کا باپ دوبارہ زندہ ہے، اور اس سے ہمیشہ کی طرح عام گفت گو کر رہا ہے، لیکن (یہ سب سے زیادہ اہم شے ہے) وہ کبھی بھی مرا نہیں تھا، حالاں کہ وہ اسے جانتا نہیں تھا۔' خواب قابلِ فہم ہے اگر 'وہ کبھی بھی نہیں مرا تھا'، کے بعد نتیجے میں ہم خواببینا کی تمنا کو داخل کرتے ہیں۔ اور اگر 'لیکن وہ اس کو جانتا نہ تھا' کے بعد ہم اضافہ کرتے ہیں کہ خواببینا نے اپنے باپ کی تیمارداری کے دوران اکثر خواہش کی کاش اُس کا باپ مرگیا ہوتا۔ وہ واقعی ایک تسلی آمیز خیال رکھتا تھا، کہ موت اُس کی تکلیف ختم کرنے کا ایک آلہ بنے گی۔ جب وہ اپنے والد کی موت پر نوحہ کناں تھا، یہ تسلی آمیز خواہش اُس کی ملامت کرنے آئی، کیوں کہ اس نے بیمار انسان کی زندگی کم کرنے میں حصّہ لیا تھا۔ باپ کے خلاف ابتدائی بچکانہ احساس کو بیدار کرکے، یہ ممکن ہے کہ اس خواب کو ملامت کی حیثیت سے لیا جائے۔ وہ بلکل ٹھیک تھا کیوں کہ خواب کو اکسانے والے اور دن کے خیالات کے درمیان انتہائی شدت کا تناقص پایا جاتا ہے۔ اس لیے اس خواب نے نہایت بے سروپا شکل اختیار کرلی۔

عام شے کی حیثیت سے، متوفی شخص خوابوں میں؛ جس کا خواببینا دلدادہ ہوتا ہے، شارح بہت سے مشکل مسائل کے ساتھ سامنا کرتا ہے، جن کا حل ہمیشہ اطمینان بخش نہیں ہوتا۔ اس سبب کے لیے خاص طور پر اعلان کردہ احساس کی جذبیت کو تلاش کیا جاسکتا ہے جو خواببینا کے متوفی شخص کے ساتھ تعلق کو ضابطے میں رکھتی ہے۔ ایسے خوابوں میں مردہ شخص کے لیے یہ عام بات ہوتی ہے کہ اس سے اوّل زندہ انسان کی حیثیت سے برتاؤ کیا جائے، پھر اچانک یہ افشا ہوتا ہے کہ وہ مردہ ہے؛ اور خواب کے جاری رہنے پر وہ ایک مرتبہ پھر زندہ ہوجاتا ہے۔ یہ پریشان کن اثر ہے۔ میں نے آخر کار خدائی طور پر یہ استنباط کیا کہ یہ زندگی اور موت کی تبدیلی خواببینا کی لاتفرقی کو پیش کرنا چاہتی ہے۔ (میرے لیے اس کا زندہ یا مردہ ہونا ایک ہی بات ہے)۔ یہ لاتفرقی، (indifference) بلا شبہ، حقیقی نہیں، لیکن خواہش کردہ ہے؛ اس کا مقصد خواببینا کی شدید شدت اور اکثر متضاد جذباتی روّیے کا انکار کرنے میں مدد کرنا ہے، اس لیے وہ اس کی جذبیت کی خواب نمائندگی بن جاتی ہے۔ دوسرے خوابوں کے لیے جن میں بندہ مردہ اشخاص سے ملتا ہے درج ذیل اصول اکثر اس کی رہنمائی کرتا ہے؛ اگر خواب میں خواببینا کو یہ یاد نہ دلایا جائے کہ مردہ شخص مر چکا ہے، وہ خود کو مردہ کے برابر سمجھتا ہے؛ وہ اپنی خود کی موت خواب میں دیکھتا ہے۔ خواب میں اچانک آگہی یا تحیّر اس شناخت کے خلاف احتجاج ہوتا ہے، اور وہ اس معنی کو مسترد کرتا ہے کہ خواببینا مردہ ہے۔ لیکن میں یہ محسوس کرنا تسلیم کرتا ہوں کہ یہ خواب کی تعبیر کے تمام رازوں کو خواب موضوع سے نکلوانے سے دور رہتا ہے۔

3. اس مثال میں جو میں اب بیان کروں گا، میں مقصد کے ساتھ بے سروپا مصنوعہ بنانے کے عمل میں خواب کار کا سراغ لگا سکتا ہوں جس کے لیے خواب لوازمے میں یہاں کوئی موقع نہیں ہے۔ اس کو اس خواب سے لیا گیا ہے جو میں نے تعطیلات منانے سے ذرا پہلے کاؤنٹ تھن سے ملاقات کے نتیجے میں دیکھا تھا۔ 'میں ایک ٹیکسی میں جارہا ہوں، اور ڈرائیور کو ٹیکسی ریلوے اسٹیشن لے جانے کا کہتا ہوں۔'' بلا شبہ، میں تمھارے ساتھ ریلوے ٹریک پر گاڑی کے ساتھ ڈرائیو نہیں کرسکتا،'' یہ میں، ڈرائیور کے مجھے ملامت کرنے کے بعد کہتا ہوں۔ اسی وقت مجھے وہ ایسا نظر آتا ہے جیسے میں اس کے ساتھ پہلے بھی سفر کرچکا تھا جیسے کوئی بندہ عام طور پر ٹرین میں سفر کرتا ہے۔' اس لغو اور بے عقلی کہانی کا تجزیہ درج ذیل وضاحت دیتا ہے۔ دن کے دوران میں نے ایک ٹیکسی کرائے پر لی کہ مجھے ڈومباخ کی دور گلی میں لے جائے۔ ڈرائیور، تاہم، راستا نہیں جانتا تھا، اور صرف ڈرائیونگ کرسکتا ہے۔ میں اس حقیقت سے آگاہ

ہو جاتا ہوں اور اسے کچھ فیصلہ کن تبصروں کے ساتھ راستا دکھاتا ہوں۔ اُس ڈرائیور سے خیالات کا گروہ اشرافیہ کی شخصیات کی طرف رہنمائی کرتا ہے جن سے میں بعد میں ملا۔ فی الحال، میں صرف یہ تبصرہ کرتا ہوں کہ ایک شے جو ہم درمیانی طبقے کو اشرافیہ کے بارے میں ضرب لگاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خود کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھاتے ہیں۔ کیا کاؤنٹ تھن آسٹرین ریاست کی گاڑی کی رہنمائی کرسکتا ہے'؟ خواب میں دوسرا جملہ، تاہم، میرے بھائی کی طرف ہے، جس کو میں ٹیکسی ڈرائیور کی حیثیت سے شناخت کرتا ہوں۔ میں اِس سال اُس کے ساتھ اٹلی جانے سے انکار کر چکا تھا، اور یہ انکار ایک طرح سے عادی شکایت کی سزا تھی کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ تک تیزی سے بھاگنے والے انداز میں سفر کرتا، اور ایک دن میں کئی خوب صورت چیزیں دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس شام کو میرا بھائی میرے ساتھ ریلوے اسٹیشن گیا، لیکن گاڑی کے مغربی اسٹیشن پر پہنچنے سے تھوڑی دیر پہلے باہر کودا تا کہ پُرکرسڈورف کی ٹرین پکڑ لے۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ تھوڑا زیادہ میرے ساتھ رہے، کیوں کہ اس نے پرکرسڈروف میٹروپولیٹن کے ذریعے نہیں، بل کہ مغربی ٹرین کے ذریعے سفر کرنا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے خواب میں ٹیکسی میں وہ سفر کیا جو عام طور پر ٹرین سے کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں، تاہم، وہ دوسرا راستا تھا: جو میں نے اپنے بھائی سے کہا تھا: 'وہ فاصلہ جو تم میٹروپولیٹن ریلوے سے کر سکتے تھے اسے میرے ہم راہ مغربی ریلوے سے کرو۔'' خواب کی ساری ابتری اس حقیقت کی وجہ سے ہے کہ میرے خواب میں مَیں میٹروپولیٹن ریلوے کو ٹیکسی سے بدلتا ہوں، جو یقیناً، ڈرائیور اور میرے بھائی کا اتحاد بنانے کی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ میں پھر خواب سے کچھ لغو کو نکالتا ہوں جنھیں بمشکل ہی کوئی وضاحت کے ذریعے الجھاؤ سے نکالتا، اور جو میری پہلی گفت گو ('بلا شبہ، میں تمھارے ساتھ ریلوے ٹریک پر خود سفر نہیں کرسکتا) کا تقریباً تضاد تشکیل دیتی ہے۔ لیکن، میرے پاس، چاہے جیسا بھی ہو میٹروپولیٹن ریلوے کا ٹیکسی سے تقابل کرنے کا کوئی بہانہ نہیں ہے۔ میں ارادتاً اس معمّاتی کہانی کو اس مخصوص شکل میں اپنے خواب میں لاتا ہوں۔

لیکن کس ارادے سے؟ ہم اب بے سروپائی کے خواب میں اشارہ دینے، اور وہ مقاصد جو اسے داخل یا تخلیق کرتے ہیں کے بارے میں جانیں گے۔ اس معاملے میں سربستہ راز کا حل درج ذیل ہے: خواب میں مجھے ڈرائیونگ کے حوالے سے لغو، اور ناقابلِ تفہیم کی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ خواب خیالات میں مَیں مخصوص رائے رکھتا ہوں جو نمائندگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ ایک رات ذہین اور مہمان نواز خاتون کے گھر جو اسی خواب کے ایک اور منظر میں گھریلو خاتون کی حیثیت سے نمودار ہوتی ہے، میں دو پہیلیاں سنتا ہوں اور ان کو حل نہیں کر پاتا، جب کہ وہ پارٹی کے دوسرے لوگوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ میں حل کرنے میں ناکام کوشش کی وجہ سے مضحکہ خیز صورت حال سے دوچار ہوتا ہوں۔ وہ دو مزاحیہ ایہاموں کے الفاظ Nachkommen (احکام مانو-اولاد) اور Vorfahren (ڈرائیو- آباؤاجداد)۔ وہ بھاگے، میں یقین کرتا ہوں، ذیل کی طرح ہے:

'کوچوان اسے کرتا ہے
مالک کے حکم کی تعمیل میں؛
ہر شخص وہ رکھتا ہے؛
جو قبر میں آرام کرتی ہے۔' (Vorfahern)

پریشان کن بات یہ تھی کہ دونوں پہیلیوں کا نصف اوّل ایک جیسا تھا:

'کوچوان اسے کرتا ہے
مالک کے حکم کے مطابق
ہر کوئی اسے نہیں رکھتا؛

جو قبر میں آرام کرتی ہے۔'(Nachkommen)
جب میں نے کاؤنٹ تھن کو جا گیر میں (vorfahren) چلاتے، اور فیگا رو کی طرح کے موڈ میں دیکھا، جس میں بندہ دریافت کرتا ہے کہ اشرافیہ کے شخص کی تنہا اہلیت، پیدائش (Nachkommen) کی تکلیف اٹھانے کی ہوتی ہے۔ یہ دو پہیلیاں خواب کار کے لیے وسطی خیالات ہو جاتی ہیں۔ جیسے اشرافیہ کو چوان کے ذریعے بدلا جا سکتا ہے، اور چونکہ ایک زمانے میں کوچوان کو 'برادر نسبتی' کہنے کا رواج تھا، تکثیف کا کام اسی نمائندگی میں میرے بھائی کو بھی ملوث کرتا ہے۔ لیکن خواب خیال پیچھے عمل میں درج ذیل کی طرح مصروف رہتا ہے: بندے کا آباؤ اجداد پر فخر کرنا بے عقلی ہے۔ میں کبھی بھی آباؤ اجداد بننا پسند نہیں کروں گا۔ اس رائے کو کہ 'یہ بے عقلی ہے' کی وجہ سے ہم خواب میں بے عقلی رکھتے ہیں۔ اور اب اس رازداں عبارتی ٹکڑے میں خواب کی آخری پہیلی حل ہوتی ہے کہ میں اس ڈرائیور کے ساتھ پہلے بھی چل چکا ہوں۔

اس طرح، ایک خواب بے سرو پا بنایا گیا اگر خواب خیالات میں، موضوعات کے عناصر میں سے ایک کی حیثیت سے، یہ رائے وقوع پذیر ہوتی ہے: 'وہ بے عقلی ہے'؛ اور عمومی طور پر، اگر تنقید اور تمسخر خواب بینا کے لاشعوری خیالات کے ہجوم میں سے ایک کے یہ مقاصد ہوں۔ اس لیے بے سرو پائی ذرائع میں سے یہ ایک ذریعہ ہے۔ جس کے ذریعے خواب کار تضاد کو پیش کرتا ہے۔ ایک دوسرا ذریعہ خواب خیالات اور خواب موضوع کے درمیان تعلق کے لوازمے کو معکوس کرنا ہوتا ہے؛ ایک اور دوسرا طریقہ حرکی رکاوٹ کے احساس کا اطلاق ہے۔ لیکن خواب کی بے سرو پائی کو سادہ 'نہیں' سے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ خواب خیالات سے ہنسی یا تمسخر کو بیک وقت تضاد کے ساتھ از سر نو پیدا کرنے کا رجحان رکھتی ہے۔ صرف اس رجحان کے ساتھ خوابِ کار کوئی مضحکہ خیز شے پیدا کرتا ہے۔ یہاں وہ دوبارہ پوشیدہ موضوع کو عیاں موضوع میں تبدیل کرتا ہے۔

حقیقت کی حیثیت سے، ہم پہلے ہی لغو خواب کی اس اہمیت کے بارے میں ایک متاثر کن مثال پیش کر چکے ہیں۔ ویگ نیرین کارکردگی والا خواب (بغیر تجزیے کے تشریح کردہ) جو 7.45 تک رہا تھا، اور جس میں آرکسٹرا ایک مینار سے بجایا گیا، وغیرہ بظاہر کہہ رہا ہے: یہ بوکھلائی ہوئی دنیا اور بے وقوف معاشرہ ہے۔ اس میں وہ جو کسی شے کا حق دار ہوتا ہے وہ اسے حاصل نہیں کر پاتا، اور جو اس کی پرواہ نہیں کرتا وہ اسے حاصل کر لیتا ہے۔ اس طریقے سے خواب بینا اپنی قسمت کا اپنی کزن کی قسمت کے ساتھ تقابل کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مردہ والد کے خواب ہمیں خوابوں میں وہ لغویت پیش کرتے ہیں جو اوّل حادثاتی ہوتی ہیں۔ لغو خواب کو تخلیق کرنے والی شرائط کو یہاں خاص انداز میں یکجا کیا گیا ہے۔ والد کے استحقاق والا اقتدار بہت ہی ابتدائی عمر میں بچے کو تنقید پر ابھارتا ہے، اور بڑے مطالبات جو وہ کر چکا ہوتا ہے بچے میں خود دفاعی عنصر پیدا کرتا ہے اور وہ خاص طور پر اپنے باپ کی ہر کمزوری پر گہری نظر رکھتا ہے؛ لیکن ہمارے خیالات میں باپ کی شخصیت جس پارسائی میں گھری ہوئی ہوتی ہے، خاص طور پر اس کی موت کے بعد، احتساب کو شدید وسیع کرتی ہے جو اس کی تنقید کے اظہار کو شعوری بننے سے روکتی ہے۔

خواب 4. یہاں مردہ باپ کا ایک اور لغو خواب ہے:
میں نے اپنے آبائی شہر کی ٹاؤن کونسل سے سال 1851 میں اسپتال میں رہنے کے اخراجات کے متعلق ایک مراسلہ وصول پایا۔ اس میں قُرقی پر زور دیا گیا جس سے میں متاثر ہو رہا تھا۔ میں نے معاملے کا مذاق اڑایا، اوّل، اس لیے کہ میں 1851 میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا، اور دوم، میرا باپ، شاید جس کو مراسلہ دیا جانا تھا وہ پہلے ہی وفات پا چکا تھا۔ میں اس کے پاس ملحقہ کمرے میں جاتا ہوں، جہاں وہ بستر پر پڑا ہوا ہے، اور اسے اس بارے میں بتاتا ہوں، میرے استعجاب کے لیے اسے یاد آتا ہے کہ 1851 میں اس نے ایک مرتبہ شراب پی تھی اور قید یا بند کر دیا گیا تھا۔ یہ

اس وقت ہوا جب وہ فرم T کے لیے کام کررہا تھا۔'پھرتم، بھی، شراب کے عادی ہو گئے؟' میں نے پوچھا۔'تم نے اس کے بعد جلد ہی شادی کرلی؟' میں نے گنتی کی میں 1856 میں پیدا ہوا تھا، جو مجھے اس کے بعد فوراً نظر آتا ہے۔

مذکورہ اظہار کی روشنی میں، ہم اس تاکید کو بیان کرنے کی کوشش کریں گے جس کے ساتھ خواب اپنی لغویات کا اظہار خاص طور پر تلخ اور جذباتی بنانے والی مناظراتی یقینی نشانی کو خواب خیالات میں پیش کرتا ہے۔ اس سے ہم ادراک کرتے ہیں کہ اس خواب میں مناظراتی جھگڑا کھلے عام پیش کیا گیا، اور کہ میرے والد کو مضحکہ خیز آدمی کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ایسی بے تکلفی ہمارے خواب کار کو کنٹرول کرنے والے احتساب کے مفروضات کے متضاد ہوتی ہے۔ وضاحت یہ ہے کہ یہاں باپ، حق استرداد استعمال کرنے والی صورت ہوتی ہے، جب کہ جھگڑا واقعی ایک دوسرے شخص سے ہے، جو خواب میں صرف واحد تلمیح میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب کہ ایک خواب عام طور پر دوسرے اشخاص کے خلاف بغاوت ہوتا ہے، جس کی پشت پر باپ چھپا ہوتا ہے، یہاں وہ دوسرے راستے کے بارے میں ہے: باپ تنکوں کی ٹوپی کے آدمی کی حیثیت سے دوسرے کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہاں سے پھر خواب دلیری سے خود کھل کر اس آدمی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جو عام طور پر کھلا ہوتا ہے، کیوں کہ وہاں وہ مخصوص علم پیش کرتا ہے جو وہ حقیقت میں نہیں چاہتا تھا۔ہم معاملے کی اس شرط کو خواب کے موقع پر غور کرکے جانتے ہیں۔ یہ خواب میں نے یہ سننے کے بعد دیکھا کہ ایک سینیئر ہم کار، جس کا فیصلہ حتمی سمجھی جاتا تھا، اس نے یہ سن کراپنی ناراضامندی اور حیرت کا اظہار کیا کہ میرا ایک مریض پانچ سال مجھ سے تحلیل نفسی کا علاج کراتا رہا تھا۔خواب کا تعارفی جملہ شفاف طریقے سے تلمیح کی اس حقیقت کے رویے کو بہروپ دیتا ہے کہ وقتی طور پر اس نے ان فرائض کو سنبھال لیا، جن کو میرا والد مزید ادا نہیں کرسکتا تھا (اخراجات کا تخمینہ، اسپتال میں اقامت)؛ اور جب ہمارے دوستانہ تعلقات بدتر میں بدلنا شروع ہوئے میں اسی جذباتی ٹکراؤ میں پھینک دیا گیا جیسا باپ اور بیٹے کے درمیان غلط فہمی کے نتیجے میں ہوتا ہے۔خواب خیالات سختی سے ملامت کی مزاحمت کرتا ہے کہ میں عمدہ کارکردگی نہیں دکھا رہا ہوں، جو خود اس مریض کے علاج سے دوسری چیزوں تک وسعت پذیر ہوتی ہے۔ کیا میرا کوئی ہم پیشہ اس سے تیز تر علاج کرنا جانتا ہے؟ کیا وہ نہیں جانتا کہ اس قسم کی حالت عام طور ناقابلِ علاج ہوتے اور مرض زندگی بھر رہتا ہے؟ پوری زندگی کے مقابلے میں چار یا پانچ سال کی کیا اہمیت ہے، خاص طور پر جب مریض کے لیے علاج کے دوران زندگی کو نہایت آسان بنا دیا گیا ہو؟

اس خواب میں لغو کا تاثر زیادہ تر اس حقیقت کے ذریعے لایا گیا کہ خواب خیالات کے مختلف شعبہ جات کے جملے ایک ڈوری سے بغیر کسی آہنگی تبدیلی کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔اس طرح، جملہ، میں ملحقہ کمرے میں اس کے پاس جاتا ہوں، وغیرہ اس مضمون کو چھوڑ دیتا ہے جس سے مُقدّم جملے لیے گئے، اور ایمانداری سے ازسرنو ان حالات کو پیدا کرتے ہیں جن کے تحت میں نے اپنے والد کو بتایا تھا کہ میں شادی کے لیے منگنی کر چکا ہوں۔اس طرح خواب مجھے اس شاندار بے تعلقی کی یاد دلا رہا ہے جس کا مظاہرہ اس بوڑھے شخص نے اُس وقت کیا، اور یہ ایک دوسرے نَو متعارف شخص کے رویے سے متضاد تھا۔ میں اب ادراک کرتا ہوں کہ خواب میرے والد کا مذاق اڑاتا ہے کیوں کہ خواب خیالات میں، اس کی خوبیوں کی مکمل شناخت ہے، اور وہ دوسروں کے لیے مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ہر احتساب کی فطرت میں ہوتا ہے کہ بندے کو ممنوعہ اشیاء کے بارے میں سچائیوں کے بجائے غیر سچائیاں بیان کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔اس اثر کا دوسرا جملہ کہ میرا والد یاد کرتا ہے ایک مرتبہ اس نے شراب پی تھی، اور اس کے نتیجے میں قید یا بند کیا گیا تھا۔حقیقت میں یہ ذرا بھی صداقت پر مشتمل نہیں ہے۔ وہ شخص جو اس کے ذریعے پردے میں رکھا گیا وہ کم اہمیت والی شخصیت نہیں بل کہ عظیم مے نرٹ ہے، جس کے نقش قدم پر میں نہایت احترام سے چلتا ہوں، اور جس کا میرے لیے رویہ، سوائے تھوڑے عرصے کی حمایت کے، چھپی ہوئی دشمنی میں تبدیل ہو گیا تھا۔خواب مجھے اس کا

اپنا بیان یاد دلاتا ہے کہ اپنی جوانی میں ایک مرتبہ وہ کلوروفارم کے نشے کا عادی ہو گیا تھا، جس کے نتیجے میں اس کو سینی ٹوریم میں داخل ہونا پڑا، اور پھر میرا اس کے ساتھ دوسرا تجربہ جب موت سے کچھ دن پہلے وہ وہاں پھر داخل ہوا تھا۔ میں اس کے ساتھ مردانہ ہسٹیریا کے حوالے سے ایک تلخ ادبی تنازعہ رکھتا تھا، جس کے وجود کا وہ انکار کرتا تھا، اور جب میں اُس سے اُس کی آخری بیماری کے دوران ملنے کے لیے گیا، اور اس کی طبیعت پوچھی، اس نے اپنی حالت کو کسی حد تک بیان کیا، اور اختتام ان الفاظ پر کیا: 'تم جانتے ہو، میں ہمیشہ سے سب سے خوب صورت ترین مردانہ ہسٹیریا کے کیسوں میں سے ایک رہا ہوں۔' اس طرح، میرے اطمینان اور تحیّر کے لیے، اس نے تسلیم کیا جس کا وہ کافی لمبے عرصے سے نہایت سختی سے انکار کرتا رہا تھا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ میرے خواب کے منظر میں میرے والد کو مے نرٹ کو پردہ کرنے کی وضاحت دو اشخاص کے درمیان دریافت کردہ مشابہت سے ہے، بل کہ اس حقیقت سے ہے کہ یہ مختصر تاہم، خواب خیالات کے شرائطی جملے کی کامل مناسب نمائندگی ہے۔ اگر اسے پوری طرح مُفصّل کیا جائے تو یوں پڑھا جائے گا: 'بلا شبہ، اگر میں دوسری نسل سے تعلق رکھتا، اگر میں کسی پروفیسر یا پریوی کونسلر کے رکن کا بیٹا ہوتا، میں اور تیزی سے ترقی کرتا۔' میرے خواب میں مَیں اپنے والد کو پروفیسر اور پریوی کونسلر کا رکن بناتا ہوں۔ خواب کی سب سے زیادہ بیّن اور سب سے زیادہ تکلیف دہ لغو کیفیت 1851 کے استعمال میں ہے، جو مجھے 1856 سے نا قابلِ امتیاز نظر آتی ہے، گو کہ پانچ سال کا فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن خواب خیالات کا یہی جزو وہ ہے جو تشریح کا اظہار چاہتا ہے۔ چار یا پانچ سال۔۔۔ یہی ٹھیک وہ مدت ہے جب مجھے اپنے مذکورہ بالا حوالہ دیے گئے ہم پیشہ کی بھرپور معاونت حاصل رہی تھی۔ لیکن یہی وہ وقت کا دورانیہ ہے جس میں مَیں نے اپنی منگیتر سے شادی کرنے سے پہلے کے انتظار میں رکھا ہوا تھا، اور حُسنِ اتفاق سے جس کا خواب خیالات کے ذریعے بڑے شوق سے استحصال کیا گیا۔ اور یہی وہ وقت تھا جب میں نے اپنے سب سے بوڑھے مریض کو مکمل صحت یابی تک انتظار میں رکھا۔ 'پانچ سال کیا ہیں؟' خواب خیالات نے پوچھا۔ 'وہ میرے لیے کوئی وقت نہیں، وہ غور کے قابل نہیں ہے۔ میں اپنے سامنے کافی وقت رکھتا ہوں، اور جو آپ یقین نہیں کرو گے کی سچ ثابت ہوا، اس لیے میں اس کو مکمل کرتا ہوں۔' مزید یہ کہ، عدد 51، پرصدی سے الگ کر کے غور کیا جائے تو وہ ایک نئے طریقے سے بلکل مخالف لحاظ سے متعین ہوتا ہے، جس کے لیے دلیل خواب میں کئی بار وقوع پذیر ہوتی ہے۔ یہ وہ عمر ہے جب آدمی خاص طور پر ہر خطرے کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس عمر میں مَیں نے اپنے ہم پیشہ وروں کو اچانک مرتے دیکھا۔ ان کے درمیان ایک وہ بھی تھا جو چند دن پہلے، طویل انتظار کرنے کے بعد پروفیسر کی حیثیت سے تعینات ہوا تھا۔

خواب 5. ایک دوسرا لغو خواب جو اعداد کے ساتھ کھیلتا ہے:

میرے ایک واقف کار، ھر۔ ایم. پر ایک مضمون میں، ایک شخص حملہ آور ہوا، جو گوئٹے کے علاوہ کوئی اور نہ تھا اور، جیسا ہم سب نے بغیر کسی جواز کے نہایت شدت کے ساتھ سوچا۔ ھر۔ ایم. بلا شبہ اس حملے میں بھینچ دیا گیا۔ وہ اس کا گلا تلخی سے ایک عشائیے میں اس طرح کرتا ہے کہ اس کا گوئٹے کے لیے احترام وعقیدت اس ذاتی تجربے کے نتیجے میں ذرا بھی متاثر نہ ہوا۔ میں عارضی تعلقات کو ذرا توسیع دینے کی کوشش کرتا ہوں، جو کہ میرے لیے ناممکنات میں سے ہوتا ہے۔ گوئٹے نے 1832 میں وفات پائی؛ چونکہ اس کا حملہ جناب ایم. پر لازماً، بلا شبہ، اس سے پہلے وقوع پذیر ہونا چاہیے تھا۔ ایم. اس وقت ایک بلکل جوان آدمی تھا۔ یہ بظاہر معقول نظر آتا ہے، اس وقت وہ 18 سال کا تھا۔ لیکن میں درست طور پر نہیں جانتا کہ آج حالیہ سال کی کیا تاریخ ہے، اور اس طرح تمام حساب لغویات میں برباد ہو جاتا ہے۔ حملہ، برسبیل تذکرہ گوئٹے کے مشہور مضمون 'فطرت' میں موجود ہے۔

ہم جلد ہی اس خواب میں بے عقلی کے جواز کے ذرائع دریافت کر لیں گے۔ ھر۔ ایم. جس سے میری واقفیت

ایک عشائیے میں ہوئی تھی، حال ہی میں مجھ سے کہا کہ میں اس کے بھائی کا معائنہ کروں، جو عام مفلوجیت کی نشانیاں دکھار ہا ہے۔ اس کا اندازہ صحیح تھا۔ اس کی تکلیف وہ بات یہ تھی کہ مرض نے اس کے بھائی کو اپنی جوانی کی شوخ عادتوں سے دور کر دیا تھا۔ میں نے مریض سے اس کا سالِ پیدائش پوچھا، اور وہ اپنی یادداشت کی کمزوری دکھانے کے لیے بار بار معمولی حساب کرتا رہا، اور بر سبیل تذکرہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہوگیا۔ اب میں دیکھ سکتا ہوں کہ میں مفلوج کی حیثیت سے خواب میں رویہ اپناتا ہوں (میں نہیں جانتا کہ آج حالیہ سال کی کیا تاریخ ہے)۔ خواب کا دوسرا لوازمہ دوسرے حالیہ ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے۔ طبّی جریدے کے میرے مدیر دوست نے میرے برلن کے دوست Fl کی آخری کتاب پر نہایت ہی غیر منصفانہ 'کچلنے' والا تبصرہ شائع کرنے کے لیے قبول کیا۔ نقاد بہت ہی نو آموز جوان تبصرہ نگار ہے، اور ابھی فیصلہ کن رائے دینے کا مجاز نہیں۔ میں نے سوچا، مجھے حق حاصل ہے کہ میں مداخلت کروں، اور مدیر سے جواب طلب کروں۔ اس نے تبصرہ قبول کرنے پر بہت زیادہ معذرت کی لیکن اس کی تلافی کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ میں نے اس پر جریدے سے اپنا تعلق منقطع کر لیا، اور اپنے مستفعا ہونے والے خط میں امید ظاہر کی کہ ہمارے ذاتی تعلقات اس سے متاثر نہیں ہوں گے۔ اس خواب کا تیسرا ذریعہ ایک مریضہ کا اپنے بھائی کی کیفیت کے بارے میں دیا ہوا بیان ہے-- وہ میری یادداشت میں اس وقت تازہ تھا-- وہ اعصابی خلل سے متاثر اور شوریدگی میں 'فطرت، فطرت' چلاّتا تھا۔ اس کے معالجین کی رائے یہ تھی کہ اس نے یہ لفظ گوئٹے کے خوب صورت مضمون کو پڑھ کر وہاں سے لیا، اور یہ مریض کی فطری فلسفے میں حد سے زیادہ ملوث ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ میں نے اس کے بجائے جنسی مفہوم سوچا، جس میں ہمارے کم تہذیب یافتہ حضرات لفظ 'فطرت' کو استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس بدقسمت آدمی نے بعد میں اپنے خاص عضو کو کاٹ ڈالا جو ثابت کرتا ہے میں غلط نہ تھا۔ شوریدگی سے متاثر اس مریض کی عمر اس وقت اٹھارہ سال تھی۔

اگر میں مزید اضافہ کرتا کہ میری کتاب نے دوست پر زبردست تنقید کی جو زندگی کے عارضی حالات سے نمٹتا، اور گوئٹے کی زندگی کے کثیر النوع دورانیے کے ایک اہم عدد سے حیاتیاتی نقطۂ نظر سے حوالہ دیتا ہے۔ اس رائے کو جلد قبول کیا جائے گا کہ میں اپنے خواب میں خود کو اپنے دوست کی جگہ رکھ رہا ہوں (میں عارضی تعلقات کو ذرا توسیع دینے کی کوشش کرتا ہوں)۔ لیکن میں ایک مفلوج کی حیثیت سے رویہ اختیار کرتا ہوں اور خواب لغویات میں رنگ رلیاں مناتا ہوں۔ اس سے مراد ہے کہ خواب خیالات طنزیہ انداز میں کہتے ہیں؛ 'فطری طور پر، وہ بے وقوف، پاگل، اور تم ہوشیار لوگ ہو جو بہتر جانتے ہو۔ شاید، تاہم، یہ اس کا دوسرا راستا ہے؟ اب، 'دوسرے راستے کے بارے' میں اسے کثرت سے میرے خوابوں میں پیش کیا گیا ہے، اتنا ہی جتنا گوئٹے نے جوان آدمی پر حملہ کیا تھا، جو لغو ہے، جب کہ یہ آج مکمل طور پر جوان آدمی کے لیے ممکن ہے کہ وہ لافانی گوئٹے کو تنقید کا نشانہ بنائے۔ اور جتنا بھی ہو سکا اتنا میں نے گوئٹے کی موت کے سال سے گنا وہ کچھ کم نہیں ہے۔

لیکن میں یہ دکھانے کا مزید عہد کرتا ہوں کہ کوئی بھی خواب انانیت کے مقاصد کے سوا کسی اور سے جوش اور ولولہ نہیں لیتا۔ اس کے مطابق، میں اس خواب میں اس حقیقت کا ضرور جواب دہ ہوں کہ میں نے اپنے دوست کا سبب اپنا بنا لیا، اور خود کو اس کی جگہ رکھ لیا۔ میری بیداری کی حیات میں تنقیدی رائے میرا ایسا کام کرنے کا کوئی جواز فراہم نہیں کرتی۔ اب، اٹھارہ سالہ عمر کے مریض کی کہانی، اور اس کی چیخ 'فطرت' کی مختلف تشریحات، اس حقیقت کی تلمیح کرتی ہیں کہ میں نے اس کے نفسیاتی اعصابی خلل کے لیے علیّاتِ جنسی کا دعوا کر کے خود کو معالجین کی اکثریت کے خلاف رکھا۔ میں خود سے ایسا کہہ سکتا ہوں: 'تم اسی قسم کی تنقید سے دوچار ہو گے جیسا تمھارا دوست ہوا تھا۔ بلا شبہ تم پہلے ہی کچھ حد تک اِس ضمن میں کام کر چکے ہو؛ اس لیے میں خواب خیالات میں 'وہ' کو 'ہم' سے بدلتا ہوں۔ 'ہاں' تم صحیح

ہو! ہم دونوں بے وقوف ہیں۔' اس کو گوئٹے کے نا قابلِ تقابل خوب صورت مضمون میں نہایت عمدگی سے بیان کیا گیا ہے، جس کے مطالعہ نے مجھے فطری سائنس پڑھنے کا شوق اور جذبہ دیا، گوکہ میں ابھی تک اپنے مستقبل کے بارے میں حتمی فیصلہ نہیں کر سکا ہوں۔

خواب 6. میں ایک دوسرا خواب دکھانا چاہتا ہوں جس میں میری انا، خودغرضانہ سے کم پیش نہیں ہوتی۔ میں نے 'خوابوں کے ذرائع' باب نمبر 5 کے خواب نمبر 3 میں ایک مختصر خواب کا حوالہ دیا جس میں پروفیسر ایم. کہتا ہے: 'میرا بیٹا، اس کی دور کی نظر کمزور ہے....' اور میں نے کہا، وہ صرف ابتدائی خواب تھا، اس کے بعد ایک دوسرا تھا جس میں مَیں ایک کردار ادا کرتا ہوں۔ یہاں اصل خواب ہے، جو ہمیں لغو اور نا قابلِ فہم الفاظ کی تشکیل کی وضاحت کے لیے چیلنج کرتا ہے۔

اِس یا اُس وجہ سے جو روم میں وقوع پذیر ہو رہا ہے، بچوں کے لیے فرار ہونا ضروری ہے، اور وہ یہ کرتے ہیں۔ منظر نامہ پھر دروازے پر آتا ہے، قدیم انداز کا ایک دُگنا اونچا دروازہ (سائنا کا پورٹا رومانا، جیسا میں نے خواب دیکھتے احساس کیا)، میں ایک کنویں کے کنارے پر بیٹھا ہوں، اور بہت زیادہ مایوس ہوں؛ میں تقریباً رو رہا ہوں۔ ایک عورت--ایک نرس، ایک نن--دو لڑکوں کو لاتی ہیں اور انھیں ان کے والد کے سپرد کر دیتی ہیں، جو میں خود نہیں ہوں۔ بڑا نمایاں طور پر جدائی کے بوسے کے لیے میرا سب سے بڑا لڑکا ہے۔ وہ (ع) سرخ ناک کی وجہ سے قابل ذکر ہے۔ لڑکا اسے بوسہ دینے سے انکار کرتا ہے، لیکن، اپنے ہاتھوں کو جدا ہونے کے انداز میں بڑھاتے ہوئے اس سے کہتا ہے، 'اوُف گیوُرس'، اور ہم دونوں ہی (یا دونوں میں ایک) (اوُف انگیوُرس۔' میں یہ خیال رکھتا ہوں کہ یہ ترجیح کا اشارہ کرتا ہے۔

اس خواب کی تعمیر خیالات کی ایک الجھن سے ہوئی جسے تھیٹر میں دیکھے گئے ایک کھیل Das neue ghetto نے ابھارا۔ یہودی سوال، میرے بچوں کے مستقبل کے بارے میں تشویش، جن کو باپ کو سرزمین نہیں دی جا سکتی، ان کی تعلیم کے بارے میں تشویش تاکہ وہ شہری ہونے کی مراعات سے فیض یاب ہو سکیں--یہ تمام خصوصیات، آنے والے خواب خیالات سے آسانی سے شناخت کی جا سکتی ہیں۔

'بابل کے پانی کے پاس ہم بیٹھے اور روئے۔' سائینا، روم کی طرح اپنے خوب صورت فواروں کی وجہ سے مشہور ہے۔ خواب میں میں نے روم کا ایک قسم کا متبادل ان جگہوں کے درمیان پایا جو میرے علم میں ہیں۔ سائینا کے پورٹا رومانا کے نزدیک ہم نے ایک بڑی، چمک دار روشن عمارت دیکھی، جس کے بارے میں ہمیں پتا چلا وہ مانیکومیو، پاگلوں کی پناہ گاہ تھی۔ خواب سے ذرا پہلے میں نے سنا کہ ہم مذہب شخص پر منصب سے دباؤ ڈال کر استعفیٰ لیا گیا تھا۔ اس ریاستی پاگل خانے کی اس نے بہت محنت سے حفاظت کی۔

ہماری دل چسپی اس گفت گو سے پیدا ہوئی، اوُف گیوُرس'، جہاں بندہ پورے خواب میں جاری اس حالت، 'اوُف وایئنڈرشن'، اور اس کے بے معنی متناقض 'اوُف انگیوُرس' سے توقع کر سکتا ہے۔

عبرانی علماء سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق گیوُرس صحیح عبرانی لفظ ہے، جو فعل گونُور سے اخذ کیا گیا ہے، اور بہترین طریقے سے' مقسوم پریشانیاں، قسمت سے تباہی' کو بیان کرتا ہے۔ اس سے یہودیوں کی عامیانہ اصطلاحات میں' آہ و بکا اور رونا پیٹنا' مراد ہے۔ انگیوُرس میری اپنی اختراع ہے، اور یہ اوّل ہے جس نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کی، لیکن فی الحال اس نے مجھے چکرا دیا۔ خواب کے اختتام پر ذرا سا مشاہدہ-- کہ انگیوُرس، گیوُرس پر ترجیح رکھتا ہے--وابستگیاں، اور پھر تفہیم کھولتا ہے۔ یہ تعلق سٹرجن مچھلی کے شکار کے لیے اچھا ہے؛ بغیر نمک لگی قسم کی مچھلی کی قیمت، نمک لگی ہوئی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ 'لذاتِ اُدرک' (Caviare to the

general) شاندار جذبہ ہے۔ یہاں میرے افرادِ خانہ میں سے ایک کے لیے ایک مذاق اڑانے والی تلمیح چھپی ہوئی ہے، جس کی میں امید کرتا ہوں۔۔اس لیے کہ وہ وہ مجھ سے چھوٹی ہے۔۔ مستقبل میں میرے بچوں کی دیکھ بھال کرے گی۔ یہ، بھی اس حقیقت سے پتا چلتا ہے کہ میرے افراد خانہ کا ایک اور فرد، ہماری قابلِ قدر نرس کی، خواب میں صاف طور پر نرس (نن) کے ذریعے نشاندہی کی جاتی ہے۔ لیکن جوڑے کو درمیان سے جوڑنے والی ایک کڑی کی ضرورت ہے، نمک دار۔۔غیر نمک دار اور گیوٗرس۔۔انکیزٗرس۔اس کو گیورٹ اور انکیورٹ (چھوڑ دیا اور نا چھوڑا) میں پایا جاتا ہے۔ اِن کا مصر سے بھاگنا یا ہجرت کرنا۔ اسرائیل کے بچوں کے پاس وقت نہیں کہ وہ گندھے ہوئے آٹے کو چھوڑنے کی اجازت دیں، اور اس واقعہ کی یاد میں اس دن کو گزارنے کے لیے وہ چھوڑی ہوئی روٹی کھاتے ہیں۔ یہاں، بھی، میں اچانک وابستگی کے لیے جگہ پا سکتا ہوں جو مجھ پر تجزیے سے افشا ہوئی۔ میں نے یاد کیا پچھلے سال ایسٹر میں کیسے ہم، میرا دوست برلن سے اور میں بریسلاؤ سے آکر اجنبی شہر کی ایک گلی میں ٹہلے تھے۔ ایک چھوٹی لڑکی نے ایک خاص گلی کا راستہ مجھ سے پوچھا۔ میں نے اسے بتایا میں اس راستے کو نہیں جانتا۔ پھر میں نے اپنے دوست سے کہا، 'مجھے امید ہے آئندہ زندگی میں یہ لڑکی احتیاط برتے گی کہ کس آدمی کا راستا پوچھنے کے لیے انتخاب کیا جائے۔' اس کے فوراً بعد ایک نشان نے میری آنکھ کی توجہ پکڑی: 'ڈاکٹر ہیروڈ، مشاوراتی اوقات.....' میں نے خود سے کہا: 'مجھے امید ہے یہ ہم پیشہ، بچوں کے امراض کا ماہر نہیں ہوگا۔' اسی دوران میرا دوست حیاتیاتی اہمیت کی دوطرفہ موزونیت پر اپنی آراء کو فروغ دے رہا تھا، اور ایک جملہ ان الفاظ کے ساتھ شروع کیا: 'اگر ہم ماتھے پر صرف ایک آنکھ؛ سائنکلوپس کی طرح، وسط میں رکھتے...' یہ ہمیں ابتدائی خواب میں پروفیسر کی گفت گو کی طرف رہنمائی کرتی ہے: 'میرے بیٹے کی دور کی نظر کمزور ہے۔' اور اب میں گیزٗرس کے اصل منبع کی طرف رہنمائی کیا جاتا ہے۔ کئی سال پہلے، جب پروفیسر ایم. کا یہ بیٹا، جو آج خود مختار مفکر ہے، اپنے اسکول کی بینچ پر بیٹھتا تھا، اس کو آنکھ کی ایک بیماری لگی، جو ڈاکٹر کے مطابق کچھ تشویش کا باعث تھی۔ اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ جتنے عرصے تک یہ مرض ایک آنکھ تک محدود رہے گا، اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوگی، لیکن اگر یہ دوسری آنکھ تک پھیل جاتا ہے تو خطرناک ہو جائے گا۔ ایک آنکھ کا یہ زخم بغیر کوئی مُضر اثرات چھوڑے رفع ہو گیا۔ تاہم، جلد ہی اس کے بعد، ویسی ہی علامت دوسری آنکھ میں ظاہر ہوئی۔ لڑکے کی خوف زدہ ماں نے معالج کو فوراً اپنے دور دراز دیہات میں واقع مکان پر بلایا۔ لیکن ڈاکٹر کی اب رائے مختلف تھی۔ 'یہ کس قسم کا ''گیوٗرس'' ہے جو آپ بنا رہے ہیں؟' اس نے ماں سے کہا۔ 'اگر ایک آنکھ اچھی ہو گئی تھی، دوسری بھی ہو جائے گی۔' اور وہ واپس چلا گیا۔

اور اب اس کے میرے اور میرے خاندان کے درمیان جیسا تعلق ہے۔ اسکول بینچ جس پر پروفیسر ایم. کا لڑکا بیٹھ کر پہلا سبق پڑھتا ہے میرے سب سے بڑے بیٹے کی جائداد بن چکا ہے۔ اسے میرے بیٹے کو اس کی ماں نے دیا، اور خواب میں الوداع کے الفاظ اس کے مُنہ میں مَیں نے ڈالے۔ خواہشات میں سے ایک جو تبدیلی کے ساتھ منسلک ہو سکتی ہے اب آسانی سے اندازہ لگائی جا سکتی ہے۔ یہ اسکول بینچ اپنی ساخت کے ذریعے ارادہ کرتی ہے کہ بچے کو تنگ نظری اور یک طرفہ دیکھنے سے تحفظ دے۔ پھر دور کی نظر کی کمزوری (اور اس کے پیچھے سائیکلوپس) اور دوطرفی کے بارے میں بحث ہے۔ یک طرفہ دیکھنے کا خوف دگنی اہمیت رکھتا ہے۔ اس سے مراد طبعی یک طرفہ دیکھنا نہیں، بل کہ ذہنی طور پر یک طرفہ دیکھنا بھی ہے۔ کیا ایسا منظر خواب میں نظر نہیں آتا؟ ہم اپنی تمام بوکھلاہٹ کے ساتھ، اس پریشانی کا ٹھیک ٹھیک استرداد کر رہے تھے، جب کہ ایک طرف لڑکا اپنے الوداعی الفاظ بول رہا تھا، اور دوسری طرف وہ بلکل مختلف کہہ رہا تھا، تاکہ ایک توازن قائم کر سکے۔ وہ دوطرفہ موزونیت کی اطاعت میں، جیسے وہ تھے، اداکاری کر رہا تھا!

اس طرح، ایک خواب بار بار اس جگہ زبردست گہرے معنی رکھتا ہے جہاں وہ سب سے زیادہ لغونظر

نہیں آتا۔ تمام ادوار میں وہ لوگ جو کچھ بھی وہ کہتے ہیں وہ ممنوعہ گفت گو اپنے آپ کو خطرے میں ڈالے بغیر نہیں کہہ سکتے۔ امید ہے وہ اس کو نظر انداز کردیں اگر انھیں اسے برداشت کرنے کی تعلیم دی گئی ہو، اور خود کو اس تبصرے سے خوش کریں کہ جو وہ ناپسند کرتے تھے واقعی لغو ہے۔ خواب حقیقی کی زندگی میں ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کھیل میں شہزادہ کرتا ہے۔ وہ خود کو مخبوط الحواس ظاہر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اور پھر ہم خواب کے بارے میں وہ کہتے ہیں جو ہیملٹ اپنے بارے میں کہتا ہے۔ اس طرح حقیقت کو وہ ایک نا قابل فہم مذاق سے بدل کر کہتا ہے: 'لیکن میں شمال۔شمال مغرب میں پاگل ہوں: جب جنوبی ہوا چلتی ہے میں ہاتھ کی آری سے شکرے کو جانتا ہوں'۔

اس طرح، خوابوں میں میرا لغویات کے مسائل کا حل یہ ہے کہ خواب خیالات کبھی بھی بے سروپا نہیں ہوتے۔۔ کم از کم ان اشخاص کے خواب نہیں ہوتے۔ اور خواب کار بے سروپا خوابوں کو انفرادی لغو عناصر کے ساتھ اس وقت پیدا کرتا ہے جب خواب خیالات تنقید، مضحکہ خیزی اور تمسخر رکھتے ہوں، اور ان کو اظہار کا موقع بھی دیا جائے۔

میرا آئندہ ارادہ یہ دکھانا ہے کہ بیان کردہ تین عناصر کے تعاون سے خواب کار تھک جاتا ہے۔۔ اور چوتھے کا ابھی حوالہ دینا ہے۔۔ جو خواب خیالات کو زیادہ بیان کرنے، چاروں نصابی شرائط کا مشاہدہ کرنے، اور اس سوال کو کہ آیا دماغ خواب میں اپنی تمام ذہنی شعبہ جات کے ساتھ کام کرتا، یا اس کا کوئی جزو، غلط بیان کیا جاتا ہے، اور معاملات کی اصل حالت سے نہیں ملتا۔ لیکن چوں کہ وہاں خوابوں کی کثیر تعداد ہے جس میں فیصلے دیے جاتے، تنقید کی جاتی، اور وہ حقیقت تسلیم کی جاتی ہے جس میں خواب کے کچھ حیران کن انفرادی منصر ظہور پذیر ہوتے ہیں، چاہے وضاحتوں کی جتنی کوشش کی جائے، اور دلائل پیش کیے جائیں۔ میں لازماً منتخبہ مثالیں بیان کر کے ان وقوع پذیریوں پر اعتراضات کا سامنا کروں گا۔

میرا جواب درج ذیل ہے: خوابوں میں ہر شے جو بظاہر تنقیدی شعبے کا عمل کرتے وقوع پذیر ہوتی ہے اس کو خواب کار کی ذہنی کارکردگی کی حیثیت سے نہیں، بل کہ خواب خیالات کی اصلیت کے متعلق سمجھنا چاہیے۔ وہ اُنْ سے اپنا راستا نمایاں خواب موضوع کے اندر تکمیل شدہ ڈھانچے کی حیثیت سے دریافت کرتا ہے۔ میں اس سے کچھ اور زیادہ آگے جاتا ہوں! میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ فیصلہ کن رائے جو خواب میں گزرتی ہے اور اسے بعد میں بیدار حالت میں یاد رکھا جاتا ہے، اور احساسات جو خواب کے از سرِ نو پیدا ہونے سے ابھرتے، اور زیادہ تر پوشیدہ خواب موضوع سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو خواب کی تشریح میں موزوں مقام پر رکھنا چاہیے۔

1 اس کی ایک زبردست مثال پہلے ہی دی جا چکی ہے۔ ایک مریضہ اپنا خواب بیان کرنا نہیں چاہتی تھی کیوں کہ وہ بہت زیادہ مبہم تھا۔ اس نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا، لیکن وہ نہیں جانتی تھی آیا وہ اس کا باپ تھا یا شوہر۔ پھر دوسرا خواب کا ٹکڑا آتا ہے، جس میں کھاد۔ ڈونگی (manure- pail) وقوع پذیر ہوتی ہے، جس کے ساتھ درج باقیات وابستہ ہیں۔ جوان گھریلو خاتون کی حیثیت سے ایک مرتبہ اس نے مذاقاً، ایک جوان رشتے دار آدمی کی موجودگی میں اعلان کیا جو اکثر ان کے گھر آتا تھا، کہ اس کا اصل کام نیا کھاد۔ڈونگی کو حاصل کرنا ہوگا۔ آئندہ صبح اس کو ایک ٹوکرا بھیج دیا گیا، لیکن وہ وادی کے سوسن کے پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ خواب کا یہ حصہ اس عبارتی ٹکڑے کی غمازی کرتا ہے۔ 'میری اپنی ذاتی کھاد پر نہ بڑھو' اگر ہم تجزیے کو مکمل کرتے ہیں، ہم خواب خیالات میں جوانی میں سنی گئی کہانی کے بعد کے اثرات دریافت کرتے ہیں؛ یعنی، کہ ایک لڑکی نے بچے کو جنم دیا، اور یہ واضح نہیں اس کا باپ کون تھا۔ خواب کی پیش کش یہاں بیداری کے خیالات پر پھیلا گئی ہے، اور خواب خیالات کے عناصر میں سے ایک کو؛ بیدار حالت میں تشکیل دیے ہوئے فیصلے کے مطابق، پورے خواب میں پیش کرتی ہے۔

2. ایسا ہی ایک اور معاملہ: میرے مریضوں میں سے ایک نے خواب میں دیکھا جس نے اُس کو دل چسپ

ہونے کی وجہ سے بہت متاثر کیا، اور بیدار ہونے کے فوراً بعد اس نے کہا: 'میں اسے ضرور ڈاکٹر کو بتاؤں گا۔' خواب کا تجزیہ کیا گیا اور دکھایا گیا کہ اس میں ایک معاملے کے بارے میں بہت ہی نمایاں تلمیح ہے جس میں وہ اپنے علاج کے دوران ملوث ہوا تھا، اور جس کے بارے میں اس نے طے کیا تھا کہ وہ مجھے کچھ بھی نہیں بتائے گا۔

3. یہاں ایک تیسری مثال میرے اپنے ذاتی تجربے سے ہے:

میں P. کے ساتھ مضافات کے بیچ واقع اسپتال میں؛ جس میں مکانات اور باغات ہیں، جاتا ہوں۔ وہاں پر مجھے ایک خیال آتا ہے کہ میں اس علاقے کو متعدد بار اپنے خوابوں میں دیکھ چکا ہوں۔ میں اپنا راستا اچھی طرح نہیں جانتا؛ P. مجھے ایک راستا دکھاتا ہے جو کنارے سے مڑ کر ایک ریسٹورنٹ کو جاتا ہے۔ یہاں میں فراؤ ڈونی کے لیے پوچھتا ہوں، اور میں سنتا ہوں کہ وہ گھر کے پیچھے ایک چھوٹے سے کمرے میں اپنے تین بچوں کے ساتھ رہتی ہے۔ میں وہاں جاتا ہوں، راستے میں مَیں ایک غیر واضح شخص سے اپنی دو چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ ملتا ہوں۔ یہاں اس کے ساتھ تھوڑی دیر رہنے کے بعد، میں انھیں اپنے ساتھ لے جاتا ہوں۔ وہاں ان کو چھوڑنے پر میری بیوی کے خلاف ایک قسم کی ملامت کی جاتی ہے۔

بیدار ہونے پر مجھے شعوری طور پر نہایت اطمینان ہوتا ہے، جس کا مقصد یہ حقیقت نظر آتا ہے کہ میں اب تجزیے سے سیکھوں گا کہ 'میں پہلے ہی اسے خواب میں دیکھا چکا ہوں' سے کیا مراد ہے۔ لیکن خواب کا تجزیہ مجھے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ وہ صرف یہ دکھاتا ہے کہ اطمینان پوشیدہ خواب موضوع سے؛ نہ کہ خواب کے فیصلے سے متعلق ہے۔ یہ اطمینان اس حقیقت سے متعلق ہے کہ میری شادی سے اولاد ہے۔ P. اور میرا زندگی کا راستا کچھ عرصے متوازی چلا تھا، اب وہ مجھ سے سماجی اور مالیاتی لحاظ سے بہت آگے نکل چکا ہے، لیکن اس کی شادی ابھی تک بچے سے محروم ہے۔ اس کے خواب میں دو مواقع تجزیے میں مکمل ثبوت دیتے ہیں۔ گذشتہ روز میں نے اخبار میں فراؤ ڈونا A--Y (جس کو میں نے ڈونی میں بدلا)، کی انتقال پُر ملال والی خبر پڑھی جو زچگی کے دوران چل بسی تھی۔ میری بیوی نے بتایا متوفی خاتون نے اُسی دایہ کو زچگی کے لیے بلایا تھا جسے اس نے اپنے دو چھوٹے بیٹوں کی پیدائش پر بلایا تھا۔ اسم ڈونا نے میری توجہ حاصل کرلی، اس لیے کہ میں حال ہی میں اس سے ایک انگریزی ناول میں ملا تھا۔ خواب کے لیے دوسرا موقع اس تاریخ میں پایا جاسکتا ہے جس میں اس نے خواب دیکھا۔ وہ میرے بڑے بیٹے کی پیدائش سے پہلے کی رات تھی، جس کو ہم نے ایک نعمت سمجھا تھا۔

4. ایسا ہی اطمینان مجھے اپنے والد کا اپنی وفات کے بعد میگیار کے درمیان سیاسی کردار ادا کرنے والے بے سروپا خواب دیکھنے کے بعد بیدار ہونے پر محسوس ہوا تھا۔ اس کو اس مستقل احساس سے متحرک کیا جاتا ہے جو خواب کا آخری جملہ ہے: میں یاد کرتا ہوں کہ وہ اپنے بستر مرگ پر گیری بالڈی کی طرح نظر آرہا تھا، اور میں خوش ہوں کہ وہ واقعی صحیح ثابت ہوا....' اب میں تجزیے سے مہیا کرسکتا ہوں جو خلا کو پُر کرے۔ وہ میرے دوسرے لڑکے کا حوالہ ہے، جس کی پیدائش پر میں نے اس کا نام ایک مشہور تاریخی شخصیت کے نام پر رکھا جس نے مجھے میرے لڑکپن اور خاص طور پر میرے برطانیہ میں رہنے کے دوران بہت زیادہ متاثر کیا۔ مجھے ایک سال انتظار کرنا پڑا جب میں اس نام کو استعمال کرنے کی اپنی خواہش کی تکمیل کرسکتا تھا اگر میرا آئندہ لڑکا ہوتا، اور جیسے ہی وہ پیدا ہوا میں نے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ اُسے اس نام سے موسوم کردیا۔ یہ دیکھنا بہت آسان ہے کہ کیسے باپ کی عظمت کے لیے دبی ہوئی خواہش، اس کے خیالات میں، بچوں کو منتقل کردی جاتی ہے۔ بندہ اس پر یقین کرنے کا جھکاؤ رکھتا ہے کہ راستوں میں سے ایک جس کے ذریعے اس خواہش (جو زندگی کے دوران لازمی بن جاتا ہے) کا دباؤ متاثر کرتا ہے۔ چھوٹا فرد خواب کے متن میں اپنے داخلے کے حقوق اس حقیقت کی وجہ سے رکھتا ہے کہ وہی حادثہ-- جو کپڑوں کو داغ دار کرتا

ہے (بلکل قابل معافی ہے چاہے بچے میں ہو یا مرنے والے شخص میں)-- اُس کے ساتھ وقوع پذیر ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ تقابل کریں؛ سٹھل رشٹر (صدرات کرنے والا جج) اور خواب کی خواہش بندے کو اولاد کے سامنے عظیم اور پاک کے حیثیت سے کھڑا کرنا چاہتی ہے۔

5. اگر میں اب فیصلوں کی مثالوں یا اظہار کی رائے کو دیکھوں جو خواب میں خود موجود ہوتی، اور جاری نہیں رہتی، یا منتقل ہو جاتی ہیں۔ اس سے ہمارے بیداری کے خیالات، میرا مفوضہ کام بہت ہی زیادہ آسان ہو جائے گا اگر میں ان خوابوں سے مثالیں لوں جو پہلے ہی کئی اور مقاصد کے لیے بیان کی جا چکی ہیں۔ گوئٹے کا ھر۔ایم پر۔ حملے والا خواب مختلف فیصلوں کے اطلاق کا عکاس ہے۔ 'میں ذرا عارضی تعلقات کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہوں، جیسے وہ مجھے ناممکنات میں سے نظر آتے ہیں۔' کیا یہ تنقیدی جذبے کی طرح غیر عقلی خیال کے خلاف سمت میں موڑا گیا گوئٹے کا میرے ایک واقف کار جوان آدمی پر ادبی حملہ تھا؟' یہ بظاہر مجھے معقول نظر آتا ہے کہ وہ اٹھارہ سال عمر کا تھا' وہ بلکل حساب کے کے نتیجے کی طرح نظر آتا ہے، گو کہ بے وقوفانہ؛ اور 'میں قطعی طور پر نہیں جانتا حالیہ سال کی تاریخ کیا ہے' خوابوں کی غیر یقینیت یا شک کی مثال ہے۔

لیکن میں تجزیے سے جانتا ہوں کہ یہ فیصلہ کہ اعمال، جو خواب میں پہلی مرتبہ کارکردگی دکھاتے نظر آتے ہیں، مختلف ساختوں کو تسلیم کرتے ہیں، جن کی روشنی میں وہ خواب کی تشریح کے لیے ناگزیر ہو جاتے ہیں، جب کہ اسی وقت تمام لغویات نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ اس جملے کے ساتھ 'میں عارضی تعلقات کو ذرا بڑھانے کی کوشش کرتا ہوں؛' میں خود کو اپنے دوست کی جگہ رکھتا ہوں، جو واقعی زندگی کے عارضی تعلقات کو بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ جملہ پھر اپنے فیصلے کی اہمیت کو گنواتا ہے جو سابقہ جملوں کی بے شعوری پر اعتراضات کرتی ہے۔ قطع کلامی، 'جو مجھے ناممکنات میں سے نظر آتی ہے۔' ان ایک جیسے الفاظ کے ساتھ میں نے خاتون کو جواب دیا جس نے مجھے اپنے بھائی کی بیماری کے بارے میں بتایا تھا: 'یہ مجھے ناممکنات میں سے نظر آتا ہے' کہ 'فطرت، فطرت' کی چیخ کسی لحاظ سے گوئٹے سے بھی منسلک تھی وہ مجھے جنسی اہمیت کے لحاظ سے اور زیادہ معقول نظر آئی تھی جس سے تم واقف ہو۔ اس معاملے میں، یہ سچ ہے، ایک فیصلہ سنایا گیا، لیکن حقیقت میں یہ خواب میں نہیں سنایا گیا۔ ایک اور موقع پر جو خواب خیالات کے ذریعے یاد رکھا جاتا، اور استعمال کیا جاتا ہے۔ خواب موضوع فیصلے سے خواب خیالات کے کسی بھی دوسرے جز و کی طرح مناسبت رکھتا ہے۔

عدد 18 جس کے ساتھ خواب میں فیصلہ بلا معنویت کے منسلک کیا گیا ہے ابھی تک متن کے نشان باقی رکھتا ہے، جس سے حقیقی فیصلہ لیا گیا تھا۔ آخر میں، 'میں واقعی نہیں جانتا آج حالیہ سال کی کیا تاریخ ہے' یہ میری بے چارگی کی شناخت کے علاوہ کسی اور دوسرے مقصد کے لیے نہیں پائی گئی جب اس خاص قائم حقیقت کا جائزہ لیا گیا۔

خوابوں کے ان ظاہری فیصلوں کے عملوں کے حل میں، تشریح کے مذکورہ بالا اصول کو ذہن میں اچھی طرح رکھنا ہوگا، جو بتاتا ہے کہ ہم اُس ربط کو ضرور نظر انداز کریں جو خواب میں اُس کے اجزائے ترکیبی کے درمیان بحیثیت ایک غیر ضروری مظہر کی صورت میں قائم رہتا ہے، اور کہ ہر خواب عنصر کو جدا جدا لیا جائے اور ماضی میں اس کے ذریعے کو جانچا جائے۔ خواب ایک مرکب ہے، جسے تحقیق کے مقصد کے لیے اس کے عناصر میں ضرور منقسم کرنا ہوتا ہے۔ دوسری جانب، ہم اس حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں کہ وہاں ایک نفسیاتی قوت ہے جو خود خوابوں میں اپنا اظہار کرتی، اور اس ظاہری ربط کو قائم کرتی ہے؛ جو خوابِ کار سے حاصل کردہ لوازمے کے ذریعے ثانوی مفصّل بیان سے گزرتا ہے۔

یہاں، ہم اس نفسیاتی قوت کے اظہارات رکھتے ہیں جسے ہم حال ہی میں عناصر کے چوتھے کی حیثیت سے زیرِ غور لاتے ہیں جو خواب کی تشکیل میں تعاون کرتے ہیں۔

6. اب ہم خوابوں میں فیصلے کے عملوں کی دوسری مثالیں دیکھتے ہیں جن کو پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے۔شہری مجلس سے رابطے کے بارے میں بے سرو پا خواب میں مَیں سوال پوچھتا ہوں' تم جلد شادی کرو گی؟' میں گنتا ہوں کہ میں 1856 میں پیدا ہوا تھا، جو مجھے براہ راست بعد میں نظر آتا ہے۔یہ یقیناً ایک حوالے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ میرے والد نے حملے کے فوراً بعد 1851 میں شادی کی تھی، اس لیے یہ صحیح ہے۔ہم جانتے ہیں کہ اس حوالے کو حقیقت میں تکمیل تمنا سے غلط قرار دیا جا چکا ہے، اور کہ جملہ جو خواب خیالات پر چھایا ہوا ہے وہ درج ہے: چار یا پانچ سال--دوسری کوئی مدت نہیں -- اس کو گننے کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن اس دلیل دینے والی زنجیر کا ہر حصہ بصورتِ دیگر خواب خیالات سے، اپنے موضوع اور شکل دونوں میں متعین کیا جا سکتا ہے۔یہ وہ مریض تھا جس کے صبر کے بارے میں میرے ہم پیشہ نے شکایت کی تھی جو علاج کے بعد جلدی شادی کرنا چاہتا تھا۔وہ طریقہ جس میں مَیں اپنے والد سے اس خواب میں بات کرتا ہوں مجھے ایک امتحان یا جرح کی یاد دلاتا ہے، اور اس طرح ایک یونیورسٹی پروفیسر کی جو مکمل نجی معلومات کی تدوین کرنے کا عادی تھا جب وہ اپنے طلبا کے نام درج کیا کرتا تھا: تم کب پیدا ہوئے؟--1856۔--پیٹر؟--پھر درخواست دہندہ اپنے باپ کے نام کی لاطینی شکل بتاتے۔ہم طلبا یہ فرض کرتے تھے کہ ہو فرٹ باپ کے نام کا حوالہ دیتا ہے جو امیدوار کے پیدائشی نام کا ہمیشہ جواز نہیں رکھتا تھا۔پھر، خواب میں حوالہ جات کا خاکہ کھینچنا صرف حوالہ جات کا خاکہ کھینچنے کی تکرار ہے، جو خواب میں خواب خیالات کا رڈی سامان ہے۔اس سے ہم کچھ نیا جانتے ہیں۔اگر ایک حوالہ خواب موضوع میں وقوع پذیر ہوتا ہے، وہ یقیناً خواب خیالات سے آتا ہے، لیکن وہ ان میں ٹکڑوں کی صورت میں یاد کیے ہوئے لوازمے کی حیثیت سے آتا، یا وہ خواب خیالات کو منطقی ربط دینے کی خدمت سرانجام دیتا ہے۔چاہے کوئی بھی معاملہ ہو، اسے خواب میں پیش کردہ حوالہ خواب خیالات سے لیا جاتا ہے۔

یہ اچھا ہوگا کہ اس خواب کا تجزیہ اس نقطے پر جاری رکھا جائے۔پروفیسر کی تحقیقات یونیورسٹی کے طلبا کے ایک اشاریہ سے (جو میرے زمانے میں لاطینی میں شائع ہوئیں)، اور مزید یہ کہ میرے اپنے مطالعہ کے نصاب سے وابستہ ہیں۔عام طور پر پانچ سال طبی تعلیم کے لیے ضروری ہوتے ہیں جو میرے لیے بہت کم عرصہ تھا۔میں نے غیر ارادی طور پر کچھ مزید عرصہ لگایا۔میرے واقف کار مجھے لوفر گردانتے تھے، اور شک کرتے تھے آیا میں پاس بھی ہوں گا۔پھر، اچانک، میں نے امتحان دینے کا فیصلہ کیا اور التوا کے باوجود پاس ہو گیا۔خواب خیالات کی ایک تازہ تصدیق کے ساتھ میں یقیناً اپنے نقادوں سے ملنا پسند کروں گا: حالاں کہ آپ اس پر یقین نہیں کرو گے، کیوں کہ، میں اپنا وقت لے رہا ہوں، تاکہ میں نتیجے پر پہنچوں۔یہ اکثر اسی طرح وقوع پذیر ہوتا ہے۔'

اس خواب کا تعارفی حصہ کئی جملوں پر مشتمل ہے؛ جس کا ہم بمشکل ہی انکار کر سکتے ہیں، جو دلیل کی طرح ہے۔اور یہ دلیل مکمل طور پر بے سرو پا نہیں۔یہ وہ ہے جو میری بیداری کی حالت میں میرے ساتھ اچھی طرح وقوع پذیر ہوئی تھی۔میں خواب میں ٹاؤن کونسل کے رابطے کا مذاق اڑاتا ہوں، اوّل مقام پر میں 1851 میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا، اور دوسری جگہ میرا والد، جس کا وہ شاید حوالہ دیتا ہے پہلے ہی وفات پا چکا تھا۔ان میں سے ہر بیان اپنے طور پر مکمل درست ہے، لیکن یہ وہ دلائل ہیں جن کو میں استعمال کروں گا اگر میں ایسا مراسلہ وصول کرتا۔ہم مذکورہ بالا تجزیے سے جانتے ہیں کہ یہ خواب بہت ہی عمیق تلخ اور حقارت آمیز خواب خیالات کی زمین سے پھوٹا۔اور اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ احتساب کا مقصد بہت ہی طاقت ور ہے، ہم سمجھیں گے کہ خواب خیالات ہر موقع پر غیر مدلل مطالبے کی، خواب خیالات میں مشتمل طریقے کے مطابق معصومانہ تردید کرتے ہیں۔لیکن تجزیہ بتاتا ہے کہ اس معاملے میں خواب کار آزاد نقل کرنے کے لیے مطلوب نہیں ہوتا، بل کہ خواب خیالات سے لیا جانے والا سامان اس مقصد کے لیے

استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وہاں ایک الجبرائی مساوات کی وقوع پذیری کے علاوہ اعداد، جمع اور گھٹا کے نشانات، اور قوت کی علامتیں اور جذر ہیں، اور جیسے کوئی مندوہ، ان مساوات کو بغیر سمجھے علامتوں اور اعداد دونوں کی نقل کرتا، اور انھیں ایک دوسرے میں ملا دیتا ہے۔ وہ دلائل درج سامان میں سے جانچے جا سکتے ہیں: یہ سوچنا میرے لیے تکلیف دہ ہے کہ مفروضات میں سے بہت سے ایسے ہیں جن سے میں اپنی نفسیاتی امراض اعصاب کے حل کی بنیاد نفسیاتی منطق پر رکھتا ہوں جو اول شک ابھاریں گی اور مضحکہ خیز بنیں گی جب وہ جانی جائیں گی۔ مثلاً، میں دعوا کرنا چاہتا ہوں کہ زندگی کے دوسرے سال کے نقوش، اور اول کے بھی، بعد کی جذباتی زندگی میں عصباتی راستے پر لازوال نشانات چھوڑتے ہیں، اور یہ نقوش۔۔۔ گو کہ یادداشت سے بہت زیادہ تحریف اور حد سے زیادہ غلو کیے جاتے ہیں۔۔ ہسٹیریائی علامت کی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مضبوط بنیاد پر پیش کر سکتے ہیں۔ مریض جن کو میں یہ وضاحت ایک مناسب لمحے میں کرتا ہوں وہ میری تشریح کی نقل یہ کہہ کر بناتے ہیں کہ وہ ان باقیات کو اس مدت میں تلاش کریں گے جب وہ پیدا نہیں ہوئے تھے۔ میرا والد کے جنسی جذبے کا مریضاؤں میں ابتدائی ترین ادا کردہ غیر مشکوک کردار کے لیے دانش کے ہاں ایسی ہی سلوک پا سکتا ہے۔ اس کے باوجود، یہ میرا دریافت کردہ پکا یقین ہے کہ دونوں نظریات صحیح ہیں۔ ان کی تصدیق کے لیے میں متعدد مثالیں یاد رکھتا ہوں جس میں باپ کی موت ظہور پذیر ہوئی جب بچہ بہت چھوٹا تھا، اور بعد کے واقعات، جو بصورت دیگر ناقابل تصریح ہیں، ثابت کیا کہ بچہ لاشعوری طور پر اس شخص کی یادداشتیں محفوظ رکھتا ہے جو بہت ہی ابتدائی عمر میں اس کی زندگی سے جا چکا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ میرے دونوں دعوے حوالہ جات پاتی ہیں جس سے قانونی جواز پر حملہ کیا جائے گا۔ یہ تکمیل تمنا کا کام ہے کہ وہ ان حوالہ جات کا ٹھیک ٹھیک لوازمہ بہم پہنچائے تاکہ جس سے میں خوف زدہ ہوں اس کا بہتر طریقے سے مقابلہ کیا جا سکے۔ ان کو خواب کار کے ذریعے ضرور ناقابل مبارزت نتائج قائم کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

7. ایک خواب میں، جس کے مضمون پر میں نے ابھی حیرت کا اشارہ دیا، واضح طور پر بالکل ہٹ کر اظہار کرتا ہے۔

بوڑھے بروک نے مجھے کچھ مفوضہ یا دوسرا کام کرنے کو دیا؛ کافی عجیب بات یہ تھی کہ وہ میرے اپنے جسم کے نچلے حصے: پیڑو کا حلقہ (pelvis) اور ٹانگوں کو تیار کرنے سے متعلق تھا، جن کو میں ایسے دیکھ سکتا تھا جیسے وہ چیر پھاڑ کے کمرے میں میرے سامنے ہیں، لیکن میں اپنے جسم کے حصوں کی غیر موجودگی کا احساس کیے بغیر، اور کسی بھی قسم کی دہشت کے بغیر انھیں دیکھ رہا تھا۔ لوئیس این میرے پہلو میں کھڑا میرے کام میں مدد کر رہا تھا۔ پیڑو کے حلقے کی احشا برآری (دوبارہ تیاری) کی جا چکی تھی، اب بالا، اب نچلا رخ واضح تھا، اور دونوں حصے باہم مل گئے۔ بوٹے کی سرخ بیخ دانے نظر آنے لگے (جس نے حتیٰ کہ خواب میں بھی مجھے خون بہنے کا احساس دیا)۔ کچھ اور شے ان پر پڑی ہوئی تھی جسے احتیاط سے اٹھانا تھا، وہ مروڑے ہوئے ٹن کا ورق نظر آتا تھا۔

پھر ایک مرتبہ اور میں اپنی ٹانگوں کا مالک بن جاتا، اور سارے شہر کا سفر کرتا ہوں، لیکن میں نے ایک ٹیکسی کو لیا (چونکہ میں تھک چکا تھا)۔ میرے تعجب کے لیے، ٹیکسی ایک گھر کے صدر دروازے میں داخل ہوئی، جو کھلا تھا اور اسے وہاں سے گزرنے کی اجازت دی گئی، جو آخر میں مڑتا ہوا تھا، اور اس کے نتیجے میں کھلے میدان تک رہنمائی کی گئی۔ آخرش، میں تبدیل ہونے والے نظاروں کے درمیان میں ایک پہاڑی رہنما کی معیت میں گھومتا رہا، جس نے میرا سامان اٹھا رکھا تھا۔ وہ میری تھکی ہوئی ٹانگوں کے باوجود مجھے کچھ دور لے کر چلا۔ میدان دلدلی تھا، ہم کنارے کے ساتھ چلے، لوگ سرخ ہندیوں یا خانہ بدوشوں کی طرح میدان میں بیٹھے ہوئے تھے، اور ان کے درمیان ایک لڑکی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے اپنا راستا ابھی میدان سے ... بنایا۔ ... حیرت میں تیار ہونے کے بعد اچھا ہو

کر میں اتنا سفر کرنے کے قابل ہو گیا تھا۔ آخر کار ہم لکڑی کے ایک چھوٹے گھر میں آئے جس کے اختتام پر ایک گلی کھڑی تھی۔ یہاں رہنما نے مجھے بٹھا دیا، اور لکڑی کے دو تختے رکھے، جو کھڑکی کی دہلیز پر اس کھائی کو پاٹنے کے لیے تیار رکھے ہوئے تھے جس پر سے کھڑکی سے آگے گزرنا تھا۔ اب میں واقعی اپنی ٹانگوں کے بارے میں چوکنا ہو گیا تھا۔ میں نے وہاں دو بڑی عمر کے آدمیوں کو لکڑی کی بینچوں پر لیٹے دیکھا جو جھونپڑی کی دیواروں پر لگی ہوئی تھیں، اور دو بچے ان کے پاس سو رہے تھے۔ وہاں سے گزرنے کو لکڑی کے تختوں نے نہیں بل کہ بچوں نے ممکن بنایا۔ میں دہشت زدہ خیالات سے جاگ گیا۔

کوئی بھی شخص جو خواب تخلیق کی وسیع فطرت سے متاثر ہوا ہے تیزی سے تصور کر سکتا ہے کتنے صفحات کی تعداد میں اس خواب کا تجزیہ بھرا جائے گا۔ خوش قسمتی سے سیاق و سباق کے لیے میں خواب صرف خوابوں میں حیرت کی ایک مثال کی حیثیت سے لوں گا، جو اس کے ظہور کو جملہ معترضہ کے طور پر تبصرہ 'کافی عجیب' بناتی ہے۔ آئیے اب خواب کے وقوع پر غور کرتے ہیں۔ یہ اس خاتون لوئیس این کی ملاقات ہے، جو میری خواب میں میرے کام میں مدد کرتی ہے۔ وہ کہتی ہے: 'مجھے کچھ پڑھنے کو دو۔' میں اسے رائیڈر ہیگرڈ کی کتاب 'شی' کی پیشکش کرتا ہوں۔ 'ایک عجیب کتاب، لیکن پنہاں مفاہیم سے لبریز ہے۔' میں اپنے 'جذبات کی لافانیت کی' وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہوں -- یہاں وہ میری گفت گو میں مداخلت کرتی ہے: 'میں پہلے ہی اس کتاب کو جانتی ہوں۔ کیا تم کوئی اپنی ذاتی کتاب نہیں رکھتے؟' 'نہیں، میرے اپنے لافانی کام ابھی تک تحریر کے محتاج ہیں۔' 'اچھا، تم کب اپنے نام نہاد 'جدید انکشافات'' شائع کرنے جا رہے ہو، جس کا تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا، تاکہ ہم انھیں پڑھنے کے قابل ہو سکیں؟' وہ طنز بھرے انداز میں پوچھتی ہے۔ میں اب ادراک کرتا ہوں وہ کسی دوسرے کا منہ بنی ہوئی ہے، اور میں خاموش رہتا ہوں۔ میں کوشش کی قیمت ادا کرنے کے بارے میں سوچتا ہوں جس نے مجھے اور میرے کام کو یہاں تک کے خواب میں عوامی بنا دیا، جس میں مجھے اپنی پیاری فطرت کو سرنگوں کرنا پڑا۔ ('بہترین جو آپ جانتے ہو، تم لڑکوں کو نہیں بتا سکتے۔') میرے اپنے جسم کی تیاری جس کے کرنے کا مجھے خواب میں حکم صادر کیا گیا اس طرح خود میرے خوابوں میں رابطے کا ذاتی تجزیہ ملوث پایا جاتا ہے۔ بڑا برک میرے سائنسی کام کے پہلے سال میں بہت خاص طریقے سے اہم جگہ حاصل کر لیتا ہے، کچھ ایسا ہوتا ہے کہ میں مخصوص دریافتیں شائع کرنا نظر انداز کر دیتا ہوں یہاں تک کہ اس کا انھیں شائع کرنے کا اصرار بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن خیالات کا مزید سلسلہ، میری لوئیس این سے گفت گو سے آگے بڑھ کر، گہرائی میں جا کر شعوری بنتا ہے۔ وہ اس سامان کے پاس سے قدموں کے نشان پر چلتی ہے جو حادثاتی طور پر رائیڈر ہیگرڈ کے ناول شی کے حوالے سے دکھائے گئے تھے۔ تبصرہ 'کافی عجیب' اس کتاب، اور اسی مصنف کی ایک دوسری کتاب 'دنیا کا قلب' پر اطلاق کرتا ہے۔ خواب کے متعدد عناصر ان دو شاندار رومانی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ سرخ ہندیوں، لڑکی، اور لکڑی کا گھر 'دنیا کا قلب' سے لیے گئے۔ دونوں ناولوں میں عورت قیادت کرتی ہے، اور دونوں ہی جان جوکھوں میں ڈال کر ماری پھرتی ہیں۔ شی واپسی مہم جوئی کے لیے ایک غیر دریافت شدہ ملک میں جانا پڑتا ہے جہاں اس سے پہلے انسان نے قدم نہیں رکھا تھا۔ اس یادداشت کے مطابق جو میرے خواب کے ریکارڈ میں ہے، میری ٹانگوں میں تھکن ان دنوں کی حقیقت سے تھی۔ ممکنہ طور پر ایک تھکا ماندہ رویہ جو تھکاوٹ اور شک والے سوال سے مطابقت رکھتا ہے: 'کتنا دور اور میری ٹانگیں مجھے لے جا سکیں گی؟' شی میں مہم جوئی کا اختتام یہ ہے کہ ہیروئین: اپنے اور دوسروں کے لیے ابدیت حاصل کرنے کے بجائے پُراسرار مرکزی آگ میں موت سے ہمکنار ہوتی ہے۔ بیان کردہ تشویش کی کچھ غلطی خواب خیالات میں پیدا ہوتی ہے۔ لکڑی کا گھر 'یقیناً' تھی -- جو قبر بھی ہے۔ لیکن وہ خیالات میں سب سے زیادہ نہ چاہی گئی خواہش کی تکمیل تنا سے مراد ہے۔ جسے خواب کار بسورا اپنے شہکار سے حاصل کرتا ہے۔ میں ایک مرتبہ قبر میں تھا، لیکن وہ

آرونیٹو کے نزدیک ایک خالی اٹروسکن قبر تھی -- ایک تنگ جگہ دو پتھر کی بینچیں دیوار پر، جس پر دو بالغوں کے ڈھانچے پڑے ہوئے تھے۔ خواب میں لکڑی کے گھر کا اندروں بلکل قبر کی طرح نظر آرہا تھا، سوائے اس کے کہ پتھر کو لکڑی سے بدل دیا گیا تھا۔ خواب یہ کہتا نظر آتا ہے؛ 'اگر تم پہلے ہی تھوڑے عرصے کے لیے قبر میں ہوتے ہو، اسے اٹروسکن قبر کی طرح رہنے دو'، اور اس بد نیتی کے الحاق کے ذریعے وہ سب سے زیادہ غمگین توقعات کو واحد میں تبدیل کرتا ہے جسے واقعی چاہا گیا تھا۔ بدقسمتی سے، جیسا ہم جانیں گے، خواب اپنے مخالف میں تبدیل ہونے کا اہل ہوتا ہے جب ساتھ والا خیال ایک اثر رکھتا ہو، لیکن ہمیشہ خود اثر نہیں کرتا۔ پھر، میں 'دہشت کے خیالات' سے بیدار ہوا، گرچہ اس خیال کے بعد کہ شاید میرے بچے اسے حاصل کرلیں جس سے ان کے باپ کو محروم رکھ کر اس کی نمائندگی کا راستا پیش کرنے کے لیے دباؤ ڈالا گیا: عجیب رومان کی ایک تازہ تلمیح جس میں کردار کی شناخت نسلوں کا دو ہزار سالوں کا احاطہ کر کے محفوظ کی گئی۔

8. ایک دوسرے خواب کے سیاق وسباق کے حوالے میں بھی تحیر کے اظہار کا عنصر پایا جاتا ہے جس کا خواب میں تجربہ کیا گیا۔ یہ، تاہم، بہت ہی بعید اور تقریباً ذہنی کاوش کے متاثر کن اظہار کے ساتھ منسلک ہے۔ میں صرف اس کی وجہ سے پورے خواب کے مضمون کا ایک عمدہ تجزیہ کرتا ہوں، اگر یہ دو دوسری دل چسپ خصوصیات نہ بھی رکھتا ہوتا۔ اٹھارہ جولائی کی رات کو میں جنوبی ریلوے میں سفر کررہا تھا، اور میں نے اپنی نیند میں سنا 'ھوتھم، دس منٹ'۔ میں نے فوراً ھولوتھوریا -- قدرتی تاریخی میوزیم -- کا سوچا، وہ جگہ ہے جہاں دلیروں نے اپنے نوابوں کی بے کار مزاحمت کی تھی۔ -- ہاں، آسٹریا میں جوابی اصلاحات! -- جیسے کہ یہ جگہ سٹائریا یا ٹائرل میں ہے۔ اب میں ایک چھوٹا میوزیم دھندلا دیکھتا ہوں، جس میں تبرکات ہیں اور وہاں عظیم لوگوں کی اشیاء کو محفوظ کیا جاتا ہے۔ میں ٹرین چھوڑنا چاہتا ہوں، لیکن ہچکچاہٹ سے ایسا نہیں کرسکتا۔ وہاں خواتین پھلوں کے ساتھ پلیٹ فارم پر ہیں؛ وہ زمین پر گھٹنے اٹھا کر بیٹھی ہوئی ہیں، اور اس حالت میں اپنی ٹوکریاں پکڑی ہوئی ہیں۔ -- میں شک سے ہچکچاتا ہوں، آیا ہمارے پاس وقت ہے، لیکن یہاں ہم ابھی تک ساکت ہیں۔ -- میں اچانک ایک دوسرے ڈبے میں ہوتا ہوں، جس میں چمڑا اور نشستیں اس قدر تنگ ہیں کہ بندے کی ریڑھ کی ہڈی براہ راست پشت سے ٹکراتی ہے۔ میں اس پر متعجب ہوتا ہوں، لیکن میں نے شاید نیند میں گاڑی بدل لی تھی۔ کئی لوگ۔ جن کے درمیان ایک انگریز بہن بھائی، اور دیوار کے شیلف میں کتابوں کی قطار ہے۔ -- میں 'دولت اقوام' اور 'مادہ اور حرکت' (مصنف میکس ویل) کی ضخیم کتابیں بھورے کپڑے کی جلد میں بنی ہوئی دیکھتا ہوں۔ مرد اپنی بہن سے شلر کی کتاب کے بارے میں پوچھتا ہے، آیا وہ اسے بھول گئی ہے۔ یہ کتابیں اب مجھ سے، اب ان سے تعلق رکھتی نظر آتی ہیں۔ اس مقام پر میں ان کے ساتھ گفت گو میں شریک ہونا چاہتا ہوں تا کہ جو کہا جارہا ہے اس کی تصدیق یا حمایت کرسکوں..... میں پسینے میں شرابور ہو کر جاگا کیوں کہ تمام کھڑکیاں بند ہیں۔ ٹرین ماربرگ میں رکتی ہے۔

جب کہ میں خواب قلم بند کرتا ہوں، اس کا ایک حصّہ ظہور پذیر ہوتا ہے جس کو میری یادداشت چھوڑنا چاہتی ہے۔ میں بہن اور بھائی کو (انگریزی میں) مخصوص کتاب کا حوالہ دے کر بتاتا ہوں: وہ......سے ہے' لیکن میں خود کو درست کرتا ہوں؛ 'وہ......کی تحریر کردہ ہے۔' آدمی اپنی بہن سے تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے: 'اس نے درست کہا۔'

خواب اسٹیشن کے نام سے شروع ہوتا ہے، جس نے تقریباً مجھے جگا دیا۔ میں نے ماربرگ کو ھوتھم سے بدلا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے ماربرگ پہلی مرتبہ سنا، یا شاید دوسری مرتبہ وہ پکارا گیا، جس کو خواب میں شلر کے نام کے حوالے نے ثابت کیا، وہ ماربرگ میں پیدا ہوا تھا، گرچہ وہ سٹائرین ماربرگ نہیں تھا، حال آں کہ میں اب اس موقع پر درجہ اوّل میں سفر کررہا تھا، میں ایسا بہت ہی ناموافق حالات کے تحت کرتا تھا۔ ٹرین لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی

تھی؛ اور میرے ڈبے میں ایک خاتون اور مرد آئے جو نہایت نفیس اور شائستہ نظر آئے، لیکن وہ اچھی نسل کے نہ تھے، یا میری مداخلت پر اپنی ناپسندیدگی کو چھپانا قابل اہمیت نہ گردانا۔ میری مہذبانہ خوش آمدید کا جواب نہ دیا، گو کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے تھے (ان کی پشت انجن کی طرف تھیں)، خاتون نے میری آنکھوں کے سامنے اپنی مخالف، کھڑکی کے قریب نشست پر، اپنی چھتری کے ساتھ قبضہ جما لیا۔ دروازہ جلد ہی بند ہو گیا، اور کھڑکی کھولنے کے بارے میں رائے کا تبادلہ ہوا۔ ممکنہ طور پر میں تازہ ہوا کے متلاشی کی حیثیت سے جلد ہی پہچان لیا گیا۔ وہ ایک گرم رات تھی، اور ڈبے کا ماحول، دونوں اطراف سے بند، تقریباً حبس زدہ تھا۔ میرے مسافر کی حیثیت سے تجربے نے مجھے یہ یقین کرنے پر آمادہ کیا کہ ایسے خودغرض اور اپنی مرضی کے تابع رویہ لوگوں کو نشان زدہ کرنا چاہیے جنھوں نے اپنی ٹکٹوں کے لیے جزوی یا بلکل ہی ادائی نہیں کی ہوئی ہوتی ہے۔ جب کنڈکٹر آیا میں نے اپنا مہنگا خریدا ہوا ٹکٹ پیش کر دیا، لیکن خاتون نے تقریباً کبر و نخوت اور دھمکاتے ہوئے چلّائی: 'میرے شوہر کے پاس اجازت نامہ ہے۔' وہ ایک رعب دار شخصیت ہونے کے ساتھ غیر اطمینان بخش اظہار کی حامل تھی۔ عمر میں وہ نسوانی حُسن کے خزاں کا شکار نہیں ہوئی تھی؛ مرد کے پاس بولنے کا کوئی موقع نہ تھا، وہ وہاں ساکت بیٹھا تھا۔ میں نے سونے کی کوشش کی۔ میرے خواب میں مَیں نے ان ناپسندیدہ ہم سفروں سے انتقام لیا۔ کوئی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا جو بے عزتی اور شرمساری خواب کے نصف اوّل میں منتشر ٹکڑوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اس ضرورت کے اطمینان کے بعد، دوسری خواہش، میرا ڈبہ بدلنا، خود کی موجودگی کا احساس دلاتا ہے۔ خواب اپنا منظر اکثر تبدیل کرتا ہے، اور یہ تبدیلیاں بلا کسی معمولی اعتراض کے ہوئیں، اور وہ کسی بھی لحاظ سے پہلی نگاہ میں اہمیت کے قابل نظر نہیں آتیں۔ میری یادداشتوں نے میرے ہم سفروں کو اور زیادہ پسندیدہ شخصیات سے تبدیل کر دیا۔ لیکن یہاں ایک معاملہ تھا جو کچھ شے یا دوسرے منظر نامے کو تبدیل کرتا، اور اس کی وضاحت کرنا ضروری پاتا ہے۔ میں کیسے اچانک دوسرے ڈبے میں داخل ہو گیا؟ میں صحیح طور پر گاڑی کی تبدیلی کا یاد نہیں کر سکتا تھا۔ اس لیے صرف ایک وضاحت ہے: میں نے سوتے ہوئے ضرور گاڑی بدلی ہو گی -- ایک غیر معمولی وقوع پذیری، جس کی مثال، تاہم، ماہر امراض اعصاب جانتے ہیں۔ ہم ایسے اشخاص کو جانتے ہیں جو ریلوے کا سفر جھٹ پٹیا حالت میں، اپنی غیر طبعی کیفیت کو کسی بھی قسم کی علامت سے دھوکہ دیے بغیر کرتے ہیں، یہاں تک کہ اپنے سفر کے ایک مقام پر وہ خود اپنی ذات میں آجاتے ہیں، اور اپنی یادداشت میں خلا پر متعجب ہوتے ہیں۔ اس طرح، جب کہ میں ابھی سو رہا ہوں، میں اپنے اِصابہ (case) کا اعلان کرتا ہوں جو خود کار حرکت غیر ارادی کا اصابہ ہے۔

تجزیہ ایک دوسرے حل کی اجازت دیتا ہے۔ تشریح کی کوشش مجھے ششدر کرتی ہے اگر میں اسے خواب کار سے منسوب کرتا ہوں۔ یہ اصل نہیں ہے، لیکن اسے میرے عصباتی مریضوں میں سے ایک کی نقل کہا جا سکتا ہے۔ میں پہلے ہی ایک گذشتہ باب میں ایک نہایت ہی مہذب اور رحم دل انسان کا ذکر کر چکا ہوں جس نے اپنے والدین کی موت کے تھوڑے عرصے کے بعد خود کو اُن کے ارادۂ قتل کا رجحان رکھنے کی بنا پر مطعون کرنا شروع کیا۔ وہ ان پیشگی احتیاطی اقدامات نہ اٹھانے کی وجہ سے مغموم تھا جنھیں اسے خود کو اس رجحان سے محفوظ رکھنے کے لیے اٹھانے چاہیے تھے۔ اس کا اصابہ پوری بصیرت کے ساتھ شدید وہمی خیال تھا۔ اس سے ہی شروع کرتے ہیں۔ اس کے لیے گلیوں میں چلنا تکلیف دہ ہو گیا، جیسے وہ تمام ملنے والے اشخاص کو اس کی جواب طلبی کا حق رکھنے کا وہم رکھتا تھا۔ اگر وہ ان میں سے کسی ایک کو اچانک اپنی طرف گھورتی نگاہوں سے پیچھا کرتے ہوئے دیکھتا، وہ تکلیف کے احساس اور یہ خیال کرتا شاید وہ دوسرا راستا اختیار کر کے ممکنہ طور پر اس آدمی سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائے۔ اس وہمی خیال کے پیچھے دوسری چیزوں کے علاوہ، 'تمام آدمی بھائی ہیں کا قابیلی تخیل بھی تھا۔ اس مفوضہ کام کی تکمیل کے ناممکنات کی وجہ سے، اس نے

چلنا چھوڑ دیا، اور خود کو گھر کی چار دیواری میں مقید کر لیا۔ لیکن دنیا میں قتل ہونے والوں کی اطلاع مسلسل اس کو کمرے میں اخبارات کے ذریعے مل رہی تھیں، اور اس کا ضمیر اس کو اذیت میں اس شک کے ساتھ مبتلا کرتا کہ شاید وہی وہ قاتل تھا جس کو پولیس تلاش کر رہی تھی۔ اس کو یقین تھا کہ اس کا ہفتوں گھر کو نہ چھوڑنا ہی ان الزامات کے خلاف اس کی حفاظت کا سبب تھا، یہاں تک کہ ایک دن اس پر یہ امکان روشن ہوا کہ اس نے گھر کو لاشعوری حالت میں چھوڑا، اور اسی حالت کے دوران اس نے مقتول کو انجانے میں قتل کیا تھا۔ اس وقت سے آگے اس نے سامنے کا دروازہ بند کر دیا، اور اپنے پرانے گھر کی دیکھ بھال کرنے والی کو چابی اس ہدایت کے ساتھ دی کہ وہ یہ چابی اسے بھی طلب کرنے پر نہ دے۔

یہ، پھر، تشریح کی کوشش کی اصل تھی کہ میں نے گاڑی اس حالت میں بدلی جب میں لاشعوری حالت میں تھا۔ اس کو خواب میں خواب خیالات کے ذخیرے سے تیار حالت میں لایا گیا، اور بظاہر جان بوجھ کر مجھے میرے مریض کی شخصیت کے ساتھ شناخت کیا گیا۔ میری اس مریض کی یادداشت قدرتی وابستگی سے بیدار ہوئی تھی۔ میرا آخری رات کا سفر چند ہفتوں پہلے اس کی معیت میں گزرا تھا۔ وہ ٹھیک ہو گیا، اور ہم دونوں ساتھ اس کے رشتے داروں سے ملنے دیہات جا رہے تھے، جنھوں نے ہمارے لیے ڈبہ مختص کرایا تھا۔ میں نے ساری رات کھڑکیاں کھلی رکھیں، اور جب تک میں بیدار رہا ہماری گفتگو بڑی دل چسپ تھی۔ میں جانتا تھا کہ اس کا اپنے باپ کے خلاف بچپن کا دشمنانہ جذبہ بیماری کی جڑ تھا۔ میں اپنی شناخت اس کے ساتھ کر کے خود سے ایک مشابہت والا اعتراف کرنا چاہتا تھا۔ خواب کا دوسرا منظر نامہ واقعی خود سے چنچل تخیل میں اس اثر کے ساتھ حل کرتا ہے کہ میرے دو بڑے ہم سفر ساتھیوں نے میرے ساتھ غیر مہذبانہ رویہ اپنایا ہوں کہ میری منظر نامے میں آمد نے انھیں ایک دوسرے کا بوسہ لینے اور اور رات کو لپٹنے سے روک دیا تھا، جیسا وہ چاہتے تھے۔ یہ تخیل، تاہم، ماضی میں بچپن کے ایک حادثے کی طرف جاتا ہے جب، ممکنہ طور پر جنسی تجسس نے دبا ڈالا۔ میں اپنے والدین کی خواب گاہ میں داخل ہوا، اور والد کی گرج دار آواز سن کر وہاں سے نکل کر بھاگا۔

میں سوچتا ہوں ایسی مثالوں کو ضرب دینا زائد از ضرورت ہوگا۔ وہ سب یہ تصدیق کریں گی جو ہم بیان کردہ سے پہلے ہی سیکھ چکے ہیں، یعنی، کہ خواب میں فیصلے کا عمل خواب خیالات کے فیصلے کے اصل عمل کی صرف تکرار ہوتا ہے۔ بہت سے معاملات میں یہ ناموزوں تکرار ہوتی ہے جسے نامناسب متن میں ڈالا جاتا ہے۔ تاہم، جیسے ہماری آخری مثال میں اس کا پورے فنکارانہ طور پر اطلاق کیا گیا کہ یہ بندے کو خواب میں آزاد خود مختار ذہنی سرگرمی کا تاثر دیتا ہے۔ اس نکتے پر ہم اپنی توجہ ان نفسیاتی سرگرمی پر مبذول کر سکتے ہیں جو، اگرچہ خوابوں کی تشکیل میں مستقل طور پر تعاون کرتی نظر نہیں آتی، بل کہ مختلف النوع والے خواب عناصر کو معصوم اور اہم کل میں ایک کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہم اس کو ضروری گردانتے ہیں، تاہم، سب سے پہلے اظہار کے اثر کو زیر غور لاتے ہیں جو خوابوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے، اور ان کا تقابل ان اثرات سے کرتے ہیں جو تجزیہ خواب خیالات میں دریافت کرتا ہے۔

8 - خوابوں میں اثرات

سٹریکر کے ایک تیکھے تبصرے نے ہماری توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی کہ خوابوں میں اظہار کے اثرات سے ان حقارت آمیز انداز میں پیچھا نہیں چھڑا سکتے جس میں جاگنے کے بعد ہم خواب مضمون سے نمٹتے ہیں۔ اگر میں اپنے خوابوں میں لٹیروں سے خوف زدہ ہوتا ہوں، یقیناً لٹیرے خیالی ہیں، لیکن ان کا خوف حقیقی ہے؛ اور یہی شے

ہے اگر میں اپنے خواب میں خوش ہوتا ہوں۔ ہمارے احساسات کی تصدیق، ایک اثر جس کا خواب میں تجربہ کیا گیا وہ کسی بھی لحاظ سے اس سے کمتر نہیں جس کی شدت بندہ بیداری کی حالت میں کی جاتی ہے، اور خواب دباؤ ڈالتا ہے کہ اسے تمثلی (ideational) کے بجائے اثر پذیر موضوع کی وجہ سے حقیقی نفسیاتی تجربات کی حیثیت سے قبول کیا جاتا ہے۔ ہم بیداری کی حالت میں ایک کو دوسرے سے پہلے نہیں رکھ سکتے، چونکہ ہم نہیں جانتے کس طرح، ایک نفسیاتی اثر کے سوائے اس تمثلی معاملے کے ساتھ کیسے اس کی قدر کا تخمینہ لگائیں۔ اگر ایک اثر اور ایک خیال میں ان کی فطرت یا ان کی شدت میں جتنی بڑی مطابقت ہوگی، ہماری بیداری کا فیصلہ اتنا ہی پُر انتشار ہوگا۔

یہ حقیقت ہے کہ خواب میں تمثلی موضوع ہمیشہ پُر اثر نتیجہ پیدا نہیں کرتا جس کا ہم اپنی بیداری کے خیالات میں توقع کرتے ہیں، جس کے ضروری نتائج ہمیشہ حیرت کی علت رکھتے ہیں۔ سٹرمپل نے اعلان کیا کہ خوابوں میں خیالات دوسری نفسیاتی قدروں سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں مثالوں کا فقدان نہیں جس میں اُلٹ صحیح ہوتا ہے: جب اثر کا شدید مظاہرہ موضوع میں ظاہر ہوتا ہے جو بظاہر کسی موقع کو پیش کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ میرے خواب میں میں دہشت گرد، خطرناک یا بہروپی حالت میں ہو سکتا ہوں، اور اس کے باوجود میں کوئی خوف یا نفرت محسوس نہیں کرتا۔ دوسری طرف، میں بے ضرر اشیاء سے دہشت زدہ، اور کبھی بچگانہ اشیاء سے خوش ہو جاتا ہوں۔

یہ معمہ شاید خواب کے کسی اور مسئلے کے مقابلے میں اور زیادہ دفعتاً اور زیادہ مکمل طور پر پیش ہوتا ہے اگر ہم عیاں سے پوشیدہ خواب موضوع کی طرف جاتے ہیں۔ ہم اس کی مزید تشریح نہیں کریں گے، اس لیے کہ یہ اور زیادہ لمبے عرصے وجود نہیں رکھتے۔ تجزیہ ہمیں بتاتا ہے کہ تمثلی موضوعات استبدالوں اور متبادلوں سے گزرتے ہیں، جب کہ اثر بغیر تبدیلی کے باقی رہتا ہے۔ کوئی تعجب نہیں، پھر، تمثلی موضوع کو خواب تحریف کے ذریعے تبدیل کیا جاتا ہے جو سالم باقی رہتا ہے، لیکن وہ زیادہ لمبے عرصے اثر پذیری کیے لیے موزوں نہیں رہتا۔ اور اس پر حیرت کا کوئی سبب نہیں جب تجزیہ درست موضوع کو اصلی جگہ پر رکھتا ہو۔

نفسیاتی الجھن جو مزاحمتی احتساب کے زیر اثر ہوتی ہے۔ اس کے اثرات غیر سرنگوں اجزائے ترکیبی پر مشتمل ہوتے ہیں جو تنہا ہمیں درست تکمیل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ معاملات کی یہ حالت نفسیاتی عصباتی امراض میں خوابوں کے مقابلے میں اور زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ یہاں اثر ہمیشہ صحیح میں ہوتا ہے، کم از کم جہاں تک ماہیت کا سوال ہے: اس کی شدت، بلا شبہ، مریض عصبی کی توجہ کے ذریعے استبدال کو بڑھاتی ہے۔ جب ہسٹریائی مریض حیرت کرتا ہے کہ وہ اس معمولی شے سے اتنا زیادہ خوف زدہ ہوتا تھا، یا جب وہم سے پریشان شخص متعجب ہوتا ہے، وہ خود کی صرف ناشے کی وجہ سے نہایت تلخی سے ملامت کرتا ہے۔ یہ دونوں ہی غلطی پر ہیں۔ جہاں تک وہ تصوری موضوع میں معمولی، یا صرف ناشے کو لازمی شے گردانتے ہیں، اور خود کا بے کار دفاع کرتے ہیں، کیوں کہ وہ اس تصوری موضوع کو اپنے خواب کار کو شروعاتی نکتہ بناتے ہیں۔ نفسیاتی تجزیہ، تاہم، جتنا وہ اسے پہنچتے ہیں انھیں سیدھے راستے پر ڈالتا ہے۔ اس کے برخلاف، یہ اثر ہے جو قابل جواز ہوتا، اور اس سے متعلق تصور کے لیے دیکھتا ہے، جسے متبادل سے دبایا جا چکا ہے۔ ہمیں یہاں یہ فرض کرنے کی ضرورت ہے کہ اثر کی آزادی اور تصوری موضوع نا قابل تحلیل نامیاتی وحدت کی تشکیل نہیں کرتے جیسا ہم انھیں سمجھتے ہیں، لیکن دو حصوں کو ایک ساتھ جوڑا جا سکتا ہے، تاکہ تجزیہ انھیں جدا کرے۔ خواب تشریح دکھاتی ہے کہ واقعی یہ معاملہ ہے۔

میں سب سے پہلے ایک مثال دوں گا جس کا تجزیہ تصوری موضوع میں اثر کی ظاہری عدم موجودگی کی وضاحت

کرتا ہے جو اثر کی آزادی کے لیے دباؤ ڈالتا ہے۔

خواب 1. خوابینا (dreamer) تین شیروں کو صحرا میں دیکھتی ہے، جن میں سے ایک ہنس رہا ہے، لیکن وہ اُن سے خوف زدہ نہیں ہوتی۔ پھر، تاہم، وہ اُن سے دور ایک درخت پر چڑھنے کے لیے بھاگتی ہے۔ لیکن وہ دریافت کرتی ہے کہ اُس کا کزن، فرانسیسی بولی کا استاد پہلے ہی درخت کے اوپر موجود ہے، وغیرہ۔

تجزیہ ذیل کا نتیجہ پیش کرتا ہے: خواب کا لاتفرقی (indifferent) موقع خوابینا کی انگریزی مشق کا ایک جملہ تھا: 'شیر کی سب سے عظیم زیبائش اس کے اُیال ہیں۔' اس کا باپ ایک ڈاڑھی پہننے کا عادی تھا جو اس کے چہرے کو اُیال کی طرح دائرے میں لے آتی تھی۔ اس کی انگریزی کی استانی کا نام Miss lyons ہے۔ اس کی ایک واقف کار نے اسے loewe (lions=) کی نظم میں لکھی ہوئی کہانی بھیجی۔ یہ، پھر، تین شیر ہیں۔ وہ کیوں اُن سے خوف زدہ ہوئی؟ اس نے ایک کہانی پڑھی تھی جس میں ایک حبشی جس نے اپنے ساتھیوں کو بغاوت کے لیے اکسایا خونی کتوں کی پکڑ سے بچنے کے لیے درخت پر چڑھ جاتا ہے۔ پھر یادداشتوں کے اجزا سب سے زیادہ خوشی کے موڈ میں آتے ہیں، جس میں شیروں کو پکڑنے کی ہدایات ہیں: 'صحرا کو لو اور اس کو چھلنی سے گزارو؛ شیر پیچھے رہ جائیں گے۔' ایک بہت ہی خوش کن لیکن ایک سرکاری اہلکار کے بارے میں بہت زیادہ مناسب حکایت نہیں جس سے استفسار کیا گیا تھا کہ وہ اپنے سب سے بڑے صاحب کی ہم دردی حاصل کر کے کامیاب ہونے کی تکلیف کیوں نہیں اٹھاتا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اس کی کرم فرمائی حاصل کرنے کے لیے رینگ رہا ہے، لیکن اس کا چھوٹا صاحب پہلے ہی اوپر براجماں ہے۔

تمام معاملہ قابلِ تفہیم بن جاتا ہے جیسے ہی ہم جانتے ہیں خواب والے دن خاتون نے اپنے شوہر کے ایک افسر کی مہمان نوازی کی تھی۔ وہ اس سے نہایت مذہب اور شائستہ انداز سے ملا، اس کے دست کو بوسہ دیا، اور وہ (خاتون) اس سے خوف زدہ نہیں تھی، گو کہ، وہ ایک 'بڑا کھٹل' ہے اور 'اپنے ملک کے دارالحکومت میں سماجی شیر' کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہ شیر، اس لیے A Midsummer Night's Dream کے شیر کی طرح ہے، جو Snug the junior کی حیثیت سے بے نقاب ہوتا ہے، اور ایسی شے خواب کی شیر ہے جس سے کوئی خوف زدہ نہیں ہوتا۔

خواب 2. میری دوسری مثال کی حیثیت سے، میں ایک لڑکی کا خواب بیان کرتا ہوں جس نے اپنی بہن کے چھوٹے بیٹے کو کفن پہنے تابوت میں لیٹے دیکھا، لیکن، اس نے اضافہ کیا، اسے غم یا دکھ کا کوئی شعور نہ تھا۔ کیوں وہ بے حس و حرکت تھی اس کو ہم تجزیے سے جانتے ہیں۔ خواب نے صرف اس کی ایک مرتبہ پھر اپنے محبوب کو دیکھنے کی خواہش کو بہروپ دیا۔ اثر خواہش سے، نہ کہ اس کی بہروپیت سے ہم آہنگ تھا۔ اس لیے وہاں غم کا کوئی موقع نہ تھا۔

متعدد خوابوں میں اثر تصوری موضوع سے کم از کم وابستہ باقی رہتا ہے جو اس سے تعلق رکھنے والے حقیقی موضوع کی جگہ لیتے ہیں۔ دوسروں میں، الجھن کی تحلیل اور آگے لے جائی جاتی ہے۔ اثر کو مکمل طور پر اس سے تعلق رکھنے والے خیال سے جدا کیا جاتا، اور خود کا خواب میں کسی دوسری جگہ قیام دریافت کیا جاتا ہے، جہاں وہ خواب عناصر کی نئی ترتیب میں موزوں ہوتا ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہی چیز خواب کے فیصلے کے عمل میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اگر ایک اہم حوالہ خواب خیالات میں وقوع پذیر ہوتا ہے، وہ پھر ایک خواب میں بھی ہوتا ہے؛ لیکن خواب میں حوالہ بلکل ہی مختلف شے میں ادھر اُدھر ہو جاتا ہے۔ یہ ادھر اُدھر کی تبدیلی متناقص کے اصول کے تحت کبھی کبھار اثر انداز نہیں ہوتی۔

میں بعد کے امکان کی ذیل کے خواب کے ذریعے منظر کشی کروں گا، جس کو میں نے سب سے زیادہ جامع تجزیے کے تحت رکھا ہے۔

خواب 3. سمندر کے کنارے ایک قلعہ؛ بعد میں وہ براہ راست ساحل پر نہیں ہوتا، بل کہ ایک تنگ نہر پر ہے جو سمندر تک جاتی ہے۔ ایک خاص ھر P، قلعہ کا گورنر ہے۔ میں اس کے ساتھ ایک کشادہ کمرے میں کھڑا ہوں جس کی تین کھڑکیاں ہیں، جس کے سامنے قلعہ کی دیوار پر جنگ کے دوران کا ظلّی نقشہ ابھرتا ہے۔ میں فوج سے تعلق رکھتا ہوں، شاید ایک رضا کار بحری افسر ہوں۔ ہم کو دشمن کے جنگی جہازوں کی آمد کا خوف ہے۔ ھر P قلعہ چھوڑنا چاہتا ہے۔ وہ مجھے ہدایات دیتا ہے کہ مجھے لازماً کیا کرنا ہوگا اگر وہ خطرہ جس سے ہم خوف زدہ ہیں سر پر آجائے۔ اس کی بیمار بیوی اور اس کے بچے دھمکی زدہ قلعے میں ہیں۔ جیسے ہی بمباری شروع ہوتی ہے، کشادہ کمرہ صاف ہو جاتا ہے۔ وہ گہرے سانس لیتا ہے، اور جانے کی کوشش کرتا ہے؛ میں اسے روکتا ہوں، اور پوچھتا ہوں میں ضرورت پڑنے پر اسے خبر کیسے پہنچاؤں گا۔ وہ کچھ اور مزید کہتا ہے، اور فوراً بعد میں وہ فرش میں دھنس جاتا ہے۔ میں سوچتا ہوں میں نے اسے اپنے غیر ضروری امکانی سوالات سے مار ڈالا۔ اس کی موت کے بعد، جس نے مجھ پر کوئی نقش نہیں چھوڑا، میں غور کرتا ہوں آیا بیوہ قلعے میں رہے گی، آیا میں اس کی موت کی اطلاع اعلا حکام کو دوں، آیا میں قلعے کی ذمے داری اس کے نائب کی حیثیت سے سنبھال لوں۔ میں اب کھڑکی میں کھڑا ہوں، اور جہازوں کو گزرتے دیکھتا ہوں؛ وہ سامان کے دخانی جہاز ہیں، اور وہ اندھیرے پانی کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں۔ بہت سے جہازوں میں ایک سے زیادہ قیف لگے ہوئے ہیں، دوسروں میں گنبد نما عرشے ہیں (وہ ابتدائی خواب کے ریلوے اسٹیشن کی طرح ہیں)۔ پھر میرا بھائی میرے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اور ہم دونوں کھڑکی سے باہر نہر کو دیکھتے ہیں۔ ایک جہاز کو دیکھ کر ہم چونکنا ہو جاتے ہیں، اور چلاّتے ہیں: 'وہ جنگی جہاز آتا ہے!' وہ پلٹ جاتا ہے، تاہم، وہ وہی جہاز ہے جس کو میں پہلے ہی واپس ہوتے دیکھ چکا ہوں۔ اب ایک چھوٹا جہاز آتا ہے، مزاحیہ انداز میں اس کا سر کٹا ہوا ہے، اس لیے کہ اس کے سرے غائب ہیں۔ بندہ اس کے عرشے پر پیالیوں یا چھوٹے صندوقوں کی طرح کی عجیب چیزیں دیکھتا ہے۔ ہم کو باہر ایک آواز سے بلایا جاتا ہے، 'وہ ناشتے کا جہاز ہے۔'

جہازوں کی تیز حرکت، پانی کی گہری نیلاہٹ، چمنیوں کا کالا دھواں؛ یہ سب یکجا ہو کر شدید اور غمگین تاثر پیدا کرتے ہیں۔

اس خواب میں آنے والے مقامات میرے ایڈریاٹک (میرامیئر، ڈوئینو، وینس، اقیولیا) کے کئی اسفار سے جمع کیے گئے ہیں۔ خواب سے چند ہفتے پہلے میرا Aquileia کا اپنے بھائی کے ساتھ ایک مختصر لیکن پُرمسرت ایسٹر کا سفر ابھی تک میری یادداشت میں تازہ تھا۔ اس سفر میں امریکہ اور اسپین کے درمیان بحری جنگ کا مقام بھی دیکھا۔ اس کے ساتھ میری اپنے رشتے داروں کی قسمت کے حوالے سے بے چینی بھی وابستہ تھی جس نے خواب میں کردار ادا کیا۔ اثر کا اظہار اس خواب میں دو جگہ نمودار ہوتا ہے۔ یہ زور دیا گیا کہ گورنر کی موت مجھ پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں بناتی۔ ایک دوسری جگہ، جب میں جنگی جہازوں کو دیکھتا ہوں، میں خوف زدہ ہو جاتا ہوں، اور اپنی نیند میں خوف کی تمام سنسنی خیزی کا تجربہ کرتا ہوں۔ اس عمدگی سے تخلیق کردہ خواب میں اثرات کی تقسیم اس طرح متاثر کرتیں ہیں کہ کوئی بھی ظاہری تضاد نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے وہاں ایسا کوئی سبب نہیں جس کی وجہ سے گورنر کی موت سے خوف زدہ ہوا جائے، اور یہ مناسب ہے کہ، قلعہ کے کمانڈر کی حیثیت سے میں جہاز دیکھ کر چوکنا ہو جاؤں۔ اب تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ ھر P کوئی اور نہیں بل کہ میری اپنی انا کا متبادل ہے (خواب میں مَیں اس کا متبادل ہوں)۔ میں گورنر ہوں جو اچانک مر جاتا ہے خواب خیالات میرے خاندان کے مستقبل سے میری بے وقت موت کے بعد برتاؤ کرتے

ہیں۔ میں خواب خیالات کے درمیان کوئی دوسری نا اتفاقی نہیں پاتا۔ خطرے کی گھنٹی جو جنگی جہاز کے ساتھ بجتی ہے اُس سے یہ نااتفاقی خیال تک منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کے بلکل اُلٹ، تجزیہ بتاتا ہے کہ خواب خیالات کا علاقہ جہاں سے جنگی جہاز آتے ہیں دل چسپ اور خوش کُن مناظر سے بھرا ہوا ہے۔ وینس میں، خواب سے ایک سال پہلے، ایک جادوئی خوب صورت دن، ہم نے رائیوا شیاؤنی میں اپنے کمرے میں کھڑکیوں سے باہر نیلگوں ساحلی جھیل پر نظر ڈالی، جہاں معمول سے بہت زیادہ ٹریفک تھا۔ کچھ انگریزی جہازوں کی آمد متوقع تھی۔ ان کو فقید المثال شاندار پُرتپاک استقبال دیا جانا تھا، اور اچانک میری بیوی، ایک بچے کی طرح خوشی سے چلائی، وہ انگلش جنگی جہاز آتا ہے! میں خواب میں بلکل ایسے ہی الفاظ سے خوف زدہ ہوا تھا۔ ایک مرتبہ ہم پھر دیکھتے ہیں، خواب میں ہونے والی گفت گوئیں اپنا آغاز حقیقی زندگی میں رکھتی ہیں۔ میں ابھی دکھاتا ہوں کہ اس گفت گو میں 'انگریز' کا عنصر خواب کار کے لیے نہیں گنوایا گیا۔ یہاں، پھر، خواب خیالات اور خواب موضوع کے درمیان، میں خوشی کو خوف سے بدلتا ہوں، اور میں صرف اس حقیقت کی نشاندہی کی ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ اس تبدیلی سے میں پوشیدہ خواب موضوع کے حصے کا اظہار کرتا ہوں۔ مثال اس کو ظاہر کرتی ہے، تاہم، خواب کار اثر کی وابستگی کو خواب خیالات سے منسلک ہونے سے الگ کرنے کے لیے آزاد ہوتا، اور اسے خواب موضوع میں کسی اور جگہ داخل کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔

میں موقع کا فائدہ اٹھا کر یہاں حادثاتی طور پر 'ناشتے کا جہاز' کا بغور تجزیہ پیش کروں گا، جس کا خواب میں ظہور بہت بے سروپا انداز میں حالت کا اختتام کرتا ہے جو عقلی طور پر اس سے چسپاں ہے۔ اگر میں اور زیادہ بغور اس خواب والی شے کو دیکھوں، میں واقعے کے بعد اس حقیقت سے متاثر ہوتا ہوں کہ وہ سیاہ تھا، اور اس کے ہرے کو کاٹنے کی وجہ سے وہ سر کٹے ہوئے اختتام پر وسیع شہتیر کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس کی ایک شے سے قابل ذکر مشابہت ظاہر ہوتی ہے جو ہماری دلچسپی کو اٹروسکن شہروں کے میوزیم کی طرف مبذول کرتی ہے۔ وہ شے سیاہ مٹی کی ایک مستطیل نما دو بازؤں کے ساتھ کپ کی شکل کے ساتھ ہے، جس پر ایسی اشیاء جیسے کافی کپ یا چائے کے کپ رکھے جاتے ہیں، بلکل ویسے ہی ہیں جیسے جدید دور میں ناشتے کی میز پر مہیا کیے جاتے ہیں۔ معلومات کرنے سے یہ پتا چلا کہ وہ اٹروسکن خاتون کے بیت الخلا کا سامان تھا۔ ہم سب نے ایک دوسرے سے خاتون کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا یہ برا خیال نہیں کہ اس طرح کی ایک شے اس خاتونِ خانہ کے گھر کی اپنے مکان پر لے جائی جائے۔ خواب کی شے، سیاہ بیت الخلا یا ماتم کا اشارہ کرتا، اور براہ راست موت کا حوالہ دیتا ہے۔ خواب شے کا دوسرا اختتام مجھے 'کشتی' (جرمن Nachen=) کی یاد دلاتا ہے، جس کا اصل مادہ یونانی ہے، میرے ایک فلسفی دوست نے بتایا اس میں زمانہ قبل از تاریخ میں لاشیں رکھی جاتی، اور سمندر میں دفن ہونے کے لیے چھوڑ دی جاتی تھیں۔ یہ خواب میں جہازوں کی واپسی سے وابستہ ہے۔

'اس کی خاموشی سے بچائی ہوئی کشتی میں وہ بوڑھے آدمی کو بندرگاہ لے جاتا ہے۔'

وہ جہاز کی بربادی کے بعد واپسی کا سفر تھا۔ ناشتے کا جہاز ایسا نظر آتا ہے جیسے وہ جہازوں کے درمیان ٹوٹا ہوا ہو۔ لیکن نام 'ناشتے کا جہاز' کب آتا ہے؟ یہ جہاں 'انگریزی' آتی ہے، جس میں ہم نے جنگی جہاز کو چھوڑ دیا۔ ناشتہ، فاقہ توڑنا ہے۔ توڑنا دوبارہ جہاز کی بربادی سے متعلق ہے، اور فاقہ توڑنا سیاہ (ماتم) کے ساتھ وابستہ ہے۔

لیکن اس ناشتے کے جہاز کے ساتھ واحد شے جو ابھی حال ہی میں خواب سے تخلیق کی گئی وہ اس کا نام ہے۔ یہ شے حقیقت میں وجود رکھتی ہے، اور میری زندگی کے آخری سفر کی سب سے زیادہ مسرت انگیز لمحات کی یاد دہانی کرتی

ہے۔ جیسا ہمیں معلوم تھا اقیولیا میں اشیاء مہنگی ہیں، اس لیے ہم نے کچھ کھانا اپنے ساتھ گورٹز سے لے لیا، اور شان دار شراب کی بوتل اقیولیا سے خریدی۔ اور جب ہم چھوٹے سفری جہاز میں کینڈل ڈیلمی سے گزرے اور وسیع نیلگوں سمندر میں گیرادو کی سمت آہستہ آہستہ رواں تھے، ہم نے عرشے پر نہایت جذباتی انداز میں ناشتہ کیا۔۔ صرف ہم ہی ایسے مسافر تھے -- اور اس کا ذائقہ اتنا لذیذ تھا جتنا شاید ہی کبھی زندگی میں ہمیں محسوس ہوا ہو۔ یہ، پھر، ہمارے لیے ناشتے کا جہاز تھا، اور یہی یاد تھی جس نے خواب میں پر اسرار اور نا معلوم مستقبل کے بارے میں غمگین ترین خیالات کو چھپایا۔

خیالات کے گروہوں سے اثرات کو علیحدہ کرنا جو اپنی آزادی کا موقع سب سے زیادہ اُس شے میں پاتے ہیں جو خواب کی تشکیل میں وقوع پذیر ہوتی ہے، لیکن یہ نہ ہی صرف واحد نہ ہی سب سے زیادہ لازمی تبدیلی ہے جس سے وہ خواب خیالات سے عیاں خواب تک کے دوران گزرتے ہیں۔ اگر خواب خیالات کے اثرات کا تقابل اُن سے کیا جائے جو خواب میں ہوتے ہیں، پھر ایک شے بہت واضح ہو جاتی ہے: جب کبھی بھی خواب میں اثر ہوتا ہے، اسے خواب خیالات میں بھی پایا جاتا ہے، تاہم، اس کا اُلٹ صحیح نہیں ہوتا۔ عمومی طور پر، ایک خواب، اثرات میں نفسیاتی لوازمے کے مقابلے میں کم ثروتی (rich) ہوتا ہے جس سے اس کو پھیلایا جاتا ہے۔ جب میں نے خواب خیالات کو از سر نو تعمیر کیا، میں دیکھتا ہوں کہ سب سے زیادہ گہرا نفسیاتی جذبہ مستقل طور پر ان میں خود دعوے کی جدوجہد کر رہا ہے، جو عام طور پر دوسروں سے ٹکراؤ میں ہوتا ہے جو اس کی تیکھے انداز میں مخالفت کرتا ہے۔ اب، اگر میں خواب کی طرف واپس آتا ہوں، میں اکثر اسے بے رنگ اور کسی بھی شدید موثر دُھن سے محروم پاتا ہوں۔ نہ صرف موضوع، بل کہ میرے خیالات کی موثر دُھن بھی اکثر خوابِ کار کو لاتفرقی کے درجے تک تخفیف کر دیتی ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اثرات کا دبانا خوابِ کار کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر، نباتیاتی یک موضوعی مقالے کو لیں۔ وہ میرے آزادنہ عمل کو جیسا میں کر رہا ہوں کو کرنے کی جذباتی التجا سے مطابقت رکھتا ہے، اس لیے کہ مجھے اپنی زندگی جیسی درست نظر آتی ہو اس کے مطابق اس کو ترتیب دینے کا صرف مجھے اختیار ہونا چاہیے۔ خواب جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے لا تفرقی سنائی دیتا ہے۔ میں نے یک موضوعی مقالہ لکھا، اور وہ میرے سامنے رکھا ہوا ہے؛ اس کو رنگین رقابوں سے مہیا کیا گیا اور خشک رقابیں ہر جلد میں پائی جاتی ہے۔ وہ خالی کیے ہوئے میدان جنگ کے ٹکڑوں کی طرح ہے۔ وہاں کوئی بھی جنگی ہنگامے کا نشان باقی نہیں چھوڑا گیا۔

لیکن اشیاء بلکل مختلف طور پر تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اثر کے واضح نقوش خواب میں خود واضح ہو سکتے ہیں؛ لیکن ہم سب سے پہلے غیر سوالیہ حقائق پر غور کریں گے کہ بہت سے خواب لاتفرقی نمودار ہوتے ہیں، جب کہ یہ کبھی بھی ممکن نہیں ہوتا کہ خواب خیالات میں عمیق جذبات کے بغیر انتہائی گہرائی میں جایا جائے۔

خوابِ کار کے دوران اس دباؤ کی مکمل نظریاتی وضاحت یہاں نہیں دی جا سکتی۔ یہ خوابِ کار کے دوران سب سے زیادہ اثرات اور دباؤ کی میکانیت کے واضح نقوش کی پُر احتیاط تحقیق کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہاں میں صرف تجاویز پیش کر سکتا ہوں۔ مجھ پر دوسری وجوہات کی بنا پر دباؤ ڈالا گیا کہ اثرات کی آزادی کا تصور کرنے کے لیے مرکز گریز عمل جسم کے اندروں کی جانب موڑا جاتا ہے، جو حرکی اور ریزش ساز (secretory) عصبیت سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسے نیند کی حالت میں حرکی جذبات کا بیرونی دنیا کی طرف اخراج معطل ہوتا نظر آتا ہے، اس لیے لاشعوری سوچ کے ذریعے نیند کے دوران اثرات کی مرکز گریز بیداری اور زیادہ مشکل ہو سکتی ہے۔ موثر جذبات جو خواب خیالات کے

دوران وقوع پذیر ہوتے ہیں بذات خود کمزور ہو سکتے ہیں، اس لیے وہ جو اپنا راستا خواب میں دریافت کرتے ہیں، مضبوط نہیں ہوتے۔ اس سوچ کے مطابق 'اثرات کا دباؤ' خواب کار کا نتیجہ نہیں ہوتا، بل کہ نیند کی حالت کا ہوتا ہے۔ یہ ایسا ہو سکتا ہے، لیکن ممکنہ طور پر یہ سب صداقت نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ اور زیادہ پیچیدہ خواب خود کو متضاد نفسیاتی قوتوں کے مابین مفاہمت میں افشا کرتے ہیں۔ دوسری جانب، تمنا تشکیل دینے والے خیالات احتساب کی تردید کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم یہ پہلے ہی اکثر دیکھ چکے ہیں کہ، لاشعوری سوچ میں، ہر خیال کا سلسلہ اپنے متضاد ہم منصب کو گھوڑے جوتتا ہے۔ چونکہ یہ تمام خیال کے سلسلے اثرات پیدا کرنے کے قابل ہوتے ہیں، ہم، وسیع تناظر میں گفت گو کرتے ہوئے، بمشکل ہی اِدھر اُدھر مارے مارے پھریں گے اگر ہم اثرات کے دباؤ کی اس رکاوٹ کا نتیجہ سمجھیں جو متضاد دوسرے پر مسلط کرتا، اور احتساب اس پر تاکید کرتا ہے جو دبایا گیا ہے۔ اثرات کی رکاوٹ، خواب احتساب کے مطابقت کا دوسرا نتیجہ ہوتی ہے، جیسے خواب کی تحریف پہلا نتیجہ ہوتا ہے۔

یہاں میں خواب کی ایک مثال شامل کروں گا جس میں خواب موضوع کے لاتفرقی جذباتی آہنگ کو خواب خیالات کی مخالفت کے ذریعے بیان کیا جا سکتا ہے۔ میں اس مختصر خواب کو ضرور بیان کروں گا جسے ہر قاری طیش و تنفر سے پڑھے گا۔

خواب 4. اونچا ٹیلہ، کچھ کھلے ہوئے بیت الخلا کی طرح، ایک لمبی بینچ، جس کے آخر میں ایک وسیع سوراخ ہے۔ پچھلے کنارے پر سوراخ تمام پیمائشوں اور تازہ درجے کے بول و براز کی دبیز ڈھیر سے ڈھکا ہوا تھا۔ بینچ کے پیچھے ایک گنجان جھاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ میں بینچ پر پیشاب کرتا ہوں؛ پیشاب کی طویل دھار ہر شے کو دھو کر صاف کرتی ہے، فضلے کے ٹکڑے آسانی سے باہر آتے اور کھلے سوراخ میں گرتے ہیں۔ اس کے باوجود، وہ ایسا نظر آتا ہے جیسے کچھ شے آخر میں باقی بچی ہوئی ہے۔

میں نے اس خواب سے کسی بھی قسم کے تنفر کا تجربہ کیوں نہیں کیا؟

کیوں کہ، جیسے تجزیہ دکھاتا ہے، سب سے زیادہ خوش افزا اور تسکین آمیز خیالات نے اس خواب کی تشکیل میں تعاون کیا۔ اس کا تجزیہ کرنے سے، میں نے فوراً Augean stables کا سوچا جسے ہرکولیس نے صاف کیا تھا۔ میں اُس کا ہرکولیس تھا۔ ابھرا ہوا میدان اور گنجان جھاڑیوں کا سلسلہ آؤس سی سے متعلق ہے، جہاں میرے بچے اب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے اعصاب کے بچگانہ علم الاسباب کو دریافت کیا، اور اس طرح اپنے بچوں کے بیمار ہونے سے حفاظت کی۔ بینچ (سوراخ کو محو کرتے ہوئے، بلا شبہ) فرنیچر کے جزو کی ایک ایمان دارانہ نقل ہے جس کو ایک جذباتی مریضہ نے مجھے تحفے میں دیا۔ یہ مجھے یاد دلاتا ہے کس طرح میرے مریض میری عزت افزائی کرتے ہیں۔ حال آں کہ انسانی فضلے کا میوزیم، تسکین کی اثر پذیری کی تشریح ہے۔ تاہم، بہت کچھ مجھے بھی متنفر کرتا ہے، وہ اٹلی کی خوب صورت سرزمین کا سوئنیئر ہے، جہاں چھوٹے سے شہروں میں، جیسا ہر ایک شخص جانتا ہے، مخفی جگہیں کسی دوسرے طریقے سے آراستہ نہیں ہوتیں۔ پیشاب کی دھار جو ہر شے کو صاف کر دیتی ہے عظمت کی غلطی سے مُبرّا تلمیح ہے۔ یہ اسی لحاظ سے ہے جیسے گلیور للی پٹ میں عظیم آگ کو بجھاتا ہے؛ جو یقیناً، سب سے زیادہ چھوٹی ملکہ کی خفگی کا سبب بنتا ہے۔ اس طریقے سے، بھی، گارگنتوا، ماسٹر رابیلاس کا سپرمین پیری سیانس سے بدلہ لیتا، اور ٹانگیں پھیلا کر کھڑا ہونے والا نوٹرے ڈیم شہر پر اپنے پیشاب کی دھار کو آزماتا ہے۔ گذشتہ رات میں سونے سے پہلے گارنیئر کی با تصویر رابی لیس کے اوراق پلٹ رہا تھا، اور یہاں عجیب طور سے مجھے ایک کافی ثبوت ملا کہ میں سپرمین ہوں! نوٹرے

ڈیم کا پلیٹ فارم پیرس میں میرا پسندیدہ گوشہ تنہائی ہے۔ میں ہر دوپہر کو وہاں کیتھیڈرل کے مینار پر جاتا اور بڑی مشکل سے منہ کی شکل والے پرنالوں اور عفریتوں کے درمیان سے اوپر چڑھتا تھا۔ان حالات میں تمام فضلہ نہایت سرعت سے، پیشاب کی دھار سے مطابقت کرنے سے پہلے غائب ہوتا۔ میں کسی دن ہسٹیریائی علاج کے ایک باب کا عنوان اسے بناؤں گا۔

اور اب خواب کے موثر موقع کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔وہ گرمیوں کی جلتی دوپہر تھی،اور شام کو مجھے ہسٹیریا اور گجرّ وِی پر لیکچر دینا تھا،اور جو کچھ بھی مجھے کہنا تھا وہ مجھے بھرپور طور پر ناخوش کر رہا تھا،اور بلکل ہی بے قدر نظر آرہا تھا۔ میں تھکا ہوا تھا؛ میں نے اپنے مشکل کام میں کوئی مسرّت حاصل نہیں کی، اور میں اس انسانی گندگی میں لتھڑنے سے دور بھاگ کر پہلے اپنے بچوں کو دیکھنا،اور پھر اٹلی کی خوب صورتی کا از سرِ نو مشاہدہ کرنا چاہتا تھا۔اسی موڈ میں مَیں لیکچر ہال سے کیفے گیا تا کہ کھلی ہوا میں کچھ تھوڑی فرحت بخش کافی پیوں، میری اشتہا نے مجھے بے بس کر دیا۔ لیکن میرے سامعین میں سے ایک سامع میرے ساتھ آ گیا۔اس نے مجھ سے میری میز پر بیٹھنے کی درخواست کی جب میں نے کافی پی اور رول کھایا،اس نے کچھ خوش آمدانہ گفت گو شروع کی۔ اس نے مجھے بتایا اس نے میرے خطاب سے کیا سیکھا،اور اب وہ ہر شے کو مختلف زاویے سے دیکھنے کے لائق ہو گیا تھا، کہ میں نے Augean stables کے تعصب اور خامی کو صاف کر دیا ہے، جو عصباتی نظریے کو زیرِ بار کرتا ہے؛ مختصراً میں ایک عظیم انسان تھا۔ میرا موڈ اس حمد یہ مدح سرائی سے مناسبت نہیں رکھتا؛ میں نے اپنے تنفر سے جدو جہد کی، اور گھر جلدی چلا گیا تا کہ اس سے چھٹکارا پا سکوں،اور اس سے پہلے میں سونے کے لیے جاتا میں نے رابی لیس کی ورق گردانی کی،اور مختصر کہانی 'لڑکے کا غم' پڑھی۔

خواب اس لوازمے سے پیدا ہوا،اور میئر کے ناول نے بچپن کی یادوں کے نظارے مہیا کیے۔دن کے موڈ کی جھنجھلاہٹ اور تنفر خواب میں جاری رہتا ہے، اور جہاں تک ہوسکتا ہے وہ خواب موضوع کے لیے تقریباً تمام لوازمہ پیش کرتا ہے۔ لیکن رات کے دوران طاقت کے مخالف رجحان کا حد درجہ دعوا بیدار ہوا اور پیشتر سابقہ رجحان کو منتشر کر دیا۔ خواب، اس شکل کو یوں فرض کرتا ہے تا کہ خود فرسودگی کے اظہارات اور خود ستائش میں غلو کو اسی لوازمے میں جگہ فراہم کر دی جاتی ہے ۔ یہ مفاہمانہ تشکیل، مخالفین کی باہمی رکاوٹ کی وجہ سے،ایک غیر جذباتی لاتفرقی آہنگ میں ایک مبہم خواب موضوع کا نتیجہ بنتی ہے۔

تکمیل تمنا کے نظریے کے مطابق، یہ خواب ممکن نہیں ہوتا جب تک ان خیالات کی مخالفت نہ ہوتی،اور بلا شبہ، وہ دبائے نہ جاتے۔ تاہم، مسّرت بڑا بننے کے خبط والے خیالات کے سلسلے کو تنفر والے خیالات میں شامل کرنے کی تاکید کرتی ہے۔خوابوں میں کبھی بھی کسی تکلیف دہ شے کو پیش کرنے کی چاہ نہیں کی جاتی۔ ہمارے روز مرّہ کے تکلیف دہ خیالات کے عناصر اپنا راستا جبریہ ہمارے خوابوں میں صرف اس وقت بناتے ہیں جب وہ تکمیل تمنا کو اسی وقت چھپانے کے قابل ہوتے ہیں۔

خوابِ کار خواب خیالات کے اثرات کو ایک اور طریقے سے نمٹانے کے قابل ہوتا ہے، جب وہ انھیں تسلیم کرتا یا صفر تک تخفیف، یا وہ انھیں اپنے مخالفین میں تبدیل کر دیتا ہے۔ہم اس اصول سے واقف ہیں کہ تشریح کے مقاصد کے لیے خواب کا ہر عنصر اپنا مخالف ،اور ساتھ میں خود کو بھی پیش کرتا ہے۔اس میں جسے مُعمّاتی بنایا جاتا ہے اس کے بارے میں کوئی کبھی بھی پیشگی نہیں بتا سکتا؛ صرف متن اس کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ معاملات کی اس حالت کا شک اپنا راستا واضح

طور پر مشہور شعوریت، خواب کتابوں، اوران کی تشریحات میں پاتا ہے، جو اکثر متضادات کے اصول کے مطابق آگے بڑھتی ہیں۔ متضاد نے اس تبدیلی کو قریبی وابستگی کے بندھن کے ذریعے ممکن بنایا جو ہمارے خیالات میں کسی شے کے خیال کو اس کے مخالف سے منسلک کرتے ہیں۔ تمام دوسرے استبدال کی طرح، یہ احتساب کا کام سرانجام دیتا ہے، لیکن وہ اکثر تکمیل تمنا کا کام ہوتا ہے۔ تکمیل تمنا سوائے اس کے کسی اور پر مشتمل نہیں ہوتی کہ وہ ناپسندیدہ شے کو اس کے مخالف سے بدل دیتی ہے۔ جیسے ٹھوس تصورات ہمارے خوابوں میں اپنے متضادات میں تبدیل کیے جاسکتے ہیں، اس لیے خواب خیالات کے اثرات بھی تبدیل ہوسکتے ہیں، اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ اثرات کا اُلٹ خواب احتساب کے ذریعے لایا جائے۔ اثرات کو دبانا اور اُلٹانا سماجی زندگی میں بھی مفید ہوتا ہے، جیسی خواب احتساب کی مشہور مشابہت نے دکھائی، اور سب سے بڑھ کر منافقت نے دکھایا۔ اگر میں ایک شخص کے ساتھ گفت گو کررہا ہوں جس کو میں فیصلہ دکھاؤں جب میں اسے دشمن کی حیثیت سے مخاطب کرنا پسند کروں۔ یہ تقریباً اور زیادہ اہم ہے کہ میں اس سے زبانی اظہار کے اپنے خیالات کے مقابلے میں اپنے اثر کے اظہار کو اس سے چھپاؤں۔ اگر میں اُس کو شائستہ لہجے میں مخاطب کرتا ہوں، لیکن ان کے ساتھ اس پر نظر ڈالتا یا نفرت انگیز اشارہ کرتا اور حقارت آمیز انداز سے دیکھتا ہوں۔ وہ اثر جو میں اس پر پیدا کرتا ہوں وہ اس سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہوگا جو وہ میری نگاہوں کو اپنے چہرے پر نفرت کے ساتھ پڑتے ہوئے دیکھ کر محسوس کرتا ہے۔ سب سے اعلا، پھر، احتساب مجھے اپنے اثرات کو دبانے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے، اور اگر میں دلی جذبات چھپانے کے فن کا ماہر ہوں میں منافقانہ طور پر مخالف اثر کا مظاہرہ کرتا ہوں-- اُس جگہ مسکراتا ہوں جہاں مجھے غصہ ہونا چاہیے، اور بناوٹی محبت کے جذبات دکھاتا ہوں جہاں میں بربادی پسند کرتا ہوں۔

ہم پہلے ہی خواب احتساب کے اثر کی اُلٹ کے سلسلے میں خدمت کی ایک شاندار مثال رکھتے ہیں۔ 'میرے چچا کی ڈاڑھی' والے خواب میں مَیں اپنے دوست R کے لیے نہایت محبت بھرے جذبات رکھتا ہوں جب کہ (اور اس وجہ سے) خواب خیالات اس کی کم درجہ بندی سے اسے نہایت بھولا بھالا بنا کر پیش کرتے ہیں۔ اثرات کے اُلٹ کی اس مثال سے ہم احتساب کے وجود کا اپنا پہلا ثبوت اخذ کرتے ہیں۔ حال آں کہ یہاں یہ فرض کرنا ضروری نہیں کہ خوابِ کار اس قسم کا جوابی اثر تخلیق کرتا ہے جو بہ حیثیتِ مجموئی بلکل نیا ہوتا ہے۔ وہ خود کو خواب خیالات کے لوازمے میں پڑا ہوا پاتا ہے، اور صرف اپنی شدت کو نفسیاتی قوت کے دفاعی مقصد کے ساتھ شدید کرتا ہے یہاں تک کہ یہ خواب کی تشکیل میں چھا جاتا ہے۔ میرے چچا کے خواب میں، محبت بھرے جذبات کا جوابی اثر ممکنہ طور پر اپنا آغاز اپنے بچگانہ (جیسا خواب کا جاری رہنا تجویز کرتا ہے) ذریعے میں رکھتا ہے۔ میرے ابتدائی بچپن کے تجربات کی مخصوص خصوصیت کی بنا پر چچا اور بھتیجے کے تعلقات میری تمام دوستی اور نفرت کا ذریعہ ہیں۔

اثر کے اُلٹاؤ کی ایک ایسی شاندار مثال فیرنزی کے بیان کردہ خواب سے بھی ملتی ہے۔

ایک ادھیڑ عمر کے آدمی کو اس کی بیوی نے جگایا، جو خوف زدہ تھی کیوں کہ وہ بہت بلند اور بے ختیار آواز سے اپنی نیند میں ہنسا تھا۔ آدمی نے بعد میں بتایا کہ وہ ذیل کا خواب دیکھ رہا تھا: میں اپنے بستر پر لیٹا ہوں، میرا ایک شناسا آدمی اندر آیا، میں روشنی جلانا چاہتا تھا، لیکن ایسا کر نہیں سکتا تھا؛ میں نے ایسا کرنے کی بار بار کوشش کی، لیکن سب رائگاں گئیں۔ اس پر میری بیوی بستر سے باہر نکلی، تا کہ میری مدد کر سکے، لیکن وہ بھی ایسا کرنے میں ناکام رہی۔ ایک غیر آدمی کی موجودگی میں اپنی عریانیت پر شرمندہ ہونے کی وجہ سے آخرش اس نے اپنی کوششیں ترک کردی اور بستر میں

واپس چلی گئی۔ یہ سب اتنا مزاحیہ تھا کہ میں دہشت ناک حد تک ہنسا۔ میری بیوی نے کہا: 'تم کس پر ہنس رہے ہو، تم کس پر ہنس رہے ہو؟' لیکن میں نے ہنسنا جاری رکھا یہاں تک کہ اس نے مجھے جگایا۔ آنے والے دن آدمی انتہائی مایوس، اور سر درد میں مبتلا تھا: 'حد سے زیادہ ہنسنے کی وجہ سے، جس نے مجھے دھچکا پہنچایا،' اس نے سوچا۔

تجزیاتی طور پر غور کرنے سے، خواب بہت ہی کم مزاحیہ نظر آتا ہے۔ پوشیدہ خواب خیالات میں اس کا 'شناسا آدمی' جو اس کے کمرے میں آتا ہے عظیم نا آشنا کی حیثیت سے موت کی شبیہ ہے جو اس کے ذہن میں گذشتہ دن بیدار ہوئی۔ بوڑھا آدمی جو تصلب شریان میں مبتلا تھا اس کے پاس خواب سے پہلے والے دن موت کے بارے میں سوچنے کا مدلل جواز تھا۔ بے اختیار ہنسی نے رونے اور سسکیاں بھرنے کی جگہ اس خیال سے لی کہ وہ مر چکا ہے۔ یہ زندگی کی روشنی ہے جس کو وہ مزید جلانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ غمگین خیال بذات خود اُس کی نامردی ثابت ہونے کے اثر سے وابستہ ہے۔ اس نے احساس کیا کہ وہ اب پہلے سے زیادہ زوال پذیر ہے۔ خواب کار جانتا تھا کس طرح موت اور نامردی کے خیال کو رونے اور سسکیاں بھرنے کے بجائے مزاحیہ انداز میں پیش کرے۔

وہاں خواب کا ایک درجہ ہے جو 'منافقانہ طور پر' کہلانے کا خصوصی دعوا رکھتا ہے، اور جو سختی سے تکمیل تمنا کے نظریے کی آزمائش کرتا ہے۔ میری توجہ اس کی طرف اس وقت مبذول کرائی گئی جب فراؤ ڈاکٹر ایم ہلفر ڈنگ نے ویانا کی نفسیاتی تجزیہ انجمن کے اجلاس میں ایک خواب جسے روزیگر نے قلم بند کیا، بحث کے لیے پیش کیا۔ اس خواب کو یہاں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

میں عام طور پر صحت مند نیند سے لطف اندوز ہوتا ہوں، تاہم کئی راتیں میں نے بغیر کسی سکون کے گزاری؛ میرے سیدھے سادھے وجود کے علاوہ طالب علم اور ادبی انسان کی حیثیت سے، میں کافی سالوں سے مکمل درزی کی زندگی کا سایہ کھینچ رہا تھا--ایک بھوت کی طرح جس سے میں الگ نہیں ہو سکتا تھا۔

یہ صحیح نہیں ہے کہ میں اکثر یا شدید شدت کے ساتھ خود کو اپنے ماضی کے خیالات میں دن کے دوران قابض پاتا ہوں۔ جنت اور زمین کا ایک طوفان لانے والا جو فلسطین کی خفیہ جگہ سے فرار ہوا دوسری اشیاء کے بارے میں سوچتا ہے۔ میں بمشکل ہی اپنے رات کے خوابوں کے بارے میں سوچتا ہوں؛ صرف بعد میں، جب میں نے ہر شے کے بارے میں سوچنے کی عادت تشکیل دی یا جب میرے اندر کا فلسطینی خود کا تھوڑا دعوا کرتا ہے--جب میں نے خواب دیکھا-- میں ایک درزی تھا، اور اس حیثیت سے میں نے پہلے ہی اپنے استاد کی دکان پر کافی طویل عرصے تک بلا معاوضہ کام کیا۔ جیسے میں اس کے ساتھ وہاں بیٹھا تھا، کپڑے سیئے اور استری کی۔ میں مکمل طور پر اچھی طرح باخبر تھا کہ میں کافی عرصے سے اس سے متعلق نہیں رہا، اور قصبے کے برگیز (burgess) کی حیثیت سے مجھے دوسری چیزیں بھی دیکھنی پڑتی ہیں؛ لیکن میں ہمیشہ تعطیل میں اپنے استاد کے پاس بیٹھتا اور اس کی مدد کرتا۔ میں نے اکثر اس کے بارے خود کو سکون و آرام سے دور محسوس کیا، اور وقت کے ضیاع پر افسوس کا اظہار کیا جس کو میں بہتر اور زیادہ فائدہ مند مقاصد کے لیے استعمال کر سکتا تھا۔ اگر کوئی شے پیائش اور کاٹنے میں بلکل درست نہیں ہوتی مجھے اپنے استاد سے ڈانٹ سننا پڑتی۔ تنخواہ کا وہاں کبھی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ اکثر، میں مڑی پشت کے ساتھ اندھیری ورکشاپ میں بیٹھتا۔ میں نے اسے نوٹس دینے، اور خود کو آزاد کرانے کا فیصلہ کیا۔ ایک مرتبہ میں نے واقعی ایسا کیا، لیکن استاد نے میری کوئی پرواہ نہ کی، اور دوسری مرتبہ میں پھر اس کے پاس بیٹھا سلائی میں مشغول تھا۔

میں کتنا خوش تھا جب میں ان تھکے گھنٹوں کے بعد بیدار ہوتا تھا! اور پھر میں نے طے کیا، اگر یہ بیجا مداخلت والا

خواب کبھی آئندہ دوبارہ وقوع پذیر ہوا میں اسے پوری قوت سے پھینک دوں گا، اور زور سے چلاؤں گا:' یہ صرف ایک دھوکہ ہے، میں بستر میں لیٹا ہوں، اور میں سونا چاہتا ہوں'...اور دوسری رات میں پھر درزی کی دکان میں بیٹھا ہوا تھا۔

اس لیے وہ عمل تواتر کے ساتھ اداسی سے سالوں چلتا رہا۔ ایک مرتبہ، جب میں اور استاد الپی تھوفر میں ایک کسان کے گھر کام کر رہے تھے جس کے ساتھ میں نے اپنا کام سیکھنا شروع کیا تھا، ایسا ہوا کہ میرا استاد خاص طور پر میرے کام سے خوش نہ تھا۔' میں یہ جاننا چاہتا ہوں تمھارے خیالات دنیا میں کہاں ہیں؟' وہ چلّایا، اور مجھے خفگی سے دیکھا۔ میں نے سب سے زیادہ معقول شے کرنے کا سوچا کہ کھڑا ہو کر استاد سے وضاحت کروں، میں صرف اس سے تعاون کرنے کی وجہ سے کام کر رہا تھا، اور پھر اپنی چھٹی لیتا۔ لیکن میں یہ نہیں کر سکا۔ حال آں کہ میں نے اسے؛ جب استاد کارِ آموزی میں مصروف تھا، اپنا معروضہ پیش کیا، لیکن اس نے مجھے حکم دیا کہ اس کے لیے بینچ پر جگہ بناؤں۔ میں گوشے میں چلا گیا اور سلائی جاری رکھی۔ اسی دن ایک اور انسان سینے کے کام میں شامل کیا گیا۔ وہ ایک تنگ نظر فرد بوھیمیا کا رہائشی تھا جس نے ہمارے لیے انیس سال پہلے کام کیا تھا، اور سرکاری مکان سے گھر جاتے ہوئے جھیل میں گر چکا تھا۔ میں نے استاد کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھا، اور اس نے مجھ سے کہا:' تمھارے پاس سلائی کرنے کی کوئی خوبی نہیں ہے؛ تم جا سکتے ہو، تم اب سے اجنبی ہو۔' میرا اس موقع پر خواب میں خوف اتنا چھا گیا کہ میں بیدار ہو گیا۔

صبح کے دھندلکے صاف کھڑکیوں کے ذریعے میرے مانوس گھر میں جھلملاہٹ کر رہے تھے۔ Objects d'arts نے مجھے گھیرا ہوا تھا؛ کتابوں کی ایک عمدہ الماری میں ابدی ہومر، دیو قامت ڈانٹے، نا قابل تقابل شیکسپیئر، شاندار گوئٹے کھڑا تھا۔ تمام روشن اور لا فانی ہیں۔ ملحقہ کمرہ بچوں کی آوازوں سے گونج رہا تھا، جو جاگ کر اپنی ماں سے بچگانہ باتیں کر رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا جیسے میں نے دوبارہ دریافت کیا کہ سادہ و دلکش مٹھاس، پُر امن، شاعرانہ اور روحانیت شدہ زندگی جس میں مَیں اکثر اور بہت عمیق طور پر انسانی خوشی پر غور و فکر کر چکا ہوں مجھے حاصل ہے، تاہم، میں پریشان تھا کہ میں نے اپنے استاد کو پہلے' مطلع نہیں کیا، بل کہ اس نے مجھے برخواست کیا۔

اور کتنا قابل ذکر یہ مجھے نظر آتا ہے؛ چونکہ اس رات، جب میرے استاد نے مجھے' اجنبی بنا دیا'، میں نے آرام دہ نیند کا مزہ لیا۔ میں نے مزید اپنے سلائی کرنے کے دنوں کا خواب دیکھا، جو اب ماضی بعید میں پڑا ہوا ہے؛ جو اپنی غیر بناوٹی سادگی کی وجہ سے واقعی بہت ہی خوش گوار تھا، لیکن وہ اہمیت میں کسی طرح بھی کم نہ تھا۔ اس نے میری بعد کی زندگی کے سالوں پر نہایت گہرے سائے ڈالے۔

شاعر کے خوابوں کے اس سلسلے میں جو، اپنی نوجوانی کے سالوں میں، مسافر درزی رہ چکا تھا، اس کے خواب میں تکمیل تمنا کی برتری کو شناخت کرنا مشکل ہے۔ تمام خوش کُن واقعات اس کی بیدار زندگی میں وقوع پذیر ہوئے، جب کہ خواب ایک نا خوش گوار بھوت کی طرح کا سایہ اپنے ساتھ کھینچتا ہوا نظر آتا ہے جسے کافی عرصہ پہلے بھلا دیا گیا ہو۔ میرے اپنے خواب بھی اسی فطرت کی وجہ سے مجھے اس قابل بناتے ہیں کہ میں ایسے خوابوں کی تشریح کروں۔ نوجوان ڈاکٹر کی حیثیت سے میں نے کافی عرصہ کیمیائی ادارے میں کسی بھی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے بغیر اس سخت گیر سائنس کے لیے کام کیا، اس لیے بیداری کی حالت میں مَیں نے اس بے فائدہ اور واقعی میری طالب علمی کے شرم ساری کے دور میں اس کے بارے میں کبھی بھی کچھ نہیں سوچا۔ دوسری طرف، میں اس اثر کے خواب متواتر دیکھتا کہ میں لیبارٹری میں کام کر رہا، تجزیات اور تجربات اور علیٰ ہذاالقیاس کو قلم بند کر رہا ہوں۔ یہ خواب، امتحانی خوابوں کی

طرح ناپسندیدہ اور کبھی بھی نمایاں نہیں ہوتے۔ ان خوابوں میں سے ایک کے تجزیے کے دوران میری توجہ لفظ 'analysis' پر مبذول ہوئی جس نے مجھے ان کی تفہیم کے لیے کلید فراہم کی۔ پھر اس دن سے میں تجزیہ کار بن گیا۔ میں نے متعدد تجزیے ؛ بلا شبہ نفسیاتی تجزیے کیے جن کی بہت تحسین کی گئی۔ اب میں سمجھتا ہوں جب میں ان تجزیوں پر اپنی بیدار زندگی میں فخر کرتا ہوں، اور اپنی کامیابیوں کو بڑھانے کا رجحان رکھتا ہوں۔ میرے خواب رات کو مجھے، ناکام تجزیوں کے ساتھ ان کی طرف لے جاتے ہیں، جن پر فخر کرنے کا میرے پاس کوئی جواز نہیں۔ وہ تعزیری خوابوں کا اسی طرح آغاز ہیں جیسے درزی ایک مستند شاعر بن جاتا ہے۔ لیکن کیسے ایک خواب کے لیے ممکن ہے کہ اس میں نو دولتیہ خود کو فخر کے ساتھ کیسے خود تنقیدی کی جگہ رکھے، اور خواب کے موضوع کو تکمیل تمنا کے بجائے ایک عقلی تنبیہ کی رکاوٹ کی حیثیت سے لے؟ میں پہلے ہی اشارہ دے چکا تھا کہ اس سوال کا جواب متعدد مشکلات کو پیش کرتا ہے۔ ہم اختتام کر سکتے ہیں کہ خواب کی بنیاد اوّل اولعزمی کے ایک خود پسند تخیل پر مشتمل ہوتی ہے، لیکن اپنے مقام پر صرف اس کا دباؤ اور تذلیل خواب موضوع تک پہنچتے ہیں۔ فرد کو لازماً یاد رکھنا چاہیے کہ ذہنی زندگی میں لذت درد کے رجحانات ہیں جس کو ایسے اُلٹاؤ سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ میں اس میں کوئی اعتراض نہیں دیکھتا کہ ایسے تمام خوابوں کو تکمیل تمنا خوابوں سے امتیاز کرتے ہوئے تعزیری خواب گردانا جائے۔ میں ابھی تک پیش کیے گئے خواب کے نظریے کی کوئی حد نہیں دیکھتا، لیکن صرف اس نکتے کی رائے پر ایک زبانی رعایت دیتا ہوں جس کا تضاد کی طرف میلان اجنبی نظر آتا ہے۔ لیکن اس درجے کے انفرادی خوابوں کی ایک اور زیادہ عمیق مفصل تحقیق ہمیں ایک، دوسرے عنصر کی شناخت کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ میرے لیباریٹری خوابوں کے ایک غیر نمایاں ذیلی حصے میں مَیں عمر کے اس دور میں، جب مجھے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے سب سے زیادہ غمگین اور سب سے زیادہ ناکام سال میں رکھ دیا گیا، اس وقت تک مجھے کوئی مقام حاصل نہیں ہوا تھا، اور نہ ہی مجھے کوئی خیال تھا کہ کیسے خود کی کفالت کروں گا۔ پھر میں نے اچانک پایا کہ مجھے متعدد خواتین میں سے انتخاب کرکے شادی کرنے کا حق حاصل ہے! میں ایک مرتبہ پھر جوان تھا، اور مجھے اس سے زیادہ کیا چاہیے تھا۔ وہ خاتون بھی جوان تھی جس نے تمام مشکلات سے پُر سالوں میں میرا ساتھ دیا۔ اس طریقے سے، خواہشوں میں سے ایک جو بڑھتی ہوئی عمر کے آدمی کے دل کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے اس کو خواب اکسانے والی لاشعوری کی حیثیت سے افشا کیا جاتا ہے۔ دکھاوا اور خود احتسابی کے درمیان ابھرنے والا نفسیاتی ٹکراؤ یقیناً خواب موضوع کا تعین کرتا ہے، لیکن جوانی کے لیے اور زیادہ عمیق جڑ پکڑی خواہش تنہا ہی اسے خواب کی حیثیت سے ممکن بناتی ہے۔ فرد اکثر اپنے آپ سے، حتا کہ بیداری کی حالت میں بھی کہتا ہے: 'یقیناً، معاملات تمھارے ساتھ آج اچھے جا رہے ہیں۔ ایک مرتبہ تم زندگی کو بہت سخت پاتے ہو؛ لیکن، آخر کار، زندگی اُن دنوں بہت میٹھی تھی، جب تم ابھی نو جوان تھے'

خوابوں کا ایک دوسرا گروہ جس کا میں نے اکثر تجربہ کیا، اور جس کو منافقانہ طور پر شناخت بھی کیا، وہ اپنے موضوع کی حیثیت سے ان لوگوں کے ساتھ یادداشتیں رکھتا ہے جن سے بندہ کافی عرصے سے تعلقات منقطع کر چکا تھا۔ تجزیہ مستقل ایک موقع دریافت کرتا ہے جو مجھے ترغیب دیتا ہے کہ ان سابقہ دوستوں کے لیے سوچ کی آخری باقیات کو ایک طرف رکھ دیا جائے، اور انھیں اجنبیوں یا دشمنوں میں گردانا جائے۔ لیکن خواب متضاد تعلق کی منظر کشی کرتا ہے۔

ناول نگار یا شاعر کے بیان کردہ خوابوں پر غور کرنے میں، ہم اکثر یہ فرض کر سکتے ہیں کہ اس نے ریکارڈ کرنے

میں وہ تفصیل خارج کردی ہے جسے وہ انتشار پیدا کرنے والی اور غیر ضروری قرار دیتا ہے۔اس کے خواب ہمارے لیے ایک مسئلہ پیدا کرتے ہیں جسے میں ابھی حل کر دیتا اگر ہم خواب موضوع کی از سر نو قطعی پیدائش کے بارے میں جانتے۔

اوُ.رینک نے میری توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کرائی کہ گریم کی پریوں کی کہانیوں میں' چھوٹا دلیر درزی'، یا'ایک ضرب میں سات کہانی' ہے۔اُس سے ملتاجلتا خواب اوپر شروع میں بیان کیا گیا ہے۔درزی۔جو ہیرو بن جاتا ،اور بادشاہ کی بیٹی سے شادی کرتا ہے، ایک رات جب وہ شہزادی؛ اپنی بیوی، کے پاس لیٹا ہوا تھا اپنے پیشے کے بارے میں خواب میں دیکھتا ہے۔شک ہو جانے پر دوسری رات وہ مسلح محافظ مقرر کرتی ہے تاکہ وہ سن سکے جو خواب وہ کہتا ہے،اور اسے گرفتار کرلے۔لیکن چھوٹا درزی چوکنا ہو جاتا، اور اپنے خواب کو درست ثابت کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

برطرفی، تخفیف،اور معکوسیت کے پیچیدہ عمل سے جو خواب خیالات کے اثرات ہوتے ہیں، آخرش خواب کے اثرات ہو جاتے ہیں جن کے تکمیل تجزیہ سے خواب کے مناسب مرکب کا بہت اچھی طرح جائزہ لیا جا سکتا ہے۔میں یہاں خوابوں کے موثر اظہارات کی چند مثالوں پر گفت گو کروں گا جو، میں سمجھتا ہوں اوپر بیان کردہ کچھ معاملات کے ثابت کرنے میں حتمی کردار ادا کر سکتی ہیں۔

خواب 5. منفرد مفوضہ کام والے خواب کے بارے میں جس کو بڑے برگی نے میرے لیے میرے اپنے پیٹرو (نچلا دھڑ) کا حلقہ تیار کرنے کا کہا تھا۔ میں خواب میں اس سے مناسب دہشت محسوس نہ کیے جانے سے باخبر تھا۔درحقیقت یہ ایک سے زائد طریقوں سے تکمیل تمنا ہے۔تیاری خود تجزیہ کا اشارہ دیتی ہے جو میں نے سرانجام دیا، جیسے کہ وہ تھے۔میری خوابوں پر کتاب کو شائع کرنا جس کے تکمیل مسودے کی اشاعت کو ایک سال سے زائد عرصے تک کے لیے ملتوی کرنا واقعی نہایت تکلیف دہ تھا۔خواہش اب ابھرتی ہے کہ میں اس معکوسیت کے احساس کو نظر انداز کرتا،اور اس وجہ سے میں نے خواب میں کوئی دہشت (Grauen جس کے معنی سفید ہونا بھی ہیں) محسوس نہیں کی۔ میں grauen کے دوسرے معنی سے بھی فرار حاصل کرنا چاہتا تھا،اس لیے کہ میں پہلے ہی بلکل سفید ہونا شروع ہو گیا تھا،اور میرے بالوں کی سفیدی نے مجھے مطلع کیا اب زیادہ دیر نہیں ہوگی۔ہم جانتے ہیں کہ خواب کے اختتام پر یہ خیال نمائندگی حاصل کرنا چاہتا ہے:' میں اپنے بچوں کو ان کے ہدف تک مشکل سفر میں بغیر کسی امداد کے پہنچنے کے لیے چھوڑ نا چاہتا ہوں'۔

دونوں خوابوں میں جو اطمینان کا اظہار بیدار ہونے کے بعد والے لمحے کو منتقل کیا جاتا ہے، یہ اطمینان ایک معاملے میں اس توقع سے محرک بنا کہ میں اب یہ سیکھنے جارہا ہوں جو اس سے مراد ہے' میں پہلے ہی اسے خواب میں دیکھ چکا ہوں'، جو حقیقت میں ایک معاملے میں میرے پہلے بچے کی پیدائش کا حوالہ دیتا اور دوسرے معاملے میں وہ اس رائے کا محرک بنتا ہے کہ' وہ جو پیش اندیشگی اشارے سے اعلان کیا جاتا ہے' اب وقوع پذیر ہونے جارہا ہے، اور اطمینان یہ ہے کہ اسے میں نے اپنے دوسرے بیٹے کی آمد پر محسوس کیا۔یہاں وہی اثرات ہیں جو خواب خیالات میں چھائے ہوئے تھے،اب خواب میں باقی رہتے ہیں، لیکن عمل ممکنہ طور پر بلکل ایسا سادہ نہیں جیسا میرے خواب میں تھا۔اگر دو تجزیوں کا ذرا اور بغور جائزہ لیا جائے یہ دیکھا جائے گا کہ یہ اطمینان، جو احتساب سے بھیجا نہیں گیا ،اس ذریعے سے کمک وصول کرتا ہے جو احتساب سے خوف زدہ ہوتا ہے۔اس کا اثر یقینا مخالفت ابھارے گا اگر وہ خود کو

ایک ویسے ہی اور بلکل تیزی سے تیار اطمینان کے اجازت یافتہ ذریعے سے پردے کے پیچھے نہ چھپالیتا، اور پھر اس کے پیچھے سے کھسک جاتا۔ میں بدقسمتی سے خواب کے اس حقیقی معاملے کو تجزیے میں دکھانے میں ناکام رہا، لیکن ایک دوسری حالت سے مثال میرے مفہوم کو قابل تفہیم بنا دیتی ہے۔ میں درج ذیل معاملہ پیش کرتا ہوں: فرض کریں وہاں ایک آدمی میرے نزدیک ہے جس سے میں اتنی شدید نفرت کرتا ہوں کہ میں اُس کے ساتھ کچھ بھی غلط ہو مجھے خوشی ملتی ہے۔ لیکن میری فطرت کا اخلاقی رخ اِس جذبے کو راستا نہیں دیتا۔ میں اس کمینی خواہش کا اظہار بھی نہیں کر سکتا، اور جب کچھ اس کے ساتھ ہوتا ہے جس کا وہ حق دار نہیں ہوتا میں اپنے اطمینان کو دباتا ہوں، اور خود پر افسوس کے خیالات اور اظہار کے لیے دباؤ ڈالتا ہوں۔ ہر ایک خود کو زندگی میں کبھی اس کیفیت میں ضرور پاتا ہے۔ لیکن اب اِسے وقوع پذیر ہونا فرض کریں کہ نفرت کیا گیا شخص، خود کچھ اپنی حد سے آگے بڑھتا، اپنے اوپر ایک قابل حق تباہی لاتا ہے۔ میں اب اپنے اطمینان کو بے لگام کرتا ہوں کیوں کہ اس پر تعزیر آئی، اور میں ایک رائے کا اظہار کروں گا جو دوسرے غیر جانبدار اشخاص کے ساتھ اتفاق کرے گی۔ لیکن میں نے مشاہدہ کیا کہ میرا اطمینان دوسروں کے مقابلے میں اور زیادہ شدید ثابت ہوتا ہے، اس لیے وہ دوسرے ذریعے سے کمک حاصل کرتا ہے -- میری نفرت، جس کو اب تک اندرونی احتساب، اثر کے ذریعے پیش کرنے سے روکتا ہے، لیکن جو بدلے گئے حالات میں، ایسا کرنے سے مزید عرصے نہیں روکا جا سکتا۔ یہ معاملہ سماجی زندگی میں عام طور پر وقوع پذیر ہوتا ہے جب دائمی نفرت والے یا ناپسندیدہ اقلیت سے جڑے ہوئے کچھ جرائم کے مرتکب لوگ پائے جاتے ہیں۔ پھر وہ جو اِن کو سزا دیتے ہیں بلاشبہ ناانصافی کا ارتکاب کرتے ہیں، لیکن وہ اس امر سے باخبر ہونے سے اس اطمینان کے ذریعے روکے جاتے ہیں جو ان کے اندر طویل مدت سے موجود دباؤ کے اجراسے ابھرا ہے، لیکن اس درجے سے نہیں۔ اور خود نقادی جو پہلے نکتے کے حوالے سے تسلی دیتی ہے وہی دوسرے نکتے کو پرکھنے میں نظر انداز کرنے کے لیے بھی تیار ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ جب آپ دروازہ کھولتے ہو آپ کے اصل داخل کرنے کی خواہش کے مقابلے میں اور زیادہ لوگ داخل ہو جاتے ہیں۔

اعصابی خلل کی ایک خاص خاصیت، یعنی، اس کے اسباب اثر کو جگانے والے نتائج پیدا کرتا ہے، جو ماہیتی طور پر درست لیکن کمیتی طور پر زائد ہوتا ہے۔ وہ اِس کو ان خطوط پر قطعی نفسیاتی تشریح کی وضاحت کر کے داخل کرتا ہے۔ لیکن اثر ضرورت سے زائد لاشعور میں آگے جاتا اور دبا ہوا موثر ذریعہ حقیقی موقع سے وابستگی کا تعلق قائم کرتا ہے۔ اس کے اثر کی آزادی کے لیے، وہ بغیر احتجاج اجازت دے کر مطلوبہ راستا کھولتا ہے۔ ہماری توجہ اس لیے اس حقیقت کی طرف بلائی جاتی ہے کہ باہمی رکاوٹ والے تعلقات کو لازماً دبے ہوئے اور دبانے والے نفسیاتی وجدان کے درمیان صرف حاصل کردہ تعلق نہیں سمجھنا چاہیے۔ ان معاملات میں امراض الاسباب کا نتیجہ، دو ادارے تعاون اور باہمی کمک سے اتنا لاتے ہیں جتنی توجہ مستحق ہوتی ہے۔ یہ نفسیاتی میکانیت کے بارے میں اشارے ہمارے خوابوں میں اثرات کے اظہار کی تفہیم میں معاون ہوں گے۔ ایک اطمینان جو اس کا خواب میں ظہور بناتا ہے، اور جو، بلاشبہ، تیار حالت میں خواب خیالات میں صحیح جگہ پایا جا سکتا ہے، جس کو مکمل طور پر ہمیشہ حوالے کے ذریعے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ قانون کی حیثیت سے، یہ ضروری ہے کہ دوسرے ذریعے کو خواب خیالات میں تلاش کیا جائے، جس پر احتساب کا دباؤ کا انحصار ہوتا ہے، اور جو، دباؤ کے تحت، اطمینان بخش جذبے کو سرنگوں نہیں کرتا، بل کہ متضاد اثر پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ اول خواب قوت کی موجودگی میں اپنے اطمینان بخش اثر کو کچلے جانے سے اس قابل نہیں رہتا، اسے دوسرے ذریعے سے نمو پانے والے اطمینان بخش جذبے سے کمک دی جاتی ہے۔ پھر جو اثرات خواب میں نمودار ہوتے ہیں انھیں متعدد خراج

تحسینوں کے سنگم، اور خواب خیالات کے سلسلے میں لوازمے کی خوش فہمی کے ذریعے تشکیل دیا جاتا ہے۔ اثرات کے ذرائع خواب کار میں ویسا ہی اثر ملا کر اسے پیدا کر کے پیش کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔

ان ملوث تعلقات کی کچھ بصیرتیں قابل تحسین خواب سے حاصل کی گئیں ہیں جس میں 'non vixit' مرکزی نکتہ تشکیل پاتا ہے۔ اس خواب میں مختلف ماہیتوں کے اثر کا اظہار نمایاں موضوع میں دو نکات پر مرتکز ہے۔ دشمنانہ اور تکلیف دہ جذبات (خواب میں خود ہم یہ عبارتی ٹکڑا 'عجیب جذبات سے ابھرا ہوا' رکھتے ہیں۔) ایک دوسرے کو اس نکتے پر پھلانگتے ہیں جہاں میں نے اپنے حریف دوست کو الفاظ کی جوڑی سے تباہ کر دیا تھا۔ خواب کے اختتام پر میں بہت خوش تھا، اور امکانی طور پر یہ یقین کرنے پر بلکل تیار تھا جسے میں نے جاگنے پر بے سروپا شناخت کیا، یعنی، کہ وہاں بھوت ہیں جنھیں صرف خواہش کرنے پر صاف کیا جا سکتا ہے۔

میں نے ابھی تک اس خواب کے موقع کا ذکر نہیں کیا۔ یہ بہت اہم ہے، اور یہ ہماری رہنمائی کر کے خواب کے معنی تک لے جاتا ہے۔ میرے برلن والے دوست (جس کو میں نے FI کی حیثیت سے نامزد کیا) سے میں نے یہ اطلاع وصول کی کہ وہ ایک آپریشن سے گزرنے والا تھا، اور اس کے ویانا میں رہنے والے رشتے دار مجھے اس کی حالت سے آگاہ کریں گے۔ آپریشن کے بعد پہلے چند پیغامات بہت حوصلہ افزا نہیں تھے، اور مجھے بہت بے چینی میں مبتلا کیا۔ میں نے پھر خود اس کے پاس جانے کا ارادہ کیا، لیکن وقت پر ایک تکلیف دہ مرض کی شکایت پیدا ہوئی جس نے میرے ہر لمحے کو اذیت ناک بنا دیا۔ میں نے اب خواب خیالات سے یہ سیکھا کہ میں اس پیارے دوست کی زندگی کے لیے پریشان تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس کی واحد بہن، جس سے میں کبھی شناسا نہیں رہا، جوانی میں معمولی بیماری سے مرگئی تھی۔ خواب میں FI مجھے اپنی بہن کے بارے میں بتاتا، اور کہتا ہے: 'پون گھنٹے میں وہ مرگئی۔' میں تصور کر سکتا تھا کہ اس کی اپنی بدنی ساخت بہت زیادہ مضبوط نہیں تھی، اور میں اپنی خراب صحت کے باوجود بدتر خبر کی صورت میں سفر کرنے کے لیے تیار تھا-- اور کہ بہت دیر سے پہنچا، جس کے لیے میں خود کو ملامت کرتا رہتا ہوں۔ اور یہ ملامت کہ میں دیر سے پہنچا خواب کا مرکزی نکتہ بن چکی ہے، لیکن وہ ایک منظر میں پیش کی جاتی ہے جس میں میری طالب علمانہ دور کے محترم استاد برگی مجھے اسی شے پر اپنی دہشت ناک نیلی آنکھوں سے گھور کر ملامت کرتے ہیں۔ جو سبب اس منظر کی تبدیلی کے بارے میں لایا گیا وہ جلد ہی واضح ہو جاتا ہے: خواب خود منظر کو از سرنو پیش نہیں کرتا جیسا میں نے تجربہ کیا۔ یہ یقین کر کے، کہ وہ نیلی آنکھیں دوسرے آدمی کو چھوڑتی، لیکن مجھے نیست و نابود کرنے والا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ ایک معکوسیت ہے جو بظاہر تکمیل تمنا کی خواب کار ہے۔ میری اپنے دوست کی زندگی کے لیے تشویش، میری اس کے پاس وقت پر نا جانے کی خود ملامتی، میری شرم (وہ میرے پاس ویانا میں خوامخواہ دخل دینے نہیں آیا تھا) میری خود کو اپنی علالت کی وجہ سے معذور قرار دینے کی خواہش-- یہ سب جذباتی طوفان میں تعمیر ہوتا ہے جس کو میں اپنی نیند میں محسوس کرتا، اور جو خواب خیالات کے اس علاقے میں طیش بنتا ہے۔

لیکن وہاں خواب کے موقع کے لیے ایک دوسری شے جو بلکل مخالف اثر رکھتی تھی۔ آپریشن کے بعد ابتدائی دنوں کے دوران ناپسندیدہ خبر نا سننا پڑے، میں نے تمام معاملے کے بارے میں کسی سے بھی گفت گو کرنے کی خود پر پابندی عائد کر لی تھی۔ یہ میرے جذبات پر میرے اختیار کی غیر ضروری بے اعتباری کی غماز تھی۔ میں جانتا ہوں، بلا شبہ، یہ درخواست میرے دوست کی طرف سے نہیں آئی، لیکن وہ پیغامبر کی حد سے زیادہ بزدلی یا بے سروپائی کی وجہ سے تھی۔ تاہم چھپی ہوئی ملامت مکمل طور پر ناانصافی تھی۔ جیسا ہم جانتے ہیں، صرف ملامتیں 'جو اپنے اندر کچھ نہ بھی رکھتی

ہوں، وہ، زخمی کرنے کی طاقت رکھتی ہیں۔ سالوں پہلے، جب میں اب سے زیادہ جوان تھا، میں دو آدمیوں کو جانتا تھا جو دوست تھے، اور جنھوں نے مجھے اپنی دوستی سے توقیر بخشی؛ اور میں نے بلکل جاہلانہ انداز میں ایک کو بتایا کہ دوسرے نے اس کے بارے میں کیا کہا تھا۔ یہ حادثہ، بلا شبہ، میرے دوست FI کے معاملات میں کچھ نہیں کرتا، لیکن میں اس ملامت کو کبھی نہیں بھولا جو مجھے اس موقع پر سننی پڑی۔ دو دوست جن کے درمیان میں نے مشکلات کھڑی کیں، ایک پروفیسر فلیشی اور دوسرے کو میں ان کے پیدائشی نام جوزف سے پکاروں گا۔ یہ وہ نام ہے جو میرے دوست اور حریف P کا بھی ہے جو خواب میں نمودار ہوا۔

خواب میں یہ عنصر بلا کسی سبب کے ملامت کی نشاندہی کرتا ہے کہ میں اپنے پاس کچھ بھی نہیں رکھ سکتا، اور ویسا ہی FI کا سوال کرتا ہے، جیسے ان معاملات کا کتنا میں نے P کو بتایا تھا۔ لیکن یہ ماضی کی یادوں کی مداخلت ہے جو بہت دیر سے آنے پر حال سے اس وقت کی ملامت کی ترسیل کرتی ہے جب میں برگی لیبارٹری میں کام کرتا تھا، اور دوسرے شخص کو خواب میں نیست و نابود کرنے والے منظر میں جوزف کے ذریعے متبادل بننے سے میں اس منظر کو نہ صرف اوّل ملامت -- کہ میں بہت دیر سے پہنچا -- بل کہ دوسری ملامت کو بھی پیش کرنے کے قابل ہوا، جسے اور زیادہ مضبوطی سے دبنے نے اس کے اس اثر کو متاثر کیا کہ میں رازوں کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ اس خواب میں تکثیف اور استبدال کے عمل کے ساتھ اس کے مقاصد اب بلکل واضح ہو جاتے ہیں۔

میری رازوں کو افشا نہ کرنے والے فرمان پر موجودہ معمولی جھنجھلاہٹ، سطح کے نیچے بہت دور بہاؤ سے اچھلتے ہوئے کمک لاتی ہے، اور اس لیے ان اشخاص کی طرف دشمنانہ جذبات کو موڑتی ہے جو واقعی مجھے پیارے ہیں۔ ذریعہ جو یہ پیش کرتا ہے وہ میرے بچپن میں پایا جاتا ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میری گہری دوستی کے ساتھ دشمنیاں ماضی میں میرے ہم عمر شخص سے بچکانہ تعلقات میں موجود تھیں جو مجھ سے ایک سال بڑا میرا بھتیجا تھا۔ تعلقات میں اس کو مجھ پر برتری حاصل تھی، اور اسی سے میں نے ابتدا میں خود کو دفاع کرنا سیکھا۔ ہم ایک ساتھ رہتے، ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے، ایک دوسرے سے محبت کرتے، لیکن موقع پر، جس کی بوڑھے آدمی کا بیان تصدیق کرتا ہے، ہم بے معنی بات پر جھگڑتے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی بھی کرتے تھے۔ ایک مخصوص لحاظ سے، میرے تمام دوست اس پہلی شخصیت کی تجسیم ہوتے ہیں، اور وہ تمام بھوت ہیں۔ میرا بھتیجا خود ایک جوان آدمی کی حیثیت سے واپس آیا، اور پھر ہم سیزر اور بروٹس کی طرح تھے۔ ایک گہرا دوست اور قابل نفرت دشمن میری نفسیاتی زندگی کے ناگزیر جزو ہیں۔ میں انھیں ہمیشہ نیا تخلیق کرتا ہوں، اور بار بار میرا بچکانہ مثالی کردار ان سے اس قدر نزدیک ہو جاتا ہے کہ دوست اور دشمن دونوں ایک ہی شخصیت میں مرتکز ہو جاتے ہیں۔ لیکن بیک وقت نہیں، اور نہ ہی مستقل تبدیلی کے ساتھ، جیسی میرے ابتدائی بچپن کے معاملے میں تھا۔

جب ایسی وابستگیاں وجود رکھتی ہوں، جذبے کا ایک حالیہ موقع ماضی کے بچکانہ مواقع اور اس کے اثرات کے سبب کی حیثیت سے تبدیلی میں کیسے خرچ کیا جاتا ہے۔ میں اس پر ابھی غور نہیں کروں گا۔ ایسی ایک تحقیق درست طریقے سے لاشعور کی نفسیات سے تعلق رکھتی ہے، یا وہ خللِ اعصاب کی ایک نفسیاتی تشریح ہے۔ اب ہم خواب کی تشریح کے مقاصد کے لیے فرض کرتے ہیں کہ بچکانہ یادداشتیں خواب میں خود پیش ہوتیں، یا تخیل کے ساتھ تخلیق کی جاتی ہیں۔ یہ کم وبیش ذیل کا موضوع ہے: ہم دو بچے کسی بات پر جھگڑتے ہیں -- جسے ہم غیر طے شدہ چھوڑتے ہیں، حال آں کہ یادداشت، یا یادداشت کا وہم، ایک شے کے بارے میں متعین رائے رکھتا ہے -- اور ہر ایک دعوا کرتا ہے

وہ وہاں پہلے پہنچا، اس لیے اس پر اس کا پہلا حق ہے۔ ہم ایک دوسرے کو مکے مارتے؛ حق کے مقابلے میں طاقت فتح یاب ہوتی، اور خواب کے اشارے کے مطابق، میں جانتا ہوں کہ میں (اپنے اندر خطا پا کر) غلط تھا؛ لیکن اس مرتبہ میں زیادہ طاقت ور تھا، اور میدان جنگ پر قبضہ جمالیا۔ شکست خوردہ لڑا کو میرے باپ، اپنے دادا کی طرف بھاگتا، اور مجھ پر الزام تراشی کرتا ہے، اور میں اپنا دفاع ان الفاظ سے کرتا ہوں: 'میں نے اسے مارا، اس لیے کہ اس نے مجھے مارا۔' اس طرح، یہ یادداشتیں، یا اور زیادہ ممکنہ طور پر، تخیل جو تجزیے کے دوران میری توجہ پر خود دباؤ ڈالتا -- بغیر کسی مزید ثبوت کے میں خود نہیں جانتا کیسے -- اور خواب خیالات کا مرکزی عنصر بن جاتا ہے، جیسے چشمہ کا پیالہ جو اُس پانی کو جمع کرتا ہے جو اس میں بہتا ہے۔ اس نکتے سے خواب خیال ذیلی گذرگاہوں کے ساتھ بہتا ہے: 'وہ آپ کی سیدھی خدمت کرتا ہے کہ آپ کو میرے لیے ایک راستا بنانا چاہیے تھا۔ تم کیوں مجھے دھکا دے رہے ہو؟ مجھے تمھاری ضرورت نہیں؛ میں کسی اور کو اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے تلاش کرلوں گا' وغیرہ۔ پھر گذرگاہیں کھولی جاتی ہیں جن سے یہ خیالات دوبارہ واپس خواب نمائندگی میں بہتے ہیں۔ اس کے لیے میں اپنے متوفی دوست جوزف کو ملامت کرتا ہوں۔ وہ برگی لیبارٹری میں ترقی کے لیے میرے بعد قطار میں تھا، لیکن وہاں ترقی بہت سست رفتار تھی۔ دونوں معاونین میں سے کوئی ایک بھی اس جگہ سے نہیں ہٹا، اور جوان بے صبرے ہوگئے۔ میرا دوست، جو جانتا تھا کہ اس کے دن گنے جاچکے ہیں، اور اعلا حکام سے کسی گہرے تعلق سے بندھا ہوا نہ تھا، کبھی اپنے جذبات کا آزادانہ اظہار کرتا، جیسے اس کے اعلا حکام جانتے تھے کہ وہ شدید بیمار ہے، اس کو ترقی کے ذریعے ہٹانے کی خواہش، حساس مکروہ کام کی ثانوی تشریح تھی۔ کئی سال پہلے، یقیناً، میں نے خود بہت ہی شدت کے ساتھ اسی خواہش کو نہایت عزیز جانا تھا -- وہ جگہ حاصل کرلوں جو خالی پڑی ہوئی تھی، جب کبھی بھی درجہ بندی اور ترقی کی دبی ہوئی حریص خواہشوں کی تکمیل کے لیے راستا کھلے۔ شیکسپیئر کا شہزادہ ہال خود کو اس لالچ سے چھڑا نہ سکا کہ دیکھے تاج کتنا موزوں ہے جب وہ اپنے والد کے بستر علالت کے پاس تھا۔ لیکن، تیزی سے سمجھا جا سکتا ہے، خواب اس خود غرضانہ خواہش کا سزاوار مجھے نہیں بل کہ میرے دوست کو سمجھتا ہے۔

'جیسے وہ اوالعزم تھا، میں نے اسے قتل کیا۔' جیسے وہ توقع نہیں کرسکتا تھا کہ دوسرا آدمی اس کے لیے راستا بنا سکتا ہے، آدمی نے خود اس کو راستے سے باہر کیا۔ میں ان خیالات کو فوراً دوسرے آدمی کی یونیورسٹی میں تدفینی رسومات کے بعد جگہ دیتا ہوں۔ اطمینان کا کردار جسے میں نے خواب میں محسوس کیا اسے اس طرح تشریح کیا جا سکتا ہے: ایک درست سزا، وہ آپ کی صحیح خدمت کرتی ہے۔

اس دوست کی تدفین کے موقع پر ایک جوان آدمی نے درج ذیل تبصرہ کیا، جو بظاہر بے موقع نظر آیا: 'پادری نے ایسے تقریر کی جیسے اس ایک انسان کے بعد دنیا کا زیادہ دیر وجود نہیں رہ سکتا۔' یہاں مخلص انسان کے دل میں بغاوت کا تحرک تھا، جس کا غم غلو سے درہم برہم ہوگیا، لیکن اُس تقریر سے خواب خیالات منسلک ہیں: 'کوئی بھی واقعی ناگزیر نہیں ہے؛ کتنے آدمیوں کو میں پہلے ہی قبر تک پہنچا آیا ہوں! لیکن میں ابھی تک زندہ ہوں؛ میں ان سب کو زندہ رکھتا ہوں؛ میں میدان کا دعوے دار ہوں۔' ایسا خیال، اس لمحے جب میں یہ خوف کھاتا ہوں اگر میں اسے دیکھنے کے لیے سفر کروں میں اپنے دوست کو مزید زندوں کے درمیان نہیں پاؤں گا۔ یہ صرف اس مزید ارتقا کی اجازت دیتا ہے کہ میں ایک مرتبہ پھر کسی کو زندہ رکھنے میں خوش ہوں؛ جو یہ ہے کہ مرنے والا میں نہیں بل کہ وہ تھا۔ میں میدان کا شہسوار ہوں، جیسے ایک مرتبہ میں اپنے بچپن کے تخیلاتی منظر میں تھا۔ یہ اطمینان، بچپن میں آغاز رکھتا ہے، اس حقیقت

کا کہ میں میدان کا شہسوار ہوں، اثر کے بہت زیادہ حصّے کا احاطہ کرتا ہے جو خواب میں نمودار ہوا۔ میں خوش ہوں کہ میں زندہ ہوں؛ میں نے اس جذبے کو شوہر کی معصوم انانیت کے ساتھ اظہار کیا جو اپنی بیوی سے کہتا ہے: 'اگر ہم میں سے کوئی ایک مرتا ہے، میں پیرس چلا جاؤں گا۔' میری توقع اس کو اس حقیقت کی حیثیت سے لیتی ہے کہ میں وہ ایک نہیں ہوں جو مرے گا۔

اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بندے کے خوابوں کی تشریح اور ان کو مطلع کرنے کے لیے خود اعتمادی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بندے کو تمام شاندار روحوں میں سے واحد بدمعاش کو افشا کرنا ہے جس کے ساتھ بندہ زندگی کی سانس کی شراکت کرتا ہے۔ اس طرح، میں بلکل قابلِ تفہیم ہو جاتا ہوں کہ بھوت اتنے عرصے وجود رکھتا ہے جتنے عرصے فرد اسے زندہ رکھنا چاہتا ہے، اور وہ ایک خواہش سے مسخ کیا جا سکتا ہے۔ اسی سبب سے میرے دوست جوزف کو سزا دی گئی۔ لیکن بھوت میرے بچپن کے دوست کی کامیاب تجسیم ہے۔ میں اس شخص کی جگہ کو خود سے بار بار تبدیل کرنے پر شکر ادا کرتا ہوں، اور متبادل بلا شک اس دوست کے لیے پایا جاتا ہے جسے میں گنوانے کے مقام پر ہوں۔ کوئی بھی ناگزیر نہیں ہے۔

لیکن اس دوران خواب احتساب کیا کر رہا تھا؟ اس نے سب سے زیادہ اہم اعتراض کو خیالات کے سلسلے کی ایسی ظالم خود غرضانہ خاصیت کے ذریعے کیوں نہیں اٹھایا، جس نے چھپے ہوئے اطمینان کو انتہائی بے آرامی میں تبدیل کیا؟ میں سمجھتا ہوں یہ اس لیے ہے کیوں کہ دوسرے نا قابلِ اعتراض خیالات کے سلسلے انھی اشخاص کا حوالہ دیتے ہوئے اطمینان کا نتیجہ دیتے ہیں، اور ان کے اثر سے ممنوعہ بچپن کے ذرائع آگے بڑھ کر احاطہ کرتے ہیں۔ خیال کے ایک دوسرے طبقے میں، یادگار کی نقاب کشائی کے موقع پر میں خود سے کہتا ہوں: 'میں اپنے بہت سے پیارے دوستوں کو گنوا چکا ہوں، کچھ کو موت سے، کچھ کو دوستی تحلیل ہونے سے؛ کیا یہ اچھا نہیں کہ متبادلات اپنے کو خود ہی پیش کریں، کہ میں نے ایک دوست حاصل کیا جو میرے لیے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ اہمیت رکھتا، اور جس کو میں اب ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا، اس لیے اس عمر میں مجھے نئی دوستیاں تشکیل دینا آسان نہیں؟' اپنے گنوائے ہوئے دوست کے اس متبادل کو پانے کی تسلی خواب میں بغیر کسی رکاوٹ کے لی جا سکتی ہے، لیکن اس کی پشت پر کمینی تسلی کا دشمنانہ احساس بچپن کے ذریعے سے سازش کرتا ہے۔ بچکانہ جذبہ بلا شبہ آج کے عقلی جذبے کو کمک دے کر مدد کرتا ہے؛ لیکن بچکانہ نفرت بھی اپنا راستا اس نمائندگی میں پاتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ، خواب میں خیالات کے ایک دوسرے سلسلے کا نمایاں حوالہ ہے، جو تسلی کا نتیجہ دیتا ہے۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے، طویل انتظار کے بعد، میرے دوست کے گھر ایک چھوٹی بچی پیدا ہوئی۔ میں جانتا تھا وہ اپنی بہن کے لیے کتنا غمگین رہتا تھا جس کو اس نے ابتدائی عمر میں گنوا دیا تھا، اور میں نے اسے لکھا کہ میں محسوس کرتا ہوں وہ اس بچی کو وہ محبت دے گا جو وہ اپنی بہن کے لیے محسوس کرتا ہے، اور مجھے امید ہے یہ چھوٹی بچی کم از کم اس نا قابلِ تلافی نقصان کو بھلا دے گی۔

اس طرح یہ سلسلہ پوشیدہ خواب موضوع کو سطحی خیالات سے منسلک کرتا ہے، جہاں سے راستے متضاد سمتوں میں روشن کیے جاتے ہیں: 'کوئی بھی ناگزیر نہیں ہے۔ دیکھو یہاں صرف بھوت ہیں، وہ سب جن کے لیے بندہ واپسی کا سوچ نہیں سکتا' اور اب خواب خیالات کے متضاد اجزائے ترکیبی کے درمیان وابستگی کا بندھن نہایت سختی سے حادثاتی حالات نے باندھا جو میرے دوست کی چھوٹی بچی اس نام کو رکھتی ہے جو میری جوانی میں ساتھ کھیلنے والی لڑکی رکھتی تھی۔

وہ لڑکی بلکل میری ہم عمر تھی، اور میرے سب سے قدیم دوست اور حریف کی بہن تھی۔ میں نے پاؤلین نام بڑے سکون سے سنا، اور اس حادثے کی تلمیح کے لیے خواب میں ایک جوزف کی جگہ دوسرے جوزف سے پُر کی، اور دبے ہوئے مشابہ ابتدائیوں کو فلیشی اور Fl نام سے بدلنا ناممکن پایا۔ اس نکتے سے خیالات کی قطار میرے اپنے بچوں کے نام رکھنے تک آئی۔ میں نے زور دیا کہ نام آج کے رواج کے مطابق منتخب نہ کیے جائیں، بل کہ ان کے احترام میں رکھے جائیں جو ہمیں بہت پیارے ہیں۔ بچوں کے ناموں نے انھیں بھوت بنا دیا۔ اور آخرش، کیا تمام آدمیوں کے لیے بچوں کی افزائشِ نسل لا فانیت تک رسائی کا واحد راستا ہے۔

میں خواب کے اثرات پر ایک دوسرے نقطۂ نگاہ سے چند مشاہدات کا اضافہ کروں گا۔ سونے والے کی نفسیات میں ایک متاثر کن رجحان-- جسے ہم موڈ کہتے ہیں-- اس کے نمایاں عنصر کی حیثیت سے مشتمل ہو سکتا ہے، اور وہ مطابقت رکھنے والا رجحان خواب میں ڈالتا ہے۔ یہ رجحان دن بھر کے تجربات اور خیالات کا نتیجہ ہو سکتا ہے، یا وہ اصلاً عضویاتی ہو سکتا ہے۔ دونوں ہی صورتوں میں وہ مطابقت والے خیالات کے سلسلے کے ساتھ ہوگا۔ کہ خواب کا یہ تمثّلی (ideational) موضوع ایک موقع پر پُر اثر رجحان کو بنیادی طور پر متعین کرتا ہے، جب کہ ایک دوسرے موقع پر وہ ثانوی طریقے سے عضویاتی طور پر جذباتی شوق و میلان سے بیدار کیا جاتا ہے، جو خواب کی تشکیل کے مقاصد کے لیے لاتفرقی ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ اُس حد کے ماتحت ہوتا، اور صرف تکمیل تمنا کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ اپنی نفسیاتی قوت تنہا خواہش کو دے سکتا ہے۔ حقیقت میں موجود مزاج ویسا ہی برتاؤ پائے گا جیسی سنسنی خیزی نیند کے دوران وقوع پذیر ہوتی ہے، جسے یا تو نظر انداز یا از سر نو تکمیل تمنا کے لحاظ سے پیش کیا جاتا ہے۔ نیند کے دوران تکلیف دہ مزاج خواب کی اتنی زیادہ مقصدی قوت بن جاتا ہے، جتنا وہ توانائی سے بھرپور خواہشات کو بیدار کرتا ہے، جسے خواب کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ لوازمہ جس میں وہ پکے ہوتے ہیں یہاں تک بڑھا دیا جاتا ہے کہ وہ تکمیل تمنا کے اظہار کی خدمت کرنے کے قابل بن جاتا ہے۔ خواب خیالات میں تکلیف دہ مزاج کا اور زیادہ شدید اور زیادہ چھایا ہوا عنصر اور زیادہ یقین اور مضبوطی سے خواہش کے جذبات کو دبا کر بے آرامی کے موقع کا فائدہ لیتا ہے، جو بصورت دیگر بے ساختگی تخلیق کرے گا، اور یہ بھی دریافت کرے گا کہ نمائندگی کو لازمی بنانے کے کام کا اور زیادہ مشکل حصہ پہلے ہی تکمیل پا چکا ہے؛ اور ان مشاہدات کے ساتھ ہم ایک مرتبہ پھر تشویشی خوابوں کے مسئلے کو چھوتے ہیں، جو خواب سرگرمی کو سرحدی معاملہ ثابت کریں گے۔

9 - ثانوی مفصّل بیان

ہم آخر کار اپنی توجہ خواب کی تشکیل کرنے والے چوتھے عنصر کی جانب مبذول کرتے ہیں۔

اگر ہم خواب موضوع کی اپنی تحقیق سے پہلے ہی بیان کردہ سطور کی روشنی میں خواب خیالات میں جاذبِ توجہ وقوع پذیریوں کی ابتدا کا جائزہ لیں، ہم ان عناصر کی طرف آتے ہیں جن کی وضاحت صرف ایک بلکل نئے مفروضے سے کی جا سکتی ہے۔ میں اپنے ذہن میں اصابات (cases) رکھتا ہوں جہاں بندہ خواب میں حیرت، غصہ، یا مزاحمت کا نمایاں طور پر اظہار کرتا ہے، اور خواب موضوع کے جزو ہونے کی وجہ سے بذات خود وہ خوابوں میں ان تنقیدی جذبات کی کثرت کو خواب موضوع کے خلاف نہیں موڑ سکتا۔ لیکن اس کا ثابت کرنا خواب لوازمے کا حصہ ہے، جسے اٹھایا اور موزونیت سے اطلاق کیا جاتا ہے، جس کو میں پہلے ہی مناسب مثالوں کے ذریعے دکھا چکا ہوں۔ تاہم،

خواب لوازمے میں اس قسم کی تنقید نہیں پائی جا سکتی۔ پھر اس تنقید سے کیا مراد ہے جو خوابوں میں کبھی کبھار نہیں ہوتی: 'آخر کار، وہ صرف ایک خواب ہی تو ہے'؟ یہ خواب کی اصل تنقید ہے، ایسی جیسی شاید میں بناتا اگر میں جاگتا ہوتا۔ کبھی کبھار وہ صرف بیداری کا آغاز نہیں ہوتا، حال آں کہ اکثر اسے تکلیف دہ احساس کے ذریعے مُقدم کیا جاتا ہے، جب وہ عام سطح پر آتا، اورخواب حالت کی قطعیت کی تصدیق کرتا ہے۔ خیال: 'آخر کار، وہ صرف خواب ہی تو ہے' خواب میں مَیں خود وہی ارادہ رکھتا ہے جیسا وہ اسٹیج پر اوفن بیخ کی بیلی ھیلینی کے لبوں پر ہوتا ہے۔ وہ اسے کم سے کمتر میں تلاش کرتا ہے جسے تجربہ کیا جا چکا تھا، اور جو آنے والا ہوتا، اور اس میں وہ شفقت و کرم حاصل کرتا ہے۔ نیند کو لوری دینے کی خدمت ایک خاص ذہنی ادارہ کرتا ہے جو دیے گئے لمحے میں خود کو ابھارنے اور خواب یا منظر کے سلسلے کو جاری رکھنے کا ہر موقع رکھتا ہے۔ لیکن یہ زیادہ مناسب ہے کہ سونے کو جایا جائے اور خواب کو نظر انداز کیا جائے،' کیوں کہ آخر کار وہ صرف ایک خواب ہی تو ہے'۔ میں تصور کرتا ہوں کہ تحقیری تنقید: 'آخر کار، وہ صرف ایک خواب ہی تو ہے،' خواب میں اس لمحے نمودار ہوتی ہے جب احتساب، جو بلکل نہیں سوتا، محسوس کرتا ہے کہ وہ پہلے ہی شامل کیے جانے والے خواب کی وجہ سے حیران تھا کہ اس سے خواب کو دبانے میں بہت زیادہ دیر ہوگئی۔ احتساب کا دارہ تکلیف دہ جذبے یا تشویش کے تبصرے کے ساتھ اس سے ملتا ہے جو خواب میں ابھرتا ہے۔ یہ esprit d'escalier کا نفسیاتی احتساب کی طرف سے اظہار ہوتا ہے۔

اس مثال میں ہم ناقابل تردید ثبوت رکھتے ہیں کہ ہر شے جو خواب رکھتا ہے وہ خواب خیالات سے نہیں آتی، بل کہ ایک نفسیاتی فعل ہے، جسے ہمارے بیداری کے خیالات سے امتیاز نہیں کیا جا سکتا، خواب موضوع اس سے اپنا تعاون کر سکتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کیا یہ صرف استثنائی معاملات میں وقوع پذیر ہوتا ہے، یا نفسیاتی ادارہ جو بصورتِ دیگر احتساب کی حیثیت سے سرگرم ہوتا ہے خواب کی تشکیل میں دائمی کردار ادا کرتا ہے؟

بعد والے نقطۂ نگاہ کے لیے فرد کو بغیر ہچکچاہٹ کے ضرور طے کرنا چاہیے۔ یہ ناقابلِ اختلاف امر ہے کہ احتسابی ادارہ، جس کا اثر ہم نے خواب موضوع میں چھوڑنے اور پابندیوں میں شناخت کیا، وہ اسی طرح موضوع میں بدنیتی سے اضافہ اور اطناب کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اکثر یہ بدنیتی سے کیا گیا اضافہ فوراً شناخت کیا گیا۔ اس کو خواب میں ہچکچاہٹ کے ساتھ متعارف کرایا گیا۔ اس کا پیش لفظ 'اگر' ہوتا ہے۔ وہ اپنی خود کی کوئی خصوصی قوت حیات نہیں رکھتا، اور مستقل طور پر اُن نکات میں شامل کیا جاتا ہے جہاں وہ خواب موضوع کے دو حصّوں کو ملاتا یا خواب کے دو حصّوں میں تسلسل کو جاری رکھتا ہے۔ وہ خواب لوازمے کی اصل اشیاء کے مقابلے میں یادداشت میں چسپاں ہونے کی کم اہلیت کو عیاں کرتا ہے۔ اگر خواب بھلا دیا جائے، وہ پہلے ہی بھلا دیا جاتا ہے، اور میں شدت سے شک کرتا ہوں کہ ہماری بار بار کی شکایت کہ جو خواب ہم دیکھ چکے ہیں اس خواب کا اکثر حصّہ بھول جاتے ہیں، اور اس کے صرف وہ اجزا یاد رہتے ہیں جن کی ان فوری آنے والے مضبوط خیالات کے ذریعے وضاحت کی جاتی ہے۔ مکمل تجزیے میں ان بدنیتی سے کیا گیا اضافہ اکثر اس حقیقت سے دھوکہ دیا جاتا ہے کہ ان کے لیے کوئی لوازمہ خواب خیالات میں دریافت نہیں ہوتا۔ لیکن پُر احتیاط جائزے سے میں اس معاملے کو ضرور بیان کرتا ہوں۔ اکثر معاملات میں یہ بدنیتی پر مبنی اضافی خیالات کو لوازمے کی حیثیت سے خواب خیالات میں پرکھا جا سکتا ہے جو خواب میں نہ ہی اپنی ذاتی خوبی اور نہ ہی خوش فہمی یقینی ہونے کی کی بنا پر جگہ کا دعوا کرتے ہیں۔ بہت ہی انتہائی معاملات میں خواب کی تشکیل میں نفسیاتی عمل کام کرتا ہے جس پر ہم اب اصل تخلیق کے ابھرنے کے اسباب پر غور کر رہے ہیں۔ وہ جب کبھی بھی ممکن ہوتا ہے کسی

بھی مناسب شے کا استعمال کرتا ہے جسے وہ خواب لوازمے میں پاتا ہے۔

خواب کار کے اس کردار کو جو نمایاں کرتا ہے، وہی اس سے غداری بھی کرتا ہے، یہ اس کا رجحان ہوتا ہے۔ یہ عمل اس طریقے سے آگے بڑھتا ہے جس کو شاعر کینہ پروری سے فلسفیوں سے منسوب کرتے ہیں: یہ چیتھڑوں اور دھجیوں کے ساتھ خواب کی ساخت میں ہونے والے شگافوں اور دڑاروں کو روک دیتا ہے اس کی کوششوں کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خواب بے سروپائی اور بے ربطی کے ظہور کو گنوا دیتا، اور قابل تفہیم طریقے تک جا پہنچتا ہے۔ لیکن کوشش ہمیشہ مکمل کامیابی سے ہم کنار نہیں ہوتی۔ اس طرح، خواب، وقوع پذیر ہوتا ہے جو سطحی جائزے پر، بے سقم منطقی اور درست نظر آتا ہے۔ وہ ممکنہ حالت سے شروع ہوتا، مستقل تبدیلیوں سے جاری رہتا، اور اسے -- حال آں کہ یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے -- فطری اختتام تک لاتا ہے۔ یہ خواب نفسیاتی عمل کے ذریعے ہماری بیداری کے خیال سے مماثل ہوتا اور سب سے زیادہ مفصل بیان تلاش کرتا ہے۔ وہ ایک معنی رکھتا ہوا نظر آتا ہے، لیکن یہ معنی خواب کے اصل معنی سے بہت زیادہ دور ہوتے ہیں۔ اگر ہم ان کا تجزیہ کریں، ہم اس کے قائل ہوتے ہیں کہ ثانوی مفصل بیان لوازمے سے عظیم ترین آزادی سے نمٹتا، اور اپنے صحیح تعلقات کو کم از کم جتنا ممکن ہو باقی رکھتا ہے۔ یہ وہ خواب ہیں جو پہلے ہی تشریح کیے جا چکے ہیں اس سے پہلے کہ ہم انھیں بیداری کی تشریح کا ماتحت کریں۔ دوسرے خوابوں میں یہ رجحانی مفصل بیان ایک نکتے تک کامیاب ہوتا ہے۔ اور صرف اس ایک نکتے تک استقلال قائم رہتا نظر آتا ہے، لیکن پھر خواب غیر شعوری یا پریشان ہو جاتا ہے۔ لیکن شاید اس سے پہلے وہ اسے مکمل کرے وہ ایک مرتبہ پھر عقلیت کی مشابہت تک بلند ہوتا ہے۔ تاہم دوسرے خوابوں میں مفصل بیان مکمل طور پر ناکام ہوتا ہے۔ ہم خود کو اجزائی موضوعات کے بے شعور مادے کے سامنے بے یار و مددگار پاتے ہیں۔

میں خواب کی تشکیل کرنے والی اس چوتھی قوت کا انکار کرنا نہیں چاہتا، جو بہت جلد ہمارے لیے آشنا ہو جائے گی -- یہ حقیقت میں چار عناصر میں سے خواب تخلیق کرنے والا صرف واحد عنصر ہے جس سے ہم دوسرے تعلقات کے حوالے سے واقف ہیں -- میں ہمارے خوابوں کے بنانے میں نئی تخلیقی سرگرمی والے اس چوتھے عنصر کے شعبے کا انکار کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن اس کا اثر، دوسرے عناصر کی طرح، خاص طور پر خواب خیالات میں پہلے ہی تشکیل دیا گیا نفسیاتی لوازمہ، ترجیح اور انتخاب میں واقعی کوشش کرتا ہے -- اب وہاں ایک اصابہ ہے جہاں وہ بہت بڑی حد تک تعمیر کا کام خواب میں سامنے آنے والے چہرے کے لیے اس حقیقت کے ساتھ چھوڑتا ہے کہ وہ ایسی ساخت استعمال کیے جانے کا انتظار کرتا ہے جو پہلے ہی خواب خیالات کے لوازمے میں وجود رکھتی ہے۔ میں خواب خیالات کے عنصر کو بیان کرنے کا عادی ہوں، جو میں اپنے 'تخیل' کے ذہن میں رکھتا ہوں۔ میں شاید غلط فہمی کو نظر انداز کر دوں اگر میں فوراً بیدار زندگی کے خیالی پلاؤ کی طرف مشابہ کی حیثیت سے اشارہ نہ کروں۔ اس عنصر کی طرف سے ہماری نفسیاتی زندگی میں ادا کردہ کردار کو ابھی تک نفسیات دانوں نے مکمل طور پر شناخت اور افشا نہیں کیا؛ گو کہ ایم. بینیڈکٹ، نے جیسا مجھے نظر آتا ہے، ایک شاندار آغاز کیا تھا۔ تاہم خیالی پلاؤ شاعروں کی معصومانہ بصیرت سے فرار حاصل نہیں کر سکا۔ ہم سب اس کے ذیلی کرداروں سے آشنا ہیں جنھیں الفانسو ڈاؤڈٹ نے Nabab میں پیش کیا۔ تحلیل نفسی کا مطالعہ اس حیرت انگیز حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ تخیلات یا خیالی پلاؤ ہسٹریا سے فوراً پہلے کی علامتیں ہیں -- کم از کم، ان کی ایک عظیم اکثریت ہسٹریائی علامتوں کے لیے حقیقی یادداشتوں پر نہیں، بل کہ ان تخیلات پر جو یادداشتوں کی بنیاد پر تعمیر کیے جاتے ہیں، انحصار کرتی ہے۔ شعور کی جانب سے خیالی تخیلات کی بار بار وقوع پذیری ان تشکیلات کو ہمارے علم کی

حد میں لاتی ہے۔ جب کہ ان تخیلات میں سے کچھ شعوری ہوتی، اور بقیہ غیر شعوری تخیلات کا وہاں بہت بڑا ذخیرہ ہوتا ہے، جو لازماً موضوع اور ان کے دبے ہوئے لوازمے کے آغاز کی بنیاد پر غیر شعوری رہنے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے۔ ان خیالی تخیلات کے کردار کا ایک اور زیادہ عمیق جائزہ ان تشکیلات کو وہی نام اچھے سبب کے ساتھ دینا دکھاتا ہے جیسے رات کے خوابوں کے خیال کی اشیاء جو رات کے خوابوں کے ساتھ مشترک لازمی خاصیت رکھتی ہیں؛ بلاشبہ، خیالی پلاؤ کی تحقیق شاید حقیقت میں رات کے خوابوں کی تفہیم تک مختصر ترین اور بہترین رسائی دیتی ہے۔

خوابوں کی طرح، وہ تکمیل تمنا ہیں؛ خوابوں کی طرح وہ بچپن کے نقوش پر مبنی ہوتی؛ خوابوں کی طرح، وہ اس کی مخصوص ناز برداری اٹھاتی اور اسے تعلقات کے حوالے سے احتساب سے حاصل کرتی ہیں۔ اگر ہم ان کی تشکیل کا سراغ لگائیں، ہم آگاہ ہوتے ہیں، خواہش۔ مقصد جوان کی پیداوار میں سرگرمِ عمل ہوتا ہے، کیسے اس لوازمے کو لیتا ہے جس سے وہ تعمیر کیا، ایک ساتھ ملایا، از سرِ نو ترتیب دیا اور ایک نئے سانچے میں موزوں کیا جاتا ہے۔ وہ بچپن کی یادداشتوں سے ویسا ہی تعلق رکھتا ہے جس میں وہ روم کے فن تعمیر کی شاہکار جگہوں کا قدیم کھنڈرات سے حوالہ دیتا ہے۔ جس میں کاٹے گئے پتھروں اور ستونوں کا ڈھانچہ جدید دور میں عمارتوں کو تعمیر کرنے کے لیے نمونہ پیش کرتا ہے۔

خواب موضوع کا ثانوی مفصل بیان، جس کو ہم خواب کی تشکیل دینے والے چوتھے عنصر سے منسوب کرتے ہیں، اس میں ہم ایک مرتبہ پھر بلکل ویسی ہی سرگرمی پاتے ہیں جس کو دوسرے اثرات کے ذریعے خود کو بغیر کسی رکاوٹ کے خیالی پلاؤ کی تخلیق میں عیاں کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں، بغیر کسی مزید ابتدائی اقدامات کے ہماری تلاش کا یہ چوتھا عنصر خیالی پلاؤ کی طرح کچھ شے اُس لوازمے سے تعمیر کرتا ہے جسے خود پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں ایسا خیالی پلاؤ پہلے ہی خواب خیالات کے متن میں تعمیر کیا جا چکا ہو، خواب کار کا یہ عنصر اس کا قبضہ لینے کو ترجیح دے گا، اور تدبیر نکالے گا کہ خواب موضوع میں داخل ہو جائے۔ وہاں ایسے بھی خواب ہیں جو صرف دن کے تخیل کی تکرار پر مبنی ہوتے، اور جو شاید بے شعور باقی رہتے ہیں۔- مثلاً، لڑکے کا خواب کہ وہ ایک جنگی رتھ پر ٹروجن جنگ کے جانبازوں کے ساتھ سواری کر رہا ہے۔ میرے اپنے 'Autodidasker' خواب کے دوسرے حصے میں کم از کم دن کے تخیل کی --اپنی ذات میں بے ضرر-- پروفیسر این. کے ساتھ رابطے کی ایماندارانہ تکرار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ برانگیختہ کرنے والا تخیل صرف خواب کا ایک حصہ یا صرف وہ حصہ تشکیل دیتا ہے جو اپنا راستا خواب موضوع میں پاتا، اور حالات کی پیچیدگی کی وجہ سے جسے خواب اُس کی تکوین کی حیثیت سے ضرور اطمینان دیتا ہے۔ مجموعی طور پر، تخیل کو کسی دوسرے پوشیدہ لوازمے کے اجزائے ترکیبی کی طرح نمٹا جاتا ہے، لیکن یہ اکثر خواب میں مجموعی حیثیت سے قابلِ شناخت ہوتا ہے۔ میرے خوابوں میں اکثر ایسے اجز ہوتے ہیں جنھیں دوسرے پیدا کیے گئے نقوش کے مقابلے میں ان کے پیدا کردہ مختلف نقوش سے نمایاں کیا جاتا ہے۔ وہ مجھے ایک غیر متعین حالت میں نظر آتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ مربوط اور اسی وقت اسی خواب کے دوسرے حصوں کے مقابلے میں زیادہ ناپائدار ہوتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ غیر شعوری تخیلات ہیں جو اپنا راستا خواب کے متن میں پاتی ہیں، لیکن میں کبھی بھی اس تخیل کو درج کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ بقیہ کے لیے، یہ تخیلات، خواب خیالات کے تمام دوسرے اجزائے ترکیبی کی طرح، ایک دوسرے سے گڈمڈ ہوتی، تکثیف کرتی، اور بہت زیادہ پابندیاں عائد کرنے والی ہو جاتی ہیں، لیکن ہم تمام عبوری ادوار کو اس معاملے سے دریافت کرتے ہیں جس میں وہ خواب موضوع کو تشکیل دیتے، یا کم از کم خواب کا سامنے کا چہرہ، بغیر

کسی تبدیلی کے بناتے ہیں۔ پھر سب سے زیادہ مخالف معاملے میں، اس کو خواب موضوع میں صرف اپنے عناصر میں سے ایک کے ذریعے، یا ایسے عنصر کی بعید ترین تلمیح کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ خواب خیالات میں تخیلات کی قسمت کا بظاہر تعین ان فوائد سے ہوتا ہے جو وہ احتساب کے دعوں اور تکثیف کے دباؤ کے خلاف پیش کرتا ہے۔

خواب کی تشریح کے لیے میری منتخبہ مثالوں میں مَیں نے جہاں تک ممکن ہوسکا، ان خوابوں کو نظرانداز کیا، جن میں غیر شعوری تخیلات قابلِ ذکر کردار ادا کرتی ہیں، کیوں کہ اس نفسیاتی عنصر کا تعارف غیر شعوری خیال کی نفسیات کے وسیع مباحث میں ضرور پیدا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن میں اس معاملے میں بھی قطعی طور پر 'تخیل' کو نظرانداز نہیں کرسکتا، کیوں کہ یہ اکثر اپنا راستا مکمل خواب میں پالیتا ہے، اور اکثر ادراکی طور پر اس میں سے جھلملاتا ہے۔ میں ایک یہاں ایک اور خواب کا حوالہ دینا چاہوں گا، جو دو واضح اور مخالف تخیلات سے بنا، اور ایک دوسرے کو یہاں یا وہاں پھلانگتا ہے، جس کا اوّل سطحی، جب کہ ثانوی، جیسا وہ تھا، اوّل کی تشریح بن جاتا ہے۔

خواب--یہ وہ واحد خواب ہے جس کو میں نے احتیاط سے قلم بند نہیں کیا--وہ تقریباً اس طرح ہے: خوابینا--ایک جوان کنوارہ--اپنی پسندیدہ سرائے میں بیٹھا ہے، جسے بلکل واضح دیکھا جاسکتا ہے؛ کئی اشخاص اسے لینے آتے ہیں، ان میں سے کوئی ہے جو اسے گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے میز کے ساتھیوں سے کہتا ہے، 'میں بعد میں ادائی کروں گا، میں واپس آرہا ہوں۔' لیکن وہ حقارت سے مسکراتے ہوئے چلّاتے ہیں: 'ہم سب اس کے بارے میں جانتے ہیں؛ یہ وہ ہے جس کے بارے میں ہر ایک کہتا ہے۔' ایک مہمان اس کو پکارتا ہے: 'پھر وہاں ایک اور جاتا ہے۔' وہ پھر ایک چھوٹی جگہ لے جایا جاتا ہے جہاں وہ ایک خاتون کو اس کے بازوؤں میں ایک بچے کے ساتھ دیکھتا ہے۔ اس کو لے جانے والوں میں سے ایک شخص کہتا ہے: 'یہ اس کا مُلر ہے۔' کمشنر یا کوئی دوسرا افسر ٹکٹوں یا کاغذوں کے بنڈل میں سے مُلر، مُلر، مُلر کی تکرار کرتے ہوئے بھاگ رہا ہے۔ آخر کمشنر اس سے ایک سوال کرتا ہے، جسے وہ 'ہاں' سے جواب دیتا ہے۔ وہ پھر ایک خاتون کی طرف دیکھتا ہے، اور دیکھتا ہے کہ اس کے لمبی ڈاڑھی اُگ آتی ہے۔

یہاں دو اجزائے ترکیبی کو آسانی سے الگ کیا جاسکتا ہے۔ گرفتار کیے جارہے کا تخیل سطحی ہے، جو خواب کار سے تخلیق کیا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن اس کی پشت پر شادی کا تخیل واضح ہے، اور یہ سامان، دوسری طرف، خواب کار کے ذریعے معمولی ترمیم کیا گیا ہے، اور خاصیتیں جو دو تخیلات میں مشترکہ طور پر خصوصی امتیاز رکھتی ہیں، پھر گالٹن کی جامع تصویر نمودار ہوتی ہے۔ یہ اس آدمی کا وعدہ، جو اس وقت کنوارہ ہے، اپنی مخصوص میز کی جگہ پر واپس ہوتا ہے-- ہم پیالہ ساتھیوں کا شک کئی تجربات سے باشعور بن جاتا ہے--ان کا پیچھے سے پکارنا: 'ایک اور (شادی کرنے) جاتا ہے'-- تمام خاصیتیں آسانی سے دوسری تشریح کی اثر پذیری کے قابل ہیں، جیسے اس کا افسر کو دیا ہوا اثباتیہ جواب۔ کاغذوں کے ایک بنڈل میں سے بھاگتے ہوئے وہی نام کی تکرار کرتا ہے جو ماتحت سے مشابہ ہے، لیکن آسانی سے شادی کی رسومات کو شناخت کرلیتا ہے-- با آواز بلند مبارکباد کے تاروں کو پڑھنا، جو بے قائدہ وقفے سے پہنچتے ہیں، اور جو بلا شبہ، تمام اُسی نام کو مخاطب کرتے ہیں۔ دلہن کا ذاتی حیثیت میں اس کے خواب میں نمودار ہونے سے شادی کا تخیل گرفتاری سے بہتر ہوجاتا ہے جو اس پر پردہ ڈالتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دلہن آخرش ڈاڑھی رکھتی ہے۔ اس کی میں حاصل کردہ معلومات کی روشنی میں وضاحت کروں گا-- گو کہ میں تجزیہ کرنے کا کوئی موقع نہیں رکھتا۔ خوابینا، گذشتہ روز، اپنے دوست کے ساتھ سڑک پار کررہا تھا جو شادی کا اتنا ہی دشمن تھا جتنا وہ خود۔ اس نے اس کی توجہ ایک حسین دوشیزہ کی طرف کرائی جو ان کی طرف آرہی تھی۔ دوست نے تبصرہ کیا: 'ہاں، اگر صرف یہ عورتیں اپنے باپوں کی ڈاڑھی

نہ رکھیں جب وہ بوڑھی ہو جاتی ہیں۔'

بلاشبہ، اس خواب میں عناصر کا کوئی فقدان نہیں، جس میں خواب تحریف عمیق کام سرانجام دیتا ہے۔ اس طرح، گفت گو، 'میں بعد میں ادا کروں گا'، اُس روپے کا حوالہ ہے جو سسر کو جہیز کے سلسلے میں خوف لاحق ہے۔ بظاہر تمام اقسام کی غلط فہمیاں خوابینا کو خوشی کے ساتھ شادی کے تخیل کے سامنے سرنگوں ہونے سے روکتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں میں سے ایک -- شادی سے وہ اپنی آزادی گنوا دے گا -- کو گرفتاری کے منظر میں تبدیل کیا گیا۔

اگر ہم ایک مرتبہ پھر مقالے کی طرف پلٹیں کہ خوابِ کار اوّل خواب خیالات کے لوازمے سے تخلیق کرنے کے بجائے تیار شدہ تخیل کو استعمال کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس طرح ہم شاید خواب کے ایک نہایت دل چسپ مسئلے کو حل کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ میں نے ماؤری کا خواب بیان کیا تھا، جس کو گردن کی پشت پر چھوٹے بورڈ سے ضرب لگائی گئی، اور وہ طویل خواب سے بیدار ہوئی -- اس نے فرانسیسی انقلاب کے دور کی مکمل داستان محبت دیکھی۔ چونکہ خواب آسان شکل میں پیدا کیا گیا تھا، اور مکمل طور پر بیداری کے مہیج کی صناحت پر پورا اترتا ہے، جس کی وقوع پذیری کو نیند کرنے والا کسی بھی بدقسمتی سے آنے کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ اس کے ۔ ، صرف ایک مفروضہ ممکن ہے، یعنی، کہ پورا تفصیل سے بیان کیا گیا خواب لازماً اس مختصر وقفے میں بنایا اور دیکھا گیا، جب ماؤری کی گردن کے مہرے پر بورڈ گرا اور وہ ضرب کی وجہ سے بیداری ہوئی۔ ہم کو بیداری کی حالت کے ذہنی آپریشنوں میں جان جوکھوں میں ڈالنے کا سبب نہیں بننا چاہیے، اس لیے کہ ہم کو تسلیم کرنا ہے کہ خوابِ کار معاملے کی قابل ذکر سرعت سے تبدیلی کا اختصاص رکھتا ہے۔

یہ اختتام، جو بہت تیزی سے مشہور ہو گیا، اس کی نہایت جدید مصنفین (لی لورین، ایگر، اور دوسرے) نے زور دار اعتراضات سے مخالفت کی۔ ان میں سے کچھ ماؤری کے خواب کو قلم بند کرنے سے متعلق ہیں، کچھ یہ دکھانا تلاش کرتے ہیں کہ میری بیدار زندگی میں ذہنی آپریشنوں میں تیزی کسی بھی لحاظ سے ان سے کم تر نہیں جسے ہم بغیر تحفظات کے کر سکتے ہیں، جو خوابوں میں ذہنی آپریشنوں کا باعث بنی۔ گفت گو بنیادی سوالات اٹھاتی ہے، جنھیں میں بلکل ہی حل کے قریب نہیں سمجھتا۔ لیکن میں ضرور اعتراف کرتا ہوں کہ ایگر کے اعتراضات، مثلاً، ماؤری کا گولیٹائن (guillotine) والا خواب مجھے قائل کرنے والے کی حیثیت سے متاثر نہیں کرتا۔ میں خواب کی درج ذیل تشریح کا مشورہ دوں گا: کیا یہ بہت ہی زیادہ ممکنات میں سے ہے کہ ماؤری کا خواب ایک تخیل کو پیش کرتا ہے، جو عرصے سے اس کی یادداشت میں، مکمل حالت میں موجود تھا، اور اسے خواب میں اُس لمحے تلمیح کیا گیا جب وہ بیدار ہو کر مہیج سے باخبر ہو جاتا ہے؟ ایک طویل کہانی کو، تمام تفصیلات کے ساتھ، بڑھتے ہوئے تھوڑے وقت کے حصے میں بنانا نہایت مشکل ہے جو یہاں خوابینا کے اختیار پر ہے۔ پھر وہ غائب ہوتا ہے؛ کہانی پہلے ہی بن گئی تھی۔ اگر بورڈ ماؤری کی گردن پر ضرب لگاتا ہے جب وہ جاگتا ہے، وہاں شاید خیال کے لیے وقت ہے: 'کیوں، وہ گولیٹائن کی طرح کیا جاتا ہے۔' لیکن جب وہ سویا ہوا تھا اس پر بورڈ سے ضرب لگتی ہے، خواب کار آنے والے مہیج کو تیزی سے تکمیل تمنا کی تعمیر کے لیے استعمال کرتا ہے، جیسے اگر وہ سوچتا: 'یہاں خواہش کے تخیل کا احساس کرنے کا اچھا موقع ہے جسے میں نے ایسے ویسے وقت بنایا جب میں پڑھ رہا تھا۔' یہ مجھے ناقابل تردید نظر آتا ہے کہ یہ خواب کا معاشقہ بلکل ایسا ہی ہے جیسا ایک جوان آدمی تحرک والے نقوش کے زیر اثر تعمیر کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ کون -- سب سے بڑھ کر، ایک فرانسیسی آدمی اور تہذیب کی تاریخ کا ایک طالب علم -- دہشت کی حکمرانی کے بیانات کے ذریعے مسحور نہیں ہوتا، جس میں

اشرافیہ، مرد، خواتین اور قوم کے پھولوں کو دکھایا گیا کہ ان کا ہلکے دل کے ساتھ مرنا ممکن تھا، اور ان کی تیار ذہانت اور رویوں کا مقسوم آخری لمحے تک شائستگی کو محفوظ کرنا ہوتا ہے؟ فرد خود کو ان سب کے درمیان میں تصور سے کیسے للچایا جاتا ہے، جیسے آدمیوں سے ایک جو خواتین سے ان کے ہاتھ کو بوسہ دے کر اجازت لیتا، اور بے خوفی سے ہنسی اڑاتے ہوئے چڑھتا ہے! یا شاید عالی حوصلگی تصور کا حکمران مقصد ہے-- خود کو دوسری ان طاقت ور شخصیات کی جگہ رکھنے کی عالی حوصلگی رکھتا ہے جنھوں نے اپنی نری قوت، ذہانت اور شعلہ فشاں خطابت کے ساتھ شہروں پر حکمرانی کی۔ ان کو دیکھ کر انسانیت کا دل بہت کھلبلی مچاتا ہے؛ جو اپنی سزایابی سے ہزاروں انسانوں کو ان کی موت سے ہمکنار کرنے پر دبا دیے جاتے، اور یورپ کی تبدیلی کا راستا بناتے ہیں)۔ وہ جو اسی دوران اپنے سروں کے بارے میں یقین نہیں رکھتے، اور ایک دن انھیں بھی گولیٹائن کے چاقو کے نیچے، شاید گرنڈسٹ یا ہیرو ڈانٹن کے کردار کی طرح، رکھ دیا جائے۔ خواب کی تفصیل جو یادداشت میں **محفوظ** ہے، 'کثیر مجمع کے ساتھ' نظر آتی ہے کہ ماؤری کا تصور اس کے کردار کی طرح عالی حوصلگی کا تھا۔

لیکن تصور اتنا پہلے تیار کیا گیا جس کی تجربے کی خواب میں ضرورت نہ تھی۔ یہ کافی ہے کہ اسے ہونا چاہیے، اس لیے گنت گوسودائی کے قریب ہے، جو اس سے میری مراد ہے۔ پھر چند کاغذات پھینکے جاتے ہیں، اور کوئی ایک کہتا ہے، جیسے ڈون جون میں: 'وہ موزرٹ کے ذریعے فیگارو کی شادی سے متعلق ہیں'، مجھ میں یادداشتیں اچانک اُمنڈ آتی ہیں، جن میں سے کسی ایک کو بھی میں شعور میں بعد میں لمحے کے لیے پکار نہیں سکتا۔ عبارتی ٹکڑا مداخلت کے نکتے کی خدمت کرتا ہے جس سے مکمل کُل بیک وقت مہیج کی حالت میں ڈالا جاتا ہے۔ وہ ذہنی برانگیختہ کیا ہوا نفسیاتی سنگم ہو سکتا ہے جو تمام گولیٹائن تصور تک رسائی دیتا ہے۔ یہ تصور، تاہم، نیند میں نہیں دوڑتا، بل کہ بیدار نیند کرنے والے کی صرف یادداشت میں ہوتا ہے۔ جاگنے پر، نیند کرنے والا تفصیل سے تصور کو یاد کرتا ہے جو مجموعی طور پر خواب میں تبدیل ہوا تھا۔ اسی وقت، وہ خود کو یہ یقین دلانے کے ذرائع نہیں رکھتا کہ واقعی جو کچھ وہ یاد کر رہا ہے وہ اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ ویسی ہی وضاحت -- یعنی، کہ بندہ ان مختتم تصورات سے نمٹتا ہے جو بیداری کے مہیج سے کُل کی حیثیت سے ابھارے جاتے ہیں-- مثلاً، نپولین کا بم کے دھماکے سے پہلے کا جنگی خواب۔ جسٹائن ٹوبولسکا کے جمع کردہ خوابوں کے درمیان اس کا خوابوں میں وقت کے دورانیے پر بظاہر حاصل مطالعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں سب سے زیادہ تائیدی خواب وہ ہے جسے میکاریو (1857) نے بیان کیا، اور جس خواب کو ایک ڈراما نگار کیسی میر بونجور نے دیکھا۔ بونجور ایک شام اپنے ہی ڈرامے کی پہلی کارکردگی دیکھنا چاہتا تھا، لیکن وہ اتنا تھکا ہوا تھا کہ اپنی کرسی پر ہی پردہ اٹھنے سے پہلے سو گیا۔ اپنی نیند میں وہ کھیل کے پانچوں ایکٹ سے گزرا، اور جذبات کے مختلف اشاروں کا مشاہدہ کیا جن کا اظہار ناظرین نے انفرادی منظر دیکھ کر کیا۔ ڈرامے کے اختتام پر، اس کے نہایت اطمینان کے لیے، اس نے اپنا نام سب سے زیادہ تحسین کے ساتھ پکارا ہوا سنا۔ اچانک وہ جاگا۔ وہ بمشکل ہی اپنی آنکھوں یا اپنے کانوں پر اعتبار کر سکتا تھا؛ ڈراما پہلے منظر کی پہلی سطر سے زیادہ نہیں چلا تھا۔ وہ بمشکل ہی دو منٹ سویا تھا۔ جہاں تک خواب کا سوال ہے اس کا، ڈرامے کے پانچوں ایکٹ میں سے گزرنا اور عوام کے رویے کا ہر انفرادی منظر پر مشاہدہ کرنا حیرت انگیز ہے۔ ہم جان جوکھوں میں ڈال کر کہہ سکتے ہیں یہ کچھ شے نئی پیدا ہوئی جب کہ خوابینا سویا ہوا تھا۔ یہ تصور کے پہلے ہی سے مکمل شدہ کام کی تکرار ہو سکتی ہے۔ ٹوبولسکا اور دوسرے مصنفین خوابوں کی ایک مشترک خاصیت پر زور دیتے ہیں جو نظریات کے تیز بہاؤ کو دکھاتے ہیں؛ یعنی، کہ وہ خصوصی طور پر مربوط ہے، اور دوسرے خوابوں کی طرح نہیں ہے، اور خوابینا کی

یادداشتیں تفصیل نہیں بل کہ خلاصہ ہیں۔ لیکن یہ ٹھیک ٹھیک خصوصیات ہیں جو لازمی طور پر تیار شدہ تصورات سے نمائش کی جاتی ہیں جن کو خواب، کار چھوئے بغیر چھوڑ دیتا ہے --ایک اختتامی نتیجہ جو بلا شبہ، ان مصنفین نے نہیں نکالا۔ میں یہ دعوا کرنے کا اعزاز نہیں لینا چاہتا کہ تمام خواب بیداری کے مہیج کی وجہ سے اس تشریح کو تسلیم کرتے، یا کہ تیز کیے ہوئے خیالات کی خوابوں میں مسلسل تبدیلی کو اس طریقے سے نمٹایا جاتا ہے۔

اور یہاں ہم پر خواب موضوع کے دوسرے عناصر کے خواب، کار سے تعلق کے ثانوی مفصل بیان پر غور کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ کیا یہ طریقہ کار ایسا نہیں ہو سکتا؟ خواب کو تشکیل دینے والے عناصر، تکثیف کی کوششیں، احتساب سے احتراز کرنے کی ضرورت، اور نمائندگی کے خواب کی نفسیاتی ذرائع سے خیال تک رسائی سب سے پہلے خواب لوازمے سے عبوری خواب موضوع کو تخلیق کرتی، جو اس کے نتیجے میں، جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے ترمیم کرتی ہے ،اور یوں وہ ثانوی ادارے کے استحصال کو مطمئن کرتی ہے-- نہیں یہ بمشکل ہی امکانی ہوتا ہے۔ ہم اس کے بجائے یہ ضرور فرض کرتے ہیں کہ اس ادارے کی ضروریات ہی شرط اوّل سے تشکیل دی جاتی ہیں جس کو خواب مطمئن کرتا ہے، اور یہ شرط، اور تکثیف کی شرط، احتساب کی مخالفت، اور ذمہ داری، یک وقت استقرائی اور نتیجہ طریقے سے خواب خیالات کے پورے لوازمے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ لیکن چار شرائط خواب کی تشکیل کے لیے ضروری ہیں، آخری تسلیم شدہ شرط وہ ہے جس کے استحصالات، خواب میں نمودار ہونے کے کم سے کم پابند ہوتے ہیں۔ درج ذیل لحاظ سے اسے بہت امکانی بناتا نظر آتا ہے کیوں کہ یہ نفسیاتی فعل، جو خواب موضوع کے نام نہاد ثانوی مفصل بیان کو اٹھاتا ہے، وہ ہمارے بیداری کے خیال کے کام سے مشابہت رکھتا ہے: ہمارا بیداری (شعور سے پہلے) کا خیال کسی بھی دیے ہوئے ادرا کی لوازمے کی طرف ٹھیک ٹھیک رویہ اپناتا ہے جیسے وہ زیر بحث عمل میں خواب موضوع کی طرف رویہ اپناتا ہے۔ ان کا ہمارے بیداری کے خیال کے لیے ایسے لوازمے کا نظم تخلیق کرنا، تعلقات تعمیر کرنا، اور قابل فہم ربط کی ضروریات کو پورا کرنا فطری ہوتا ہے۔ بلا شبہ، ہم اس ضمن میں بہت آگے جا سکتے ہیں۔ صدق دل سے کام کرنے والوں کی چالاکی ہماری اس ذہنی عادت کا فائدہ لے کر ہمیں بے وقوف بناتی ہے۔ اس قابل فہم طریقے سے ملانے کی کوشش میں حسیاتی نقوش جو خود کو پیش کرتے ہیں وہ اکثر سب سے زیادہ پر شوق غلطی کرتے اور ہمارے سامنے موجود لوازمے کی صداقت میں تحریف کرتے ہیں۔ اس حقیقت کا ثبوت اتنا جانا بوجھا ہے کہ ہم کو انھیں یہاں مزید بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم ان خطاؤں کو نظر انداز کرتے ہیں جو چھپے ہوئے صفحہ کو غیر عقلی بناتی ہیں کیوں کہ ہم صحیح الفاظ کا تخیل کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بہت زیادہ پڑھے جانے والے فرانسیسی جریدے کے مدیر نے ایک شرط لگائی کہ وہ الفاظ 'سامنے سے' یا 'عقب سے' طویل مضمون کے ہر جملے میں قارئین کی اس پر خصوصی توجہ پڑے بغیر چھاپ سکتا تھا۔ اس نے اپنی شرط جیت لی تھی۔ سالوں پہلے میں ایک اخبار میں ایک غلط مزاحیہ مثال سے وابستہ کر دیا گیا۔ فرانسیسی ایوان کے اجلاس کے بعد جس میں ڈپٹی نے ایک نراجیت پسند (anarchist) کے پھینکے ہوئے بم کے دھماکے سے پیدا ہونے والی افراتفری کو دلیرانہ الفاظ، 'La seance continue' سے فرو کیا۔ گیلری میں بیٹھے ہوئے مہمانوں سے اس کی دلیری کی تصدیق کرنے کے لیے کہا گیا۔ ان کے درمیان دو صوبائی ذمے دار بھی تھے۔ ان میں سے ایک نے تقریر کے فوراً بعد کہا کہ اس نے دھماکے کی آواز سنی تھی، لیکن اس نے سوچا شاید مقرر کی تقریر کے اختتام پر گولی چلانا پارلیمانی روایت ہے۔ دوسرا، جو پہلے ہی بظاہر کئی مقررین کو سن چکا تھا، اس کے بھی ویسے ہی خیالات، لیکن ذرا تبدیلی کے ساتھ تھے، کہ اس نے فرض کیا، کامیاب تقریر کے بعد گولیاں چلا کر مقرر کی تحسین کی جاتی ہے۔

اس طرح، نفسیاتی ادارہ جو خواب موضوع تک اس مطالبے کے ساتھ پہنچتا ہے کہ وہ ضرور قابل فہم ہو، جو اسے پہلی تشریح کا ماتحت کرتا، اور ایسا کرتے ہوئے اس کی مکمل غلط فہمی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، وہ ہمارے عام خیال کے علاوہ کچھ اور نہیں۔ وہ ہماری تشریح میں قانون ہے۔ وہ ہر معاملے میں خواب کے واضح ربط کے مشکوک آغاز کی طرف اشارہ کرتا، یا وہ عناصر کے منتشر یا صاف ہونے کی حیثیت کو نظرانداز کر کے خواب لوازمے کے رجعت پسند راستے کی طرف پیروی کرتا ہے۔

اسی وقت، ہم ان عناصر پر بھی دیکھتے ہیں جو مذکورہ بالا خواب میں کیفیت کا پیمانہ --پریشانی سے صافیت (clearness) تک-- لازمی طور پر انحصار کرتے ہیں۔ خواب کے وہ حصے جو ہمیں واضح نظر آتے ہیں ان میں ثانوی مفصل بیان کچھ شے کو پورا کرنے کے قابل ہوتا ہے، لیکن وہ وہاں پریشان نظر آتا ہے جہاں ان طاقتوں کی کارکردگی ناکام ہوتی ہے۔ خواب کے پریشان حصے اکثر اس کی طرح ہیں جو کمتر صافیت سے پیش کیے جاتے ہیں۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ ثانوی خوابِ کار کا تعاون انفرادی خواب ساختوں کی اثر پذیر شدت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

اگر میں ایک شے، خواب کی متعین تشکیل کے تقابل کے لیے تلاش کرتا ہوں، جیسا وہ خود کو عام سوچ کے تعاون سے عیاں کرتی ہے۔ میں اس کے مقابلے میں بہتر طور پر نہیں سوچ سکتا جیسی پر اسرار تحریروں کے ساتھ ڈائے فلائی جینڈے بلاٹر کافی عرصہ پہلے اپنے قارئین کو محظوظ کر چکا ہے۔ اس کی اہمیت جہاں تک ممکن ہو گندی گالیوں جیسی ہے، قاری اس پر لاطینی تحریر کی توقع کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے الفاظ کے حروف کو ان کے رُکنِ تہجی کے گروہوں سے الگ لیا جاتا ہے، اور از سر نو ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہاں اور وہاں ایک اصل لاطینی لفظ نتیجہ ہوتا ہے، دوسرے مقامات پر، اس مفروضے کی بنیاد پر کہ حروف کو مشکلات میں مسخ یا محو کیا جاتا ہے۔ ہم خود کو مخصوص تنہا کیے اور بے معنی حروف کی اہمیت کے بارے میں سبز باغ دکھاتے ہیں۔ اگر ہم خود کو بے وقوف بنانے کی خواہش نہ رکھیں ہم ضرور ایسی تحریر کو دیکھنا چھوڑ دیں، اور حروف کو ویسا ہی لیں جیسے وہ ہیں، اور انھیں اُن کی ترتیب سے بے پرواہ ہو کر اپنی مادری زبان کے الفاظ میں ملائیں۔

ثانوی مفصل بیان خوابِ کار کا وہ عنصر ہے جسے خوابوں پر لکھنے والے بیشتر مصنفین نے مشاہدہ کیا، اور اس کی اہمیت کا اقرار بھی کیا۔ حیولاک ایلس اس کی کارکردگی کا ایک دل چسپ مجازی خاکہ بیان کرتا ہے: 'حقیقت کی حیثیت سے، ہم نیند والے شعور کے لوازمے کا تصور یہ کہتے ہوئے کر سکتے ہیں: '' یہاں ہمارا لوازمہ آتا ہے، بیدار شعور جو ہمیں علّت اور منطق اور علیٰ ہذا القیاس سے اس قدر شدت کے ساتھ وابستہ کرتا ہے۔ تیز ہو! چیزوں کو ایک جگہ جمع کرو، اور انھیں ترتیب سے رکھو۔ کسی کے بھی حکم کرنے سے پہلے وہ اس پر قبضہ حاصل کر لے گا۔

اس آپریشن کے طریقے کی بیداری کے خیال کے ساتھ مشابہت کو بہت واضح انداز میں ڈیلا کروئیکس نے اپنی کتاب میں بیان کیا۔ اس کی رائے سے جے سلّی، ٹوبولسکا اور لیروئے متفق ہیں۔

اس لیے یہ ناگزیر ہے کہ خواب کی تشکیل کے اس تسلیم شدہ عنصر کو بہت زیادہ سمجھا جائے۔ اسی وجہ سے خواب کی تخلیق کا تمام طریقہ اِس سے منسوب ہے۔ یہ تخلیقی کام بیدار ہونے کے لمحے میں تکمیل پذیر ہونا فرض کیا جاتا ہے جیسا گوبولٹ نے فرض کیا، اور فاؤکولٹ اس کے بارے میں عمیق یقین دہانی کراتا ہے، جو بیداری کے خیال کو خواب تخلیق کرنے کے خیالات سے باہر شعبے سے منسوب کرتی ہے جو نیند میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اس رائے کی لیروئے اور

ٹوبولسکا بھی تائید کرتے ہیں۔

میں ثانوی مفصل بیان کے اس جائزے میں خوابِ کار کے ایک تازہ سبب کا اضافہ کروں گا جس کی ایچ. سلبرر کے حساس مشاہدوں نے نشان دہی کی ہے۔ شلبرر نے کہا، خیالات کی تبدیلی کے تصورات تھکان اور غنودگی میں فاش غلطی کا ارتکاب کر کے، خود ہی ایک ذہنی کام کو مکمل کرتے ہیں۔ یہاں مفصل کیا ہوا خیال غائب ہو جاتا ہے، اور اس کی جگہ وہاں ایک تصور نمودار ہوتا ہے جو خیالات کے لیے متبادل ثابت ہوتا ہے۔ ان تجربات میں ظہور پذیر ہونے والے تصورات وقوع پذیر ہوتے ہیں، جن کو خواب عنصر کی حیثیت سے سمجھا جا سکتا ہے یہ خیالات کے مقابلے میں کسی اور شے کی نمائندگی کرتا ہے، جو تفصیل کے لیے انتظار کرتا ہے، یعنی، خود کی سخت تھکان، اس کام میں ملوث مشکل یا پریشانی بنتی ہے۔ اور یہ موضوعی حالت اور شخص کے کام کرنے کا طریقہ، تھکانے والی شے کے بجائے خود اس کو تھکاتا ہے۔ شلبرر اس معاملے کی وضاحت کرتا ہے، جس سے اکثر مادی مظہر کے تضاد میں 'عملی مظہر' وقوع پذیر ہوا جس کی وہ امید کرتا تھا۔

مثلاً، ایک دوپہر میں اپنے صوفے پر بہت گہری نیند میں تھا، لیکن میں نے کسی بھی لحاظ سے خود پر فلسفیانہ مسئلے پر غور کرنے کے لیے دباؤ نہیں ڈالا۔ میں وقت کے بارے میں کانٹ اور شوپنہور کی آراء کا تقابل کرنے کی ایک کوشش کرتا ہوں۔ میری اپنی غنودگی کی وجہ سے میں خیال کے ان دونوں راستوں کو ایک ساتھ لے کر چلنے میں کامیاب نہیں ہوتا، جو تقابل کے مقصد کے لیے لازمی ہوتا ہے۔ کئی بے فائدہ کوششوں کے بعد، میں ایک مرتبہ پھر اپنی تمام قوت ارادی کے ساتھ اپنے لیے کانٹ سے استنباط کر کے قانون وضع کرنے کی جدوجہد کرتا ہوں تاکہ اسے شوپنہور کے مسئلے کے بیان پر اطلاق کر سکوں۔ اس وجہ سے، میں نے اپنی توجہ بعد پر مرکوز کی، لیکن جب میں نے کانٹ کی طرف واپس آنے کی کوشش کی، میں نے پایا کہ اس نے ایک مرتبہ پھر مجھے چھوڑ دیا، اور میں اسے واپس لانے کی بے فائدہ کوشش کر رہا ہوں۔ اور میں کانٹ کی دستاویز کو از سرِ نو دریافت کرنے کی اس بے ثمر کاوش کو اپنے سر میں کہیں رکھ کر بھول گیا۔ اچانک میں نے محسوس کیا میری آنکھیں، خواب تصور میں، مرئی شکل میں، اثر پذیر علامت میں بند ہو رہی ہیں۔ میں ایک چڑ چڑے سیکریٹری کا مطالبہ کرتا ہوں، جو، ڈیسک پر جھکا ہوا ہو، میری عجلت اسے خراب کرنے کی اجازت نہیں دیتی؛ خود کو نصف سیدھا کرتے ہوئے، وہ مجھے غصّے سے انکار کی نظر سے دیکھتا ہے۔

دوسری مثالیں جو نیند اور بیداری کے درمیان اُتار چڑھاؤ کو بیان کرتی ہیں:

مثال 2- حالت: صبح، جب میں جاگا، ایک حد تک سویا ہوا (فلقی حالت (crepuscular))، پچھلے خواب پر ایک طریقے سے اسے دہراتے اور ختم کرتے ہوئے سوچتا ہوں۔ میں خود کو جاگنے والی حالت کے نزدیک محسوس کرتا ہوں، تاہم میں فلقی حالت میں رہنا چاہتا ہوں۔

منظر: میں ندی کے اوپر ایک قدم سے چلتا ہوں، لیکن میں فوراً پیچھے دھکیلا جاتا ہوں اور باہر رہنے کا طے کرتا ہوں۔

مثال 6 - وہی حالات جیسے مثال 4 میں (بستر میں تھوڑی اور دیر بغیر سوئے رہنے کی خواہش) ہے۔ میں تھوڑی اور دیر سونے کی خواہش چاہتا ہوں۔

منظر: میں کسی کو خدا حافظ کہتا ہوں، اور میں اُس سے دوبارہ بہت پہلے ملاقات کرنے پر متفق ہوتا ہوں۔

میں اب خوابِ کار پر اس طویل تحقیق کا خلاصہ پیش کرنے کے لیے دباؤ ڈالتے ہوئے آگے بڑھتا ہوں۔ ہم

اس سوال کے ٹکراؤ میں آتے ہیں آیا خواب کی تشکیل ہیں تمام شعبے نفسیاتی مشقت اور ان کی پوری وسعت کے ساتھ بغیر رکاوٹ جدوجہد کرتے ہیں، جو عمل میں رو کے جاتے ہیں۔ ہماری تحقیقات ایسے مسئلے کو مسترد کرنے میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں جو حالات میں مکمل نا مناسب ہوتے ہیں۔ لیکن اگر، ہمارے جواب میں، ہم اس میدان میں رہتے ہیں جس پر سوال ہم پر دباؤ ڈالتا ہے، ہم ضرور دو تصورات جو بظاہر مخالف اور باہمی طور پر بلا شرکت غیرے ہیں، کو قبول کرتے ہیں۔ خواب کی تشکیل میں نفسیاتی سرگرمی خود دو کامیابیوں؛ خواب خیالات کو پیدا کرنا اور ان کو خواب موضوع میں تبدیل کرنے کا طے کرتی ہیں۔ خواب خیالات بالکل درست، اور تمام نہایت کثرت سے نفسیاتی طور پر تشکیل دیے جاتے ہیں؛ وہ ان خیالات سے متعلق ہیں جو شعوری نہیں بنتے۔ ان سے ہمارے شعوری خیالات بھی مخصوص اُدل بُدل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ وہاں ان میں بہت زیادہ شک نہیں، جو جاننے کے قابل، اور پر اسرار ہے، لیکن یہ مسائل کوئی خاص تعلق ہمارے خواب سے نہیں رکھتے، اور ان سے میں خواب مسائل کے عنوان کے تحت نمٹنے کا دعوا نہیں کرتا۔ دوسری طرف ہم ایک طریقہ رکھتے ہیں جو لاشعوری خیالات کو خواب موضوع میں تبدیل کرتا ہے، جو خواب زندگی اور اس کی خصوصی خاصیت ہے۔ اب، اس خاص خوابِ کار کو، بیدار خیال کے طریقے سے، خواب کی تشکیل کی سب سے زیادہ نفسیاتی سرگرمی کی طے شدہ فرسودگی کے ذریعے فرض کرنے کے مقابلے سے مزید دور کیا جاتا ہے۔ کیا یہ بہت زیادہ نہیں کہ وہ اور زیادہ غافل، اور زیادہ غلط، اور خواب خیال سے بلکل ہی ماہیت میں مختلف ہوتا ہے، اس لیے اس سے تقابل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ نہ ہی سوچتا، نہ ہی تخمینہ لگاتا، یا حتمی فیصلہ کرتا، بل کہ خود کو تبدیلی کے کام تک محدود کر لیتا ہے۔ وہ تھکاوٹ سے بیان کردہ ہو سکتا ہے اگر ہم حالات کے نظارے کو نہ گنوائیں جن کو اس کی پیداوار لازماً مطمئن کرتی ہے۔ اس پیداوار میں، خواب سب سے بڑھ کر احتساب سے دور کیا جاتا ہے، اور خوابِ کار کے اس اختتام پر نفسیاتی شدت کے استبدال کا استعمال نفسیاتی اقدار کی بے خودی کی قدر کرتا ہے۔ خیالات بلا شرکت غیرے یا غالب حیثیت سے بصری، صوتی اور سمعی یادوں کی سراغوں کے لوازمے میں دوبارہ پیدا کیے جاتے ہیں، اور اس مطلوبہ ضرورت سے خوابِ کار کی نمائندگی کے سلسلے میں آگے بڑھتے ہیں، جسے وہ تازہ استبدال سے مطمئن کرتے ہیں۔ عظیم ترشدّتیں (ممکنہ طور پر) شبینہ خواب کے خیالات کے اختیار میں دینے کے بجائے پیدا کی جاتی ہیں، اور اس مقصد کو وسیع تکثیف کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے جس میں وہ خواب خیالات کے اجزائے ترکیبی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ خیال لوازمے کے منطقی تعلق کو معمولی توجہ دی جاتی ہے۔ وہ پھر حتمی طور پر خواب کی خصوصیات میں نقاب پوش نمائندگی پاتے ہیں۔ خواب خیالات کا اثر اپنے تصوراتی موضوع کے مقابلے میں معمولی ردوبدل کرتا ہے۔ ان کو اصول کے طور پر فرض کیا جاتا ہے، جہاں وہ محفوظ ہوتے ہیں۔ وہ تصورات سے آزاد اور اپنی یکسانیت کے لحاظ سے ملائے جاتے ہیں۔ خوابِ کار کا صرف ایک حصہ -- اعادہ، مقدار میں قابل تغیر، جو جزوی طور پر شعوری خیال کو بیدار کرتا ہے -- آخر کار تصور سے دائم ہوتا ہے جس پر مضمون کا مصنف خواب کی تشکیل کی تمام کارکردگی کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔

&&&&

ساتواں باب

خواب ۔ فعل کی نفسیات

وہ خواب جو مجھے دوسرے لوگوں ۔نے ابلاغ کیے ان میں سے ایک اس مقام پر ہماری خصوصی توجہ کا حق دار ہے۔ اس کو مجھے ایک مریضہ نے سنایا جسے اس نے خوابوں پر ایک خطاب میں بیان کرتے ہوئے سنا تھا۔اس کا اصل منبع مجھے معلوم نہیں۔اس خواب نے خاتون پر نہایت گہرا نقش ثبت کیا، یہاں تک کہ وہ اس کا چربہ کرنے لگ گئی، مثلاً، اس نے خواب کے عناصر کو اپنے ذاتی خواب میں دہرائے، تاکہ،اس اعتراف سے،خواب کے کئی نکات کے ساتھ موافقت کا اظہار کرے۔

اس مخصوص خواب کی بنیادی شرائط درج ذیل تھیں :ایک باپ اپنے بچے کی بیماری کے دوران اس کے بستر کے پاس رہ کر دن رات اس کی نگہ داشت کرتا رہا تھا۔ جب بچہ مر گیا،وہ ایک ملحقہ کمرے میں آرام کرنے چلا گیا،لیکن دروازے کو ذرا کھلا چھوڑا تاکہ وہ اس کمرے کو دوسرے کمرے سے دیکھ سکتا ہو جہاں بچے کا جسم موم بتیوں سے گھرا رکھا ہوا تھا۔ایک بوڑھا آدمی وہاں نگہبان کی حیثیت سے متعین کیا گیا،وہ اس کی لاش کے پاس بیٹھا دعائیں پڑھ رہا تھا۔ چند گھنٹے سونے کے بعد باپ نے خواب دیکھا بیٹا اس کے بستر کے پاس کھڑا،اس کے ہاتھوں کو پکڑ کے ملامتی انداز میں چلا رہا تھا:'کیا تم نہیں دیکھتے میں جل رہا ہوں؟' باپ جاگا اور دیکھا، بیٹے والے کمرے سے چمک دار روشنی آرہی تھی۔وہ اندر کی طرف تیزی سے دوڑا،اس نے وہاں پایا کہ بوڑھا آدمی سو چکا تھا،اور چادر اور اس کے پیارے بیٹے کا ایک بازو گری ہوئی موم بتی سے جل چکا تھا۔

اس متاثر کن خواب کے معنی کافی سادہ ہیں،اور لیکچرر نے جو تشریح دی، جیسا میری مریضہ نے اسے بیان کیا، درست تھی۔ کھلے ہوئے درواز ے سے نیند باز کی آنکھوں میں پڑنے والی چمک دار روشنی نے اسے آگ کا تاثر دیا، جسے اس نے جاگنے پر وصول کیا تھا: یعنی، کہ لاش کے پاس موم بتی کے گرنے سے آگ لگ چکی تھی۔یہ بھی ممکن تھا کہ وہ اپنی بے چینی کو اپنی نیند میں لے گیا،ایسا نہ ہو اس کا بوڑھا نگہبان اس کے مفوضہ کام پر پورا نہ اترے۔

ہم اس تشریح میں تبدیلی کے لیے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ہم صرف یہ اضافہ کر سکتے ہیں کہ خواب کے موضوع کو ورائے متعین کیا گیا،اور کہ بچے کی گفت گو ان عبارتی ٹکڑوں پر مشتمل ہے جو اس نے اُس وقت کہے جب وہ زندہ تھا،اور جو باپ کے لیے اہم واقعات سے وابستہ تھے۔شاید شکایت،'میں جل رہا ہوں'، بخار سے وابستہ تھا جس سے بچہ مر گیا تھا،اور'ابّا کیا تم نہیں دیکھتے ہو؟' کچھ دوسری پُر اثر وقوع پذیری کے لیے ہے جو ہمارے لیے نامعلوم ہے۔

اب، جب ہم اس کو شناخت کرنے آتے ہیں کہ خواب کیا معنی رکھتا،اور کن نفسیاتی واقعات کے متن میں موزوں ہوتا ہے۔یہ کسی حد تک حیران کن ہوتا ہے ایک خواب ایسے حالات میں وقوع پذیر ہونا چاہیے جو ایسی فوری بیداری کو بلائے۔ہم پھر دیکھیں گے کہ اس کے باوجود خواب تکمیل تمنا سے محروم نہیں ہے۔مردہ بچہ زندہ کی حیثیت

سے برتاؤ کرتا ہے۔ وہ اپنے باپ کو خود تنبیہ کرتا؛ وہ خود اس کے بستر کے پاس آتا اور اس کے بازو کو پکڑتا، جیسا اس نے یادداشت میں کیا جس کو باپ نے خواب میں خواب کے پہلے جزو کی حیثیت سے بچے کی گفت گو سے حاصل کیا۔ وہ اس خواہش کی تکمیل کے لیے تھا کہ باپ ذرا تھوڑی دیر اور زیادہ نیند کر لے۔ خواب ورائے بیداری پر نظیر دیتا ہے کیوں کہ وہ یہ دکھانے کے قابل ہوتا ہے کہ بچہ ابھی تک زندہ ہے۔ اگر باپ پہلے بیدار ہو چکا ہوتا، اور یہ نتیجہ اخذ کرتا جو اسے ملحقہ کمرے میں لے جاتا، وہ بچے کی زندگی اس کے ذریعے ایک لمحے کم کر دیتا۔

اس مختصر خواب کی خصوصیات میں کوئی شک نہیں ہو سکتا جو ہماری توجہ اپنی جانب ابتدا سے ہی مبذول کرا لیتی ہیں۔ اس لیے، ہم خاص طور پر یہ تصدیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں خواب کے خفیہ معنی کہاں ہیں، انھیں کیسے دریافت کیا جائے، اور خوابِ کار کون سا کام انھیں چھپانے کے لیے کرتا ہے۔ پھر ہماری دل چسپی تشریح کے مسئلے پر مرتکز ہو جاتی ہے۔ اب، تاہم، ہم خواب سے مبارزت کرتے ہیں جس کی آسانی سے وضاحت کی جاتی ہے، اور جس کے معنی ہم بغیر کسی بہروپ کے دیکھتے ہیں، خواب لازمی خصوصیات کا تحفظ کرتا ہے جو جاذبِ نظر سے خواب کو ہمارے بیداری کے خیالات سے الگ کرتا، اور اس فرق سے ایک تشریح کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب ہم تشریح کے تمام مسائل، ممکنہ طور پر، خارج کر چکے ہوتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں ہمارے خوابوں کی نفسیات کتنی نامکمل ہے۔

لیکن اس سے پہلے ہم اپنی تحقیق کی توجہ اس نئے راستے پر مبذول کریں، ذرا توقف کریں اور مڑ کر پیچھے دیکھیں، اور غور کریں آیا ہم نے کوئی اہم بات یہاں تک پہنچنے میں نظر انداز تو نہیں کر دی۔ ہم کو ضرور یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے سفر کا آسان اور آرام دہ حصہ ہمارے پیچھے رہ گیا ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا، یہاں تک، تمام راستے جن کی ہم پیروی کرتے ہیں، وہ روشنی، تشریح، اور مکمل تفہیم کی طرف رہ نمائی کرتے ہیں؛ لیکن اس لمحے سے جب ہم خواب بینی میں نفسیاتی افعال میں اور زیادہ گہرائی سے سرائیت کرنا تلاش کرتے ہیں، تمام راستے تیرگی میں لے جاتے ہیں۔ خواب کے نفسیاتی فعل کی حیثیت سے یہ تشریح کرنا بلکل ناممکنات میں سے ہے، اس لیے تشریح کرنے کے ذرائع کا ماضی میں معلوم کا سراغ لگانا ہوتا ہے، اور ہم ابھی تک نفسیاتی علم کی حیثیت سے ایسا کچھ نہیں رکھتے جس کا ہم بنیادی وضاحت کی حیثیت سے یہاں حوالہ دے سکتے ہوں، جن کو خوابوں کی نفسیاتی تحقیق سے استنباط کیا جا سکتا ہو۔ اس کے برخلاف، ہم پر متعدد نئے مفروضات بڑھانے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے، جو نفسیاتی آلات کے ڈھانچے کے اندازوں کے مقابلے میں ذرا اور زیادہ کام کرتے ہیں اور توانائی کا کھیل ان میں سرگرم ہوتا ہے؛ اور ہم کو سادہ ترین منطقی ساخت سے ماورا جا کر احتیاط برتنا ہوتی ہے، چونکہ بصورت دیگر اس کی اہمیت مشکوک ہو جاتی ہے۔ اور اگر ہم اپنے استنباطوں میں سہو نہیں کرتے، اور تمام ممکنہ منطقی امکانات کو دائرہ اختیار میں رکھتے ہیں، ہم ابھی تک مکمل طور پر، اپنے ممکنہ نامکمل امورِ معلومہ کے ابتدائی بیان کی وجہ سے، غلط نتیجے پر پہنچنے کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔ ہم نفسیاتی ساخت اور فعل کے بارے میں کسی بھی نتیجے پر پہنچنے کے اہل نہیں ہوں گے، گو کہ ہم خوابوں، یا کوئی دوسری علیحدہ سرگرمی، یا وقوعہ کی تحقیق نہایت احتیاط سے کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم پھر بھی اپنے نتائج کی تصدیق کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ اس کو کرنے کے لیے ہمیں ایسے مظاہر کا موازنہ نفسیاتی سرگرمیوں کے پورے سلسلے کے تقابلی مطالعہ سے کر کے اسے مستقل ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے نفسیاتی مفروضات جن پر ہم خواب فعل کے تجزیے میں بنیاد رکھتے ہیں۔ وقت انھیں ویسا رکھنا چاہے گا، جیسے وہ تھیں، یہاں تک وہ دوسری تحقیقات کے نتائج سے مل جائیں جو، دوسرے نقطۂ آغاز سے آگے بڑھتی، اور ویسے ہی مسئلے کے قلب میں سرائیت کرتی ہیں۔

1 - خوابوں کا نسیان

میں سمجھتا ہوں کہ ہم پھر، سب سے پہلے اپنی توجہ اس موضوع کی جانب مبذول کریں جو ہمیں یہاں تک بلا التفاتِ اعتراض لے کر آتا ہے، جو ہماری خوابوں کی تشریح کی اصل بنیادی کوششوں کی اندر ہی اندر جڑیں کھوکھلی کرتا ہے۔ اعتراض ایک سے زائد سمتوں سے کیا گیا کہ خواب جس کی ہم تشریح کرنا چاہتے ہیں واقعی ہمارے لیے نا معلوم ہے، یا، اور زیادہ ٹھیک ٹھیک، کہ ہم کوئی ضمانت نہیں رکھتے کہ ہم اسے ویسا جانتے ہیں جیسا یہ وقوع پذیر ہوا تھا یا ہوتا ہے۔

خواب کا جو بھی حصہ ہم یاد کرتے، اور جو بھی ہم اپنے تشریح کے طریقوں کا مضمون بناتے ہیں، وہ، اوّل۔ ہماری بے اعتبار یادداشت سے مسخ کر دیا جاتا ہے، جو خاص طور پر خوابوں کو برقرار رکھنے میں بلکل نا اہل نظر آتا، اور جو شاید موضوع کے سب سے زیادہ اہم حصوں کو ٹھیک ٹھیک محو کر دیتا ہے۔ اس لیے جب ہم اپنے خوابوں کا بغور ملاحظہ کرتے ہیں، ہم اکثر شکایت کرنے کا سبب رکھتے ہیں کہ ہم نے جو یاد رکھا اس سے بہت زیادہ خواب دیکھا تھا، اور بد قسمتی سے ہم ایک جزو سے زیادہ نہیں جانتے، اور کہ ہماری جزو کی یادداشت بھی حیرت انگیز طور پر غیر یقینی نظر آتی ہے۔ مزید، ہر شے یہ ثابت کرنے جاتی ہے کہ ہماری یادداشت نہ صرف خواب کو از سر نو نا مکمل، بل کہ بے اعتباری میں بطلان کی طریقے پر پیدا کرتی ہے۔ جیسا، کہ دوسری طرف، ہم شک کر سکتے ہیں آیا جو بھی ہم نے دیکھا، وہ اتنا ہی حقیقت میں بے ترتیب تھا جتنا وہ ہماری یادداشتوں میں تھا، اس لیے دوسری طرف ہم شک کر سکتے ہیں آیا خواب واقعی اتنا ہی مربوط تھا جتنا اس کے بارے میں ہمارا تخمینہ ہے: آیا ایک از سر نو پیدا کی جانے والی کوشش میں ہم نے ان فاصلوں کو نہیں بھرا جو واقعی وجود رکھتے ہیں، یا وہ جو نسیان کی وجہ سے، نئے اور من مانے منتخبہ لوازمے کے ساتھ آتے ہیں۔ آیا ہم نے خواب کی تزئین نہیں کی، اور اس کے گرد دائرہ بنا کر اسے درست نہیں کیا، تا کہ اس کے اصل موضوع کا کوئی بھی نتیجہ ناممکن نہ رہ جائے۔ بلا شبہ، ایک مصنف (سپیٹا) قیاس آرائی کرتا ہے کہ وہ سب جو ترتیب میں اور مربوط ہے اسے اوّل یاد کرنے کی کوشش میں خواب کو رکھیں۔ اس طرح ہم اصل شے سے دور کیے جانے کے خطرے سے دو چار ہوتے ہیں جس کی ہم قدر کم طے کرنے کا تہیہ کر چکے ہوتے ہیں۔

ہمارے تمام خوابوں کی تشریح میں ہم نے ابھی تک ان تنبیہات کو نظر انداز کیا ہے۔ اس کے بر خلاف، بلا شبہ، ہم نے دریافت کیا کہ خواب موضوع کا چھوٹا ترین، سب سے زیادہ غیر اہم، اور سب سے زیادہ غیر یقینی اجزائے ترکیبی، ان سے جو خواب میں یقینی اور نمایاں طور مشتمل ہوتے ہیں، ان کے مقابلے میں کم تر تاکید والی تشریحات کو مدعو نہیں کرتے۔ ارما کے انجکشن والے خواب میں ہم پڑھتے ہیں: 'میں نے تیزی سے ڈاکٹر ایم کو بلایا'، اور ہم نے فرض کیا گرچہ یہ چھوٹا ضمیمہ خواب میں داخل نہیں ہونا چاہیے تھا اگر وہ خصوصی حساس اشتقاق نہیں ہوتا۔ اس طرح سے ہم اس بد قسمت مریضہ کی کیفیت تک پہنچے جس کے پاس میں نے تیزی سے اپنے پرانے ہم کار کو بلایا تھا۔ بہ ظاہر بھونڈا نظر آنے والا خواب جس میں اکاون اور چھپّن کے درمیان ذرا بھی فرق نہ ہونے کا رویہ اپنایا گیا، اس میں عدد اکاوَن کا حوالہ تکرار سے دیا گیا۔ اس کو التفات کے لائق قدرتی بات، یا لا تفرقی قدر کی ایک مفصّل تفصیل گردانے کے بجائے، ہم اس سے آگے پوشیدہ خواب موضوع میں خیال کی دوسری قطار کی طرف بڑھتے ہیں، جو عدد اکاوَن کی طرف رہ نمائی کرتی ہے، اور اس اشارہ کی پیروی کرتے ہوئے ہم ان خوفوں تک پہنچتے ہیں جو زندگی کا دورانیہ، خیال کی قطار

کی غالبیت کی تیکھی مخالفت میں اکاون سال تجویز کرتے ہیں جو سالوں کا شیخی سے عیاشانہ خرچہ تھا۔ خواب 'Non vixit' میں مَیں نے جسے بد نیتی سے اضافہ کردہ ایک غیر اہم کی حیثیت سے دریافت کیا، جس کو میں نے اوّل اس جملے میں نظر انداز کردیا: ' جیسے P اسے نہیں سمجھتا، Fl مجھ سے استفسار کرتا ہے،' وغیرہ۔ تشریح پھر ساکت ہو جاتی ہے، میں واپس ان الفاظ کی طرف لوٹتا ہوں، اوران کے ذریعے بچپن کے تخیل تک کا راستا دریافت کرتا ہوں، جو خواب خیالات میں وسطی نقطہء اتصال کی حیثیت سے نمودار ہوتا ہے۔ یہ شاعر کے اشعار کے ذرائع سے آیا:

(شاذ و نادر ہی تم نے مجھے سمجھا،
شاذ و نادر ہی میں نے تمھیں سمجھا.
لیکن جب ہم نے خود کو دلدل میں پایا،
ہم نے فوراً ایک دوسرے کو پہچان لیا!)

ہر تجزیہ اس حقیقت کی شہادت دے گا کہ خواب کی سب سے زیادہ غیر اہم خامیتیں تشریح کے لیے ناگزیر ہوتی ہیں، اور دکھاتی ہیں کہ جب مفوضہ کام کی تکمیل میں تاخیر ہوتی ہے، اور اگر ہم ان کا ہر زبانی نازک اظہار؛ جو اس میں پایا جاتا ہے، کی جانچ کرنا ملتوی کردیں؛ بلا شبہ، پھر ہم بے عقل یا ناکافی لفاظی کے مقابل ہوتے ہیں، اور یوں ہم انھیں مناسب ترجمے میں منتقل کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں، اس کے باوجود ہم اظہار کی ان خامیوں کا احترام کرتے ہیں۔ مختصراً، دوسرے مصنفین جسے من مانی مدیہہ گوئیاں، انتشار کو نظر انداز کرنے کے لیے تیزی سے گھڑی ہوئی کی حیثیت سے گردانتے ہیں، ہم ان سے مقدس متن کی حیثیت سے برتاؤ کرتے ہیں۔ یہ تضاد تشریح کا متقاضی ہے۔

میرا یہ سوال، متعلقہ مصنفین سے کوئی ناانصافی کیے بغیر نمودار ہوگا، جس کی وضاحت ہمارے حق میں ہوگی، کہ خوابوں کی نئی حاصل کردہ بصیرت کے نقطہء نظر سے تمام تضادات مکمل طور پر آہنگی پیدا کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہم خواب کی ان کے پیدا کرنے کی کوشش میں تحریف کرتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ پھر اس میں وہ پاتے ہیں جسے ہم ثانوی اور اکثر خواب کی غلط فہمی میں، طبعی ادارے کی سوچ سے تفصیلی پکارتے ہیں۔ لیکن یہ تحریف بذات خود تفصیل کے ایک جزو سے زیادہ نہیں ہوتی جس سے خواب خیالات خواب احتساب کے نتیجے میں مستقل طور پر ماتحت ہوتے ہیں۔ دوسرے مصنفین یہاں شک یا مشاہدہ کرتے ہیں کہ خواب کی تحریف کا حصہ جس کا کام عیاں کرنا ہوتا ہے: لیکن وہ ہمارے لیے بہت ہی معمولی نتیجے کا حامل ہوتا ہے۔ جیسا ہم جانتے ہیں کہ تحریف کا ایک وسیع پھیلا ہوا کام، آسانی سے ادراک نہیں ہوتا۔ وہ خواب کو پہلے ہی اپنی شے کی حیثیت سے خفیہ خواب خیالات کے درمیان سے لے چکا ہوتا ہے۔ ان مصنفین کی واحد غلطی اس یقین کرنے پر مشتمل ہے کہ خواب میں اپنی یادداشت اور زبانی من مانے اظہار سے متاثر کرنے والی ترمیم، مزید حل کے قابل نہیں ہوتی، اور نتیجے میں ہمیں ہمارے خواب کے ادراک میں منتشر کرنے کا ذمہ دار ہوتی ہے۔ وہ نفسیات میں اس خواب کی اہمیت کے تعین کا حقیر تر اندازہ لگاتے ہیں۔ یہاں کچھ بھی من مانا نہیں ہوتا۔ اس کو دکھایا جا سکتا ہے کہ تمام اصابات (cases) ایک ثانوی خیال کی قطار فوراً عناصر کے تعین کو گرفت میں لے لیتی ہے جو اوّل نے کم تر قرار دے کر چھوڑ دیے ہوتے ہیں۔ مثلاً، میں بلکل من مانے طور پر ایک عدد کا سوچتا ہوں، لیکن یہ ممکن نہیں ہے؛ وہ عدد جو مجھے وقوع پذیر ہوتا ہے وہ واقعی لازمی طور پر خیالات نے میرے اندر متعین کیا تھا جو میرے لحاتی مقصد کے لیے اجنبی ہوسکتا ہے۔ ترمیمات جن سے خواب اپنے اعادہ میں بیدار ذہن کے ذریعے گذرتا ہے وہ معمولی من مانے ہوتے ہیں۔ وہ موضوع کے ساتھ ایک شراکتی رابطہ رکھتے ہیں، جس کی جگہ وہ لیتے، اور

ہمیں اس موضوع کا راستا دکھانے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں، جو کسی دوسرے موضوع کے لیے خود متبادل ہو سکتے ہیں۔

میں مریضوں کے خوابوں کو جانچنے کے لیے یہ امتحان تجویز کرتا ہوں، جو کبھی بھی کامیابی کے سوا نہیں رہا۔اگر خواب کی پہلی اطلاع جامع نہیں ہوتی، میں خوابینا سے اسے دہرانے کی درخواست کرتا ہوں۔ یہ وہ شاذ و نادر ہی پہلے بیان کردہ الفاظ میں کرتا ہے۔لیکن عبارتی ٹکڑا جس میں اظہار ترمیم کیا جاتا ہے مجھے خواب بہروپ کے کمزور نکات کی حیثیت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی ہوتا ہے جیسی سیگ فرائیڈ کی پوشاک ھیگن کی زیب داستان کے لیے علامت کاری کرتی ہے۔ یہ نکات ہیں جن سے تجزیہ شروع کیا جا سکتا ہے۔ راوی کی میرے اعلان سے فہمائش کی جاتی ہے کہ وہ خواب کو حل کرنے کے لیے خصوصی تکالیف برداشت کرے،اور فوراً، مزاحمت کی اطاعت میں، خواب کے کمزور نکات کی بھی حفاظت کرے۔ وہ اس طرح میری توجہ ان اظہارات کی جانب مبذول کراتا ہے جن کو اس نے خارج کر دیا تھا۔خواب کے حل کے خلاف حفاظت کرنے کی جو کوشش وہ کرتا ہے، میں اُس سے احتیاط کے بارے میں یہ نتائج اخذ کرتا ہوں جس سے خواب کی پوشاک بُنی جاتی ہے۔

مصنفین ،جن کا میں نے حوالہ دیا، تاہم، کم قابلِ جواز ہیں جب وہ شک کو یہ اہمیت منسوب کرتے ہیں جس سے ہمارا فیصلہ خواب کے تعلق تک پہنچتا ہے۔ وہ اس شک کے لیے ذہنی طور پر جواز نہیں رکھتا؛اور ہماری یادداشت اس کی کوئی ضمانتیں نہیں دے سکتی ،لیکن اس کے باوجود ہم پر اس کے بیان پر معروضی جواز رکھنے کے مقابلے میں بار بار اعتبار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ شک کے خواب میں از سرنو درست پیداوار سے متعلق ،یا خواب کا انفرادی امورِ معلومہ،خواب احتساب کی ایک دوسری شاخ ہوتا ہے، جو، خواب خیالات کے شعور میں ظہور کی مزاحمت بھی ہوتا ہے۔ یہ مزاحمت ابھی بذات خود استبدالات اور متبادلات سے تھکاوٹ کا شکار نہیں ہوئی ہوتی جو اسے متاثر کرتے ہیں، اس لیے وہ ابھی تک شک کی صورت میں اس سے چمٹی ہوئی ہوتی ہے جس کو ظہور پذیر ہونے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ہم اس شک کو اس میں اور زیادہ تیزی سے شناخت کر سکتے ہیں کہ وہ خواب کے شدید عناصر پر کبھی بھی حملہ نہ کرے، بل کہ صرف کمزور اور غیر نمایاں پر کرے۔ لیکن ہم پہلے ہی جانتے ہیں کہ نفسیاتی اقدار کی مادر اقدر و قیمت خواب خیالات اور خواب کے درمیان وقوع پذیر ہوتی ہے۔ یہاں پر تحریف کو صرف تخفیفِ قدر سے ممکن بنایا جا سکتا ہے؛ وہ خود کو اس طرح مستقل نمایاں کرتا ، اور کبھی خود کو اس کے ساتھ رکھتا ہے ۔ اگر شک کو خواب موضوع کے ایک عنصر کی غیر نمایایت (indistinctness) میں اضافہ کیا جائے، ہم اشارہ کی پیروی کرتے ہوئے، ہم اس عنصر میں خواب خیالات کی باہر کی گئی ایک براہ راست شاخ کو شناخت کرتے ہیں۔ معاملات کی حالت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی قدیم زمانے یا نشاۃ ثانیہ کی جمہوریتوں میں عظیم انقلاب کے بعد حاصل ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ پھر طاقت ور حکمران خاندانوں کی اشرافیہ جلا وطن کردی جاتی ؛ تمام اعلا عہدے ابھرنے والوں سے بھر دیے جاتے ہیں ؛ شہروں میں اور زیادہ غریب اور سب سے زیادہ بے اختیار شہری، یا ممنوعہ جماعت کے بعید پیروکاروں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ موخر الذکر شہریت کے تمام حقوق سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ ان کو شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ہم اس معاملے میں، شک کے بجائے شبہ رکھتے ہیں۔ میں ضرور زور دیتا ہوں، اس لیے، کہ خواب کے تجزیے میں فرد ضرور خود کو اعتباریت کے تمام معیارات سے نجات دے؛اور اگر وہاں ذرا سا بھی امکان ہو کہ یہ یا وہ خواب میں وقوع پذیر ہو سکتا ہے، اور اس کو قطعی یقین کے طور پر برتا جائے گا۔ یہاں تک کہ بندہ تمام نمودداریوں کو خواب عناصر کے سراغ کے سلسلے میں

مسترد کرنے کا فیصلہ کرے، تجزیہ پھر ساکت ہو جاتا ہے۔متعلقہ عنصر کا خیال کیے بغیر، تجزیہ کیے جانے والے شخص میں نفسیاتی اثر ہوتا ہے، جو اس عنصر کے عقب میں وقوع پذیر ہوتا، اور نا خواہش کردہ نظریات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ یہ اثر واقعی خود شاہدی نہیں ہوتا؛ اس کو بلکل دلیل سے کہتے ہیں،' آیا یہ یا وہ خواب پر مشتمل تھا۔میں یقینی طور پر نہیں جانتا؛ لیکن درج ذیل خیالات مجھ پر وقوع پذیر ہوئے۔'لیکن کوئی بھی کبھی بھی ایسا نہیں کہتا؛ وہ ٹھیک ٹھیک تجزیے پر درہم برہم کرنے والے شک کا اثر رکھتا ہے جو اسے نفسیاتی مزاحمت کے آلے اور شاخ کی حیثیت سے نقاب اتارنے کی اجازت دیتا ہے۔تحلیل نفسی شک کا جواز رکھتی ہے۔اس کا ایک اصول ایسا ہے: جو کچھ بھی ارتقا کو درہم برہم کرتا ہے، مزاحمت ہے۔

خوابوں کا نسیان، بھی نا قابلِ تشریح رہتا ہے یہاں تک ہم اس کی نفسیاتی احتساب سے اس کی وضاحت کرنا تلاش کرتے ہیں۔ یہ احساس کہ فرد نے رات کے دوران ایک کافی لمبا خواب دیکھا اور اس کا صرف بہت تھوڑا باقی یادرکھا جو ہوسکتا ہے متعدد معاملات میں کئی دوسرے معنی رکھتا ہو۔اس سے شاید یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ خواب کار ساری رات قابل اوراک طریقے سے جاری رہتا ہے، لیکن اپنے پیچھے صرف ایک مختصر خواب چھوڑتا ہے۔وہاں، تاہم، کوئی ممکنہ شک نہیں کہ ایک خواب بیدار ہونے پر بتدریج بھلا دیا جاتا ہے۔فرد اس کو اکثر یاد کرنے کی تکلیف دہ کوشش سے بھلا دیتا ہے۔ تاہم، میں یقین رکھتا ہوں کہ بندہ عام طور پر اس نسیان کی وسعت کی حیثیت کا ورائے تخمینہ لگاتا ہے، اس لیے بندہ ہمارے خواب کے علم کا بھی اس میں وقوع پذیر ہونے والے خلل سے ورائے اندازہ لگاتا ہے۔تمام خواب موضوع جو نسیان سے گم چکے ہوتے ہیں تجزیے سے بحال ہو سکتے ہیں۔متعدد معاملات میں، تمام وقوعات میں، ایک واحد باقی جزو سے اس کو، نہ کہ خواب کو، جو بلا شبہ، آخر کار، کوئی اہمیت نہیں رکھتا، پورے خواب خیالات سے دریافت کرنا ممکن ہوتا ہے۔وہ تجزیے میں عظیم تر توجہ اور خود دباؤ کا مطالبہ کرتا ہے؛ لیکن جو سب سے اہم بات وہ بتاتا ہے کہ خواب کا بھولنا دشمنانہ ارادے کی معصومیت نہیں ہوتی۔

خواب بھولنے کی ایک مبنی بر مقصد فطرت کا متاثر کن ثبوت--یہ حقیقت کہ وہ مزاحمت کی خدمت کرتا ہے--اس کے ابتدائی مقام کی تحقیق کر کے بھولنے کا سبب حاصل کیا جا سکتا ہے۔وہ اکثر وقوع پذیر ہوتا ہے کہ تشریح کے وسط میں خواب کا ایک محو کیا ہوا ٹکڑا ظہور پذیر ہوتا ہے جس کو بیان کیا جاتا ہے جسے پہلے بھلا دیا گیا تھا۔خواب کا یہ حصہ جو نسیان سے اپنی مرضی کے معنی پہناتا ہے ہمیشہ سب سے زیادہ اہم حصہ ہوتا ہے۔وہ خواب کے حل کے مختصر ترین راستے پر موجود ہوتا ہے، اور اس خاص سبب سے وہ مزاحمت کے سامنے سب سے زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔انھیں میں نے مضمون کے اس متن میں خوابوں کی مثالوں کے درمیان شامل کیا ہے۔ایک مرتبہ ایسا وقوع پذیر ہوا کہ میں ایک خواب موضوع کے جزو میں بعد میں بدنیتی سے بڑھائے زائد الفاظ کی تشریح کر رہا تھا۔خواب ایک سفر پر مبنی خواب ہے جو خود دو ناپسندیدہ ہم سفروں سے انتقام لیتا ہے؛ میں نے اسے تقریباً بلا کسی مداخلت کے چھوڑا، جیسے اس کا موضوع بھونڈے پن سے ناشائستہ تھا۔محو کردہ حصہ ایسے پڑھا جاتا ہے:'میں نے کہا تھا، شلر کی ایک کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے:''وہ.........سے ہے''، لیکن خود ہی درست کیا، جیسے میں نے اپنی غلطی کا احساس کیا:''وہ.........سے ہے'' جس پر مرد نے اپنی بہن سے تبصرہ کرتے ہوئے کہا،''ہاں، وہ اسے صحیح کہتا ہے۔''

خوابوں میں خود درستی، جو کچھ قلم کاروں کو شاندار نظر آتی ہے، وہ اس کو ملاحظہ کے لیے نہیں رکھتے۔لیکن میں اپنی یادداشت سے خوابوں میں زبانی اغلاط کا ایک خاص مؤقف پیش کرتا ہوں۔ میں اُنیس سال کا تھا جب میں نے انگلینڈ

کا پہلی مرتبہ دورہ کیا، اور ایک دن میں نے آئرش سمندر پر گذارا۔ قدرتی طور پر میں خود کو، ان کافی سمندری حیوانات کو پکڑ کر خوشی اور مسرت سے لبریز کر رہا تھا جو مدو جزر نے ساحل پر لا کر چھوڑ دیے تھے، اور میں ایک نجم البحر مچھلی (خواب شروع ہوتا ہے ہولتھم ۔۔ ہولوتھوریم) جب ایک خوب صورت چھوٹی لڑکی میرے پاس آئی اور مجھ سے پوچھا: 'کیا یہ نجم البحر مچھلی ہے؟ میں نے جواب دیا، 'ہاں، وہ زندہ ہے،' لیکن پھر میں نے اپنی غلطی پر شرمندگی محسوس کی، اور جملہ بلکل درست دہرایا۔ اس صرف ونحو کی غلطی سے جو میں نے اس وقت کی، خواب ایک دوسرے کو تبدیل کرتا ہے جو جرمن لوگوں میں عام پایا جاتا ہے۔ 'Das Buch ist Schiller' کا ترجمہ 'کتاب سے ہے' نہیں کیا جاتا، لیکن 'کتاب اس کے ذریعے سے ہے' کیا جاتا ہے۔ جو خوابِ کار اس متبادل کو پورا کرتا ہے، کیوں کہ لفظ from، جرمن صفت fromm (نیک، پُرخلوص) کے ساتھ موافقت کر کے تکثیف بنانے چلا جاتا ہے، وہ ہمیں متعجب نہیں کرتا آخر کار ہم خوابِ کار کے ان ارادوں اور اس کی بددیانتی کے ذرائع کے انتخاب کا سنتے ہیں۔ لیکن یہ میرے خواب کے ساحل کی بے ضرر یادداشت کے ساتھ کیا تعلق رکھتا ہے؟ وہ بہت ہی معصومانہ ذرائع کے ذریعے وضاحت کرتا ہے، کہ میں نے صنف یا جنس کو بتانے والا لفظ غلط جگہ استعمال کیا۔ یہ خواب کے حل کے لیے واقعی کلیدوں میں سے ایک ہے۔ وہ جنھوں نے کتاب عنوان 'مادہ اور حرکت' کے اشتقاق کا سنا ہے وہ تیزی سے غائب حصّوں کو مہیا کرنے کے قابل ہوں گے۔

مزید یہ کہ، ہم حتمی طور پر ثابت کر سکتے ہیں، خواب کا نسیان بڑے پیمانے پر مزاحمت کا کام ہے۔ ایک مریض نے مجھے بتایا اس نے خواب دیکھا، لیکن خواب کوئی بھی سراغ چھوڑے بغیر غائب ہو گیا، جیسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ ہم کام کرنے کا طے کرتے ہیں، تاہم، میں مزاحمت کی طرف آتا ہوں، جس کی میں مریض کو، اس کی حوصلہ افزائی اور تاکید کرتے ہوئے تشریح کرتا ہوں۔ میں اُس کی کچھ ناموافق خیالات سے ہم آہنگ ہو جانے میں مدد کرتا ہوں، اور میں بمشکل ہی ایسا کرنے میں کامیاب ہوتا ہوں جب وہ استعجاب کرتا ہے: 'اب میں دوبارہ یاد کر سکتا ہوں جو میں نے خواب دیکھا تھا!' ویسی ہی مزاحمت جو اس دن اس کو تشریح کے کام میں پریشان کرتی اور خواب کو بھولنے کا باعث بنتی ہے۔ مزاحمت پر قابو پا کر میں خواب کو اس کی یادداشت میں واپس لے آتا ہوں۔

اسی طریقے سے مریض، کام کے ایک خاص حصّے پر پہنچنے پر خواب کو دوبارہ بلا سکتا ہے جو تین، چار یا زائد دن پہلے وقوع پذیر ہوا تھا، اور جو ابھی تک بھول بھلیوں میں تھا۔ نفسیاتی تجزیاتی تجربہ ہمیں حقیقت کا ایک اور ثبوت پیش کرتا ہے کہ خوابوں کا بھولنا بیداری اور نیند کی حالتوں کے باہمی اجنبی کردار کے مقابلے میں اور زیادہ مزاحمت پر انحصار کرتا ہے، جیسا کچھ مصنفین اس کا مزاحمت پر انحصار کرنے کا یقین کرتے ہیں۔ وہ اکثر مجھے، اور ساتھ میں دوسرے تجزیہ کاروں، اور زیرِ علاج مریضوں کو بھی وقوع پذیر ہوتا ہے، کہ ہم نیند سے خواب کے ذریعے جاگتے ہیں۔ جیسے ہم نے پہلے کہا، اور اس کے فوراً بعد، جب ہم اپنے ذہنی شعبہ جات پر پوری گرفت رکھتے ہوئے، خواب کی تشریح کرنا شروع کرتے ہیں۔ اکثر ایسے معاملات میں مَیں نے آرام نہیں کیا یہاں تک میں نے خواب کی مکمل تفہیم حاصل کر لی، اور اس کے باوجود ایسا ہوتا ہے کہ جاگنے کے بعد تشریح کا کام ویسے ہی مکمل طور پر بھولتا ہوں جیسا میں خواب موضوع کو بذاتِ خود بھولتا ہوں۔ گرچہ میں اس سے باخبر ہوں کہ میں نے خواب دیکھا اور کہ میں خواب کی تشریح کر چکا تھا۔ خواب اور زیادہ بار بار تشریح کے نتیجہ میں ذہنی شعبہ خواب کو یاد میں باقی رکھنے کے بجائے اس کے بھولنے میں بھی ساتھ دیتا ہے۔ لیکن تشریح کے اس کام اور جاگنے کے خیالات کے درمیان کوئی نفسیاتی کھائی نہیں جس کے ذریعے

دوسرے مصنفین نے خواب نسیان کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے-- جب مورٹن پرنس نے میری خوابوں کے بھولنے کی تشریح پر اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ یہ عتاہت (amnesia) کی غیر وابستہ نفسیاتی حالتوں کا صرف خاص معاملہ ہے، اور کہ میری اس خاص عتاہت کا دوسری عتاہتوں پر اطلاق کی ناممکنیت نے اسے، اس کے فوری مقصد کے لیے بھی بے قدر بنا دیا ہے۔ وہ قاری کو یاد دلاتا ہے کہ اس کے ان تمام غیر وابستہ حالتوں کے بیان میں اس نے کبھی بھی حرکیاتی تشریح دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی جو اس مظہر میں پنہاں ہوتی ہے۔ اس لیے اگر وہ ایسا کر چکا ہوتا، وہ یقیناً ابطان (repression) (اور مزاحمت جو اس سے پیدا کی جاتی ہے) کو دریافت کر لیتا، جو ان غیر وابستگیوں کا صرف سبب نہیں، بل کہ ان کے نفسیاتی موضوع کی عتاہت ہوتی ہے۔

ہم خوابوں کو بھی اتنا ہی بھولتے ہیں جتنا اور نفسیاتی افعال کو بھولتے ہیں۔ وہ یادداشت پر اپنے طاقتی نقش سے دوسری نفسیاتی کارکردگیوں کے ساتھ عمدگی سے تقابل کیے جاسکتے ہیں۔ اس کا ثبوت مجھے ایک تجربے سے ملا جس کو میں اس وقت کرنے کے قابل ہوا جب میں اس کتاب کا مسودہ تیار کر رہا تھا۔ میں نے اپنے ذاتی خوابوں کی ایک کثیر تعداد قلم بند کی ہے جن کی میں ایک یا دوسرے سبب سے تشریح نہیں کر سکا تھا، یا، انھیں خواب دیکھنے کے وقت، صرف نامکمل طور پر ہی تشریح کر سکتا تھا۔ اپنے دعوے کو باتصویر بنانے کے لیے لوازمہ حاصل کرنے کے لیے میں نے ان میں سے کچھ کی ایک یا دو سال بعد تشریح کرنے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں مَیں بلاتغیر کامیاب تھا۔ میں، بلا شبہ، کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت کی تشریح، اُس وقت کے مقابلے میں بہت زیادہ متاثر کن ہوئی جب وہ حالیہ وقوع پذیری والے تھے۔ اس حقیقت کی ایک ممکنہ تشریح کی حیثیت سے، میں تجویز کرتا ہوں کہ میں نے بہت سی اندرونی مزاحمتوں پر قابو پایا جنھوں نے خواب دیکھنے کے وقت مجھے کافی پریشان کیا تھا۔ ان بعد والی تشریحات میں مَیں نے خواب خیالات کی پرانی پیداوار کو موجودہ نتیجے کے ساتھ موازنہ کیا، جو عام طور پر بہت زیادہ کثیر تھا، اور میں نے خواب خیالات کو موجودہ کے درمیان مستقل بلاتبدیل پایا۔ تاہم، میں نے اپنے تعجب کے لیے جلد دریافت کیا جب میں نے تاثر دیا کہ میں کافی طویل عرصے سے سابقہ سالوں کے خوابوں تشریح کرنے کا عادی ہوں جو مواقع پر مجھے مریضوں نے بیان کیے، وہ پہلے والی رات کے خوابوں کی حیثیت سے ؛اسی طریقے سے، اور اسی کامیابی کے ساتھ تھے۔ پراگندہ خوابوں کے شعبے میں مَیں ایسے تاخیری تشریح والی دو مثالوں کو شامل کروں گا۔ جب میں نے اس کا تجربہ پہلی مرتبہ کیا میں نے توقع کی، یہ بلا سبب نہیں، کہ خواب اس معاملے میں صرف خلل اعصاب کی علامتوں کا رویہ اپناتے ہیں۔ اس لیے جب میں نفسیاتی خلل اعصاب کا علاج کرتا ہوں، مثلاً، ایک ہسٹیر یائی مریض، تحلیلِ نفسی کے ذریعے، اُس بیماری کے پہلی دریافت علامتوں کی تشریح کرنے کے لیے دباؤ میں لایا گیا، جو کافی طویل عرصے سے غائب ہو چکی تھیں، اور وہ ایسے عود کر آئیں جیسے وہ اس کی موجود علامتیں ہیں جو مریض میرے لیے لایا۔ اور پھر میں نے آج کے اشد ضروری کے مقابلے میں سابقہ مسائل کو حل کرنا زیادہ آسان سمجھا۔ ہسٹیر یا کا مطالعہ شائع شدہ ابتدائی 1895 میں، میں اس قابل تھا کہ اوّل ہسٹیر یائی حملے کی وضاحت دے سکوں، جو ایک خاتون مریضہ نے جس کی عمر چالیس سال تھی اپنے پندرہویں سال میں تجربہ کیا تھا۔

اب میں خوابوں کی تشریح سے متعلق چند بے ترتیب تبصرے کروں گا، جو شاید اس قاری کی رہ نمائی کرنے میں خدمت سرانجام دیں جو میرے دعوے کو اپنے ذاتی خوابوں کے تجزیے سے پرکھنا یا آزمانا چاہتا ہو۔

وہ اس کی توقع نہ کرے کہ اس کے خوابوں کا تجزیہ کرنا سادہ اور آسان معاملہ ہوگا۔ گر چہ اندرون مظہر کا

مشاہدہ، اور دوسرے ادراکات جو عام طور پر توجہ سے محفوظ ہوتے ہیں، مشق کے لیے پکارے جاتے ہیں، گو کہ مشاہدات کا یہ گروہ کسی بھی نفسیاتی مقصد سے مخالفت نہیں کیا جاتا۔ 'غیر خواہش کردہ نظریات' پر گرفت حاصل کرنا اور زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ وہ جو ایسا کرنا چاہتا ہے اسے لازماً ان ضروریات کو پورا کرنا ہوگا جو اس مضمون میں بیان کی گئی ہیں۔ اور یہاں دیے گئے اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے، اسے تمام تنقیدوں، تمام پیشگی ادراکات، اور تمام متاثر کن یا اس میں موجود ذہنی تعصّبات کو تجزیے کے دوران قابو میں رکھنے کے لیے کوشش کرنا ہوگی۔ وہ ضرور ہمیشہ اس نصیحت کا خیال کرے جو کلاؤڈ ے برنارڈ نے عضویاتی لیبارٹری میں تجابر (experimenter) کو دی تھیں۔ وہ یہ ہے کہ، وہ جانور کی طرح کام کی مشقت ضرور برداشت کرے، اور کام کے نتائج سے بھی عدم دل چسپی رکھے۔ وہ جو اس نصیحت کو اپنائے وہ کسی بھی مفوضہ کام کو مشکل نہیں پائے گا۔ خواب کی تشریح ایک دور میں کبھی بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی: شراکتوں کی ایک زنجیر کی پیروی کرتے ہوئے تم اکثر محسوس کرو گے کہ تمھاری کارکردگی کی اہلیت ختم ہو چکی ہے؛ خواب اس دن تم کو زیادہ کچھ نہیں بتائے گا۔ یہ پھر تمھارے لیے بہ تر ہوگا کہ کام کو ترک کر دیا جائے اور اسے دوسرے دن دوبارہ شروع کیا جائے۔ یوں خواب موضوع کا ایک دوسرا جز وفرد کی توجہ حاصل کر لیتا ہے، اور اس طرح فرد خواب خیالات کی نئی پرت حاصل کرتا ہے۔ فرد اس کو خوابوں کی 'کسر ی' تشریح قرار دے سکتا ہے۔

خواب تشریح میں مبتدی کو اس حقیقت کی شناخت کرنے کی ترغیب دینا سب سے زیادہ مشکل ہے کہ اس کا مفوضہ کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا جب وہ اس خواب کی مکمل تشریح پر قدرت رکھتا ہو جو اختراع پسند اور مربوط دونوں ہوتا ہو، اور جو خواب موضوع کے تمام عناصر کی خصوصیات رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ، اسی خواب کی ایک دوسری ورائے تشریح، جس کو بندہ چھوڑ دیتا ہے، ممکن ہو جاتی ہے۔ لاشعوری خیال کی قطاروں کی دولت کا نظریہ قائم کرنا آسان نہیں، جو ہمارے ذہن میں اظہار کے لیے جدو جہد کرتے ہیں، یا شاطرانہ طور پر خوابِ کار سے قبل کرنے میں مظاہرہ کیے جاتے ہیں-- جس کو کہتے ہیں-- یہ ایک ضرب میں سات مکھیاں، یا پریوں کی کہانیوں میں سفری درزی کے مبہم طریقہ اظہار کے ذرائع کی طرح سے ہے۔ قاری مصنف کو اختراع پسندی کے زائد از ضرورت مظاہرہ کرنے پر دائمی طور پر مطعون کرنے کا جھکاؤ رکھتا ہے، لیکن کوئی بھی جو خواب تشریح کا ذاتی تجربہ رکھتا ہے وہ ایسا کرنے کو بہ تر جانتا ہے۔

دوسری طرف، میں اس رائے کو قبول نہیں کر سکتا جسے اوّل ایچ. سلبرر نے اظہار کیا کہ ہر خواب-- یا کئی خواب، اور خوابوں کے خاص گروہ-- دو مختلف تشریحات کا مطالبہ ان کے درمیان کرتے ہیں جس میں متعین تعلق فرض کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک، جسے سلبرر نفسیاتی تجزیائی تشریح کہتا ہے، اس میں خواب کی جو تشریح آپ چاہیں خاص اور بچپن کے جنسی جذبات سے منسوب کر سکتے ہیں۔ دوسری، اور زیادہ اہم تشریح؛ جسے وہ صوفیانہ (anagogic) تشریح کہتا ہے، اور زیادہ سنجیدہ اور اکثر گہرے خیالات کو افشا کرتی ہے، جس کو خوابِ کار اپنے لوازمے کی حیثیت سے استعمال کرتا ہے۔ سلبرر اس دعوے کو متعدد خوابوں کو بیان کر کے بھی ثابت نہیں کرتا جن کو اس نے ان دو سمتوں میں تجزیہ کیا تھا۔ میں اس رائے پر اس بنیاد پر اعتراض کرنے پر مجبور ہوں کہ یہ حقیقت سے متضاد ہے۔ خوابوں کی اکثریت کوئی ورائے تشریح کا مطالبہ نہیں کرتی، اور خاص طور پر صوفیانہ تشریح سے غیر اثر پذیر ہو جاتی ہے۔ رجحان کا اثر جو خوابوں کی تشکیل کی بنیادی شرائط کو نقاب پوش کرتا اور ہماری دل چسپی کو جبلّتی بنیادوں سے تبدیل کرتا ہے وہ سلبرر کے نظریے میں اتنا واضح ہے جتنا پچھلے چند سالوں میں دوسروں کی نظریاتی کوششوں میں ہے۔ متعدد معاملات میں مَیں سلبرر کے دعوے کی تصدیق کرتا ہوں؛ لیکن اس کا تجزیہ مجھے دکھاتا ہے کہ خوابِ کار اعلا غیر

مرئی خیالات کے سلسلے کی تبدیلی کے مفوضہ کام کے ساتھ ٹکراتا، اور بیدار زندگی سے خواب میں جانے تک براہِ راست نمائندگی کا اہل نہیں ہوتا۔ خواب ِکار اس مفوضہ کام کو ایک دوسرے خیال لوازمہ پر گرفت کرکے پورا کرتا ہے جو اکثر غیر مرئی خیالات کے سامنے ڈھیلے ڈھالے اور مجازی تعلق میں ایستادہ ہوتا ہے، اور اس طرح انھیں پیش کرنے کی مشکل رفع کر دیتا ہے۔ خواب کی غیر مرئی تشریح جو اس طرح ابھرتی ہے خواببینا کے ذریعے فوراً پیش کر دی جاتی ہے، لیکن متبادل لوازمہ کی درست تشریح صرف مشہور تکنیک کے ذرائع سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

سوال، آیا تشریح کیے گئے ہر خواب کا جواب مثبت میں دیا جا سکتا ہے۔ فرد کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ تشریح کے کام میں بندے کو ان نفسیاتی قوتوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو خواب میں تحریف کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ آیا فرد باطنی مزاحمتوں پر اپنی ذہنی دل چسپی، خود ضابطگی کی اہلیت، نفسیاتی علم، اور خواب کی تشریح کے تجربے سے گرفت حاصل کر سکتا ہے جس کا انحصار مخالف قوتوں کی متعلقہ طاقت پر ہوتا ہے۔ کچھ ترقی کرنا ہمیشہ ممکن ہوتا ہے۔ فرد تمام مواقع پر کافی زیادہ آگے جا کر قائل ہو سکتا ہے کہ خواب معنی رکھتا، اور عام طور پر اپنے معنی میں کوئی نظریہ بھی پا سکتا ہے۔ یہ اکثر وقوع پذیر ہوتا ہے کہ ایک ثانوی خواب ہمیں پہلی کے لیے فرض کردہ تشریح کی تصدیق کرنے اور جاری رکھنے کے قابل کرتا ہے۔ خوابوں کا ایک سلسلہ، ہفتوں یا مہینوں جاری رہتا، مشترکہ بنیاد رکھتا، اور یوں اس کی تشریح مربوط کی حیثیت سے کی جاتی ہے۔ خوابوں میں یکے بعد دیگرے جو تصورات آتے ہیں ہم اکثر مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک خواب اپنے مرکزی نقطہ کی حیثیت سے صرف آئندہ کے خواب کے محیط کی تلمیح، اور معکوسیت رکھتا ہے، تا کہ ان کی تشریحات میں دونوں ایک دوسرے کی ضمنیاں بنیں۔ اسی رات کے مختلف خوابوں سے، تشریح کے کام میں، ہمیشہ کُل کی حیثیت سے برتاؤ کیا جاتا ہے، جسے میں پہلے ہی مثالوں کے ذریعے دکھا چکا ہوں۔

بہ ترین تشریح کردہ خوابوں میں ہم اکثر ایک عبارتی ٹکڑا دھندلاہٹ میں چھوڑ دیتے ہیں کیوں کہ تشریح کے دوران، ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہاں خواب خیالات کا ایک گچھا ہے جو کھولا نہیں جا سکتا اور جو خواب موضوع سے کوئی تازہ تعاون نہیں کرتا۔ یہ، پھر، خواب کا کلیدی پتھر، وہ نقطہ ہوتا ہے جس سے وہ نامعلوم کی طرف اوپر چڑھتا ہے۔ خواب خیالات کے لیے، جن سے ہم تشریح کے دوران عام طور پر نبرد آزما ہوتے ہیں کوئی اختتام نہیں رکھتا، بل کہ ہماری ذہنی دنیا کے جال کی طرح کے گچھے میں تمام سمتوں میں دوڑتا ہے۔ وہ کپڑے کے کچھ دبیز حصے سے ہوتا ہے جس سے پھر خواب خواہش، اس کے فُطرومہ (mycelium) سے خودرُو کی طرح پیدا ہوتی ہے۔

اب خواب نسیان کے حقائق کی طرف واپس پلٹتے ہیں۔ اس لیے، بلا شبہ، ہم ان سے کوئی اہم نتیجہ اخذ کرنے میں ناکام ہوئے تھے۔ جب ہماری بیداری کی زندگی خواب کو بھولنے کے لیے ایک ناقابل سہوارادے کو دکھاتی ہے جو رات کو تشکیل دیا گیا تھا، کُل کی حیثیت سے، فوراً جاگنے کے بعد، یا تھوڑا تھوڑا دن کے دوران، جب ہم اس نفسیاتی مزاحمت کو خواب کے خلاف بھولنے کے طریقے میں خاص عنصر کی حیثیت سے شناخت کرتے ہیں جو پہلے ہی اپنا بہ ترین خواب کے خلاف رات کو سرانجام دے چکا ہوتا ہے، پھر سوال پیدا ہوتا ہے: خواب کی تشکیل کو کیا شے واقعی مزاحمت کے خلاف ممکن بناتی ہے؟ ہمیں سب سے زیادہ متاثر کن معاملے کو ملاحظہ کرنے کی اجازت دی جائے، جس میں جاگنے والی زندگی خواب کو ایک جانب رکھ دیتی ہے جیسے وہ کبھی بھی وقوع پذیر ہی نہیں ہوا تھا۔ اگر ہم نفسیاتی قوتوں کے کھیل کا جائزہ لیں، ہم پر یہ دعوا کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ خواب کبھی بھی رات کو وجود میں نہیں آتا اگر مزاحمت رات کو ویسی ہی جاری رہتی جیسی دن میں رہی تھی۔ ہم نتیجہ نکالتے ہیں، پھر، کہ مزاحمت قوت کا کچھ حصہ رات

کے دوران ضائع کرتی ہے؛ ہم جانتے ہیں وہ منقطع نہیں ہوتی۔ اس کے کچھ حصے کا ہم خوابوں کی تشکیل میں مظاہرہ کر چکے ہیں۔۔ یعنی، تحریف کا کام۔ ہم، اس لیے اس امکان پر غور کرتے ہیں کہ رات کو مزاحمت تقریباً ختم ہو جاتی ہے، اور کہ خواب کی تشکیل مزاحمت کی سست روی کی وجہ سے ممکن ہو جاتی ہے؛ اور خوابینا تیزی سے اسے سمجھ لیتا ہے جب وہ جاگنے پر اپنی پوری طاقت کو دوبارہ حاصل کر لیتا ہے اور اسے ایک طرف پھینک دیتا ہے جسے اس نے اس وقت قبول کیا تھا جب وہ ناتواں تھا۔ بیانیہ نفسیات ہمیں تعلیم دیتی ہے کہ خواب کی تشکیل خاص طور پر متعین کرنے والی نفسیات کی خوابیدہ حالت ہے؛ اور ہم اب ذیل کی وضاحت کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ نیند کی حالت خواب تشکیل کو درون نفسیاتی احتساب کو تخفیف کر کے ممکن بناتی ہے۔

ہم اس پر صرف واحد نتیجے کی حیثیت سے نظر ڈالنے کے لیے یقیناً ترغیب دیے جاتے ہیں جو خواب نسیان سے حقائق اخذ کرتے ہیں، اور اس استنباط سے نیند اور بیداری کی حالتوں میں تقابلی توانائی کی عمل پذیری کی حیثیت سے مزید تخفیفات کو ارتقا دیتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں حال کے لیے رک جائیں گے۔ جب ہم خوابوں کی نفسیات میں ذرا تھوڑا اور سرائیت کرتے ہیں ہم دریافت کرتے ہیں کہ خواب کی تشکیل کا آغاز مختلف طریقوں میں ادراک سے کیا جاتا ہے۔ مزاحمت جو خواب خیالات کو شعوری بننے سے روکنا چاہتی ہے شاید تخفیف کو متاثر کیے بغیر نظر انداز کی جا سکتی ہے۔ یہ بھی اثر آفرین ہے کہ دونوں عناصر جو خواب کی تشکیل کی حمایت کرتے ہیں، مزاحمت کی تخفیف کے ساتھ نظر انداز کیے اور بیک وقت نیند کی حالت سے ممکن بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم یہاں توقف کرتے، اور اس مضمون پر تھوڑی دیر بعد دوبارہ نظر ڈالیں گے۔

ہم اب اپنے خواب کی تشریح کے طریقے کار پر اعتراضات کے ایک دوسرے سلسلے پر ضرور غور کرتے ہیں۔ اس لیے ہم تمام سمت بتانے والے نظریات کو چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں، جو دوسرے موقع پر تاثرات کو، ہماری توجہ خواب کے ایک واحد عنصر، اور غیر رضا کارانہ خیالات کو قلم بند کر کے، جو خود اس عنصر کے ساتھ شراکت کرتے ہیں کی طرف مبذول کر کے کنٹرول کرتا ہے۔ ہم پھر خواب موضوع کا ایک دوسرا اجزائے ترکیبی لیتے، اور اس کے ساتھ عمل کو دہراتے ہیں۔ اور اس طرح خیالات کے ذریعے اٹھائی گئی سمت کا لحاظ کیے بغیر، ہم خود کو اس کی رہ نمائی میں ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف آگے جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اسی وقت، ہم با اعتماد امید کو لنگر انداز کرتے ہیں کہ ہم آخر میں، اور اپنی جانب سے بغیر مداخلت کے، خواب خیالات کی طرف آتے ہیں جس سے خواب پیدا ہوتا ہے۔ اس پر نقاد درج ذیل اعتراض وارد کر سکتے ہیں: کہ ہم کہیں اور پہنچ جاتے ہیں اگر ہم خواب کے ایک عنصر سے ابتدا کریں جو قابل ذکر نہیں ہوتا۔ کچھ شے ہر نظریے سے شراکتی طور پر منسلک ہوتی ہے۔ واحد شے جو قابلِ ذکر ہے، وہ یہ ہے کہ بندہ خواب خیالات پر من مانے اور بلا مقصد کی مشقت سے ضرب لگانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ یہ خود کی دھوکہ دہی ہوتی ہے؛ محقق شراکتوں کی زنجیر کی پیروی ایک عنصر سے کرتا، اور اسے یہاں تک اٹھائے رکھتا ہے جب تک وہ ٹوٹ نہ جائے۔ پھر جب وہ دوسرے عنصر کو لیتا ہے؛ یہ اس طرح قدرتی ہو جاتا ہے کہ اصل کی غیر محدود شراکتیں اب تنگ ہو جاتی ہیں۔ وہ سابقہ شراکتوں کی زنجیر ابھی تک ذہن میں رکھتا ہے، اور اس لیے دوسرے خواب نظریے کے تجزیے میں تمام واحد شراکتوں پر ضرب لگاتا ہے جو پہلی زنجیر کی شراکتوں کے ساتھ کچھ شے مشترک رکھتی ہیں۔ وہ پھر تصور کرتا ہے کہ اس نے ایک خیال دریافت کر لیا جو دو خوابوں کے درمیان اتصال کا ایک نقطہ پیش کرتا ہے۔ جیسے وہ خود کو خیال تعلق کی تمام ممکنہ آزادی، سوائے صرف ایک نظریے سے دوسرے تک، کی اجازت دیتا ہے، جو طبعی سوچ میں

وقوع پذیر ہوتا ہے۔اس کے لیے اس کو، آخر کار ایک 'ثالثی خیالات' کے سلسلے سے گھڑنا مشکل نہیں ہوتا جس کو وہ خواب خیالات کہتا ہے، اور بغیر کسی ضمانت کے، چونکہ وہ بصورتِ دیگر نا معلوم ہوتے ہیں، وہ دھوکے سے اسے خواب کے مساوی نفسیات کی حیثیت سے دوسرے کو منڈھ دیتا ہے۔لیکن یہ سب ایک خالص من مانا طریقہ، اور موقع کا ایک بے تصنّع استحصال دیکھتا ہے۔اور جو کوئی بھی اس بے کار مشکل کی طرف جائے گا، اس طرح سے وہ کوئی بھی مطلوبہ تشریح؛ چاہے کسی بھی خواب کے لیے ہو، کر سکتا ہے۔

اگر ایسے اعتراضات واقعی ہمارے خلاف لگائے جاتے ہیں، ہم دفاع میں اس نقش کی طرف حوالہ دے سکتے ہیں جو ہمارے خواب تشریحات کے ذریعے پیدا کیا جاتا ہے۔دوسرے خواب عناصر کے ساتھ تعجب خیز تعلقات جو ظاہر ہوتے ہیں جب کہ ہم انفرادی نظریات کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں، اور امکانیت کہ کوئی بھی شے جو خواب کا کاملیت سے احاطہ اور وضاحت کرتی ہے تا کہ ہماری خواب تشریحات کی حیثیت سے سابقہ قائم شدہ نفسیاتی تعلقات کے ذریعے کے بجائے بصورت دیگر حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ہم اس حقیقت کی طرف بھی نشان دہی کر سکتے ہیں کہ خواب کی تشریح کا طریقہ ہسٹیریائی علامتوں کے حل سے ہم آہنگ ہے، جہاں طریقے کی درستی علامتوں کے ظہور اور غائب ہونے سے مستند کی جاتی ہے۔۔جس کے متن کی تشریح کو با تصویر بنا کر زائد الفاظ سے تصدیق کیا جاتا ہے۔لیکن ہمارے پاس اس مسئلے کو نظر انداز کرنے کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔۔یعنی، فرد کیسے قبل از وجود کے مقصد تک من مانی اور بے مقصد پیچ وخم والے خیالات کی زنجیر سے پہنچتا ہے۔۔چونکہ ہم مسئلے کا حل کرنے کے قابل نہیں ہیں، یہ صحیح ہے، اس لیے اس سے ہم بلکل چھٹکارا حاصل لیتے ہیں۔

مظاہراتی طور پر ایسا بیان کرنا غلط ہے کہ ہم نے خود کو ایک بے مقصد خیال کی جدوجہد کے لیے چھوڑ دیا ہے جب، جیسا خوابوں کی تشریح میں ہوتا ہے، ہم تاثرات کو مورد الزام ٹھہراتے اور غیر رضا کارانہ نظریات کو سطح پر آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ دکھا سکتا ہے کہ ہم صرف ان سمت بتانے والے نظریات کو مسترد کرتے ہیں جن سے ہم آگاہ ہوتے ہیں، اور ان کے خاتمے کے ساتھ نا معلوم۔۔یا، ہم جیسے سہواً کہہ سکتے ہیں، لاشعور پر۔۔ نظریات کی سمت بتانے والے فوراً اپنا اثر نفوذ کرتے ہیں۔۔ نظریات کے بغیر سمت کے غور وفکر کرنے کے اس اثر سے جو ہم خود اپنی نفسیاتی زندگی پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔نفسیات دانوں نے بھی یہاں نفسیاتی ساخت کے ٹھوس پن کا نظریہ خام حالت میں چھوڑ دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایک بے ضابطہ خیالات کا دھارا، نظریات کی سمت متعین کرنے سے عاری، خوابوں کے حل یا تشکیل میں خبطِ عظمت یا ہسٹیریا کی سلطنت میں معمولی وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔شاید وہ نفسیاتی درون زاد جذبات میں وقوع پذیر نہیں ہو سکتا، اور، لاؤریٹ کے صاف دل مفروضے کے مطابق، ہذیان کا گڑ بڑ والی نفسیاتی حالتوں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، جو معنی رکھتا اور ہمارے چھوڑ دینے کی وجہ سے نا قابل تفہیم ہو جاتا ہے۔ میں وہی رائے رکھتا تھا جب کبھی بھی مجھے ایسی حالتوں کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ ہذیان ایک احتساب کا کام ہے جو زیادہ طویل عرصے تک میری کوشش کو اس کے راستے میں نہیں چھپاتا، جو اپنی حمایت اعادہ کو مستعار دینے کے بجائے کہ وہ اور طویل عرصے اس کے لیے مکروہ نہیں رہتی، اس لیے وہ ہر کسی کو بلا لحاظ منسوخ کرتا ہے جو اعتراض کرتا ہے، اس طرح باقیات بغیر تعلق کے نمودار ہوتی ہیں۔ یہ احتساب روسی سرحدی احتساب کی طرح آگے بڑھتا ہے، جو صرف ان غیر ملکی رسائل کو اندرون ملک جانے کی اجازت دیتا ہے جس کے خاص عبارتی ٹکڑے قاری کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے سیاہ کر دیے جاتے ہیں جن کا تحفظ مقصود ہوتا ہے۔

نظریات کا آزادانہ کھیل شراکتوں کی کسی بھی زنجیر کی پیروی کرتے ہوئے شاید دماغ کے تباہ کرنے والے نامیاتی جذبات کو وقوع پذیر کرسکتا ہے۔تاہم، اب خللِ اعصاب میں ایسا کیا لیا جائے جسے ہمیشہ خیالات کے سلسلے پر احتساب کے اثر کی حیثیت سے وضاحت کی جا سکے، اور جنھیں میدان میں سامنے خفیہ سمت بتانے والے نظریات سے دھکیلا جاتا ہے۔اس کو شراکتوں کی بلا رکاوٹ غلطی سے پاک آزادانہ نشانی کے طور پر زیر بار کیے بغیر نظریات کی رہ نمائی کرنے والے کی حیثیت سے غور کرنا چاہیے۔اگر ظہور پذیر نظریات (یا تصورات) فالتو وابستگیوں سے منسلک ظاہر ہوتے ہیں -- جو ہے، ہم صوتی، زبانی مبہم، اور عارضی اتفاق، بغیر باطنی معنی کے تعلق بہ الفاظ دیگر، اگر وہ ان تمام شراکتوں سے منسلک ہوں جو ہمیں خواب موضوع سے رکھتی تھی جن کو ہم نے ذہانت اور فطانت کے ساتھ الفاظ سے کھیل کر استحصال کرنے کی خود اجازت دی تھی۔ یہ امتیازی نشان شراکتوں کے ساتھ اچھی گرفت رکھتا ہے جو ہماری خواب موضوع کے عناصر سے ثالثی کے خیالات تک، اور وہاں سے اصل خواب خیالات کی طرف رہ نمائی کرتے ہیں۔ ہم نے خوابوں کے اکثر تجزیے میں اس کی حیرت انگیز مثالوں کو پایا ہے۔اس میں کوئی بھی بندھن بہت زیادہ ڈھیلا ڈھالا اور کوئی فطانت ایسی قابلِ اعتراض نہیں ہوتی جو ایک خیال سے دوسرے خیال تک پُل کی خدمت سر انجام دے۔لیکن ان حیران کن برداشت کی درست تفہیم کرنا زیادہ دیر کا کام نہیں ہوتا۔جب کبھی بھی کوئی ایک نفسیاتی عنصر ایک دوسرے سے مکروہ اور سطحی شراکتوں کے ساتھ منسلک ہوتا ہے، وہاں ایک اور زیادہ درست اور زیادہ عمیق تعلق ان دونوں کے درمیان وجود رکھتا ہے، جو احتساب کی مزاحمت کو بھینچ دیتا ہے۔

سطحی شراکتوں کی درست تشریح کے تسلط پر احتساب کا نہیں، بل کہ نظریات کی سمت بتانے والوں کا دباؤ ہوتا ہے۔جب کبھی بھی احتساب طبعی ملانے والے نا قابلِ گذر راستے دیتا ہے، فالتو شراکتیں اور زیادہ عمیق کو تشریح میں تبدیل کر دیتی ہیں۔گو کہ وہ ایسا پہاڑی علاقے میں ٹریفک کی عام مداخلت کی حیثیت سے ہوتا ہے۔مثال کے طور پر، جب سیلاب سے غرق، چوڑی شاہ راہیں نا قابلِ گذر بن جاتی ہیں: لوگ پھر ٹریفک کے لیے ڈھلوانی اور تکلیف دہ راستوں کا انتخاب کرتے ہیں جو دوسرے مواقع پر صرف شکاری استعمال کرتے ہیں۔

ہم یہاں دو معاملات میں امتیاز کر سکتے ہیں جو، تاہم، لازمی طور پر ایک ہیں۔پہلے معاملے میں، احتساب دو خیالات کے تعلق کے خلاف ہوتا ہے جو، دوسرے سے الگ کیے جانے کی وجہ سے اپنی مخالفت سے فرار حاصل کرتے ہیں۔جہاں دو خیالات کامیابی سے شعور میں داخل ہوتے ؛ اور وہاں ان کے تعلق خفیہ رہتے ہیں، لیکن ان کی جگہ وہاں ہمارے لیے دونوں کے درمیان ایک سطحی تعلق وقوع پذیر ہوتا ہے، جو بصورتِ دیگر ہمارے ساتھ وقوع پذیر نہیں ہوتا، اور جو اصول کے طور پر، جس سے مبطنہ (reoresses) لیکن لازمی تعلق سے آگے بڑھنے کے بجائے وہ ایک دوسرے پیچیدہ ادراکی زاویہ کے ساتھ منسلک ہوجاتے ہیں۔یا، دوسرے معاملے میں، دونوں خیالات، اپنے موضوع کے مرہون، منت ہونے کی وجہ سے، احتساب کو بھینچ لیتے ہیں؛ دونوں پھر اپنی درست شکل میں نہیں، بل کہ ترمیم شدہ اور متبادل شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔اور دونوں تبدیل کیے گئے خیالات حال کی حیثیت سے سطحی شراکتوں سے منتخب کیے جاتے ہیں۔لازمی تعلق جو ان کے درمیان استوار ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ بدل دیے جاتے ہیں۔احتساب کے دباؤ میں، طبعی اور مہلک شراکتوں کا استبدال ایک سطحی اور بظاہر بھونڈے پن سے کیا جاتا ہے جو دونوں معاملات میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔

کیوں کہ ہم جانتے ہیں یہ استبدالات، جن پر ہم بلا جھجھک بھروسہ کرتے ہیں، حالاں کہ یہ وہ سطحی شراکتیں ہیں

جو تشریح کے دوران وقوع پذیر ہوتی ہیں۔
خلل اعصاب کا نفسیاتی تجزیہ دو اصولوں کے وافر استعمال کو قابلِ قبول بناتا ہے۔ پہلا، شعور کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو ان نظریات کی رہ نمائی کرتا ہے جو نظریات کے بہاؤ کو کنٹرول کرتے، اور چھپی ہوئی ہدایات دینے والے نظریات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور دوم، سطحی شراکتیں مبطنہ اور گہرائیوں کے لیے صرف ایک استبدالی متبادل رکھتی ہیں۔ بلا شبہ، خلل اعصاب، ان دو اصولوں کو تکنیک کا بنیادی اصول بنا دیتا ہے۔ جب میں ایک مریض سے تمام تاثرات ختم کرنے اور مجھے اطلاع دینے کی درخواست کرتا ہوں جو بھی اس کے ذہن میں آئے، میں مضبوطی سے اس مفروضے سے چمٹا ہوا ہوتا ہوں کہ وہ علاج کے لیے ہدایت دینے والے نظریے کو چھوڑ نہیں سکتا، اور میں یہ نتیجہ نکالنے میں خود کو قابل جواز سمجھتا ہوں کہ جو بھی اطلاعات مجھے ملیں، گرچہ وہ بلکل اختراعی اور من مانی نظر آتی ہوں، اور غیر صحت مندانہ حالت سے تعلق رکھتی ہوں، اہم ہوتی ہیں۔ ایک دوسرا ہدایت دینے والا نظریہ جس کا مریض کوئی شک نہیں رکھتا وہ میری اپنی شخصیت ہوتی ہے۔ پوری توصیف کے ساتھ ان تشریحات کا مفصل ثبوت، خلل اعصاب کے تجزیے کی تکنیک کے بیان کے طریقہ علاج سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم ان اتصالات میں سے ایک پر بولنے کے لیے پہنچ چکے ہیں، جس کے لیے ہم نے جان بوجھ کر خواب تشریح کے مضمون کو چھوڑ دیا تھا۔

تمام اعتراضات جو اٹھائے گئے، ان میں سے صرف ایک قانونی جواز رکھتا ہے، اور اس سے ابھی ملنا باقی ہے: یعنی، کہ ہم شبینہ کے خواب کار کی تمام شراکتوں کو تشریح کے کام سے منسوب نہیں کرتے۔ بیدار زندگی میں تشریح کے ذریعے ہم واقعی ایک راستا کھولتے ہیں جو ماضی کے خواب عناصر سے حالیہ خواب خیالات تک دوڑتا ہے۔ خوابِ کار متضاد سمت اپناتا ہے، اور یہ پوری طرح ممکن نہیں ہوتا کہ یہ تمام راستے مساوی طور پر مخالف سمتوں میں گذر گاہ کے قابل ہیں۔ اس کے برخلاف، وہ نمودار ہوتا ہے کہ دن کے دوران، نئے خیالات کے تعلقات سے، ہم بَل لی کو ڈبو دیتے ہیں اور ثالثی کے خیالات اور خواب خیالات پر ضرب لگاتے ہیں جو ابھی اِس مقام پر، اور ابھی اُس مقام پر ہوتے ہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں دن کی قوتوں کا حالیہ خواب لوازمہ تشریح کے سلسلے میں کیسے اپنا راستا اپناتا ہے، اور کیسے اضافی مزاحمت جو رات میں ظاہر ہوتی ہے ممکنہ طور پر اس پر نیا اور مزید پھیروں کو بنانے کے لیے دباؤ ڈالتی ہے۔ لیکن ہم جَدون کی تعداد اور شکل جس سے ہم دن کے دوران جدو جہد کرتے ہیں، نفسیاتی نقطۂ نظر سے اُتنے عرصے لاتفرقی رہتے ہیں جب تک وہ خواب خیالات کے راستے کی نشان دہی کرتے ہیں، جس کو ہم تلاش کرتے ہیں۔

2 - رجعت Regression

اب ہم خود پر اٹھائے گئے اعتراضات کے خلاف دفاع کر چکے ہیں، یا ہم نے کم از کم اپنے دفاعی ہتھیاروں کی نشان دہی کر دی ہے۔ ہم اب نفسیاتی تحقیق کرنے میں مزید تاخیر نہیں کریں گے جس کے لیے ہم کافی طویل عرصے سے تیاری کرتے رہے ہیں۔ اوّل ہمیں اپنی حالیہ تحقیقات کے خاص نتائج کا خلاصہ بیان کرنے کی اجازت دی جائے: خواب ایک نفسیاتی فعل پورا درآمدہ ہوتا ہے۔ اس کی مقصدی طاقت مستقل طور پر ایک خواہش کی تکمیل کو طلب کرتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ یہ خواہش کی حیثیت سے نا قابل شناخت ہوتی، اور اس کی کئی خصوصیات اور بے سروپائیاں نفسیاتی احتساب کے اثر کا نتیجہ ہوتی ہیں جس کو یہ تشکیل کے دوران ماتحت ہوتی ہے۔ احتساب کو نظر انداز کرنے کی ضرورت کے علاوہ، درج ذیل عناصر اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں: اوّل، نفسیاتی لوازمہ کو

تشکیف کرنے کی ضرورت؛ دوم، حسیاتی تصورات میں ذمہ داری کا لحاظ؛اور سوم (گو کہ دائم نہیں)، خواب کی عقلی اور ذہنی بیرونی ساخت کا لحاظ۔ ان قضایا میں سے ہر ایک میں ایک راستا نفسیاتی اصولِ موضوعہ اور مفروضات کی طرف لے جاتا ہے۔ اس طرح، خواہش کے مقاصد کے ادلا بدلی کے تعلقات، اور چار شرائط، ساتھ میں ان شرائط کے باہمی تعلقات، ضرور تحقیق کیے جانے چاہیے؛ خواب کو لازماً نفسیاتی زندگی میں داخل کرنا چاہیے۔

اس شعبہ کے آغاز میں ہم نے خاص خواب کا حوالہ دیا تھا تا کہ وہ ہمیں مسائل کی یاد دلائے جو ابھی تک نیخل ہیں۔ خواب کی تشریح (جلنے والا بچہ) کوئی مشکلات پیش نہیں کرتا، گو کہ تجزیاتی لحاظ سے وہ پورا نہیں دیا گیا ہے۔ ہم خود سے استفسار کرتے ہیں کیوں، آخر کار، وہ ضروری تھا کہ باپ جاگنے کے بجائے سوئے، اور ہم خواب میں بچے کو زندہ کی حیثیت سے رکھنے کے مقصد سے پیش کرنے کی خواہش کو شناخت کر لیتے ہیں۔ وہاں خواب میں ایک اور خواہش بھی عمل پذیر ہوتی ہے جسے ہم مزید گفت گو کے بعد پیش کرنے کے قابل ہوں گے۔ حال کے لیے، تا ہم، ہم کہہ سکتے ہیں کہ خیال کی تکمیل تمنا کے لیے سونے کا عمل خواب میں تبدیل ہوا تھا۔

اگر تکمیل تمنا منسوخ کر دی جائے، صرف ایک خصوصیت باقی رہتی ہے جو دو اقسام کے نفسیاتی وقوعات کو نمایاں کرتی ہے۔ خواب خیال ہوگا:' میں کمرے سے آتی ہوئی جھلملاہٹ کو دیکھتا ہوں جہاں بچے کی لاش رکھی ہوئی ہے۔ شاید ایک موم بتی اس کے اوپر گر گئی، اور بچہ جل رہا ہے!' خواب اس تاثر کا نتیجہ از سرِ نو بلا کسی تبدیلی کے پیدا کرتا ہے، بل کہ اسے دوبارہ اس حالت میں پیش کرتا ہے جو حال میں موجود ہوتی اور حواس کے ذریعے بیدار حالت کے تجربے کی طرح قابل ادراک ہوتی ہے۔ یہ، تا ہم، خواب کی سب سے زیادہ عام اور مضروب کرنے والی نفسیاتی خصوصیت ہے: ایک خیال، عام طور پر بندہ اس کی خواہش کرتا ہے، اسے خواب میں معروضی بنایا گیا، اور ایک منظر کی طرح پیش کیا گیا، یا-- اور زیادہ پاک بازی سے رکھا-- کیسے ہم اسے نفسیاتی طریقوں کے ساتھ تعلق میں لاتے ہیں؟

بغور قریبی جائزے سے، وہ سادگی سے واضح کرتا ہے کہ خواب کی نمایاں شکل دو خصوصیات سے پہچانی جاتی ہے جو تقریباً ایک دوسرے سے آزاد ہیں۔ ایک اپنی نمائندگی کی حیثیت پر موجود حالت میں' شاید' کو چھوڑ دینے پر تیار رہتا؛ اور دوسرا خیال کا بصری تصورات اور گفت گو میں ترجمہ ہوتا ہے۔

تبدیلی جس کے خواب خیالات زیرِ نگین بنتے ہیں، اس کی توقع کیوں زمانہ حال میں رکھی جاتی ہے؟ شاید، کسی خاص خواب میں یہ بہت زیادہ متاثر کن نہیں ہوتی۔ یہ ممکنہ طور پر اُس خواب میں تکمیل تمنا کے مخصوص اور ذیلی کردار کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اب ہم ایک دوسرا خواب لیتے ہیں، جس میں خواب خواہش نیند میں بیداری کے خیالات سے منقطع نہیں ہوتی؛ مثلاً، ارما کے انجکشن والا خواب۔ یہاں خواب خیال، نمائندگی شرط کے ساتھ حاصل کرتا ہے:' اگر صرف اوٹو کو ارما کی بیماری پر الزام دیا جاتا ہے!' خواب شرطیہ کو دباتا، اور اس پورے کو زمانہ حال سے تبدیل کرتا ہے:' ہاں، اوٹو پر ارما کی بیماری کے لیے الزام دھرتے ہیں۔' یہ، پھر تبدیلیوں میں سے پہلی ہے جو غیر تحریف شدہ خواب خواب خیالات پر نافذ کرتا ہے۔ لیکن ہم خواب کی اس پہلی خصوصیت کو طول نہیں دیں گے۔ ہم اسے شعوری تخیل کے حوالہ سے نمٹائیں گے، دن کا خواب (خیالی پلاؤ)، جو اسی طریقے سے ادرا کی موضوع سے عمل کرتا ہے۔ جب ڈاؤڈٹ کا ایم۔ جوئیز بے روزگار کی حیثیت سے پیرس کی گلیوں میں مٹر گشت کر رہا ہوتا ہے، اسی وقت اس کی بیٹی یہ یقین رکھتی ہے کہ وہ ایک عہدہ رکھتا اور اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا ہے، وہ زمانہ' حال میں حالات کے بارے میں خواب دیکھتا ہے، جو شاید سفارش اور ملازمت حاصل کرنے میں اس کی مدد کریں۔ خواب اسی طرح زمانۂ حال میں اس کو اسی طریقے اور حق

کے ساتھ ملازمت دیتا ہے جیسے دن کا خیالی پلاؤ دیتا ہے۔ حال وہ زمانہ ہے جس میں خواہش تکمیل شدہ صورت میں پیش کی جاتی ہے۔

دوسری خوبی جو تنہا خواب سے، خیالی پلاؤ سے امتیاز کی حیثیت سے مختص ہے، وہ یہ ہے کہ اور اکی موضوع خیال نہیں ہوتا، لیکن بصری تصورات میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، جس کو ہم اعتبار دیتے، اور جس کا تجربہ کرنے کا ہم یقین رکھتے ہیں۔ اب ہمیں، تاہم، اضافہ کرنے کی اجازت دی جائے کہ تمام خواب ان نظریات کو بصری تصورات میں تبدیلیوں کو نہیں دکھاتے۔ وہاں خواب ہیں جو تنہا خیالات پر مشتمل ہوتے ہیں، لیکن ہم اس وجہ سے انکار نہیں کر سکتے وہ ٹھوس بنیاد پر خواب ہیں۔ میرا خواب 'آٹو ڈیڈاسکر'۔ پروفیسر این. کے بارے میں دن کا تخیل' اس کردار کا ہے؛ وہ تقریباً بصری عناصر سے آزاد ہے، گوکہ میں نے اس کا موضوع دن کے دوران سوچا تھا۔ مزید یہ کہ، ہر طویل خواب عناصر رکھتا ہے جو اُس بصری تبدیلی سے نہیں گزرتے، اور جو آسانی سے خیال کیے یا جانے جاتے ہیں، جیسے ہم انھیں اپنی بیدار حالت میں سوچنے یا جاننے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور ہم ضرور یہاں تاثر دیں گے کہ نظریات کی بصری تصورات میں یہ تبدیلی صرف خوابوں میں نہیں، بل کہ وہموں اور تصورات میں بھی وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ جو بے ساختہ صحت، یا اسباب خلل اعصاب میں علامات کی حیثیت سے نمودار ہو سکتی ہیں۔ مختصراً، وہ تعلق جس کو ہم یہاں تلاش کر رہے ہیں وہ کسی بھی طرح بلاشرکت غیرے نہیں ہے۔ حقیقت پھر بھی باقی رہتی ہے، تاہم، خواب کی یہ خصوصیت، جب کبھی بھی وقوع پذیر ہوتی ہے، اپنی اہم خصوصیات کو بیان کرتی نظر آتی ہے۔ اس لیے ہم خواب زندگی کا اس کے بغیر نہیں سوچ سکتے۔ اس کو سمجھنے کے لیے۔ تاہم، ایک نہایت مفصل گفت گو کی ضرورت ہے۔

خوابوں کے نظریات سے متعلق تمام نظریات کے مشاہدات کے درمیان جو اس مضمون کے ادب میں پائے جاتے ہیں، میں ایک پرزور دینا پسند کروں گا جو حوالہ دینے اور بیان کرنے کے قابل ہے۔ مشہور جی. ٹی. ایچ فیشنر نے خوابوں کی فطرت کی حیثیت پر گفت گو میں قیاس کیا، کہ خواب تمثیلی کے بجائے کہیں اور چبوترے پر پیش کیے جاتے ہیں۔ کوئی اور دوسرا مفروضہ ہمیں خواب زندگی کی خاص خصوصیات کو سمجھنے کے قابل نہیں کرتا۔

خیال جو اس طرح ہمارے سامنے رکھا جاتا ہے وہ ایک نفسیاتی جگہ ہوتی ہے۔ ہم کُلی طور پر اس حقیقت کو نظر انداز کریں گے کہ متعلقہ نفسیاتی آلات جو ہمیں معلوم ہیں وہ تشریح الاعضاء کی حیثیت سے بھی تیاریاں رکھتے ہیں، اور ہم احتیاط سے تشریح الاعضاء کے لحاظ سے متعلق اس نفسیاتی جگہ کا تعین کرنے کی ترغیب کو نظر انداز کریں گے۔ ہم نفسیاتی میدان میں موجود رہیں گے، اور ہم اوزار کی دعوت کو سوچنا اس سے زیادہ قبول نہیں کریں گے جو نفسیاتی سرگرمیوں کی ویسی خدمت سرانجام دیتی ہیں جیسی ہم مرکب خورد بین کے بارے میں سوچتے ہیں، ایک فوٹو کھینچنے والا کیمرا یا دوسرے آلات۔ نفسیاتی جگہ، پھر، ایسے ایک آلے کے اندر سے مطابقت رکھتی ہے، جس میں تصور کے ابتدائی اَدْوَار معرض وجود میں آتے ہیں۔ جیسے یہ اچھی طرح جانا جاتا ہے، وہاں خورد بین اور دوربین میں ایسے مثالی مقامات یا ہوائی جہازوں میں، آلات کا کوئی بھی واضح حصہ متعین نہیں کیا جاتا۔ میں سمجھتا ہوں اس اور تمام ایسے اعداد کے ادھورے پن کے لیے معافی مانگنا زائد از ضرورت ہے۔ یہ تقابلات نفسیاتی کارکردگی کی پیچیدگیوں کو قابل تفہیم بنانے کی کوششوں میں صرف ہماری مدد کے لیے، چیر پھاڑ کرنے اور انفرادی کارکردگی کے ذریعے آلات کے انفرادی اجزائے ترکیبی کا حوالہ دینے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اس لیے جیسا میں باخبر ہوں، ابھی تک کوئی بھی ایسی کوشش نہیں ہوئی جو نفسیاتی آلات کی تعمیر اس چیر پھاڑ کے ذریعے کرے۔ میں اس کوشش میں کوئی تکلیف نہیں دیکھتا۔ میں سمجھتا

ہوں کہ ہمیں اپنے قیاسات کو مکمل آزادی دینا چاہیے، بشرطیکہ کہ ہم اپنے سروں کو سنبھالے رکھیں اور عمارت کے لیے باڑ کے بانس کی تلاش میں غلطی نہ کریں۔ چونکہ نا معلوم مضمون کے لیے پہلی رسائی کے لیے ہم کو صرف مددگاری نظریات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے ہم سب سے زیادہ بھونڈے اور سب سے زیادہ واضح مفروضات کو دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔

اس کے مطابق، ہم نفسیاتی آلات کا ادراک مرکب کی حیثیت سے کرتے ہیں، جس کے اجزائے ترکیبی کو ہم نظائر، یا صفافیت کے لیے، نظامات کہتے ہیں۔ ہم پھر پیشگی اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ نظامات شاید ایک دوسرے کے جزوی دھاروں کو بدلنے والی حیثیت سے مستقل برقرار رکھ سکیں، جیسے دوربین کے مختلف اور پے در پے عدسوں کے نظامات بہت زیادہ کرتے ہیں۔ سختی سے بولتے ہوئے یہ فرض کرنا ضروری نہیں ہے کہ نفسیاتی نظام کی ترتیب میں جگہ کی واقعی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ہمارے مقصد کے لیے کافی ہوگا اگر ایک متعین سلسلہ قائم کیا جائے، تاکہ مخصوص نفسیاتی وقوعات میں نظام کا ابطال متعین عارضی حکم کے مہیج کے ذریعے کیا جاسکے۔ یہ حکم دوسرے طریقوں کے معاملے میں مختلف ہوسکتا ہے؛ ایسا امکان کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اختصار کی خاطر، ہم اس سے آگے اجزائے ترکیبی کے حصّوں کے بارے میں سائی (یہ یونانی حروف تہجی کا تیئیسواں لفظ ہے۔ اس کی عددی قدر 700 ہے۔ یہ مائع کی حرکیاتی عمل کے بہاؤ کو بھی بیان کرتا ہے۔ مصنف کتاب میں اس کے استعمال کرنے کی کوئی وضاحت نہیں دیتا) نظام کے آلات کی حیثیت سے بات کریں گے۔'

پہلی شے جو ہمیں متاثر کرتی، وہ یہ حقیقت ہے کہ آلات سائی نظاموں کے بنے ہوئے، سمت رکھتے ہیں۔ ہمارے تمام نفسیاتی سرگرمیاں (باطنی و خارجی) اس کے مہیج سے آگے بڑھتی، اور تقویتِ اعصاب پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ ہم اس طرح آلات سے ایک حسیاتی اور حرکی مقصد منسوب کرتے ہیں۔ حسیاتی مقصد پر ہم ایک نظام دریافت کرتے ہیں جو ادراکات کو وصول کرتا، اور حرکی مقصد پر ایک دوسرا نظام قدرتِ حرکیت کے بند دروازوں کو کھولتا ہے۔ نفسیاتی عمل عام طور پر ادراک کی انتہا سے حرکی انتہا تک دوڑتا ہے۔ سب سے زیادہ نفسیاتی آلات کا عام منصوبہ اس لیے درج ذیل نمو داری رکھتا ہے جس کا پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن یہ صرف ضرورت کی تکمیل کے ساتھ، کافی عرصے سے ہمارے لیے آشنا ہے، کہ نفسیاتی آلات کو لازماً اضطراری آلات کی طرح تعمیر کیا جائے۔ اضطراری فعل ہر نفسیاتی سر گرمی کی قسم کی حیثیت سے برقرار رہتا ہے۔

ہم اب حسیاتی مقصد کے امتیاز کو تسلیم کرنے کے لیے دلیل رکھتے ہیں۔ ادراکات جو ہمارے پاس آتے ہیں وہ ہمارے نفسیاتی آلات پر آثار چھوڑ جاتے ہیں، جس کو ہم یادداشتی آثار کہتے ہیں۔ اس یادداشتی سراغ سے متعلق فعل کو ہم' یادداشت' پکارتے ہیں۔ اگر ہم اپنے عزم و ارادے کو نفسیاتی طریقوں سے نظاموں سے منسلک کریں، یادداشتی سراغ، نظاموں کے عناصر میں صرف آخری حد تک تبدیلی کرتا ہے۔ لیکن جیسا پہلے ہی ایک دوسری جگہ دکھایا جا چکا ہے، اس سے واضح مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں جب وہی ایک نظام ایمان داری سے اپنے عناصر میں تبدیلیوں کی حفاظت کرتا ہے، اور اس کے باوجود نئے مواقع کی تبدیلی کے لیے تازہ اور قبول کرنے والا رہتا ہے۔ جو اصول کے مطابق ہماری کوششوں کی رہ نمائی کرتا ہے۔ ہم اس لیے ان دو افعال کو دو مختلف نظاموں سے منسوب کرتے ہیں۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ آلات کا ایک ابتدائی نظام ادراک کے مہیج کو وصول کرتا، لیکن اس کا کچھ بھی برقرار نہیں رکھتا-- اور یہ کوئی یادداشت نہیں رکھتا؛ اور اس کی پشت پر ایک دوسرا نظام ہوتا ہے، جو اوّل کے لحاتی مہیج کو ابدی آثار میں تبدیل کر دیتا ہے۔

ذیل میں ہمارے نفسیاتی آلات کا تشریحی خطوط کے ذریعے اظہار کیا جاتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ادراکات جو(P) قبل از شعور نظام پر عمل کرتے ہیں، اس لیے ہم کچھ دوسری اشیاء کو معہ موضوع کے دائمی طور پر باقی رکھتے ہیں۔ ہمارے ادراکات یادداشت میں ایک دوسرے سے منسلک ہونا ثابت کرتے ہیں،اور یہ خاص طور پر ایسا ہوتا ہے جیسے وہ اصل میں بیک وقت وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ہم اس کو شراکت کی حقیقت پکارتے ہیں۔ اب یہ بلکل واضح ہے کہ، اگر قبل از شعوری نظام، مکمل طور پر یادداشت سے محروم ہوتا ہے،وہ یقیناً شراکتوں کے لیے آثار کی حفاظت نہیں کر سکتا؛ انفرادی P کے عناصر نا قابل برداشت طور پر ان کے افعال میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اگر سابقہ تعلق کی باقیات کا اثر نئے دراک کے خلاف محسوس کیا جائے۔ ہم پھر بجائے اس کے یہ فرض کرتے ہیں کہ یادداشتی نظام شراکت کی بنیاد ہے۔شراکت کی حقیقت اس امر پر مشتمل ہوتی ہے-- کہ وہ مزاحمت اور راستے کی ہمواری کو کم کرنے کے نتیجے میں خود کو ایک یادداشتی عنصر سے، تیسرے کے بجائے دوسرے یادداشتی عنصر کے مہیج کو ترسیل کرتا ہے۔

مزید تحقیق سے ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ ایک نہیں بل کہ کئی یادداشتی نظاموں کو فرض کرنا ضروری ہے، جس میں وہی مہیج P کے ذریعے کثیر النوع تعیناتی سے گذرتا ہو۔ان یادداشتی نظاموں میں سے پہلا کسی بھی معاملے میں شراکت کا تعین بیک وقت رکھتا ہے، جب کہ وہ جو دُور پڑا ہوتا ہے، مہیج کے سامان کی وہی دوسری شکلوں کے اتصال کے مطابق ترتیب دیتا ہے؛ تا کہ ان بعد والے نظاموں سے یکسانیت کا تعلق پیش کیا جا سکے۔ وہ، بلا شبہ،نفسیاتی اہمیت کے اس نظام کو الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش میں ست ہوتا ہے۔اس کی خصوصیات یادداشت کے خام مال کے عناصر سے تعلق کی واقفیت میں پنہاں ہوتی ہیں--وہ (اگر ہم ایک اور زیادہ جامع نظریے کا حوالہ دینا چاہیں) ان عناصر کے راستے میں مزاحمت سرانجام دینے والوں کی درجہ بندی میں ہوتی ہیں۔

عام فطرت کا ایک مشاہدہ، جو ممکنہ طور پر کچھ اہمیت والی شے کی نشان دہی کرتا ہے، اسے یہاں بد نیتی سے بڑھایا جا سکتا ہے۔P نظام، جو تبدیلیوں کی حفاظت کرنے کے لیے کوئی اہلیت اور یادداشت نہیں رکھتا،شعور کو حسیاتی خوبیوں کی پیچیدگی اور تنوع پیش کرتا ہے۔ ہماری یادداشتیں، دوسری جانب اپنی ذات میں لاشعوری ہوتی ہیں۔اس میں سب سے زیادہ گہرائی سے متاثر شکل کوئی استثنا نہیں رکھتی۔ ان کو شعوری بنایا جا سکتا ہے،لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی تمام سرگرمیاں لاشعوری حالت میں کھولتی ہیں۔ ہم اپنے کردار کو کس بنیادی اصطلاح سے موسوم کرتے ہیں۔ بلا شبہ، یادداشتی سراغوں میں ٹھیک ٹھیک وہ نقوش ہوتے ہیں جو ہم کو بہت زیادہ شدت سے متاثر کرتے ،اور وہ ہمارے عنفوان شباب کے ہوتے ہیں، جو اَب مشکل سے ہی شعوری بنتے ہیں۔لیکن جب یادداشتیں دوبارہ شعوری بن جاتی ہیں وہ کوئی بھی حسیاتی خوبی کو نہیں دکھاتیں، یا ادراک کے تقابل میں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔اگر، اب، اس کی تصدیق کی جائے کہ شعور کے لیے یادداشت اور خوبی دونوں باہمی طور پر سائی نظام میں بلا شرکت غیرے ہوتی ہیں، ہم اعصابی مہیجات کے تعین کی سب سے زیادہ عمدہ بصیرت حاصل کر لیتے ہیں۔

ہم اس لیے اب نفسیاتی آلات کی شعوری سرحد پر بناوٹ کے متعلق جو فرض کرتے ہیں وہی بلا امتیاز ڈراموں اور نفسیاتی وضاحتوں کے بارے میں بھی فرض کیا جاتا ہے جن کو ہم یہاں تک ان سے استنباط کرتے ہیں۔ خواب، تاہم، ہمارے علم کے لیے آلات کے ایک دوسرے حصے کی ایک شہادت کے ذریعے کی حیثیت سے خدمت سرانجام دیتا ہے۔ہم دیکھ چکے ہیں کہ خواب کی تشکیل کا بیان کرنا اس وقت تک ناممکن رہتا ہے، حتا کہ ہم دو نفسیاتی 'موقفوں'

کو فرض کرنے کی جرأت نہ کرلیں، ان میں سے ایک دوسرے کی تنقیدی سرگرمیوں کے ماتحت ہوتا ہے، جس کا نتیجہ شعور سے اخراج ہوتا ہے۔

ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ تنقیدی 'موقف'، تنقید کیے گئے 'موقف' کے مقابلے میں شعور کے ساتھ زیادہ گہرے تعلقات رکھتا ہے۔ وہ موخر الذکر اور شعور کے درمیان پردے کی طرح ایستادہ ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ، ہم دریافت کر چکے ہیں کہ وہاں تنقید کرنے والے موقف کو شناخت کرنے کا ایک سبب ہے جس کے ذریعے وہ ہماری بیدار زندگی کی رہ نمائی کرتا اور ہماری رضا کارانہ شعوری سرگرمیوں کو متعین کرتا ہے۔ اگر، ہمارے مفروضات کے مطابق، ہم اب ان 'موقفوں' کی جگہ نظاموں سے بدلتے ہیں۔ تنقید کرنے والا نظام حرکی سرحد کی طرف حرکت کرتا ہے۔ ہم اب ان دونوں نظاموں کا اپنے تشریحی خطوط کے ذریعے، ان کے ناموں، اور ان کے شعور سے تعلق کے حوالے سے اظہار کرتے ہیں۔

حرکی سرحد پر موجود نظاموں میں سے آخری کو ہم قبل از شعور کہہ کر یہ منسوب کرتے ہیں کہ اس نظام میں بر انگیختگی کرنے والے افعال شعور تک بغیر کسی مزید رُکاوٹ کے پہنچتے ہیں، بشرطیکہ مخصوص دوسری شرائط پوری کی جائیں، مثلاً، شدت کا ایک خاص متعین درجے تک حصول، اس فعل کا ایک مخصوص حد تک بٹوارہ، جسے ہم توجہ، وغیرہ کہتے ہیں۔ یہ اسی وقت ایک ایسا نظام ہوتا ہے جو قدرتِ حرکیت کی کلیدیں قبضے میں رکھتا ہے۔ اس کی پشت پر موجود نظام کو ہم لاشعور کہتے ہیں، کیوں کہ یہ قبل از شعور کے علاوہ شعور تک جانے والی گذر گاہ میں کوئی رسائی نہیں رکھتا جس میں برانگیختگی کرنے والا فعل خاص تبدیلیاں ضرور پیش کرتا ہے۔

ان نظاموں میں سے کس میں ہم، پھر، خواب کی تشکیل کے فطری زور کو جگہ دے سکتے ہیں؟ آسانی کے لیے، ہمیں لاشعوری نظام کے لیے چند الفاظ کہنے کی اجازت دو۔ ہم دریافت کر چکے ہیں کہ یہ درست ہے، گو کہ بعد کی گفت گو میں یہ تقریباً بلکل صحیح نہیں ہے؛ کہ خواب کی تشکیل ان خواب خیالات سے منسلک ہونے کی پابند ہوتی ہے جو قبل از شعور سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ہم کہیں اور یہ سیکھتے ہیں، جب ہم خواب خواہش سے نمٹتے ہیں، کہ خواب کی مقصدی طاقت لاشعور کے ذریعے پیش کی جاتی ہے، اور اس عنصر کی وجہ سے ہم لاشعوری نظام کو خواب کی تشکیل کے نقطۂ آغاز کی حیثیت سے فرض کرتے ہیں۔ یہ خواب کی برانگیختگی، دوسرے تمام خیالات کی ساختوں کی طرح، اب خود قبل از شعور میں جاری رہنے کے لیے جدو جہد کرتی اور پھر وہاں سے شعور میں داخلہ حاصل کر لیتی ہے۔

تجربہ ہمیں سکھاتا ہے کہ قبل از شعور کی اندر سے شعور کی طرف رہ نمائی کرنے والا راستا خواب خیالات کے لیے دن کے دوران مزاحمتی احتساب سے بند کر دیا جاتا ہے۔ رات کو وہ شعور میں داخلہ حاصل کر لیتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کن راستے اور اور کن تبدیلیوں کے ساتھ؟ اگر یہ داخلہ، رات کے دوران، خواب خیالات کے لیے مزاحمتی نگہ بانی کو شعور اور قبل از شعور کی سرحد پر کمزور کر کے ممکن بنایا گیا، پھر ہم اپنے تصورات کے لوازمے کے ساتھ خواب رکھیں گے، جو وہمی کردار کا مظاہرہ نہیں کریں گے جو حال میں ہمارے لیے دل چسپی کا باعث بنے ہیں۔

دونوں نظاموں، شعور اور قبل از شعور، کے درمیان احتساب کو کمزور کرنا، ہم کو صرف ایسے خوابوں کا بتاتا ہے جیسے 'آٹو ڈیڈاسکر' کا خواب، لیکن ایسے خوابوں کا نہیں جیسے جلنے والے بچے کا خواب، جو مسئلے کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا، جس کا اظہار ہم نے اپنی تحقیقات کے بلکل آغاز میں کر دیا تھا۔

وہمی خوابوں میں کیا وقوع پذیر ہوتا ہے، اس کو ہم سوائے یہ کہنے کے کسی اور طرح بیان نہیں کر سکتے کہ برانگیختگی

ایک رُو بہ زوال ضابطے کی پیروی کرتی ہے۔ وہ خود کو ابلاغ کرنے کے لیے نہ صرف آلات کی حرکی سرحد، بل کہ حسیاتی سرحد، اور حتمی طور پر ادراک کے نظام تک پہنچتی ہے۔ اگر ہم سمت کو پکاریں جس کو نفسیاتی فعل لاشعور سے بیداری کی ارتقائی حالت تک پیروی کرتا ہے، ہم پھر یہ خواب کے رجعتی کردار کے بارے میں کہہ سکتے ہیں۔

رجعت اس لیے یقیناً خواب فعل کی اہم نفسیاتی خصوصیات میں سے ایک ہے؛ لیکن ہم کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ تنہا خواب کی خصوصیت نہیں ہے۔ ارادی یادداشت اور ہماری طبعی سوچ کے افعال کے دوسرے اجزائے ترکیبی اسی طرح سے نفسیاتی آلات کے یادداشتی سراغوں کے خام لوازمے کے کچھ پیچیدہ تمثّلی عمل کی زوال پذیری کو لازمی بناتے ہیں، جو اس کے نیچے موجود ہوتے ہیں۔ لیکن بیداری کے دوران یہ پیچھے کی طرف رجعت، یادداشتی تصورات سے آگے نہیں جاتی۔ وہ ادراکی تصورات کے وہمی احیاء کو پیدا کرنے میں قاصر ہوتی ہے۔ کیوں یہ خوابوں میں بصورت دیگر ہوتا ہے؟ جب ہم خواب کے تکثیفی کام کی بات کرتے ہیں ہم اس مفروضے سے پہلوتہی نہیں کرسکتے کہ خواب کار کے ذریعے وہ شدتیں جو خیالات سے چمٹی ہوئی ہوتی ہیں ایک سے دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہیں۔ ممکنہ طور پر اس عام نفسیاتی فعل کی ترمیم ہوتی ہے جو P نظام کے قدرِ ارتکاز کو اس کی پوری حسیاتی وضاحت کو اُلٹ سمت کی سوچ میں ممکن بناتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم خود کو موجودہ گفت گو کی اہمیت کے حوالے سے دھوکا نہیں دے رہے ہیں۔ ہم اس ناقابلِ تشریح مظہر کو نام دینے کے سوا کچھ نہیں کر رہے۔ ہم اسے رجعت کہتے ہیں اگر خواب میں خیال واپس ماضی کے بصری تصور میں جاتا ہے جہاں سے وہ ایک مرتبہ پیدا ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ قدم جواز کا مطالبہ کرتا ہے۔ کیوں اس کی یہ تعریف ہمیں کچھ بھی نیا نہیں بتاتی؟ اچھا، میں یقین رکھتا ہوں کہ لفظ رجعت (regression) ہمارے لیے ایک خدمت ہے۔ یہ اتنا ہی ہے جتنا یہ ہدایت سے بھری نفسیاتی آلات کی ایک مانوس حقیقت کے منصوبے کے ساتھ ہمیں ملاتا ہے۔ اس نقطہ پر، اور پہلی مرتبہ، ہم اس حقیقت سے فیض یاب ہوں گے کہ ہم نے ایسے منصوبے کی تعمیر کی ہے جو موثر ہے۔ اس منصوبے کے ساتھ مدد کے لیے ہم مزید تاثر کے بغیر خواب کی تشکیل کی یک اور خصوصیت کا ادراک کریں گے۔ اگر ہم خواب کو رجعت کے فعل کی حیثیت سے، مفروضی نفسیاتی آلات کے بغیر دیکھیں، ہم فوراً علمی لحاظ سے ثابت شدہ حقیقت کی تشریح رکھیں گے کہ خواب خیالات کے تمام خیال تعلقات یا تو خواب کار میں ضائع کر دیے جاتے ہیں یا اظہار کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے منصوبے کے مطابق، یہ خیال تعلقات اوّل یادداشتی نظاموں پر مشتمل نہیں ہوتے، بل کہ ان پر جو سامنے سے اور دُور ہوتے ہیں، وہ ادراکی تصورات کی طرف رجعت میں موجود اظہارات کو ضبط کر لیتے ہیں۔ رجعت میں خواب خیالات کا ڈھانچہ اس کے خام مال میں ٹوٹ جاتا ہے۔

لیکن یہ اظہار کس تبدیلی کو دینا ممکن بنا دیتا ہے جو دن کے دوران ناممکن ہوتا ہے؟ یہاں ہم خود کو ایک مفروضے تک محدود کرتے ہیں۔ وہاں بہ ظاہر انفرادی نظاموں کے قدرِ ارتکاز میں تبدیلیاں ہوتی ہیں، جو موخر کو برانگیختگی کے نکاس کے لیے اور زیادہ قابلِ رسائی یا ناقابلِ رسائی بناتی ہیں؛ لیکن کسی بھی ایسے آلے پر ویسا ہی اثر برانگیختگی کے دور میں ایک سے زائد تبدیلی کی قسم سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہم قدرتی طور پر نیندی حالت اور متعدد قدرِ ارتکاز کی تبدیلیوں کا سوچتے ہیں جس کو وہ آلات کی حسیاتی سرحد پر ابھارتی ہیں۔ دن کے دوران سائی نظام کے P سے ایک دھارا مسلسل قدرتِ حرکیت کی سرحد کی طرف بہتا رہتا ہے۔ یہ دھارے رات کو ختم ہو جاتے ہیں، اور پھر زیادہ دیر تک برانگیختگی کے دھاروں کو مخالف سمت میں بہنے سے نہیں روک سکتے۔ یہ پھر بیرونی دنیا سے الگ تھلگ' نظر آتا ہے، جو

کچھ مصنفین اپنے نظریے کے مطابق خواب کے نفسیاتی کردار کی تشریح کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ خواب کی رجعت کی وضاحت میں ہم ان دوسرے رجعتوں کا جائزہ لیں گے جو غیر صحت مندانہ بیدار زندگی میں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ رجعتوں کی ان دوسری شکلوں میں بالاتشریح آسانی سے ہمیں لغزش میں ڈال سکتی ہے۔ حیاتی دھارے کی ارتقائی سمت میں مداخلت نہ ہونے کے باوجود رجعت وقوع پذیر ہوتی ہے۔

ہسٹیریا اور خبطِ عظمت کے وہم کو ذہنی طور پر طبعی اشخاص کے تصورات کے ساتھ، میں مماثل کی حیثیت سے وضاحت کروں گا، حقیقت میں یہ رجعت کی طرف، خیال تصورات میں تبدیل کیے جاتے ہیں؛ اور دعوا کرتے ہیں کہ صرف ایسے خیالات اس تبدیلی سے گزرتے ہیں جیسے وہ دابطانی یادداشتوں کے ساتھ ہوتے، یا لاشعور کی بقیہ موجود یادداشتوں کے ساتھ نہایت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ مثال کی حیثیت سے میں اپنے سب سے زیادہ نوجوان ہسٹیریائی مریضوں میں سے ایک کا اصابہ بیان کروں گا۔ ایک بارہ سالہ لڑکا، جس کو ہرے چہرے سرخ آنکھوں کے ساتھ' سونے نہیں دیتے تھے، اور دہشت زدہ کرتے تھے۔ اس اظہار کا منبع دبی ہوئی، لیکن ایک مرتبہ لڑکے کی شعوری یادداشت میں تھا جسے اس نے چار سال پہلے دیکھا تھا، اور جس نے اسے بہت سی بری عادات، بشمول مشت زنی کے خلاف دھمکی دی تھی، جس کے لیے وہ اب خود کو ملامت کرتا تھا۔ اُس وقت اس کی ماں نے دیکھا کہ بد اطوار لڑکے کا چہرہ مہرہ سبزی مائل اور وہ سرخ آنکھیں رکھتا تھا۔ پھر اس کا دہشت زدہ کرنے والا تصور، جو صرف اس کی ماں کے ایک دوسرے قول کی یادداشت تھا کہ ایسا لڑکا عتاہت زدہ ہو جاتا ہے، اور اسکول میں کچھ سیکھنے کے قابل نہیں رہتا، اور اس کی موت جلد واقع ہو جاتی ہے۔ اس پیش گوئی کا ایک حصہ میرے چھوٹے مریض کے معاملے میں حقیقت بن گیا۔ وہ اسکول نہ جا سکا، اور جیسا، اس کی غیر رضا کارانہ وابستگیوں سے ظاہر ہوا، وہ بقیہ پیش گوئیوں سے نہایت دہشت زدہ تھا۔ تاہم، علاج کے مختصر دورانیے کے بعد اس کی نیند بحال ہوگئی، اس کی بے چینی دور ہوگئی، اور اس نے اپنی تعلیمی سال کو شاندار ریکارڈ کے ساتھ مکمل کیا۔

یہاں میں ایک تصور کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں جسے مجھے ایک چالیس سالہ ہسٹیریائی خاتون نے بیان کیا، جو اس وقت وقوع پذیر ہوا جب وہ طبعی حالت میں تھی۔ ایک صبح اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنے بھائی کو کمرے میں پایا، گو کہ وہ جانتی تھی وہ ایک پاگل خانے میں رکھا گیا تھا۔ اس کا چھوٹا بیٹا اس کے پہلو میں سو رہا تھا۔ ایسا نہ ہو بچہ اپنے ماموں کو دیکھ کر دہشت زدہ، اور اینٹھن کا شکار ہو جائے۔ اس نے چادر اس کے چہرے پر ڈال دی۔ ایسا کرتے ہی بھوت غائب ہو گیا۔ یہ اطلاع اس کے بچپن کی یادداشتوں میں سے ایک کا اعادہ تھی، جو، گو کہ شعوری، لیکن ذہن کے تمام لاشعوری لوازمے سے نہایت قربت سے منسلک تھی۔ اس کی بچپن کی آیا نے اس بتایا تھا کہ اس کی ماں، جو جوانی میں مر گئی تھی (اس وقت میری مریضہ صرف اٹھارہ ماہ کی تھی) وہ مرگی یا ہسٹیریائی اینٹھن کی بیماری میں مبتلا تھی، جو ماضی میں اس خوف کی طرف لے جاتا ہے جو اس کے بھائی (مریضہ کے ماموں) کی وجہ سے ہوا، جو اس کے سامنے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر مردے کی روح کے بہروپ میں ظاہر ہوا تھا۔ تصور ویسے ہی عناصر رکھتا تھا جیسے بیتے دنوں کی یاد، بھائی کا نمودار ہونا، چادر، خوف، اور اس کا اثر۔ یہ عناصر، تاہم، نئے متن میں ترتیب، اور دوسرے اشخاص کی طرف منتقل کیے گئے ہیں۔ تصور کا واضح مقصد، اور خیال جو بدلا، تنہا اس کا تھا، ایسا نہ ہو کہ اس کا بیٹا، جو اپنے ماموں سے زبردست مشابہت رکھتا تھا، اس کی قسمت میں حصہ دار بن جائے۔

یہاں بیان کردہ دونوں مثالیں قطعی طور پر نیند کی حالت سے غیر متعلق ہے، اور اس وجہ سے وہ اس مقصد کی

خاطر ثبوت پیش کرنے کے لیے ناموزوں ہے جس کے لیے میں نے انھیں یہاں پیش کیا۔ میں، اس لیے، اپنی واہمی اینٹھن والی مریضہ کے اپنے تجزیے، اور اعصاب خلل کی نفسیات پر ابھی تک میرے مطالعہ کی بنیاد پر شائع شدہ نتائج کا حوالہ دوں گا، تاکہ اس حقیقت پر زور دے سکوں کہ ان معاملات میں ابطانی خیال کی تبدیلی میں بندہ لازماً دبائی ہوئی یادداشت کے اثر، یا ایک جو لاشعور میں باقی ہو، اسے نظرانداز کرتا ہے۔ یہ اس کا عام طور پر بچپن کا کردار ہوتا ہے۔ یہ یادداشت ابطان میں چلی جاتی ہے، جیسے وہ تھے، خیالات جن کے ساتھ وہ منسلک ہیں، اور جنھیں اظہار سے احتساب کے ذریعے روکا جاسکتا ہے--وہ نمائندگی کی شکل میں ہوتے ہیں جس میں یادداشت خودعضویاتی طور پر وجود رکھتی ہے۔ اور میں یہاں، اپنے ہسٹیریا کے مطالعہ کی بنیاد پر یہ اضافہ کرسکتا ہوں، کہ اگر فرد بچپن کے نظاروں کو شعور میں لانے میں کامیاب ہوتا ہے (آیا وہ یادداشتیں ہوں یا تخیلات) وہ وہم کی حیثیت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ اس کردار سے صرف اس وقت محروم ہوتی ہیں جب ان کا ابلاغ کیا جاتا ہے۔ یہ بھی جانا جاتا ہے کہ ان لوگوں میں بھی جن کی یادداشتیں بصورتِ دیگر بصری نہیں ہوتیں، سب سے زیادہ بچپن کی یادداشتیں واضح طور پر بصری، اور ان کی زندگی میں کافی دیر تک باقی رہتی ہیں۔

اگر، اب، ہم خواب خیالات میں بچپن کے تجربات کے ذریعے، یا اِن تخیلات پر مبنی کے ذریعے ادا کردہ کردار کو ذہن میں رکھیں اور یاد رکھیں کیسے ان کے اجزا خواب موضوع میں اکثر ظہور پذیر ہوتے، اور کیسے خواب خواہشات اکثر ان سے آگے بڑھتے ہیں۔ ہم اس امکان کا انکار نہیں کر سکتے کہ خوابوں میں بھی، خیالات کی بصری تصورات میں تبدیلی اس جاذبیت کا نتیجہ ہوسکتا ہے جس کو بصری طور پر پیش کردہ یادداشت کے ذریعے مشق کیا جاتا ہے۔ اسے ہوش میں لانے کی کوشش ان خیالات کی وجہ سے کی جاتی جو شعور سے خدمت سرانجام دیتے اور اظہار کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ اس ادراک کا تعاقب کرتے ہوئے، ہم خواب کو مزید بچپن کے نعم البدل نظارہ کو انتقال تاثر کے ذریعے حالیہ لوازمہ کی حیثیت سے بیان کرسکتے ہیں۔ بچپن کا نظارہ اپنی ذاتی احیاء نافذ نہیں کرسکتا، اور اس لیے لازماً خواب کی حیثیت سے واپسی پر مطمئن ہوجاتا ہے۔

بچپن کے ان نظاروں اس اہمیت کے حوالے سے (یا ان تخیلاتی تکراروں) ایک مخصوص درجے کی حیثیت سے، خواب موضوع کے لیے ایک طریقہ پیش کرتے ہیں جو شارنز اور اس کے شاگردوں کے بصارت کے عضو میں مہیج کے باطنی منبع سے متعلق مفروضات کو زائدازضرورت بنا دیتا ہے۔ شارنز 'بصری مہیج' کی ایک حالت کو فرض کرتا ہے، جب خواب ایک خصوصی واضح یا غیر معمولی بصری عناصر کی کثرت کو نمایاں کرتا ہے۔ ہم کو اعتراض اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم شاید خود کو مہیج کی ایسی حالت کے مفروضے کو صرف نفسیاتی ادراکی نظام کے بصری عضو تک محدود کر سکتے ہیں۔ ہم، تاہم، زور دیتے ہیں کہ مہیج کی یہ حالت سابقہ حقیقی بصری مہیج کی یادداشت کے دوبارہ جوش و جذبے سے پیدا ہوتی ہے۔ میں، اپنے ذاتی تجربے سے، ایک اچھی مثال یہ دکھانے کے لیے پیش کرتا ہوں کہ بچپن کی یادداشتوں کا ایسا اثر؛ میرے اپنے خواب بھی، جیسا میں دوسروں کے بارے میں تصور کرتا ہوں، کے مقابلے میں تقریباً ادراکی عنصر رکھنے میں کم ثروتی ہے، لیکن میرے گذشتہ سالوں کے سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ واضح خواب میں مَیں خواب موضوعات کے واہمی امتیاز کو آسانی سے حالیہ وصول کردہ بصری خوبیوں کے نقوش میں سراغ لگا سکتا ہوں۔ میں نے چھٹویں باب میں ایک خواب کا حوالہ دیا ہے جس میں پانی کا گہرا نیلا پن، جہاز کی چمنیوں سے نکلنے والا بھورا دھواں، اور عمارات کا گہرا بھورا اور سرخ رنگ جس کے خوب صورت گہرے اور دائمی نقش کو میں نے اپنے

ذہن میں ہمیشہ کے لیے بٹھالیا۔ یہ خواب، اگر کوئی تشریح کرنا چاہیے، لازماً اسے بصری مہیج سے منسوب کرے گا، لیکن وہ کیا تھا جو میرے عضوِ بصارت کو مہیج کی حالت میں لایا؟ وہ ایک حالیہ تاثر تھا جو بذاتِ خود سابقہ نقوش کے سلسلے سے ملا ہوا تھا۔ رنگ جو میں نے دیکھے، وہ اوّل مقام پر کھلونوں کے ٹکڑوں کے تھے جن سے میرے بچوں نے ایک شاندار عمارت میری تعریف کے لیے، خواب دیکھنے سے ایک دن پہلے تعمیر کردی تھی۔ وہاں بڑے ٹکڑے گہرے سرخ، اور چھوٹے ٹکڑے نیلے اور بھورے تھے۔ ان رنگوں کو ملانے سے میرے سابقہ دورۂ اٹلی کے جو تاثرات پیدا ہوئے: وہ خوب صورت نیلگوں اسیانژو اور لیگونز، اور ایلپس کے بھورے رنگ تھے۔ خواب میں دیکھے گئے خوب صورت رنگ یادداشت میں محفوظ رنگوں کی تکرار تھے۔

ہم اب اس کا خلاصہ کرتے ہیں جو ہم ابھی تک خواب کی اس خصوصیت کے بارے میں سیکھ چکے ہیں: یہ ان کی خیال موضوع میں بصری تصورات کو دوبارہ پیش کرنے کی طاقت ہے۔ ہم خواب کے اس کردار کی تشریح، نفسیات کے معلوم قوانین کی روشنی میں نہیں کر سکتے، کیوں کہ ہم اسے نامعلوم تعلقات کی طرف اشارہ کر کے بلکل جدا ظاہر کر چکے ہیں، اور اس کو ہم نے رجعتی کردار کے اسم سے موسوم کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی یہ رجعت وقوع پذیر ہوتی ہے، ہم اس کو مزاحمت کا اثر قرار دیتے ہیں جو خیال کے ارتقا کی، اس کے شعور کی طرف طبعی راستے کی، اور مہیجاتی جاذبیت کی، جو اس پر واضح یادداشتوں سے ڈالی جاتی ہیں، مخالفت کرتا ہے۔ خوابوں میں رجعت کو شاید دن کے دوران حسی اعضاء سے بہنے والے ارتقائی دھارے کے خاتمے سے سہولت دی جاتی ہے؛ جس کے لیے مددگاری عنصر لازماً کچھ تلافی، رجعت کی دوسری شکلوں میں، دوسرے رجعتی مقاصد کو تقویت دے کر کرتا ہے۔ ہم یہ ضرور اپنے ذہن میں رکھیں کہ ابطان کے امراض کے اصابات، جیسے خوابوں میں ہیں، انتقال تاثر کا طریقہ لازماً ان رجعتوں سے قطعی مختلف ہوتا ہے جو طبعی نفسیاتی زندگی میں وقوع پذیر ہوتے ہیں، وہ ادراکی نظام کے پورے وہی قدر ارتکاز کو ممکن بنا دیتے ہیں۔ جو بھی ہم خوابِ کار کے تجزیے میں 'نمائندگیت کے لحاظ' کی حیثیت سے بیان کر چکے ہیں، ان کا بصری طور پر یاد کیے جانے والے خواب خیالات کے ذریعے چھوئے گئے نظاروں کی منتخبہ جاذبیت سے حوالہ دیا جا سکتا ہے۔

جہاں تک رجعت کا سوال ہے، ہم مزید مشاہدہ کرتے ہیں کہ وہ خللِ اعصاب کے نظریے میں علامتوں کی تشکیل میں خوابوں کے نظریے کے مقابلے میں کوئی کم کردار ادا نہیں کرتا۔ ہم اس لیے یہاں رجعت کی اقسام میں امتیاز کر سکتے ہیں: (الف) موضوع سے متعلق، سائی نظاموں کے منصوبے کی یہاں تفصیل بیان کی جاتی ہے؛ (ب) عارضی، یہ رجعت سے اتنی دور ہوتا ہے جتنا وہ پرانی نفسیاتی تشکیلات سے ہوتا ہے؛ اور (ج) روایتی، جب بنیادی طریقہ اظہار اور نمائندگی رسمی طریقوں کی جگہ لے لیتی ہے۔ رجعت کی یہ تین شکلیں، تاہم، بنیادی طور پر ایک ہیں، اور کثیر معاملات میں وہ موافق ہوتی ہیں، اس لیے جو وقت کے لحاظ سے قدیم ہوتا ہے اسی وقت روایتی طور پر بنیادی، نفسیاتی، اور جغرافیائی میں، ادراکی سرحد کے نزدیک تر ہوتا ہے۔

ہم خوابوں میں رجعت کے موضوع کو ایک تاثر کے اظہار پر کچھ کہے بغیر نہیں چھوڑ سکتے جو پہلے اور تکرار سے ہم پر خود دباؤ ڈالتا، اور جو ہمیں خلل اعصاب کے عمیق تر مطالعے کے بعد، کمک کے ساتھ واپس کیا جاتا ہے: یعنی کُل خواب بینی، خوابینا کے سب سے قدیم تعلقات کے رجعت کا عمل ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے وہ اس کے بچپن؛ اور ان جذبات کو جو اس وقت چھائے ہوئے تھے، اور اظہار کے وہ طریقے جو اس وقت میسر تھے، کو ہوش میں لاتا ہے۔ فرد کے بچپن کے عقب میں ہم پھر بصیرت سے بچپن کے نسلی ارتقائی سے، نسلِ انسانی کے فروغ کا وعدہ کرتے ہیں، جس

میں فرد کی ترقی صرف اثر کی خوش قسمت حالاتِ زندگی کی ایک مختصر تکرار ہوتی ہے۔ ہم اندازہ لگانا شروع کرتے ہیں کہ فریڈرک نٹشے صحیح تھا جب اس نے کہا کہ خواب میں 'انسانیت کے ایک اوّلین حصّے پر زور دیا جاتا ہے جس تک ہم سیدے راستے سے دیر تک نہیں پہنچ سکتے'۔ اور ہماری خوابوں کے تجزیے کے ذریعے، انسان کی وراثت کا دقیانوسی، اس کے اندر موجود عضویاتی اشیاء، جو جبلّی ہیں، کا ہم سے علم جاننے کی توقع رکھی جاتی اور اسے حاصل کرنے میں حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ یہ نظر آتا ہے کہ خواب اور خلل اعصاب ہمارے لیے نفسی زمانہء سلف میں اس وقت سے زیادہ عرصہ پہلے سے محفوظ کیے گئے تھے جتنی ہم امید کرتے ہیں۔ اس لیے تحلیل نفسی ان سائنسوں کے درمیان ایک اعلا مقام کا مطالبہ کرتی ہے جو انسانیت کے آغاز کے قدیم ترین اور تاریک ترین ادوار کو دوبارہ تعمیر کرنے کی سعی کرتے ہیں۔

یہ بلکل ممکن ہے کہ ہم اس اوّل حصّے کو اپنے خوابوں کی نفسیاتی تشخیص کی اہمیت میں، خاص طور پر اطمینان کو، پہلے دریافت نہیں کرتے۔ ہم ضرور، تاہم، خود کو اس خیال سے تسلی دیتے ہیں کہ ہم آخر کار اندھیرے میں تعمیر کیے گئے ہیں۔ اگر ہم بکھر نہ جاتے، ہم یقیناً اسی جگہ ایک دوسرے ابتدائی نقطے سے تقریباً پہنچ جاتے، اور پھر، شاید، ہم اپنی وضع کو بہ تر طور پر دریافت کرنے کے قابل ہوتے۔

3- تکمیلِ تمنا

جلنے والے بچے کا خواب (اوپر بیان کردہ) ہمیں تکمیل تمنا کی ان مشکلات سے سامنا کرنے والے نظریے کی تفہیم کا ایک عمدہ موقع فراہم کرتا ہے۔ کہ خواب کچھ نہیں ہوتا بل کہ تکمیل تمنا ہوتی ہے جو ہم سب کو صرف تشویشی خواب کے ذریعے پیش کردہ تضاد کی وجہ سے عجیب نظر آتا ہے۔ ایک مرتبہ پھر پہلا تجزیہ ہمیں روشن خیالی دیتا ہے کہ ہمارے خوابوں کے عقب میں معنی اور قدر پنہاں ہوتی ہیں، ہم بمشکل ہی اس معنی کے تعین کرنے میں اتنے زیادہ وحدتی ہوتے ہیں۔ ارسطو کی درست لیکن مختصر تعریف کے مطابق، خواب نیند میں سونے کا تسلسل ہے۔ اب اگر، دن کے دوران، ہمارے خیالات ایسے نفسیاتی کثیر النوع افعال کو سر انجام دیتے ہیں -- فیصلہ کرنا، نتائج اخذ کرنا، اعتراضات کا جواب دینا، توقعات رکھنا، ارادے باندھنا، وغیرہ -- پھر وہ کیوں رات کو خود کو صرف خواہشات کو پیش کرنے کے لیے دباؤ ڈالتے ہیں؟ کیا اس کے بر خلاف وہاں، متعدد خواب نہیں ہیں جو بلکل مختلف نفسیاتی عمل کو خواب کی شکل میں پیش کرتے ہیں -- مثلاً، پُر تشویش احتیاط -- اور کیا یہ باپ کا اپنے بیٹے کو جلتے ہوئے دیکھنا غیر معمولی شفاف خواب نہیں ہے؟ روشنی کی کرن جو اس کی آنکھوں پر گرتی ہے جب وہ سویا ہوا تھا۔ باپ جاگنے پر یہ پُر خوف نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ موم بتی لاش کے اوپر گر چکی ہے اور شاید جسم کو جلا رہی ہے۔ وہ اس نتیجے کی خواب میں تجسیم زمانہء حال کی ایک واضح حالت کے ذریعے کرتا ہے۔ اس خواب میں تکمیل تمنا کیا کردار ادا کرتی ہے؟ اور ہم کیسے ممکنہ طور پر جاری خیال کی غالبیت کی بیدار حالت یا نئے حسیاتی نقش میں غلطی کر سکتے ہیں؟

یہ تمام ملاحظات قابلِ جواز ہیں، اور ہم کو خوابوں میں تکیل تمنا کے کردار کو اور زیادہ بغور دیکھنے کے لیے دباؤ ڈالتے ہیں، جن سے بیدار خیالات کی اہمیت نیند میں بھی جاری رہتی ہے۔

یہ ٹھیک تکمیل تمنا ہے جو ہمیں پہلے ہی تمام خوابوں کو دو گروہوں میں تقسیم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ ہم نے ان خوابوں کو دریافت کیا جو نہایت سادہ تکمیل تمنا ہیں؛ اور دوسرے وہ ہیں جن میں تکمیل تمنا نا قابل شناخت، اور اکثر میں ہر میسر ذرائع سے چھپائی گئی ہوتی ہے۔ خوابوں کے اس دوسرے گروہ میں ہم خواب احتساب کے اثر کو شناخت کرتے ہیں۔ غیر مبہم خواہش والے خواب زیادہ تر بچوں میں پائے جاتے ہیں؛ مختصراً، 'بلا تصنع' (میں جان بوجھ کر اس لفظ پر زور دیتا ہوں) خواہش، خواب نظر آتی ہے۔ یہ بڑوں میں بھی وقوع پذیر ہوتا ہے۔

ہم اب یہ سوال کر سکتے ہیں کب ہر معاملے میں خواہش جس کا خواب میں احساس کیا جاتا ہے پیدا ہوتا ہے؟ لیکن کس مخالفت یا کس تنوع میں ہم اس 'کب' کو بیان کر سکتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں روازنہ کی شعوری زندگی اور لاشعور نفسیاتی سرگرمی کے درمیان مخالفت جو اس قابل ہوتی ہے کہ وہ خود کو صرف رات کو قابل ادراک بناتی ہے۔ میں اس طرح خواہش کے آغاز کے لیے سہ گُنا امکان رکھتا ہوں۔اوّل، وہ دن کے دوران برانگیختہ کیا جاتا، اور بیرونی حالات کی وجہ سے وہ غیر مطمئن باقی رہتا ہے۔اس طرح رات کے لیے ایک تسلیم شدہ اور غیر مطمئن خواہش باقی رہتی ہے۔ دوم، وہ ممکنہ طور پر دن کے دوران صرف مسترد ہونے کے لیے ظہور پذیر ہوتا ہے؛اس طرح رات کے لیے ایک غیر مطمئن اور دبی ہوئی خواہش باقی چھوڑ دی جاتی ہے۔سوم، اس کا روز مرّہ کی زندگی سے کوئی تعلق نہ ہوتا، بل کہ ان خواہشات سے تعلق رکھتا ہے جو صرف رات کو ہمارے باطن میں دبے ہوئے لوازمے سے جاگتی ہیں۔ اگر ہم اپنے نفسیاتی آلات کے منصوبے کی طرف رجوع کریں، ہم قبل از شعور میں پہلے درجے کی ایک خواہش کو ڈھونڈ سکتے ہیں۔ ہم فرض کر سکتے ہیں کہ ایک ثانوی درجے کی خواہش قبل از شعور کے ذریعے سے لاشعور میں زبردستی واپس بھیجی جاتی ہے۔کیا وہ وہاں خود کو تیسرے درجے کے خواہش جذبے کی حیثیت سے برقرار رکھ سکتی ہے؟ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ کُلی طور پر لاشعوری نظام کو چھوڑنے سے قاصر ہوتی ہے۔اب ان مختلف منابع سے ابھرنے والی خواہشات کی خواب کے لیے کیا اہمیت ہے ؛جس کی طاقت خواب کو ابھارتی ہے؟

ہماری صوابدید پر موجود خوابوں کا جائزہ اس سوال کے جواب دینے کے حوالے سے لینے پر، ہم فوراً خواب خواہش، حقیقی خواہش کے جذبے کے چوتھے منبع کی حیثیت سے یہ اضافہ کرنے کے لیے حرکت میں آتے ہیں جو رات کے دوران ابھرتا ہے(مثلاً، پیاس کا مہیج، اور جنسی خواہش)۔ وہ پھر ہمیں ایسا ممکن نظر آتا ہے کہ خواب خواہش کا منبع خواب کو اکسانے کی اہلیت پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ میں اپنے ذہن میں بچے کا خواب رکھتا ہوں جس نے خواب میں اپنا بحری سفر جاری رکھا جو دن کے دوران مداخلت کی وجہ سے منقطع ہو گیا تھا۔اور دوسرے بچوں کے خواب، جو اسی باب میں ذکر کیے گئے ہیں، ان کی وضاحت دن کے وقت کی نامکمل، لیکن غیر دبائی ہوئی خواہش سے کی جاتی ہے۔ وہ خواہشات جو دن کے دوران ابطان کی تھیں وہ خود کو متعدد بڑی مثالوں کے ذریعے خواب میں دکھاتی ہیں۔ میں اس قسم کے ایک بہت ہی سادہ خواب کا حوالہ دوں گا۔ایک طنز یہ مزاج والی خاتون، جس کی نوجوان سہیلی کی منگنی ہو جاتی ہے،اس سے دن کے دوران اس کا واقف کار استفسار کرتا ہے آیا وہ اپنی سہیلی کے منگیتر کو جانتی ہے،اور وہ اس کے بارے میں کیا سوچتی ہے۔ وہ اس کی اپنی رائے کا اظہار کیے بغیر غیر مستند تعریف کرتے ہوئے جواب دیتی ہے۔ حالاں کہ وہ سچ بولنا پسند کرتی ہے، یعنی، کہ وہ ایک شاندار شخصیت کا حامل ہے،اور درجنوں میں سے کوئی ایک ایسا ملتا ہے۔ آنے والی رات کو وہ خواب دیکھتی ہے کہ اس سے وہی سوال کیا جاتا ہے،اور وہ چالاکی سے اس کا جواب دیتی ہے۔ حتمی طور پر، متعدد تجزیوں کے نتیجے سے ہم سیکھتے ہیں کہ تمام خوابوں میں خواہش جو تحریف کا موضوع ہوتی، اور اپنا آغاز لاشعور میں رکھتی وہ دن کے دوران قابلِ ادراک نہیں ہوتی۔ پہلی نظر میں، یہ ایسا نظر آتا ہے کہ خواب کی تشکیل کے معاملے میں تمام خواہشات مساوی قدر، اور طاقت کی حامل ہوتی ہیں۔

میں یہاں یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ معاملات کی حالت درست ہے لیکن میں یہ موثر طور پر فرض کرنے کا رجحان رکھتا ہوں کہ خواب خواہش کو زیادہ سخت گیری سے متعین کیا جاتا ہے۔ بچوں کے خواب ہمیں کسی شک میں نہیں چھوڑتے کہ دن کی ایک نا آسودہ خواہش خواب کو ابھار سکتی ہے۔ لیکن ہم کو یہ ضرور نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ، آخر کار بچے کی خواہش ہے۔ مجھے بہت زیادہ شک ہے کہ آیا دن کی ایک نا آسودہ خواہش بالغ میں خواب پیدا کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔ یہ ایسا نظر آتا ہے ہم اپنی جَبَلیاتی زندگی کو تعقّل کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ ہم غیر فائدہ مند کی حیثیت سے ایسی شدید

خواہشات جو بچوں میں فطری ہوتی ہیں ان کی تشکیل کرنے یا رُوکے رکھنے سے زیادہ سے زیادہ دست بردار ہوتے ہیں۔ اس میں، بلاشبہ، وہاں انفرادی تغیرات ہوتے ہیں، جو کچھ دوسروں کے مقابلے میں بچگانہ نفسیاتی اعمال کو باقی رکھتے ہیں ۔ہم ان کو اصلی طور پر واضح تصورات کے بتدریج ضعیف ہوتے ہوئے اختلافات میں پاتے ہیں۔ عام طور پر، تاہم، میں یہ رائے رکھتا ہوں کہ دن کی نا آسودہ خواہشات بالغوں میں خواب پیدا کرنے کے لیے نا کافی ہوتی ہیں۔ میں یہ بلاتّرڈُد تسلیم کرتا ہوں کہ خواہش کے جذبات شعور سے آغاز کرنے والے خوابوں کو ابھارنے میں خدمت سرانجام دیتے ہیں، لیکن وہ ممکنہ طور پر اس سے زیادہ نہیں کرتے۔خواب وقوع پذیر نہیں ہوتا اگر قبل از شعوری خواہش کو ایک دوسرے ذریعے سے کُمک نہ پہنچائی جائے۔

وہ منبع لاشعور ہے۔ میں یقین کرتا ہوں شعوری خواہش خواب کو برانگیختہ کرنے میں اس وقت پُر اثر ہوتی ہے جب وہ ایسی ہی ایک لاشعوری خواہش پیدا کرنے میں کامیاب ہوتی ہے جو اس کو کُمک مہیا کرتی ہے۔ اسے خلل اعصاب کے نفسیاتی تجزیے کی نشان دہی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خواہشات خود کے اظہار کے لیے ہمیشہ سرگرم اور تیار رہتی ہیں، جب کبھی بھی وہ خود ایک شعوری جذبے کے ساتھ رفاقت کا موقع پاتی ،اور اپنی اس ذاتی عظیم تر شدت کو موخرالذکر کی کم تر شدت کو منتقل کرتی ہیں۔ یہ، پھر، لازماً ایسی نظر آتی ہے کہ صرف شعوری خواہش کو خواب میں محسوس کیا جاتا ہے، لیکن خواب کی شکل میں ایک ہلکی خصوصیت ہم کو لاشعور کے طاقت ور رفیق کے راستے پر ڈال سکتی ہے۔ان ہمیشہ سرگرم رہنے والی اور جیسے وہ تھیں ، ہمارے لاشعور کی لا فانی خواہشات ٹائی ٹان کی من گھڑت کہانی کو دوبارہ یاد کرتی ہیں، جو، قدیم ترین دور سے، پہاڑوں کے نیچے دفن ہے جن کو ایک مرتبہ فاتح دیوتاؤں کی طرف سے پھینکا گیا تھا،اور اب بھی وقتاً فوقتاً ان کے طاقت ور بازوؤں کی ہل چل سے وہاں کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ خواہشات، ابطان میں وجود رکھتی ہیں جو بذات خود بچپن میں آغاز رکھتی ہیں، جیسا ہم خلل اعصاب کی نفسیاتی تحقیق سے سیکھتے ہیں ۔اس لیے، ہمیں، سابقہ بیان کردہ اظہار کو ایک جانب رکھنے کی اجازت دی جائے، کہ وہ بہت معمولی اہمیت رکھتا ہے جب خواب خواہش پیدا ہوتی ہے،اور اسے دوسرے سے بدلتی ہے، یعنی: خواب میں نمایاں کردہ خواہش ضرور بچپن کی خواہش ہوتی ہے۔ بالغ میں یہ لاشعور میں آغاز کرتی، جب کہ بچے میں، جس کی کوئی تقسیم اور احتساب نہیں ہوتا، اس میں یہ لاشعور اور قبل از شعور کے درمیان موجود ہوتی ، یا جس میں یہ صرف تشکیل کے عمل میں ہوتی ہے۔ یہ بیدار حالت سے ایک نا آسودہ اور بلا دبی ہوئی خواہش سے پیدا ہوتی ہے۔ میں آگاہ ہوں کہ اس ادراک کا عام طور پر مظاہرہ نہیں کیا جا سکتا، لیکن میں یہ رائے ضرور رکھتا ہوں کہ اس کا اکثر مظاہرہ کیا جا سکتا ہے، وہاں بھی جہاں فرد اس کی توقع نہیں کرتا، اور اس کا عمومی طور پر انکار نہیں کیا جا سکتا۔

خواب کی تشکیل میں خواہش جذبات جو بیدار شعوری زندگی سے چھوڑ دیے جاتے ہیں،اس لیے، وہ پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔ میں تسلیم نہیں کرتا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی کردار ادا نہیں کرتے، جنھیں خواب موضوع کے تعلق سے، حقیقی سنسنی خیز لوازمے سے نیند کے دوران منسوب کیا جاتا ہے۔اگر میں اب دوسرے نفسیاتی اُکساؤ کو زیرِ غور لاؤں جن کو دن کی بیدار زندگی سے چھوڑا ، وہ خواہشات نہیں ہوتیں۔ میں اب صرف اُس نقشے سے وابستہ رہنا چاہتا ہوں جو اس خیال سے میرے لیے تیار کیا گیا ہے۔ہم اپنے بیدار خیالات کے توانائی والے ارتکاز سے نمٹنے میں، نیند کرنے کا طے کر کے عبوری طور پر کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ وہ ایک اچھا نیندی (sleepy) ہوتا ہے جو ایسا کرتا ہے۔ نپولین اوّل اس قسم کی مثال کہا جاتا ہے۔لیکن ہم ایسا کرنے میں ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتے، یا اسے مکمل طور پر نہیں کر پاتے۔ نا حل شدہ مسائل، ہراس کرنے والی احتیاطیں، زبردست نقوش، نظام میں نفسیاتی عمل کی برقراری کو ہم قبل از شعور کی اصطلاح دیتے ہیں۔خیال- جذبات جو نیند میں جاری رہتے ہیں ان کو درج ذیل گروہوں میں منقسم کیا جا سکتا

ہے۔

ا۔ وہ جو دن کے دوران کسی حادثاتی وجہ سے پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ پاتے۔

۲۔ وہ جنھیں نامکمل چھوڑ دیا جاتا ہے کیوں کہ ہماری ذہنی طاقتیں ہمیں ناکام کرتی ہیں، مثلاً!، غیر حل شدہ مسائل۔

۳۔ وہ جنھیں دن کے دوران واپس بھیجا جاتا، اور ابطان کیا جاتا ہے۔ اس کو طاقت ور چوتھے گروہ سے کمک دی جاتی ہے۔

۴۔ وہ جو ہمارے لاشعور میں دن کے دوران نفسیاتی شعور کی کارکردگی سے برانگیختہ کیے جاتے ہیں؛ اور آخرش ہم اس میں پانچویں کا اضافہ کرتے ہیں۔

۵۔ دن کے لاتفرقی نقوش، جن کو اس لیے ناحل چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ہم نیند میں، بیدار زندگی کی دن کی باقیات کے ذریعے متعارف کرائی جانے والی نفسیاتی شدتوں کو حقیر مت جانیں، خاص طور پر وہ جو غیر حل شدہ معاملات کے گروہ سے نکلتی ہیں۔ یہ یقینی ہے کہ یہ تحریکات رات کے دوران اپنے اظہار کے لیے جدو جہد جاری رکھتی ہیں، اور ہم مساوی یقینیت کے ساتھ فرض کر سکتے ہیں کہ نیند کی حالت تحرک کے عام جاری رکھنے کے عمل کو قبل از شعور اور اس کے شعوری بننے کے اختتام کو ناممکن بنا دیتی ہے۔ جہاں تک ہمارے اپنے ذہنی عمل کے عام طریقے سے شعوری ہونے کا معاملہ ہے، جس کی وجہ سے ہم رات کے دوران آسانی سے نہیں سوتے۔ میں کہہ نہیں سکتا قبل از شعوری نظام میں نیند کی حالت میں کیا تبدیلی پیدا کی جاتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ نیند کی نفسیاتی خصوصیات کو قدر ارتکاز کی تبدیلیوں میں خاص طور پر تلاش کیا جا سکتا ہے، جو اس نظام میں وقوع پذیر ہوتی ،اور غالب ہوتی ہیں، لیکن دن کے دوران ان کی حرکیت تک رسائی مفلوج ہو جاتی ہے۔ دوسری جانب، میں نے کچھ خوابوں کی نفسیات میں اس مفروضے کا فرمان جاری ہوتے ہوئے پایا جس سے نیند لاشعوری نظام کی کیفیت میں ثانوی تبدیلیاں کرتی ہے۔ پھر، ساعتُ اللیلُ کی شعور میں برانگیختگی کے لیے، وہاں خواہش برانگیختگی کے علاوہ لا شعور سے کوئی اور دوسرا راستا نہیں رہتا۔ وہ شعور سے ضرور کمک حاصل کرتا اور لاشعوری برانگیختگی سے پھیر دے کر تعاقب کرتا ہے۔ لیکن دن کے قبل از شعور کی باقیات کا خواب سے کیا تعلق ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں وہ کثرت سے خواب میں سرائیت کرتے ہیں۔ وہ اس کو خواب موضوع میں استعمال کر کے خود شعور میں رات کے دوران بے جا مداخلت کرتے ہیں؛ بلا شبہ، وہ کبھی کبھار خواب موضوع پر بھی غالب ہو جاتے ہیں، اور اس پر دن کے دوران اپنا کام جاری رکھنے کے لیے دباؤ بھی ڈالتے ہیں۔ یہ بھی قطعی یقینی ہے کہ دن کی باقیات خواہشات کے علاوہ کوئی اور خصوصیات بھی رکھتی ہوں۔ لیکن یہ بہت ہی تعلیماتی ہوتی ہیں، اور تکمیل تمنا کے نظریے کے لیے، خواب میں ان کو بجا آواری کے بعد وصول کرتے ہوئے دیکھنا، بلکل فیصلہ کن اہمیت رکھتا ہے۔

اب ہم بالا بیان کردہ خوابو ں میں سے ایک کو لیتے ہیں۔ مثلاً ، وہ خواب جس میں دوست اوٹو بیسڈیو (basedow) کی علامتیں دکھلاتا نظر آتا ہے۔ اوٹو کے ظہور نے مجھے دن کے دوران کے اس کے کچھ تحفظات دیے۔ یہ پریشانی ہر دوسری شے کی طرح اس سے متعلق ہے جس نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔ میں یہ فرض کر سکتا ہوں یہ تشویش نیند میں میرا تعاقب کرتی ہے۔ میں ممکنہ طور پر یہ دریافت کرنے کی جانب راغب ہوا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ تھا۔ رات کے دوران میری تشویش خواب میں اظہار پاتی ہے جس کو میں نے قلم بند کیا۔ اس کا موضوع بے عقلی والا نہ تھا، لیکن اس کے باوجود وہ کوئی بھی تکمیل تمنا دکھانے میں ناکام رہا تھا۔ لیکن میں دن کے دوران محسوس کیے جانے والے خلوت کے نا مطابقت اظہار کے منبع کو تلاش کرنے کا آغاز کرتا ہوں ،اور تجزیہ اس کے تعلق کو افشا کرتا

ہے۔ میں نے اپنے دوست اوٹو کو نواب ایل۔، اور خود کو پروفیسر آر۔ کے ساتھ پہچانا تھا۔ دن کے خیال کے لیے اس متبادل کو منتخب کرنے کے لیے مجھ پر جو دباؤ تھا، اس کی صرف ایک تشریح تھی۔ میں لاشعور سے اپنی ذات کو پروفیسر آر۔ میں شناخت کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہوں۔ اس سے مراد ہے کہ بچپن کی لافانی خواہشات میں سے ایک کو عظیم خواہش کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ میرے دوست کا احترام کرتے ہوئے دافع نظریات؛ وہ نظریات جو یقیناً بیدار حالت میں مسترد کر دیے جاتے، موقع کا فائدہ اٹھا کر خواب میں رینگتے ہوئے داخل ہو جاتے ہیں۔ دن کی بے چینی بھی اسی طرح خواب موضوع میں متبادل کے ذریعے اپنا اظہار پاتی ہے۔ دن کا خیال جو بذات خود خواہش نہیں ہوتا، بل کہ اس کے برخلاف پریشانی ہوتا ہے، وہ کسی بھی راستے سے بچپن کی خواہش کے ساتھ کچھ تعلق دریافت کرتا ہے، جو اب لاشعوری اور دبا ہوا ہے، جس کو پھر شعور کے لیے لباس کے ساتھ ابھرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ جتنی زیادہ غالب پریشانی ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ قوت سے خواہش کے موضوع اور پریشانی کے درمیان تعلق قائم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ وہاں کسی تعلق کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسی کوئی ایک بھی مثال ہم نے پیش کی ہے۔

یہ شاید بلکل مناسب ہوگا مسئلے سے نمٹنے کے لیے، یہ استفسار کر لیا جائے ایک خواب کیسا رویہ اختیار کرتا ہے جب اسے خواب خیالات میں اس لوازے کی پیش کش کی جاتی ہے جو قطعیت کے ساتھ تکمیل تمنا کی مخالفت کرتا ہے؛ جیسے قابلِ جواز پریشانیاں، تکلیف دہ تاثرات اور تباہ کن احساسات۔ اس کے ممکنہ نتائج کی ذیل میں درجہ بندی کی جاتی ہے:(۱) خوابِ کار تمام تکلیف دہ نظریات کو متضاد نظریات سے تبدیل کرنے میں کامیاب ہوتا، اور ان سے منسلک تکلیف دہ اثر کو زائل کرتا ہے۔ یہ، پھر خواب کو بلکل خالص، سادہ اور اطمینان بخش، تکمیلِ تمنا کے ثمر کا نتیجہ دیتا ہے۔(۲) تکلیف دہ نظریات عیاں خواب موضوع میں اپنا راستا، کم و بیش ترمیم کے ساتھ پاتے ہیں، لیکن اس کے باوجود بلکل نا قابل شناخت ہوتے ہیں۔ یہ وہ معاملہ ہے جو خوابوں کے نظریہء خواہش کے بارے میں شکوک پیدا کرتا ہے، اور اس طرح مزید تحقیق کا مطالبہ کرتا ہے۔ تکلیف دہ موضوع کے ساتھ ایسے خواب یا تو احساس میں لاتفرقی ہوتے، یا وہ پورا تکلیف دہ اثر ابلاغ کرتے ہیں۔ جو خیالات اس میں ہوتے ہیں وہ حق بجانب نظر آتے، یا وہ اس کے باوجود پریشانی کو بیدار ہونے کی سطح تک فروغ دے سکتے ہیں۔

تجزیے پھر دکھاتے ہیں کہ یہ تکلیف دہ خواب تکمیلِ تمنا ہیں۔ ایک لاشعوری اور دبی ہوئی خواہش، جس کی تکمیل انا کی وجہ سے صرف تکلیف دہ محسوس کی جا سکتی تھی۔ وہ اُس تکلیف دہ دن کی باقیات کو جاری قدرِ ارتکاز کے ذریعے پیش کرنے کا موقع قبضے میں کر لیتی، اور ان کو اپنی مدد مستعار دیتی، اور اس طرح انھیں خواب میں دیکھے جانے کے قابل بناتی ہے۔ لیکن جیسا کہ معاملہ (۱) میں ہے، لاشعوری خواہش شعوری کے ساتھ اتفاق کرتی ہے۔ (۲) کے معاملے میں، لاشعور اور شعور کے درمیان مبارزت -- دبا ہوا لوازمہ اور انا -- کو افشا کیا جاتا ہے، اور پریوں کی کہانی میں پری کی شادی شدہ جوڑے کی تین خواہشات پوری کرنے کی پیش کش والی حالت کا احساس کیا جاتا ہے۔ دبی ہوئی خواہش کے حوالے سے تسکین اور اطمینان بہت عظیم ثابت ہو سکتے ہیں، کیوں کہ وہ دن کی باقیات سے چمٹے ہوئے اثرات میں توازن پیدا کرتے ہیں؛ خواب پھر اپنے اثر پذیر آہنگ میں لاتفرقی ہو جاتا ہے، حالاں کہ ایک ہاتھ میں وہ خواہش، اور دوسرے ہاتھ میں خوف کی تکمیل رکھتا ہے۔ یا ایسا ہو سکتا ہے کہ نیند کی انا خواب کی تشکیل میں ایک اور زیادہ وسیع کردار ادا کرتی ہے، جو دبی ہوئی خواہش کی اطمینان بخش تکمیلیت پر جارحانہ مزاحمت سے ردِ عمل کا اظہار کرتی، اور یہاں تک آگے چلی جاتی ہے کہ وہ خواب کا اختتام پریشانی پر کرتی ہے۔ اس لیے یہ پہچاننا مشکل نہیں کہ تکلیف دہ اور تشویش کے خوابوں میں، ہمارے نظریے کے مطابق، اتنی ہی تکمیل تمنا ہوتی ہے جتنی سیدھے سادھے طمانیت والے خوابوں میں ہوتی ہے۔

تکلیف دہ خواب 'تعزیری خواب' بھی ہو سکتے ہیں۔اس کو تسلیم کیا جانا چاہیے، ان خوابوں کی پہچان کچھ اس شے کا اضافہ کرتی ہے، جو مخصوص لحاظ سے، خوابوں کے نظریے کے لیے نئے ہوتے ہیں۔ جو بھی ان کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے، وہ ایک مرتبہ پھر لاشعوری، دبائی ہوئی اور ممنوعہ خواہش کے جذبے کی وجہ سے خوابینا کی تعزیر کے لیے ہوتا ہے۔اس وسعت تک یہ خواب یہاں بیان کردہ مطالبات کو پورا کرتے ہیں: کہ خواب کی تشکیل کی پشت پر مقصدِ طاقت لازمی طور پر لاشعور سے تعلق رکھنے والی ایک خواہش سے پیش کیا جاتا ہے۔لیکن ایک لطیف تر نفسیاتی تقسیم ہمیں اس اور دوسرے خواہش والے خوابوں کے درمیان امتیاز کو شناخت کرنے کی اجازت دیتی ہے۔گروہ (۲) کے خوابوں میں لا شعوری خواب کی تشکیل کرنے والی خواہش دبائے گئے لوازمے سے متعلق ہوتی ہے۔تعزیری خوابوں میں یہ ایک لا شعوری خواہش کی طرح ہوتی ہے،لیکن اسے ہم دبے ہوئے لوازمے سے نہیں بل کہ ان سے ضرور منسوب کرتے ہیں۔

اس لیے ابھی تک تعزیری خوابوں کا اہم نکتہ خوابوں کی تشکیل میں اور زیادہ وسیع پیمانے پر اَنا کی شمولیت ہوتا ہے۔خواب کی تشکیل کی میکانیت ہر طریقے سے بلا شبہ زیادہ شفاف ہو جاتی ہے اگر ہم 'شعور' اور 'لاشعور' کے تضاد کی جگہ، 'اَنا' اور 'ابطان' کا تضاد رکھ دیں۔ یہ، تاہم، خلل اعصاب میں وقوع پذیر ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کا تخمینہ لگائے بغیر اِس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔یہاں میں صرف اس تبصرے کو چاہتا ہوں کہ تعزیری خوابوں کی وقوع پذیری عام طور پر دن کے تکلیف دہ باقیات کی موجودگی کا موضوع نہیں ہوتی۔وہ بلا شبہ بہت تیزی سے آغاز کرتے ہیں اگر متضاد درست ہو۔اگر دن کی باقیات کے خیالات جو طمانیت والے ہوتے ہیں،لیکن اپنی غیر قانونی طمانیتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ان خیالات کا کچھ بھی،سوائے اس کے متضاد کے اپنا راستا عیاں خواب میں نہیں پاتا، جیسا معاملہ گروہ (۱) کے خوابوں کے معاملے میں ہوتا ہے۔اس طرح یہ تعزیری خوابوں کی لازمی خصوصیت ہوتی ہے، جس میں یہ لاشعوری خواہش (لاشعوری نظام سے) مبطنہ لوازمے سے نہیں ہوتی، جو خواب کی تشکیل کا ذمہ دار ہوتا ہے،لیکن تادیبی خواہش جو اَنا سے متعلق ہوتی ہے اس کے خلاف ردِعمل کرتا ہے، حالاں کہ وہ لاشعوری ہے (قبل از شعور)۔

میں کچھ گذشتہ مشاہدات کو اپنے ذاتی خواب کے ذریعے مُفصّل بیان کروں گا،اور سب سے بڑھ کر، میں یہ دکھانے کی کوشش کروں گا کس طرح خواب کار تکلیف دہ توقعات کو ملوث کر کے دن کی باقیات سے برتاؤ کرتا ہے:

غیر واضح آغاز۔ میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں، میں اس کے لیے کچھ خبریں رکھتا ہوں، کچھ بہت ہی خصوصی۔وہ خوف زدہ ہو جاتی ہے،اور اسے سننا نہیں چاہتی۔ میں اسے اس کے برخلاف یقین دلاتا ہوں کہ یہ کچھ ایسا ہے جو اسے بہت زیادہ خوشی دے گا، اور میں اسے بتاتا ہوں کہ ہمارے بیٹے کے فوجی افسران نے (5000 k.?) کی رقم .... عزت دار حوالے سے ... تقسیم کرنے کے لیے ... بھیجی ہے۔اسی وقت میں اس کے ساتھ چھوٹے کمرے میں جاتا ہوں، جو اسٹور روم کی طرح ہے، تا کہ وہاں سے کچھ لے آؤں۔اچانک میں اپنے بیٹے کو نمودار ہوتا دیکھتا ہوں، وہ وردی میں نہیں، بل کہ کھلاڑی کے کسے ہوئے موزوں سوٹ (مہر کی طرح) میں ایک چھوٹی ٹوپی کے ساتھ ہے۔وہ ٹوکری میں کودتا ہے جو ایک طرف صندوق کے نزدیک لٹکی ہوئی ہے، تا کہ کچھ صندوق میں ڈال سکے۔ میں اس کو مخاطب کرتا ہوں، کوئی جواب نہیں ملتا۔ وہ مجھے ایسا نظر آتا ہے جیسے اس کا چہرہ یا ماتھا پٹیوں میں بندھا ہوا ہے، وہ اپنے منہ میں کچھ ڈال کر ترتیب دیتا ہے۔اس کے بال سفیدی کی چمک بھی دکھاتے ہیں۔ میں تاثر دیتا ہوں: کیا وہ اتنا تھک سکتا ہے؟ اور کیا وہ دانت گرا چکا ہے؟اس سے پہلے کہ میں اسے دوبارہ مخاطب کروں میں بغیر کسی تشویش کے بیدار ہو جاتا ہوں، لیکن دل دھک دھک کرتا ہے۔میرا گھڑیال صبح کے ڈھائی بجاتا ہے۔

ایک مرتبہ پھر پورا تجزیہ دینا ناممکن ہے۔ میں اس لیے خود کو کچھ فیصلہ کن نکات تک محدود کروں گا۔دن کی

تکلیف دہ توقعات نے اس خواب کا موقع دیا۔ ایک مرتبہ پھر میرے بیٹے کے بارے میں ہفتے سے زیادہ دنوں سے کوئی خبر نہیں تھی، جو سرحد پر جنگ لڑ رہا تھا۔ خواب موضوع میں اس رائے کا دیکھنا آسان تھا کہ اس کے قتل یا زخمی ہونے کا اظہار ہوتا۔ اس خواب کی ابتدا میں بندہ مشاہدہ کر سکتا ہے۔ تکلیف دہ خیالات کو اس کے متضاد کی قوت کے ذریعے بدلنے کی کوشش جاتی ہے۔ میں کچھ بہت ہی مسرت آمیز شے، کچھ رقم، عزت دار حوالے سے تقسیم کے لیے بھیجنے کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ (رقم میری پیشہ ورانہ مشق کی حادثاتی طمانیت کا آغاز کرتی، اور اس طرح خواب کو موضوع نے تقریباً دور لے جاتی ہے۔) لیکن یہ کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ لڑکے کی ماں کا ماتھا کچھ دہشت ناک خبر کے خوف سے پہلے ہی ٹھنکا ہوا تھا، وہ کچھ سننا نہیں چاہتی تھی۔ بہروپ نہایت مہین ہے۔ ابطائی لوازمے کی طرف حوالہ ہر جگہ دکھائی دیتا ہے۔ اگر میرا بیٹا مارا جاتا ہے، پھر اس کے ساتھی اس کا سامان واپس بھیجتے۔ میں اُس کو اس کی بہنوں، بھائیوں اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کر دیتا جو کچھ بھی اس نے چھوڑا ہوتا۔ عزت دار حوالے کا ایک افسر کو اعزاز اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ ایک ہیرو کی موت مرتا ہے۔ خواب اس طرح براہ راست اظہار دینے کی جدو جہد کرتا ہے جس کو اوّل انکار کرنے کی خواہش کی گئی تھی، جب کہ اسی وقت تکمیل تمنا پورا کرنے کا رجحان تحریف کے ذریعے انکشاف کرتا ہے۔ (خواب میں جگہ کی تبدیلی کو بے شک، سلبرر کی رائے کے مطابق علامتوں کے آغاز کی حیثیت سے سمجھا جاتا ہے۔) ہم بلاشبہ کوئی خیال نہیں رکھتے جو اس کو مطلوبہ مقصد کی قوت دیتا ہے۔۔ لیکن میرا بیٹا میدانِ جنگ میں 'گرا ہوا' ظاہر نہیں ہوا، بل کہ 'کودتا ہوا'۔۔ وہ، حقیقت میں، ایک جرأت مند کوہ پیا تھا۔۔ وہ وردی میں نہیں، بل کہ کھلاڑی کے سوٹ میں ہے؛ موت کے خوف کی جگہ ایک حادثے سے لے لی جاتی ہے جو ایک مرتبہ اس کے ساتھ رونما ہوا تھا جب وہ برف پر پھسل رہا تھا، وہ گرا اور اپنی ران کی ہڈی تڑوالی۔ لیکن اس کا لباس، جو اسے ایک مہر کی طرح بنا رہا تھا، فوراً ایک نوجوان شخص کی یاد دلاتا ہے، جو ہمارا مزاحیہ چھوٹا پوتا ہے؛ خاکستری بال اس کے باپ کی یاد دلاتے ہیں، جو میرا ا برادرِ نسبتی، اور جنگ میں برا وقت رکھتا تھا۔ یہ کس کی طرف اشارہ کرتا ہے؟ لیکن اسے یہاں چھوڑتے ہیں: مقامی جگہ، ایک نعمت خانہ، صندوق ہے، جس سے وہ کچھ لینا چاہتا ہے (خواب میں کچھ رکھنا چاہتا ہے)۔ بلا کسی تلمیح کے ایک حادثہ میرا اپنا ذاتی ہے، جو مجھ پر آیا جب میں دو اور تین سال کے درمیان عمر کا تھا۔ میں ایک قدمی اسٹول پر سے نعمت خانے میں کودا، تاکہ کچھ عمدہ حاصل کر لوں جو صندوق یا میز پر ہے۔ قدمی اسٹول زیادہ ہلا اور اس کے کنارے نے میرے نچلے جبڑے پر ضرب لگائی۔ میں نے شاید اپنے سارے دانت باہر گرا دیے۔ اس نکتے پر، ایک فہمائش اپنے آپ کو خود پیش کرتی ہے: وہ تمھاری، ایک دلیر جنگجو کے خلاف دشمنانہ جذبے کی طرح صحیح خدمت کرتی ہے۔ ایک عمیق تجزیہ مجھے پنہاں جذبے کو تلاش کرنے کے لائق کرتا ہے، جو میرے بیٹے کے ساتھ خوف ناک پُر افسوس حادثے میں طمانیت دریافت کرنے کے لائق ہوگا۔ وہ میری جوانی کا رشک ہے جو ادھیڑ عمر کا آدمی یقین کرتا تھا کہ اس کا حقیقی زندگی میں پوری طرح گلا دبا دیا گیا ہے۔ اس حقیقت کے ادراک میں کوئی غلطی نہیں کہ وہ اس تکلیف دہ خوف کی شدید شدت تھی کہیں وہ بدقسمت واقعہ واقعی رونما نہ ہو جائے جو ایسی دبائی ہوئی تکمیل تمنا کی تسکین کے لیے تلاش کیا جاتا ہے۔

میں واضح طور پر تعریف کر سکتا ہوں جو اس خواب کے لیے لاشعوری خواہش کے معنی ہیں۔ میں تسلیم کروں گا کہ وہاں خوابوں کی ایک کُل جماعت ہے جس میں اشتعال خاص طور پر یا بلا شرکت غیرے دن کی باقیات سے پیدا ہوتا ہے؛ اور میں اپنے دوست اوٹو کے خواب کی طرف واپسی کے بارے میں یقین رکھتا ہوں کہ میری غیر معمولی پروفیسر بننے کی خواہش نے مجھے رات کو آرام سے نیند کرنے کی اجازت دی، ورنہ میں اسے اپنے دوست کی صحت کے بارے میں دن کی تشویشی سرگرمی سے جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔ لیکن یہ پریشانی تنہا خواب پیدا نہیں کرتی۔ خواب کو مطلوب

مقصدی طاقت خواہش کے ذریعے تعاون کی جاتی ہے، اور ایسی خواہش کو خود اپنے لیے، مقصدی طاقت کی حیثیت سے دریافت کرنا میری تشویش کا کام تھا۔ اس کو مجازی طور پر بیان کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ بلکل ممکن ہے کہ ایک دن کا خیال خواب میں مالک کا کردار ادا کرتا ہے، لیکن مالک، جو، جیسا ہم کہتے ہیں، یہ خیال رکھتا، اور اس کا ابھارا ہو ا احساس محسوس کراتا ہے کہ وہ سرمایہ کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا۔ اس کو ایک سرمایہ دار کی ضرورت ہوتی ہے جو اخراجات ادا کرتا ہے۔ اور یہ سرمایہ دار، جو خواب کے نفسیاتی اخراجات میں تعاون کرتا ہے، بلا تغیر اور بلا اعتراض کے؛ چاہے بیدار خیالات کی کوئی سی بھی فطرت ہو، لاشعور کی ایک خواہش ہوتی ہے۔

دوسرے معاملات میں سرمایہ دار خود ہی مالک ہے؛ یہ، بلا شبہ، اور زیادہ عام معاملہ ہے۔ ایک لاشعوری خواہش دن کے کام سے ابھاری جاتی ہے، اور یہ اب خواب کو تخلیق کرتی ہے۔ اور خواب کا عمل تمام دوسرے معاشی تعلقات کے ممکنہ امکانات کے لیے جو تصویری منظر کشی کی حیثیت سے یہاں استعمال ہوتے ہیں ان کے لیے ایک متوازی راہ مہیا کرتا ہے۔ اس طرح مالک خود سرمایہ کا قلیل حصہ ڈالتا، یا کئی سرمایہ دار اسی سرمایہ دار کی مدد حاصل کرتے ہیں، یا کئی سرمایہ دار مشترکہ طور پر مالکوں کو مطلوب سرمایہ مہیا کرتے ہیں۔ اس طرح وہاں خواب ایک سے زیادہ خواب خواہش اور متعدد ایک جیسے تغیرات کے ذریعے زندہ ہوتے ہیں، جس کو تیزی سے تصور کیا جا سکتا ہے، اور جو ہمارے لیے مزید دل چسپی کا باعث نہیں۔ اس لیے یہ ابھی تک ہماری خواب خواہش کی گفت گو میں عنقا ہے۔ اس پر ہم بعد میں روشنی ڈالنے کے قابل ہوں گے۔

گو کہ یہاں مماثلت میں تقابلی ثالثی کا اطلاق کیا جاتا ہے، جس کے مقداری عنصر کا مختص شدہ تخمینہ خواب کے آزادانہ اختیار پر رکھا جاتا ہے، جو خواب۔ ساخت کی ابھی تک نزدیک ترین اطلاق کی تفصیل ہوتا ہے۔ جیسا ہم پہلے بتا چکے ہیں ہم زیادہ تر خوابوں میں مہیا کردہ حساس شدت کے مرکز کو شناخت کرتے ہیں۔ یہ قانون کے طور پر تکمیل تمنا کا براہ راست نمائندہ ہوتا ہے۔ اگر ہم خوابِ کار کے استبدال کو اُلٹ کریں ہم دریافت کرتے ہیں کہ خواب خیالات میں عناصر کی نفسیاتی شدت کو خواب موضوع کے حساس عناصر کی شدت سے بدلا جاتا ہے۔ تکمیل تمنا کی ہم سائیگی کے عناصر اس کے معنی کے ساتھ کچھ نہیں کرتے، لیکن خود کو تکلیف دہ خیالات کی نکلی ہوئی شاخیں ثابت کرتے ہیں جو خواہش کی مخالف ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے مرکزی عنصر سے تعلق کی وجہ سے، اکثر مصنوعی طور پر تعلق قائم کرتے ہیں، جسے وہ شدت کے ایک بڑے حصے کو نمائندگی کے لائق بنانے کی حیثیت سے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح، تکمیل تمنا کی نمائندہ توانائی خود اپنے آپ کو ایک مخصوص دائرے میں، معہ ان میں بھی جو بغیر ذرائع کے ہوتے ہیں، کم کرتی ہے۔ خواب جو متعدد حر کی خواہشات پر مشتمل ہوتے ہیں، ہم آسانی سے اس میں فرد کی تکمیل تمناؤں کے دائروں کو الگ اور حدود کو کم کر سکتے ہیں، اور ہم پاتے ہیں کہ خوابوں میں فاصلے اکثر سرحدی خطّوں کی فطرت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

گرچہ مذکورہ بالا تبصرے خواب کے لیے دن کی باقیات کی اہمیت کو محدود کر دیتے ہیں، لیکن وہ اس کے باوجود مزید توجہ کے حق دار ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ خواب کی تشکیل کے ضروری اجزائے ترکیبی ہوتے ہیں۔ جتنا تجربہ اس حیرت انگیز حقیقت کو افشا کرتا ہے کہ ہر خواب اپنے موضوع میں حالیہ بیداری کے نقش، اکثر سب سے زیادہ لاتفرقی قسم کے ساتھ اپنا تعلق دکھاتا ہے۔ اس لیے ہم خواب آمیزہ میں اس اضافے کی ضرورت کو سمجھنے میں ناکام ہوتے ہیں۔ یہ ضرورت صرف اس وقت واضح ہو جاتی ہے جب ہم اپنے ذہن میں لاشعوری خواہش کا ادا کردہ کردار رکھتے، اور مزید معلومات کو اعصابی خلل کی نفسیات میں تلاش کرتے ہیں۔ ہم پھر جانتے ہیں ہیں کہ ایک لاشعوری خیال، ایسا جیسے، قبل از شعور میں داخل ہونے کے قابل نہیں ہوتا، اور وہ اثر کو وہاں قبل از شعور سے متعلق بے ضرر خیالات کو چھوتے

ہوئے نکالتا ہے، جس میں وہ شدت کو منتقل کرتا، اور جس کے ذریعے وہ خود کو پردہ لگانے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ انتقالِ تاثر (transference) کی حقیقت ہے، جو خللِ اعصاب کی نفسیاتی زندگی میں متعدد حیران کن وقوع پذیریوں کی وضاحت پیش کرتی ہے۔ انتقالِ تاثر قبل از شعور سے یہ خیال بلا کسی تغیر کے چھوڑ سکتا ہے، گو کہ بعد والا اس طرح غیر استحقاقی شدت حاصل کرتا، یا وہ ان میں کچھ ترامیم پر زور دیتا ہے جو انتقالِ تاثر کے خیال موضوع سے اخذ کردہ ہوں۔ میں قاری پر اعتبار کرتا ہوں وہ مجھے روز مرّہ کی زندگی کے ساتھ تقابل کرنے کے شوق کو معاف کر دے گا، لیکن میں یہ کہنے کے لیے ترغیب دیا جاتا ہوں کہ خیال کی یہ دبی ہوئی حالت ویسی ہی ہے جیسی امریکی دندان ساز کی آسٹریا میں تھی، جو وہاں اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتا تھا جب تک وہ کسی مقامی مستند ڈاکٹر کو اس کی تشہیر یا قانونی تحفظ کے لیے ملازم نہیں رکھ لیتا۔ مزید، وہ مخصّص اس سے سب سے زیادہ مصروف طبی ماہر نہیں ہوتا جو دندان ساز سے اپنا الحاق بناتا ہے۔ اس لیے نفسیاتی زندگی میں مبطنہ خیالات کے تحفظ کے لیے انتخاب کی حیثیت سے وہ ایسے قبل از شعور یا شعوری خیالات پر اثر انداز نہیں ہوتا، جیسے وہ قبل از شعور میں متوجہ کرنے کے لیے سرگرم کارکردگی رکھتا ہے۔ لاشعو اپنے تعلقات سے الجھنے کو ترجیح دیتا ہے، چاہے وہ قبل از شعور کے نقوش اور خیالات ہوں، جو بغیر کسی توجہ کے لاتفرقی رہتے یا جو فوراً ان سے توجہ ہٹا لیتے ہیں (استرداد کی وجہ سے)۔ یہ شراکتوں کے نظریے کا ایک معروف قضایا ہے، جس کی تمام تجربات نے تصدیق کی، کہ خیالات جو ایک سمت میں نہایت قریبی تعلق تشکیل دیتے ہیں وہ تمام نئے تعلقات کے گروہوں کی طرف منفی رویہ اپناتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ ہسٹریائی مفلوجیت کو اس اصول پر استوار کرنے کی کوشش کی تھی۔

اگر ہم فرض کرتے ہیں کہ دبے ہوئے خیالات کے کردار کے سلسلے میں انتقالِ تاثر کی ویسی ہی ضرورت ہوتی ہے، جس سے ہم خللِ اعصاب کے تجزیے کے دوران باخبر ہوئے تھے، وہ اپنے آپ کو خوابوں میں بھی محسوس کراتا ہے، ہم خواب کے دو مسئلوں کی فوراً وضاحت کرتے ہیں: یعنی، کہ ہر خواب کا تجزیہ حالیہ نقش کے ایک دوسرے میں بُنے ہونے کو افشا کرتا ہے، اور کہ یہ حالیہ عنصر اکثر سب سے زیادہ لاتفرقی کردار کا ہوتا ہے۔ ہم اس کا اضافہ کر سکتے ہیں جسے ہم نے کسی اور جگہ سیکھا تھا، کہ یہ حالیہ اور لاتفرقی عناصر اس قدر بار بار کیوں اپنا راستا خواب موضوع میں خواب خیالات کے سب سے زیادہ قدیم عناصر کے متبادل کے طور پر پاتے ہیں۔ سبب یہ ہے کہ وہ مزاحمتی احتساب سے کم ترین خوف زدہ ہوتے ہیں۔ لیکن جب کہ یہ احتساب سے آزادی صرف انتقالِ تاثر کی وضاحت کرتے ہوئے معمولی عناصر کو دکھاتی ہے۔ حالیہ عناصر کی موجودگی انتقالِ تاثر کی ضرورت کا اشارہ کرتی ہے۔ نقوش کے دونوں گروہوں کے مبطنہ لوازمے کا خیال شراکتوں سے آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس وقت یہ لاتفرقی ہوتا ہے کیوں کہ وہ شراکتوں کے وسیع مواقع کی کوئی بھی نمائندگی نہیں کرتا، اور حالیہ کے پاس ایسی شراکتیں تشکیل دینے کے لیے کافی وقت نہیں ہوتا۔

ہم اس طرح دیکھتے ہیں کہ دن کے باقیات، جن کے درمیان ہم اب لاتفرقی نقوش شامل کر سکتے ہیں۔ وہ لاشعور سے کچھ بھی مستعار نہیں لیتے، جب وہ خواب کی تشکیل میں حصّہ لیتے ہیں، یعنی، مقصدی طاقت دبی ہوئی خواہش کی صوابدید پر ہوتی ہے، لیکن وہ لاشعور کو یہ بھی پیش کش کرتی ہے کہ وہ اس کے لیے ناگزیر ہے، یعنی، وابستگی کے نقاط انتقالِ تاثر کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ اگر ہم اور زیادہ گہرائی تک نفسیاتی عمل میں سرائیت کرنے کی خواہش کرتے ہیں، ہم شعور اور لاشعور کے درمیان کردار ادا کرنے والی برانگیختگی پر اور زیادہ صاف روشنی ڈالنا چاہیں گے۔ بلاشبہ نفسی خللِ اعصاب کا مطالعہ ہم پر ایسا کرنے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے؛ لیکن خوابوں میں، جیسا یہ ہوتا ہے، ہم کو اس ضمن میں کوئی مدد فراہم نہیں کرتا۔

دن کی باقیات پر بس صرف ایک اور مزید تبصرہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعی وہ ہیں جو ہماری نیند میں نہیں بل کہ خوابوں میں خلل ڈالتے ہیں۔ اس کے برخلاف وہ ہماری نیند کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس نکتے پر بعد میں واپس آئیں گے۔

جہاں تک ہم نے خواب خواہش پر گفت گو کی ہے؛ ہم نے اس کا سراغ ماضی کے لاشعوری دائرے میں لگایا، اور دن کی باقیات کے ساتھ اس کے تعلق کا تجزیہ کیا، جو، اپنے موقع پر، یا تو وہ خواہشات، یا دوسری قسم کے نفسیاتی جذبے، یا حالیہ سادہ نقوش ہوتے ہیں۔ ہم اس طرح ان دعوں کے لیے بھی جگہ پاتے ہیں جو خواب کی تشکیل میں ہماری بیداری کی تمام کثیر النوع ذہنی سرگرمیوں کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ ہمارے خیالات کے سلسلے کی بنیاد پر یہ بھی وضاحت کرنا ممکن ہو جاتا ہے کہ دن کے انتہائی معاملات خواب میں اپنا کام جاری رکھتے ہیں، اور دن کے ناحل مسئلے کو ایک خوش گوار اختتام تک لاتے ہیں۔ ہم یہاں بچکانہ یا دبی ہوئی خواہش کے ذرائع کے تجزیے کے لیے صرف ایک مناسب مثال سے محروم ہیں، جس سے رس نکالنے کی کوشش کو کامیابی سے قبل از شعوری سرگرمی سے کمک پہنچائی جاتی ہے۔ لیکن ہم سوال کا جواب دینے سے ایک قدم دور نہیں: یہ ایسا کیوں ہے کہ لاشعور نیند میں تکمیل تمنا کے لیے مقصدی طاقت کے علاوہ کچھ اور پیش نہیں کرتا؟ اس سوال کا جواب خواہش کرنے کی حالت کی نفسیاتی فطرت کی تفصیل، نفسیاتی آلات کی رائے کی امداد کے ساتھ دی جاتی ہے۔

ہم کوئی شک نہیں کرتے کہ یہ آلات، بھی، صرف اپنی موجودہ کاملیت پر ایک طویل ارتقائی عمل سے پہنچتے ہیں۔ آیئے اب ہم اسے بحال کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسے وہ اہلیت کے اور زیادہ ابتدائی دور میں وجود رکھتے تھے۔ اصولِ موضوعہ کو دوسرے طریقوں سے تصدیق کرنے میں ہم جانتے ہیں کہ اوّل آلات خود کو ہیجان سے آزاد کرانے کی جتنا ممکن ہوسکتا ہے جدو جہد کرتے ہیں، اور اس لیے، اپنی ابتدائی ساخت میں، اضطراری آلات کی ترتیب کو اختیار کرتے ہیں، جو اسے تیزی سے حرکی راستوں اور حسیاتی برانگیختگی سے ادائی کرنے کے قابل کرتی ہیں جو وہاں اس کے بغیر پہنچتی ہیں۔ لیکن یہ سادہ عمل زندگی کی ہنگامی صورت حال سے درہم برہم ہو جاتا ہے، جس کے لیے آلات مزید ترقی کے طرف اپنے جذبے کے رہینِ منت ہوتے ہیں۔ زندگی کی ہنگامی حالت اوّل، بہت بڑی جسمانی ضرورت کی شکل میں مقابل آتی ہے۔ اندرونی طلب سے ابھارا ہوا ہیجان قدرتِ حرکیت (motility) سے نکاس کا راستا تلاشتا ہے، جس کو ہم 'اندرونی تبدیلی' یا 'جذبوں کا اظہار' کہہ سکتے ہیں۔ بھوکا بچہ بے یار و مددگار چلّاتا یا جدوجہد کرتا ہے۔ لیکن اس کی حالت بلا کسی تبدیلی کے باقی رہتی ہے۔ ہیجان کی اندرونی ضرورت سے کاروائی کرنا لمحاتی اثر کا نہیں، بل کہ جاری دباؤ کا کردار ہوتا ہے۔ ایک تبدیلی صرف اس وقت وقوع پذیر ہوسکتی ہے اگر، کسی بھی طریقے سے (بچے کے معاملے میں بیرونی امداد سے)، وہاں ایک اطمینان کا تجربہ ہو، جو اندرونی ہیجان کو اختتام تک لائے۔ وہاں تجربے کی ایک لازمی اجزائے ترکیبی کا مخصوص ادراک نمودار ہوتا ہے (ہماری مثال میں خوراک)، جس کا یادداشتی تصور یہاں سے آگے ضرورت سے ابھارے ہوئے ہیجان کی یادداشت کے سراغ کے ساتھ شراکت کرتا ہے۔ طے شدہ تعلق کا شکریہ، وہاں اس ضروت کی دوبارہ وقوع پذیری پر، جو ایک نفسیاتی جذبے کے سابقہ ادراک کا یادداشتی تصور ہے، اس کے احیاء سے نتیجہ نکلتا ہے، اور وہ سابقہ ادراک کو از سرِ نو جگانے کے لیے خود اوّل اطمینان کی حالت کو واقعی قائم کرنا تلاشتا ہے۔ ایسے ہی جذبے کو ہم خواہش کہتے ہیں، ادراک کی از سرِ نو نموداری تکمیل تمنا کو تشکیل دیتی ہے، اور ادراک کا مکمل (cathexis) قدر ارتکاز، ہیجان کے ذریعے سے تکمیل تمنا کے لیے چھوٹا ترین راستا تشکیل دیتا ہے۔
ہم یہاں نفسیاتی آلات کی ابتدائی حالت فرض کر سکتے ہیں جس میں اس راستے پر واقعی چلا جاتا ہے، مثلاً، جس میں خواہش وہم میں اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہ پہلی نفسیاتی سرگرمی اس لیے ادراک کی شناخت کو نشانہ بناتی ہے: جو ادراک

کے تکرار پر ضرورت کے اطمینان کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔

اس ابتدائی ذہنی سرگرمی کو لازماً تلخ عملی تجربے سے ثانوی اور زیادہ مناسب سرگرمی میں ترمیم کیا جاتا ہے۔ادراک کی شناخت کا ادارہ مختصر ابطانی راستے کے ذریعے آلات کے اندر وہی نتیجہ دوسرے حوالے سے پیدا نہیں کر سکتا جیسے اُس کے بغیر آنے والے اسی ادراک کے قدرِ ارتکاز کی پیروی نہیں کر سکتے۔یوں اطمینان وقوع پذیر نہیں ہوتا،اور ضرورت جاری رہتی ہے۔اندرونی قدرِ ارتکاز کو بیرونی کے مساوی بنانے کے لیے، پہلے کو مسلسل بحال رکھا جاتا ہے، جیسا واقعی نفسی وہمی عارضے اور بھوک کے تخیلات میں وقوع پذیر ہوتا ہے، جو اپنی کارکردگی مطلوبہ شے پر گرفت برقرار رکھنے میں ضائع کردیتے ہیں۔ نفسیاتی توانائی کا اور زیادہ مناسب استعمال حاصل کرنے کے لیے، ابطان (repression) کو مکمل طور پر معطل کرنا ضروری ہو جاتا ہے، تاکہ وہ یادداشتی تصور سے ماورا نہ ہو جائے،اور اس طرح وہ دوسرے راستے تلاش کر سکتا ہے، جو لامحالہ بیرونی دنیا کی طرف سے مطلوبہ شناخت کی پیداوار کی طرف رہ نمائی کرتی ہے۔ یہ رکاوٹ اور ساتھ میں بعد میں ہیجان کا یہ انحراف دوسرے نظام کا مفوضہ کام ہو جاتا ہے، جو رضا کارانہ قدرتِ حرکیت کو ضابطے میں رکھتا ہے،مثلاً،ایک نظام جس کی سرگرمی اوّل پیشگی یاد کردہ مقاصد کے لیے قدرتِ حرکیت کے استعمال کی طرف رہ نمائی کرتی ہے۔لیکن یہ تمام پیچیدہ ذہنی سرگرمیاں، جو یادداشتی تصور سے بیرونی دنیا کے ذریعے ادراک کی شناخت کی پیداوار تک اپنے طریقے سے کام کرتی،اور صرف تکمیل تمنا کے راستے میں اندازاً نمائندگی کو تجربات کے ذریعے لازمی کرتے ہیں۔سوچ بلاشبہ کچھ نہیں بل کہ وہمی خواہش کے لیے ایک متبادل ہے؛اور اگر خواب کو تکمیل تمنا کہا جائے، یہ خود اظہاری شے ہو جاتا ہے، چونکہ کوئی اور نہیں بل کہ ایک خواہش ہی ہمارے نفسیاتی آلات پر سرگرمی کے لیے دباؤ ڈال سکتی ہے۔

خواب، جو اپنی خواہشات کو مختصر مبطنہ راستا اپنا کر پورا کرتا ہے، جسے پہلے ہی ہمارے لیے نفسیاتی آلات کی عمل پذیری کے ابتدائی طریقے کی قسم کی حیثیت سے محفوظ کیا گیا،اور نامناسب کی حیثیت سے چھوڑ دیا گیا۔وہ جو بھی ایک مرتبہ بیداری کی حالت میں رائج ہو جاتا ہے، جب ہماری نفسیاتی زندگی جوان اور غیر اثر آفرین ہوتی ہے،اسے ہماری شبینہ زندگی میں جلا وطن کیا ہوا دیکھا جاسکتا ہے؛ ایسا جیسے ہم ابھی تک اِن پود گھر میں بڑوں کے خارج شدہ ابتدائی ہتھیار، تیر اور کمان پاتے ہیں۔خواب بینی بچے کی نفسیاتی زندگی کا منسوخ کردہ جزو ہے۔نفسی وہمی عارضہ میں نفسیاتی آلات کے آپریشن کا رجحان جو عام طور پر بیدار حالت میں دبایا جاتا ہے دوبارہ خود دعوا کرتا ہے،اور اس طرح بیرونی دنیا میں ہمارے مطالبات کو مطمئن کرنے کی اپنی نااہلیت سے غداری کرتا ہے۔

لاشعوری خواہش کے جذبے واضح طور پر اگرچہ خود بھی دن کے دوران دعوا کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں،اور انتقال تاثر کی حقیقت، معہ نفسی وہمی عارضہ،ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ وہ قبل از شعور نظام سے شعور تک اپنا راستا اور قدرت حرکیت کے فرمان کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔اس طرح، لاشعور اور قبل شعور کے درمیان احتساب، جس کا خواب ہمیں فرض کرنے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے۔ہم ضروری شناخت، اور اپنی نفسیاتی صحت کے محافظ کا احترام کرتے ہیں۔لیکن رات کی چوکسی ختم کرنا،اور لاشعور کے دبے ہوئے جذبات کو اظہار حاصل کرنے کی اجازت دینا، کیا یہ محافظ کے کردار کی خامی نہیں جو پھر وہمی ابطان کے عمل کو ممکن بناتا ہے؟ میں نہیں سوچتا، اس لیے جب تشویشی محافظ آرام کے لیے چلا جاتا --اور ہم ثبوت رکھتے ہیں یہ نیند گہری نہیں -- وہ قدرتِ حرکیت کی طرف کا دروازہ بند کردیتا ہے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں کہ لاشعوری رکاوٹ سے آنے والے کون سے جذبات اسٹیج پر افراتفری پیدا کر سکتے ہیں۔ان کے ساتھ مداخلت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، وہ بے ضرر باقی رہتے ہیں، کیوں کہ وہ اس کیفیت میں نہیں ہوتے کہ ان حرکی آلات کو متحرک کریں جو تنہا بیرونی دنیا میں کسی بھی قسم کی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔نیند قلعے کے

تحفظ کی ضمانت دیتی ہے جس کی نگرانی کی جاتی ہے۔ معاملات کی حالت کم ضرر رساں ہوتی ہے جب توانائیوں کا استبدال، نہ رات کو تشویشی احتساب کو آگے رکھ کر توانائی میں کمی کر کے، بل کہ بعد والے علمِ اسباب امراض کو ضعیف کر کے، یا لاشعور کے ہیجانوں میں علمِ اسباب امراض کو کُمک بہم پہنچا کر پیدا کیا جاتا ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب قبل از شعور کا ارتکاز کیا جاتا اور قدرتِ حرکیت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس طرح محافظ پر قابو پالیا جاتا ہے۔ لاشعوری ہیجان قبل از شعور کو کمزور کرتا، اور وہ قبل از شعور سے ہماری گفت گو اور عمل پر چھا جاتا، یا وہ وہمی ابطان پر دباؤ ڈالتا ہے۔ اس طرح ایک آلے کو جوان کے لیے نہیں بنایا گیا؛ جاذبیت کی وجہ سے ہماری نفسیاتی توانائی کی تقسیم کرنے والے ادراکات کو ہدایت دیتے ہیں۔ ہم اس حالت کو نفسی وہمی عارضہ کہتے ہیں۔

ہم اب اپنی نفسیاتی باڑ کی تعمیر جاری رکھنے کے لیے خود کو انتہائی پسندیدہ حالت میں پاتے ہیں جس کو ہم نے دو نظاموں، لاشعور اور قبل از شعور کو داخل کرنے کے بعد چھوڑا تھا۔ تاہم، ہم ابھی تک خواب میں خواہش کی تنہا نفسیاتی مقصدی طاقت کی حیثیت سے مزید غور کرنے کے لیے دلیل رکھتے ہیں۔ ہم نے یہ وضاحت تسلیم کر لی تھی کہ خواب ہر معاملے میں کیوں تکمیل تمنا کا سبب ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خواب لاشعور کا عمل ہوتا ہے، جو تکمیل تمنا کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہیں جانتا، اور جو اپنے اختیار پر خواہش جذبے کے علاوہ کوئی اور قوت نہیں رکھتا۔ اب اگر ہم ایک لمحے اور زیادہ ان بعید نفسیاتی قیاسات کے ارتقا کو خواب تشریح کے حقائق سے اپنے حق کی حیثیت سے جاری رکھنا چاہتے ہیں، ہم پر یہ دکھانا لازم ہے کہ وہ خواب کے اس متن کو داخل کرتے ہیں جو دوسری نفسیاتی ساختوں کو بھی قبول کر سکتے ہیں۔ اگر وہاں لاشعور کا نظام وجود رکھتا ہے-- یا کوئی شے ہماری گفت گو کے لیے کافی حد تک مشابہ ہے-- خواب اس کا واحد مظاہرہ ہوتا ہے۔ ہر خواب تکمیل تمنا ہو سکتا ہے، لیکن وہاں خوابوں اور شاذ (غیر معمولی) تکمیل تمنا کی بھی دوسری شکلیں ضرور ہوتی ہیں۔ اور درحقیقت نفسیاتی خلل اعصاب کی علامتوں کا نظریہ ایک قضایا کی حیثیت سے انتہا پر پہنچتا ہے کہ وہ، بھی، لاشعور کی تکمیل تمنا کی حیثیت سے ضرور اخذ کیے جائیں۔ ہماری تشریح خواب کو اس سلسلے کا صرف پہلا رکن بناتی ہے جو نفسیات دانوں کے لیے سب سے زیادہ عظیم اہمیت کا حامل ہوتا ہے، کیوں کہ اس کی تفہیم کے معنی دماغی مسئلے کے خالص نفسیاتی کردار کا حل ہوتا ہے۔ لیکن تکمیل تمنا کے اس گروہ کے دوسرے اراکین میں مَیں -- مثلاً، ہسٹیریائی علامتوں میں -- ایک لازمی خصوصیت کو جانتا ہوں جس کو میں خود خواب میں دریافت کرنے میں ناکام ہوا تھا۔ اس طرح، تحقیق اکثر اس مضمون میں تلمیح دیتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہسٹیریائی علامت کی تشکیل کو ہماری نفسیاتی زندگی کی دونوں لہروں کے اتصال کی ضرورت ہوتی ہے۔ علامت صرف شناخت کیے ہوئے لاشعوری خواہش کا اظہار نہیں ہوتا۔ موخر (latter) کو قبل از شعور کی ایک دوسری خواہش سے ضرور ملانا چاہیے، جو اسی علامت سے بھری ہوئی ہو؛ تا کہ کم از کم علامات کا تعین، ایک مرتبہ متضاد نظاموں سے دگنا ہو جائے۔ جیسا خوابوں میں ہوتا ہے، وہاں ورائے تعین کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ وہ تعین جو لاشعور سے اخذ نہیں کیا جاتا، جیسا کہ میں دیکھ سکتا ہوں، بلا تغیر لاشعوری خواہش کے خلاف ردِ عمل کا ایک خیال دھارا ہوتا ہے؛ مثلاً، خود تعزیری۔ پھر میں عمومی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہسٹیریائی علامت کا آغاز صرف اس وقت ہوتا ہے جہاں دو متضاد تکمیل تمنائیں اپنا منبع مختلف نفسیاتی نظاموں میں رکھتے ہوئے، واحد اظہار میں ملانے کے قابل ہوتی ہیں۔ یہاں مثالیں ہماری اعانت، لیکن نہایت قلیل کریں گی، جیسے وہ کچھ نہیں بل کہ مکمل طور پر زیرِ بحث سوال کی پیچیدگیوں کو بے نقاب کر کے سزایابی کر سکتی ہیں۔ میں اس لیے خود کو صرف سوال تک محدود رکھوں گا، اور ایک مثال کا حوالہ؛ اس لیے نہیں کیوں کہ وہ کچھ ثابت نہیں کرتی، صرف ایک سادہ منظر کشی کے لیے دوں گا۔ مریضہ کی ہسٹیریائی اُلٹیوں نے، ایک طرف یہ ثابت کیا کہ بلوغت کے زمانے سے لاشعوری تخیل کی تکمیل تک -- یعنی، وہ خواہش رکھتی تھی کہ مسلسل حاملہ رہے، اور لاتعداد بچے رکھے؛ اور یہ اس کے بعد ایک

خواہش کے ذریعے ضمنی کیا جاتا ہے کہ وہ جتنے چاہے ان کے باپ رکھ سکتی ہے۔ اس غیر مہذب خواہش کے خلاف ایک طاقت ور دفاعی ردِ عمل اٹھتا ہے۔ لیکن اگر مریضہ الٹیاں کرنے سے اپنی شکل اور خوب صورتی برباد کر لے، پھر وہ کسی بھی مرد کی نگاہوں میں اپنے لیے پسندیدگی نہ پائے گی۔ علامتِ مرض بھی سزا یابی کے خیال کا رجحان رکھتی ہے، اور یوں دونوں جانب قابل قبول ہونے کی وجہ سے، اس کو حقیقت بننے کی اجازت دی گئی تھی۔ تکمیل تمنا تک پہنچنے کا یہ وہی راستا ہے جیسا پارتھیئن کی ملکہ نے ٹرائمور کراسیس کے معاملے میں اختیار کیا تھا۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ اس نے اپنی مہم جوئی سونے کی لالچ کے بغیر چلائی تھی۔ اس نے مولٹن (پگھلے ہوئے) سونے کو لاش کے منہ میں انڈیل دیا۔ 'یہاں تم وہ رکھتے ہو جس کی تم نے ہمیشہ تمنا کی!'

خواب کے بارے میں ہم جانتے ہیں وہ لاشعور کی تکمیل تمنا کا اظہار ہوتا ہے؛ اور بظاہر قبل از شعور کا نظام اس کی تکمیل کے لیے اجازت دیتا ہے جب وہ خواہش کو مخصوص تحاریف سے گزارنے کے لیے دباؤ ڈالتا ہے۔ ہم، مزید، درحقیقت اس حالت میں نہیں کہ خیالات کے سلسلے کا خواب خواہش کی مخالفت میں متواتر موجودگی کا مظاہرہ کریں، جس کا احساس خواب کے ساتھ اس کی مخالفت میں ہوتا ہے۔ اب ہم خواب تجزیے سے ردِ عمل کی پیداواروں کو دریافت کرتے ہیں جیسے، 'میرے چچا کے خواب میں' میرے اپنے دوست آر. کے لیے جذبات ہیں۔ لیکن قبل از شعور کا تعاون جو یہاں مفقود ہے وہ کسی اور جگہ پایا جا سکتا ہے۔ خواب خواہش کو اظہار کے لیے لاشعور سے تمام اقسام کی تحریفات کے ذریعے مہیا کرسکتا ہے۔ ایک مرتبہ نمایاں نظام خود اپنے آپ کو نیند کرنے کی خواہش سے دست بردار کر لیتا، اور اس کو نفسیاتی آلات کے اندر قدرِ ارتکاز میں تبدیلی سے شناخت کر لیتا ہے جو اس کے اختیار میں ہوتی ہے؛ یوں وہ زیر استفسار خواہش کو نیند کے کُل دورانیے کے لیے گرفت میں لے لیتا ہے۔

اب قبل از شعور کے کردار سے نیند کو قائم رکھنے کی خواہش خوابوں کی تشکیل پر بلکل عام سہولتی اثر ڈالتی ہے۔ ہم اب باپ کے خواب کو یاد کرتے ہیں، جس نے موت گھر سے آنے والی روشنی کی کرن سے یہ نتیجہ نکالا کہ شاید اس کے بچے کی لاش جل رہی ہے۔ ہم دکھا چکے ہیں کہ نفسیاتی قوتوں میں سے ایک باپ کو بیدار کرنے کے بجائے یہ فیصلہ کُن نتیجہ خواب میں نکالنے پر مجبور کرتی ہے۔ اور روشنی کی کرن بچے کی زندگی ایک لمحے کے لیے بڑھانے کی خواہش بن جاتی ہے۔ دباؤ میں آغاز کرنے والی دوسری خواہشات ہم سے ممکنہ طور پر فرار اختیار کر سکتی ہیں، اس لیے ہم اس خواب کا تجزیہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ لیکن اس خواب میں مقصدی طاقت کے دوسرے منبع کی حیثیت سے ہم باپ کی سونے کی خواہش کا اضافہ کرتے ہیں، اس لیے بچے کی زندگی کی طرح، باپ کی نیند بھی لمحے کے لیے خواب سے بڑھ جاتی ہے۔ چھپا ہوا مقصد: 'خواب اور آگے بڑھے، یا میں ضرور جاگوں۔' جیسا اس خواب میں ہے، ویسا ہی تمام دوسرے خوابوں میں ہوتا ہے۔ نیند کی خواہش لاشعوری خواہش کو اپنی معاونت دیتی ہے۔ ہم پہلے ہی ابتدا میں سہولت کاری کے خوابوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ تمام خواب اس اعزاز کے مستحق ہیں۔ نیند میں جانے کی خواہش کی کارگری کو آسانی سے جاگتے خوابوں میں شناخت کیا جا سکتا ہے، جو بیرونی حسیاتی مہیج کو اتنا بڑھا دیتا ہے کہ اسے نیند کے تسلسل کے ساتھ تقابل کیا جا سکتا ہے۔ وہ اس کو خواب میں اس لیے بُنتا ہے تاکہ اسے کسی بھی قسم کے دعوے سے چرا سکے جو بیرونی دنیا کی یاددہانی کرائے۔ لیکن نیند کرتے رہنے کی خواہش اپنا کردار دوسرے تمام خوابوں میں ان کو اجازت دے کر کرتی ہے، جو نیند کی حالت کو اندر سے درہم برہم کرنے والے ہوتے ہیں۔ 'پریشان نہ ہو؛ سوتے رہو؛ یہ صرف خواب ہے'، یہ بہت سے معاملات میں قبل از شعور کی شعور کو تجویز ہوتی ہے، جب خواب بہت زیادہ خراب ہو جاتا؛ اور یہ عام طریقے سے ہماری نمایاں نفسیاتی سرگرمی کو خواب کی جانب بیان کرتا ہے، حالاں کہ خیال بغیر اظہار کے باقی رہتا ہے۔ میں یہ نتیجہ ضرور اخذ کرتا ہوں کہ ہماری پوری نیند کے دوران ہم کو خواب دیکھنے کا

اتنا ہی یقین ہوتا ہے جتنا اس بات کا کہ ہم نیند کر رہے ہیں۔ اس اعتراض کا خیال نہ کرنا حکمیہ ہوتا ہے کہ ہمارا شعور کبھی بھی موخر معلومات کی سمت نہیں جاتا، اور کہ وہ سابقہ معلومات کی جانب، جب احتساب محسوس کرتا ہے، جیسے وہ تھے، حیرت میں ڈالتے ہوئے، خصوصی مواقع پر موجود ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف، وہاں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن میں رات کو معلومات کا تحفظ، کہ وہ سو رہے اور خواب دیکھ رہے ہیں بلکل نمایاں ہو جاتا ہے، اور اس طرح ان لوگوں کو بظاہر اپنی خواب زندگی کی رہ نمائی کے لیے شعوری شعبہ ودیعت کیا جاتا ہے۔ ایسا خواب بینا، خواب کو اس موڑ پر لیے جانے سے عدم اطمینان کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ اسے بغیر جاگے توڑتا، اور نئے آغاز سے شروع کرتا ہے، تاکہ اسے مختلف صورتوں میں جاری رکھ سکے، جیسے ایک مشہور مصنف، جو درخواست پر اپنے ڈرامے کو خوش گوار اختتام دیتا ہے۔ یا ایک دوسرے موقع پر، جب خواب خود کو جنسی ہیجانی حالت میں رکھتا ہے، وہ اپنی نیند میں سوچتا ہے: 'میں اس خواب کو جاری رکھنا نہیں چاہتا، اور میں اپنے ایک اخراج سے تھکاوٹ کا شکار ہو جاتا ہوں؛ کاش میں اسے حقیقی حالت کے لیے بچا کر رکھ سکتا۔'

مارکوس ھروے (واس شائیڈ) نے اعلان کیا تھا کہ اس نے اپنے خوابوں پر یہ قدرت حاصل کر لی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے ان کو تیز یا کم، یا کسی بھی سمت میں موڑ سکتا ہے۔ یہ ایسا نظر آتا ہے کہ اس میں نیند کی خواہش کسی دوسرے کو جگہ عطا کرتی ہے، ایک قبل از شعور خواہش، وہ خواہش ہے جو خود اپنے خوابوں کا مشاہدہ کرتی اور ان سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ نیند ایسی خواہش کو تحلیل کرنے میں، کچھ پابندیوں سے بیداری کی شرط کے ساتھ خواب میں (جیسے گیلی نرس کی نیند) قابل تقابل ہوتی ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں، کہ تمام اشخاص کی خوابوں میں دل چسپی خوابوں کو بیداری کے بعد یاد رکھنے کی تعداد کو بہت زیادہ بڑھا دیتی ہے۔

دوسرے مشاہدات، جو خوابوں کی رہ نمائی سے متعلق ہیں، فیرنزی ان کے بارے میں بیان کرتا ہے: 'خواب خیال کو ایسا لیتا ہے جیسا وہ اس لمحے ہماری نفسیاتی زندگی میں وقوع پذیر ہوتا ہے، اور اسے تمام سمتوں میں مفصل کرتا ہے۔ وہ کسی بھی دی گئی خواب تصویر کو چھوڑ دیتا ہے جب خطرہ ہوتا ہے کہ تکمیل تمنا اسے غلط طریقے سے اٹھائے گی، اور ایک نیا حل دینے کی کوشش کرے گی یہاں تک کہ وہ آخرش تکمیل تمنا کو تخلیق کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو ایک مفاہمت میں نفسیاتی زندگی کے دونوں مؤقفوں کو مطمئن کرتی ہے۔'

4 - خوابوں کے باعث بیدار ہونا

خوابوں کا فعل، پریشان کن / پراگندہ خواب

اب ہم جانتے ہیں کہ پوری رات کے دوران قبل از شعور کی خواہش کو نیند میں نیا مفہوم دیا جاتا ہے۔ ہم اب خواب عمل کی صحیح تفہیم کا تعاقب کریں گے۔ لیکن ہمیں پہلے اس کا خلاصہ کرنے کی اجازت دی جائے جو اس عمل کے بارے میں ہم جانتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ دن کی باقیات ذہن کی بیداری کی سرگرمی سے بچ جاتی ہیں۔ ان باقیات کا قدرِ ارتکاز سے دست بردار ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ دونوں میں سے ایک لاشعوری خواہش دن کے دوران بیداری کی سرگرمی سے، یا ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو اتفاق سے ایک ساتھ ابھرتی ہیں۔ ہم پہلے ہی کثیر النوع امکانات پر بحث کر چکے ہیں۔ دونوں میں سے ایک لاشعوری خواہش پہلے ہی دن کے دوران یا صرف نیند کی حالت قائم ہونے پر اپنا راستا دن کی باقیات میں بناتی، اور ان کی طرف انتقال تاثر کو متاثر کرتی ہے۔ اس طرح وہاں ایک خواہش حالیہ لوازمے سے تبدیل شدہ نمودار ہوتی؛ یا دبی ہوئی حالیہ خواہش قبل از شعور سے کمک کے ذریعے احیاء پاتی ہے۔ یہ

خواہش اب کوشش کرتی ہے کہ شعور کی طرف اپنا راستا عام خیال کے فعل کے ذریعے، قبل ازشعور میں سے بنائے، جس سے وہ اپنے ایک اجزائے ترکیبی کی وجہ سے منسلک ہوتی ہے۔ وہ، اس لیے، احتساب کے سامنے آتی ہے جو ابھی تک اپنا وجود رکھتا، اور جس کے اثر کا وہ جلد شکار ہو جاتی ہے۔ وہ اب تحریف کو لیتی ہے جس کے لیے راستا پہلے ہی انتقال تاثر سے حالیہ سامان کے لیے ہموار کیا گیا تھا۔ اس لیے وہ کچھ وہم یا وسوسہ یا اسی طرح کی کسی شے سے مشابہ ہونے کے راستے پر ہوتی ہے۔ اس میں خیال کو انتقال تاثر سے کمک، اور اظہار میں احتساب کی وجہ سے تحریف کی جاتی ہے۔ لیکن اس کا مزید ارتقا اب قبل ازشعور کی نیند کی حالت سے جانچا جاتا ہے۔ یہ نظام بڑے زور سے خود اپنے آپ کو حملے کے خلاف اپنے ہیجانات ختم کر کے تحفظ دیتا ہے۔ خواب کار، اس لیے، اپنے لیے رجعتی راستا چنتا ہے، جو ابھی سونے کی حالت کی خصوصیت سے کھولا گیا تھا، اور ایسا کرتے ہوئے وہ خود پر یادداشتی گروہوں کی طرف سے ڈالی گئی جاذبیت کی مشقت کی پیروی کرتا ہے، جو بذات خود جزوی طور پر بصری قدرتِ حرکیت، نہ کہ موخر نظاموں کی علامتوں میں تراجم کی حیثیت سے موجود ہوتیں ہیں۔ وہ اپنے رجعتی راستے میں نمائندگانی حاصل کرتی ہے۔ دَاب اور اختصار کے مضمون کو بعد میں زیر بحث لائیں گے۔ خواب عمل اس وقت تک اپنے مروڑے ہوئے نصاب کا احاطہ کرتا ہے۔ پہلا حصہ اپنا راستا لاشعوری نظاروں یا تخیلات سے قبل ازشعور تک سیتا ہے، جب کہ دوسرا حصہ پیچھے احتساب کی سرحد سے ادراک کے قطعہ تک جدو جہد کرتا ہے۔ لیکن جب خواب عمل ادراک موضوع ہو جاتا ہے، وہ قبل ازشعور میں طے کی گئی رکاوٹ کی تلبیخ احتساب اور سونے کی حالت کے ذریعے کرتا ہے۔ وہ خود اپنی توجہ حاصل کرنے، اور شعور کے تبصرے سے کامیاب ہوتا ہے۔ شعور کے لیے، جو ہمارے لیے نفسیاتی خوبیوں کے حسی عضو کے معنی رکھتا ہے، بیدار زندگی میں دو ذرائع سے برانگیختہ کیا جا سکتا ہے: اوّل، کُل آلات کے محیط سے، ادراکی نظام؛ اور دوم، خوشی اور درد کا ہیجان، جو آلات کی اندرونی توانائی کی کُل نفسیاتی خوبیوں کی ترسیل سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ سائی (یونانی حروف تہجی کا تیئسواں حرف، اس کی عددی قدر 700 ہے، اور یہ مائع حرکیات میں بہاؤ کا فعل بھی ہوتا ہے) نظام کے دوسرے تمام طریقے، وہ بھی جو قبل ازشعور میں ہوتے ہیں وہ تمام نفسیاتی خصائص سے محروم ہوتے، اور اس لیے وہ شعور کی اشیاء نہیں ہوتے، جب تک وہ یا تو خوشی یا درد کو اس کے ادراک کے لیے مہیا نہ کریں۔ ہم کو یہ فرض کرنا ہے کہ یہ خوشی اور درد کا نکاس خود بخود قدر ارتکاز کے طریقوں کو چلاتا ہے۔ لیکن اس کی اور زیادہ نازک کارکردگی کو ممکن بنانے کے لیے، اس کے موخر خیالات کے بہاؤ کو درد کے اشارات نے اور زیادہ آزادانہ طور پر دینا ثابت کیا۔ اس کو مکمل کرنے کے لیے، قبل ازشعوری نظام کو خود اپنی خوبیوں کی ضرورت ہوتی ہے جو شعور کو متوجہ کرتی، اور وہ ان کو اور زیادہ ممکنہ طور پر قبل ازشعور کے عمل کے طریقے سے منسلک گفت گو کی علامتوں کے یادداشتی نظام کے ذریعے وصول کرتی ہیں، جو خوبی سے محروم نہیں ہوتے۔ اس نظام کی خوبیوں سے، شعور، یہاں تک صرف ادراکات کے لیے ایک حِسی عضو ہوتا ہے، وہ ہمارے خیالات کی کارگزاری کے جزو کا بھی حِسی عضو بن جاتا ہے۔ اب وہاں، جیسے کہ وہ تھیں، دو حسیاتی سطحیں ہو جاتی ہیں، ایک ادراک کی جانب، اور دوسری قبل ازشعور کے خیال کی کارگزاری کی جانب مڑتی ہے۔

میں یہ ضرور فرض کرتا ہوں کہ شعور کی حسیاتی سطح جو قبل ازشعور کی طرف مڑی تھی وہ نیند کے ذریعے نفسیاتی نظام کی جانب مڑنے والی سطح کے مقابلے میں اور زیادہ غیر ہیجانی کر دی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں شبینہ خیال کارگزاری میں دل چسپی، بلاشبہ، ایک مناسب طریقہ ہے۔ خیال میں کچھ بھی وقوع پذیر نہیں ہوتا؛ قبل ازشعور نیند کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ایک مرتبہ جب خواب ادراک ہو جاتا ہے، وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ شعور کو حاصل کردہ خوبیوں سے برانگیختہ کر سکے۔ حسیاتی ہیجان وہ کارگزاری دیتا ہے جو اس کا کام ہوتا ہے؛ یعنی، وہ قبل ازشعور میں پائی جانے والی قدر ارتکاز کی توانائی

کے ایک حصے کو توجہ کی شکل میں سبب کا ہیجان پیدا کرنے کی ہدایات دیتا ہے۔ ہم ضرور اس لیے تسلیم کرتے ہیں کہ خواب ہمیشہ بیداری کا اثر رکھتا ہے، جو قبل از شعور کی خاموش توانائی کی سرگرمی کے کردار کو پکارتا ہے۔ اس توانائی کے زیر اثر، وہ اب عمل میں جاتا ہے، جس کا ہم ثانوی مفصل بیان اتصال اور جامعیت کے نقطۂ نظر سے ذکر کر چکے ہیں۔ اس سے مراد ہے کہ خواب سے اِس توانائی کے ذریعے کسی بھی دوسرے ادراک۔ موضوع کی طرح نمٹا جاسکتا ہے۔ وہ ان پیشگی خیالات کا کم از کم ماتحت ہوتا ہے جتنا لوازمہ اجازت دیتا ہے۔ جہاں تک خواب عمل کے اس تیسرے حصے کے لیے کسی ہدایت کا سوال ہے، یہ ایک مرتبہ پھر ترقی پذیر ہوتا ہے۔

غلط فہمی کو نظرانداز کرنے کے لیے، ان خواب عمل کی عارضی خصوصیات کے بارے میں چند الفاظ کہنا بے تکا نہیں ہوگا۔ اس بہت ہی دل چسپ گفت گو کی بظاہر ماؤرے کا پریشان کُن گولیناٹن کا خواب تجویز دیتا ہے۔ گوبولٹ مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ خواب نیند میں جانے اور بیدار ہونے کے درمیان کوئی دوسرا وقت نہیں لیتا۔ بیدار ہونے کا عمل وقت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس وقت کے دوران خواب وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہ فرض کیا جاتا ہے کہ خواب کی حتمی تصویر اس قدر صاف ہوتی ہے کہ وہ خوابینا پر جاگنے کے لیے دباؤ ڈالتی ہے۔ یہ حقیقت میں اتنا صاف صرف اس لیے ہوتا ہے کیوں کہ خوابینا پہلے ہی جاگنے کے بہت نزدیک ہے۔

ڈوگاس نے اس کی پہلے ہی نشاندہی کی کہ گوبولٹ، اپنے نظریے کو عام بنانے کے لیے، بہت سے حقائق کو نظر انداز کرنے پر مجبور تھا۔ ایسے بھی خواب ہوتے ہیں جس میں ہم جاگتے ہیں؛ مثلاً، کئی خواب جس میں ہم خواب دیکھتے ہیں کہ ہم خواب دیکھتے ہیں۔ ہمارے خوابِ کار کے علم کے مطابق، ہم کسی بھی ذریعے سے تسلیم نہیں کرتے کہ وہ بیداری کی حالت تک وسعت پاتا ہے۔ اس کے برخلاف، ہم ضرور اس کو ممکنہ طور پر غور کرتے ہیں کہ خوابِ کار کا پہلا حصہ دن کے دوران پہلے ہی شروع ہو چکا ہوتا ہے، جب ہم ابھی تک قبل از شعور کی برتری کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ خوابِ کار کا دوسرا دور، یعنی احتساب کے ذریعے تبدیلی، لاشعوری نظاروں کے ذریعے جاذبیت کی مشق، اور ادراک میں سرائیت، پوری رات جاری رہتی ہے، گرچہ ہم یہ کہہ نہیں سکتے ہم نے کیا خواب دیکھا تھا۔ میں، تاہم، یہ نہیں سوچتا، کہ وہ یہ فرض کرنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ مکمل شعور میں آنے تک خواب عمل واقعی عارضی ترتیب کی پیروی کرتا ہے۔ جس کو ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں، یعنی، اوّل وہاں انتقال شدہ خواب خواہش ہوتی، پھر احتساب کی وجہ سے تحریف کا عمل ہوتا، اور پھر رجعت، وغیرہ کی سمت تبدیلی ہوتی ہے۔ ہم بیان کی خاطر ایسی ترتیب ساخت کرنے کے لیے مجبور ہوتے ہیں۔ حقیقت میں، تاہم، یہ ممکنہ طور پر سوال کے بجائے بیک وقت اس راستے کی آزمائش کرتا ہے، اور ہیجان اِدھر سے اُدھر، آگے سے پیچھے تک گھومتا ہے، یہاں تک کہ وہ آخرش بہت ہی زیادہ مخالفانہ ارتکاز حاصل کر لیتا ، اور ایک خاص گروہ بندی میدان میں رہتی ہے۔ مخصوص ذاتی تجربات مجھے یہ یقین کرنے کے لیے ترغیب دیتے ہیں کہ خوابِ کار اکثر اپنا نتیجہ پیش کرنے کے لیے ایک دن اور ایک رات سے زائد کا مطالبہ کرتا ہے، جس میں خواب کی تعمیر کے معاملے میں غیر معمولی فن سے اس کے معجزاتی کردار کو تراش کر نمایاں کیا جاتا ہے۔ میری رائے میں، خواب کی جامعیت کے لیے ادراکی شے کی طور پر وہ اپنا اثر خواب کے شعور کو خود اپنی طرف کشش کرنے سے پہلے ڈالتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے، تاہم، عمل تیز ہو جاتا ہے، چونکہ خواب یہاں سے اسی برتاؤ کے تحت ہوتا ہے جیسا کوئی اور دوسرا ادراک ہوتا ہے۔ یہ آتش بازی کی طرح ہوتا ہے جو اپنی تیاری کے لیے گھنٹوں کا مطالبہ کرتا اور لمحے میں ختم ہو جاتا ہے۔

خوابِ کار کے ذریعے، خواب کا عمل یا تو شعور کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے کافی شدت حاصل کر لیتا ہے اور قبل از شعور کو بلکل وقت یا نیند کی گہرائی سے آزادانہ طور پر ابھارتا، یا اس کی شدت ناکافی ہوتی ہے ، اور وہ ضرور انتظار میں تیار کھڑا ہوتا ہے یہاں تک توجہ، بیدار ہونے سے فوراً پہلے اور زیادہ چوکس ہو کر اس سے آدھے راستے میں

ملتا ہے۔ بہت سے خواب متعلقہ معمولی نفسیاتی شدت کے ساتھ کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس لیے وہ بیداری کے عمل کا انتظار کرتے ہیں۔ یہ، پھر، اس حقیقت کی وضاحت کرتا ہے کہ اصول کی حیثیت سے ہم کچھ دیکھے ہوئے خواب کا ادراک کرتے ہیں اگر ہم اچانک گہری نیند سے بیدار ہوتے ہیں۔ یہاں، ساتھ میں بے ساختہ جاگنے میں، ہماری پہلی اچٹتی نگاہ خواب کار کے تخلیق کردہ ادراک موضوع پر روشنی ڈالتی ہے، جب کہ دوسری بیرونی دنیا کی مہیا کردہ موضوع پر گرتی ہے۔

لیکن ہماری عظیم تر نظریاتی دل چسپیاں ان خوابوں میں ہیں جو ہمیں ہماری نیند کے وسط میں جگانے کے اہل ہوتے ہیں۔ ہم ذہن میں اس مقصدیت کو رکھ سکتے ہیں جو تمام دوسرے معاملات میں مظاہرہ کی جا سکتی ہے، اور خود سے استفسار کرتے ہیں کیوں خواب، لاشعوری خواہش کو نیند میں خلل ڈالنے کی طاقت عطا کرتا ہے، مثلاً، قبل از شعور کی خواہش کی تکمیل؟ اس تشریح کو ممکنہ طور پر توانائی کے مخصوص تعلق سے دریافت کیا جا سکتا ہے جس کو ہم ابھی تک نہیں سمجھے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا ہوتا، ہم ضرور ممکنہ طور پر دریافت کرتے کہ خواب کو عطا کردہ آزادی اور اس پر غیر وابستہ توجہ کے ہونے والے اخراجات لاشعور کے متبادل اصابہ (case) کے خلاف رات میں ویسی ہی نگرانی کرتے جیسی دن کے دوران رکھتے ہوئے توانائی کی بچت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تجربہ بتاتا ہے، خواب بنی، گرچہ اگر وہ ہماری نیند میں رات کو کئی بار خلل ڈالے، پھر بھی نیند سے ہم آہنگی کے لیے باقی رہتی ہے۔ ہم ایک لمحے کے لیے جاگتے، اور فوراً دوبارہ سو جاتے ہیں۔ ہم عارضی طور پر جاگتے ہیں۔ جب ہم دوبارہ گہری نیند سوتے ہیں ہم خلل کا سبب دور کر چکے ہوتے ہیں۔ اس کی مشہور مثال گیلی نرس کا خواب ہے، جو دکھاتا ہے کہ نیند میں خواہش کی تکمیل ایک مخصوص لحاظ سے دی گئی سمت میں دیکھ بھال سے بلکل ہم آہنگ ہوتی ہے۔

لیکن ہم یہاں اس اعتراض پر غور کریں گے جو لاشعوری فعل کے عظیم تر علم پر مبنی ہے۔ ہم خود لاشعوری خواہشات کا ذکر ہمیشہ سرگرم ہونے کی حیثیت سے کر چکے ہیں، جب کہ اس کے باوجود دن کے وقت وہ کبھی بھی وہ خود کو قابل ادراک بنانے کا دعوا کرنے کے لیے کافی مضبوط نہیں ہوتیں۔ لیکن جب نیند کی حالت چھا جاتی ہے، اور لاشعوری خواہش خواب کی تشکیل کے لیے اپنی طاقت بتاتی، اور اس کے ساتھ قبل از شعور کو جگاتی ہے، پھر کیوں یہ طاقت خواب لینے کے دائرہ اختیار کے استعمال کے بعد اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہے؟ کیا یہ اور زیادہ امکانی نظر نہیں آتا کہ خواب خود اپنے آپ کی تجدید کرے، جیسے پریشان کرنے والی مکھی جو، جب بھگا دی جاتی ہے، بار بار واپس آنے میں خوشی محسوس کرتی ہے؟ ہم اپنے دعوں کے لیے کیا جواز رکھتے ہیں کہ خواب، نیند کرنے کے خلل کو دور کرتا ہے؟

یہ بلکل سچ ہے کہ لاشعوری خواہشات ہمیشہ سرگرم رہتی ہیں۔ وہ ان راستوں کی نمائندگی کرتی ہیں جو ہمیشہ ہی عمل کرنے کے قابل ہوتے ہیں، جب کبھی بھی برانگیختگی کی کمیت ان کا استعمال بناتی ہے۔ یہ بلاشبہ لاشعوری فعل کی ایک غیر معمولی خصوصیت ہے کہ وہ نا قابل زوال ہوتے ہیں۔ کسی کو بھی لاشعور میں اختتام تک نہیں لایا جا سکتا۔ وہاں کچھ بھی ماضی یا فراموش نہیں ہوتا۔ یہ ہم پر خلل اعصاب کے مطالعہ، اور خاص طور پر ہسٹیریا میں زور ڈالتا ہے۔ خیال کا لاشعوری راستا جو نکاس کی طرف ایک حملے سے رہ نمائی کرتا ہے، وہ دوبارہ اسے گزارنے کے قابل بناتا ہے جب وہاں تحریک کا کافی اژدھام ہو جاتا ہے۔ تیس سال پہلے جھیلی گئی نفس کشی، لاشعور کے منابع کے اثر تک رسائی حاصل کرنے کے بعد عمل کرتی ہے۔ ان تیس سالوں کے درمیان خیال کی حیثیت سے وہ ایک حالیہ تجربہ رہتی ہے۔ جب کبھی بھی اس کی یادداشت کو چھوا جاتا ہے، وہ تجدید کرتی، اور خود کو قدر ارتکاز کے ساتھ برانگیختہ ہوتا ہوا دکھاتی ہے جو حملے کی صورت میں اپنے لیے ایک حرکی سبک دوشی حاصل کرتا ہے۔ یہ یہاں بلکل درست ہے کہ نفسیاتی علاج لازماً مداخلت کرے۔ اس کا مفوضہ کام ضمانت دینا ہے کہ لاشعوری فعل طے شدہ اور بھلایا ہوا ہوتا ہے۔ بلاشبہ، یادداشتوں کا

ماند پڑنا اور نقوش کا کمزور اثر جواب کسی بھی طرح حالیہ نہیں، جس کو ہم بے ساختہ خود ظاہری کی حیثیت سے، اور اس کو اپنی نفسیاتی یادداشت کی باقیات پر وقتی اثر کی حیثیت سے لیتے ہیں، جو حقیقت میں مشقتانہ کام کے ذریعے ثانوی تبدیلیاں لاتا ہے۔ یہ قبل از شعور ہے جو اس کام کو پورا کرتا ہے؛ اور واحد راستا ہے جس کا نفسیاتی علاج لاشعور کو قبل از شعور کی سلطنت کے زیرِ نگیں لانے کے لیے تعاقب کر سکتا ہے۔

وہاں، اس لیے، کسی بھی واحد لاشعوری برانگیختگی کے عمل کے دو ممکنہ معاملات ہوتے ہیں۔ یا تو اسے خود اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے، وہ اس معاملے میں کہیں ٹوٹتا اور کہیں حاصل کرتا ہے۔ اس ایک موقع پر، اپنی برانگیختگی کی قدرتِ حرکیت میں سبک دوشی کے لیے وہ قبل از شعور کے اثر کو بھینچتا ہے، اور اس طریقے سے برانگیختگی سبک دوش ہونے کے بجائے پابند ہو جاتی ہے۔ یہ موخر معاملہ ہے جو خواب فعل میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ قبل از شعور سے قدرِ ارتکاز جو خواب سے ایک مرتبہ ملنے جاتا ہے یہ ادراک حاصل کر لیتا ہے، کیوں کہ وہ وہاں پر شعور کی برانگیختگی سے نکالے جاتے، خواب کی لاشعوری برانگیختگی کو پابند کرتے اور اسے نیند میں خلل ڈالنے والے کی حیثیت سے بے ضرر بناتے ہیں۔ جب خوابینا لمحے کے لیے جاگتا ہے، وہ اس مکھی کا واقعی تعاقب کرتا ہے جو اس کی نیند میں خلل اندازی کرتی ہے۔ ہم اب شک کرنا شروع کر سکتے ہیں کہ وہ لاشعوری خواہش کو راستا دینے کے لیے اور زیادہ سرعت پسند اور کفایت شعار ہے۔ وہ رجعت کا راستا صاف چھوڑتا ہے تاکہ وہ خواب کو تشکیل دے سکے، اور پھر قبل از شعور کے کام کو لاشعور کی پوری نیند کے دوران نگرانی کرنے کے بجائے چھوٹے نکاس کے ذریعے سبک دوش کرتا ہے۔ اس کی، بلا شبہ، توقع کی جاتی ہے کہ خواب، اگرچہ آغاز میں مقصدی عمل نہیں ہوتا، وہ نفسیاتی زندگی کی قوتوں کے متعین فعل کے کردار پر چھا جاتا ہے۔ ہم اب دیکھتے ہیں یہ فعل کیا ہے۔ خواب نے لاشعوری تحریک کو لانے کا مفوضہ کام اٹھا لیا، جو آزاد چھوڑ دیا گیا تھا، یوں وہ واپس قبل از شعور کے زیرِ نگیں آ جاتا ہے۔ اس طرح وہ لاشعور کی برانگیختگی کو سبک دوش کرتا، اور موخر کے لیے حفاظتی ڈاٹ کی حیثیت سے کام کرتا، اور اسی وقت، بیداری کے ایک چھوٹے سے نکاس سے، قبل از شعور کی نیند کی حفاظت کرتا ہے۔ اس طرح، اس گروہ کی دوسری نفسیاتی تشکیلات کی طرح، خواب اکثر خود دونوں نظاموں کی خدمت سرانجام دیتا، دونوں کی خواہشات کو، جہاں تک ان میں باہمی آہنگی پائی جاتی ہے، پورا کرتے ہوئے مفاہمت کی حیثیت سے خود کو پیش کرتا ہے۔ رابرٹ کے سبک دوش والے نظریے پر ایک اُچٹتی نگاہ بتائے گی کہ ہم ضرور اس مصنف سے خاص نکات پر، یعنی، خوابوں کے فعل کے تعین پر اتفاق کرتے ہیں، گو کہ ہم اس سے اپنے عام پیشگی مفروضے اور خواب عمل کا تخمینہ لگانے کی بنا پر اختلاف کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا اہلیت -- جہاں تک دو خواہشات میں باہمی طور پر ہم آہنگی پائی جاتی ہے، وہ ایک تجویز رکھتی ہے کہ وہاں معاملات ہیں جس میں خواب کا فعل ناکام ہو جاتا ہے۔ خواب کا عمل، لاشعور کی تکمیل تمنا کی حیثیت سے تسلیم کر کے شروع کیا جاتا ہے، لیکن اگر تکمیل تمنا کے لیے کی گئی یہ کوشش قبل از شعور کو اتنا زیادہ درہم برہم کر دیتی ہے کہ وہ اور زیادہ مدت تک اس کو آرام کی حالت میں برقرار نہیں رکھ سکتا۔ وہ خواب مفاہمت کو توڑ دیتا، اور مفوضہ کام کا دوسرا حصہ سرانجام دینے میں ناکام رہتا ہے۔ وہ پھر فوراً، ٹوٹ جاتا، اور مکمل بیداری سے بدلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہاں وہ واقعی خواب کی خطا نہیں ہوتی اگر، واقعی اب دوسرے مواقع پر سرپرست، نیند میں خلل ڈالنے والے کی حیثیت سے نمودار ہوتا ہے، نہ ہی ہمیں اس تعصب کی اپنے مقصدی کردار کے خلاف ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نامیاتی جسم کا صرف ایک موقف نہیں ہوتا جس میں ایک حیلہ جو عام طور پر مقصد کے لیے ہوتا اتنی جلدی نامناسب اور خلل ڈالنے والا ہو جاتا ہے جتنی جلدی کوئی شے اپنی موجودہ حالت میں تبدیلی لاتی ہے جس نے اسے پیدا کیا ہوتا ہے۔ خلل، پھر، تمام وقوعات میں تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہوئے نئے مقصد کی خدمت سرانجام دیتا ہے، اور اس کے خلاف کھیل میں نا

میاتی جسم کی ہم آہنگی کو لاتا ہے۔ یہاں، بلا شبہ، میں تشویشی خواب کے بارے میں سوچ رہا ہوں، اور وہ ایسا نظر نہ آئے جسے میں تکمیل تمنا کے نظریے کے خلاف شہادت کو نظر انداز کروں جب کبھی بھی میں اس سے نبرد آزما ہوؤں۔ میں تشویشی خواب کے لیے کم از کم کچھ اشارات دیتا ہوں۔

خواب کا ایک نفسیاتی عمل جو تشویش کو ارتقا دیتا ہے وہ تکمیل تمنا ہو سکتا ہے حال آں کہ وہ کافی عرصہ پہلے ہمارے لیے کسی بھی قسم کے تضاد کا اطلاق کرنا چھوڑ چکا ہوتا ہے۔ ہم اس وقوع پذیری کی تشریح اس حقیقت سے کر سکتے ہیں کہ خواہش ایک نظام (لاشعور) سے متعلق ہے، جب کہ دوسرا نظام (قبل از شعور) اس کو مسترد کرتا اور دباتا ہے۔ لاشعور کا قبل از شعور سے دبنا حتیٰ کہ کامل نفسیاتی صحت میں مکمل نہیں ہوتا۔ اس مفروضے کی وسعت ہماری نفسیاتی طبعایت (normality) کے درجے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ امراض خلل اعصاب کی علامتیں ہمیں نشاندہی کرتی ہیں کہ یہ دو نظام باہمی طور پر ٹکراؤ میں رہتے ہیں۔ علامتیں اس ٹکراؤ میں مفاہمت کا نتیجہ ہوتی ہیں، اور وہ عارضی طور پر اس کا اختتام کرتی ہیں۔ ایک طرف وہ لاشعور کو اپنی تحریک سے سبک دوشی کے لیے ایک راستا مہیا کرتی -- وہ اس کو ایک قسم سے محاصرے سے نکلنے کا دروازہ دیتی ہے -- جب کہ، دوسری طرف، وہ قبل از شعور کو شعور پر کچھ درجے میں ممکنہ برتری دیتی ہے۔ یہ غور کرنا معلومات افزا ہوتا ہے، مثلاً، ہسٹیریائی، یا جگہ کے خوف کی اہمیت۔ خلل اعصاب کا مریض تنہا گلی سے گزرنے کے قابل نہیں ہوتا، اور اس کو ہم بلکل درست طور پر 'علامت' کہتے ہیں۔ اب کوئی اس علامت کو اس پر اِس کام کے کرنے کا دباؤ ڈال کر دور کرے جس کو وہ خود سر انجام دینے کے لیے نا اہل پاتا ہے۔ اس کا نتیجہ پریشانی کا حملہ ہوگا، بلکل ایسے جیسے گلی میں اکثر جگہ کا خوف برانگیختگی کی ترویج کا سبب بنتا ہے۔ ہم اس طرح سیکھتے ہیں کہ علامت کی اس لیے تشکیل دی جاتی ہے تاکہ پریشانی کو پھیلنے سے روکے۔ خوف کو پھینک دیا جاتا ہے اس سے پہلے کہ پریشانی سرحدی قلعے کو پسند کر لے۔

ہم اس موضوع پر مزید آگے نہیں جا سکتے جب تک ہم ان اعمال میں اثرات کے کردار کا جائزہ نہ لے لیں، جو یہاں صرف عدم کاملیت سے کیے جاتے ہیں۔ ہم اس لیے قضایا کی تصدیق کریں گے کہ کیوں لاشعور کا خاص سبب سے دَبنا لازمی ہو جاتا ہے، اگر لاشعور میں خیالات کے لمحات کو اپنے راستے پر چلنے کی اجازت دی جائے، وہ ایک اثر کو فروغ دے گا جو اصل میں مُسرّت کا کردار رکھتا تھا، لیکن وہ رجعت کے عمل کی وجہ سے درد کا کردار رکھتا ہے۔ مقصد کے ساتھ دباؤ کا نتیجہ اس درد کے فروغ کو روکتا ہے۔ دباؤ لاشعور کے خیال موضوع کی طرف وسعت پاتا ہے، کیوں کہ درد کی آزادی، خیال موضوع سے نکل سکتی ہے۔ ہم یہاں اپنی بنیاد کے لیے ایک بلکل متعین مفروضے کو اثر کے ارتقا کی حیثیت سے لیتے ہیں۔ اس کو حرکی یا ریزش ساز (secretory) عمل کی حیثیت سے گردانا جاتا ہے، جس کی مداخلت کی کلید لاشعور کے خیالات میں پائی جاتی ہے۔ قبل از شعور کے غالب ہونے سے یہ خیالات ایسے ہو جاتے ہیں جیسے ان کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔ اس طرح وہ اس جذبے کو بھیجنے میں رکاوٹ ڈالتا ہے جو اثر کو فروغ دیتا ہے۔ خطرہ اس وقت ابھرتا ہے جب قبل از شعور کا قدر ارتکاز ختم ہو جاتا ہے اس طرح یہ حقیقت پر مشتمل ہو جاتا ہے کہ شعوری مہیجات ایک اثر کو آزاد کرتے ہیں، جو رجعت کا نتیجہ ہوتا ہے جو پہلے ہی وقوع پذیر ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لیے صرف اسے ہی درد یا تشویش کی حیثیت سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

خطرہ آزاد کر دیا جاتا ہے اگر خواب عمل کو اپنا راستا چننے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اس کے حصول کی شرائط، کہ ابطان (repression) وقوع پذیر ہوگا، اور دبی ہوئی خواہش کے جذبات کافی حد تک مضبوط ہو سکتے ہیں۔ وہ اس لیے بلکل ہی خواب کی تشکیل کے نفسیاتی چوکھٹے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت کے لیے نہیں تھا کہ ہمارا موضوع صرف ایک عنصر سے تشویش کے ارتقا کے موضوع سے منسلک ہوتا ہے، یعنی، لاشعور کو نیند کے دوران آزاد کرنے کا

منصوبہ۔ میں تشویشی خواب پر بحث کرنے سے خود کو روک سکتا تھا، اور اس طرح اس میں ملوث تمام ابہامات کو نظر انداز کر سکتا تھا۔

تشویشی خواب کا نظریہ، جیسا میں تکرار سے پہلے ہی بیان کر چکا ہوں، خلل اعصاب کی نفسیات سے متعلق ہے۔ میں مزید اضافہ کرتا ہوں کہ خوابوں میں پریشانی خواب کا مسئلہ نہیں بل کہ تشویشی مسئلہ ہے۔ جب ایک مرتبہ خلل اعصاب کا نفسیات کے خواب عمل کے موضوع کے ساتھ ایک نقطے پر رابطہ منکشف ہو جاتا ہے، ہم پھر اس کے ساتھ مزید کچھ نہیں کرتے۔ وہاں صرف ایک شے باقی رہتی ہے جو میں کرتا ہوں۔ چونکہ میں دعوا کر چکا ہوں کہ خلل اعصاب کی بے چینی اپنا آغاز جنسی منابع میں رکھتی ہے۔ میں تشویشی خوابوں کو تجزیہ کرنے کا مضمون بنا سکتا ہوں تا کہ خواب خیالات میں جنسی لوازمے کا مظاہرہ کر سکوں۔

بہت اچھے اسباب کی وجہ سے میں کسی بھی مثال کا حوالہ دینے سے بچنا چاہتا ہوں جو خلل اعصاب کے مریضوں نے کثرت سے میرے اختیار میں رکھے ہوئے ہیں۔ میں ان میں سے کچھ بچوں کے تشویشی خوابوں کو ترجیح دیتا ہوں۔

ذاتی طور پر، میں نے کوئی بھی تشویشی خواب عشروں سے نہیں دیکھا۔ لیکن میں اپنی ساتویں اور آٹھویں سال کا ایک خواب ضرور یاد کرتا ہوں جس کو میں نے تشریح کا موضوع تقریباً تیس سال بعد بنایا ہے۔ خواب بہت واضح تھا، اور دکھایا میری پیاری ماں، خاص طور پر بہت پرسکون، اطمینان سے سو رہی، کمرے میں لائی جاتی، اور بستر پر دو یا تین آدمیوں کے ذریعے پرندوں کی چونچوں کے ساتھ لٹا دی جاتی ہے۔ میں چیختے اور چلاتے ہوئے جاگا، اور اپنے والدین کی نیند خراب کی۔ خصوصیت، حد سے زیادہ لمبی چونچ والی شکلوں کے ساتھ آراستہ کی گئی جو میں نے فلپسن کی با تصویر بائیبل سے لی تھی۔ میں یقین کرتا ہوں وہ دیوتاؤں کی نمائندگی مصری مقبروں کی اعانت سے شکروں کے سروں کے ساتھ کرتے ہیں۔ تجزیہ، تاہم، گھریلو حمال لڑکے کی یادیں بھی دیتا ہے جو ہم بچوں کے ساتھ گھر کے سامنے سبزہ زار پر کھیلا کرتا تھا۔ میں اس کا اضافہ ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس کا نام فلپ تھا۔ وہ اس وقت مجھے ایسا نظر آتا تھا جب میں نے ایک بچے سے جنسیت کی طرف اشارہ کرنے والا گندہ لفظ سنا، جو تعلیم یافتہ لوگوں کے درمیان لاطینی لفظ coitus سے بدلا گیا۔ لیکن پرندوں کی چونچوں سے کیا اشارہ کیا گیا تھا؟ میں نے لفظ کی جنسی اہمیت دنیاوی طور پر اپنے فطین استاد سے لی۔ خواب میں میری ماں کے تاثرات میرے دادا کے چہرے کی نقل تھے، جس کو میں چند دن پہلے بستر مرگ پر کوما میں دیکھ چکا تھا۔ خواب کی ثانوی مفصل تشریح لازماً یہ ہے کہ میری ماں مر رہی تھی۔ مقبرے کی اعانت، بھی، اس سے متفق تھی۔ میں اس تشویش سے بیدار ہوا، اور خود کو خاموش نہ رکھ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنے والدین کو بھی جگا دیا۔ مجھے یاد ہے کہ میں اچانک پرسکون ہو گیا جب میں نے اپنی ماں کو دیکھا۔ وہ ایسا تھا جیسے میں ضمانت چاہتا تھا کہ وہ اس وقت تک مری نہیں تھی۔ لیکن خواب کی ثانوی تشریح اس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب ارتقا یافتہ تشویش کا اثر پہلے ہی کام کر رہا ہوتا ہے۔ میں پریشانی کی کیفیت میں نہیں تھا کیوں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میری ماں مر رہی تھی۔ میں نے خواب کی تشریح قبل از شعور کے مفصل بیان کے لحاظ سے کی کیوں کہ تشویش مجھ پر پہلے ہی غالب ہو چکی تھی۔ موخر کا، تاہم، ماضی میں تیرگی کی طرف ابطان، سادگی سے جنسی طلب، جو خواب کے بصری موضوع میں مناسب اظہار پاتی ہے، سے سراغ لگایا جا سکتا تھا۔

ایک ستائیس سالہ آدمی نے، جو ایک سال شدید بیمار رہ چکا تھا، گیارہ اور تیرہ سال کی عمر کے درمیان عظیم پریشانی کے ساتھ بار بار اس قسم کا خواب دیکھا، کہ ایک آدمی کلہاڑی کے ساتھ اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا؛ وہ بھاگ جانا چاہتا تھا، لیکن ایسا نظر آتا تھا وہ مفلوج ہو گیا تھا، اور اس جگہ سے حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو عام تشویشی خواب کی ایک عمدہ اور مخصوص قسم کی مثال کی حیثیت سے لیا گیا، جو کسی بھی قسم کے جنسی شک سے آزاد ہے۔ تجزیے میں خواب بینا اوّل اپنے

چچا کی سنائی گئی ایک کہانی کا سوچتا ہے (ترتیب کے لحاظ سے خواب کے بعد)، کہ اس پر رات کو گلی میں ایک مشکوک نظر آنے والا فرد نے حملہ کیا؛ اور اس نے اس شراکت سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ شاید اس نے بھی خواب کے موقع پر ایسا ہی خواب سنا تھا۔ کلہاڑی سے وابستگی کے بارے میں وہ یاد کرتا ہے کہ اس کی زندگی کے عرصے میں ایک مرتبہ اس نے لکڑیاں کاٹتے ہوئے اپنا ہاتھ کلہاڑی سے زخمی کر لیا تھا۔ یہ فوراً اسے اپنے چھوٹے بھائی سے تعلق کو یاد دلاتا ہے، جس سے وہ غلط برتاؤ کرتا اور مارتا تھا۔ وہ یاد کرتا ہے، خاص طور پر، ایک موقع پر جب اس نے اپنے بھائی کے سر پر اپنے جوتے سے ضرب لگائی اس کے خون نکلا تھا، اور اس کی ماں نے کہا: 'میں خوف زدہ ہوں وہ اسے ایک دن قتل کر دے گا۔' جب کہ وہ اس طرح تشدد کا موضوع پکڑے ہوئے تھا، اس کے نویں سال کی ایک یادداشت اچانک ذہن میں عود کر آتی ہے۔ اس کے والدین گھر دیر سے آئے اور بستر پر چلے گئے، جب کہ وہ سونے کا بہانہ بنا رہا تھا۔ اس نے جلد ہی سانس پھولنے اور دوسری پراسرار آوازیں سنیں، اور وہ بستر میں والدین کی حالت کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ اس کے مزید خیالات نے دکھایا کہ اس نے اپنے والدین کے درمیان، اور خود اپنے اور اپنے چھوٹے بھائی کے درمیان تعلق کا ایک مشابہ قائم کیا۔ اس نے والدین کے درمیان وقوع پذیر ہونے والی شے کا اندازہ 'ایک تشدد کا عمل اور لڑائی' کے ذیلی مفروضے کی روشنی میں لگایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نے بار بار ماں کے بستر پر خون دیکھا جس نے اس ادراک کی تصدیق کی۔

بچوں کے لیے بڑوں کا ملاپ عجیب اور خطرناک ہوتا ہے جو اسے دیکھتے ہیں، اور وہ ان میں تشویش پیدا کرتا ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں، ہر تجربے سے ایک حقیقت قائم کی جاتی ہے۔ میں نے اس تشویش کو اس بنیاد پر بیان کیا کہ ہم یہاں جنسی تحریک رکھتے ہیں جس کو بچہ سمجھنے سے قاصر ہوتا ہے، اور جو ممکنہ طور پر گھِن سے ٹکراتی ہے کیوں کہ ان کے والدین اس میں ملوث ہوتے ہیں، اور اس لیے وہ تشویش میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ زندگی کے بہت ہی ابتدائی آغاز میں والدین کی مخالف جنس کا جنسی جذبہ ابطان سے خراب نہیں ہوتا، لیکن ہم دیکھ چکے ہیں وہ اس کا آزادانہ اظہار کرتا ہے۔

وہم کے ساتھ رات کی دہشتیں بچوں میں بار بار ہوتی ہیں۔ میں یہاں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے وہی تشریح پیش کرتا ہوں۔ یہ، بھی، صرف غلط فہمی اور مسترد کردہ جنسی جذبے کی وجہ سے ہوتے ہیں جو، اگر ریکارڈ کیے جائیں، ممکنہ طور پر عارضی تعدّد دکھائیں گے، چونکہ شہوت کی شدت کو مساویانہ انداز میں حادثاتی طور پر مہیج کے اظہارات اور ارتقا کے بے ساختہ طریقے سے پیدا کیا جاتا ہے۔

میں اس تشریح کے مکمل ارتقا کے لیے ضروری مشاہداتی سامان نہیں رکھتا۔ دوسری طرف، ماہرین طبِ اطفال اس نقطۂ نگاہ کو نہیں اپناتے جو تمام مظاہر کو عضویاتی اور نفسیاتی رخوں سے قابل تفہیم بناتا نظر آتا ہے۔ مزاحیہ مثال سے بغور تصویر کشی کرتے ہوئے اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایک کوطبی اساطیر کے چشمک کرنے سے اندھا بنا دیا جائے، پھر بندہ ایسے مرض کی تفہیم کیے بغیر گذر سکتا ہے۔ میں ایک مرض کا حوالہ دوں گا جس کو میں نے مضمون pavvor nocturnus کی دسمبر 1881 کی اشاعت میں پایا تھا۔

عمدہ صحت والا ایک تیرہ سالہ لڑکا، اچانک پریشان اور خواب بین ہونا شروع ہو گیا۔ اس کی نیند بے سکون ہو گئی، اور اس کی نیند، ہر ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ، تشویش کے ساتھ وہم کے ایک شدید حملے سے درہم برہم کی جاتی تھی۔ ان خوابوں کی یادداشتیں بہت نمایاں تھیں۔ اس طرح وہ قابل تھا کہ بیان کرتا کہ شیطان اس پر چلّایا تھا: 'اب ہم تم کو رکھتے ہیں، اب ہم تم کو رکھتے ہیں!' اور پھر وہاں گندھک کے جلنے کی بو تھی، اور آگ نے اس کی کھال کو جلا دیا تھا۔ اس خواب سے وہ دہشت سے جاگا، اوّل وہ چلّا بھی نہ سکا؛ پھر اس کی آواز واپس آئی، اور پھر اس نے واضح طور

پر یہ کہا ہوا سنا: 'نہیں، نہیں، میں نہیں؛ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔' یا: 'مہربان، نہ کرو؛ میں اسے دوبارہ نہیں کروں گا!' ایک دوسرے موقع پر اس نے کہا: 'البرٹ نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا!' بعد میں اس نے بے لباس ہونے سے احتراز کیا، کیوں کہ آگ اس پر صرف اس وقت حملہ آور ہوتی جب وہ بے لباس ہوتا تھا۔' ان شیطانی خوابوں کے وسط میں جو اس کی صحت کو متاثر کررہے تھے، اس کو دیہات میں بھیج دیا گیا، وہاں وہ اٹھارہ ماہ میں بحال ہوا۔ پندرہ سال کی عمر میں اس نے ایک دفعہ مشت زنی کا اعتراف کیا۔

یہاں یہ اندازہ لگانا، بلاشبہ، مشکل نہیں: (۱) لڑکا سابقہ سالوں میں مشت زنی کرتا رہا تھا، جس کا وہ ہمیشہ انکار کرتا تھا۔ اس کی اس بری عادت کی وجہ سے اسے سخت سزا سے ڈرایا گیا۔ (۲) بلوغت کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے مشت زنی کی چاہت بڑھتی گئی۔ (۳) کہ اب، تاہم، اس میں ابطان کے لیے جدوجہد پیدا ہوئی، جو شہوت کو دباتی اور اس کو تشویش میں منتقل کرتی ہے، اور کہ یہ تشویش اس سزا کے لیے جمع ہوتی ہے جس سے اس کو ڈرایا گیا تھا۔

اب، دوسری طرف، ہم دیکھتے ہیں مصنف نے اس سے کیا نتائج اخذ کیے۔

i. اس مشاہدے سے یہ واضح ہے کہ بلوغت کا اثر نازک صحت والے لڑکے میں انتہائی کمزوری کی حالت پیدا کر دیتا ہے، اور دماغ میں خون کی انتہائی کمی کی طرف لے جاتا ہے۔

ii. دماغ میں خون کی کمی کردار، اور شاید روزمرّہ کی حالت میں تبدیلی تشویش پیدا کرتی ہے۔

iii. آسیبی جنون (demonomania) اور لڑکے کی خود ملامتوں کا سراغ اس پر بچپن کی مذہبی تعلیم کے اثر کی حیثیت میں لگایا جاسکتا ہے۔

iv. تمام نمایاں اظہارات، دیہات میں عارضی قیام گاہوں میں طویل رہائش، جسمانی مشقیں، اور بلوغت کے غلط خیالات کے اختتام کے بعد جسمانی قوت کی بحالی کے نتیجے میں غائب ہوگئے تھے۔

v. ممکنہ طور پر لڑکے کی دماغی حالت کی نشوونما کے اثر کی قبل از سبک دوشی کو وراثتی اور باپ کی سابقہ آتشک سے منسوب کیا جاتا ہے۔

5 - ابتدائی اور ثانوی افعال؛ ابطان

خواب عمل کی نفسیات میں اور زیادہ مضبوطی سے سرائیت کرنے کی کوشش میں مَیں نے ایک مشکل مفوضہ کام کا بیڑہ اٹھایا، جس کے لیے، بلاشبہ، میرے اظہار کی طاقتیں بمشکل ہی مناسب ہیں۔ ایک پیچیدہ منصوبہ پے در پے بیان کی اصطلاحوں میں بیک وقت دوبارہ پیدا کرنا، اور اسی وقت ہر حصے کو تمام مفروضات سے بظاہر آزاد بنانا، میری قدرتِ اختیار سے ماورا ہے۔ میں اب اس حقیقت کی تلافی کرتا ہوں کہ میرے خوابوں کی نفسیات کے اظہار میں میری اپنی بصیرت تاریخی ارتقا کی پیروی کرنے سے قاصر رہی ہے۔ خواب کی تفہیم تک رسائی کی سابقہ تحقیقات نے خلل اعصاب کی نفسیات میں میرے لیے حدود چھوڑیں، جس کا میں یہاں حوالہ نہیں دوں گا، گو کہ میں مستقل طور پر شکریہ ادا کرنے پر مجبور ہوں؛ جب کہ میں ان کی مخالف سمت میں کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں خواب سے شروع کرکے، پھر اس کا اتصال خللِ اعصاب کی نفسیات سے قائم کروں گا۔ میں تمام مشکلات سے باخبر ہوں جس سے یہ قاری کو ملوث کرتی ہے، لیکن میں ان کو نظرانداز کرنے کا کوئی راستا نہیں جانتا۔

چونکہ میں معاملات کی حالت سے عدم اطمینان کا شکار ہوں، میں ایک دوسرے نقطۂ نظر پر انحصار کرنے سے خوش ہوں، جو میری کاوشوں کی قدر کو بڑھاتے ہوئے نظر آئیں گے۔ جیسا تعارفی باب میں دکھایا گیا تھا، میں نے خود کو موضوع کا سامنا کرتے ہوئے پایا جو تیکھے ترین تضادات سے اس لحاظ سے نشان زدہ تھا جو اس پر لکھے گئے تھے۔

خواب کے مسائل کے علاج کے دوران، میں نے ان متضاد رائیوں کے لیے جگہ دیکھی ہے۔ مجھ پر اظہار کی گئی صرف دو آراء پر طے شدہ استثنا لینے کے لیے دباؤ ہے، یعنی، خواب ایک بے مقصد، اور عضویاتی فعل ہے۔ اس سے الگ، ہم تمام متضاد آراء کے سچ کے لیے حقائق کے پیچیدہ خُلیوں میں سے ایک یا دوسرے نقطے پر جگہ پانے کے قابل ہیں، اور ہم یہ دکھانے کے لائق ہیں کہ ہر اظہار کچھ اصل اور درست بیان کرتا ہے۔ کہ ہمارے خواب زندگی کے جذبات اور مفادات کو جاری رکھتے ہیں جو خفیہ خواب خیالات کی دریافت کے ذریعے تصدیق کیے جاسکتے ہیں۔ یہ صرف ان اشیاء کے ساتھ خود تشویش کا اظہار کرتے ہیں جو ہمیں اہم اور بہت دلچسپ نظر آتی ہیں۔ خواب کبھی بھی خود سے معمولی چیزوں کے ساتھ قبضہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم نے مخالف رائے کو بھی قبول کیا، یعنی، کہ خواب دن کے لاتفرقی باقیات جمع کرتا، اور دن کے میرے زبردست مفاد پر زبردستی قبضہ نہیں کر سکتا، جب تک وہ بیداری کی سرگرمی سے خود کچھ پیمانے پر دست بردار نہ ہو جائے۔ ہم نے پایا کہ یہ خواب موضوع کی صحیح پکڑ کرتا ہے، جو تحریف کے ذریعے خواب خیالات کو ایک تبدیل کیا ہوا اظہار دیتا ہے۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ خواب فعل، لاتفرقی سامان کی میکانیت کی فطرت کی وجہ سے ہے، جو ابھی تک ہماری بیداری کی سرگرمی کی وجہ سے عارضی بندش کے زیر اثر نہیں رکھا جاتا، اور احتساب کے تخمینے کی وجہ سے وہ نفسیاتی شدت کی اہمیت، بل کہ قابلِ اعتراض سامان کو بھی لاتفرقی میں منتقل کرتا ہے۔ خواب کا تیز حافظہ اور بچکانہ لوازمے کو فارغ کرنے کی اہلیت ہمارے نظریے کی خاص بنیادیں بن جاتی ہیں۔ خوابوں کے ہمارے نظریے میں ہم نے ایک بچکانہ آغاز کی خواہش کو خواب کی تشکیل میں ناگزیر مقصدی طاقت تفویض کی۔ وہ، بلا شبہ، ہمارے ساتھ وقوع پذیر نہیں ہوئی کہ ہم تجرباتی طور پر بیرونی حیاتی مہیج کے نیند کے دوران مظاہرہ کرنے کی اہمیت پر شک کریں؛ لیکن ہم اس لوازمے کو خواب خواہش کے اسی تعلق میں خیال کی باقیات کے طور پر رکھتے ہیں جو ہماری بیداری کی زندگی میں چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ ہم کو اس حقیقت سے جھگڑا نہیں کرنا کہ خواب معروضی حیاتی مہیج کی ایک فریبِ نظر کے طریقے کے بعد تشریح کرتا ہے؛ لیکن ہم نے مقصد کو اس تشریح کے لیے مہیا کیا، جو دوسرے مصنفین نے غیر متعین چھوڑ دیا تھا۔ تشریح اس لحاظ سے آگے بڑھتی ہے کہ ادراک کی گئی ایک بے ضرر شے نیند کو درہم برہم کرنے کے لیے ایک منبع کی حیثیت سے دینی ہے، جب کہ وہ تکمیلِ تمنا کے لیے ناقابل بنا دیا جاتا ہے۔ گو کہ ہم خوابوں کے خصوصی منبع کی حیثیت سے حیاتی عضوی نیند کے دوران تحریک میں موضوعی حالت کو تسلیم نہیں کرتے (جس کا ٹرمبل لیڈ نے مظاہرہ کیا)، ہم اس کے باوجود اس تحریک کی حالت کی وضاحت خواب کے عقب میں سرگرم یادداشتوں کا رجعت پسندانہ احیاء کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ اندرونی عضویاتی ادراکات، جن کو خوابوں کی تشریح کے افضل نکتے کی عادت کی حیثیت سے لیا جاتا ہے، یہ بھی ہمارے ادراک میں جگہ پاتے ہیں، گو کہ وہ بلاشبہ اور زیادہ سیدھے سادھے ہیں۔ یہ ادراکات-- گرنے کے ادراکات، تکلیف کے، یا رکاوٹ ڈالنے والے-- ہمیشہ تیار سامان پیش کرتے ہیں، جو خوابِ کار اتنی مرتبہ، جتنی ضرورت پیدا ہوتی ہے، خواب خیالات کا اظہار کرنے کے لیے اطلاق کر سکتا ہے۔

خواب فعل ایک تیز اور لمحاتی ہوتا ہے۔ جہاں تک خواب موضوع کے سرانجام کردہ شعور کے ذریعے ادراکات کا سوال ہے ہم اسے سچ تسلیم کرتے ہیں، لیکن ہم نے دریافت کیا کہ خواب فعل کا مقدم حصہ ممکنہ طور پر پیروی کرتا ہے، جو ایک سست، اتار چڑھاؤ والی روش رکھتا ہے۔ جہاں تک خواب موضوع کی ریل پیل کی پہیلی کو وقت کے مختصر ترین لمحے میں پانے کا معاملہ ہے، ہم اس تشریح کی وضاحت میں یہ تعاون کرنے کے قابل ہوتے ہیں کہ خواب پہلے سے ہی تیار شدہ نفسیاتی زندگی کی تشکیل پر قبضہ جما لیتا ہے۔ ہم نے دریافت کیا کہ یہ سچ ہے کہ خواب کو یادداشت سے تحریف اور مسخ کیا جاتا ہے، لیکن یہ حقیقت کوئی مشکل پیش نہیں کرتی، جیسے وہ فعل کا صرف آخری نمایاں تحریف شدہ حصہ ہوتی ہے جو خواب کار کے بلکل آغاز سے ہی جاری ہوتا رہتا ہے۔ تلخ بنایا گیا تضاد، جو ناقابلِ مصالحت نظر آتا

ہے، آیا نفسیاتی زندگی رات کو سو جاتی، یا اپنے تمام شعبہ جات کا دن کے دوران جیسا استعمال کرتی ہے۔ ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کے قابل ہوتے ہیں کہ دونوں رخ درست ہیں، لیکن دونوں میں سے کوئی ایک بھی بلکل دوسرے جیسا نہیں ہوتا۔ خواب خیالات میں ہم نہایت اعلا پیچیدہ ذہنی سرگرمی کی شہادت دریافت کرتے ہیں، جو تقریباً نفسیاتی آلات کے تمام ذرائع سے عمل پذیر ہوتی ہے؛ تاہم اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ خواب خیالات دن کے دوران ابھرے تھے، اور یہ فرض کرنا ناگزیر ہے کہ نفسیاتی زندگی کی ایک نیندی (sleepy) حالت بھی ہے۔ اس طرح، جزوی نیند کا نظریہ اپنا حق وصول کرتا ہے، لیکن ہم نفسیاتی نظام کے اختیار کردہ خاص رویے کو جو دن کے دوران غالب ہوتا ہے-- نیند کرنے کی خواہش کا رویہ۔ بیرونی دنیا سے انحراف کر کے اپنی اہمیت ہماری رائے کے لیے بھی باقی رکھتا ہے گو کہ یہاں صرف واحد عنصر کام پر نہیں ہوتا، وہ خواب پیش کش کی رجعت پسندانہ روش کو ممکن بنانے کے لیے مدد کرتا ہے۔ خیالات کی رضا کارانہ رہ نمائی کے بہاؤ کو چھوڑ نا نا قابل مبارزت ہوتا ہے؛ لیکن اس سے نفسیاتی زندگی بے مقصد ہو جاتی ہے، اس لیے ہم دیکھ چکے ہیں کہ وہ رضا کارانہ خیالات کی معلومات کو چھوڑ کر غیر رضا کارانہ ذمے داری سنبھال لیتا ہے۔ دوسری طرف، ہم نہ صرف خواب سے منسلک ڈھیلی شراکت کو پہچانتے، بل کہ شک کیے جانے کے بجائے اس قسم کے متوقع امکان کے اور زیادہ بڑے علاقے کو زیرِ غور لاتے ہیں؛ ہم، تاہم، اس میں دوسرے کے لیے دبایا ہوا متبادل، ایک صحیح اور اہم قسم کی شراکت دریافت کرتے ہیں۔ یہ یقین کرتے ہوئے، ہم بھی خواب کو بے سروپا پکارتے ہیں، لیکن اس کی مثالیں بتاتی ہیں خواب کتنا بامعنی تھا جب وہ بے سروپائی کو برانگیختہ کرتا ہے۔ جہاں تک ان افعال کا تعلق ہے جو بے سروپائی سے منسوب کیے جاتے ہیں، ہم ان سب کو قبول کرنے کے اہل ہیں۔ خواب دماغ کو حفاظتی ڈاٹ سے سکون دیتا، اور جیسا رابرٹ نے بیان کیا، تمام اقسام کا ضرر رساں سامان خواب میں نمائندگی سے بے ضرر بنایا جاتا ہے۔ یہ نہ صرف ہمارے دگنی تکمیل تمنا کے ذاتی نظریے سے اتفاق کرتا، بل کہ الفاظ کے لحاظ سے بھی ہمارے لیے رابرٹ کے خود کے مقابلے میں زیادہ قابل فہم ہوجاتا ہے۔

اپنے شعبہ جات میں نفسیات کے آزادانہ کردار کو ملوث کرنا از سرنو خواب میں قبل از شعور کی سرگرمی کی عدم مداخلت کے ہمارے نظریے کو پیدا کرتا ہے۔ خواب میں نفسیاتی زندگی کے بیضی گلیاؤ (embryonal) کے نقطے پر واپسی اور حیولاک ایلس کا تبصرہ کہ خواب 'وسیع جذبات اور نامکمل خیالات کی ایک دقیانوسی دنیا ہے،' جو ہمارے سامنے خوشی کی پیش گوئی کے طور پر ہمارے اپنے اظہار میں آتی ہے، جو دعوا کرتی ہے کہ عملی افعال کے ابتدائی طریقوں میں دن کے دوران دبائے ہوئے خیالات خواب کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہم خود کی شناخت سلی کے بیان سے کر سکتے ہیں، کہ 'ہمارے خواب ہماری بہت ہی ابتدائی اور کامیابی سے ترقی یافتہ شخصیات کو، ہمارے اشیاء کے بارے میں قدیم راستے سے، جذبات اور طریقوں کے ردِعمل کے ساتھ واپس لاتے ہیں، جنھوں نے بہت عرصہ پہلے ہم پر حکمرانی کی تھی'، اور ہمارے لیے، جیسا ڈیلاگی کے لیے ہے، دبایا ہوا لوازمہ خواب کا خاص ابھار بن جاتا ہے۔

ہم نے مکمل طور پر اس کردار کو قبول کیا جو شارنر خواب تخیل اور اپنی ذاتی تشریحات سے منسوب کرتا ہے، لیکن ہم، جیسی وہ تھیں، مسئلے کے ایک دوسرے حصے کی طرف ترسیل کرنے کے لیے مجبور ہیں۔ یہ خواب نہیں ہوتا جو تخیل تخلیق کرتا ہے، بل کہ لاشعور کا تخیل جو خواب خیالات کی تشکیل میں رہنمایانہ کردار ادا کرتا ہے۔ ہم شارنر کی خواب خیالات کے منبع کی طرف رہنمائی کرنے پر احسان مند ہیں، بل کہ تقریباً ہر شے جس کو وہ خواب کار کی طرف منسوب کرتا ہے وہ دن کے دوران لاشعور کی سرگرمی کو بھی قابلِ منسوب ہوتی ہے، جو خوابوں کو خلل اعصاب کی علامتوں سے کم پر کسی طرح نہیں اکساتی۔ ہم خواب کار کو سرگرمی سے ایک بلکل مختلف اور نزدیکی ضابطے سے الگ کرنا چاہتے ہیں۔ آخرش، ہم خواب کے نفسیاتی مداخلتوں سے تعلق کو موردِ الزام ٹھہراتے ہیں، لیکن اسے نئی وجہ اور زیادہ مضبوط بنیاد دیتے ہیں۔

ہمارے نظریے میں نئی خصوصیات کو اعلا ترین وحدت کی حیثیت سے یکجا کر کے، ہم دوسرے مصنفین کی سب سے زیادہ کثیر النوع اور سب سے زیادہ متضاد نتائج کو اپنے ڈھانچے میں موزوں دریافت کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی کو مختلف موڑ دیا جاتا ہے، لیکن ان میں سے صرف چند کو مستقلاً مسترد کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا خود کا ڈھانچہ نامختتم ہے۔ کئی خفیہ سوالات سے الگ ہو کر جن میں ہم نے خود کو نفسیات کے اندھیری سلطنتوں میں پیش قدمی کے ذریعے ملوث کیا، ہم اب، ایسا نظر آتا ہے، ایک نئے تضاد سے ہم آغوش ہو رہے ہیں۔ ایک طرف، ہم اس کو نمودار ہونا بنا کر خواب خیالات کی کامل عام نفسیاتی سرگرمیوں سے آگے بڑھتے ہیں، لیکن دوسری طرف ہم خواب خیالات کے درمیان متعدد ذہنی انعال کو دریافت کرتے ہیں، جو خواب موضوع تک بھی وسعت پاتے، اور جن کو ہم دوبارہ خواب کی تشریح میں پیدا کرتے ہیں۔ وہ سب جو ہم نے خواب دیکھا 'خواب کار' نظر آتا ہے جو نفسیاتی انعال سے مکمل طور پر دور چلا جاتا ہے جس کو ہم شناخت کرتے ہیں، جن کا مصنفین خواب نفسیاتی کامیابیوں کی ادنا سطح کی حیثیت سے حوالہ دیتے اور وہ اچھی بنیاد سے ظاہر ہوتے ہیں۔

یہاں، شاید، مزید تحقیق ایک وضاحت مہیا کر سکتی اور ہمیں صحیح راستے پر ڈال سکتی ہے۔ اب مجھے تجدیدی توجہ کے لیے کہکشاؤں میں سے ایک کو چننے کی اجازت دی جائے جو خواب کی تشکیل میں رہ نمائی کرتی ہے۔

ہم جان چکے ہیں کہ خواب متبادل کی حیثیت سے متعدد خیالات کی؛ جو روز مرہ کی زندگی سے لیے جاتے ہیں، خدمت سرانجام دیتا ہے، اور جو کامل منطق کے ساتھ یکجا موزوں ہوتے ہیں۔ ہم، اس لیے شک نہیں کر سکتے کہ یہ خیالات اپنا آغاز ہماری عام ذہنی زندگی میں رکھتے ہیں۔ تمام خوبیاں جن کو ہم خیال انعال میں اہمیت دیتے، اور جسے وہ نہایت اعلا درجے کی پیچیدہ کارکردگی کی وجہ سے نشان زدہ کرتے ہیں، ہم انھیں خواب خیالات میں تکرار کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ وہاں، تاہم، یہ فرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ ذہنی کارکردگی نیند کے دوران کی جاتی ہے۔ ایسا مفروضہ بہت بری حد تک نیند کی نفسیاتی حالت کے ادراک کو خراب کرتا ہے جس کے ساتھ ہم ابھی تک چسپاں ہیں۔ اس کے برخلاف، یہ خیالات اپنا آغاز دن کے اوقات میں رکھ سکتے، اور ہمارے شعور سے بلا تبصرہ رہتے، اور اپنے پہلے مہیج سے دور ہوتے ہوئے اچانک نیند میں چلے جاتے ہیں ہیں۔ اگر ہم معاملات میں سے کسی ایک کا اس پر اختتام کرتے ہیں، وہ صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ سب سے زیادہ پیچیدہ ذہنی عمل پذیریاں شعور کے تعاون کے بغیر ممکن ہوسکتی ہیں۔۔ ایک سچائی جسے ہم کو کسی بھی ہسٹیر یا یا وہم سے متاثر شخص کے نفسیاتی تجزیے سے سیکھنا چاہیے۔ یہ خواب خیالات اپنی ذات میں شعور کے قابل نہیں ہوتے؛ اگر ہم ان کے بارے میں دن کے دوران یقینی شعور نہ رکھتے ہوں۔ اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ شعوری بننے کا عمل ایک متعین نفسیاتی فعل کی توجہ پر انحصار کرتا ہے، جو برداشت کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ یہ متعین تعداد میں موجود نظر آتا ہے، جس کو زیرِ غور سوال میں خیال کے سلسلے کو دوسرے مقاصد کے لیے ضمنی راستے میں موڑ دیا جاتا ہے۔ ایک دوسرا راستا جس میں ایسے خیال کے سلسلے کو شعور سے روکا جا سکتا ہے وہ درج ذیل ہے: ہمارے شعور کے تاثرات سے ہم جانتے ہیں کہ، جب ہماری توجہ کا اطلاق کیا جاتا ہے، ہم ایک مخصوص نصاب کی پیروی کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ نصاب ایک خیال کی طرف رہ نمائی کرے جو تنقید کے سامنے کھڑا نہ رہ سکتا ہو، ہم اپنی توجہ کو توڑتے اور اس کی قدر ارتکاز کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اب، یہ ایسا نظر آئے گا کہ خیال کا سلسلہ اس طرح شروع ہوتا اور چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اس کا ارتقا کی طرف؛ ہماری توجہ کی واپسی کے بغیر بھی، سفر جاری رہ سکتا ہے، سوائے اس کے کہ وہ ایک نکتے پر خاص اعلا شدت حاصل کر لے جو توجہ پر دباؤ ڈالتی ہے۔ ہمارے فیصلے کی ایک ابتدائی شعوری استرداد، جو خیال کے عمل کے فوری مقصد کی عدم درستی یا بے فائدہ ہونے کی بنیاد پر ہوتا ہے، وہ خیال عمل سے شعور کے ذریعے بلا توجہ سبب ہوسکتا ہے یہاں تک نیند کا اچانک آغاز ہو۔

اب ہم اہم نکات کو دہراتے ہیں: ہم خیال کے اس سلسلے کو قبل ازشعور کا ایک سلسلہ کہتے ہیں، اور ہم یقین رکھتے ہیں یہ بلکل درست ہے، اور کہ یہ مساوی طور پر نظر انداز کردہ سلسلہ وہ ہے جس میں مداخلت کی گئی یا دبایا گیا ہے۔ ہمیں یہ بیان کرنے کی اجازت دیں کہ سادہ اصطلاحات میں ہم کیسے اپنے خیال کی حرکت کو دیکھتے ہیں۔ہم یقین رکھتے ہیں کہ تحریک کی ایک خاص مقدار جس کو ہم 'قدر ارتکاز کی توانائی' کہتے ہیں، وہ مقصدی خیال سے شراکت کے راستے کے ساتھ ہدایت دینے والے منتخب خیال سے اِدھر اُدھر کردیا جاتا ہے۔ایک 'نظر انداز کردہ' خیال کا سلسلہ ایسی کوئی قدر ارتکاز وصول نہیں کرتا،ا ور قدر ارتکاز کو ایک سے واپس لے لیا جاتا ہے جس کو 'دبایا' یا' مسترد' کیا گیا تھا؛ دونوں کو اس طرح اپنی خود کی مہیج کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔کچھ مقصد سے قدر ارتکاز کیے گئے خیال کا سلسلہ مخصوص شرائط کے تحت شعور کی توجہ حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے، اور شعور کے دھیان سے وہ پھر 'بڑھی ہوئی قدر ارتکاز' کو وصول کرتا ہے۔ ہم اپنے مفروضات کو حال میں شعور کے فعل کی فطرت کی حیثیت سے مفصل بیان کرنے کے پابند ہوں گے۔

خیال کا وہ سلسلہ جو اس طرح قبل ازشعور میں ابھارا گیا تھا، بے ساختہ غائب ہو جاتا، یا جاری رہتا ہے۔ سابقہ امکانی صورت کو ہم اس ذیل کی طرح ادراک کرتے ہیں: وہ اپنی توانائی کو اس سے نکلنے والے تمام شراکتی راستوں پر، اور پوری خیالات کی زنجیر کو مہیج کی حالت میں پھیلاتا ہے، جو تھوڑی دیر کے لیے جاری رہتی، اور پھر تحریک کے ذریعے عام سطح پر آجاتی ہے جس کے نکاس کو خوابیدہ قدرِ ارتکاز میں منتقل کرنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ اگر یہ اول امکانی صورت وقوع پذیر ہوتی ہے، فعل خواب کی تشکیل میں کوئی مزید اہمیت نہیں رکھتا۔لیکن دوسرے رہ نمائی کرنے والے نظریات ہمارے قبل ازشعور میں گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں، جو اپنا منبع ہمارے لاشعور اور ہمیشہ سرگرم رہنے والی خواہشات میں رکھتے ہیں۔ یہ مہیج کا کنٹرول خیالات کے دائرے میں ہی سنبھال لیتے ہیں جو خود اس کی طرف چھوڑے جاتے ہیں، اور وہ لاشعوری خواہش اور ان کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہیں۔ اس سے آگے نظر انداز یا دبائے ہوئے خیال کا سلسلہ اپنی نگہ داشت خود کرنے کی حالت میں ہوتا ہے، گو کہ یہ اس کو شعور تک رسائی کے لیے کسی کُمک کا کوئی دعوا نہیں کرنے دیتا۔ ہم پھر کہہ سکتے ہیں کہ یہاں تک قبل ازشعور خیال کا سلسلہ لاشعور سے نکالا گیا ہے۔

خواب کی تشکیل کی جانب رہ نمائی کرنے والی دوسری کہکشائیں شاید درج ذیل جیسی ہو سکتی ہیں: قبل ازشعور کے خیال کا سلسلہ آغاز سے ہی لاشعوری خواہش سے منسلک ہوتا ہے، اور اس سبب سے غالب قدر ارتکاز کے مقصد کے ذریعے استرداد کے ساتھ ملتا ہے۔ یا ایک لاشعوری خواہش دوسرے (ممکنہ طور پر عضویاتی) اسباب کی بنا پر سرگرم ہو جاتی ہے، اور اپنی خود کی مرضی سے نفسیاتی باقیات کو جسے قبل ازشعور کے قدر ارتکاز کے ذریعے انتقال تاثر تلاش کرتی ہے۔ تمام تینوں اصابات (cases) ویسا ہی نتیجہ رکھتے ہیں: قبل ازشعور میں یہ قائم ہو جاتا ہے کہ خیال کا ایک سلسلہ جس کو قبل ازشعور کے قدر ارتکاز نے چھوڑ دیا، لاشعوری خواہش سے قدرِ ارتکاز حاصل کرتا ہے۔

اس نقطے سے آگے خیال کا سلسلہ تبدیلیوں کے سلسلے کے تحت ہوتا ہے جس کو ہم زیادہ لمبے عرصے عام نفسیاتی فعل کی حیثیت سے شناخت نہیں کرتے، اور نفسیاتی امراض اسباب کی تشکیل کا ایک اجنبی نتیجہ دیتا ہے۔ آیئے اب ہم ان تبدیلیوں پر زور دیتے اور انھیں یکجا کرتے ہیں۔

i. انفرادی خیال کی شدتیں اپنی کاملیت میں نکاسی کی اہل ہوتیں ہیں، اور ایک خیال سے دوسرے تک گزرتی ہیں، اس لیے کہ انفرادی خیالات بنائے جاتے ہیں جو عظیم شدت کے ساتھ مُتصف کیے جاتے ہیں۔ اس فعل کی بار بار وقوع پذیری کے ذریعے سے، خیال کا پورا سلسلہ حتمی طور پر واحد ادراکی یونٹ میں مرتکز ہو جاتا ہے۔ یہ تکثیف اور پچکاؤ (compression) کی حقیقت ہے جس سے ہم خوابِ کار کی تحقیق کرتے ہوئے آشنا ہوتے ہیں۔ یہ تکثیف

ہے جو خاص طور پر خوابوں کے ذریعے پیدا کردہ اجنبی تاثر کے لیے ذمہ دار ہوتی ہے۔اس لیے ہم نفسیاتی زندگی میں اس سے مشابہت والا کچھ نہیں جانتے جو شعوریت تک قابل رسائی ہو۔ہم یہاں بھی نظریات پاتے ہیں جو عقدی نقطوں (nodal points) یا خیال کی زنجیروں کے کُل نتائج کی حیثیت سے عظیم نفسیاتی اہمیت رکھتے ہیں، لیکن یہ قدر کسی بھی واقعی نمایاں کردار سے ہمارے اندرونی ادراک کے لیے اظہار نہیں کی جاتی۔ جو بھی اس میں پیش کیا جاتا ہے وہ کسی بھی لحاظ سے اور زیادہ شدید نہیں بنایا جا سکتا۔ تکثیف کے فعل میں نفسیاتی تعلقات کے تمام میدانِ طبع، خیال موضوع کی شدت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔حالت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کتاب کے معاملے میں ہوتی ہے جب میں اسے آڑا ترچھا بناتا یا اس کے کسی لفظ کو موٹی چھپائی میں چھاپتا ہوں جس سے میں اسے متن کی تفہیم کے لیے غیر معمولی اہمیت دیتا ہوں۔گفت گو میں مَیں اسی لفظ کا تلفظ بلند آواز سے جان بوجھ کر تاکید کے ساتھ ادا کرتا ہوں۔پہلی تشبیہ مثالوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتی ہے جو خواب کارکا دیا ہوا (ارما کے خواب میں ٹرائی میتھائیلامن کا انجکشن) ہے۔فن مصوری کے تاریخ دانوں نے ہماری فوری توجہ اس حقیقت کی جانب مبذول کرائی ہے کہ تاریخ میں معلوم قدیم ترین مجسمہ سازی میں بھی اسی اصول کی پیروی کی جاتی تھی۔وہ مجسمہ بنانے میں پیش کردہ اشخاص کے عہدوں کو مجسموں کی قامت سے منسلک کرتے تھے۔بادشاہ کو اپنے نیست و نابود دشمنوں یا ملازموں کے مقابلے میں دگنا یا تگنا لمبا بنایا جاتا تھا۔لیکن رومی دور کا فن اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اور زیادہ لطیف ذرائع استعمال کرتا تھا۔شہنشاہ کا مجسمہ وسط میں، سیدھا اور اس کی پوری جسامت کے ساتھ نصب کیا جاتا، اور شکل بنانے پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی؛ اور اس کا دشمن اس کے قدموں پر پڑا دکھایا جاتا تھا، لیکن وہ کسی بھی طرح بونوں کے درمیان دیونظر نہیں آتا تھا۔اسی طرح، ماتحت کا اپنے آقا کے سامنے کورنش بجالانا، یہاں تک کہ ہمارے زمانے میں بھی، ہم ماضی کی اس نمائندگی کی بازگشت پاتے ہیں۔

خواب کی تکثیف کے ذریعے پیروی کی گئی سمت ایک طرف خواب خیالات سے صحیح قبل از شعور کے تعلقات کے ذریعے، اور دوسری طرف لاشعوری یادداشتوں میں بصری جاذبیت کے ذریعے نصاب مقرر کرتی ہے۔تکثیف کار کی کامیابی ان شدتوں کو پیدا کرتی ہے جو ادراکی نظام میں سرائیت کرنے کے لیے مطلوب ہوتے ہیں۔

ii. شدتوں کے آزادانہ انتقال تاثر، اور تکثیف کی خدمت گزاری سے، وسطی خیالات --مفاہمت، جیسے وہ تھے-- تشکیل دیے جاتے ہیں (متعدد مثالیں)۔یہ بھی ہمارے خیالات کی عام حرکت میں کچھ نا قابل سماعت شے کی طرح ہوتے ہیں، جہاں ہمارے خیالات اور صحیح ادراکی لوازمے کا انتخاب اہم ترین ہوتا ہے۔ دوسری جانب، جامع اور مفاہمتی تشکیلات غیر معمولی سرعت سے وقوع پذیر ہوتی ہیں جب ہم قبل از شعور کے خیالات کے لیے زبانی اظہار کو دریافت کرنے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں؛ ان کو 'زبان کا پھسلنا' کہتے ہیں۔

iii. وہ خیالات جو اپنی شدتیں ایک دوسرے کو منتقل کرتے ہیں بہت ہی ڈھیلے ڈھالے انداز میں ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں، اور رابطے کی ایسی شکلوں کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں جسے ہماری سنجیدہ سوچ حقارت سے دیکھتی، اور ذہانت سے تنہا استحصال کے لیے چھوڑ دی جاتی ہے۔ خاص طور پر، ہم صوتی اور صنعتِ ایہام کا مزاحیہ استعمال شراکتوں میں اس طرح مساوی برتاؤ کیا جاتا ہے جیسے قدر کی کسی اور شراکتوں میں کیا جاتا ہے۔

iv. متضاد خیالات ایک دوسرے کو نیست و نابود کرنے کی کوشش نہیں کرتے، لیکن اس کے پہلو بہ پہلو، اور اکثر تکثیفی اشیاء کو تشکیل دیتے ہیں، جیسے کوئی تضاد وجود ہی نہیں رکھتا تھا؛ یا وہ مفاہمتیں تشکیل دیتے ہیں جس کے لیے ہم کبھی بھی اپنے خیالات نہیں بھولتے، لیکن ان کو ہم بار بار اپنے عمل میں اجازت دیتے ہیں۔

یہ کچھ سب سے زیادہ واضح غیر طبعی انعال ہیں جس کی طرف خواب خیالات جو ماضی میں عقلی طور پر تشکیل دیے

گئے وہ خوابِ کار کی روش میں ماتحت کیے جاتے ہیں۔ان افعال کی خاص خاصیت کی حیثیت سے، ہم دیکھ سکتے ہیں کہ عظیم ترین اہمیت قدرِ ارتکاز کرنے والی توانائی متحرک اور قابلِ نکاس ہونے سے وابستہ ہوتی ہے۔ نفسیاتی عناصر کا موضوع اور باطنی اہمیت جن سے یہ قدرِ ارتکاز چسپاں ہوتے ہیں ثانوی اہمیت کا معاملہ بن جاتا ہے۔ بندہ شاید یہ فرض کرتا ہے کہ تکثیف اور مفاہمت کی تشکیل صرف رجعت کی خدمت میں متاثر ہوتی ہے، جب خیالات کی تصورات میں تبدیلی کا موقع پیدا ہوتا ہے۔لیکن تجزیہ-- اور ابھی تک اور زیادہ سادہ طور پر مرکب-- ایسے خواب تصورات کی طرف کوئی رجعت نہیں دکھاتے، مثلاً، 'آٹو ڈیڈا اسکر' کا خواب: 'پروفیسر این. سے گفت گو۔' یہ استبدال اور تکثیف کے فعل کو ایسے افشا کرتا ہے، جیسے بقیہ کرتے ہیں۔

ہم، اس لیے، نتیجے کو نظر انداز کرتے ہیں کہ نفسیاتی افعال کے دو مختلف اقسام خواب کی تشکیل میں حصہ لیتے ہیں؛ ایک کاملیت کے ساتھ درست اور موزوں خواب خیالات، طبعی سوچ کے مساوی، جب کہ دوسرا ان خیالات کو سب سے زیادہ حیران کن اور، جیسا نظر آتا ہے غلط طریقے سے تشکیل کرتا ہے۔ موخر فعل کو ہم پہلے ہی چھویں باب میں اصل خوابِ کار کی حیثیت سے الگ ترتیب دے چکے ہیں۔ ہم اب اس نفسیاتی فعل کو اخذ کرنے کی حیثیت سے دیکھیں کیا کہہ سکتے ہیں؟

اس سوال کا یہاں جواب دینا ناممکن ہوگا اگر ہم قابلِ ذکر حد تک خلل اعصاب کی نفسیات، خاص طور پر ہسٹیریا میں سرائیت نہ کریں۔ اس سے، تاہم، ہم یہ جانتے ہیں کہ وہی 'غلط' نفسیاتی افعال-- ساتھ میں دوسرا شمار نہیں کرتا-- ہسٹیریائی علامتوں کی پیداوار کو کنٹرول کرتا ہے۔ ہسٹیریا میں بھی ہم اوّل کاملیت کے ساتھ درست اور اور موزوں خواب خیالات کو، اپنے شعور سے مساوی دریافت کرتے ہیں، اس کا وجود اس شکل ہم رکھ سکتے ہیں، تاہم، کچھ نہیں سیکھتے، مثلاً، جس کو وہ دوبارہ بار بار تعمیر کرتا ہے۔ اگر وہ کہیں بھی اپنا راستا ادراک میں جبریہ دیتا ہے۔ ہم تشکیل شدہ علامتوں کے تجزیے سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ طبعی خیالات غیر طبعی علاج کے ماتحت آچکے ہیں، اور کہ تکثیف کے ذرائع اور جامع تشکیل سے، فالتو شراکتوں کے ذریعے جو تضادات کا احاطہ کرتی، نتیجے میں رجعت کے راستے کے ساتھ چلتی، اور وہ علامتوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ خوابِ کار کی خصوصیات اور نفسیاتی سرگرمی کے خلل اعصاب کی علامتوں کے درمیان کامل یگانگت کے حوالے سے، ہم خواب کے ان نتائج کو منتقل کرنے میں حق بجانب سمجھتے ہیں جو ہم پر ہسٹیریا تاکید کرتی ہے۔

ہسٹیریا کے نظریے سے ہم یہ قضایا مستعار لیتے ہیں کہ خواب خیالات کے طبعی سلسلے کی ایسی غیر طبعی نفسیاتی مفصل تفصیل صرف اس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب موخر کو لاشعوری خواہش کے انتقال تاثر کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو ماضی میں بچپن کی زندگی سے متعلق اور ابطان کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس قضایا کی پیروی کے ساتھ، ہم خواب کا یہ نظریہ اس مفروضے پر تعمیر کرتے ہیں کہ برانگیختہ کی ہوئی خواب خواہش غیر متغیر طور پر لاشعور سے آغاز کرتی ہے۔ خواہش، جیسا ہم خود تسلیم کر چکے ہیں، عالمی طور پر مظاہرہ نہیں کر سکتی، اس کے باوجود اس کی تردید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن یہ ہمیں یہ کہنے کے قابل کرتی ہے کہ ابطان کیا ہے، اس اصطلاح کے آزادانہ اطلاق کے بعد، ہم اپنی نفسیاتی باڑ میں مزید اضافہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

ہم نے ابتدائی نفسیاتی آلات کی کہانی کو مفصل بیان کیا، جس کا کام مہیج کے ڈھیر کو نظر انداز کرنے کی کوشش سے چلایا جاتا، اور جہاں تک ممکن ہو سکے وہ خود کو مہیج سے آزاد برقرار رکھتا ہے۔ اس سبب سے اس کو اضطراری منصوبے کے بعد تعمیر کیا گیا تھا؛ قدرتِ حرکیت، اوّل مقام پر جسم کے اندر نکاس کے راستے کو تبدیل کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ ہم نے پھر نفسیاتی نتائج کے اطمینان بخش تجربات پر گفت گو کی، اور اس نقطے پر اس قابل ہوئے کہ دوسرے

مفروضے کو متعارف کرا سکیں، یعنی، کہ مُہیج کا ڈھیر --اس فعل کے ذریعے جو یہاں ہم سے متعلق نہیں-- درد کی حیثیت سے محسوس کیا جاتا ہے، اور آلات کو عمل پذیری کے لیے ترتیب سے رکھتا ہے تاکہ دوبارہ اطمینان بخش حالت لے آئے، جس میں مُہیج کی تخفیف مُسرّت کی حیثیت سے ادراک کی جاتی ہے۔ آلات میں ایسی لہر، جو درد سے جاری ہوتی اور مسرت کے لیے جدوجہد کرتی ہے ہم اس کو خواہش کہتے ہیں۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ کچھ بھی نہیں بل کہ ایک خواہش آلات کو حرکت میں ترتیب دینے کی استطاعت رکھتی ہے اور آلات میں کسی بھی مہیج کا نصاب خود بخود درد اور مُسرّت کے ادراک سے چلایا جاتا ہے۔ خواہش کرنے کی پہلی وقوع پذیری اطمینان بخش یادداشت کے وہمی قدر ارتکاز کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ لیکن یہ وہم، جب تک تھکاوٹ کے نقطے تک برقرار رہتا، اور ضرورت کے انقطاع کے بارے میں نا اہل ثابت نہیں کیا جاسکتا، اس کے نتیجے میں وہ مسرت حاصل کرتا ہے جو اطمینان کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔

اس طرح وہاں ایک دوسری سرگرمی کی طلب ہوتی ہے-- ہماری اصطلاح میں دوسرے نظام کی سرگرمی-- جو یادداشتی قدر ارتکاز کو ادراک کی طرف راستا بنانے کی اجازت نہیں دیتی اور یوں نفسیاتی قوتوں کو پابند کرتی، بل کہ ضرورت۔ مہیج سے نکلنے والی تحریک کی پھیر کے ذریعے رہ نمائی کرتی ہے، جو رضا کارانہ قدرتِ حرکیت سے حتمی طور پر بیرونی دنیا کو اتنا تبدیل کردیتی ہے جتنا اطمینان کے ہدف کو حقیقی ادراک اجازت دیتا ہے۔ اس طرح ہم پہلے ہی نفسیاتی آلات کے منصوبے کو مفصل بیان کرچکے ہیں۔ ان لاشعوری اور قبل از شعور کے دونوں نظاموں کے پورے ارتقا کردہ آلات کے بندوبست کا ہم نقطۂ آغاز کی حیثیت سے پہلے ہی ذکر کرچکے ہیں۔

بیرونی دنیا کو مناسب طور پر قدرتِ حرکیت کے ذریعے تبدیل کرنا یادداشتی نظام میں تجربات کے ایک بڑے مجمع کے ساتھ تعلقات کو بھی کئی گنا مستحکم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے جنھیں کئی رہ نما خیالات کے ذریعے یادداشتی لوازمے میں جگایا جاتا ہے۔ ہم اب اپنے مفروضات سے مزید آگے بڑھیں گے۔ ثانوی نظام کی سرگرمی، کئی سمتوں میں ٹٹولنا، آزمائشی طور پر قدرِ ارتکازات کو آگے بھیجنا اور انھیں واپس لینا ہوتی ہے۔ وہ ایک طرف یادداشتی لوازمے پر مکمل دسترس چاہتا، لیکن دوسری طرف وہ توانائی کا فالتو نکاس بھی ہوتا ہے جب وہ انفرادی خیال راستوں کے ساتھ قدر ارتکازات کو بڑی مقدار میں بھیجتا ہے، جو پھر بلا مقصد بہتا اور اس طرح بیرونی دنیا کی تبدیلی کے لیے مطلوب مقدار کو کم کرتا ہے۔ مقصدیت کا لحاظ کیے بغیر، اس لیے، میں اسے لازمی شرط قرار دیتا ہوں کہ دوسرا نظام آرام کی حالت میں بھی، توانائی والے قدر ارتکاز کے عظیم تر حصے کو برقرار رکھنے میں کامیاب ہوتا ہے، اور اپنے تکثیف کی عمل پذیری کے لیے صرف معمولی حصے کو استعمال کرتا ہے۔ ان افعال کی میکانیت مکمل طور پر میرے لیے نامعلوم ہے۔ کوئی بھی جو سنجیدگی سے ان خیالات کی پیروی کرنے کی خواہش کرتا ہے لازماً خود کو جسمانی مشابہتوں کے لیے مخاطب کرتا ہے، اور حرکیات کی ترتیب کی ایک تصویر حاصل کرنے کا کوئی راستا پاتا ہے جو عصبیتی مہیج کا نتیجہ نکالتی ہے۔ یہاں میں اور زیادہ سرعت سے اس خیال کی گرفت نہیں کرسکتا کہ پہلے سائی (یونانی حرف تہجی) نظام کی سرگرمی کا مقصد مُہیج کی مقداروں کا آزادنہ باہر کی طرف بہاؤ ہوتا ہے، اور ثانوی نظام، اس سے قدرِ ارتکاز کے ذریعے نکلتا، اس کے بہاؤ کی رکاوٹ پر باہر اثر ڈالتا، اسے ایک خوابیدہ قدر ارتکاز میں تبدیل کرتا، اور ممکنہ طور پر قوت کے ساتھ اسے فروغ دیتا ہے۔ میں یہ اس لیے فرض کرتا ہوں کہ کسی بھی مہیج کا اختیار کردہ طریقہ، ثانوی نظام کے زیر اثر مختلف میکانیکی شرائط کا پابند ہوتا ہے، جو اس سے پہلے نظام کے کنٹرول کے زیر اثر حاصل کیے جاتے ہیں۔ ثانوی نظام اپنے تجرباتی خیال کا کام پورا کرنے کے بعد، رکاوٹ دور کرتا مہیجات کے گرد پشتہ باندھتا، اور قدرتِ حرکیت میں بہنے کی اجازت دیتا ہے۔

ایک دل چسپ خیال کا سلسلہ اپنے آپ کو خود پیش کرتا ہے اگر ہم اس نکاس میں رکاوٹ کے تعلقات پر ثانوی

نظام کے ذریعے ضابطے کو چلانے کے عمل پر درد اصول کے تحت غور کرتے ہیں۔اب ہمیں اطمینان کی ابتدائی تجربے کے ہم منصب کو تلاش کرنے کی اجازت دی جائے، یعنی، خوف کا معروضی تجربہ۔اب ایک ادراک مہیج کو ابتدائی آلات اور درد کے مہیج کے منبع پر عمل کرنے دیا جائے۔ وہاں ہم پھر غیر ہم پلّہ حرکی اطمینان کا نتیجہ نکالیں گے، جو جاری رہے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک آلات کو ادراک اور اسی وقت درد سے دست بردار نہ کر لے۔ ادراک کے دوبارہ نمودار ہونے پر یہ نمایاں اظہار فوراً (شاید لمحے کی پرواز کی حیثیت سے) دہرایا جائے گا، یہاں تک کہ ادراک دوبارہ غائب ہو جائے گا۔لیکن اس معاملے میں کوئی بھی رجحان درد کا وہمی یا بصورت دیگر، ادراک کا دوبارہ قدر ارتکاز کرنے کے لیے باقی نہیں بچتا۔ اس کے برخلاف ابتدائی آلات میں دوبارہ اس تکلیف دہ یادداشتی تصور سے فوراً دور جانے کا رجحان پیدا ہو گا اگر وہ کسی بھی طریقے سے جاگ جائے، چونکہ اس کے مہیج کا ادراک میں چھلکنا، بلا شبہ، درد جگائے گا (یا بلکل ٹھیک ٹھیک، جگانا شروع کرے گا)۔ یادداشت سے دور ہونا، صرف ادراک سے سابقہ پرواز کی تکرار ہے، اس کو اس حقیقت سے سہولت دی جاتی ہے۔ادراک کے برخلاف، یادداشت شعور کو ابھارنے کی کافی خوبی نہیں رکھتی، اور اس لیے تازہ قدر ارتکاز کو بھی متوجہ نہیں کرتی۔اس لا حاصل کوشش اور کسی بھی یادداشت کے نفسیاتی طریقے سے متواتر واپسی جو کبھی تکلیف دہ تھی ہمیں نفسیاتی ابطان اور پہلے نمونے کی مثال دیتی ہے۔ہم سب جانتے ہیں درد سے یہ واپسی، شتر مرغ کی چالیں، کیسے ابھی تک بالغوں کی نفسیاتی زندگی میں حال کی حیثیت سے دکھائی جا سکتی ہیں۔

درد کے اصول کی اطاعت میں، اس لیے، اوّل سائی (یونانی حرف تہجی) نظام کسی بھی ناخوشگوار شے کو خیال مرکزہ میں متعارف کرانے کے لیے بلکل نا اہل ہوتا ہے۔ نظام اس کی خواہش کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔اگر اس کو ایسا ہی رہنا ہے، ثانوی نظام کے خیال کی سرگرمی، جو تجربے سے ذخیرہ کی گئی تمام یادداشتوں کو اپنے اختیار پر رکھنے کی ضرورت رکھتی ہے، راہ میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔لیکن اب دو راستے کھلے ہوئے ہیں: ثانوی نظام کا کام خود کو مکمل طور پر درد اصول سے آزاد کرانا، اور اپنا کام، دی گئی یادداشتوں سے وابستہ درد پر کان دھرے بغیر رکھنا، یا وہ درد کی یادداشت کے لیے اس طریقے سے قدر ارتکاز کے لیے جدوجہد کرتا ہے، جیسے وہ درد کی آزادی کا نکاس کرتا ہے۔ ہم پہلے امکان کو مسترد کر سکتے ہیں۔ درد اصول کی حیثیت سے بھی مہیج کا دائرہ ثانوی نظام کو چلانے والا ثابت کرتا ہے۔ ہم اس لیے دوسرے امکان کی طرف دھکیلے جاتے ہیں، یعنی، کہ اس نظام میں یادداشت قدر ارتکاز ان طریقے سے کرتی ہے، جیسے مہیج کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ ڈالی جائے، اور پھر بہاؤ حرکی تقویتِ اعصاب سے تقابل کے قابل ہوتا ہے، جو درد کے فروغ کے لیے مطلوب ہوتا ہے۔اور اس طرح، دو مختلف نقطہ آغاز، مثلاً، درد اصول کے لحاظ سے، اور تقویت اعصاب کے کمترین اخراجات سے، ہم اس مفروضے کی طرف رہنمائی کیے جاتے ہیں کہ ثانوی نظام کے ذریعے قدر ارتکاز اسی وقت مہیج کے نکاس کی ایک رکاوٹ ہوتا ہے۔اب ہم اس حقیقت پر نہایت قریب سے غور کرتے ہیں--اس لیے کہ یہ ابطان کے نظریے کی کلید ہے-- کہ ثانوی نظام صرف خیال پر قدر ارتکاز کر سکتا ہے جب وہ اس خیال سے نکلنے والے کسی بھی درد کی حالت میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔کوئی شے جو خود اس رکاوٹ سے دست بردار کرتی ہے وہ ثانوی نظام کے لیے قابل رسائی رہتی ہے، مثلاً، جو اس درد اصول کی وجہ سے فوراً دیے جائیں گے۔ تاہم، وہ درد کی رکاوٹ مکمل ہونے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے؛ ان کو شروع کرنے کی ضرور اجازت دینی چاہیے، چونکہ یہ یادداشت کے ثانوی نظام کی فطرت کی طرف اشارہ کرتا، اور ممکنہ طور پر اس کی مقصد کے ساتھ موزونیت سے محرومی کو خیال کے فعل کے ذریعے تلاش کیا جا سکتا ہے۔

نفسیاتی فعل جو پہلے نظام سے تنہا نظر انداز کیا جاتا ہے میں اسے اب بنیادی فعل کہتا ہوں؛ اور جو دوسرے نظام کے رکاوٹی عمل کے تحت نتیجہ دیتا ہے اسے میں ثانوی فعل کہتا ہوں۔ میں اس کو ایک دوسرے موقع پر بھی دکھا سکتا ہوں

کہ کس مقصد کے لیے ثانوی نظام بنیادی فعل کو درست کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ بنیادی فعل مہیج کے نکاس کے لیے جدو جہد کرتا ہے تا کہ مہیج کو مقدار کے ساتھ قائم کرے اوراس طرح ادراک کی مماثلت جمع کرتا ہے۔ ثانوی فعل اس ارادے کوترک کر دیتا،اوراس کے بجائے خیال کی مماثلت کواختیار کرتا ہے۔تمام سوچ صرف اطمینان بخش یاد(جسے مقصدی خیال کی حیثیت سے لیا جاتا ہے) اسی یاد کی مماثل قدر ارتکاز، جوایک مرتبہ پھرحرکی تجربات کے راستے سے پہنچتی ہے۔ سوچ ضروری خیالات کے درمیان خود کو اُن کی شدتوں سے گم راہ ہونے کی اجازت دیے بغیر منسلک راستوں کے ساتھ خودتشویش میں رکھتا ہے۔لیکن یہ واضح رہے کہ خیالات کی تکثیف اور وسطی یا مفاہمتی تشکیلات مماثل کے حصول میں رکاوٹیں ہوتی ہیں جوایک خیال کو دوسرے خیال سے بدلنے کا مقصد رکھتی ہیں۔وہ اچانک اس راستے سے مڑ جاتی ہیں جوانھیں پہلے خیال سے آگے رہ نمائی کرتا ہے۔ایسے طریقے کار،اس لیے، احتیاط سے ہماری ثانوی سوچ میں نظرانداز کیے جاتے ہیں۔ مزیداس کوتیزی سے دیکھا جائے گا کہ درد کا اصول، گوکہ دوسرے مواقع پر خیال فعل کواپنے سب سے زیادہ اہم اشاروں کے ساتھ مہیا کرتا ہے، وہ خیال کی مماثلت کی تلاش میں ان کے راستے میں مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔ پھر،سوچ کے فعل کا رجحان ہمیشہ خود کو زیادہ اور زیادہ مخصوص قوانین سے درد اصول کے ذریعے آزاد کراتا،اوراثر کے ارتقا کوسوچ کے خیال سے کم سے کم ترسطح پر محدود کر دیتا ہے جواشارے کی حیثیت سے موثر باقی رہتا ہے۔یہ عمل پذیری کی شائستگی بڑھتے ہوئے تازہ قدر ارتکاز کے ذریعے،شعور کی مدد کے ساتھ متاثر شدہ سے حاصل کی جاتی ہے۔لیکن ہم باخبر ہیں کہ یہ شائستگی شاذ و نادر ہی، عام طبعی زندگی میں مکمل کامیاب ہوتی ہے،اور کہ ہماری سوچ،درداصول کے ذریعے ہمیشہ اسے جھٹلانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

یہ، تاہم، ہمارے نفسیاتی آلات کی عملی مہارت کی نفی نہیں جو ثانوی خواب کار کے بنیادی نفسیاتی عمل کو طاقت میں گرنے کے نتیجے کو پیش کرنا ممکن بناتے ہیں،جس کی ترکیب سے ہم اب خوابوں میں نتیجے میں پیدا ہونے والے اعمال،اور ہسٹیریا کی علامتوں کو بیان کر سکتے ہیں۔ ہمارے ارتقا میں دوعناصر کے میلانِ کلی سے نامعقولیت پیدا ہوتی ہے،جس میں سے ایک تنہا نفسیاتی آلات سے تعلق رکھتا،اور دونوں نظاموں کے تعلقات میں تعین کرنے والے اثر کی مشق کرتا ہے، جب کہ دوسرا اتار چڑھاؤ سے عمل کرتا،اورعضوی آغاز والی قوتوں کے مقصد کونفسیاتی زندگی میں متعارف کراتا ہے۔ دونوں بچپن کی زندگی میں پیدا ہوتے،اور سر کے بَل ردو بدل میں گرتے ہیں جو ہمارے نفسیاتی اور نامیاتی جسم سے ہمارے بچپن کے زمانے میں گذر چکے ہوتے ہیں۔

جب میں نفسیاتی اعمال میں سے ایک کونفسیاتی آلات کی اصطلاح میں بنیادی فعل کہتا ہوں، میں نے ایسا صرف اس کے مرتبے اورعمل کے تضاد میں نہیں کیا، بل کہ میں واقعی اس میں ملوث عارضی تعلق کا تخمینہ بھی لینے کے قابل تھا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ایک نفسیاتی آلہ صرف بنیادی طریقے کو رکھنے والا وجودنہیں رکھتا، جونظریاتی کہانی کو وسعت دیتا ہے؛لیکن یہ کم از کم حقیقت ہے: کہ بنیادی طریقے آلات میں شروع ہی سے موجود ہوتے ہیں، جب کہ ثانوی طریقے صرف بتدریج زندگی کے عروج کے دوران، بنیادی میں رکاوٹ ڈالتے اوراسے پھلانگتے ہوئے صورت اختیار کرتے ہیں۔ وہ ان پرمکمل کنٹرول شاید زندگی کے صرف بہترین دور میں حاصل کرتے ہیں ۔اس میں ثانوی طریقے کے دیر سے پہنچنے کی وجہ سے، ہمارے وجود کا جوہر، لاشعوری خواہش جذبات پر مشتمل، کچھ شے باقی رکھتا ہے جس پر گرفت نہیں ہوتی یاقبل ازشعور میں رکاوٹ ڈالی جاسکتی ہے؛ اوراس کا حصہ پہلی باراور ہمیشہ کے لیے سب سے زیادہ مناسب راستوں کی لاشعور میں آغاز کرنے والے خواہش جذبات کی نشاندہی کرنے کے لیے محدود کردیا جاتا ہے۔ یہ لاشعوری خواہشات کی بعد کی تمام نفسیاتی جدوجہد میں ایک دباؤ پیدا کرنے کی کوشش ہوتی ہے جس کو وہ ضرور خود پیش کرتے ہیں۔ گوکہ وہ اس حالت میں اس کارخ موڑ سکتے،اوراعلا مقاصد کی جانب رہ نمائی کرسکتے ہیں۔ اس

تاخیری نُمو کے نتیجے میں، یادداشتی لوازمے کا ایک وسیع علاقہ حقیقت میں قبل از شعور کے قدر ارتکاز سے نا قابل رسائی رہتا ہے۔

اب بچپن کی زندگی میں آغاز کرنے والے ان خواہش جذبات کے درمیان، کچھ تکمیلات ہوتی ہیں جو نا قابل مسمار اور رکاوٹ کے لیے نا اہل ہوتی ہیں، جو ہماری ثانوی سوچ کے مقصدی خیالات کے ساتھ متضاد ہو جاتی ہیں۔ان خواہشات کی تکمیل مزید زیادہ عرصے کے لیے خوشی کا نہیں، بل کہ درد کا تاثر پیدا کرتیں ہیں؛اور یہ صرف اُس تغیر کا اثر ہے جو اس کا جوہر تشکیل دیتی ہے جسے ہم 'ابطان' پکارتے ہیں۔ کس طریقے اور کن مقصدی قوتوں کے ذریعے ایسا تغیر وقوع پذیر ہو کر ابطان کا مسئلہ تشکیل دیتا ہے، جس کی ہم کو یہاں گزرتے ہوئے چھونے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔اس حقیقت کو دیکھنا کافی ہوگا کہ اثر کا ایسا تغیر ارتقا (فرد کو بہروپ کے ظہور کے بارے میں صرف یہ سوچنے کی ضرورت ہے، وہ بچپن کی زندگی میں غائب ہوتا ہے) کے سلسلے میں وقوع پذیر ہوتا ،اور وہ ثانوی نظام کی سرگرمی کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔وہ یادداشتیں جن سے لاشعوری خواہشات ابھرتی ہیں ایک آزاد اثر ہے جس تک کبھی بھی قبل از شعور کی رسائی نہیں ہوتی،اور اس سبب سے اس کی آزادی میں رکاوٹ نہیں ڈالی جا سکتی۔ اس اثر کی پیدائش کا بلکل ٹھیک ٹھیک تخمینہ ہے کہ یہ خیالات اب قابلِ رسائی نہیں رہے، یہاں تک کہ وہ قبل از شعور خیالات کے ذریعے اپنے ساتھ منسلک خواہشات کی توانائی کو منتقل کر چکے ہوتے ہیں۔اس کے برخلاف، درد اصول کھیل میں آتا ہے،اور قبل از شعور کا ان انتقال تاثر کو دور لے جانے کا سبب بنتا ہے۔یہ بعد میں خود کے پاس 'مبطنہ' چھوڑ دیے جاتے،اور اس طرح بچپن کی یادداشتوں کا ذخیرہ وجود رکھتا ہے، جو قبل از شعور کے آغاز سے دست بردار کیا جاتا ہے، جو ابطان کی شرط کا ابتدائی قدم بن جاتا ہے۔

سب سے زیادہ پسندیدہ معاملے میں، درد کی پیدائش اتنی جلدی اختتام پذیر ہوتی ہے جتنی جلدی قدر ارتکاز قبل از شعور کا انتقال تاثر خیالات سے دست بردار کرالیتا ہے،اور یہ نتیجہ دکھاتا ہے کہ درد اصول کی مداخلت مناسب ہے۔ یہ،بصورت دیگر، تاہم، اگر ابطان شدہ لاشعوری خواہش ایک عضویاتی کُمک وصوک کرتی ہے جو وہ اس کے انتقال تاثر کو خیالات کی خدمت کے لیے رکھ سکتی ہے،اور اس کے ذریعے وہ انھیں اس کی مہیج کے ساتھ رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرنے کے لائق بناتی ہے، گرچہ قبل از شعور کی قدر ارتکاز کو اس سے لے لیا جائے۔ یہاں ایک دفاعی جدو جہد پھر نتیجہ نکالتی ،اور قبل از شعور کے ابطان شدہ خیالات (جوابی قدر ارتکاز) کے خلاف کُمک بہم پہنچاتی ہے۔اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انتقال تاثر کے خیالات (لاشعوری خواہش کا حمال) علامتوں کی تشکیل میں مفاہمت کی کسی شکل میں رکاوٹ دور کر دیتا ہے۔لیکن اس لمحے سے ابطان شدہ خیالات طاقت کے طور پر لاشعوری خواہش جذبے سے قدر ارتکاز کیے جاتے، بل کہ قبل از شعور کے ذریعے تن تنہا چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ وہ ابتدائی نفسیاتی طریقے کا شکار ہو جاتے،اور صرف حرکی نکاس؛یا، اگر راستا صاف ہو، ادراک کی شناخت کے مطلوبہ وہمی احیاء کا ہدف رکھتے ہیں۔ہم علمی طور پر پہلے ہی دریافت کر چکے ہیں، کہ بیان کردہ 'نا صحیح' طریقہ صرف ان خیالات کے ساتھ عمل کرتا ہے جو ابطان کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ہم اب اس حالت میں ہیں اس مکمل منصوبے کے حقائق کے ایک دوسرے حصے پر گرفت کر سکیں۔ یہ 'نا صحیح' طریقے نفسیاتی آلات کے ابتدائی طریقے ہوتے ہیں۔یہ اس وقت وقوع پذیر ہوتے ہیں جہاں کہیں بھی خیالات قبل از شعور کی قدر ارتکاز سے اس کے لیے چھوڑ دیے جاتے ہیں اور وہ بلا رکاوٹ توانائی سے لبریز ہو جاتے ہیں جو لاشعور سے بہتے اور نکاسی کے لیے جدو جہد کرتے ہیں۔ اس کے مزید حقائق یہ دکھاتے ہیں کہ وہ طریقے جو 'نا صحیح' کی حیثیت سے بیان کیے گئے وہ واقعی طبع عمل یا غلط سوچ کا بطلان نہیں، بل کہ نفسیاتی آلات کی عمل پذیری کے طریقے ہیں جب وہ رکاوٹ سے آزاد ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ یہ قبل از شعور کی مہیج کی

قدرتِ حرکیت کی طرف ترسیل کا طریقہ ہے جو اسی طریقے کے مطابق وقوع پذیر ہوتا ،اور کہ قبل از شعور خیالات کے ساتھ الفاظ سے رابطے کی وجہ سے ہم تیزی سے اس نمایاں استبدالوں اور انتشارات (جس کو ہم بے توجہ کی طرف منسوب کرتے ہیں) کو دریافت کرتے ہیں۔ آخرش، بڑھتے ہوئے کام کا ایک ثبوت ان ابتدائی طریقوں کے رجحانات کی رکاوٹ کے ذریعے ضروری بنایا جاتا ہے، جسے اس حقیقت میں دریافت کیا جا سکتا ہے کہ ہم ایک مزاحیہ اثر، قہقہہ کے ذریعے فالتو کا نکاس کرتے ہیں، اگر ہم خیالات کے ان طریقوں کو شعور میں آنے کی اجازت دیں۔

خلل اعصاب کا نظریہ قطعی یقین کے ساتھ دعوا کرتا ہے کہ وہ صرف بچپن کی زندگی سے جنسی خواہش کا جذبہ ہو سکتا ہے، جو ابطان سے بچپن کے ارتقائی عرصے کے دوران گزر چکا ہوتا ہے، اور جو اس لائق ہے کہ اس کی بعد کے ادوار میں تجدید کی جائے؛ اور جو اس لیے حرکی قوت کو تمام خلل اعصاب کی علامتوں کی تشکیل میں تعاون مہیا کرتا ہے۔ وہ صرف ان جنسی قوتوں کی پیداوار ہوتا ہے کہ فاصلے ابھی تک ابطان کے نظریے میں بھرنے کے لیے قابل مظاہرہ ہوتے ہیں۔ یہاں، میں اسے غیر طے شدہ چھوڑتا ہوں آیا جنسی یا بچپن کی لازمی شرط خواب کے نظریے کے لیے بھی اسے رکھتی ہے۔ میں موخر کو مکمل نہیں کرتا، کیوں کہ اس کو فرض کرنے میں کہ خواب خواہش بلاتغیر لاشعور میں پیدا ہوتی ہے میں پہلے ہی ایک قدم اس مظہر سے آگے جا چکا ہوں۔ میں اب نفسیاتی قوتوں کے خواب اور ہسٹیریائی علامتوں کی تشکیل کے درمیان کھیل کے فرق کی فطرت کے بارے میں مزید معلومات مہیا نہیں کر سکوں گا، چونکہ یہاں دو میں سے ایک چیز کا تقابل کیے جانے کے لیے مکمل معلومات کا فقدان ہے۔ لیکن وہاں ایک اور نقطہ ہے جس کو میں اہم کی حیثیت سے گردانتا ہوں اور میں فوراً اعتراف کرتا ہوں کہ صرف دونوں نفسیاتی نظاموں، ان کے عمل پذیری کے طریقوں، اور ابطان کی حقیقت سے متعلق اس نقطے کی وجہ سے میں اس تمام گفت گو میں داخل ہوا۔ یہ اہم نہیں آیا میں نے زیرِغور نفسیاتی تعلق کے اور اک کو صحیح کے قریب قریب اخذ کیا، یا، جیسا یہ تیزی سے ایسے مشکل معاملے میں، غلط اور نامکمل طور پر ممکن ہوتا ہے۔ تاہم ہماری خواب موضوع میں نفسیاتی احتساب یا صحیح اور غیر طبعی مفصل بیان کی تشریح کے بارے میں رائے بدل سکتی ہے۔ لیکن خواب کی تشکیل میں ایسے سرگرم طریقے یقینی ہوتے ہیں، اور وہ اپنی لازمی خصوصیات میں نزدیک ترین مشابہ کے ساتھ مشاہدہ کردہ ہسٹیریائی علامتوں کو افشا کرتے ہیں۔ اب خواب ایک مرضیاتی مظہر نہیں؛ وہ ہمارے کسی بھی نفسیاتی عدم توازن کے خلل کو پیشگی فرض نہیں کرتا، اور وہ اس کے پیچھے اہلیت یا مہارت کی بھی کوئی کمزوری نہیں چھوڑتا۔ اس اعتراض کو کہ صحت مند آدمیوں کے خوابوں کے بارے میں کوئی بھی نتیجہ میرے اپنے خوابوں اور میرے خلل اعصاب کے مریضوں کے خوابوں سے اخذ نہیں کیا جا سکتا، بلا کسی تبصرے کے مسترد کیا جا سکتا ہے۔ اگر، پھر، دیے گئے مظہر سے ہم اس کی مقصدی قوتوں کا استنباط کرتے، اور پاتے ہیں کہ خلل اعصاب کے ذریعے استعمال کردہ نفسیاتی میکانیت، نفسیاتی زندگی میں تازہ تخلیق کردہ غیر صحت مندانہ خلل گرفت رکھتی ہے، جو ہمارے نفسیاتی آلات کے عام ڈھانچے کی تیاری میں رکھا ہوتا ہے۔ دو نفسیاتی نظاموں کے درمیان سرحدی احتساب، ایک سرگرمی کو دوسری میں رکاوٹ ڈالنے اور پھلانگنے، دونوں کے شعور سے تعلقات -- یا جب کبھی بھی یہ تصورات حقیقی تعلقات میں تازہ جگہ لیتے ہیں -- یہ سب ہمارے نفسیاتی آلے کے طبعی ڈھانچے سے متعلق ہوتے ہیں، اور خواب ہمیں راستوں میں سے ایک دکھاتا ہے جو ڈھانچے کی معلومات کی طرف رہ نمائی کرتا ہے۔ اگر ہم کامل طور پر یقین دہانیوں کی معلومات کے ساتھ مطمئن ہونے کی خواہش کرتے ہیں، ہم کہیں گے کہ خواب ثبوت فراہم کرتا ہے کہ دبایا ہوا لوازمہ اپنا وجود حتا کہ طبعی آدمی میں بھی جاری رکھتا، اور نفسیاتی سرگرمی کا اہل باقی رہتا ہے۔ خواب اس دبے ہوئے لوازمے کا نمایاں اظہار نہیں ہوتا۔ نظریاتی طور پر یہ تمام معاملات میں درست، اور واضح تجربہ ہے۔ اس کو معاملات کی ایک عظیم تعداد میں کم از کم درست پایا گیا ہے، جو خواب زندگی کی زبردست خصوصیات کو سب سے زیادہ

سادہ انداز میں نمایاں کرتا ہے۔ دبایا ہوا نفسیاتی لوازمہ، جو بیداری کی حالت میں اظہار کرنے سے روکا گیا اور اندرونی ادراک سے متضاد رویوں کی باہمی غیر جانب داریت سے کاٹ دیا جاتا ہے، مفاہمتی تشکیل چھوڑ کر رات کے دوران خوا مخواہ شعور میں بذاتِ خود رکاوٹ ڈالنے کے راستے اور طریقے دریافت کر لیتا ہے۔

کسی بھی قیمت پر، خوابوں کی تشریح ہماری نفسیاتی زندگی میں لاشعوری عنصر کی معلومات تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

خوابوں کے تجزیے سے ہم نے اس سب سے زیادہ شاندار اور سب سے زیادہ پُر اسرار آلے کی بناوٹ کے اندر کی کچھ بصیرت حاصل کی۔ یہ صحیح ہے کہ یہ ہمیں صرف تھوڑی دور لے کر چلتا ہے، لیکن یہ ہمیں ایک آغاز فراہم کرتا ہے جو ہمیں دوسرے زاویے کی تشکیلات (خاص طور پر اسباب امراض) سے الگ طے کر کے اس آلے کے ٹوٹنے میں مزید سرائیت کرنے کے قابل کرتا ہے۔ بیماریوں کے لیے-- تمام وقوعات میں جس کو ہم صحیح طور پر عملی کہتے ہیں-- لازمی طور پر ہم پیشگی طور پر آلات کی بربادی کو فرض، یا اس کے اندر نئے شگافوں کو قائم نہیں کرتے۔ اس کو ڈرامائی طور پر قوتوں کے اجزائے ترکیبی کو طاقت ور یا کم زور ہونے کے کھیل کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے، اس لیے ان سرگرمیوں سے اکثر جو طبعی عمل پذیری کا احاطہ کرتی ہیں۔ اس حقیقت کو کسی دوسری جگہ دکھایا جا سکتا ہے، دو مؤقفوں کے مرکب آلات کیسے عام طبعی عمل میں شائستگی کی اجازت دیتے ہیں جو بصورت دیگر واحد نظام کے لیے ناممکن ہوتے ہیں۔

6 . شعور اور لاشعور: حقیقت

اگر ہم اور بغور جائزہ لیں، ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ نفسیاتی ملاحظات(considerations) کا جائزہ جو ہم نے پچھلے باب میں لیا وہ ہم سے یہ فرض کرنے کا مطالبہ کرتا ہے کہ نفسیاتی آلات کے حرکی اختتام کے نزدیک دو نظاموں کا وجود نہیں، بل کہ مہیج کے ذریعے اٹھائے گئے دو اقسام کے طریقے یا روشیں ہوتی ہیں۔ لیکن یہ ہمیں پریشان نہیں کرتا؛ اس لیے ہم ہمیشہ اپنے ضمنی خیالات سے دست بردار ہونے کے لیے تیار رہتے ہیں، جب ہم سوچتے ہیں ہم ان کو کچھ شے سے بدلنے کی حالت میں ہیں جو نا معلوم حقیقت کے زیادہ نزدیک ہے۔ اب ہم کئی آراء کو درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو شاید اتنے طویل عرصے سے غلط تفہیم کی گئی ہیں جتنے عرصے سے ہم دو نظاموں کا، سب سے زیادہ خام اور واضح لحاظ سے، نفسیاتی آلات کے اندر دو مقامات کی حیثیت سے تعین کر رہے ہیں۔ اس طرح جب ہم کہتے ہیں کہ ایک لاشعوری خیال قبل از شعور میں ترجمہ کے لیے جدوجہد کرتا ہے تا کہ بعد میں اس کے ذریعے شعور میں سرائیت کر سکے، ہم اس سے ایک ثانوی خیال کو ایک نئے مقام پر، عبارتی ٹکڑے کے مطابق، تشکیل کرنا مراد نہیں لیتے، جیسے وہ تھے، جب کہ اس کے رخ کی اصلی تاکید؛ اور اسی طریقے سے، جب ہم شعور میں سرائیت کرنے کی بات کرتے ہیں، ہم احتیاط سے مقام کی تبدیلی کے خیال والی اس رائے سے خود کو علیحدہ کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ایک قبل از شعور خیال لاشعور کے ذریعے دبایا گیا اور بعد میں جذب کیا گیا، ہم ان تصورات سے ترغیب دیے جاتے ہیں، جو مخصوص خطّہ کے لیے مستعار لیے گئے خیال سے جدوجہد کرتے ہیں۔ اس سے ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ ایک ترتیب واقعی ایک نفسیاتی خطّے میں توڑ دی گئی، اور ایک دوسرے خطّے میں نئے سے بدلی گئی ہے۔ ان تقابلوں کے لیے ہم ایک بیان کا نعم البدل دیں گے جو حقیقی معاملات کی حالت سے زیادہ نزدیکی مطابقت رکھتا نظر آئے گا۔ ہم کہیں گے کہ بھرپور توانائی والا قدر ارتکاز ایک مخصوص ترتیب کی طرف منتقل یا اس سے دست بردار کیا جاتا ہے، اس لیے کہ نفسیاتی تشکیل مؤقف کی برتری کے زیر اثر آتی یا اس سے دست بردار کرائی جاتی ہے۔ یہاں ہم دوبارہ نمائندگی کے طریقے کو مقامی جغرافیہ کے ایک متحرک عمل کے ذریعے بدلتے ہیں۔ یہ نفسیاتی تشکیل نہیں ہوتی جو ہمارے لیے تغیر پذیر عنصر کی حیثیت سے نہیں، بل کہ مداخلت سے ظاہر ہوتی ہے۔

اس کے باوجود، میں سمجھتا ہوں دونوں نظاموں کے با تصویر خیال کا استعمال جاری رکھنا تقاضائے مصلحت اور قابلِ جواز ہے۔ ہم اس طریقے کی نمائندگی کو کسی بھی طور برا کہنے کو نظر انداز کریں گے اگر ہم یاد کریں کہ عمومی خیالات، سوچیں، اور نفسیاتی تشکیلات کو لازماً اعصابی نظام کے نامیاتی عناصر میں یا ان کے درمیان کسی طور جگہ نہیں دی جاتی، بل کہ وہاں جہاں مزاحمتیں اور شراکتی راستے ان کی لازم وملزوم مطابقت تشکیل دیتے ہیں۔ ہر شے جو اندرونی ادراک کا درحقیقت اسی طرح ہدف ہوتی ہے جیسے دور بین میں روشنی کی کرنوں کا چوراہا پیدا کرتا ہے۔ لیکن ہم نظاموں کے بارے میں سوچنے میں حق بجانب ہیں-- جو اپنے اندر کچھ بھی نفسیاتی نہیں رکھتے، اور جو کبھی بھی ہمارے نفسیاتی ادراک کے لیے قابلِ رسائی نہیں ہوتے-- دور بین کے عدسوں سے مماثلت والی کچھ شے کی حیثیت سے، جو تصور کو آگے بڑھاتی ہے۔ اگر ہم اس تقابل کو جاری رکھیں، ہم کہہ سکتے ہیں کہ دو نظاموں کے درمیان احتساب نئے ذریعے سے گزرتے ہوئے انعطاف کی کرنوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

اس طرح، جیسے ہم اپنی نفسیات کو اپنی ذمہ داری پر ترقی دے چکے ہیں؛ اب یہ مناسب وقت ہے کہ واپس پلٹیں اور جدید نفسیات میں مُروج نظریات کو دیکھیں، اور ان کا ہمارے نظریات سے تعلق کا جائزہ لیں۔ نفسیات میں لاشعور کا مسئلہ، لپس کے جبری بیان کے مطابق، نفسیات کے مسئلے کے مقابلے میں کم نفسیاتی مسئلہ ہے۔ جتنے طویل عرصے میں نفسیات اس مسئلے کو زبانی وضاحت سے نمٹاتی ہے کہ یہ 'نفسیاتی' 'شعور' ہے اور کہ 'لاشعوری نفسیاتی وقوع پذیریاں' واضح تضاد ہوتی ہیں۔ لیکن وہاں معالج کی غیر طبعی ذہنی حالتوں کے مشاہدات کا کسی بھی نفسیاتی تخمینے کی طرف موڑ دیے جانے کا کوئی بھی امکان نہیں ہوتا۔ معالج اور فلسفی صرف مفاہمت کر سکتے ہیں جب وہ دونوں یہ تسلیم کریں گے کہ 'لاشعوری نفسیاتی عمل پذیریاں قائم شدہ حقیقت کے لیے مناسب اور حق بجانب اظہار ہیں'۔ 'معالج، کچھ نہیں، بل کہ کندھوں کے جھٹکنے سے یہ دعوا مسترد کر سکتا ہے کہ 'شعور ناگزیر نفسیاتی خوبی ہے'؛ اگر اس کا فلسفیوں کے مقولات کے لیے احترام ابھی تک باقی ہے، وہ شاید یہ فرض کر سکتا ہے کہ وہ اور وہ (کثیر) ایک جیسی شے سے نمٹ نہیں سکتے اور ایک جیسی سائنس کا تعاقب نہیں کر سکتے۔ اس لیے خللِ اعصاب کے مریض کی نفسیاتی زندگی کے واحد ذہنی مشاہدے کے لیے، خواب کا ایک واحد تجزیہ، لازماً اس پر غیر متزلزل یقین دلانے کا دباؤ ڈالتا ہے کہ خیال کی سب سے زیادہ پیچیدہ اور سب سے زیادہ صحیح عمل پذیریاں، جس کے لیے نفسیاتی وقوع پذیریوں کے نام کا یقیناً انکار نہیں کیا جا سکتا، وہ بغیر شعور کو ابھارے جگہ لے سکتی ہیں۔ معالج، یہ درست ہے کہ ان لاشعوری طریقوں کو نہیں سیکھتا یہاں تک کہ وہ شعور پر ایک اثر پیدا کرتا ہے، جو ابلاغ یا مشاہدہ تسلیم کرتا ہے۔ لیکن شعور پر یہ اثر ممکنہ طور پر ایک نفسیاتی کردار دکھاتا ہے جو لاشعوری طریقے سے مکمل طور پر اختلاف کرتا ہے، اس لیے اندرونی ادراک ممکنہ طور پر اوّل دوسرے کے لیے ایک متبادل شناخت نہیں کر سکتا۔ معالج استخراج کے ایک طریقے کے ذریعے، شعور کے اثر سے لاشعوری نفسیاتی طریقے تک خود سرائیت کرنے کا استحقاق رکھتا ہے۔ وہ اس طریقے سے سیکھتا ہے کہ شعور پر اثر صرف ایک بعید لاشعوری طریقے کی نفسیاتی پیداوار ہوتا ہے، اور کہ موخر اتنا شعوری نہیں ہو جاتا، اور وہ خود شعور کو دھوکہ دیتے ہوئے، بغیر کسی راستے کے عمل پذیر ہوتا ہے۔

شعور کی ملکیت کے ورائے تخمینے سے ایک اصل بصیرت کی نفسیاتی وقوعات کی روش میں ناگزیر ابتدائی واپسی ہوتی ہے۔ جیسے لپس نے کہا ہے، لاشعور کو لازماً نفسیاتی زندگی کی عام بنیاد کی حیثیت سے قبول کرنا چاہیے۔ لاشعور اور زیادہ بڑا دائرہ ہوتا ہے جو شعور کے زیادہ چھوٹے دائرے کو شامل کرتا ہے۔ ہر شعوری شے ایک ابتدائی لاشعوری منزل ہوتی ہے، جب کہ لاشعور اس منزل پر روکا جا سکتا، اور، تاہم، دعوے پر مکمل نفسیاتی فعل کی حیثیت سے غور کیا جا سکتا ہے۔ لاشعور ایک مکمل سچی حقیقت ہے۔ اپنی اندرونی فطرت کی حالت میں وہ ہمارے لیے اتنی ہی نا معلوم ہے جتنی

بیرونی دنیا کی حقیقت ہوتی ہے ، اور وہ ایسے نامکمل طور پر ہمیں شعور کے امورِ معلومہ کے ذریعے ابلاغ کی جاتی ہیں جیسے بیرونی دنیا میں حِسیاتی اعضاء کی معلومات کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔

ہم خواب کے مسائل کے سلسلوں سے اس وقت چھٹکارا پاتے ہیں؛ جن پر میں نے قدیم مصنفین کی جانب سے اس موضوع پر دی گئی توجہ سے زیادہ توجہ دینے کا دعوا کیا، جب شعوری زندگی اور خواب زندگی کے درمیان پرانے تناقص کو چھوڑ دیا جاتا ، اور لاشعوری نفسیات کو اس کا جائز مقام تفویض کیا جاتا ہے۔ اس طرح، کئی کامیابیاں جو خواب میں حیرت کا معاملہ رکھتی ہیں اب مزید طویل عرصے کے لیے خواب بنی سے نہیں، بل کہ لاشعور سوچ سے، منسوب کی جاتی ہیں جو دن کے دوران بھی سرگرم رہتی ہیں۔ اگر خواب جسم کی علامتی نمائندگی کے ساتھ کھیلتا ہوا دکھایا جاتا ہے، جیسا شارنر نے کہا، ہم جانتے ہیں کہ یہ مخصوص لاشعوری تخیلات کا کام ہے، جو ممکنہ طور پر جنسی جذبات کے زیرِ اثر مرضی کے مطابق نہ صرف خواب میں اظہار کرتی ، بل کہ ہسٹیریائی خوفوں اور دوسری علامتوں میں بھی کرتی ہیں۔ اگر خواب جاری رہتا ، اور دن کے دوران شروع کیے گئے ذہنی کام کو مکمل کرتا ، اور نئے نظریات روشنی میں لاتا ہے، ہم کو صرف اس سے خواب بہروپ کو خوابِ کار کے تعاون اور نفسیاتی گہرائی میں اندھیری قوتوں کی امداد کے نشان سے الگ کرنا ہوتا ہے (ٹارٹینی کی سوناٹا کے خواب میں بھوت)۔ ذہانتی کامیابیاں، اُسی نفسیاتی قوتوں سے متعلق ہوتی اور دن کے دوران تمام ایسی کامیابیوں کے لیے ذمہ دار ہوتی ہیں۔ ہم ممکنہ طور پر شعوری کردار کی ذہنی اور فن کارانہ پیداوار کا ورائے تخمینہ لگانے کا جھکاؤ رکھتے ہیں۔ مخصوص مصنفین کی اطلاعات جو بہت ہی اعلا پیداواری ہیں، یہ ایسا ہے جیسا ہم گوئٹے اور ھیلم ھولز سے سیکھتے ہیں۔ تخلیقات کا نہایت لازمی اور راصل حصہ خود ان کے پاس ولولہ دلانے والی تحریکات کی صورت میں آتا ہے، اور اپنی باخبری کو تقریباً مکمل حالت میں پیش کرتا ہے۔ دوسرے معاملات میں، جہاں تمام نفسیاتی قوتوں کی متفقہ کوشش ہوتی ہے، وہاں حقیقت میں کچھ بھی عجیب نہیں ہوتا کی شعوری سرگرمی، بھی، اپنی اعانت مستعار دیتی ہے۔ لیکن شعوری سرگرمی کا ہم سے تمام دوسری سرگرمیوں کو جہاں کہیں وہ شراکت کرتی ہیں چھپانا بہت ہی زیادہ استحقاقی غلط استعمال ہے۔

خوابوں کو تاریخی اہمیت کو ایک جداگانہ موضوع کے طور پر لینا بمشکل ہی قابل ذکر نظر آتا ہے۔ جہاں، مثلاً، ایک رہ نما خواب کے ذریعے ایک دلیرانہ فیصلے میں شامل ہونے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے جس کی کامیابی تاریخ کو تبدیل کرنے کا اثر رکھتی ہے۔ پھر ایک نیا مسئلہ اتنے لمبے عرصے کے لیے ابھرتا ہے جتنے عرصے صرف خواب کو ایک پراسرار طاقت اور دوسری اور زیادہ مشہور نفسیاتی قوتوں کے متضاد گردانا جاتا ہے۔ مسئلہ اتنی جلدی غائب ہو جاتا ہے جتنی جلدی ہم خواب کو ان جذبات کے اظہار کی ایک شکل قرار دیتے ہیں جس کے ساتھ دن کے دوران مزاحمت منسلک تھی، جب کہ رات کو وہ گہرائی میں پڑے مہیج کے منابع سے کُمک حاصل کرنے کے قابل ہوتا تھا۔ لیکن عظیم احترام جس کے ساتھ قدیم انسان خوابوں کو نفسیاتی طور پر دل کا حال جاننے کا جزو قرار دیتے تھے۔ یہ انسانی روح کے ناقابلِ تسخیر اور لا زوال عنصر کو خراج تحسین ہے جو خواب میں خواہش کو پیش کرتا، اور جسے ہم دوبارہ اپنے لاشعور میں دریافت کرتے ہیں۔

میر اپنے لاشعور میں اظہار کو استعمال کرنا بلا مقصد نہیں، اس لیے جسے ہم ایسا پکارتے ہیں وہ نہ ہی فلسفیوں، اور نہ ہی لپس کے لاشعور کے ساتھ اتفاق کرتا ہے۔ جیسی اصطلاح وہ استعمال کرتے ہیں، وہ صرف شعور کا مخالف مراد لیتی ہے۔ وہاں نہ صرف شعور وجود رکھتا بل کہ لاشعوری نفسیاتی طریقوں کی رائے بھی زیرِ غور آتی ہے، جس کا نہایت جوشیلے انداز سے مقابلہ اور زبردست توانائی کے ساتھ دفاع کیا جاتا ہے۔ لپس نہایت وضاحت سے زیادہ جامع نظریے کو بیان کرتا ہے کہ ہر نفسیاتی شے لاشعور کی حیثیت سے وجود رکھتی ہے، لیکن اس کا کچھ شعور کی حیثیت سے بھی وجود رکھتا

ہے۔لیکن یہ اس نظریے کو ثابت نہیں کرتا جس میں ہم خوابوں اور ہسٹیریائی علامتوں کی تشکیل کے مظاہر سامنے لاتے ہیں۔ عام زندگی کا مشاہدہ اپنی صداقت کو شک سے ماورا قائم کرنے کے لیے تنہا کافی ہوتا ہے۔ اس نئی حقیقت کو ہم نفسیاتی امراض کی تشکیل سے سیکھ چکے ہیں، اور بلا شبہ، وہ خوابوں کیے گروہ کا پہلا رکن لاشعور-- اور پھر وہ سب جو نفسیاتی ہے-- دو مختلف نظاموں کے عمل کی حیثیت سے ایسے وقوع پذیر ہوتا ہے، جیسے وہ عام نفسیاتی زندگی میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ وہاں نتیجے میں لاشعور کی دو نفسیاتی اقسام ہیں، جن کا ابھی تک نفسیات دان امتیاز نہیں کر سکے ہیں۔ دونوں نفسیاتی لحاظ سے لاشعور ہیں؛ لیکن ہمارے لحاظ سے پہلی، جس کو ہم لاشعور کہتے ہیں، شعور کی طرح نا اہل ہوتی ہے؛ جب کہ دوسری کو ہم قبل از شعور کہتے ہیں، کیوں کہ اس کا مہیج مخصوص اصولوں کے مشاہدے کے بعد، شعور تک پہنچنے کا اہل ہوتا ہے؛ شاید اس وقت تک نہیں جب تک وہ دوبارہ لاشعوری نظام کا خیال کیے بغیر احتساب سے نہ گزرے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ شعور کو نا قابل تبدیل سلسلوں سے، ایک کے بعد دوسری مثال سے گزار کر حاصل کرتا ہے۔ اس میں احتساب سے پیدا ہونے والی تبدیلیوں سے دھوکہ دیا جاتا ہے، جو ہمیں اس قابل کرتا ہے کہ انھیں مشابہ سے مکانی اصطلاح میں بیان کریں۔ ہم نے دو نظاموں کے ایک دوسرے سے اور شعور سے تعلقات کو یہ کہہ کر بیان کیا کہ قبل از شعور کا نظام لاشعور اور شعور کے درمیان پردے کی طرح ہے، لیکن رضا کارانہ طور پر وہ قدرتِ حرکیت؛ اور متحرک قدرِ ارتکاز کی توانائی کے نکاس؛ جس کا ایک جزو ہمارے لیے توجہ کی حیثیت سے مشہور ہے، کو بھی کنٹرول کرتا ہے۔

ہم واضح سمت میں اعلا شعور اور تحت الشعور میں بھی ضرور امتیاز کرتے ہیں، جس نے حالیہ خللِ اعصاب کے ادب میں اس امتیاز کے لیے اور زیادہ حمایت دریافت کی جو نفسیاتی اور شعور کے مساوات پر زور دیتا نظر آتا ہے۔

اب ہماری اشیاء کی نمائندگی میں شعور کا مظاہرہ؛ جو ایک مرتبہ سب سے زیادہ طاقت ور اور تمام دوسروں پر چھایا ہوتا ہے، اب اس کے لیے کیا کردار باقی بچتا ہے؟ وہ نفسیاتی خوبیوں کے ادراک کے لیے حسّی عضو کے مقابلے میں کچھ نہیں ہوتا۔ بنیادی خیال کے مطابق ہماری منصوبہ جاتی کوشش میں ہم شعوری ادراک کو خاص نظام کے صحیح عمل کی حیثیت سے خود سفارش کرتے ہیں۔ اس نظام کا ہم استنباط ویسی ہی میکانیکی خصوصیات سے ادراکی نظام کو قبل از شعور (P) کی طرف کرتے ہیں، جو خوبیوں سے جلد برانگیختہ ہو جانے والا، اور تبدیلیوں کو باقی رکھنے کا سراغ پانے میں نا اہل ہوتا ہے: مثلاً وہ یادداشت سے محروم کرتا ہے۔ نفسیاتی آلات جو قبل از شعور (P) نظام کے حسّی عضو کے ساتھ، بیرونی دنیا کی جانب مڑتے ہیں، وہ بذات خود شعور کے حسّی عضو کے لیے بیرونی دنیا ہوتے ہیں، جس کا غایتی (teleological) جواز اس تعلق پر انحصار کرتا ہے۔ ہم یہاں ایک مرتبہ پھر ایک کے بعد دوسری مثالوں کے ساتھ اصول کا زیادہ سامنا کرتے ہیں جو آلات کی ساخت پر چھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مہیج کا لوازمہ شعور کے حسّی عضو کی جانب دو اطراف سے بہتا ہے: اوّل (P) قبل از شعور نظام سے، جس کا مہیج، کیفیتی طور پر متعین، ممکنہ طور پر ایک نئے مفصل بیان سے گزرتا ہے یہاں تک کہ وہ شعوری ادراک حاصل کر لیتا ہے؛ اور دوم، بذات خود آلات کے اندر، جس کے مقداری طریقے خوشی اور درد کے کیفیتی سلسلے سے اخذ کیے جاتے ہیں جب وہ ایک مرتبہ مخصوص تبدیلیوں سے گزرنے کے بعد شعور تک پہنچتے ہیں۔

فلاسفہ، جو اس امر سے آگاہ ہو گئے تھے کہ بلکل صحیح اور اعلا پیچیدہ خیال۔ ساختیں شعور کے تعاون کے بغیر بھی ممکن ہیں۔ انھوں نے دیکھا کہ لاشعور کا زائد از ضرورت فعل مکمل شدہ نفسیاتی عمل کی آئینہ گری کرتا ہے۔ ہمارے شعوری نظام کی ادراکی نظام سے مشابہت ہمیں اس پریشانی سے فارغ کرتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں ہمارے حسّی اعضاء کے ذریعے ادراک قدرِ ارتکاز کی توجہ کا رخ ان راستوں پر ڈالنے کے ساتھ نتیجہ دیتا ہے جو آنے والے حسیاتی مہیج کو خود

منتشر کرتے ہیں۔قبل از شعور (P) نظام کی مہیج نفسیاتی آلات میں متحرک مقدار اس کے نکاس کو باضابطہ چلانے والی کی حیثیت سے خدمت سرانجام دیتی ہے۔ہم یہ دعوا کر سکتے ہیں یہ وہی عمل شعور نظام کے اوپر پڑے حِسی عضو کے لیے کرتا ہے۔نئی خوبیوں کا استنباط کر کے، وہ رہنمائی اور متحرک قدر ارتکاز کی مقدار کی مناسب تقسیم کے لیے ایک نیا تعاون پیش کرتا ہے۔خوشی اور درد کے ادراک کے ذریعے،وہ نفسیاتی آلات کے اندر قدرِ ارتکاز کی روش پر اثر انداز ہوتا ہے، جو بصورت دیگر لاشعوری طور پر اور مقداروں کے استبدال سے عمل پذیر ہوتا ہے۔یہ ممکن ہے کہ درد کا اصول سب سے پہلے قدرِ ارتکاز کے استبدال کو خود بخود ضابطے سے چلائے،لیکن یہ بلکل ممکن ہے کہ شعور ان خوبیوں کو چلانے کے لیے ایک دوسرا اور زیادہ لطیف تعاون پیش کرے، جو حال آں کہ پہلے کی مخالفت کرے،اور آلات کی فعلی اہلیت کو،اس کے اصل نقشے کی حالت کے متضاد رکھتے ہوئے کامل کرے، بل کہ اس کو بھی ماتحت کرے جو قدرِ ارتکاز اور مُفَصّل بیان میں درد کو ترغیب دیتا ہے۔ہم اعصابی نفسیات سے سیکھتے ہیں کہ آلات کی عملی سرگرمی میں ایک اہم جزو کو ان حِسی اعضاء کی کیفیتی مہیج کی وجہ سے ان قوانین سے منسوب کیا جاتا ہے۔بنیادی درد کے اصول کا خود بخود قانون، معہ عمل پذیری کی اہلیت کے ساتھ اس کی حدود کا پابند ہوتا ہے،اور یہ حیاتی ضابطوں سے توڑا جا سکتا ہے، جو دوبارہ خود کاری ہوتی ہے۔ہم دریافت کرتے ہیں کہ ابطان، جو، اصل میں قرینِ مصلحت ہوتا ہے،اس کے باوجود وہ حتمی طور پر نفسیاتی کنٹرول اور نقصان دہ رکاوٹ سے محرومی کو لاتا،اور یادداشتوں سے ادراکات کرنے کے مقابلے میں آسانی سے آگے بڑھتا ہے، کیوں کہ سابقہ میں وہاں نفسیاتی حِسی اعضاء کے مہیج سے کوئی اضافی قدرِ ارتکاز نہیں ہوتی۔ جب کہ ایک خیال جس کی حفاظت کی جاتی ہے وہ شعوری بننے میں ناکام ہو جاتا ہے کیوں کہ وہ ابطان کا شکار ہو جاتا ہے۔اسے ایک دوسرے موقع پر آسانی سے دبایا جاتا ہے کیوں کہ وہ شعوری ادراک سے دوسری وجوہات کی بنا پر دست بردار کرایا جا چکا ہوتا ہے۔یہ وہ اشارے ہیں جن کا ہم علاج میں استعمال کرتے ہیں تا کہ چھائی ہوئی ابطان کا خاتمہ کر سکیں۔

بڑھے ہوئے قدرِ ارتکاز کی قدر جس کو شعوری حِسی اعضاء کے چلانے والے ضابطے کے متحرک مقدار پر اثر کے غایتی متن کا مظاہرہ خوبیوں کے ایک نئے سلسلے کی تخلیق کے مقابلے میں زیادہ واضح کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا،اور اس کے نتیجے میں ایک نیا قانون انسانوں کا حیوانات پر خصوصی استحقاق تشکیل کرتا ہے۔یہ ذہنی عمل پذیریوں؛سوائے خوشی اور درد کے مہیج کے لیے خود غیر کیفیتی ہوتے ہیں،جو ان کے ہم راہی ہوتے ہیں۔ہم جانتے ہیں، ان کو جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے خیال کو درہم برہم کرنے والی حیثیت کی حد میں رکھا جاتا ہے،تا کہ ان کو خوبی کے ساتھ کیفیتی باقیات عطا کی جا سکیں جو توجہ حاصل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہیں۔یہ انسان میں زبانی یادداشتوں کی حیثیت سے شراکت کرتی ، اور بدلے میں نئے متحرک قدر ارتکاز کے ساتھ عطا کی جاتی ہیں۔

ہسٹیریائی ذہنی عمل پذیری کی صرف چیر پھاڑ کرنے سے ہی شعور کے مسائل کی گوناگوں فطرت واضح ہو جاتی ہے۔بندہ پھر یہ تاثر وصول کرتا ہے کہ قبل از شعور سے شعوری قدر ارتکاز کی طرف منتقلی احتساب سے ایسے ہی وابستہ ہوتی ہے جیسے لاشعور قبل از شعور سے ہوتا ہے۔یہ احتساب، بھی، اس وقت عمل کرنا شروع کرتا ہے جب وہ ایک مخصوص مقداری حد پہنچ جاتا ہے، تا کہ خیال کی تشکیلات جو زیادہ شدید نہیں ہوتیں فرار ہو جائیں۔شعور سے مزاحمت اور مخصوص پابندیوں سے شعور میں سرائیت کرنے کے تمام ممکنہ معاملات خلل اعصاب کے مظاہر کی وسعت کے اندر شامل کیے جاتے ہیں۔اس طرح تمام نکاتِ احتساب اور شعور کے درمیان قریبی اور دگنا تعلق بناتے ہیں۔ میں ان نفسیاتی ملاحظات کا اختتام دو ایسی وقوع پذیریاں درج کرنے کے ساتھ کروں گا۔

چند سال پہلے مشاورت کے لیے میرے پاس ایک خوبصورت، بلا تصنع سادہ رویے والی مریضہ آئی۔ وہ حیرت

انگیز پوشاک پہنے ہوئے تھی۔ اس لیے کہ خاتون کا لباس عام طور پر آخری پُخت تک احتیاط سے سوچا گیا تھا۔ اس کی لمبی جرابوں میں سے ایک نیچے لٹک رہی تھی اور اس کے بلاؤز کے دو بٹن نہیں تھے۔ اس نے اپنے پاؤں میں سے ایک میں درد کی شکایت کی، اور اپنی نرم چمڑی ایسا کرنے کو کہے بغیر ظاہر کی۔ اس کی خاص شکایت، تاہم، یہ تھی: وہ اپنے جسم میں احساس رکھتی تھی جیسے کچھ شے اس کے اندر چپکی ہوئی ہے جو اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پوری طرح حرکت کرتی ہے۔ یہ کبھی اس کے پورے جسم کو اکڑ دیتی ہے۔ اس کو سن کر، میرے مشاورتی ہم کار نے میری طرف دیکھا؛ مسئلہ اس پر بلکل واضح تھا۔ ہم دونوں کے لیے یہ خاص تھا کہ یہ مریضہ کی ماں کے لیے کچھ بھی تجویز نہیں کرتا تھا، گوکہ وہ خود بار بار اپنی بچی کی بیان کردہ حالت میں موجود ہوتی تھی۔ جہاں تک لڑکی کا سوال تھا، وہ اس کے الفاظ درآمد کرنے کا کوئی خیال نہیں رکھتی تھی، یا وہ ان کو اپنے ہونٹوں سے گزرنے کی کبھی بھی اجازت نہیں دے گی۔ یہاں احتساب نے کامیابی سے جُل دیا کہ ایک معصوم شکایت کی نقاب میں ایک تخیل کو شعور میں شامل کیا گیا تھا جو بصورت دیگر قبل از شعور میں باقی رہتا۔

ایک دوسری مثال: میں نے ایک چودہ سالہ لڑکے کے خلل اعصاب کا علاج شروع کیا جو تشنجی اینٹھن، ہسٹیریائی الٹیوں، سر درد، وغیرہ کے امراض میں مبتلا تھا۔ وہ خود کو یقین دلا چکا تھا کہ اپنی آنکھیں بند کرنے کے بعد وہ تصویریں دیکھے گا یا اس پر وہ خیالات وقوع پذیر ہوں گے، جو وہ مجھے ابلاغ کرے گا۔ اس نے تصویروں کو بیان کرتے ہوئے جواب دیا۔ آخری نقش جو اس نے میرے پاس آنے سے پہلے وصول کیا بصری طور پر اس کی یادداشت میں احیاء کیا گیا تھا۔ وہ اپنے چچا کے ساتھ ڈرافٹس کھیلتا رہا تھا، اور اب اس نے ڈرافٹس کا بورڈ اپنے سامنے دیکھا۔ اس نے متعدد پسندیدہ یا ناپسندیدہ چالیں چلیں، ایسی چالیں جن کا چلنا محفوظ نہ تھا۔ پھر اس نے ایک خنجر ڈرافٹس بورڈ پر رکھا ہوا دیکھا۔۔ ایک شے جو اس کے باپ سے تعلق رکھتی تھی، لیکن اس نے ڈرافٹس بورڈ پر اپنا تخیل رکھا۔۔ پھر ایک درانتی بورڈ پر پڑی ہوئی تھی؛ ایک بڑی درانتی کا اضافہ ہوا؛ اور آخرش، اس نے ایک بوڑھے کسان کو اپنے باپ کے گھر کے سامنے سے ذرا دور گھاس کاٹتے دیکھا۔ چند دنوں بعد میں نے تصاویر کے سلسلے کے معنی دریافت کر لیے۔ خاندانی عدم اتفاق کی حالات نے لڑکے کو جذباتی اور اعصابی مریض بنا دیا تھا۔ یہاں ایک سخت، جلد طیش میں آنے والے باپ کا معاملہ تھا، جو اس کی ماں کے ساتھ ناخوشی سے رہتا تھا، اور جس کے تعلیمی طریقے دھمکیوں پر مبنی تھے۔ اس نے اپنی نفیس اور شائستہ بیوی کو طلاق دے کر دوسری شادی کر لی۔ ایک دن وہ ایک جوان خاتون کو لڑکے کی نئی ماں کی حیثیت سے گھر لایا۔ چودہ سالہ لڑکے کی بیماری چند دن بعد بڑھ گئی۔ یہ باپ کے خلاف دبا ہوا غصہ تھا جس نے ان تصورات کو قابل فہم تلمیحات میں یکجا کر دیا تھا۔ لوازمہ ایک اساطیری سرگزشت سے پیش کیا گیا تھا۔ درانتی وہ تھی جس کے ساتھ ژیوس نے اپنے باپ کی اختہ کاری کی تھی؛ بڑی درانتی اور کسان کا تصور کورونوس؛ ایک جارح انسان کو پیش کرتے ہیں جو اپنے بچوں کو کھا جاتا ہے، اور جس پر ژیوس اپنا غیر پسرانہ انتقامی غصہ نکالتا ہے۔ باپ کی شادی نے لڑکے کو ان ملامتوں اور دھمکیوں کی طرف پلٹنے کا موقع فراہم کیا جو بچے نے ایک مرتبہ اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا جب وہ اپنے عضو سے کھیل رہا تھا (ڈرافٹس بورڈ؛ ممنوعہ چالیں؛ خنجر جس سے بندہ قتل کر سکتا تھا)۔ ہم یہاں طویل نقش شدہ یادداشتیں اور ان کے لاشعوری ماخذوں کو جو، بے معنی تصاویر کے بہروپ میں، لاشعور میں اُس آلے سے جو ان کے لیے کھلا ہوتا ہے، چلے آتے ہیں۔

اگر مجھ سے پوچھا جاتا خوابوں کے نظری مطالعہ کی کیا اہمیت ہے، میں ضرور جواب دیتا کہ وہ نفسیاتی معلومات میں اضافہ اور خلل اعصاب کی تفہیم کی شروعات ہیں جس کو ہم ان سے حاصل کرتے ہیں۔ کون نفسیاتی آلات کی عمل پذیریوں اور ساخت کی تفصیلی معلومات کی اہمیت کو پیشگی دیکھ اور حاصل کر سکتا ہے، جب حال آں کہ ہماری موجودہ

معلومات کی حالت اسباب خلل اعصاب کی قابل علاج شکلوں کو کامیاب معالجاتی علاج کی مداخلت سے ٹھیک کرتی ہوں؟ لیکن، یہ بھی استفسار کیا جا سکتا ہے، اس کی نفسیاتی اور انفرادی کردار کی خفیہ خصوصیات کی دریافت کے سلسلے میں مطالعہ کی عملی اہمیت کیا ہے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ خوابوں کے ذریعے لاشعوری جذبات نفسیاتی زندگی میں قدر کی حقیقی قوتوں کو افشا کرتے ہیں؟ کیا دبائی گئی خواہشات کی اخلاقی اہمیت کا ذرا بھی التفات نہ کیا جائے، چونکہ، جیسے وہ ابھی خوابوں کو تشکیل دیتے ہیں، کسی دن وہ دوسری اشیاء کو بھی تشکیل دیں گی؟

میں خود کو ان سوالات کے جوابات دیتے ہوئے حق بجانب نہیں سمجھتا۔ میں نے خوابوں کے اس رخ کی پیروی نہیں کی۔ کسی بھی معاملے میں، تاہم، میں یقین کرتا ہوں کہ رومی شہنشاہ اپنے ایک ماتحت کے بارے میں قتل کا فرمان جاری کرتے ہوئے غلط تھا کیوں کہ خواب میں اس (نوکر) نے دیکھا کہ اس نے شہنشاہ کو قتل کر دیا تھا۔ اس کو سب سے پہلے آدمی کے خواب کی اہمیت کو دریافت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی۔ ممکنہ طور پر خواب وہ نہیں تھا جیسا نظر آیا تھا۔ اور حال آں کہ اگر مختلف موضوع کا خواب واقعی اس غداری کے معنی رکھتا تھا۔ مناسب ہوگا کہ افلاطون کے الفاظ کو یاد کیا جائے-- کہ نیک اور پاک باز انسان خود کو وہ خواب میں دیکھنے سے روک سکتا ہے جو برا انسان حقیقی زندگی میں کرتا ہے-- میں اس لیے اس رائے کا حامی ہوں کہ برائی کو خواب بریّت دیتا ہے۔ آیا کوئی حقیقت لاشعوری خواہشات اس سے منسوب کی جا سکتی ہے، میں نہیں کہہ سکتا۔ حقیقت ضرور، بلا شبہ، تمام عبوری اور وسطی خیالات کا انکار کرتی ہے۔ اگر ہم اپنے سامنے لاشعوری خواہشات رکھیں، وہ انھیں ان کے حتمی اور صحیح ترین اظہار پر لاتی ہیں۔ ہم ابھی تک اچھی طرح یاد کرتے ہیں کہ نفسیاتی حقیقت وجود کو ایک خاص شکل سے یاد رکھنا ہوتا ہے جس کو لازماً لوازمے کی حقیقت سے گڈ مڈ نہیں کرنا چاہیے۔ وہ، اس لیے، ایسا غیر ضروری نظر آتا ہے کہ لوگ اپنے خوابوں کی لافانیت کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کریں گے۔ نفسیاتی آلات کی عمل پذیری کے طریقے کی تحسین کے ساتھ، اور شعور اور لاشعور کے درمیان تعلقات کی بصیرت، تمام اخلاقی طور پر ہماری خواب زندگی اور تخیل کی زندگی میں جارحانہ ہو کر زیادہ تر غائب ہو جاتی ہیں۔

'خواب ہمیں حال (حقیقت) سے تعلقات کے بارے میں کیا بتاتے ہیں، جسے پھر ہم اپنے شعور میں تلاش کریں، اور ہم ضرور متعجب نہیں ہوں گے اگر ہم دریافت کریں کہ عفریت ہم کو تجزیے کے مُحدّب عدسے ذرا معمولی نفوعیہ (infusorian) نظر آتا ہے۔ (ایچ.شاش)

انسانی کردار کو جانچنے کے، تمام عملی مقاصد کے لیے، ایک انسان کے عمل اور خیال کے شعوری اظہارات اکثر معاملات میں کافی ہوتے ہیں۔ عمل، سب سے پہلے، اگلے حصے میں درجہ رکھے جانے کا حق رکھتا ہے؛ بہت سے جذبات جو شعور میں سرائیت کرتے ہیں، وہ نفسیاتی زندگی کی حقیقی قوتوں سے ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وہ فعل میں مسئلہ پائیں، غیر جانب دار کر دیے جاتے ہیں۔ وہ اپنے راستے میں کسی بھی نفسیاتی رکاوٹ سے کیوں نہیں ٹکراتے؟ اس کا سبب یہ ہے کیوں کہ لاشعور مزاحمت سے بعد میں اپنی ملاقات کا یقین رکھتا ہے۔ چاہے کوئی بھی معاملہ ہو، ہم محدود مگر زوردار کچھ شے کاشت کی گئی زمین کے بارے میں اعلا معلومات سیکھتے ہیں جس سے ہماری نیکی ظہور پذیر ہوتی ہے۔ انسانی کردار کی پیچیدگی کے لیے، جو تمام سمتوں میں حرکیاتی طور پر حرکت کرتی ہے، بہت ہی شاذ و نادر خود کو ایک سادہ متبادل کی ثالثی کے لیے جگہ فراہم کرتی ہے، جیسے ہمارا قدیم اخلاقی فلسفہ تعلق رکھتا ہوگا۔

اور مستقبل کے بارے میں ہماری معلومات کے حوالے سے خوابوں کی کیا اہمیت ہے؟ جو، بلا شبہ، سوال سے باہر ہے۔ فرد ان الفاظ کو تبدیل کرنا پسند کرتا ہے: 'ہماری ماضی کے بارے میں معلومات۔' خواب ہر لحاظ سے اپنا آغاز ماضی سے رکھتا ہے۔ قدیم ایمان کہ خواب مستقبل کو افشا کرتے ہیں، بلا شک یہ بات پوری طرح صداقت سے محروم نہیں ہے۔

ایک پوری ہو چکی خواہش کو پیش کرنے میں خواب ہمیں یقینی طور پر مستقبل میں رہ نمائی کرتے ہیں؛ لیکن یہ مستقبل، جس کو خوابینا اپنے حال کی حیثیت سے قبول کرتا ہے، اس کی ماضی کے مثل لازوال خواہش سے صورت گری کی جاتی ہے۔

&&&&&
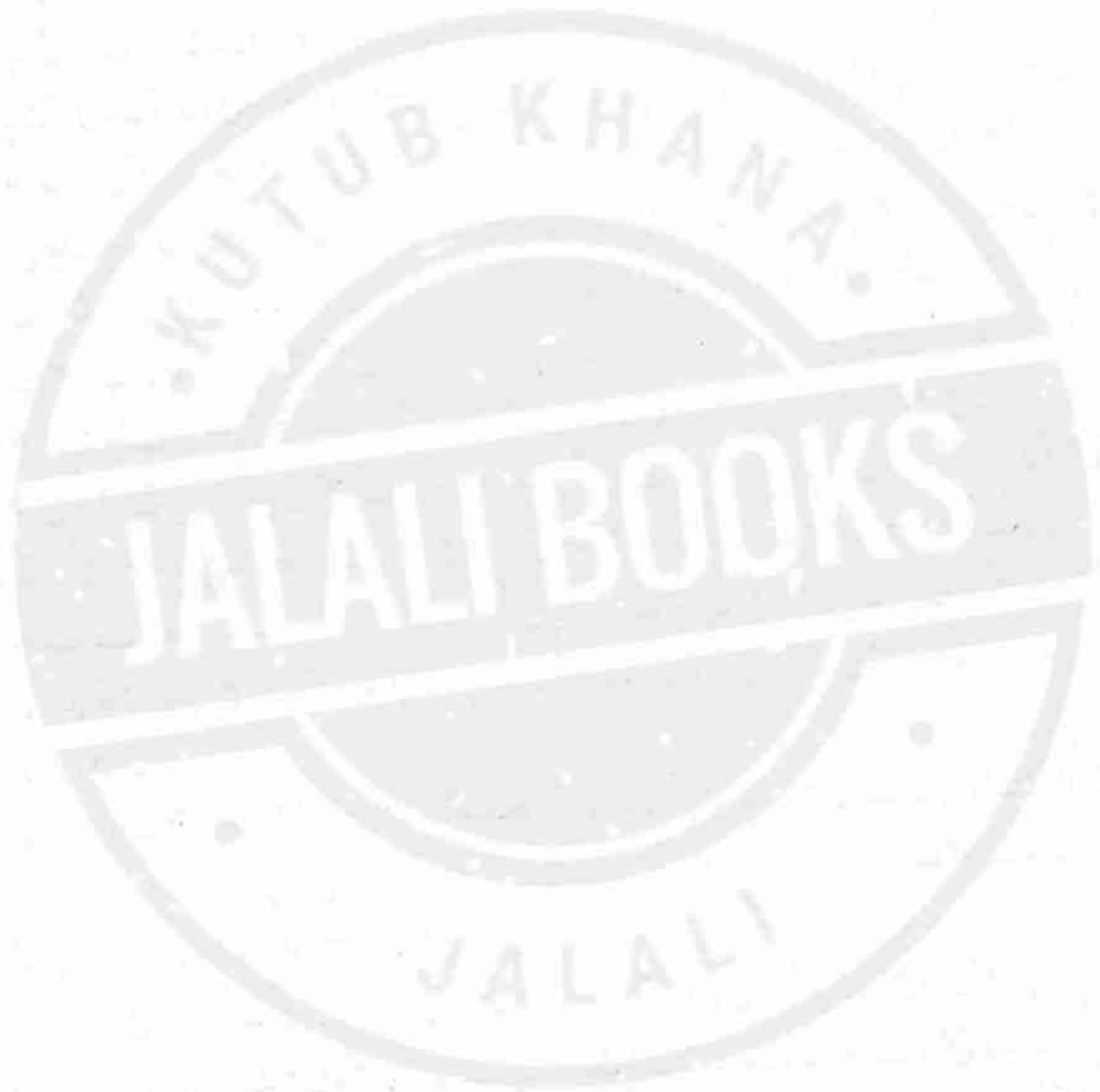
چند فرہنگ اصطلاحات:

Amnesia	عتاہت/سبق کا بھولنا
Anagogic	صوفیانہ
Anarchy	نراجیت
Aversion	تقلیب
Carboy	قرابہ
Case	اصابہ
Cathexis	قدرِ ارتکاز
Castration	اخصا کاری
Centaur	قنطور
Clearness	صافیت
Compression	پچکاؤ
Considerations	ملاحظات
Condensation	تکثیف
Crepuscular	فلقی حالت
Cyclamen	بخورِ مریم
Data	امورِ معلومہ
Dementia	عتاہت
Demonomania	آسیبی جنون
Displacement	استبدال
Dreamer	خوابینا
Dreaming	خواب بینی
Dream work	خواب کار
Embryonal	بیضی کلیاؤ
Herbarium	نبات خانہ
Hieroglyphic	نقوس مقدسہ
Holon	کُلیہ
Ideational	تمثلی
Indifference	متفاوت /لاتفرقی
Indidistinctness	عدم امتیازیت/نمایایت

Infusorian	نفوعیہ
Introjection	اِلقا
Latter	موخر
Less rich	کم ثروتی
Motility	قدرتِ حرکیت
Multiplicity	ضرب کاری
Mycellum	فطرومہ
Nachkommen	تنہا اہلیتِ پیدائش
Nodal points	عقدی نقاط
Normality	طبعی حالت
Phielbitis	وَرمِ ورید
Projection	تسطیح
Regression	رجوع، رجعت
Repression	ابطان
Repressed	مبطنہ
Retire	فَرَغ
Retired	فرَغی
Retirement	فرِغیّت
Script	مسودہ
Scrotum	صفَن
Secretory	ریزش ساز
Seesaw	جھولا جھولی
Sleeper	نیند باز
Sleepy	نیندی
Spatial	مَکانی
Stimulating	مہیجاتی
Superlative	تفضیلِ کُل
Tabetics	سوکھا زدہ
Task	مُفوضہ کام
Teteological	غایتی
Transference	انتقالِ تاثر
Vineyard	تاکستان/باغ شراب
Vitalism	غریزیّت

طب کی دنیا میں تہلکہ مچا دینے والے نفسیات داں، تحلیل نفسی کے بانی نفسیات اور مابعد النفسیات کے نامور ماہر، فلسفی اور دانشور ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ 6 مئی 1856 کو آسٹریا کے شہر فریبرگ میں پیدا ہوئے جو ہنگری سلطنت کی تحلیل کے بعد اب چیک ری پبلک کا حصہ ہے۔ سگمنڈ فرائڈ بلاشبہ 19 ویں اور 20 ویں صدی میں طب اور نفسیات کے سب سے بڑے ماہر بن کر ابھرے اور اس نے اپنے علم سے نہ صرف پوری دنیا کو متاثر کیا بلکہ انسانی انا، خواہشات، احتیاجات اور انسانی طب کے مختلف مظاہر کے بارے میں سائنس اور نفسیاتی تحقیق کے حیرت نتائج اخذ کئے اور انسانی شعور ماقبل شعور اور لاشعور کے مدارج متعین کر کے پوری دنیا پر یہ حقیقت واضح کر دی کہ انسانی شعور کے مقابلہ میں لاشعور کا ذخیرہ درجنوں مرتبہ زیادہ ہے۔ موجودہ کتاب خوابوں کی تعبیر سگمنڈ فرائڈ کی مشہور کتاب The Interpretation of Dreams کا اردو ترجمہ ہے۔

نام — امیر خان ولد حکمت علی

قلمی نام — امیر خان حکمت

تاریخ ومقامِ پیدائش — یکم فروری ۱۹۴۷ء یوپی، ہندوستان

تعلیم — ایم اے (انگریزی)، ایم اے (معاشیات)، ایل ایل بی.

مصروفیت — درس وتدریس
(۳۱ر جنوری ۲۰۰۷ء کو ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے شاہ عبداللطیف گورنمنٹ کالج میر پورخاص سے فارغ ہوئے۔

مشاغل — مطالعہ